وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ○ سورہ نجم 4,3:27
مصنف ابن ابی شیبہ مترجم
جلد نمبر ۷
حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ تا حدیث نمبر ۲۷۲۶۰
مؤلف
الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی
المتوفی ۲۳۵ھ
مترجم
مولانا محمد اویس سرور مدظلہ
MAKTABA-E-REHMANIA
مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)
اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

نام کتاب: مصنف ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ
(جلد نمبر ۷)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور ﷾

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

اجمالی فہرست

جلد نمبر۱

حدیث نمبر۱ ابتدا تا حدیث نمبر۴۰۳۶ باب: إذا نسی أن یقرأ حتی رکع، ثم ذکر وھو راکع

جلد نمبر۲

حدیث نمبر۴۰۳۷ باب: فی کنس المساجد تا حدیث نمبر۸۱۹۶ باب: فی الکلام فی الصلاۃ

جلد نمبر۳

حدیث نمبر۸۱۹۷ باب: فی مسیرۃ کم تقصر الصلاۃ

تا

حدیث نمبر۱۲۲۷۱ باب: من کرہ أن یستقی من الآبار التی بین القبور

جلد نمبر۴

حدیث نمبر۱۲۲۷۲ کتاب الأیمان والنذور

تا

حدیث نمبر۱۶۱۵۱ کتاب المناسك: باب: فی المحرم یجلس علی الفراش المصبوغ

جلد نمبر۵

حدیث نمبر۱۶۱۵۲ کتاب النکاح تا حدیث نمبر۱۹۶۴۸ کتاب الطلاق باب: ما قالوا فی الحیض؟

جلد نمبر۶

حدیث نمبر ۱۹۶۴۹ کتاب الجھاد

تا

حدیث نمبر ۲۳۸۷۹ کتاب البیوع باب: الرجل یقول لغلامه ما أنت إلا حر

(جلد نمبر ۷)

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الْأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

(جلد نمبر ۸)

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

(جلد نمبر ۹)

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْایْمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ يَسْتَشْهِد يغسّل أم لا؟

(جلد نمبر ۱۰)

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشّهِيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

(جلد نمبر ۱۱)

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الْأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الطِّبِّ

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

كِتَابُ الأَطْعِمَةِ

كِتَابُ اللِّبَاسِ

كِتَابُ الأَدَبِ

(۱) مَنْ رَخَّصَ فِي الدَّوَاءِ وَالطِّبِّ

جن لوگوں نے دوائی اور طب میں رخصت کا کہا ہے (ان کے دلائل)

(۲۳۸۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ : جُرِحَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ادْعُوا لَهُ الطَّبِيبَ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ يُغْنِي عَنْهُ الطَّبِيبُ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يُنْزِلْ دَاءً ، إِلَّا أَنْزَلَ مَعَهُ شِفَاءً. (احمد ۵/ ۳۷۱)

(۲۳۸۸۰) حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی زخمی ہو گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔'' اس کے لئے طبیب کو بلاؤ'' صحابہ ؓ نے عرض کیا۔ کیا طبیب اس کو فائدہ دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:'' ہاں'' بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کی شفاء بھی اتاری ہے۔''

(۲۳۸۸۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِمْرَانَ الْعَمِّيَّ ، يَقُولُ : سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ حَيْثُ خَلَقَ الدَّاءَ خَلَقَ الدَّوَاءَ ، فَتَدَاوَوْا. (احمد ۳/ ۱۵۶)

(۲۳۸۸۱) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:'' یقیناً اللہ تعالیٰ نے جہاں بیماری پیدا کی ہے۔ دوائی بھی پیدا کی ہے۔ پس تم دواء استعمال کرو۔''

(۲۳۸۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطَاءٌ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ دَاءٍ إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً.

(بخاری ۵۶۷۸۔ ابن ماجہ ۳۴۳۹)

(۲۳۸۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر یہ کہ اس کے لئے شفاء بھی پیدا کی ہے۔''

(۲۳۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ الأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :تَدَاوَوْا عِبَادَ اللهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلاَّ وَضَعَ مَعَهُ شِفَاءً ، إِلاَّ الْهَرَمَ. (ابو داؤد ۳۸۵۱۔ ترمذی ۲۰۳۸)

(۲۳۸۸۳) حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ کچھ دیہاتیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے اللہ کے بندو! دوائی، استعمال کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کے سوا کوئی بھی بیماری نہیں اتاری مگر یہ کہ اس کے ساتھ شفاء بھی نازل کی ہے۔''

(۲۳۸۸٤) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً ، أَوْ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً إِلاَّ وَقَدْ أَنْزَلَ ، أَوْ خَلَقَ لَهُ دَوَاءً ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ ، إِلاَّ السَّامَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا السَّامُ ؟ قَالَ :الْمَوْتُ. (طبرانی ۹۲)

(۲۳۸۸۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں فرمائی یا کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر یہ کہ اس کے لئے دوائی نازل کی ہے یا پیدا کی ہے۔ جس نے اس کو جان لیا سو جان لیا اور جو اس سے جاہل رہا وہ جاہل رہا سوائے سام کے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''موت''۔

(۲۳۸۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَمْ يُنْزِلِ اللَّهُ دَاءً، أَوْ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً إِلاَّ وَقَدْ أَنْزَلَ مَعَهُ شِفَاءً، جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ ، وَعَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ. (احمد ۱/ ۴۱۳)

(۲۳۸۸۵) حضرت ابو عبد الرحمٰن سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری یا بیماری نہیں پیدا کی مگر یہ کہ اس کے ساتھ شفاء بھی اتاری ہے۔ جو اس سے جاہل رہا وہ جاہل رہا اور جس نے اس کو جان لیا، اس نے جان لیا۔

(۲۳۸۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَصَابَهُ جُرْحٌ ، فَاحْتَقَنَ الدَّمُ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي أَنْمَارٍ فَقَالَ :أَيُّكُمَا أَطَبُّ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوَفِي الطِّبِّ خَيْرٌ ؟ فَقَالَ :إِنَّ الَّذِي أَنْزَلَ الدَّاءَ أَنْزَلَ الدَّوَاءَ. (مالك ۹۴۳)

(۲۳۸۸۶) حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو زخم لگ گیا پس خون منجمد ہو گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

لئے بنو انمار کے دو آدمیوں کو بلایا اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''تم میں سے کون بڑا طبیب ہے؟'' ایک آدمی نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا طب میں بھی کوئی خیر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً جس ذات نے بیماری اتاری ہے اس نے دوائی بھی اتاری ہے۔''

(۲۳۸۸۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ شَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ (وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ) ، قَالَ :مَنْ طَبِيبٌ.

(۲۳۸۸۷) حضرت ابوقلابہ سے '' وقیل من راق'' کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں۔ اس سے مراد طبیب ہے۔

(۲۳۸۸۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :أَنَا الَّذِى أُصِحُّ وَأُدَاوِى.

(۲۳۸۸۸) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حق جل شانہ کا فرمان ہے۔ میں ہی وہ ذات ہوں جو صحت دیتا ہوں اور علاج کرتا ہوں۔

(۲) مَنْ كَرِهَ الطِّبَّ وَلَمْ يَرَهُ

جو لوگ علاج کو ناپسند سمجھتے ہیں (ان کے دلائل)

(۲۳۸۸۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ ، قَالَ :انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي وَأَنَا غُلاَمٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ أَبِي :إِنِّي رَجُلٌ طَبِيبٌ ، فَأَرِنِي هَذِهِ السِّلْعَةَ الَّتِي بِظَهْرِكَ ، قَالَ :مَا تَصْنَعُ بِهَا ؟ قَالَ :أَقْطَعُهَا ، قَالَ :لَسْتَ بِطَبِيبٍ وَلَكِنَّكَ رَفِيقٌ ، طَبِيبُهَا الَّذِى وَضَعَهَا ، وَقَالَ غَيْرُهُ :الَّذِى خَلَقَهَا. (ابوداؤد ۴۲۰۴۔ ترمذی ۲۸۱۲)

(۲۳۸۸۹) حضرت ابورمثہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں چھوٹا تھا اور اپنے والد کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابورمثہ کہتے ہیں۔ میرے والد نے نبی کریم ﷺ سے کہا۔ میں حکیم آدمی ہوں لہٰذا آپ کی پشت پر جو ابھرا ہوا گوشت ہے۔ وہ آپ مجھے دکھائیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''تم اس کو کیا کرو گے؟'' میرے والد نے جواب دیا، میں اس کو کاٹ دوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''تم طبیب نہیں ہو، ہاں مگر تم دوست ہو۔ اس کا طبیب وہی ہے جس نے اس کو بنایا ہے۔ یا فرمایا۔ جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔

(۲۳۸۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ شُرْبَ الأَدْوِيَةِ كُلِّهَا ، إِلاَّ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ.

(۲۳۸۹۰) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ دودھ اور شہد کے علاوہ تمام ادویات کے پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۳۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ شُرْبَ الأَدْوِيَةِ الْمَعْجُونَةِ إِلاَّ شَيْئًا يَعْرِفُهُ ، وَكَانَ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا مِنْهُ وَلِيَهُ بِنَفْسِهِ.

(۲۳۸۹۱) حضرت محمد کے بارے میں روایت ہے کہ وہ مرکب دواؤں کے پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔ ہاں مگر جس دوائی کو وہ پہچانتے تھے (اس کو ناپسند نہیں سمجھتے تھے) اور آپ جب کوئی ایسی دوائی لینا چاہتے تو بذات خود اس کا انتظام کرتے۔

(۲۳۸۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الدَّوَاءَ الْخَبِيثَ الَّذِي إِذَا عُلِقَ قَتَلَ صَاحِبَهُ.

(۲۳۸۹۲) حضرت ابن معقل کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ایسی خبیث دوائی (کے استعمال) کو ناپسند سمجھتے تھے کہ جب وہ آدمی کی عادت بن جائے تو اس کو مار ڈالے۔

(۲۳۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ. (ابن ماجه ۳۴۵۹۔ احمد ۲/ ۴۴۶)

(۲۳۸۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا سے منع فرمایا۔

(۲۳۸۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قِيلَ لِلرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فِي مَرَضِهِ : أَلَا نَدْعُو لَكَ الطَّبِيبَ ؟ فَقَالَ : أَنْظِرُونِي ، ثُمَّ تَفَكَّرَ فَقَالَ : ﴿وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا﴾ فَذَكَرَ مِنْ حِرْصِهِمْ عَلَى الدُّنْيَا وَرَغْبَتِهِمْ فِيهَا ، قَالَ : فَقَدْ كَانَتْ مَرْضَى ، وَكَانَ فِيهِمْ أَطِبَّاءُ ، فَلَا الْمُدَاوِي ، وَلَا الْمُدَاوَى ، هَلَكَ النَّاعِتُ وَالْمَنْعُوتُ لَهُ ، وَاللَّهِ لَا تَدْعُوا لِي طَبِيبًا.

(۲۳۸۹۴) حضرت عبد الملک بن عمیر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کو ان کی بیماری میں پوچھا گیا کہ کیا ہم آپ کے لئے طبیب کو بلائیں؟ انہوں نے فرمایا۔ تم مجھے مہلت دے دو، پھر انہوں نے غور وفکر فرمایا اور کہا: ﴿وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا﴾ پھر انہوں نے ان لوگوں دنیا پر حرص اور ان کی دنیا میں دلچسپی کا ذکر کیا، فرمایا: یہ لوگ بھی مریض تھے۔ اور ان میں اطباء بھی تھے۔ پس نہ کوئی دوائی لینے والا ہے نہ کوئی دوائی دینے والا ہے۔ تعریف کرنے والا بھی ہلاک ہو گیا اور جس کی تعریف کی گئی وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ خدا کی قسم! تم لوگ میرے لئے طبیب کو نہ بلاؤ۔

(۲۳۸۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ السَّكَرَ وَيَأْبَاهُ.

(۲۳۸۹۵) حضرت محمد کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کھجور کے عرق کو ناپسند کرتے تھے اور اس سے انکار کرتے تھے۔

(۲۳۸۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : مَرِضَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَعَادُوهُ ، فَقَالُوا لَهُ : نَدْعُو لَكَ الطَّبِيبَ ؟ فَقَالَ : هُوَ أَضْجَعَنِي.

(۲۳۸۹۶) حضرت معاویہ بن قرہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء بیمار ہوئے تو لوگ اُن کی عیادت کو گئے۔ لوگوں

نے ان سے کہا۔ ہم آپ کے لئے طبیب نہ بُلا ئیں؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس نے تو مجھے بستر پر ڈالا ہے۔

(۴) فِي شُرْبِ الدَّوَاءِ الَّذِي يُمْشِي

دست آور دواء کے پینے کے بارے میں (روایات)

(۲۳۸۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا لَا يَرَوْنَ بِالاسْتِمْشَاءِ بَأْسًا ، قَالَ : وَإِنَّمَا كَرِهُوا مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يُضْعِفَهُمْ.

(۲۳۸۹۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرات اہل علم مُسہل دوائی لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ صرف اسی وجہ سے کچھ اہل علم اس کو ناپسند کرتے تھے کہ کہیں یہ مُسہل دواء آدمی کو کمزور نہ کردے۔

(۲۳۸۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يَسْتَمْشِيَ الْمُحْرِمُ.

(۲۳۸۹۸) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ احرام باندھے ہوئے آدمی کے لئے دست آور دواء استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : خَيْرُ الدَّوَاءِ ؛ اللَّدُودُ ، وَالسَّعُوطُ ، وَالْمَشِيُّ ، وَالْحِجَامَةُ ، وَالْعَلَقُ. (ترمذی ۲۰۵۳)

(۲۳۸۹۹) حضرت شعبی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ''بہترین دواء وہ ہے جو منہ کے گوشہ میں ڈال کر استعمال کی جائے اور وہ دواء جو ناک کے راستے سے لی جائے اور مسہل دواء اور پچھنے لگوانا اور علق۔ جونک لگانا۔ ہے۔

(۲۳۹۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ.

(۲۳۹۰۰) حضرت شعبی نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(۲۳۹۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مَوْلًى لِمَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِمَاذَا كُنْتِ تَسْتَمْشِينَ ؟ قُلْتُ : بِالشُّبْرُمِ ، قَالَ : حَارٌّ جَارٌّ ، ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا ، فَقَالَ : لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَشْفِي مِنَ الْمَوْتِ كَانَ السَّنَا ، أَوِ السَّنَا شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ. (طبرانی ۳۹۷۔ ترمذی ۲۰۸۱)

(۲۳۹۰۱) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) پوچھا۔ ''تم کس چیز سے جُلاب لیتی تھی۔؟'' میں نے جواب دیا۔ شُبرم کے ذریعہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ تو گرم کھینچنے والی چیز ہے''۔ پھر میں نے سَنَا کے ذریعہ جلاب لیئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اگر موت سے کوئی چیز شفاء دیتی تو سنا ہوتی''۔ یا فرمایا: ''سنا موت سے بھی شفا ہے''۔

(٤) مَا رُخِّصَ فِيهِ مِنَ الأَدوِيَةِ

جن روایات میں رخصت دی گئی ہے

(۲۳۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ ، قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ ، فَقَالَ :عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ ؟ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ ، عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ ، يُسْعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. (بخاری ۵۶۹۲۔ مسلم ۱۷۳۴)

(۲۳۹۰۲) حضرت ام قیس بنت محصن سے روایت ہے۔ کہتی ہیں: کہ میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے حلق کے درد کی وجہ سے اس کو جونک لگا رکھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی کا گلا کیوں گھونٹ رہی ہو؟ تم یہ علاج کرو۔ تم یہ عود ہندی کو استعمال کرو۔ کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے۔ حلق کا درد ہو تو اس کو بذریعہ ناک کھینچا جائے اور ذات الجنب ہو تو اس کو منہ کے گوشہ سے استعمال کیا جائے۔

(۲۳۹۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَعِنْدَهَا صَبِيٌّ يَنْدُرُ مَنْخَرَاهُ دَمًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا هَذَا ؟ قَالُوا : بِهِ الْعُذْرَةُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلَامَ تُعَذِّبْنَ أَوْلَادَكُنَّ ؟ إِنَّمَا يَكْفِي إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَأْخُذَ قُسْطًا هِنْدِيًّا ، فَتَحُكَّهُ بِمَاءٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ تُوجِرَهُ إِيَّاهُ ، قَالَ :فَفَعَلُوهُ فَبَرَأَ. (احمد ۳/ ۳۱۵۔ بزار ۳۰۲۴)

(۲۳۹۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کے نتھنوں سے خون جاری تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''یہ کیا ہے؟'' لوگوں نے بتایا۔ اس کو حلق کی بیماری ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم عورتیں کس بات پر اپنی اولادوں کو عذاب دیتی ہو؟ تم میں سے کسی ایک کے لئے صرف یہی کافی ہے کہ وہ ہندی لکڑی لے لے اور اس کو سات مرتبہ پانی میں رگڑ لے پھر اس کو بچے کے حلق میں ٹپکا دے'' راوی کہتے ہیں۔ لوگوں نے اس بچہ کے ساتھ ایسا ہی کیا اور وہ بچہ صحت یاب ہو گیا۔

(۲۳۹۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ ، وَالْقُسْطُ الْعَرَبِيُّ لِصِبْيَانِكُمْ مِنَ الْعُذْرَةِ ، وَلَا تُعَذِّبُوهُمْ بِالْغَمْزِ.

(بخاری ۵۶۹۶۔ مسلم ۶۴)

(۲۳۹۰۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ '' جو تم دوائیاں استعمال کرتے ہو ان میں سے بہترین دوائی حجامت (پچھنے لگوانا)، اور عربی لکڑی ہے۔ تمہارے بچوں کے حلق کی تکلیف کے لئے۔ اور تم

بچوں کو گھونٹ کر عذاب نہ دو۔''

(۲۳۹۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ ، فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، قِيلَ لَهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. (مسلم ۸۸۔ احمد ۲/ ۲۶۸)

(۲۳۹۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ''تم ان سیاہ دانوں (کلونجی) کو لازمی استعمال کرو کیونکہ ان میں ہر بیماری سے شفاء ہے'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ یہ بات آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

(۲۳۹۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَمَطَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الشُّونِيزُ فِيهِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلاَّ السَّامَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا السَّامُ ؟ قَالَ : الْمَوْتُ. (احمد ۵/ ۳۴۶)

(۲۳۹۰۶) حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کلونجی میں سام کے سوا ہر بیماری کی شفاء ہے'' لوگوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت''۔

(۲۳۹۰۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ ، فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ ، يَعْنِي الشُّونِيزَ. (بخاری ۵۶۸۷۔ احمد ۶/ ۱۳۸)

(۲۳۹۰۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر سیاہ دانے (کلونجی) لازم ہیں۔ کیونکہ اس میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔

(۵) فِي الْحُقْنَةِ مَنْ كَرِهَهَا

جو لوگ حقنہ کو ناپسند کرتے ہیں (ان کے دلائل)

(۲۳۹۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحُقْنَةِ أَشَدَّ الْقَوْلِ.

(۲۳۹۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ کے بارے میں سخت ترین بات کہا کرتے تھے۔ (حقنہ کا مطلب ہے: مقعد سے دوائی چڑھانا)۔

(۲۳۹۰۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهَا.

(۲۳۹۰۹) حضرت مجاہد کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ (مقعد سے دوائی چڑھانا) کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٣٩١٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، وَعَبَّادٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنِّي لأَتَفَحَّشُهَا.

(۲۳۹۱۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حقنہ کو برا قرار دیتا ہوں۔

(٢٣٩١١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ الْحُقْنَةِ لِلصَّائِمِ؟ فَقَالَ: إِنِّي لأَكْرَهُهَا لِلْمُفْطِرِ، فَكَيْفَ لِلصَّائِمِ؟

(۲۳۹۱۱) حضرت جابر کہتے ہیں کہ حضرت عامر سے روزہ دار کے لئے حقنہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا۔ میں تو غیر روزہ دار کے لئے بھی حقنہ کو ناپسند سمجھتا ہوں۔ تو روزہ دار کے لئے کیسے اجازت دے سکتا ہوں؟

(٢٣٩١٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنِّي لأَتَفَحَّشُهَا.

(۲۳۹۱۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں حقنہ کو برا قرار دیتا ہوں۔

(٢٣٩١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَالْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْحُقْنَةَ.

(۲۳۹۱۳) حضرت قتادہ اور حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں حقنہ کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٣٩١٤) حَدَّثَنَا سُوَيْد بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْمَعْرُورِ، عَنْ عَلِيٍّ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْحُقْنَةَ.

(۲۳۹۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٣٩١٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : هِيَ طَرَفٌ مِنْ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ ، يَعْنِي الْحُقْنَةَ.

(۲۳۹۱۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ یہ قوم لوط کے کام کا ایک کنارہ ہے یعنی حقنہ کا عمل۔

(٢٣٩١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْحُقْنَةَ.

(۲۳۹۱۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور طاؤس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں حقنہ کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٦) مَنْ رَخَّصَ فِي الْحُقْنَةِ

جن لوگوں نے حقنہ کی اجازت دی ہے (ان کے دلائل)

(٢٣٩١٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۲۳۹۱۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حقنہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٣٩١٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : هِيَ دَوَاءٌ.

(۲۳۹۱۸) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ حقنہ تو ایک دوائی ہے۔

(٢٣٩١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ احْتَقَنَ.

(۲۳۹۱۹) حضرت حکم کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے حقنہ کروایا تھا۔

(٢٣٩٢٠) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْحُقْنَةِ بَأْسًا.

(۲۳۹۲۰) حضرت عطاء کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٣٩٢١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْحُقْنَةِ بَأْسًا.

(۲۳۹۲۱) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ کروانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٧) فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ وَالرُّقَى

دھاگے اور تعویذات باندھنے (اور لٹکانے) کے بارے میں (روایات)

(٢٣٩٢٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، وَمُعْتَمِرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَقْدَ التَّمَائِمِ. (احمد ۳۹۷۔ حاکم ۱۹۵)

(۲۳۹۲۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ڈورے باندھنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٣٩٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَعَلَّقَ عَلاَقَةً وُكِلَ إِلَيْهَا. (احمد ۴/ ۳۱۰۔ بیہقی ۳۵۱)

(۲۳۹۲۳) حضرت عبداللہ بن حکیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کوئی چیز: دھاگہ وغیرہ لٹکائی تو وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے''۔

(٢٣٩٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : دَخَلَ عَبْدُ اللهِ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ مَرِيضَةٌ ، فَإِذَا فِي عُنُقِهَا خَيْطٌ مُعَلَّقٌ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ فَقَالَتْ : شَيْءٌ رُقِيَ لِي فِيهِ مِنَ الْحُمَّى ، فَقَطَعَهُ وَقَالَ : إِنَّ آلَ إِبْرَاهِيمَ أَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ.

(۲۳۹۲۴) حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ، اپنی بیوی کے پاس گئے اور وہ (اس وقت) بیمار تھیں۔ حضرت عبداللہ کو ان کی گردن میں ایک دھاگہ لٹکا ہوا نظر آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ بیوی نے جواب دیا۔ یہ ایسی چیز ہے جس میں بخار کا دم کیا گیا ہے۔ پس حضرت عبداللہ نے اس کو توڑ دیا اور فرمایا۔ بے شک آل ابراہیم شرک سے بری ہیں۔

(٢٣٩٢٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : رَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَيْئًا قَدْ تَعَلَّقَهُ ، فَنَزَعَهُ مِنْهُ نَزْعًا عَنِيفًا ، وَقَالَ : إِنَّ آلَ ابْنِ مَسْعُودٍ أَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ.

(۲۳۹۲۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہل خانہ پر کوئی چیز لٹکی ہوئی دیکھی

تو آپ رضی اللہ نے اس کو غصہ سے کھینچ دیا اور فرمایا: بے شک ابن مسعود کے گھر والے شرک سے بے پرواہ ہیں۔

(۲۳۹۲۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَجُلٍ حَلْقَةً مِنْ صُفْرٍ ، فَقَالَ :مَا هَذِهِ ؟ قَالَ :مِنَ الْوَاهِنَةِ ، قَالَ :لَمْ يَزِدْكَ إِلاَّ وَهْنًا ، لَوْ مِتَّ وَأَنْتَ تَرَاهَا نَافِعَتَكَ لَمِتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ. (ابن ماجه ۳۵۳۱۔ احمد ۴/ ۴۴۵)

(۲۳۹۲۶) حضرت عمران بن حصین کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا کڑا دیکھا۔ تو آپ رضی اللہ نے (اس سے) پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا۔ یہ واہنہ (بازو کی بیماری) کی وجہ سے پہنا ہے۔ آپ رضی اللہ نے فرمایا: یہ تو تم میں ضعف کو مزید بڑھائے گا۔ اور اگر تم اس حالت میں مرے کہ تم اس کو نافع خیال کرتے ہو تو یقیناً تم خلاف فطرت موت مرو گے۔

(۲۳۹۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ ؛ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۳۹۲۷) حضرت حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

(۲۳۹۲۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :انْطَلَقَ حُذَيْفَةُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ يَعُودُهُ ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَدَخَلْتُ مَعَهُ ، فَلَمَسَ عَضُدَهُ ، فَرَأَى فِيهِ خَيْطًا ، فَأَخَذَهُ فَقَطَعَهُ ، ثُمَّ قَالَ :لَوْ مِتَّ وَهَذَا فِي عَضُدِكَ مَا صَلَّيْتُ عَلَيْكَ.

(۲۳۹۲۸) حضرت زید سے روایت ہے کہتے ہیں: کہ مجھے زید بن وہب نے بتایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ ایک آدمی کی بلغم کی مرض میں عیادت کرنے کے لئے گئے۔ وہ چلے تو میں بھی ان کے ہمراہ چل پڑا۔ پس وہ اس کے پاس پہنچے تو میں بھی اس کے پاس پہنچ گیا۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ نے اس کی کلائی کو چھوا تو اس میں انہوں نے ایک دھاگہ دیکھا۔ آپ رضی اللہ نے اس دھاگہ کو پکڑا اور توڑ دیا۔ پھر آپ رضی اللہ نے فرمایا۔ اگر تم اس حالت میں مرجاتے کہ یہ دھاگہ تمہاری کلائی میں ہوتا تو میں تمہارا جنازہ نہ پڑھتا۔

(۲۳۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ، فَوَجَدَ فِي عَضُدِهِ خَيْطًا، قَالَ: فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ :خَيْطٌ رُقِيَ لِي فِيهِ ، فَقَطَعَهُ ، ثُمَّ قَالَ :لَوْ مِتَّ مَا صَلَّيْتُ عَلَيْكَ.

(۲۳۹۲۹) حضرت حذیفہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ ایک آدمی کے پاس اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ تو آپ رضی اللہ نے اس کی کلائی میں دھاگہ دیکھا۔ آپ رضی اللہ نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ یہ ایک دھاگہ ہے جس میں مجھے دم کر کے دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ نے اس کو توڑ دیا۔ پھر فرمایا: اگر تم مرجاتے تو میں تمہارا جنازہ نہ پڑھتا۔

(۲۳۹۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ تَعْلِيقَ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۲۳۹۳۰) حضرت عبداللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ قرآن مجید میں سے بھی کچھ (آیت وغیرہ) لٹکانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۳۹۳۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ :مَوْضِعُ التَّمِيمَةِ مِنَ الإِنْسَانِ وَالطِّفْلِ شِرْكٌ.

(۲۳۹۳۱) حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ انسان اور بچے کے تعویذ کی جگہ شرک (کا ذریعہ) ہے۔

(۲۳۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :مَنْ تَعَلَّقَ عَلاَقَةً وُكِلَ إِلَيْهَا.

(۲۳۹۳۲) حضرت ابومجلز سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جس کسی نے کوئی شئی ۔ دھاگہ وغیرہ۔ لٹکایا تو اس کو اسی شئی کے سپرد کر دیا جائے گا۔

(۲۳۹۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّمَائِمَ كُلَّهَا ، مِنَ الْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقُرْآنِ.

(۲۳۹۳۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ (پہلے) اہل علم ہر قسم کے تعویذات کو ناپسند سمجھتے تھے چاہے وہ قرآن سے ہوں یا غیر قرآن سے۔

(۲۳۹۳٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ.

(۲۳۹۳۴) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ان (تعویذات) کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۳۹۳٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :أُعَلِّقُ فِي عَضُدِي هَذِهِ الآيَةَ : ﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلاَمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾ مِنْ حُمَّى كَانَتْ بِي ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۳۹۳۵) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا۔ مجھے جو بخار ہوتا ہے میں اس سے (بچاؤ کے لئے) یہ آیت: ﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلاَمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾ اپنی کلائی پر (لکھ کر) لٹکا لوں؟ تو حضرت ابراہیم نے اس کو ناپسند کیا۔

(۲۳۹۳٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ عَلَّقَ التَّمَائِمَ وَعَقَدَ الرُّقَى ، فَهُوَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۳۹۳۶) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تعویذات لٹکائے اور ڈورے باندھے تو یہ شخص شرک کے ایک شعبہ پر عمل پیرا ہے۔

(۲۳۹۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّمَائِمَ وَالرُّقَى وَالنُّشَرَ.

(۲۳۹۳۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ (پہلے) اہل علم تعویذات، ڈوروں اور آب زدہ کے تعویذ کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(۲۳۹۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَأَى إِنْسَانًا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فِي عُنُقِهِ خَرَزَةٌ

فَقَطَعَهَا.

(۲۳۹۳۸) حضرت محمد بن سوقہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن جبیر نے ایک آدمی کو بیت اللہ کے گرد طواف کرتے دیکھا کہ اس کی گردن میں ڈورا تھا تو آپ رحمہ اللہ نے اس ڈورے کو توڑ ڈالا۔

(۲۳۹۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :مَنْ قَطَعَ تَمِيمَةً عَنْ إِنْسَانٍ كَانَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ.

(۲۳۹۳۹) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جس آدمی نے کسی انسان سے ڈورے کو توڑا تو یہ (ثواب میں) ایک غلام کی آزادی کے برابر ہے۔

(۲۳۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ وَاقِعِ بْنِ سَحْبَانَ، قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللهِ:مَنْ عَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ.

(۲۳۹۴۰) حضرت واقع بن سحبان سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں۔ جو آدمی کوئی چیز لٹکاتا ہے تو وہ اس کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

(۲۳۹۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :كَانَتْ بِهِ شَقِيقَةٌ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَرْقِيكَ مِنْهَا ؟ قَالَ :لاَ حَاجَةَ لِي بِالرُّقَى.

(۲۳۹۴۱) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ انہیں درد سر تھا۔ بتاتے ہیں کہ ان سے ایک آدمی نے کہا۔ میں آپ کو اس درد کا تعویذ دیتا ہوں؟ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا۔ مجھے تعویذ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(۲۳۹۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمَعَاذَةَ لِلصِّبْيَانِ ، وَيَقُولُ :إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ بِهِ الْخَلاَءَ.

(۲۳۹۴۲) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ وہ بچوں کے لئے تعویذ کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ بچے تعویذ کے ہمراہ ہی بیت الخلاء میں چلے جاتے ہیں۔

(۸) مَا ذَكَرُوا فِي تَمْرِ عَجْوَةٍ، هُوَ لِلسَّمِّ وَغَيْرِهِ

عجوہ کھجور کے بارے میں جو احادیث مروی ہیں کہ یہ زہر وغیرہ کے لئے مفید ہے

(۲۳۹۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ :سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ ، لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ ، وَلاَ سِحْرٌ. (بخاری ۵۴۴۵۔ مسلم ۱۵۴)

(۲۳۹۴۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا کہ ''جو شخص بوقت صبح سات عجوہ کھجوریں کھالے گا تو اس کو اُس دن میں کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں دے گا۔

(۲۳۹٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ. (ترمذی ۲۰۶۸۔ احمد ۳/ ۴۸)

(۲۳۹۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''عجوہ کھجور جنت سے ہے اور یہ زہر سے بھی شفاء ہے۔''

(۲۳۹٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ مِنَ الدَّوَامِ ، أَوِ الدَّوَارِ بِسَبْعِ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ ، فِي سَبْعِ غَدَوَاتٍ عَلَى الرِّيقِ.

(۲۳۹۴۵) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دورانِ سر سے افاقہ کے لئے سات صبح نہار منہ عجوہ کھجور کے سات دانے کھانے کا فرمایا کرتی تھیں۔

(۲۳۹٤٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءٌ أَوْ : إِنَّهَا تِرْيَاقٌ فِي أَوَّلِ الْبُكْرَةِ عَلَى الرِّيقِ. (مسلم ۱۶۱۹۔ نسائی ۶۷۱۴)

(۲۳۹۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''عجوہ عالیہ میں شفا ہے۔'' یا ارشاد فرمایا: ''عجوہ عالیہ، صبح کے وقت نہار منہ تریاق ہے۔''

(۹) فِي التَّمْرِ يُحَنَّكُ بِهِ الْمَوْلُودَ

نومولود بچہ کو کھجور کے ذریعہ تحنیک کرنے کے بارے میں احادیث

(۲۳۹٤۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ غُلاَمًا ، فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ : احْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَبَعَثَ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَعَهُ شَيْءٌ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، تَمَرَاتٌ ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهُ فِي فِيِّ الصَّبِيِّ ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِهِ ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ. (بخاری ۵۴۷۰۔ مسلم ۱۶۸۹)

(۲۳۹۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا ایک بچہ پیدا ہوا تو مجھے ابوطلحہ نے کہا۔ اس بچہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ۔ پس یہ بچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور اس بچہ کے ہمراہ چند کھجوریں بھی بھیجی گئی تھیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو لیا اور فرمایا ''اس کے ساتھ کوئی چیز ہے؟'' لوگوں نے جواب دیا۔ جی ہاں! کھجوریں ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں لیں اور ان کو چبایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ مبارک سے (چبائی ہوئی کھجور) لی اور اس کو بچہ کے منہ میں

ڈال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے تالو کو ملا اور اس کا نام آپ ﷺ نے عبد اللہ رکھا۔

(۲۳۹۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : وُلِدَ لِي غُلاَمٌ ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ ، وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ. (بخاری ۶۱۹۸۔ مسلم ۲۴)

(۲۳۹۴۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ میں (اسے لے کر) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کو اپنی کھجور سے گُھٹی دی۔

(۲۳۹۴۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ وَضَعَتْهُ ، وَطَلَبُوا تَمْرَةً حَتَّى وَجَدُوهَا فَحَنَّكَهُ بِهَا ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۳۹۰۹۔ مسلم ۱۶۹۱)

(۲۳۹۴۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو...... جب حضرت اسماء نے ان کو جنا...... لے کر حاضر ہوئیں۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھجور کی تلاش کی یہاں تک کہ مل گئی تو پھر آپ ﷺ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو کھجور کی گُھٹی دی۔ پس جو چیز حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں گئی وہ آپ ﷺ کا لعاب مبارک تھا۔

(۲۳۹۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ. (بخاری ۶۰۰۲۔ مسلم ۱۶۹۱)

(۲۳۹۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں بچوں کو لایا جاتا تھا اور آپ ﷺ ان کے لئے برکت کی دعاء فرماتے اور ان کو گُھٹی دیتے تھے۔

(۱۰) فِي الإِثْمِدِ ، مَنْ أَمَرَ بِهِ عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت اثمد سرمہ لگانے کا کہنے والے حضرات کے دلائل

(۲۳۹۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ ، فَإِنَّهُ يَشُدُّ الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

(ابن ماجه ۳۴۹۶)

(۲۳۹۵۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا کہ: "سونے کے وقت اثمد (سرمہ) کو لازمی استعمال کرو۔ کیونکہ یہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ اور بالوں کو اُگاتا ہے۔"

(۲۳۹۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ أَكْحَالِكُمُ الإِثْمِدُ ، يَجْلُو الْبَصَرَ ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

(۲۳۹۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ہے۔ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ اور بالوں کو اگاتا ہے۔''

(۱۱) كَمْ يُكْتَحَلُ فِي كُلِّ عَيْنٍ ؟

ہر آنکھ میں کتنی مرتبہ سرمہ لگایا جائے؟

(۲۳۹۵۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ بِالإِثْمِدِ ، وَيَكْحَلُ الْيُمْنَى ثَلاَثَ مَرَاوِد ، وَالْيُسْرَى مِرْوَدَيْنِ.

(ابن سعد ۴۸۴)

(۲۳۹۵۳) حضرت عمران بن ابی انس سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثمد سرمہ لگایا کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں آنکھ میں تین سلائیاں سرمہ لگاتے تھے اور بائیں آنکھ میں دو سلائیاں سرمہ لگاتے تھے۔

(۲۳۹۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ ثَلاَثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ.

(۲۳۹۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ سرمہ لگایا کرتے تھے۔

(۲۳۹۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ اثْنَتَيْنِ فِي ذِهِ ، وَاثْنَتَيْنِ فِي ذِهِ ، وَوَاحِدَةً بَيْنَهُمَا.

(۲۳۹۵۵) حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت ہے کہ وہ دو سلائیاں اس آنکھ میں اور دو سلائیاں اس آنکھ میں سرمہ لگایا کرتے تھے اور ایک سلائی دونوں آنکھوں کے درمیان لگاتے تھے۔

(۲۳۹۵٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا ثَلاَثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ. (ترمذی ۲۰۴۸۔ ابن ماجہ ۳۴۹۹)

(۲۳۹۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آنکھ میں تین تین سلائیاں سرمہ لگاتے تھے۔

(۱۲) فِي الْخَمْرِ يُتَدَاوَى بِهَا ، وَالسَّكَرِ

شراب اور عرقِ کھجور کے ذریعہ علاج کرنے کے بارے میں (احادیث)

(۲۳۹۵۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ جُعْفَى ، يُقَالَ لَهُ : سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ ؟ فَنَهَاهُ عَنْهَا ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ

، إِنَّمَا نَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهَا دَاءٌ وَلَيْسَتْ بِدَوَاءٍ.

(۲۳۹۵۷) حضرت علقمہ بن وائل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جعفی کا ایک شخص جس کو سوید بن طارق کہا جاتا تھا۔ نے نبی کریم ﷺ سے شراب کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے اس کو اس سے منع کر دیا۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم تو اس کو دوائی کے لئے بناتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔''یہ تو بیماری ہے۔ یہ دوائی نہیں ہے۔''

(۲۳۹۵۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَصَابَهُ الصَّفَرُ ، فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ ، فَسَأَلَ عَبْدَ اللهِ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ :إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَائَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

(۲۳۹۵۸) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو پیٹ کا وہ مرض لاحق ہوا جس میں چہرہ زرد ہو جاتا ہے تو کسی نے اس کے سامنے عرقِ کھجور کی تعریف کی۔ اس مریض نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو تم پر حرام کیا ہے اس چیز میں تمہاری شفا نہیں رکھی۔

(۲۳۹۵۹) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَتْ لابْنِ عُمَرَ بُخْتِيَّةٌ ، وَإِنَّهَا مَرِضَتْ ، فَوُصِفَ لِي أَنْ أُدَاوِيَهَا بِالْخَمْرِ ، فَدَاوَيْتُهَا ، ثُمَّ قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ :إِنَّهُمْ وَصَفُوا لِي أَنْ أُدَاوِيَهَا بِالْخَمْرِ ، قَالَ : فَفَعَلْتَ ؟ قُلْتُ :لاَ ، وَقَدْ كُنْتُ فَعَلْتُ ، قَالَ :أَمَا إِنَّك لَوْ فَعَلْتَ عَاقَبْتُكَ.

(۲۳۹۵۹) حضرت نافع سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بختی اونٹ تھا۔ وہ بیمار ہو گیا، مجھے کسی نے کہا کہ میں اس کا شراب کے ذریعہ علاج کروں۔ چنانچہ میں نے اس کا علاج کیا۔ پھر میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کا شراب کے ذریعہ علاج کروں! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ پھر تم نے کیا؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ حالانکہ میں تو علاج کر چکا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر تم نے یہ کام کیا ہوتا تو میں تمہیں سزا دیتا۔

(۲۳۹۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَامِرٍ ، وَابْنُ زِيَادٍ :لاَ أُوتَى بِأَحَدٍ سَقَى صَبِيًّا خَمْرًا إِلاَّ جَلَدْتُهُ . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :وَحِفْظِي :ابْنُ زِيَادٍ.

(۲۳۹۶۰) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ابن عامر اور ابن زیاد نے کہا کہ: میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا گیا جس نے کسی بچے کو شراب پلائی ہو تو میں اس کو ضرور کوڑے لگاؤں گا۔

(۲۳۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُسْقَى الْبَهَائِمُ الْخَمْرَ.

(۲۳۹۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اس بات کو (بھی) ناپسند کرتے تھے کہ جانوروں کو شراب پلائی جائے۔

(۲۳۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُتَدَاوَى بِالْخَمْرِ، وَبِدَمِ الْحَلَمِ، وَبِالنَّارِ.

(۲۳۹۶۲) حضرت ابراہیم کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ شراب اور چیچڑ کے خون کے ساتھ اور آگ کے ذریعہ سے علاج کیا جائے۔

(۲۳۹۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنْ صَبِيٍّ يَشْتَكِي ، نُعِتَ لَهُ قَطْرَةٌ مِنْ خَمْرٍ ؟ قَالَ : لاَ .

(۲۳۹۶۳) حضرت حکم بن عطیہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک بچہ تکلیف میں مبتلا ہے، کیا اسے شراب کا ایک قطرہ دیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۲۳۹۶٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ : مَنْ تَدَاوَى بِالْخَمْرِ فَلاَ شَفَاهُ اللَّهُ.

(۲۳۹۶۴) حضرت زہری سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ جو شخص شراب کے ذریعہ سے علاج کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو شفا ہی نصیب نہ کریں۔

(۲۳۹٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَامِرٍ : مَنْ سَقَى صَبِيًّا خَمْرًا جَلَدْنَا الَّذِي سَقَاهُ.

(۲۳۹۶۵) حضرت عامر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عامر نے فرمایا: جو شخص کسی بچے کو شراب پلائے گا تو ہم پلانے والے کو کوڑے ماریں گے۔

(۲۳۹٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَرِهَ أَنْ يُدَاوَى دَبَرُ الإِبِلِ بِالْخَمْرِ.

(۲۳۹۶۶) حضرت سعد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ اونٹ کی پشت پر جو زخم لگا ہے اس کا علاج شراب سے کیا جائے۔

(۱۳) فِي التَّلْبِينَةِ

بھوسے اور شہد سے بنے ہوئے حریرہ کے بیان میں

(۲۳۹٦۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ عَمْرٍو ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيضِ النَّافِعِ ، يَعْنِي التَّلْبِينَةَ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّهُ لَيَغْسِلُ بَطْنَ أَحَدِكُمْ كَمَا يَغْسِلُ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ مِنَ الْوَسَخِ ، وَكَانَ إِذَا اشْتَكَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ ، لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى أَحَدِ طَرَفَيْهِ. (ترمذی ۲۰۳۹۔ احمد ۶/ ۳۲)

(۲۳۹۶۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ مبغوض لیکن نافع چیز یعنی تلبینہ (بھوسے اور شہد کا حریرہ) کو لازم پکڑو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یقیناً یہ چیز تمہارے پیٹ کو اس طرح دھوڈالتی ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے چہرہ سے میل کو دھوڈالتا ہے۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں

میں سے جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تو ہانڈی مسلسل آگ پر دھری رہتی یہاں تک کہ مریض کسی ایک جانب ...... موت یا حیات ...... کی طرف آجاتا۔

(١٤) فِي الحِجَامَةِ أَيْنَ تُوضَعُ مِنَ الرَّأْسِ ؟

پچھنے سر میں کس جگہ لگوائے جائیں؟

(٢٣٩٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ أَسْفَلَ مِنَ الذُّؤَابَةِ ، وَيُسَمِّيهَا مُنْقِذًا.

(۲۳۹۶۸) حضرت مکحول سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (اپنی) پیشانی کے بالوں کے نچلے حصہ میں پچھنے لگواتے تھے اور اس کو آپ ﷺ منقذ کا نام دیتے تھے۔

(٢٣٩٦٩) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا عَلَى الأَخْدَعَيْنِ ، وَعَلَى الْكَاهِلِ وَاحِدَةً. (ترمذی ۲۰۵۱۔ ابوداؤد ۳۸۵۶)

(۲۳۹۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تین جگہ پر پچھنے لگوائے، دو رگیں گردن کے دونوں جانب اور ایک دو کندھوں کے درمیان۔

(٢٣٩٧٠) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يَقُولُ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، وَسَطَ رَأْسِهِ. (بخاری ۱۸۳۶۔ ابن ماجہ ۳۴۸۱)

(۲۳۹۷۰) حضرت عبداللہ بن بحینہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقامِ لَحی جمل میں پچھنے لگوائے اور (اس وقت) آپ ﷺ حالت احرام میں تھے اور سر کے درمیان لگوائے۔

(٢٣٩٧١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِمَكَانٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ ، بِمَعْدِنٍ يُدْعَى لَحْيَ جَمَلٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوْقَ رَأْسِهِ.

(۲۳۹۷۱) حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے عدن والے راستہ میں ایک مقام پر جس کا نام لحی جمل تھا۔ اس حالت میں اپنے سر مبارک پر پچھنے لگوائے کہ آپ ﷺ حالت احرام میں تھے۔

(٢٣٩٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : إِلاَّ أَنَّ رِجْلَهُ وُثِئَتْ فَحَجَمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۳۹۷۲) حضرت منصور سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے تھے؟

انہوں نے جواب دیا۔ مگر آپ ﷺ کا پاؤں مبارک کمزور ہو گیا تھا تو آپ ﷺ نے اس کو سینگی لگوائی تھی۔

(۲۳۹۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ ، مِنْ أَذًى كَانَ بِهِ. (بخاری ۵۶۹۹۔ ابوداؤد ۱۸۳۲)

(۲۳۹۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر مبارک پر بوجہ تکلیف کے پچھنے لگوائے تھے جبکہ آپ ﷺ حالت احرام میں تھے۔

(۱۵) فِي الرُّخْصَةِ فِي الْقُرْآنِ ، يُكْتَبُ لِمَنْ يُسْقَاهُ

کسی کو پلانے کے لئے قرآن مجید لکھنے کے جواز کے بیان میں (احادیث)

(۲۳۹۷٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا عَسِرَ عَلَى الْمَرْأَةِ وَلَدُهَا ، فَيَكْتُبُ هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ وَالْكَلِمَاتِ فِي صَحْفَةٍ ، ثُمَّ تُغْسَلُ فَتُسْقَى مِنْهَا : بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ: ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلاَّ عَشِيَّةً ، أَوْ ضُحَاهَا﴾ ، ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلاَّ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلاَغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلاَّ الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ﴾.

(۲۳۹۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جب کسی عورت کو بچہ کی ولادت میں تنگی ہو تو ان دو آیتوں اور کلمات کو ایک صفحہ پر لکھ دیا جائے پھر اس کو دھو کر یہ پانی عورت کو پلایا جائے۔ (الفاظ کا ترجمہ یہ ہے) شروع اس خدا کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو بہت بردبار اور کرم کرنے والا ہے۔ پاک ہے اللہ، جو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور جو رب ہے عرش عظیم کا۔ ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً ، أَوْ ضُحَاهَا﴾ اور ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلاَغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ﴾.

(۲۳۹۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ لاَ تَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَوَّذَ فِي الْمَاءِ ، ثُمَّ يُصَبَّ عَلَى الْمَرِيضِ.

(۲۳۹۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت ہے کہ وہ پانی میں دم وغیرہ کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتی تھیں کہ پھر وہ پانی مریض پر بہا دیا جائے۔

(۲۳۹۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ (ح) وَلَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا أَنْ يَكْتُبَ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ يُسْقَاهُ صَاحِبُ الْفَزَعِ.

(۲۳۹۷۶) حضرت ابو قلابہ اور حضرت مجاہد کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں حضرات اس بات میں کوئی حرج محسوس نہیں

کرتے تھے کہ قرآن مجید کی کوئی آیت لکھی جائے اور پھر ڈرے ہوئے آدمی کو پلائی جائے۔

(۲۳۹۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَكْتُبُ التَّعْوِيذَ لِمَنْ أَتَاهُ ، قَالَ حَجَّاجٌ :وَسَأَلْتُ عَطَاءً ؟ فَقَالَ :مَا سَمِعْنَا بِكَرَاهِيَتِهِ إِلاَّ مِنْ قِبَلِكُمْ أَهْلَ الْعِرَاقِ.

(۲۳۹۷۷) حضرت حجاج کہتے ہیں کہ مجھ سے اس آدمی نے بیان کیا جس نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا تھا کہ جو ان کے پاس (بغرض تعویذ) آتا وہ اس کے لئے تعویذ لکھتے تھے۔ حجاج کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا: تو انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: اے اہل عراق! ہم نے تو تمہارے علاوہ کسی سے اس کا ناپسند ہونا نہیں سُنا۔

(۲۳۹۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ النَّشْرِ ، فَأَمَرَنِي بِهَا ، قُلْتُ :أَرْوِيهَا عَنْكَ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۳۹۷۸) حضرت قتادہ، سعید بن المسیب ریشید کے بارے میں بتاتے ہیں کہ میں نے ان سے آسیب کے تعویذ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے مجھے اس کی اجازت دی۔ میں نے (ان سے) کہا۔ میں اس (تعویذ) کو آپ کی نسبت سے روایت کروں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

(۲۳۹۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ النَّشَرِ ؟ فَقَالَتْ :مَا تَصْنَعُونَ بِهَذَا ؟ هَذَا الْفُرَاتُ إِلَى جَانِبِكُمْ ، يَسْتَنْقِعُ فِيهِ أَحَدُكُمْ سَبْعًا يَسْتَقْبِلُ الْجِرْيَةَ.

(۲۳۹۷۹) حضرت اسود سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آسیب کے تعویذات کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: تم لوگ اس سے کیا بناتے ہو؟ یہ تمہارے قریب فرات کا دریا ہے۔ اس میں (آکر) تم میں سے کوئی ایک پانی کے بہاؤ کی طرف منہ کر کے سات مرتبہ غوطہ لگا لے۔

(۱٦) مَنْ كَرِهَ ذلِكَ

جن لوگوں نے اس کو ناپسند کیا ہے۔ (ان کی احادیث)

(۲۳۹۸۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ بِالْكُوفَةِ يَكْتُبُ مِنَ الْفَزَعِ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَيُسْقَاهُ الْمَرِيضُ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۳۹۸۰) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو آدمی کوفہ میں تھا اور ڈرے ہوئے لوگوں کو قرآن کی آیات لکھ کر دیتا اور پھر ان آیات کو وہ مریض کو پلاتا تھا؟ تو حضرت ابراہیم نے اس کو پسند نہیں فرمایا۔

(۲۳۹۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنِ النَّشْرِ ؟ فَقَالَ :سِحْرٌ.

(۲۳۹۸۱) حضرت حکم بن عطیہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو سُنا جبکہ ان سے آسیب کے تعویذات کے

بارے میں پوچھا گیا؟ توانہوں نے جواب دیا۔ یہ جادو ہے۔

(۲۳۹۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ النَّشْرِ ؟ فَذَكَرَ لِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :هِيَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ. (بزار ۳۰۳۴)

(۲۳۹۸۲) حضرت ابورجاء سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے آسیب کے تعویذات کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے میرے سامنے نبی کریم ﷺ سے متصل ایک حدیث ذکر فرمائی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: '' یہ اعمال شیطانیہ میں سے ہے۔''

(۱۷) فِي الرَّجُلِ يُسْحَرُ وَيُسَمُّ فَيُعَالِجُ

اس آدمی کے بارے میں جس کو سحر یا زہر ہو جائے اور وہ علاج کروائے

(۲۳۹۸۳) حَدَّثَنَا عَثَّام بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَنْ أَصَابَهُ نُشْرَةٌ ، أَوْ سَمٌّ ، أَوْ سِحْرٌ ، فَلْيَأْتِ الْفُرَاتَ ، فَلْيَسْتَقْبِلِ الْجِرْيَةَ ، فَيَغْتَمِسَ فِيهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

(۲۳۹۸۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ جس آدمی کو آسیب، جادو یا زہر چڑھ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ فرات دریا پر آئے اور پانی کے بہاؤ کے رُخ کرے اور دریا میں سات مرتبہ غوطہ لگائے۔

(۲۳۹۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :سَحَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ ، فَاشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ أَيَّامًا ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ : إِنَّ رَجُلاً كَذَا مِنَ الْيَهُودِ سَحَرَكَ ، عَقَدَ لَكَ عُقَدًا ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا ، فَاسْتَخْرَجَهَا ، فَجَاءَ بِهِ ، فَجَعَلَ كُلَّمَا حَلَّ عُقْدَةً وَجَدَ لِذَلِكَ خِفَّةً ، قَالَ :فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ ، فَمَا ذُكِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْيَهُودِيَّ ، وَلاَ رَآهُ فِي وَجْهِهِ قَطُّ.

(احمد ۴/ ۳۶۷۔ حاکم ۳۶۰)

(۲۳۹۸۴) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر ایک یہودی آدمی نے جادو کیا۔ جس کی جناب نبی کریم ﷺ کو چند دن تک شکایت رہی لیکن پھر حضرت جبرئیل آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ '' یہود کے فلاں شخص نے آپ پر جادو کیا ہے اور اس نے آپ کے لئے چند گرہیں لگائی ہیں'' چنانچہ آپ ﷺ نے ان گرہوں (والے دھاگہ) کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، اس کو نکال کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پس نبی کریم ﷺ جب ان گرہوں میں سے کوئی گرہ کھولتے تو آپ ﷺ اس سے ہلکا پن محسوس کرتے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ یوں کھڑے ہوئے جیسا کہ آپ ﷺ کو کسی بندش سے کھول دیا گیا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے اس یہودی آدمی

سے اس بات کا کبھی ذکر نہیں فرمایا اور نہ ہی اس یہودی نے کبھی اس بات کو آپ ﷺ کے چہرہ سے پہچانا۔

(۲۳۹۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : سَحَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ ، يُقَالُ لَهُ : لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَلاَ يَفْعَلُهُ ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ ، أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ دَعَا ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَائِشَةُ ، أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيتُه فِيهِ ؟ جَائَنِي رَجُلاَنِ ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي ، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي ، أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي : مَا وَجَعُ الرَّجُلِ ؟ قَالُوا : مَطْبُوبٌ ، قَالَ : مَنْ طَبَّهُ ؟ قَالَ : لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ ، قَالَ : فِي أَيِّ شَيْءٍ ؟ قَالَ : فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ ، وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ ، قَالَ : وَأَيْنَ هُوَ ؟ قَالَ : فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ ، كَأَنَّمَا مَاؤُهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَفَلاَ أَخْرَجْتَهُ ؟ فَقَالَ : لاَ ، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا ، فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ.

(بخاری ۳۱۷۵۔ مسلم ۱۷۱۹)

(۲۳۹۸۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ بنو زریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی نے جناب نبی کریم ﷺ پر جادو کیا۔ جس کا نام لبید بن اعصم تھا۔ (اس کا اثر) یہاں تک (تھا) کہ آپ ﷺ کو خیال ہوتا کہ آپ ﷺ نے ایک کام کرلیا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ دن کا وقت تھا یا رات کا وقت تھا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے آواز دی۔ پھر دوبارہ آواز دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتادی ہے جو میں نے اللہ تعالیٰ سے معلوم کی تھی؟ میرے پاس دو آدمی آئے اور ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے قدموں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر اس آدمی نے جو میرے سر کے پاس بیٹھا تھا اس آدمی سے جو میرے قدموں کے پاس بیٹھا تھا۔ کہا: یا جو آدمی میرے قدموں کے پاس تھا اس نے میرے سر کے پاس بیٹھے ہوئے سے کہا۔ اس آدمی کی تکلیف کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اس پر جادو ہوا ہے۔ اس نے پھر پوچھا۔ اس پر کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پھر پوچھا۔ کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا۔ کنگھی میں اور اس میں آنے والے بالوں میں اور نر کھجور کی جڑ سے بنے ہوئے برتن میں۔ پہلے نے پھر پوچھا۔ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے کہا۔ بیئر ذی اروان میں'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کنویں کے پاس اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ پھر آپ ﷺ واپس آئے اور فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! گویا کہ اس کا پانی مہندی بھگویا ہوا پانی ہے اور اس کے کھجور تو گویا شیطانوں کے سر ہیں۔'' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ان چیزوں کو باہر کیوں نہ نکلوایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ'' کیونکہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے

صحت بخش دی ہے اور میں نے اس بات کو ناپسند سمجھا کہ میں اس کے ذریعہ سے لوگوں میں کوئی شر بھڑکاؤں۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم دیا اور انہیں دفن کر دیا گیا۔

(۲۳۹۸۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ ، أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنَ الْيَهُودِ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ ؟ قَالُوا :أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ. (بخاری ۳۱۶۹۔ ابوداؤد ۴۵۰۱)

(۲۳۹۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بکری ہدیہ کی گئی جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا۔'' یہاں جتنے یہودی ہیں ان سب کو میرے پاس اکٹھا کرو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا۔'' کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟''۔ انہوں نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔'' تمہیں اس کام پر کس چیز نے ابھارا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے یہ چاہا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہمیں آپ سے آرام مل جائے گا اور اگر آپ (واقعی) نبی ہوئے تو یہ بات (زہر ملانا) آپ کو نقصان نہیں دے گا۔

(۲۳۹۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْخَذُ عَنْ أَهْلِهِ ، وَالْمَسْحُورُ ، مَنْ يُطْلِقُ عَنْهُ.

(۲۳۹۸۷) حضرت عطاء کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ جادو کیا ہوا شخص اور وہ شخص کو اہل خانہ کی طرف سے جادو کیا گیا ہو۔ یہ (دونوں) اس کے پاس جائیں جو اس کو ختم کر دے (سحر کو)۔

(۲۳۹۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ عَنِ الْمُؤْخَذِ وَالْمَسْحُورِ ، يَأْتِي مَنْ يُطْلِقُ عَنْهُ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا اضْطُرَّ إِلَيْهِ.

(۲۳۹۸۸) حضرت اسماعیل بن عیاش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء خراسانی سے مسحور اور سحر میں گرفتار کے بارے میں پوچھا کہ اگر وہ کسی علاج کرنے والے کے پاس جائیں؟ حضرت عطاء نے فرمایا: جب آدمی اس درجہ مجبور ہو جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :رَجُلٌ طُبَّ بِسِحْرٍ ، يُحَلُّ عَنْهُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ.

(۲۳۹۸۹) حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا۔ ایک آدمی ہے جس کو جادو کیا گیا ہے کیا اس کا علاج کیا جا سکتا ہے؟ سعید نے جواب دیا۔ ہاں۔ جو آدمی اپنے بھائی کو نفع دے سکے تو اسے

نفع دینا چاہیے۔

(۱۸) مَنْ كَرِهَ إِتيان الْكَاهِنِ وَالسَّاحِرِ وَالعرَّافِ

جو حضرات کاہن، جادوگر اور نجومی کے پاس جانے کو پسند نہیں کرتے (ان کی احادیث)

(۲۳۹۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ، وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالإِسْلاَمِ ، وَإِنَّ مِنَّا رِجَالاً يَأْتُونَ الْكُهَّانَ ، قَالَ : فَلاَ تَأْتِهِمْ. (مسلم ۳۸۱۔ ابوداؤد ۹۲۷)

(۲۳۹۹۰) حضرت معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں جاہلیت میں عہد قریب ہی میں (اسلام کی طرف) آیا ہوں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام عطا فرمایا ہے۔ اور ہم میں کچھ لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نجومیوں کے پاس نہ جانا۔''

(۲۳۹۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنَّ هَؤُلاَءِ الْعَرَّافِينَ كُهَّانُ الْعَجَمِ ، فَمَنْ أَتَى كَاهِنًا يُؤْمِنُ بِمَا يَقُولُ ، فَقَدْ بَرِءَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۳۹۹۱) حضرت اسود بن ہلال سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ یقیناً یہ نجومی لوگ عجم کے کاہن ہیں۔ پس جو شخص کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو تحقیق اس نے ان باتوں سے اظہار براءت کیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل کی ہیں۔

(۲۳۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَدِرْهَمٌ مِنْ خَيْرٌ مِنْ قَلْبِ رَجُلٍ يَأْتِي الْعَرَّافَ.

(۲۳۹۹۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جھوٹ کا درہم اس آدمی کے دل سے بہتر ہے جو کسی نجومی کے پاس آتا ہے۔

(۲۳۹۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

(۲۳۹۹۳) حضرت ابو مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کاہن کے معاوضہ سے منع فرمایا۔

(۲۳۹۹٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، وَوَكِيعٌ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ مَشَى إِلَى سَاحِرٍ ، أَوْ كَاهِنٍ ، أَوْ عَرَّافٍ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۳۹۹۴) حضرت عبداللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی جادوگر، کاہن یا نجومی کے پاس چل کر گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی۔ تو تحقیق اس آدمی نے اس دین سے انکار کیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل کیا۔

(۱۹) فِي رُقْيَةِ الْعَقْرَبِ وَالْحُمَةِ، مَنْ رَخَّصَ فِيهَا

جن لوگوں نے بچھو اور زہر کے تعویذ میں اجازت دی ہے (ان کے دلائل)

(۲۳۹۹۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ؟ فَقَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ.

(بخاری ۵۷۴۱۔ مسلم ۱۷۲۴)

(۲۳۹۹۵) حضرت عبدالرحمن بن اسود، اپنے والد کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہر کے تعویذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہر زہر کے لیے تعویذ کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

(۲۳۹۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى، وَكَانَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رُقْيَةٌ يَرْقُونَ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ، قَالَ: فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ، وَقَالُوا: إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى، فَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ. (مسلم ۱۷۲۶۔ احمد ۳/ ۳۱۵)

(۲۳۹۹۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تعویذات سے منع فرمایا تھا اور عمرو بن حزم کے گھر والوں کے پاس ایک تعویذ تھا جس سے وہ بچھو کا تعویذ کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں، پس یہ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ تعویذ آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا، آپ نے تو تعویذات سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے تو اسے چاہیے کہ وہ نفع پہنچائے۔''

(۲۳۹۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِنْ عَيْنٍ، أَوْ حُمَةٍ. (ابوداؤد ۳۸۸۰۔ ترمذی ۲۰۵۷)

(۲۳۹۹۷) نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ میں سے کسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نظر اور زہر کے علاوہ کسی شئی کا تعویذ (درست) نہیں ہے۔''

(۲۳۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ، فَابْتَدَرَ مَنْخَرَايَ دَمًا، فَرَقَانِي الأَسْوَدُ فَبَرَأْتُ.

(۲۳۹۹۸) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے ایک بچھو نے ڈس لیا تھا اور میرے نتھنوں سے خون بہنا شروع ہوگیا تھا مجھے اسود نے تعویذ دیا تو میں صحت یاب ہوگیا۔

(۲۳۹۹۹) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِرُقْيَةِ الْحُمَةِ بَأْسًا.

(۲۳۹۹۹) حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ زہر کے لئے تعویذ کرنے میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے۔

(۲۴۰۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : رُخِّصَ فِي الرُّقَى مِنَ الْحُمَةِ ، وَالنَّمْلَةِ ، وَالنَّفْسِ.

(۲۴۰۰۰) حضرت محمد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ زہر، پہلو کے دانہ اور نظر کے بارے میں تعویذ کرنے کرانے کی اجازت دی گئی ہے۔

(۲۴۰۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ خَالِدَةَ بِنْتَ أَنَسٍ أُمَّ بَنِي حَزْمٍ السَّاعِدِي جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ الرُّقَى ، فَأَمَرَهَا بِهَا.

(۲۴۰۰۱) حضرت ابوبکر بن محمد سے روایت ہے کہ بنوحزم ساعدی کی والدہ، حضرت خالدہ بنت انس رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک تعویذ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس تعویذ کی اجازت عطا فرمائی۔

(۲۴۰۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ.

(مسلم ۱۷۲۵۔ ترمذی ۲۰۵۶)

(۲۴۰۰۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اور زہر کے تعویذ کی اجازت عنایت فرمائی تھی۔

(۲۴۰۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : رَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى ابْنِهِ قَصَبَةً مِنَ الْحُمَّى ، فَقَطَعَهَا ، فَقَالَ : لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِنْ عَيْنٍ ، أَوْ حُمَةٍ.

(۲۴۰۰۳) حضرت عامر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے پر بخار کے (تعویذ کے طور پر) بانس کی نلکی دیکھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو توڑ دیا اور ارشاد فرمایا: نظر اور زہر کے سوا کسی شئی کا تعویذ (درست) نہیں ہے۔

(۲۴۰۰۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ اسْتَرْقَى مِنَ الْعَقْرَبِ.

(۲۴۰۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے بچھو کے (ڈسنے پر) تعویذ حاصل کیا تھا۔

(۲۴۰۰۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ لآلِ الأَسْوَدِ رُقْيَةٌ يَرْقُونَ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنَ الْحُمَةِ ، قَالَ : فَعَرَضَهَا الأَسْوَدُ عَلَى عَائِشَةَ ، قَالَ : فَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يَرْقُوا بِهَا ، قَالَ : وَقَالَتْ عَائِشَةُ : لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِنْ عَيْنٍ ، أَوْ حُمَةٍ.

(۲۴۰۰۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ آلِ سعود کے پاس زمانہ جاہلیت ہی سے زہر کا ایک تعویذ تھا، جو وہ لوگوں کو

دیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں، پس حضرت اسود نے وہ تعویذ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش کیا، راوی کہتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس تعویذ کے ذریعہ سے علاج کیا کریں۔ راوی کہتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی فرمایا: نظر اور زہر کے علاوہ کسی شئی کا تعویذ (درست) نہیں ہے۔

(۲۰) مَنْ رَخَّصَ فِي رُقْيَةِ النَّمْلَةِ

پہلو کے پھوڑے کے تعویذ کی اجازت دینے والے حضرات

(۲٤٠٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِجَدَّتِهِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللهِ : عَلِّمِي حَفْصَةَ رُقْيَتَكِ ، قَالَ أَبُو بِشْرٍ : يَعْنِي إِسْمَاعِيلَ ابْنَ عُلَيَّةَ : فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : مَا رُقْيَتُهَا ؟ قَالَ : رُقْيَةُ النَّمْلَةِ. (احمد ٦/ ٢٨٦)

(۲۴۰۰۶) حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دادی حضرت شفاء بنت عبداللہ سے فرمایا تھا۔ "تم حفصہ کو اپنا تعویذ بھی سکھادو"۔ ابو بشر سلیمان ابن علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے پوچھا، ان کا تعویذ کون سا تھا؟ محمد نے جواب دیا، پہلو کے پھوڑے کا تعویذ تھا۔

(۲٤٠٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ النَّمْلَةِ.

(۲۴۰۰۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو کے پھوڑے کے تعویذ کی اجازت عنایت فرمائی ہے۔

(۲٤٠٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، أَنَّ الشِّفَاءَ ابْنَةَ عَبْدِ اللهِ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدَةٌ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ، فَقَالَ : مَا يَمْنَعُكِ أَنْ تُعَلِّمِي هَذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ. (ابوداؤد ٣٨٨٣۔ احمد ٣٧٢)

(۲۴۰۰۸) حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت شفا بنت عبداللہ فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس بیٹھی ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہارے لیے اس بات سے کیا چیز مانع ہے کہ تم نے جس طرح حضرت حفصہ کو لکھنا سکھایا ہے اسی طرح تم اس کو یہ پہلو کے پھوڑے کا تعویذ بھی سکھادو۔"

(۳۱) مَنْ رَخَّصَ فِي تعليقِ التَّعَاوِيذِ

جن لوگوں نے تعویذات لٹکانے کی اجازت دی ہے

(٢٤٠٠٩) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عِصْمَةَ ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ التَّعْوِيذِ؟ فَقَالَ: لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ فِي أَدِيمٍ.

(۲۴۰۰۹) حضرت ابوعصمہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ؒ سے تعویذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تعویذ چمڑے میں بند ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٠١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْحَائِضِ يَكُونُ عَلَيْهَا التَّعْوِيذُ ، قَالَ : إِنْ كَانَ فِي أَدِيمٍ ، فَلْتَنْزِعْهُ ، وَإِنْ كَانَ فِي قَصَبَةٍ فِضَّةٍ ، فَإِنْ شَاءَتْ وَضَعَتْهُ ، وَإِنْ شَاءَتْ لَمْ تَضَعْهُ.

(۲۴۰۱۰) حضرت عطاء سے اس حائضہ کے بارے میں جس نے تعویذ لٹکایا ہو، روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اگر تعویذ چمڑے میں ہو تو عورت کو چاہیئے کہ اس کو اتار دے اور اگر چاندی کے خول میں ہو تو پھر چاہے تو اتار دے اور چاہے نہ اُتارے۔

(٢٤٠١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ مُجَاهِدٌ يَكْتُبُ لِلنَّاسِ التَّعْوِيذَ فَيُعَلِّقُهُ عَلَيْهِمْ.

(۲۴۰۱۱) حضرت ثویر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد، لوگوں کو تعویذ لکھ کر دیتے تھے اور پھر وہ تعویذ لوگوں کو پہناتے بھی تھے۔

(٢٤٠١٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَكْتُبَ الْقُرْآنَ فِي أَدِيمٍ ، ثُمَّ يُعَلِّقُهُ.

(۲۴۰۱۲) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے کہ قرآن مجید کو چمڑے میں لکھا جائے اور پھر اس کو (گلے میں) لٹکایا جائے۔

(٢٤٠١٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي نَوْمِهِ فَلْيَقُلْ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَسُوءِ عِقَابِهِ ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ وَمَا يَحْضُرُون ، فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُعَلِّمُهَا وَلَدَهُ مَنْ أَدْرَكَ مِنْهُمْ ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ ، كَتَبَهَا وَعَلَّقَهَا عَلَيْهِ. (ابو داؤد ۳۸۸۹۔ ترمذی ۳۵۲۸)

(۲۴۰۱۳) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی اپنی نیند میں ڈر جائے تو اُسے چاہیئے کہ وہ (یوں) کہے: (ترجمہ): میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ساتھ، اللہ کے غصہ اور بُری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے شر سے اور جو کچھ حاضر ہیں ان کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔'' چنانچہ حضرت عبد اللہ، یہ کلمات اپنے سمجھدار بچوں کو سکھا دیتے تھے اور جو بچے ناسمجھ تھے، ان کے لئے یہ کلمات

حضرت عبداللہ لکھ کر ان کے (گلوں میں) لٹا دیتے تھے۔

(۲٤٠١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالشَّيْءِ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۲۴۰۱۴) حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت ہے کہ وہ قرآن کے کسی حصہ (کو تعویذ بنانے) پر کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(۲٤٠١٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ؛ أَنَّهُ رَأَى فِي عَضُدِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ خَيْطًا.

(۲۴۰۱۵) حضرت ایوب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ (کلائی) میں دھاگہ بندھا ہوا دیکھا۔

(۲٤٠١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يُعَلَّقَ الْقُرْآنُ.

(۲۴۰۱۶) حضرت عطاء سے روایت ہے کہتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی قرآن مجید کو (لکھ کر) لٹکائے۔

(۲٤٠١٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ التَّعْوِيذِ يُعَلَّقُ عَلَى الصِّبْيَانِ ؟ فَرَخَّصَ فِيهِ.

(۲۴۰۱۷) حضرت یونس بن خباب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے اس تعویذ کے بارے میں سوال کیا جو بچوں پر لٹکائے جاتے ہیں؟ تو انہوں نے اس کی اجازت دی۔

(۲٤٠١٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَلِّقَ الرَّجُلُ الشَّيْءَ مِنْ كِتَابِ اللهِ ، إِذَا وَضَعَهُ عِنْدَ الْغُسْلِ وَعِنْدَ الْغَائِطِ.

(۲۴۰۱۸) حضرت ضحاک کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے کہ آدمی کتاب اللہ میں سے کچھ (لکھ کر) لٹکائے بشرطیکہ غسل اور قضائے حاجت کے وقت اس کو اتار دے۔

(۳۲) فِي رُقْيَةِ الْعَقْرَبِ، مَا هِيَ ؟

بچھو کے تعویذ کے بیان میں، وہ تعویذ کیا ہے؟

(۲٤٠١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الأَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ ، فَتَنَاوَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْعَقْرَبَ ، لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا ، وَلَا

غَيْرَهُ ، أَوْ نَبِيًّا ، وَلاَ غَيْرَهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ، ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ ، وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ. (طبرانی ۸۳۰)

(۲۴۰۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک زمین پر رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بچھو نے ڈس لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچھو کو اپنے جوتے سے قابو کر لیا اور مار ڈالا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو بچھو پر، نہ نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ غیر نمازی کو۔'' یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نبی کو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمک اور پانی منگوایا اور اس کو ایک برتن میں رکھ دیا۔ پھر جس جگہ بچھو نے ڈسا تھا اس جگہ یہ پانی ڈالنا شروع کیا اور اس کو ملنے لگے اور اس پر معوذتین پڑھ کر دم فرمایا۔

(۲٤۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ: كَانَ يَرْقِي بِالْحِمْيَرِيَّةِ.

(۲۴۰۲۰) حضرت اسود کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حمیریۃ کے ذریعہ تعویذ کیا کرتے تھے۔

(۲٤۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: رُقْيَةُ الْعَقْرَبِ: شَجَّةٌ قَرَنِيَةٌ مِلْحَةٌ بَحْرٍ قفطا. (طبرانی ۸۶۸۱)

(۲۴۰۲۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ بچھو کا تعویذ یہ ہے۔ شَجَّةٌ قَرَنِيَةٌ مِلْحَةٌ بَحْرٍ قفطا.

(۲٤۰۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : عَرَضْتُهَا عَلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ : هَذِهِ مَوَاثِيقُ.

(۲۴۰۲۲) حضرت اسود سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے تعویذ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے فرمایا یہ مضبوط باتیں ہیں۔

(۲٤۰۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ أَبِي مُخَاشِنٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَالَ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، لَمْ يُلْدَغْ ، أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ. (مسلم ۲۰۸۱۔ ابن حبان ۱۰۲۱)

(۲۴۰۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسا آدمی لایا گیا جس کو بچھو نے ڈسا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اگر یہ آدمی یوں کہتا (ترجمہ) میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، تو یہ نہ ڈسا جاتا'' یا فرمایا: ''یہ بچھو اس کو نقصان نہ دیتا۔''

(۳۳) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْفُثَ فِي الرُّقَى

جو حضرات تعویذات میں پھونک مارنے کو پسند نہیں کرتے

(۲٤۰۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَرْقُونَ ، وَيَكْرَهُونَ النَّفْثَ فِي الرُّقَى.

(۲۴۰۲۴) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ دم تعویذ کرتے تھے لیکن تعویذات میں پھونک مارنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(۲٤٠٢٥) حَدَّثَنَا عَرْعَرَةُ بْنُ الْبِرِنْدِ ، عَنْ أَبِی الْهَزْهَازِ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَی الضَّحَّاكِ وَهُوَ وَجِعٌ ، فَقُلْتُ :أَلَا أُعَوِّذُكَ یَا أَبَا مُحَمَّدٍ ؟ قَالَ :بَلَی ، وَلَا تَنْفُثْ ، قَالَ :فَعَوَّذْته بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ.

(۲۴۰۲۵) حضرت ابوالہز ہاز سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حضرت ضحاک کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ تکلیف میں تھے، میں نے (ان سے) عرض کیا اے ابومحمد! کیا میں آپ کو دم نہ کروں؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں (بلکہ کرو) لیکن پھونک نہ مارنا، ابوالہز ہاز کہتے ہیں: پس میں نے ان کو معوذتین کے ذریعہ دم کیا۔

(۲٤٠٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، قَالَ :قَالَ عِكْرِمَةُ :أَكْرَهُ أَنْ أَقُولَ فِی الرُّقْیَةِ ، بِسْمِ اللهِ ، أُفْ.

(۲۴۰۲۶) حضرت ایوب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ کا ارشاد ہے، مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں تعویذ، دم میں یوں کہوں، بسم اللہ! اُف۔

(۲٤٠٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا التَّفْلَ فِی الرُّقَی.

(۲۴۰۲۷) حضرت حکم اور حضرت حماد دونوں کے بارے میں روایت ہے کہ وہ دم، تعویذات میں تھتھکارنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(٢٤) مَنْ رَخَّصَ فِی النَّفْثِ فِی الرُّقَی

جو لوگ دم تعویذات میں پھونک مارنے کی اجازت دیتے ہیں

(۲٤٠٢٨) حَدَّثَنَا شَرِیكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ :دَبَبْتُ إِلَی قِدْرٍ لَنَا فَاحْتَرَقَتْ یَدَیَّ ، فَأَتَتْ بِی أُمِّی إِلَی شَیْخٍ بِالْبَطْحَاءِ ، فَقَالَتْ :هَذَا مُحَمَّدٌ ، قَدِ احْتَرَقَتْ یَدُهُ ، فَجَعَلَ یَنْفُثُ عَلَیْهَا وَیَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لاَ أَحْفَظُهُ ، فَلَمَّا كَانَ فِی إِمْرَةِ عُثْمَانَ ، قُلْتُ :مَنِ الشَّیْخُ الَّذِی ذَهَبْتِ بِی إِلَیْهِ ؟ قَالَتْ :رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۳/ ۲۵۹۔ ابن حبان ۲۹۷۶)

(۲۴۰۲۸) حضرت محمد بن حاطب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں (بچپن میں) اپنی ایک ہانڈی کی طرف رینگتے ہوئے جا پہنچا اور میرا ہاتھ جل گیا، تو میری والدہ مجھے لے کر مقامِ بطحاء میں ایک شخص کے پاس آئیں اور عرض کیا یہ محمد ہے، اس کا ہاتھ جل گیا ہے، پس اس شیخ نے ہاتھ پر پھونکنا شروع کیا اور کچھ کلمات بھی پڑھے جن کو میں یاد نہ رکھ سکا، پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امارت کا زمانہ تھا تو میں نے (والدہ سے) کہا، وہ کون شیخ تھے جن کے پاس آپ مجھے لے کر گئی تھیں؟ والدہ نے کہا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

(۲٤٠٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِی عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِی رَجُلٌ مِنْ بَنِی سَلاَمَانَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أُمِّهِ ؛ أَنَّ خَالَهَا حَبِیبَ بْنَ فُوَیْكٍ حَدَّثَهَا ، أَنَّ أَبَاهُ خَرَجَ بِهِ إِلَی رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَعَيْنَاهُ مُبْيَضَّتَانِ ، لاَ يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا ، فَسَأَلَهُ مَا أَصَابَهُ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَنَفَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ ، فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الإِبْرَةِ ، وَإِنَّهُ لاَبْنُ ثَمَانِينَ ، وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَمُبْيَضَّتَانِ. (طبرانی ۳۵۴۶)

(۲۴۰۲۹) بنوسلامان بن سعد کے ایک آدمی، اپنی والدہ کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے ماموں حبیب بن فویک نے ان کی والدہ سے بیان کیا کہ ان (حبیب) کے والد انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ان کی آنکھیں بے نور تھیں، ان سے کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی تھی، آپ ﷺ نے اُن (والد) سے پوچھا کہ اس (حبیب) کو کیا ہوا ہے؟ والد نے آپ ﷺ کو بتایا، آپ ﷺ نے اس (حبیب) کی آنکھوں میں پھونک ماری۔ پس میں نے (حبیب) کو دیکھا کہ وہ سوئی میں دھاگہ ڈال رہے تھے جبکہ ان کی عمر اسّی سال تھی اور ان کی آنکھیں سفید تھیں۔

(۲٤۰۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ فِي الرُّقْيَةِ. (بخاری ۱۳۱۔ مسلم ۱۷۲۳)

(۲۴۰۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تعویذ، دم میں پھونک مارا کرتے تھے۔

(۲٤۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ إِلَيْهِ صَبِيًّا ، فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ ، ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ ، فَنَفَثَ فِيهِ. (حاکم ۶۱۷)

(۲۴۰۳۱) حضرت یعلی بن مرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ کے پاس ایک عورت نے بچہ کو اوپر اٹھایا تو آپ ﷺ نے اس بچہ کا کجاوہ اور اپنے درمیان کر لیا پھر آپ ﷺ نے اس کا منہ کھولا اور اس میں پھونک ماری۔

(۲٤۰۳۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الأَشْعَثِ ، قَالَ : ذُهِبَ بِي إِلَى عَائِشَةَ وَفِي عَيْنَيَّ سُوءٌ ، فَرَقَتْنِي وَنَفَثَتْ.

(۲۴۰۳۲) حضرت قیس بن محمد بن اشعث سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے جایا گیا جبکہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے دم کیا اور پھونک ماری۔

(۲٤۰۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ الرُّقْيَةِ يُنْفَثُ فِيهَا ؟ فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهَا بَأْسًا.

(۲۴۰۳۳) حضرت ابن عون سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے محمد سے اس دم کے بارے میں سوال کیا جس میں پھونک (بھی) ماری جاتی ہے؟ تو آپ رحمہ اللہ نے جواب میں فرمایا: میں اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا۔

(۲۵) فِي الْمَرِيضِ، مَا يُرْقَى بِهِ، وَمَا يُعَوَّذُ بِهِ؟

مریض کے بارے میں، کس چیز سے دم کیا جائے اور کس سے تعویذ دیا جائے

(۲٤۰۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ ثُوَيْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَكِي، فَقَالَ: أَلاَ أَرْقِيكَ بِرُقْيَةٍ عَلَّمَنِيهَا جِبْرِيلُ، بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ، مِنْ كُلِّ إِرْبٍ يُؤْذِيكَ، وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ.

(احمد ۲/ ۴۴۶۔ ابن ماجه ۳۵۲۴)

(۲۴۰۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ مجھے کوئی تکلیف تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''کیا میں تمہیں اس رقیہ کے ذریعہ دم نہ کروں جو مجھے جبرائیل نے سکھایا تھا، اللہ کے نام سے میں تمہیں دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء دے ہر اس مصیبت سے جو تمہیں اذیت دے اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔''

(۲٤۰۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ بِبُزَاقِهِ بِإِصْبَعِهِ: بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا.

(بخاری ۵۷۴۵۔ مسلم ۱۷۲۴)

(۲۴۰۳۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے لیۓ (بطور دم) جو پڑھتے تھے اس میں یہ الفاظ بھی تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تھوک کو انگلی کے ساتھ لگا کر کہتے تھے۔ ''(ترجمہ) اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کی تھوک کے ساتھ مل کر ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے۔''

(۲٤۰۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا، قَالَتْ: فَلَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَجَعَلْتُ أَمْسَحُهَا وَأَقُولُهَا، قَالَتْ: فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي، وَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الأَعْلَى، قَالَتْ: فَكَانَ هَذَا آخِرَ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلاَمِهِ. (مسلم ۱۷۲۲۔ ابن ماجه ۱۶۱۹)

(۲۴۰۳۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ تعویذ (پناہ) دیا کرتے تھے۔'' اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور کر دے، اور شفاء عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے اور ایسی شفا دے جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے مرض الموت میں

حالت زیادہ بوجھل ہوگئی تو میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور اس کو مسح کر کے یہ کلمات کہنے لگی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، آپ ﷺ نے میرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: ''اے اللہ! تو میری مغفرت فرما اور مجھے تو رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پس یہ آخری بات تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنی تھی۔

(٢٤٠٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : اشْتَكَيْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ : إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي ، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَاشْفِنِي ، أَوْ عَافِنِي ، وَإِنْ كَانَ بَلاَءً فَصَبِّرْنِي ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ ، قَالَ : فَمَسَحَنِي بِيَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ اشْفِهِ ، أَوْ عَافِهِ ، فَمَا اشْتَكَيْتُ ذَلِكَ الْوَجَعَ بَعْدُ.

(ترمذی ٣٥٦٤۔ ابن حبان ٦٩٤٠)

(٢٤٠٣٧) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے کچھ شکایت تھی کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں (اس وقت) کہہ رہا تھا۔ اگر میری موت کا وقت آچکا ہے تو تُو مجھے راحت دے دے اور اگر میری موت کا وقت ابھی دیر سے ہے تو پھر تو مجھے شفا دے دے یا عافیت بخش دے اور اگر یہ آزمائش ہے تو پھر تو مجھے صبر کی توفیق دے دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا ''تم کیا کہہ رہے ہو؟'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے یہ بات آپ ﷺ کے سامنے بھی کہی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مجھ پر پھیرا پھر فرمایا: ''اے اللہ! اس کو شفا دے دے۔'' یا فرمایا، اس کو عافیت دے دے، پس اس کے بعد مجھے یہ تکلیف کبھی نہ ہوئی۔

(٢٤٠٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ لَمْ تَحْضُرْ وَفَاتُهُ ، فَقَالَ : أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ ، سَبْعَ مَرَّاتٍ ، شُفِيَ. (احمد ۱/ ۲۳۹۔ ابوداؤد ۳۰۹۹)

(٢٤٠٣٨) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی ایسے مریض کے پاس حاضر ہو جس کی وفات کا وقت نہیں آیا اور یہ آدمی (جانے والا) سات مرتبہ یہ الفاظ کہے۔ (ترجمہ): ''میں عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا مالک ہے، یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا کرے۔'' تو مریض کو شفا مل جاتی ہے۔

(٢٤٠٣٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ جِبْرِيلَ رَقَاهُ وَهُوَ يُوعَكُ ، فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ ، مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ ، وَاسْمُ اللهِ يَشْفِيكَ. (احمد ۵/ ۳۲۳۔ ابن حبان ۹۵۳)

(٢٤٠٣٩) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے سنداً روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل نے آپ ﷺ کو دم کیا جب

کہ آپ ﷺ کی تکلیف زیادہ تھی، پس جبرائیل علیہ السلام نے کہا (ترجمہ) اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس بیماری سے جو آپ کو تکلیف دے اور ہر حاسد سے جب وہ حسد کرنے لگے اور ہر نظر سے، اور اللہ کا نام آپ کو شفا دے گا۔

(٢٤٠٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ ، قَالَ : أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي ، لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ. (ترمذی ۳۵۶۵)

(۲۴۰۴۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو فرماتے: (ترجمہ) ''اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرما دے اور شفا دے دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے بغیر کوئی شفا نہیں ہے۔

(٢٤٠٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ: حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : حَدَّثَنِي سِمَاكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ: تَنَاوَلْتُ قِدْرًا لَنَا فَاحْتَرَقَتْ يَدَيَّ ، فَانْطَلَقَتْ بِي أُمِّي إِلَى رَجُلٍ جَالِسٍ فِي الْجَبَّانَةِ ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: لَبَّيْكِ وَسَعْدَيْكِ ، ثُمَّ أَدْنَتْنِي مِنْهُ ، فَجَعَلَ يَنْفُثُ وَيَتَكَلَّمُ بِكَلاَمٍ لاَ أَدْرِي مَا هُوَ، فَسَأَلْتُ أُمِّي بَعْدَ ذَلِكَ: مَا كَانَ يَقُولُ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يَقُولُ: أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لاَ شَافِيَ إِلاَّ أَنْتَ.

(ابن سعد ۶۵۰)

(۲۴۰۴۱) حضرت محمد بن حاطب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ایک ہانڈی کو پکڑ لیا تھا اور میرا ہاتھ جل گیا تھا تو میری والدہ مجھے لے کر ایک آدمی کے پاس چلی گئی جو ایک ہموار زمین میں بیٹھا ہوا تھا، اور میری والدہ نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ! انہوں نے جواب دیا: ''حاضر ہوں'' پھر میری والدہ نے مجھے ان کے قریب کیا، پس انہوں نے کچھ کلمات کہنا شروع کیے، مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کلمات کیا ہیں اور پھونک مارنا شروع کیا، پھر میں نے اس کے بعد اپنی والدہ سے پوچھا کہ وہ کیا پڑھ رہے تھے؟ تو والدہ نے بتایا۔ آپ ﷺ پڑھ رہے تھے۔ (ترجمہ) ''اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور کر دے اور شفا دے دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔''

(٢٤٠٤٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَاهُ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ ، مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنٍ ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ. (مسلم ۱۷۱۸۔ ترمذی ۹۸۲)

(۲۴۰۴۲) حضرت ابو سعید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف ہوگئی تھی تو آپ ﷺ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دم کیا، پس انہوں نے کہا۔ ''اللہ کے نام سے میں آپ کو ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے اور ہر حاسد سے اور نظر سے دم کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ ہی آپ کو شفا دیں گے۔''

(۲٤٠٤٣) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ، يَقُولُ : أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّةٍ ، وَيَقُولُ ، هَكَذَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ ابْنَيْهِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ.

(ترمذی ۲۰۶۰۔ ابوداؤد ۴۷۰۴)

(۲۴۰۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات کے ساتھ تعویذ دیتے تھے، فرماتے تھے: (ترجمہ) ''میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر بری نظر سے پناہ میں دیتا ہوں اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنے دونوں بیٹوں، اسماعیل اور اسحاق، کو اسی طرح تعویذ (دم) دیا کرتے تھے۔

(۲٤٠٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِمِثْلِهِ ، أَوْ نَحْوِهِ.

(۲۴۰۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

(۲٤٠٤٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا مِنَ الأَوْجَاعِ كُلِّهَا وَمِنَ الْحُمَّى هَذَا الدُّعَاءَ : بِسْمِ اللهِ الْكَبِيرِ ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ، مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.

(ترمذی ۲۰۷۵۔ ابن ماجه ۳۵۲۶)

(۲۴۰۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر طرح کی تکالیف اور بخار کے لئے یہ دعا سکھایا کرتے تھے ''اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے، میں پناہ پکڑتا ہوں اس اللہ سے جو بہت عظمت والا ہے، ہر تیز رگ سے اور ہر آگ کی شدت کے شر سے۔''

(۲٤٠٤٦) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ ابْنِي هَذَا بِهِ جُنُونٌ ، وَإِنَّهُ يَأْخُذُهُ عِنْدَ عَشَائِنَا وَغَدَائِنَا ، فَيَخْبُثُ ، قَالَ : فَمَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا لَهُ ، فَثَعَّ ثَعَّةً ، فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجَرْوِ الأَسْوَدِ. (احمد ۱/ ۲۳۹۔ طبرانی ۱۲)

(۲۴۰۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنا ایک بیٹا لے کر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے اس بیٹے پر جنوں (کا اثر) ہے، اور یہ دورہ بچہ کو صبح و شام پڑتا ہے اور بہت برا منظر ہوتا ہے، راوی کہتے ہیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کے سینہ کو ملا اور اس کے لئے دعا کی تو اس نے ایک مرتبہ اُلٹی (قے) کی اور اس

کے پیٹ سے سیاہ کلڑی کی طرح کوئی چیز نکلی۔

(٢٤٠٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَتْ : اشْتَكَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَيَهُودِيَّةٌ تَرْقِيهَا ، فَقَالَ : ارْقِيهَا بِكِتَابِ اللهِ.

(۲۴۰۴۷) حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کوئی تکلیف تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو (دیکھا) ایک یہودی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دم کر رہی ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو اللہ کی کتاب کے ذریعہ دم کرو۔

(٢٤٠٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : إِنَّ فُلاَنًا شَاكٍ ، قَالَ : فَيَسُرُّكَ أَنْ يَبْرَأَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : قُلْ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ ، اشْفِ فُلاَنًا.

(۲۴۰۴۸) حضرت فضیل بن عمرو سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا، فلاں آدمی کو تکلیف ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا، تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ صحت یاب ہو جائے؟ آنے والے نے کہا۔ جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یوں کہو، اے حلیم! اے کریم! فلاں آدمی کو شفا عطا فرما۔

(٢٤٠٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُبْطِلُنِي ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلْ يَدَكَ الْيُمْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قُلْ : بِسْمِ اللهِ ، أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ ، سَبْعَ مَرَّاتٍ ، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ ، فَشَفَانِي اللَّهُ.

(مسلم ٦٧۔ احمد ۴/ ۲۱۷)

(۲۴۰۴۹) حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوا کہ مجھے ایسی تکلیف تھی جو قریب تھا کہ مجھے ہلاک کر دیتی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا'' تم اپنے داہنے ہاتھ کو اس درد کی جگہ پر رکھ دو، پھر یہ الفاظ کہو'' میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور ان کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس تکلیف سے جو میں محسوس کر رہا ہوں، سات مرتبہ کہو'' پس میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمادی۔

(٢٤٠٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ جُنْدَبٍ ، قَالَتْ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا بِهِ بَلاَءٌ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ هَذَا ابْنِي وَبَقِيَّةُ أَهْلِي ، وَبِهِ بَلاَءٌ لاَ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ائْتُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ ، فَأُتِيَ بِهِ فَغَسَلَ فِيهِ يَدَيْهِ ، وَمَضْمَضَ فَاهُ ، ثُمَّ أَعْطَاهَا ، فَقَالَ : اسْقِيهِ مِنْهُ ، وَصُبِّي عَلَيْهِ مِنْهُ ، وَاسْتَشْفِي اللَّهَ لَهُ . فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ : لَوْ وَهَبْتِ لِي مِنْهُ ، فَقَالَتْ : إِنَّمَا هُوَ لِهَذَا

الْمُبْتَلَى ، فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ ، فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْغُلاَمِ ؟ فَقَالَتْ :بَرَأَ ، وَعَقَلَ عَقْلاً لَيْسَ كَعُقُولِ النَّاسِ.

(ابن ماجه ۳۵۳۲۔ طبرانی ۲۵)

(۲۴۰۵۰) حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص اپنی والدہ ام جندب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے ایک عورت آ رہی تھی اور اس کے پاس اس کا بچہ تھا جس کو کوئی بیماری تھی، یہ عورت کہہ رہی تھی یارسول اللہ ﷺ! یہ میرا بیٹا ہے اور یہی میرے خاندان کا بقیہ (بچا ہوا) ہے، لیکن اس کو کوئی بیماری ہے کہ یہ گفتگو نہیں کرتا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے پاس تھوڑا سا پانی لاؤ'' چنانچہ آپ ﷺ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر آپ ﷺ نے یہ پانی عورت کو دے کر ارشاد فرمایا: ''اس پانی میں سے کچھ اس بچہ کو پلا دو اور کچھ پانی اس بچہ پر انڈیل دو اور اللہ تعالیٰ سے اس بچہ کے لئے شفا مانگو'' (راویہ کہتی ہیں) میں اس عورت سے ملی تھی اور میں نے اس سے کہا تھا۔ اگر تم یہ بچہ مجھے ہدیہ کر دو؟ اس عورت نے کہا یہ بچہ تو اسی مصیبت کا ہے پھر میں اس عورت سے اگلے سال ملی اور میں نے اس سے بچہ کے بارے میں پوچھا؟ تو اس نے کہا وہ صحت یاب ہو گیا اور وہ ایسی عقل کا مالک ہے کہ وہ عام لوگوں کی عقلوں سے جدا ہے۔

(۲٤۰٥۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :نَزَلَ مَلَكَانِ ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي :مَا بِهِ ؟ قَالَ : حُمَّى شَدِيدَةٌ، قَالَ:عَوِّذْهُ ، قَالَ :فَمَا نَفَثَ ، وَلاَ نَفَخَ ، فَقَالَ :بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ ، خُذْهَا فَلْتَهْنِيكَ.

(طبرانی ۱۰۹۳)

(۲۴۰۵۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دو فرشتے نیچے آئے اور ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا، جو فرشتہ میرے پاؤں کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اس نے میرے سر کی طرف بیٹھے ہوئے فرشتے سے پوچھا اس آدمی کو کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا، سخت بخار ہے، پہلے نے کہا، اس کو دم کرو۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں، اس نے پھونک نہیں ماری...... چنانچہ اس نے کہا، اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں اور اللہ ہی آپ کو شفا دے گا، یہ دم لو اور تمہیں مبارک ہو۔''

(۳٦) فِي الأَخْذِ عَلَى الرُّقْيَةِ ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

دم پر کچھ (عوض) لینے میں اجازت دینے والوں کا بیان

(۲٤۰٥۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ الصَّلْتِ ؛ أَنَّ عَمَّهُ أَتَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَجَعَ مَرَّ عَلَى أَعْرَابِيٍّ مَجْنُونٍ مُوثَقٍ فِي الْحَدِيدِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : أَعِنْدَكَ شَيْءٌ تُدَاوِيهِ بِهِ ؟ فَإِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ ، فَرَقَيْتُهُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ ، فَبَرَأَ ، فَأَعْطَوْنِي مِئَةَ شَاةٍ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : أَقُلْتَ غَيْرَ هَذَا ؟ فَقُلْتُ : لاَ ، قَالَ : كُلْهَا بِسْمِ اللهِ ، فَلَعَمْرِي لِمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ ، لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ. (ابو داؤد ۳۸۹۳۔ احمد ۵/ ۲۱۰)

(۲۴۰۵۲) حضرت خارجہ بن صلت بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر جب وہ واپس ہوئے تو ان کا گزر ایک ایسے دیہاتی پر ہوا جس کو بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا کچھ لوگوں نے (ان کے چچا سے) کہا۔ کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے۔ جس کے ذریعے تم اس کا علاج کر سکو؟ کیونکہ تمہارا ساتھی (مراد آپ ﷺ) خیر کی بات لے کر آیا ہے۔ پس میں نے اس دیہاتی کو تین مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دو دن مسلسل دم کیا تو وہ صحت یاب ہو گیا۔ اس پر ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں عطیہ میں دیں۔ پھر جب میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو میں نے آپ ﷺ کو یہ بات بتائی۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''کیا تم نے اس کے علاوہ کچھ پڑھا تھا؟'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ''ان بکریوں کو کھاؤ، بسم اللہ کرو۔ میری عمر کی قسم! جس کسی نے باطل تعویذ کے ذریعہ کھایا (سو کھایا) لیکن تم یقیناً برحق تعویذ کے ذریعہ کھاؤ گے۔''

(۲٤٠٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثِينَ رَاكِبًا فِي سَرِيَّةٍ ، قَالَ : فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمَ الْقِرَى ، فَلَمْ يَقْرُونَا ، قَالَ : فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ ، قَالَ : فَأَتَوْنَا فَقَالُوا : أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، لَكِنِّي لاَ أَرْقِيهِ حَتَّى تُعْطُونَا غَنَمًا ، قَالَ : فَقَالُوا : فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلاَثِينَ شَاةً ، قَالَ : فَقَبِلْنَا ، قَالَ : فَقَرَأْتُ فَاتِحَةَ الكتاب سَبْعَ مَرَّاتٍ ، قَالَ : فَبَرَأَ ، فَقُلْنَا : لاَ تَعْجَلُوا حَتَّى تَأْتُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي صَنَعْتُ ، قَالَ : أَوَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ؟ اقْسِمُوا الْغَنَمَ ، وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ.

(ترمذی ۲۰۶۳۔ احمد ۳/ ۱۰)

(۲۴۰۵۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم تیس سواروں کو ایک سریہ میں بھیجا۔ فرماتے ہیں: پس ہم کچھ لوگوں کے پاس اُترے اور ہم نے ان سے مہمان نوازی کا کہا تو انہوں نے ہماری مہمان نوازی نہ کی۔ کہتے ہیں (اسی دوران) ان کے سردار کو ڈسا گیا۔ چنانچہ وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو بچھو کو دم کر سکتا ہو؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ لیکن اسکو تب تک دم نہیں کروں گا جب تک تم ہمیں بکریاں نہ دو۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ہم آپ لوگوں کو تیس بکریاں دیں گے۔ کہتے ہیں۔ (اس سے) وہ صحت یاب ہو گیا تو ہم نے (آپس میں) کہا۔ جلدی نہ کرو یہاں تک کہ تم جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچ جاؤ۔ راوی کہتے ہیں۔ پس جب ہم آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جو کچھ کیا تھا اس کا ذکر آپ ﷺ کے سامنے کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو جانتا تھا کہ یہ دم (بھی) ہے؟ بکریاں تقسیم کرلو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔''

(٢٤٠٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنِّي رَقَيْتُ فُلاَنًا ، وَكَانَ بِهِ جُنُونٌ ، فَأُعْطِيتُ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ ، وَإِنَّمَا رَقَيْتُهُ بِالْقُرْآنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَخَذَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ ، فَقَدْ أَخَذْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ.

(۲۴۰۵۴) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ میں نے فلاں شخص کو دم کیا تھا اور اس آدمی کو جنون تھا۔ مجھے (عوض میں) بکریوں کا ایک ریوڑ دیا گیا ہے۔ جبکہ میں نے صرف قرآن مجید کے ذریعہ سے دم کیا تھا۔ تو اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس کسی نے باطل تعویذ کے ذریعہ لیا (تو وہ جانے) لیکن یقیناً تو نے تو برحق تعویذ دم پر لیا ہے۔''

(٢٤٠٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ مَرَرْنَا بِامْرَأَةٍ جَالِسَةٍ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْنِي هَذَا بِهِ بَلاَءٌ ، وَأَصَابَنَا مِنْهُ بَلاَءٌ ، يُؤْخَذُ فِي الْيَوْمِ لاَ أَدْرِي كَمْ مَرَّةً ؟ فَقَالَ : نَاوِلِينِيهِ ، فَرَفَعَتْهُ إِلَيْهِ ، فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ ، ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِ ثَلاَثًا : بِسْمِ اللهِ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ ، إِخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ ، ثُمَّ نَاوَلَهَا إِيَّاهُ ، ثُمَّ قَالَ : الْقَيْنَا فِي الرَّجْعَةِ فِي هَذَا الْمَكَانِ ، فَأَخْبِرِينَا مَا فَعَلَ ؟ قَالَ : فَذَهَبْنَا ثُمَّ رَجَعْنَا فَوَجَدْنَاهَا فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ مَعَهَا شِيَاهٌ ثَلاَثٌ ، فَقَالَ : مَا فَعَلَ صَبِيُّكِ ؟ فَقَالَتْ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، مَا أَحْسَسْنَا مِنْهُ بِشَيْءٍ حَتَّى السَّاعَةِ ، فَاجْتَزِرْ هَذِهِ الْغَنَمَ ، قَالَ : انْزِلْ فَخُذْ مِنْهَا وَاحِدَةً ، وَرُدَّ الْبَقِيَّةَ.

(۲۴۰۵۵) حضرت یعلی بن مرہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں گیا یہاں تک کہ جب ہم راستہ کے درمیان ہی میں تھے تو ہمارا گزر ایک ایسی عورت پر ہوا جو بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ہمراہ اس کا ایک بچہ تھا۔ اس عورت نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرا یہ بچہ ہے اور اس کو کوئی بلاء ہے اور اس کی وجہ سے ہمیں بھی تکلیف ہے۔ نامعلوم دن میں کتنی مرتبہ اس کو وہ بلاء تنگ کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ بچہ مجھے پکڑاؤ۔'' چنانچہ عورت نے وہ بچہ آپ ﷺ کی طرف بلند کیا تو آپ ﷺ نے اس بچہ کو اپنے اور سواری کے کجاوہ کے درمیان بٹھایا پھر آپ ﷺ نے اس کا منہ کھولا اور اس میں تین مرتبہ یہ الفاظ کہہ کر پھونکے: ''اللہ کے نام سے، میں اللہ کا بندہ ہوں، اے دشمن خدا دفع ہو جا۔'' پھر آپ ﷺ نے وہ بچہ اس عورت کو پکڑا دیا اور فرمایا: ''ہمارے اس جگہ واپسی پر تم ہمیں ملو اور بتاؤ کیا ہوا؟'' راوی کہتے ہیں۔ پس ہم وہاں سے چل پڑے پھر ہم جب لوٹے تو ہم نے اس عورت کو اسی جگہ پایا اور اس کے ساتھ تین بکریاں بھی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تیرے بچہ کا کیا بنا؟'' اس عورت نے عرض کیا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ ہم نے ابھی تک اس بچہ سے کوئی تکلیف محسوس

نہیں کی ہے۔ پس آپ یہ بکریاں لے لیں اور ذبح کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُترو! اور ان میں سے ایک بکری لے لو اور باقی بکریاں واپس کر دو۔''

(٢٤٠٥٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِمَّا أَخَذَ سُلَيْمَانُ مِنْهُ الْمِيثَاقَ.

(۲۴۰۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کے سوا جن سے حضرت سلیمانؑ نے میثاق لیا تھا کسی سے دم، تعویذ جائز نہیں ہے۔

(٢٧) مَنْ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

جو لوگ نظر کے دم کی اجازت دیتے ہیں

(٢٤٠٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ ، قَالَ :قَالَتْ أَسْمَاءُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ بَنِي جَعْفَرٍ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ ، فَأَسْتَرْقِي لَهُمْ مِنَ الْعَيْنِ ؟ قَالَ :نَعَمْ، فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ. (ترمذی ۲۰۵۹۔ ابن ماجہ ۳۵۱۰)

(۲۴۰۵۷) حضرت عبید بن رفاعہ زرقی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ جعفر کے بچوں کو نظر بہت جلد لگ جاتی ہے۔ تو کیا میں ان کو نظر کا دم، تعویذ کروالیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اور اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت پاتی تو نظر ہی تقدیر پر سبقت پاتی۔''

(٢٤٠٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَ أُمِّ سَلَمَةَ ، فَإِذَا صَبِيٌّ فِي الْبَيْتِ يَشْتَكِي ، فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوا :نَظُنُّ أَنَّ بِهِ الْعَيْنَ، فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :أَلاَ تَسْتَرْقُونَ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ.

(بخاری ۵۷۳۹۔ مالک ۴)

(۲۴۰۵۸) حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے گھر میں ایک بچہ کو دیکھا جس کو تکلیف تھی؟ تو آپ ﷺ نے گھر والوں سے اس کے بارے میں پوچھا؟ لوگوں نے بتایا کہ ہمارے خیال میں اس کو نظر لگ گئی ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اس کو نظر کا دم کیوں نہیں کروایا؟''۔

(٢٤٠٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَيْه ، مَوْلَى جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ :قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَى بَنِي جَعْفَرٍ ، فَأَسْتَرْقِي لَهُمْ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَلَوْ قُلْتُ لِشَيْءٍ يَسْبِقُ الْقَدَرَ ، لَقُلْتُ :إِنَّ الْعَيْنَ تَسْبِقُهُ.

(۲۴۰۵۹) حضرت جبیر بن مطعم کے آزاد کردہ غلام، عبداللہ بن بابیہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس بتاتی ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اے رسول خدا ﷺ! جعفر کے بچوں کو نظر بہت جلدی لگ جاتی ہے تو کیا میں ان کو دم کروالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' اور اگر میں کہتا کہ کوئی چیز تقدیر پر بھی سبقت پاسکتی ہے تو میں کہتا کہ نظر، تقدیر پر سبقت پاسکتی ہے۔''

(٢٤٠٦٠) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ هِنْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :انْطَلَقْتُ أَنَا وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ نَلْتَمِسُ الْخَمِرَ ، فَوَجَدْنَا خَمِرًا ، أَوْ غَدِيرًا ، وَكَانَ أَحَدُنَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَغْتَسِلَ وَأَحَدٌ يَرَاهُ ، فَاسْتَتَرَ مِنِّي حَتَّى إِذَا رَأَى أَنْ قَدْ فَعَلَ ، نَزَعَ جُبَّةً عَلَيْهِ مِنْ كِسَاءٍ ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَاءَ ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَأَعْجَبَنِي خَلْقُهُ ، فَأَصَبْتُهُ مِنْهَا بِعَيْنٍ ، فَأَخَذَتْهُ قَفْقَفَةٌ وَهُوَ فِي الْمَاءِ، فَدَعَوْتُهُ فَلَمْ يُجِبْنِي، فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا، فَأَتَاهُ، فَرَفَعَ عَنْ سَاقِهِ، ثُمَّ دَخَلَ إِلَيْهِ الْمَاءَ، فَلَمَّا أَتَاهُ ضَرَبَ صَدْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا ، ثُمَّ قَالَ :قُمْ ، فَقَامَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ، أَوْ مَالِهِ ، أَوْ أَخِيهِ ، مَا يُعْجِبُهُ ، فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ ، فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ. (احمد ۴۴۷۔ حاکم ۲۱۵)

(۲۴۰۶۰) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اور سہل بن حنیف چلے اور ہم کسی اوٹ کی تلاش میں تھے۔ چنانچہ ہم نے کوئی اوٹ یا کنواں پایا اور ہم میں سے ہر ایک اس بات سے شرماتا تھا کہ وہ غسل کرے اور اُسے کوئی دیکھے۔ چنانچہ انہوں نے میرے آگے پردہ کیا یہاں تک کہ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ میں غسل کر چکا ہوں تو انہوں نے وہ چادر کا جبہ اتار دیا جو انہوں نے پہنا ہوا تھا۔ اور پھر وہ پانی میں داخل ہو گئے۔ پس میں نے ان کی طرف دیکھا تو مجھے ان کی ساخت بہت خوبصورت لگی جس کی وجہ سے انہیں میری نظر لگ گئی۔ پس انہوں نے پانی میں ہی خوب کپکپانا شروع کیا۔ میں نے انہیں بلایا لیکن انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی طرف چلا گیا اور میں نے آپ ﷺ کو ساری بات بتائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھو''۔ پھر آپ ﷺ ان (سہل) کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنی پنڈلی مبارک سے (کپڑا) اٹھایا اور آپ ﷺ ان کی طرف پانی میں داخل ہو گئے۔ پس جب آپ ﷺ ان کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے ان کے سینہ پر مارا اور پھر فرمایا: ''اے اللہ! اس کی سردی، گرمی اور درد کو دور کر دے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھ کھڑا ہو'' چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے آپ یا اپنے مال یا اپنے بھائی سے کوئی ایسی چیز دیکھے جو اس کو بہت پیاری لگے تو اُسے برکت کی دُعا کرنی چاہیے کیونکہ نظر برحق ہے۔''

(٢٤٠٦١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بن حُنَيْفٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَامِرًا مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْتَسِلُ ، فَقَالَ :مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ ، وَلاَ جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ ، فَلُبِطَ بِهِ حَتَّى مَا يَعْقِلُ لِشِدَّةِ الْوَجَعِ ، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ ، وَقَالَ :

قَتَلْتَهُ ، عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ؟ أَلَا بَرَّكْتَ ؟ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ ، فَقَالَ : اغْسِلُوهُ ، فَاغْتَسَلَ فَخَرَجَ مَعَ الرَّكْبِ.

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : إِنَّ هَذَا مِنَ الْعِلْمِ ، غَسَلَ الَّذِي عَانَهُ ، قَالَ : يُؤْتَى بِقَدَحِ مَاءٍ ، فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ، فَيُمَضْمِضُ وَيَمُجُّهُ فِي الْقَدَحِ ، وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ فِي الْقَدَحِ ، ثُمَّ يَصُبُّ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى كَفِّهِ الْيُمْنَى ، ثُمَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى ، وَيُدْخِلُ يَدَهُ الْيُسْرَى فَيَصُبُّ عَلَى مِرْفَقِ يَدِهِ الْيُمْنَى ، وَبِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى مِرْفَقِ يَدِهِ الْيُسْرَى ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمه الْيُمْنَى ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى ، فَيَغْسِلُ قَدَمه الْيُسْرَى ، ثُمَّ يَدَهُ الْيُمْنَى فَيَغْسِلُ الرُّكْبَتَيْنِ ، وَيَأْخُذُ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ ، فَيَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ صَبَّةً وَاحِدَةً ، وَلَا يَدَعُ الْقَدَحَ حَتَّى يَفْرُغَ.

(احمد ٣/ ٤٨٦۔ ابن حبان ٦١٠٦)

(٢٤٠٦١) حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ، سہل کے پاس سے گذرے جبکہ سہل غسل کررہے تھے۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے آج کے دن (دکھائی دینے والے شخص کی طرح کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی اس قدر سفید چمڑی دیکھی۔ پس (اتنے میں) حضرت سہل رضی اللہ عنہ زمین پر گر گئے۔ یہاں تک کہ بوجہ شدت تکلیف کے انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع کی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان پر غصہ کا اظہار کیا اور فرمایا: ''تم نے اس کو قتل کردیا ہے۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کس بنیاد پر قتل کرتا ہے؟ تم نے اس کے لئے دعائے برکت کیوں نہیں کی؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (عامر رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا اور فرمایا۔ ''اس کو غسل دو'' چنانچہ انہوں نے غسل کیا اور قافلہ کے ہمراہ چلے گئے۔ حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ علم کی بات یہ ہے کہ غسل وہ شخص کرتا ہے جس نے نظر لگائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک پیالہ میں پانی لایا جائے اور پھر یہ اس پیالہ میں دھوئے۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ سے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے اور پھر اپنا بایاں ہاتھ ڈالے اور اپنی دائیں کہنی پر پانی ڈالے اور دایاں ہاتھ ڈالے اور اپنی بائیں کہنی پر پانی ڈالے پھر اپنا دایاں قدم دھوئے پھر اپنا دایاں ہاتھ دھوئے پھر اپنا بایاں قدم دھوئے۔ پھر دایاں ہاتھ ڈالے اور دونوں گھٹنے دھوئے۔ اور اس کے ازار کو پکڑ لے اور اس کے سر پر ایک ہی مرتبہ یہ پانی انڈیل دے۔ پیالے کو خالی ہونے تک انڈیلے رکھے۔

(٢٤٠٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ الْمَعِينَ أَنْ يَتَوَضَّأَ ، فَيَغْتَسِلَ الَّذِي أَصَابَتْهُ الْعَيْنُ.

(٢٤٠٦٢) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت ہے کہ وہ نظر لگانے والے کو حکم دیتی تھیں کہ وہ وضو کرے اور پھر جس کو نظر لگی ہے اس کے بچے ہوئے پانی سے اسے غسل دیا جائے۔

(٢٤٠٦٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعَيْنُ حَقٌّ ، وَإِذَا اسْتُغْسِلَ فَلْيَغْتَسِلْ. (مسلم ۴۲۔ ابن حبان ۶۱۰۸)

(۲۴۰۶۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نظر برحق ہے اور جب کسی کو نظر کی وجہ سے غسل کرنے کا کہا جائے تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔''

(۲۸) فِي الرَّجُلِ يُفْزَعُ مِنَ الشَّيْءِ

اس آدمی کے بارے میں جو کسی شئی سے ڈرتا ہو

(۲٤٠٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ؛ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ نَفْسٍ وَجَدَه ، وَإِنَّهُ قَالَ :إِذَا أَتَيْتَ فِرَاشَكَ فَقُلْ :أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ ، وَعِقَابِهِ ، وَشَرِّ عِبَادِهِ ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ، وَأَنْ يَحْضُرُونِ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَضُرُّكَ شَيْءٌ حَتَّى تُصْبِحَ. (ترمذی ۳۵۲۸۔ احمد ۴/ ۵۷)

(۲۴۰۶۴) حضرت محمد بن یحییٰ سے روایت ہے کہ ولید بن ولید بن مغیرہ مخزومی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خیالات کے بارے میں جو انہیں آتے تھے، شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے بستر پر آؤ تو یوں کہو۔ میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ سے اس کے غضب اور سزا اور اس کے بندوں کے شر سے پناہ میں آتا ہوں۔ اور شیطانی وساوس سے بھی پناہ میں آتا ہوں۔ اور اس بات سے بھی پناہ میں آتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔ پس قسم اِس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ تمہیں صبح تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔''

(۲٤٠٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ :كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يفْزَعُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَخْرُجَ وَمَعَهُ سَيْفُهُ ، فَخُشِيَ عَلَيْهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي :إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ يَكِيدُكَ ، فَقُلْ :أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلاَ فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ ، فَقَالَهُنَّ خَالِد ، فَذَهَبَ ذَلِكَ عَنْهُ.

(۲۴۰۶۵) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ خالد بن ولید رات کے وقت ڈر جاتے تھے اور ان کے پاس تلوار بھی ہوتی تھی اور وہ اس حال میں باہر نکل جاتے تھے، پھر انہوں نے یہ خوف محسوس کیا کہ یہ کسی کو زخمی نہ کر دیں تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے جبرائیل نے کہا تھا کہ ایک بڑا جن آپ کے لیئے برائی کا ارادہ رکھتا ہے پس آپ (یہ) پڑھیں: ''میں اللہ تعالیٰ کے ان کلمات تامہ کے ذریعے سے پناہ پکڑتا ہوں جن سے کوئی نیک

اور بدتجاوز نہیں کرسکتا، ہراس چیز کے شر سے جو آسمان سے اُترے اور جو آسمان میں چڑھے اور ہر اس چیز سے جو زمین میں داخل ہو اور جو زمین سے خارج ہو اور رات، دن کے فتنوں سے اور ہر رات کو آنے والی ہر چیز کے شر سے مگر وہ رات کو آنے والی چیز جو خیر کے ساتھ آئے، اے رحمٰن' چنانچہ حضرت خالد نے یہ جملے کہے تو ان کی یہ حالت ختم ہوگئی۔

(٢٤٠٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ تَلَقَّتْهُ الْجِنُّ بِالشَّرَرِ يَرْمُونَهُ ، فَقَالَ جِبْرِيل : يَا مُحَمَّدُ ، تَعَوَّذْ بِهَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ : فَزُجِرُوا عَنْهُ ، فَقَالَ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلاَ فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَثَّ فِي الأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ.

(۲۴۰۶۶) حضرت مکحول روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو جنات آپ کو اس حالت میں ملے کہ وہ آپ ﷺ کی طرف شعلہ زنی کررہے تھے۔ اس پر حضرت جبرائیل نے عرض کیا۔ ''اے محمد! آپ ان کلمات کے ذریعہ پناہ حاصل کرلیں۔'' چنانچہ جنات کو آپ ﷺ سے دُور کردیا گیا۔ آپ ﷺ نے (یہ کلمات) کہے تھے۔ ''میں اللہ تعالیٰ کے اُن کلمات تامہ کے ذریعہ، جن سے کوئی نیک اور بدتجاوز نہیں کرسکتا، آسمان سے اترنے والی اور آسمان پر چڑھنے والی ہر چیز کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں اور ہر اس چیز سے پناہ پکڑتا ہوں جو زمین میں پھیلی ہوئی ہے اور جو زمین سے نکلتی ہے۔ اور رات، دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کو آنے والی ہر چیز کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں سوائے رات کو آنے والی اس چیز کے جو خیر لے کر آئے۔ اے رحمٰن۔''

(٢٤٠٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنَ صَلاَتِي وَبَيْنَ قِرَاءَتِي ، قَالَ : ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ : خِنْزَبٌ ، فَإِذَا مَا أَحْسَسْتَهُ فَاتْفِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلاَثًا ، وَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ.

(مسلم ۱۷۲۹۔ احمد ۴/ ۲۱۶)

(۲۴۰۶۷) حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! تحقیق شیطان میری نماز اور میری تلاوت کے درمیان حائل ہوجاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ شیطان ہے۔ جس کو خنزب کہا جاتا ہے۔ پس جب اس کو محسوس کرو تو تم اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دو اور اللہ تعالیٰ سے اس کے شر کی پناہ مانگو۔''

(٢٤٠٦٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللهِ بْنَ خَنْبَشٍ : كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَادَتْهُ الشَّيَاطِينُ ؟ قَالَ : جَاءَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَوْدِيَةِ ، وَتَحَدَّرَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْجِبَالِ ، وَفِيهِمْ شَيْطَانٌ مَعَهُ شُعْلَةٌ مِنْ

نَارٍ ، يُرِيدُ أَنْ يُحَرِّقَ بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأُرْعِبَ مِنْهُ ؟ قَالَ جَعْفَرٌ :أَحْسَبُهُ جَعَلَ يَتَأَخَّرُ ، وَجَاءَ جِبْرِيلُ فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، قُلْ ، قَالَ :وَمَا أَقُولُ ؟ قَالَ :قُلْ :أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلاَ فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، وَذَرَأَ وَبَرَأَ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ، قَالَ :فَطُفِئَتْ نَارُ الشَّيَاطِينَ ، وَهَزَمَهُمَ اللَّهُ.

(احمد ۳/ ۴۱۹۔ ابو یعلی ۶۸۴۴)

(۲۴۰۶۸) حضرت ابو التیاح بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضرت عبد اللہ بن خنبش سے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب شیاطین نے مکر کرنا چاہا تو آپ ﷺ نے کیا کیا تھا؟ عبد اللہ نے جواب دیا۔ آپ ﷺ کے پاس مختلف وادیوں سے اور مختلف پہاڑوں سے اُتر کر شیاطین آئے اور ان میں ایک ایسا شیطان بھی تھا جس کے پاس آگ کا ایک بڑا انگارہ تھا۔ اور اس کے ذریعہ سے وہ رسول اللہ ﷺ کو جلانا چاہتا تھا۔ لیکن پھر وہ شیطان آپ ﷺ سے مرعوب ہوگیا۔ جعفر راوی کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ پیچھے ہٹنے لگا۔ حضرت جبرائیل تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا: ''اے محمد ﷺ! کہو'' آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''میں کیا کہوں؟'' جبرائیل نے کہا۔ '' آپ یہ کہو: میں اللہ تعالیٰ کے ان کلمات تامہ کے ذریعہ پناہ پکڑتا ہوں کہ جب کلمات سے مخلوق میں سے کوئی فاجر یا نیک تجاوز نہیں کرسکتا۔ اور کوئی پیدا ہونے والا اور نکلنے والا تجاوز نہیں کرسکتا۔ اور میں ہر اس چیز کے شر سے پناہ حاصل کرتا ہوں جو آسمان سے اترے اور آسمان میں چڑھے اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین میں داخل ہو اور زمین سے باہر آئے، اور رات، دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کو آنے والی کسی بھی چیز کے شر سے مگر رات کو آنے والی وہ چیز جو خیر کے ساتھ آئے، اے رحمٰن''۔ راوی کہتے ہیں۔ پس شیطانوں کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ناکام کردیا۔

(۲۴۰۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَلْقَى مِنْ رُؤْيَةِ الْغُولِ وَالشَّيَاطِينِ بَلاَءً وَأَرَى خَيَالاً ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ؟ فَقَالَ :أَخْبِرْنِي عَلَى مَا رَأَيْتَ ، وَلاَ تَفْرَقَنَّ مِنْهُ ، فَإِنَّهُ يَفْرَقُ مِنْكَ كَمَا تَفْرَقُ مِنْهُ ، وَلاَ تَكُنْ أَجْبَنَ السَّوَادَيْنِ ، قَالَ مُجَاهِدٌ :فَرَأَيْتُهُ فَأَسْنَدْتُ عَلَيْهِ بِعَصًا حَتَّى سَمِعْتُ وَقْعَتَهُ.

(۲۴۰۶۹) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے شیاطین وغیرہ کی طرف برے برے خیالات وتصورات آتے تھے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (اس کے بارے میں) پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: تم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ مجھے بھی بتاؤ۔ اس سے ڈرو نہیں۔ کیونکہ جس طرح تم اس سے ڈرتے ہو وہ بھی تم سے ڈرتے ہیں۔ تم اس سے بھی زیادہ ڈرپوک نہ بنو۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں۔ میں نے پھر دوبارہ یہ دیکھا تو میں نے اس کو لاٹھی ماری یہاں تک کہ میں نے ضرب کی آواز بھی سُنی۔

(۲۴۰۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنَ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ، قَالَ :كَانُوا إِذَا رَأَى أَحَدُهُمْ فِي مَنَامِهِ مَا يَكْرَهُ ، قَالَ :أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلاَئِكَةُ اللهِ وَرُسُلُهُ مِنْ شَرِّ مَا رَأَيْتُ فِي مَنَامِي ، أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ شَيْءٌ

أَكْرَهُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۲۴۰۷۰) حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ پہلے لوگوں میں سے جب کوئی خواب کی حالت میں ناپسندیدہ چیز دیکھتا تو یہ کہتا تھا۔ (ترجمہ) میں اس ذریعہ سے پناہ پکڑتا ہوں جس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اور رسول پناہ پکڑتے ہیں ہر اس چیز کے شر سے جو میں نے اپنی خواب میں دیکھی کہ مجھے اس کی وجہ سے کوئی ایسی بات دنیا یا آخرت میں پہنچے جس کو میں پسند نہیں کرتا۔

(۲٤.۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي نَوْمِهِ ، فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ ، وَسُوءِ عِقَابِهِ ، وَشَرِّ عِبَادِهِ ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ وَمَا يَحْضُرُونِ.

(۲۴۰۷۱) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی اپنی نیند میں ڈر جائے تو اس کو یہ کہنا چاہیے۔ (ترجمہ) ''میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ سے اس کے غضب اور اس کے سخت انتقام اور اس کے شریر بندوں اور شیطانوں کی شرارت اور جو کچھ یہ شیطان میرے پاس لائیں (ان سب) سے پناہ میں آتا ہوں۔

(۲٤.۷۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : إِذَا حَسَّ أَحَدُكُمْ بِالشَّيْطَانِ ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى الأَرْضِ وَلْيَتَعَوَّذْ.

(۲۴۰۷۲) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شیطان (کے اثرات) کو محسوس کرے تو اس کو چاہیئے کہ وہ زمین کو دیکھے اور اعوذ باللہ پڑھے۔

(۲۹) فِي الكَيِّ ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

داغنے کے بارے میں جن لوگوں نے اجازت دی ہے

(۲٤.۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدًا فِي أَكْحَلِهِ مَرَّتَيْنِ. (ابو داؤد ۳۸۶۲۔ ابن ماجہ ۳۴۹۴)

(۲۴۰۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ان کے ان کے بازو کی ایک رگ میں داغ دیا تھا۔

(۲٤.۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ ، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ. (بخاری ۵۶۷۲۔ ترمذی ۹۷۰)

(۲۴۰۷۴) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم حضرت خباب کی عیادت کرنے کے لئے ان کے ہاں گئے۔

انہوں نے اپنے پیٹ میں سات مرتبہ داغا ہوا تھا۔

(٢٤.٧٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ اكْتَوَى مِنَ اللَّقْوَةِ ، وَاسْتَرْقَى مِنَ الْعَقْرَبِ.

(۲۴۰۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے لقوہ کے مرض کی وجہ سے اپنے بدن پر داغا اور بچھو کے ڈسنے پر دم کیا۔

(٢٤.٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ: أَقْسَمَ عَلَيَّ عُمَرُ لأَكْتَوِيَنَّ.

(۲۴۰۷۶) حضرت جریر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے قسم دے کر کہا کہ میں ضرور اپنے بدن کو داغوں۔

(٢٤.٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ اكْتَوَى مِنَ اللَّقْوَةِ.

(۲۴۰۷۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے لقوہ کے مرض کی وجہ سے (اپنے بدن پر) داغا تھا۔

(٢٤.٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَوَانِي أَبُو طَلْحَةَ، وَاكْتَوَى مِنَ اللَّقْوَةِ.

(۲۴۰۷۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے داغا اور انہوں نے بوجہ لقوہ کے مرض کے داغا۔

(٢٤.٧٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، سَمِعْتُ عَمِّي يَحْيَى، وَمَا أَدْرَكْتُ رَجلاً مِنَّا بِهِ شَبِيهًا ، يُحَدِّث ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ أَخَذَهُ وَجَعٌ فِي حَلْقِهِ ، يُقَالُ لَهُ : الذَّبْحُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأُبْلِغَنَّ ، أَوْ لأُبْلِيَنَّ فِي أَبِي أُمَامَةَ عُذْرًا ، فَكَوَاهُ بِيَدِهِ ، فَمَاتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِيتَةُ سَوْءٍ لِلْيَهُودِ ، يَقُولُونَ :فَهَلاَّ دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ ، وَمَا أَمْلِكُ لَهُ وَلاَ لِنَفْسِي شَيْئًا.

(ابن ماجہ ۳۴۹۲۔ حاکم ۲۱۴)

(۲۴۰۷۹) حضرت محمد بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے چچا حضرت یحییٰ ..... اپنے میں سے کسی آدمی کو میں نے ان کے مشابہ نہیں پایا ..... کو بیان کرتے سُنا کہ حضرت سعد بن زرارہ کو حلق میں ایک بیماری پیدا ہوگئی جس کو ذبح (سوزش) کہا جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں ضرور بالضرور ابوامامہ میں عذر کو پہنچاؤں گا یا فرمایا: میں ضرور بالضرور آزماؤں گا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھ سے داغا اور وہ انتقال کر گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہود کے لئے یہ (واقعہ) بری موت ہے، وہ کہیں گے محمد نے اپنے ساتھی سے تکلیف کیوں نہ دور کی، حالانکہ میں تو اپنی جان کا مالک نہیں ہوں۔''

(٢٤.٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ شَيْبَانَ اللَّحَّامِ ، قَالَ : كَوَانِي ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ فِي رَأْسِي.

(۲۴۰۸۰) حضرت شیبان لحام سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت ابن الحنفیہ نے میرے سر میں داغا تھا۔

(٢٤.٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ وَقَدْ كَوَى غُلاَمًا.

(۲۴۰۸۱) حضرت عطاء بن سائب، ابوعبدالرحمن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ عطاء، ابوعبدالرحمن کے ہاں گئے اور انہوں نے ایک غلام کو داغا تھا۔

(٢٤٠٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ شِخِّيرٍ ، قَالَ : كَانَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَنْهَى عَنِ الْكَيِّ ، ثُمَّ اكْتَوَى بَعْدُ.

(۲۴۰۸۲) حضرت مطرف بن شخیر سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ داغنے سے روکا کرتے تھے، لیکن پھر انہوں نے بعد میں اپنے بدن پر داغ لگوایا۔

(٢٤٠٨٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَنْهَى عَنِ الْكَيِّ ، فَابْتُلِيَ فَاكْتَوَى ، فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعَجُّ ، وَيَقُولُ : اكْتَوَيْتُ كَيَّةً بِنَارٍ ، مَا أَبْرَأَتْ مِنْ أَلَمٍ ، وَلاَ أَشْفَتْ مِنْ سَقَمٍ.

(۲۴۰۸۳) حضرت ابومجلز سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ داغنے سے روکا کرتے تھے لیکن پھر وہ (مرض میں) مبتلا ہوئے تو انہوں نے خود کو داغ لگایا۔ پھر اس کے بعد وہ اونچی آواز سے کہا کرتے تھے کہ میں نے خود کو آگ کے ذریعہ سے داغا ہے لیکن اس نے نہ تو تکلیف ختم کی اور نہ ہی بیماری میں شفا دی۔

(٢٤٠٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ نُعِتَ لَهُ الْكَيُّ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اكْوُوهُ ، أَوْ ارْضِفُوهُ. (احمد ۱/ ۳۹۰۔ طبرانی ۱۰)

(۲۴۰۸۴) حضرت عبداللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس کے بارے میں داغنے کو کہا گیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: ''اس کو داغو یا فرمایا، اس کو گرم پتھر سے داغو۔''

(٢٤٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : أَقْسَمَ عَلَيَّ عُمَرُ لأَكْتَوِيَنَّ.

(۲۴۰۸۵) حضرت جریر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے قسم کھا کر کہا کہ میں ضرور بالضرور خود کو داغوں گا۔

(٢٤٠٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَتْ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بُخْتِيَّةٌ ، قَدْ مَالَ سَنَامُهَا عَلَى جَنْبِهَا ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْطَعَهُ وَأَكْوِيَهُ.

(۲۴۰۸۶) حضرت حسن بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بختی اونٹنی تھی جس کا کوہان ایک جانب گر گیا تھا چنانچہ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو کاٹ دوں اور داغ دوں۔

(٢٤٠٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَوَى ابْنًا لَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۲۴۰۸۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کو حالت احرام میں داغ دیا تھا۔

(۳۰) فِي كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ وَالرُّقَى

داغنے اور تعویذ کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۲٤.۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ ، فَقُلْتُ : هَذِهِ أُمَّتِي ؟ فَقِيلَ : هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ ، قَالَ : ثُمَّ قِيلَ لِي : انْظُرْ إِلَى الأُفُقِ ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلأَ الأُفُقَ ، قَالَ : فَقِيلَ : هَذِهِ أُمَّتُكَ ، وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ سِوَاهَا سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ.

ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ ، فَأَفَاضَ الْقَوْمُ ، فَقَالُوا : نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ ، فَنَحْنُ هُمْ ، أَوْ أَوْلاَدُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الإِسْلاَمِ ، قَالَ : فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : هُمُ الَّذِينَ لاَ يَسْتَرْقُونَ ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ ، وَلاَ يَكْتَوُونَ ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ.

(بخاری ۶۵۴۱۔ مسلم ۳۷۴)

(۲۴۰۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر اُمتوں کو پیش کیا گیا۔ پس ایک بہت بڑی تعداد نظر آئی تو میں نے پوچھا۔ یہ میری امت ہے؟ کہا گیا۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پھر مجھے کہا گیا۔ آسمان کی طرف دیکھو۔ چنانچہ میں نے دیکھا تو ایک بڑی تعداد تھی جس نے افق کو بھر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہا گیا۔ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔'' پھر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں مزید بیان نہیں کیا۔ تو لوگ افاض اور کہنے لگے۔ ہم لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اس کے رسول کی اتباع کی ہے۔ پس ہم ہی وہ لوگ ہیں۔ یا اس کا مصداق ہمارے وہ بچے ہیں جو اسلام کی حالت میں پیدا ہوئے۔ راوی کہتے ہیں۔ یہ بات جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو تعویذ نہیں کروائیں گے اور فال نہیں نکالیں گے اور نہ داغیں گے بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کریں گے۔''

(۲٤.۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : اشْتَكَى رَجُلٌ مِنَّا شَكْوَى شَدِيدَةً ، فَقَالَ الأَطِبَّاءُ : لاَ يَبْرَأُ إِلاَّ بِالْكَيِّ ، فَأَرَادَ أَهْلُهُ أَنْ يَكْوُوهُ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لاَ ، حَتَّى نَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاسْتَأْمَرُوهُ ، فَقَالَ : لاَ ، فَبَرَأَ الرَّجُلُ ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : هَذَا صَاحِبُ بَنِي فُلاَنٍ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَذَا لَوْ كُوِيَ ، قَالَ النَّاسُ : إِنَّمَا أَبْرَأَهُ الْكَيُّ.

(۲۴۰۸۹) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی کو (کسی مرض کی) شدید شکایت ہوگئی تو اطباء نے کہا۔ یہ آدمی صرف داغنے سے صحیح ہوگا۔ اس کے گھر والوں نے ارادہ کیا کہ وہ اس کو داغ لگوا دیں۔ لیکن پھر بعض نے کہا۔ نہیں۔ یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' پھر وہ آدمی ٹھیک ہوگیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''یہ فلاں قبیلہ کا آدمی ہے؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ آدمی اگر داغا جاتا تو لوگ یہی کہتے کہ اس کو داغنے نے صحت یاب کر دیا ہے۔''

(۲٤۰۹۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي وَجْزَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَقَّارٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَمْ يَتَوَكَّلْ مَنِ اسْتَرْقَى وَاكْتَوَى.

(ترمذی ۲۰۵۵۔ احمد ۴/ ۲۵۱)

(۲۴۰۹۰) حضرت عقار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے منقول ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص تعویذ کروائے یا داغ لگوائے اس آدمی نے توکل نہیں کیا۔''

(۲٤۰۹۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ : قَالَ : تَحَدَّثْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ : الَّذِينَ لاَ يَكْتَوُونَ ، وَلاَ يَسْتَرْقُونَ ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. (بخاری ۹۱۱۔ طبرانی ۹۷۶۹)

(۲۴۰۹۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پاس گفتگو کر رہے تھے۔ اس دوران نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ستر ہزار لوگ جنت میں یوں داخل ہوں گے کہ ان پر کوئی حساب و کتاب نہیں ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو داغ نہیں لگوائیں گے اور نہ ہی تعویذ کروائیں گے اور نہ ہی بدفالی کریں گے بلکہ وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کریں گے۔

(۲٤۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : مَنِ اكْتَوَى كَيَّةً بِنَارٍ خَاصَمَ فِيهِ الشَّيْطَانُ.

(۲۴۰۹۲) حضرت ابو مجلز سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جس آدمی نے آگ سے داغ لگوایا تو اس میں شیطان جھگڑے گا۔

(۲٤۰۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : أَخَذَتْنِي ذَاتُ الْجَنْبِ فِي زَمَنِ عُمَرَ ، فَدُعِيَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ أَنْ يَكْوِيَنِي ، فَأَبَى إِلاَّ أَنْ يَأْذَنَ لَهُ عُمَرُ ، فَذَهَبَ أَبِي إِلَى عُمَرَ ، فَأَخْبَرَهُ الْقِصَّةَ ، فَقَالَ عُمَرُ : لاَ تَقْرَبِ النَّارَ ، فَإِنَّ لَهُ أَجَلاً لَنْ يَعْدُوَهُ ، وَلَنْ يَقْصُرَ عَنْهُ.

(۲۴۰۹۳) حضرت محمد بن عمرو، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ذات الجنب ہو گیا۔ تو ایک اعرابی کو مجھے داغنے کے لئے بلایا گیا۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اجازت کے بغیر ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر

میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تم آگ کے قریب نہ جانا کیونکہ اس مریض کا ایک وقت مقرر ہے جس سے یہ مریض نہ تو آگے ہو سکتا ہے اور نہ ہی پیچھے رہ سکتا ہے۔

(٢٤٠٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنْهَى عَنِ الْحَمِيمِ ، وَأَكْرَهُ الْكَيَّ. (احمد ۴/ ۱۵۶۔ طبرانی ۱۷)

(۲۴۰۹۴) حضرت عمران بن ابی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میں کھولتے ہوئے پانی سے منع کرتا ہوں اور داغنے کو ناپسند کرتا ہوں۔''

(٣١) مَنْ رَخَّصَ فِي قَطْعِ الْعُرُوقِ

جو لوگ رگوں کو کاٹنے میں رخصت دیتے ہیں

(٢٤٠٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا ، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ. (مسلم ۷۳۔ ابو داؤد ۳۸۶۰)

(۲۴۰۹۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف ایک طبیب بھیجا۔ اس نے حضرت اُبی کی رگ کاٹ دی اور اس نے اس رگ پر داغ دیا۔

(٢٤٠٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّهُ قَطَعَ الْعُرُوقَ.

(۲۴۰۹۶) حضرت عمران بن حصین کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے رگوں کو کاٹا۔

(٢٤٠٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ عِنْدَ مَائِي ، فَقُلْتُ لَهُ :أَيَّ شَيْءٍ تَصْنَعُ هَاهُنَا ؟ فَقَالَ :أَقْطَعُ عِرْقَ كَذَا لابْنِ أَخِي.

(۲۴۰۹۷) حضرت ابو مکین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کو اپنے پانی کے پاس دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا۔ میں اپنے برادر زادہ کی فلاں رگ کو کاٹ رہا ہوں۔

(٢٤٠٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : قُطِعَتْ مِنِّي عِرْقٌ ، أَوْ عُرُوقٌ.

(۲۴۰۹۸) حضرت عبد الملک بن ابی سلیمان سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کو کہتے سُنا کہ میری ایک رگ یا کئی رگیں کٹی ہوئی ہیں۔

(٢٤٠٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُرْوَةَ أَصَابَهُ هَذَا الدَّاءُ ، يَعْنِي الأَكِلَةَ ، فَقَطَعَ رِجْلَهُ مِنَ الرُّكْبَةِ.

(۲۴۰۹۹) حضرت سعد بن ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ کو دیکھا کہ انہیں یہ بیماری لگ گئی تھی ...... یعنی عضو کو ختم کر دینے والی بیماری ...... تو انہوں نے اپنا پاؤں ٹخنہ سے کٹوا دیا تھا۔

(۲٤۱۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَر ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يُمْسَحُ عَلَى الْعِرقِ.

(۲۴۱۰۰) حضرت عامر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رگ پر ہاتھ پھیر کر صاف کیا جائے گا۔

(۳۲) مَنْ كَرِهَ قَطْعَ الْعُرُوقِ

جو لوگ رگوں کے کاٹنے کو ناپسند کرتے ہیں

(۲٤۱۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْبَطَّ ، وَقَطْعَ الْعُرُوقِ.

(۲۴۱۰۱) حضرت حسن ولیٹھیے کے بارے میں روایت ہے کہ وہ پھوڑے میں شگاف دینے اور رگوں کے کاٹنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۳) مَا قَالُوا فِي قَطْعِ الْخُرَاجِ

پھوڑے توڑنے کے بارے میں محدثین جو کچھ کہتے ہیں

(۲٤۱۰۲) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ :رَآنِي عُمَرُ مَعْصُوبَةً يَدَيَّ ، أَوْ رِجْلِيَّ ، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى الطَّبِيبِ ، فَقَالَ :بُطَّهُ ، فَإِنَّ الْمِدَّةَ إِذَا تُرِكَتْ بَيْنَ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ أَكَلَتْهُ ، قَالَ :فَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ الْبَطَّ.

(۲۴۱۰۲) حضرت ابو رافع سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ یا میرے پاؤں پر پٹی باندھے ہوئے دیکھا تو مجھے لے کر ایک طبیب کے پاس چل پڑے اور کہا اس کو (دانہ کو) کاٹ دو، کیونکہ جب پیپ کو ہڈی اور گوشت کے مابین چھوڑ دیا جائے تو وہ اس کو کھا جاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں، حضرت حسن ولیٹھیے پھوڑے میں شگاف لگانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲٤۱۰۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَبُطَّ الْجُرْحَ ، وَيَقُولُ :يُوضَعُ عَلَيْهِ دَوَاءٌ.

(۲۴۱۰۳) حضرت حسن ولیٹھیے کے بارے میں منقول ہے کہ وہ زخم میں شگاف لگانے کو ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے، زخم پر دوائی رکھی جائے۔

(۳٤) فِي قَطْعِ اللَّهَاةِ

حلق کے کوے کو کاٹنے کے بیان میں

(۲٤۱۰٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ قَطْعَ اللَّهَاةِ ، وَلَا أُرَاهُ كَرِهَهُ لِشَيْءٍ مِنَ الدِّينِ.

(۲۴۱۰۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت محمد ولیٹھیے حلق کے کوے کو کاٹنے کو ناپسند کرتے تھے اور میرے خیال

میں ان کی ناپسندیدگی کی کوئی دینی وجہ نہیں تھی۔

(٢٤١٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ سَهْلٍ أَبِي الأَسَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : جَاءَ ظِئْرٌ لَنَا إِلَى عَبْدِ اللهِ بِصَبِيٍّ لَهُمْ قَدْ سَقَطَتْ لَهَاتُهُ ، فَأَرَادُوا أَنْ يَقْطَعُوهَا ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : لاَ تَقْطَعُوهَا ، وَلَكِنْ إِنْ كَانَ فِي أَجَلِهِ تَأْخِيرٌ بَرَأَ ، وَإِلاَّ لَمْ تَكُونُوا قَطَعْتُمُوهَا.

(۲۴۱۰۵) حضرت عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہماری ایک دائی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا ایک بچہ لے کر حاضر ہوئی جس کے حلق کا کوا گر چکا تھا اور ان لوگوں کا ارادہ اس گرے ہوئے کوے کو کاٹنے کا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اس کو نہ کاٹو۔ ہاں اگر اس کی موت میں کچھ تاخیر ہوئی تو یہ صحت یاب ہو جائے گا بصورت دیگر تم نے اس کو کاٹا تو نہیں ہوگا۔

(٣٥) مَنْ أَجَازَ أَلْبَانَ الأُتُنِ ، وَمَنْ كَرِهَهَا

جن لوگوں نے گدھی کے دودھ کو جائز قرار دیا ہے اور جن لوگوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے (ان کا بیان)

(٢٤١٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ أَلْبَانِ الأُتُنِ ؟ فَقَالَ : حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَهَا وَأَلْبَانَهَا.

(۲۴۱۰۶) حضرت عبداللہ بن مختار سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری سے گدھیوں کے دودھ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گدھیوں کے گوشت اور ان کے دودھ کو حرام قرار دیا ہے۔

(٢٤١٠٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لُحُومُ الْحُمُرِ وَأَلْبَانُهَا حَرَامٌ.

(۲۴۱۰۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ گدھیوں کے گوشت اور ان کے دودھ حرام ہیں۔

(٢٤١٠٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِشُرْبِ أَلْبَانِ الأُتُنِ بَأْسًا.

(۲۴۱۰۸) حضرت عطاء کے بارے میں روایت ہے کہ وہ گدھیوں کا دودھ پینے میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے۔

(٢٤١٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يُتَدَاوَى بِأَلْبَانِ الأُتُنِ ، وَقَالاَ : هِيَ حَرَامٌ.

(۲۴۱۰۹) حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں گدھیوں کے دودھ کو بطور دواء استعمال کرنے کو (بھی) مکروہ سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ حرام ہے۔

(٢٤١١٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ شُرْبِ أَلْبَانِ الأُتُنِ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۴۱۱۰) حضرت عثمان بن اسود، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے گدھیوں کے دودھ کے پینے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس کو ناپسند بیان کیا۔

(۲٤۱۱۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ اشْتَكَى رُكْبَتَيْهِ ، فَنُعِتَ لَهُ أَنْ يَسْتَنْقِعَ فِي أَلْبَانِ الأُتُنِ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۴۱۱۱) حضرت مجزأۃ بن زاہر، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہیں اپنے گھٹنوں میں شکایت ہوئی تو ان کے لئے گدھیوں کے دودھ میں ٹھہرنا تجویز کیا گیا تو انہوں نے اس بات کو ناپسند سمجھا۔

(۲٤۱۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِأَلْبَانِ الأُتُنِ بَأْسًا أَنْ يُتَدَاوَى بِهَا.

(۲۴۱۱۲) حضرت اسماعیل بن امیہ، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گدھیوں کے دودھ میں اس لحاظ سے کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ گدھیوں کے دودھ سے علاج معالجہ کیا جائے۔

(۲٤۱۱۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ أَلْبَانِ الأُتُنِ ؟ فَقَالاَ : مَنْ كَرِهَ لُحُومَهَا كَرِهَ أَلْبَانَهَا.

(۲۴۱۱۳) حضرت شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے گدھیوں کے دودھ کے متعلق سوال کیا تو ان دونوں حضرات نے جواب دیا، جو علماء ان کے گوشت کو مکروہ سمجھتے ہیں وہ ان کے دودھ کو بھی مکروہ سمجھتے ہیں۔

(۲٤۱۱٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۴۱۱۴) حضرت شعبہ نے حضرت ابراہیم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

(٣٦) فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الإِبِلِ

اونٹوں کے پیشاب کو پینے کا بیان

(۲٤۱۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ ، مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ؛ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَايَعُوهُ عَلَى الإِسْلاَمِ ، فَاسْتَوْخَمُوا الأَرْضَ ، وَسَقِمَتْ أَجْسَادُهُمْ ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَلاَ تَخْرُجُون مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا ؟ قَالُوا : بَلَى ، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا. (بخاری ۶۸۹۹۔ مسلم ۱۲)

(۲۴۱۱۵) حضرت ابو قلابہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد کا ایک

گروہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔ لیکن انہیں (مدینہ کی) زمین موافق نہیں آئی چنانچہ ان کے جسم بیمار پڑ گئے اور انہوں نے اس بات کی شکایت جناب رسول اللہ ﷺ سے کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ ہمارے چرواہے کے ہمراہ اس کے اونٹوں میں کیوں نہیں چلے جاتے کہ تم ان اونٹوں کے دودھ اور پیشاب کو استعمال کرو؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں، چنانچہ وہ لوگ چلے گئے اور انہوں نے اونٹوں کے پیشاب اور دودھ کو پیا۔

(٢٤١١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْرَبُ أَبْوَالَ الإِبِلِ وَيَتَدَاوَى بِهَا.

(۲۴۱۱۶) حضرت ابن طاؤس سے روایت ہے کہ ان کے والد اونٹوں کے پیشاب کو پیتے تھے اور اس کے ذریعہ علاج معالجہ کرتے تھے۔

(٢٤١١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِأَبْوَالِ الإِبِلِ أَنْ يُتَدَاوَى بِهَا.

(۲۴۱۱۷) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں، اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اونٹوں کے پیشاب کے ذریعہ علاج معالجہ کیا جائے۔

(٢٤١١٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۴۱۱۸) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اونٹوں کے پیشاب کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٤١١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يُسْأَلُ عَنْ شُرْبِ أَبْوَالِ الإِبِلِ ؟ فَيَقُولُ : لاَ أَدْرِي مَا هَذَا ؟.

(۲۴۱۱۹) حضرت ابن عون سے روایت ہے کہتے ہیں کہ محمد رطیٹیہ سے اونٹوں کا پیشاب پینے کے بارے میں سوال کیا جاتا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا، مجھے نہیں معلوم کہ یہ کیا چیز ہے۔

(٢٤١٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ جُبَارٌ الْمَشْرَقِيُّ يَصِفُ أَبْوَالَ الإِبِلِ ، وَلَوْ كَانَ بِهِ بَأْسٌ لَمْ يَصِفْهَا.

(۲۴۱۲۰) حضرت عامر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جبار المشرقی اونٹوں کے پیشاب کی تعریف کرتے تھے۔ اگر اس میں کوئی (غلط) بات ہوتی تو وہ اس کی تعریف نہ کرتے۔

(٢٤١٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَنْشِقَ أَبْوَالَ الإِبِلِ.

(۲۴۱۲۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کام میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اونٹوں کے پیشاب کو ناک صاف کرنے میں استعمال کرے۔

(٢٤١٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ يَسَارٍ ، عَنْ أُمِّهَا ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الصَّبِيِّ يُنْقَعُ فِي الْبَوْلِ ،

أَوْ يُوجَرُ ؟ فَكَرِهَتْهُ.

(۲۴۱۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے اس بچہ کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو اونٹوں کے پیشاب میں بٹھایا جائے یا پیشاب کو ٹپکایا جائے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(٢٤١٢٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :كَانَ رَجُلٌ بِهِ خَنَازِيرُ ، فَتَدَاوى بِأَبْوَالِ الإِبِلِ وَالأَرَاكِ ، نُطْبَخُ أَبْوَالُ الإِبِلِ وَالأَرَاكُ ، فَأَخَذَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيَأْبَى ، فَلَقِيَ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ :أَخْبِرِ النَّاسَ بِهِ.

(۲۴۱۲۳) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی کو گردن پر دانے نکلے تھے، تو اس نے اونٹوں کے پیشاب اور پیلو کے ذریعے علاج کیا۔ (اس طرح کہ) اونٹوں کے پیشاب اور پیلو کو پکایا گیا۔ تو لوگوں نے اس مریض سے علاج کے بارے میں پوچھنا شروع کیا۔ اس آدمی نے بتانے سے انکار کردیا۔ پھر وہ آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ملا تو انہوں نے فرمایا، لوگوں کو اس علاج کے بارے میں بتادو۔

(٣٧) فِي التِّرْيَاقِ

زہر کے اثر کو ختم کرنے والی دواء

(٢٤١٢٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَعَبْدَةُ ، عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللهِ ابْنَةِ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ أَبِيهَا ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِشُرْبِ التِّرْيَاقِ بَأْسًا.

(۲۴۱۲۴) حضرت ام عبداللہ بنت خالد بن معدان، اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ وہ تریاق پینے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(٢٤١٢٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمَّا وَلَّى الْوَلِيدَ بْنَ هِشَامٍ الْقُرَشِيَّ ، وَعَمْرَو بْنَ قَيْسٍ السَّكُونِيَّ بَعْثَ الصَّائِفَةَ ، زَوَّدَهُمَا التِّرْيَاقَ مِنَ الْخَزَائِنِ ، وَأَمَرَهُمَا أَنَّ مَنْ جَاءَ يَلْتَمِسُ التِّرْيَاقَ أَنْ يُعْطُوهُ إِيَّاهُ.

(۲۴۱۲۵) حضرت صفوان بن عمرو السکسکی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے جب ولید بن ہشام قرشی اور عمرو بن قیس سکونی کو موسم گرما کے حملہ کے لئے جماعت بھیجنے کی ذمہ داری دی تو آپ رحمہ اللہ نے ان دونوں کو بیت المال میں سے تریاق بھی مہیا کیا اور ان دونوں کو حکم دیا کہ جو آدمی تریاق مانگنے کے لئے (تمہارے پاس) آئے تو تم اس کو یہ تریاق دے دو۔

(٢٤١٢٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ :وَصَفَ لِي أَبُو قِلاَبَةَ صِفَةَ التِّرْيَاقِ ، فَقَالَ :يَخْرُجُ رِجَالٌ عَلَيْهِمْ خِفَافٌ مِنْ خَشَبٍ ، وَبِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ قَدْ ذَكَرَهُ ، فَيَصِيدُونَ الْحَيَّاتِ ، فَيَمْسَحُونَ مَا يَلِي

رُؤُوسَهَا وَأَذْنَابَهَا ، لِيَجْمع مَا كَانَ مِنْ دَمٍ ، ثُمَّ يَطْرَحُونَهَا فِي الْقِدْرِ فَيَطْبُخُونَهَا ، فَذَاكَ أَجْوَدُ التِّرْيَاقِ.

(۲۴۱۲۶) حضرت خالد حذاء سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ابوقلابہ نے مجھے تریاق کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا، کچھ لوگ نکلتے ہیں انہوں نے لکڑی کی جوتیاں پہنی ہوتی ہیں اور ان کے ہاتھوں میں بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ ابوقلابہ نے اس چیز کا ذکر بھی کیا تھا، پس یہ لوگ سانپوں کو شکار کرتے ہیں اور ان کے سروں اور دُموں پر جو کچھ ہوتا ہے۔ اس کو صاف کرتے ہیں تا کہ جو خون وغیرہ وہ جمع ہو جائے، پھر وہ سانپوں کو ہانڈی میں ڈال دیتے ہیں اور اس کو پکاتے ہیں، پس یہ بہترین تریاق ہوتا ہے۔

(۲٤۱۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :ذَكَرْتُهُ لَهُ ، فَقَالَ :أَوَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ ؟ فَهِيَ ذَاتُ أَنْيَابٍ وَحُمَةٍ.

(۲۴۱۲۷) حضرت خالد، ابن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا یہ بات درست نہیں ہے کہ ہر کچلی والے جانور سے منع کیا گیا ہے؟ جبکہ یہ تو کچلی والے بھی ہیں اور زہر والے بھی ہیں۔

(۲٤۱۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :أَمَرَ ابْنُ عُمَرَ بِالتِّرْيَاقِ فَسُقِيَ ، وَلَوْ عَلِمَ مَا فِيهِ مَا أَمَرَ بِهِ.

(۲۴۱۲۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تریاق کے بارے میں حکم فرمایا تو اس کو پیا گیا۔ اور اگر وہ اس میں جو کچھ ہے اس کو جانتے تو اس کا حکم نہ فرماتے۔

(۳۸) مَنْ كَرِهَ التِّرْيَاقَ

جو لوگ تریاق کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۲٤۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ ، يَعْنِي التِّرْيَاقَ.

(۲۴۱۲۹) امام محمد تریاق کو ناپسند خیال کرتے تھے۔

(۲٤۱۳۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ وَسُئِلَ عَنِ التِّرْيَاقِ ، وَقِيلَ لَهُ :إِنَّهُ يُجْعَلُ فِيهِ الأَوْزَاغُ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۴۱۳۰) حضرت جریر بن حازم، حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو سُنا جبکہ ان سے تریاق کے بارے میں سوال کیا جارہا تھا اور ان سے کہا گیا کہ اس تریاق میں چھپکلیاں ڈالی جاتی ہیں؟ انہوں نے اس تریاق کو مکروہ سمجھا۔

(۲٤۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شرَاحِيلُ بْنُ يزيد الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ رَافِعٍ التَّنُوخِيَّ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ ، وَمَا ارْتَكَبْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا ، أَوْ

تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً ، أَوْ قُلْتُ شِعْرًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِي. (احمد ۲/ ۲۲۳۔ ابو داؤد ۳۸۶۵)

(۲۴۱۳۱) حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سُنا: ''مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے جو کچھ میں نے کیا اور جس کا ارتکاب کیا۔ اپنی طرف سے میں نے نہ تو تریاق پیا ہے اور نہ تعویذ لٹکایا ہے اور نہ شعر کہا ہے۔''

(۳۹) فِي الْحِمْيَةِ لِلْمَرِيضِ

مریض کے لئے پرہیز کا بیان

(۲٤۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رِزَامِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعَارِكِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ مَرِيضًا طَعَامًا يَشْتَهِيهِ ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَشْفِيَهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ شِفَاءَهُ حَيْثُ شَاءَ .

(۲۴۱۳۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ تم میں کوئی مریض کو وہ کھانا کھانے سے نہ روکے جس کو کھانے کا مریض کو دل کر رہا ہو، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفاء دے دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جہاں چاہے شفاء پیدا فرما دیتے ہیں۔

(۲٤۱۳۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ يَعْقُوب بْن أَبِي يَعْقُوب ، عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ الْعَدَوِيَّةِ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَهُوَ نَاقِهٌ ، وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ ، قَالَتْ : فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ، وَقَامَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَهْلاً فَإِنَّك نَاقِهٌ ، قَالَ : فَجَلَسَ عَلِيٌّ ، وَأَكَلَ مِنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ صَنَعْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ : مِنْ هَذَا أَصِبْ. (ابو داؤد ۳۸۵۲۔ ترمذی ۲۰۳۷)

(۲۴۱۳۳) حضرت ام منذر عدویہ سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور وہ صحت یابی کے بعد کمزور تھے۔ ہماری نیم پختہ کھجوریں لٹکی ہوئی تھیں۔ حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے کھجوریں تناول فرمائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کھڑے ہوئے اور کھانے لگے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم رہنے دو کیونکہ تم کمزور ہو'' راوی کہتے ہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور نبی کریم ﷺ ان کھجوروں میں سے تناول فرماتے رہے، پھر میں (ام منذر) نے ان کے لئے سبزی اور جو پکائے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس میں سے تناول کرو۔''

(۲٤۱۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِنَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، وَعَلِيٌّ مَحْمُومٌ ، قَالَ : فَنَبَذَ إِلَيْهِ تَمْرَةً ، ثُمَّ أُخْرَى ، حَتَّى نَاوَلَهُ سَبْعًا ، ثُمَّ كَفَّ يَدَهُ ، وَقَالَ : حَسْبُكَ.

(۲۴۱۳۴) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو ہدیہ میں کھجوروں کا ایک طشت

پیش کیا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تب بخار میں تھے۔ راوی کہتے ہیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ایک کھجور پھینکی پھر دوسری پھینکی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سات کھجوریں دیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ روک دیا اور فرمایا: ''تمہیں یہ کافی ہیں۔''

(٤٠) فِي الْمَاءِ لِلْمَحْمُومِ

بخار زدہ کے لئے پانی کا استعمال

(٢٤١٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ . (بخاری ٣٢٦٣۔ مسلم ٨١)

(۲۴۱۳۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بخار، جہنم کی لپٹ میں سے ہے۔ پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(٢٤١٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتَى بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوكَةِ ، فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا ، وَتَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ ، فَإِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ . (ابن ماجه ٣٤٧٤۔ مسلم ١٧٣٢)

(۲۴۱۳۶) حضرت اسماء کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس (بخار سے) تڑپتی عورت کو لایا جاتا تھا اور وہ پانی منگواتی اور اس پانی کو اس کے گریبان میں بہا دیتی اور فرماتی۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''اس بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو، کیونکہ یہ جہنم کی شدت میں سے ہے۔''

(٢٤١٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ .

(مسلم ١٧٣٣۔ بخاری ٥٧٢٦)

(۲۴۱۳۷) حضرت رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بخار، جہنم کی شدت میں سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(٢٤١٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ . (بخاری ٣٢٦٤۔ مسلم ٧٨)

(۲۴۱۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ بخار کی شدت جہنم کی لپٹ میں سے ہے، پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(٢٤١٣٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، قَالَ :كُنْتُ أَدْفَعُ النَّاسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَاحْتُبِسْتُ أَيَّامًا ، فَقَالَ :مَا حَبَسَكَ ؟ قُلْتُ :الْحُمَّى ، قَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِمَاءِ زَمْزَمَ. (احمد ۱/ ۲۹۱۔ حاکم ۴۰۳)

(۲۴۱۳۹) حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں سب سے زیادہ آنے والا تھا۔ چند دن تک میں محبوس رہا تو انہوں نے پوچھا، تمہیں کس چیز نے روکے رکھا؟ میں نے عرض کیا، بخار نے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''یقیناً بخار جہنم کی لپٹ میں سے ہے پس تم اس کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(٢٤١٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حُمَّ بَلَّ ثَوْبَهُ ، ثُمَّ لَبِسَهُ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ .

(۲۴۱۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کیا گیا ہے کہ انہیں جب بخار آتا تو وہ اپنے کپڑوں کو تر کر لیتے اور پھر ان کپڑوں کو پہن لیتے پھر فرماتے، یقیناً یہ بخار جہنم کی شدت میں سے ہے، پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(٤١) فِي أَيِّ يَوْمٍ تُسْتَحَبُّ الْحِجَامَةُ فِيهِ

کس دن میں حجامت کروانا (یعنی پچھنے لگوانا) مستحب ہے

(٢٤١٤١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :خَيْرُ يَوْمٍ تَحْتَجِمُونَ فِيهِ سَبْعَ عَشْرَةَ ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ ، وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ.

(ترمذی ۲۰۵۳۔ احمد ۱/ ۳۵۴)

(۲۴۱۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ سب سے بہتر دن جس میں تم حجامت کرواؤ، سترہ، انیس اور اکیسویں تاریخ ہے۔''

(٢٤١٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَحْتَجِمَ مِنَ السَّبْعَ عَشْرَةَ إِلَى الْعِشْرِينَ.

(۲۴۱۴۲) حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت ہے، کہتے ہیں کہ انہیں سترہ سے بیس تک کی تاریخ میں حجامت کروانا زیادہ اچھا لگتا تھا۔

(٢٤١٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ ، وَيَوْمَ السَّبْتِ ، فَأَصَابَهُ وَضَحٌ فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ. (حاکم ۴۰۹۔ ابن ماجہ ۳۴۸۷)

(۲۴۱۴۳) حضرت مکحول سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی نے بدھ والے دن یا ہفتہ

والے دن حجامت کروائی اور پھر اس کو مرگی ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

(٢٤١٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا ، فَلْيَحْتَجِمْ يَوْمَ السَّبْتِ.

(۲۴۱۴۴) حضرت حجاج سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص حجامت (پچھنے) کروانا چاہے اس کو چاہیے کہ وہ ہفتہ کو حجامت کروائے۔''

(٤٢) فِي الْحِجَامَةِ ، مَنْ قَالَ هِيَ خَيْرُ مَا تَدَاوَى بِهِ

حجامت (پچھنے) کے بارے میں، جو لوگ اس کو بہترین علاج کہتے ہیں

(٢٤١٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ ، الْحِجَامَةُ ، وَالْقُسْطُ الْهِنْدِيُّ لِصِبْيَانِكُمْ.

(۲۴۱۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم جو کچھ بطور دواء کے اختیار کرتے ہو اس میں سے بہترین شئے حجامت (پچھنے لگوانا) ہے اور تمہارے بچوں کے لیے عود ہندی ہے۔

(٢٤١٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي الْحَجْمِ شِفَاءٌ.

(۲۴۱۴۶) حضرت یُسیر بن عمرو سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حجامت (پچھنے لگوانے) میں شفاء ہے۔''

(٢٤١٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالُوا : طُبَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَعَثَ إِلَى رَجُلٍ فَحَجَمَهُ.

(۲۴۱۴۷) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کی طرف کسی کو بھیجا پس اس نے آپ ﷺ کو پچھنے لگائے۔

(٢٤١٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْتَجِم ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قَالَ : خَيْرُ مَا تَدَاوَتْ بِهِ الْعَرَبُ.

(۲۴۱۴۸) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیینہ بن حصن، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ حجامت (پچھنے) لگوا رہے تھے۔ حضرت عیینہ نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اہل عرب جن طریقوں سے علاج کرتے ہیں یہ ان میں سے بہترین طریقہ ہے۔''

(۲٤۱٤۹) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تُدَاوَوْا بِهِ خَيْرٌ ، فَفِي الْحِجَامَةِ.

(ابو داؤد ۲۰۹۵۔ احمد ۲/ ۴۲۳)

(۲۴۱۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم جن طریقوں سے علاج کرتے ہو ان میں سے اگر کسی میں بہتری ہے تو حجامت (پچھنے لگوانے) میں ہے۔

(۲٤۱۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ أَبِي الْحُرِّ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا حَجَّامًا ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْجُمَهُ ، فَأَخْرَجَ مَحَاجِمَ مِنْ قُرُونٍ ، فَأَلْزَمَهَا إِيَّاهُ ، وَشَرَطَهُ بِطَرَفِ شَفْرَةٍ ، فَصَبَّ الدَّمُ وَأَنَا عِنْدَهُ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ ، فَقَالَ :مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ ؟ عَلاَمَ تُمَكِّنُ هَذَا مِنْ جِلْدِكَ يَقْطَعُهُ ، قَالَ :فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :هَذَا الْحَجْمُ ، قَالَ :وَمَا الْحَجْمُ ؟ قَالَ :مِنْ خَيْرِ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ.

(حاکم ۲۰۸۔ احمد ۵/ ۹)

(۲۴۱۵۰) حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجام کو بلوایا اور اس کو حکم دیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے چنانچہ اس نے سینگوں کی سینگیاں نکالیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چپکا دیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بلیڈ کے کنارے سے چیرے لگانے لگا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بہہ پڑا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ اس دوران بنو فزارہ کا ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟۔ کس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو اپنی کھال پر قدرت دے رکھی ہے کہ یہ اس کو کاٹ رہا ہے۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا: ''یہ حجامت (پچھنے لگوانا) ہے۔'' اس آدمی نے پوچھا، حجامت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جن چیزوں سے لوگ علاج کرتے ہیں یہ ان میں سے بہترین چیز ہے۔''

(۲٤۱۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مَرَرْتُ بِمَلأٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلاَّ قَالُوا : عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ يَا مُحَمَّدُ. (ترمذی ۲۰۵۳۔ ابن ماجہ ۳۴۷۷)

(۲۴۱۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''معراج کی رات میں فرشتوں کی جماعتوں میں سے جس جماعت کے پاس سے بھی گزرا تو انہوں نے مجھے یہ ہی کہا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور حجامت (پچھنے لگوائیں) کروائیں۔''

(۲٤۱۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ بَنِي

سَلِمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تُعَالِجُونَ بِهِ شِفَاءٌ ، فَفِي شَرْطَةِ مِنْ مِحْجَمٍ ، أَوْ فِي شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ ، أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ يُصِيبُ بِهَا أَلَمًا ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

(۲۴۱۵۲) بنوسلمہ کے ایک انصاری سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جن چیزوں کے ذریعہ تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کسی چیز میں شفاء ہے تو وہ سینگی کے چیرنے میں ہے یا شہد کے پینے میں ہے یا آگ سے داغنے میں ہے۔ جو داغنا تکلیف کے موافق ہو۔ اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں داغ لگواؤں۔''

(۲٤۱٥۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ ، أَوْ فِي شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

(بخاری ۵۶۸۳۔ مسلم ۷۱)

(۲۴۱۵۳) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سُنا: ''اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں خیر ہے تو سینگی کے چیرے میں ہے یا شہد کے پینے میں ہے۔ یا آگ کے داغ لگانے میں ہے جو کہ بیماری کے موافق ہو۔ لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں داغ لگواؤں۔

(٤٣) مَا قَالُوا فِي الْعَسَلِ

شہد کے بارے میں جو روایات ہیں

(۲٤۱٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ ، قَالَ : اسْقِهِ عَسَلاً ، فَسَقَاهُ ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلاَّ اسْتِطْلاَقًا ، قَالَ : اسْقِهِ عَسَلاً ، فَسَقَاهُ ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلاَّ اسْتِطْلاَقًا ، قَالَ : اسْقِهِ عَسَلاً ، فَإِمَّا فِي الثَّالِثَةِ ، وَإِمَّا فِي الرَّابِعَةِ حَسِبْتُهُ قَالَ : فَشُفِيَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَدَقَ اللَّهُ ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ. (بخاری ۵۶۸۴۔ مسلم ۹۱)

(۲۴۱۵۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک آدمی جناب نبی کریم ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کو شہد پلاؤ۔'' چنانچہ اس آدمی نے اپنے بھائی کو شہد پلایا۔ پھر (دوبارہ) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس کو شہد پلایا ہے لیکن شہد نے اس کے دست میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اس کو شہد پلاؤ۔'' چنانچہ اس

آدمی نے (دوبارہ) اپنے بھائی کو شہد پلایا۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس کو شہد پلایا ہے لیکن شہد نے تو اس کے دست میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے (پھر) ارشاد فرمایا: ''تم اس کو شہد پلاؤ''۔ پھر تیسری بار یا چوتھی بار تھی (میرے خیال میں) کہ اس آدمی نے بتایا۔ وہ مریض صحت یاب ہو گیا ہے۔ اس پر جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔''

(٢٤١٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ يَعْفُورِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا اشْتَكَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا فَلْيَسْأَلِ امْرَأَتَهُ ثَلاَثَةَ دَرَاهِمَ مِنْ صَدَاقِهَا ، فَيَشْتَرِي بِهِ عَسَلاً ، فَيَشْرَبُهُ بِمَاءِ السَّمَاءِ ، فَيَجْمَعُ اللَّهُ الْهَنِيءَ الْمَرِيءَ ، وَالْمَاءَ الْمُبَارَكَ ، وَالشِّفَاءَ .

(۲۴۱۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی تکلیف ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی بیوی سے اس کے مہر میں سے تین درہم مانگ لے اور ان سے شہد خرید لے پھر اس کو آسمان کے پانی سے ملا کر پی لے پس اللہ تعالیٰ خوش حالی، مبارک پانی اور شفا کو اکٹھا کر دیں گے۔

(٢٤١٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ : مَا لِلنُّفَسَاءِ عِنْدِي إِلاَّ التَّمْرُ ، وَلاَ لِلْمَرِيضِ إِلاَّ الْعَسَلُ.

(۲۴۱۵۶) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میرے پاس نفاس والی عورتوں کے لئے کھجور اور عام مریض کے لئے شہد کے علاوہ کوئی علاج نہیں ہے۔

(٢٤١٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ : الْقُرْآنِ وَالْعَسَلِ. (ابن ماجه ٣٤٥٢۔ حاكم ٢٠٠)

(۲۴۱۵۷) حضرت اسود سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں۔ تم دو شفاؤں کو لازم پکڑو۔ قرآن اور شہد۔

(٢٤١٥٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ بَطْنَ أَخِيهِ ، فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالْعَسَلِ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ فَقَالَ: كَأَنَّهُ، فَقَالَ: كَذَبَ بَطْنُ أَخِيك، وَصَدَقَ الْقُرْآنُ، عَلَيْكَ بِالْعَسَلِ.

(۲۴۱۵۸) حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اپنے بھائی کے پیٹ خراب ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر شہد لازم ہے۔'' وہ آدمی دوبارہ شکایت لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ وہ ویسا ہی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اور قرآن سچا ہے۔ تم ضرور شہد کو استعمال کرو۔''

(٢٤١٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ لِلنُّفَسَاءِ الرُّطَبَ.

(۲۴۱۵۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ پہلے لوگ نفاس والی عورتوں کے لئے تر کھجوروں کو اچھا سمجھتے تھے۔

(٢٤١٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : مَا لِلنُّفَسَاءِ إِلاَّ الرُّطَبُ ، لأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَهُ رِزْقًا لِمَرْيَمَ.

(۲۴۱۶۰) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نفاس والی عورتوں کے لئے تر کھجور ہی (سب سے بہتر) ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حضرت مریم کے لئے رزق بنایا تھا۔

(٤٤) فِي الْكَمْأَةِ

کھمبی کے بارے میں

(٢٤١٦١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَهِيَ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. (بخاری ۴۴۷۸۔ مسلم ۱۵۷)

(۲۴۱۶۱) حضرت سعید بن زید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کھمبی منّ میں سے ہے اور یہ آنکھ کے لئے شفاء ہے۔''

(٢٤١٦٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ أَكْمُؤٌ ، فَقَالَ : هَؤُلاَءِ مِنَ الْمَنِّ ، وَهِيَ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. (ابن ماجه ۳۴۵۳۔ احمد ۳/ ۴۸)

(۲۴۱۶۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے دستِ مبارک میں کھمبیاں تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ کھمبیاں منّ میں سے ہیں اور یہ آنکھ کے لئے شفاء ہیں۔''

(٢٤١٦٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَهِيَ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. (دارمی ۲۸۴۰)

(۲۴۱۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کھمبی ( ) میں سے ہے اور یہ آنکھ کے لئے شفاء ہے۔''

(٢٤١٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عن رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ حُذَيْفَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

(۲۴۱۶۴) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھمبی منّ میں سے ہے اور یہ آنکھ کے لئے شفاء ہے۔''

(٢٤١٦٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

(۲۴۱۶۵) حضرت سعد بن زید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کھمبی منّ میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے۔''

(٤٥) فِي الدَّابَّةِ يُوضَعُ عَلَى جُرْحِهَا شَعْرُ الْخِنْزِيرِ

جانور کے زخم پر خنزیر کا بال رکھنے کے بارے میں

(٢٤١٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ وَاسِطٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا عِيَاضٍ عَنْ شَعْرِ الْخِنْزِيرِ يُوضَعُ عَلَى جُرْحِ الدَّابَّةِ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۴۱۶۶) اہل واسط کے ایک شیخ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عیاض سے جانور کے زخم پر خنزیر کا بال رکھنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(٤٦) فِي دَمِ الْعَقِيقَةِ يُطْلَى بِهِ الرَّأْسُ

عقیقہ کے خون کے ذریعہ سر کی مالش کرنا

(٢٤١٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يُطْلَى رَأْسُ الصَّبِيِّ مِنْ دَمِ الْعَقِيقَةِ ، وَقَالَ الْحَسَنُ :رِجْسٌ.

(۲۴۱۶۷) حضرت حسن اور حضرت محمد کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ بچہ کا سر، عقیقہ کے خون سے مالش کیا جائے اور حضرت حسن کہتے ہیں۔ ناپاک چیز ہے۔

(٤٧) فِي مَرَارَةِ الذِّئْبِ يُتَدَاوَى بِهَا

بھیڑیے کے پتے کے ذریعہ علاج کرنے کے بیان میں

(٢٤١٦٨) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ مَرَارَةَ الذِّئْبِ.

(۲۴۱۶۸) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ بھیڑیے کے پتے (کے استعمال) کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٤٨) فِي قَطْعِ الْبَوَاسِيرِ

بواسیر کاٹنے کے بیان میں

(٢٤١٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ عُقْبَةَ النَّاجِي ، قَالَ :سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ قَطْعِ الْبَوَاسِيرِ ؟

فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ :اجْعَلْ عَلَيْهِ دُهْنَ خَلٍّ.

(۲۴۱۶۹) حضرت بشیر بن عقبہ ناجی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے بواسیر کاٹنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔ اور فرمایا: بلکہ اس پر تم سرکہ کا تیل ڈالو۔

(۴۹) فِي الرَّجُلِ يُعَالِجُ الدَّابَّةَ وَيَسْطُو عَلَيْهَا

جانور پر غلبہ پا کر جانور کا علاج کرنے والے شخص کے بیان میں

(۲٤۱۷۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ :الرَّجُلُ يَسْطُو عَلَى النَّاقَةِ ؟ قَالَ :مَا أَرَى ذَلِكَ إِلاَّ مِنَ الْفَسَادِ.

(۲۴۱۷۰) حضرت ابن عون رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے کہا۔ ایک آدمی نے اونٹنی پر غلبہ پایا (علاج کے لئے)؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں تو اس کو فساد کا ذریعہ دیکھتا ہوں۔

(۲٤۱۷۱) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهُ.

(۲۴۱۷۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ اس عمل کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۵۰) فِي الْجُنْدُبَادَسْتَر

جند بادستر کے بارے میں

(۲٤۱۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الْحَارِثِ، قَالَ:إِذَا كَانَ الْجُنْدُبَادَسْتَر ذَكِيًّا، فَلاَ بَأْسَ.

(۲۴۱۷۲) حضرت حارث سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جب جند بادستر ہوشیار ہو تو اس کے (استعمال میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤۱۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجُنْدُبَادَسْتَر ؟ فَقَالَ :إِذَا كَانَ ذَكِيًّا فَلاَ بَأْسَ بِهِ ، وَكَانَ يَكْرَهُ غَيْرَ الذَّكِيِّ.

(۲۴۱۷۳) حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے جند بادستر کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو انہوں نے کہا۔ جب یہ ہوشیار ہو تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن وہ غیر ہوشیار کے بارے میں کراہت کے قائل تھے۔

(۵۱) فِي لَحْمِ الْكَلْبِ يُتَدَاوَى بِهِ

کتے کے گوشت کے ذریعہ علاج کرنے کے بیان میں

(۲٤۱۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، قَالَ :سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ يَتَدَاوَى بِلَحْمِ كَلْبٍ ؟ فَقَالَ :إِنْ تَدَاوَى بِهِ فَلاَ شَفَاهُ اللَّهُ.

(۲۴۱۷۴) حضرت داؤد رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کتے کے گوشت کے ذریعہ علاج کرتا ہے؟ تو حضرت شعبی رحمہ اللہ نے جواب دیا۔ یہ آدمی اگر کتے کے گوشت سے علاج کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شفاء ہی نہ دے۔

(۲٤۱۷٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ أَصَابَتْهُ حُمَّى رِبْعٍ ، فَنُعِتَ لَهُ جَنْبُ ثَعْلَبٍ ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ.

(۲۴۱۷۵) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ انہیں چوتھے دن آنے والا بخار ہوا تو ان کے سامنے لومڑی کے پہلو کی تعریف کی گئی تو انہوں نے اس کو کھانے سے انکار کر دیا۔

(٥٢) فِي حُمَّى الرِّبْعِ ، وَمَا يُوصَفُ مِنْهَا

چوتھے دن آنے والا بخار اور اس کے بارے میں اقوال

(۲٤۱۷٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :إِذَا كَانَتْ حُمَّى رِبْعٍ فَلْيَأْخُذْ ثَلاَثَةَ أَرْبَاعٍ مِنْ سَمْنٍ ، وَرُبُعًا مِنْ لَبَنٍ ، ثُمَّ يَشْرَبُهُ.

(۲۴۱۷۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ جب چوتھے دن والا بخار ہو تو چاہیئے کہ چار حصوں میں تین حصے گھی اور ایک حصہ دودھ لیا جائے پھر آدمی اس کو پی لے۔

(٥٣) فِي الضِّفْدِعِ يُتَدَاوَى بِلَحْمِهِ

مینڈک کے گوشت کے ذریعہ علاج کرنے کے بیان میں

(۲٤۱۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : ذَكَرَ طَبِيبٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَاءً يُجْعَلُ فِيهِ الضِّفْدَعُ ، فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الضِّفْدِعِ. (ابوداؤد ۵۲۲۷۔ احمد ۳/ ۴۹۹)

(۲۴۱۷۷) حضرت عبد الرحمان بن عثمان سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک طبیب نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ایسی دواء کا ذکر کیا جس میں مینڈک ڈالے جاتے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(۲٤۱۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لاَ تَقْتُلُوا الضَّفَادِعَ ، فَإِنَّ نَقِيقَهَا الَّذِي تَسْمَعُونَ ، تَسْبِيحٌ.

(۲۴۱۷۸) حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ تم مینڈکوں کو قتل نہ کرو کیونکہ تم ان کی جو آواز سنتے ہو وہ تسبیح ہے۔

(٥٤) فِي الثَّعْلَبِ يُتَدَاوَى بِلَحْمِهِ

لومڑی کے گوشت کے ذریعہ علاج کرنے کے بیان میں

(٢٤١٧٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الثَّعْلَبُ مِنَ السِّبَاعِ.

(۲۴۱۷۹) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ لومڑی کا شمار درندوں میں ہوتا ہے۔

(٥٥) فِيمَنْ يُنْعَتُ لَهُ أَنْ يَشْرَبَ مِنْ دَمِهِ

جس آدمی کے لئے یہ تجویز کیا گیا ہو کہ وہ اپنا خون پئے

(٢٤١٨٠) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ ، وَكَانَ ثِقَةً ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وُجِعَ كَبِدُهُ ، فَنُعِتَ لَهُ أَنْ يُشْرَمَ عَلَى كَبِدِهِ ، وَأَنْ يَشْرَبَ مِنْ دَمِهِ ؟ فَقَالَ : لَا بَأْسَ ، هِيَ ضَرُورَةٌ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : قُلْتُ لَهُ : أَلَيْسَ الدَّمُ حَرَامًا ؟ قَالَ : ذَلِكَ مِنْ ضَرُورَةٍ.

(۲۴۱۸۰) حضرت عطاء کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس کے جگر میں بیماری تھی اور اس کے لئے یہ علاج تجویز کیا گیا کہ وہ اپنے جگر کو کاٹے اور اس کا خون پئے؟ تو حضرت عطاء نے کہا۔ اس میں کوئی حرج کی بات نہیں یہ ضرورت ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عطاء سے کہا۔ کیا خون حرام نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ پینا بوجہ ضرورت کے ہے۔

(٢٤١٨١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: إِذَا اضْطُرَّ إِلَى مَا حَرُمَ عَلَيْهِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ، فَهُوَ لَهُ حَلَالٌ.

(۲۴۱۸۱) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب آدمی اس چیز کے استعمال میں مجبور ہو جائے تو جو چیز آدمی پر حرام ہو وہ حلال ہو جاتی ہے۔

(٥٦) فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدُهَا ، مَا يُصْنَعُ بِهَا ؟

عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہو تو اس عورت کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟

(٢٤١٨٢) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُوتُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ ، يَسْطُو عَلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَسْتَخْرِجُهُ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۴۱۸۲) حضرت ابن جریج سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جو اس حال میں مری کہ اس کے پیٹ میں بچہ تھا۔ (کیا) آدمی اس عورت پر غلبہ پا کر بچہ کو نکال سکتا ہے؟ تو حضرت عطاء رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند کیا۔

(۲٤۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَسْطُوَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْأَةِ ، إِذَا لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى امْرَأَةٍ تُعَالِجُ.

(۲۴۱۸۳) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ جب کوئی عورت علاج کے لئے نہ مل سکے تو کوئی مرد عورت پر غلبہ پا کر بچہ نکالے۔

(۲٤۱۸٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قَالَتْ أُمُّ سِنَانٍ :إِذَا أَنَا مِتُّ فَشُقُّوا بَطْنِي ، فَإِنَّ فِيهِ سَيِّدَ غَطَفَانَ ، قَالَ : فَلَمَّا مَاتَتْ شَقُّوا بَطْنَهَا فَاسْتَخْرَجُوا سِنَانًا.

(۲۴۱۸۴) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت ام سنان نے کہا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو تم میرے پیٹ کو پھاڑ دینا کیونکہ میرے پیٹ میں غطفان کا سردار ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جب وہ مر گئی تو لوگوں نے ان کا پیٹ پھاڑا اور سنان کو باہر نکالا۔

(۵۷) فِي الشَّمْسِ مَنْ يَكْرَهُهَا ، وَيَقُولُ هِيَ دَاءٌ

جو لوگ دھوپ کو ناپسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بیماری ہے

(۲٤۱۸۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ الْحَارِثُ بْنُ كَلَدَةَ ، وَكَانَ طَبِيبَ الْعَرَبِ ؛ أَكْرَهُ الشَّمْسَ لِثَلاَثٍ ، تُثْقِلُ الرِّيحَ ، وَتُبْلِي الثَّوْبَ ، وَتُخْرِجُ الدَّاءَ الدَّفِينَ.

(۲۴۱۸۵) حضرت عبد الملک بن عمیر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حارث بن کلدہ جو کہ پر عرب کے طبیب تھے۔ کہتے ہیں۔ میں سورج کو تین وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔ ہوا کو بوجھل کر دیتا ہے۔ کپڑے کو پرانا کر دیتا ہے۔ اور دبی ہوئی بیماری کو باہر نکال دیتا ہے۔

(۲٤۱۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ مَحْفُوظِ بن عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً فِي الشَّمْسِ ، فَقَالَ :تَحَوَّلْ إِلَى الظِّلِّ فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ.

(۲۴۱۸۶) حضرت محفوظ بن علقمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دھوپ میں (کھڑے) دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سایہ کی طرف چلے جاؤ۔ پس بلاشبہ وہ بابرکت چیز ہے۔''

(۲٤۱۸۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ أَبِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الشَّمْسِ ، فَأَمَرَ بِهِ ، فَحُوِّلَ إِلَى الظِّلِّ.

(۲۴۱۸۷) حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میرے والد اس حالت میں تشریف لائے جبکہ آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اور (آ کر) آپ ﷺ کے سامنے دھوپ میں کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تو وہ سایہ کی طرف چل دیئے۔

(۲٤۱۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :اسْتَقْبِلُوا الشَّمْسَ بِجِبَاهِكُمْ ، فَإِنَّهَا

حَمَّامُ الْعَرَبِ.

(۲۴۱۸۸) حضرت سمرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''دھوپ کی طرف اپنی پیشانیوں کو کرو۔ کیونکہ یہ عرب کا حمام ہے۔

(۵۸) مَنْ كَانَ يَقُولُ مَاءُ زَمْزَمَ فِيهِ شِفَاءٌ

جو لوگ کہتے ہیں زمزم کے پانی میں شفاء ہے

(۲٤۱۸۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ قَالَ : مَاءُ زَمْزَمَ شِفَاءٌ لِمَا شُرِبَ لَهُ.

(۲۴۱۸۹) حضرت مجاہد سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ آب زم زم، ہر اس چیز کے لئے شفاء ہے جس کے لئے اس کو پیا جائے۔

(۲٤۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي مَاءِ زَمْزَمَ يُخْرِجُ بِهِ مِنَ الْحَرَمِ ، فَقَالَ : انْتَقَلَ كَعْبٌ بِثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَاوِيَةٍ إِلَى الشَّامِ يَسْتَشْفُونَ بِهَا.

(۲۴۱۹۰) حضرت عطاء سے آب زم زم کو حرم سے باہر لے جانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کعب نے بارہ عدد راویۃ کو شام کی طرف بھیجا اور وہ اس کے ذریعہ شفاء حاصل کرتے ہیں۔

(۲٤۱۹۱) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا ، وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ.

(۲۴۱۹۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''آب زم زم ہر اس مقصد کو پورا کرتا ہے۔ جس کے لیے اس کو پیا جائے۔''

(۵۹) فِي وَضْعِ الْمَاءِ فِي الشِّنَانِ، وَأَيَّ سَاعَةٍ يُصَبُّ عَلَيْهِ ؟

پانی کو مشکیزہ میں رکھنے کا بیان اور یہ بات کہ کس وقت اس کو بہایا جائے گا

(۲٤۱۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا بِأَصْحَابِهِ ، فَمَرَّ قَوْمٌ مُسْغِبُونَ ، يَعْنِي جِيَاعًا ، بِشَجَرَةٍ خَضْرَاءَ فَأَكَلُوا مِنْهَا ، فَكَأَنَّمَا مَرَّتْ بِهِمْ رِيحٌ فَأَخْمَدَتْهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَرِّسُوا الْمَاءَ فِي الشِّنَانِ ، ثُمَّ صُبُّوهُ عَلَيْكُمْ فِيمَا بَيْنَ الأَذَانَيْنِ مِنَ الصُّبْحِ ، وَاحْدُرُوا الْمَاءَ حَدْرًا ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ ، فَفَعَلُوا ذَلِكَ ، فَكَأَنَّمَا نَشِطُوا مِنْ عُقُلٍ.

(۲۴۱۹۲) حضرت ابو عثمان نہدی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ایک غزوہ کا سفر کیا۔ اس دوران کچھ لوگ بھوک کی حالت میں ایک سرسبز درخت کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس درخت کو کھانا شروع کیا۔ پس

یں محسوس ہوا کہ ان پر کوئی ہوا آئی اور انہیں بُجھا ہوا کر گئی ہے۔ اس پر جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''چھوٹے مشکیزے میں پانی کو ٹھنڈا کرو اور پھر صبح کی دو اذانوں کے درمیان تم اس پانی کو اپنے اوپر بہاڑ الو اور پانی کو اور اللہ کا نام یاد کرو۔'' چنانچہ صحابہ کرام ﷺ نے یہ عمل کیا تو (اس کا اثر یہ ہوا کہ) گویا وہ لوگ بندھن سے کھول دیئے گئے ہیں۔

(٦٠) فِي تَوَسُّدِ الرَّجُلِ عَنْ يَمِينِهِ إِذَا أَكَلَ

جب آدمی کھانا کھائے اور دائیں کروٹ پر تکیہ لگائے

٢٤١٩٣) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ ، قَالَ :أَكَلَ ابْنُ سِيرِينَ يَوْمًا ثُمَّ اتَّكَأَ عَلَى يَمِينِهِ ، قَالَ :فَقُلْتُ :إِنَّ الأَطِبَّاءَ يَكْرَهُونَ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَيَتَّكِءَ عَلَى يَمِينِهِ ، فَقَالَ :إِنَّ كَعْبًا لَمْ يَكُنْ يَكْرَهُ ذَلِكَ ، كَانَ يَقُولُ :تَوَسَّدْ يَمِينَكَ ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ، فَإِنَّهَا وَفَاةٌ.

(۲۴۱۹۳) حضرت عاصم بن احوص بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ایک دن کھانا کھایا اور پھر دائیں کروٹ پر تکیہ لگا یا۔ عاصم کہتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا۔ اطباء اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ آدمی کھانا کھائے اور دائیں کروٹ پر تکیہ لگائے۔ تو حضرت ابن سیرین نے فرمایا۔ حضرت کعب ؒ اس کو مکروہ نہیں سمجھتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ تم اپنے دائیں پہلو پر تکیہ لگاؤ پھر قبلہ رخ ہو جاؤ۔

(٦١) فِي مَاءِ الْفُرَاتِ ، وَمَاءِ دِجْلَةَ

فرات اور دجلہ کے پانی کے بارے میں

٢٤١٩٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :مَرِضَ رَجُلٌ بِالْمَدَائِنِ ، قَالَ :أُرَاهُ مِنَ الْمُنَافِقِينَ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :احْمِلُوهُ عَلَى مَاءَ الْفُرَاتِ ، فَإِنَّ مَاءَ الْفُرَاتِ أَخَفُّ مِنْ مَاءِ دِجْلَةَ ، قَالَ :فَحُمِلَ فَمَاتَ.

(۲۴۱۹۴) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مقام مدائن میں ایک آدمی بیمار ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں: میرے خیال میں وہ منافق تھا تو حضرت حذیفہ نے فرمایا: اس آدمی کو فرات کے پانی میں لے جاؤ۔ کیونکہ فرات کا پانی دجلہ کے پانی سے ہلکا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس اس آدمی کو لے جایا گیا تو وہ مر گیا۔

(٦٢) مَنْ كَرِهَ الدَّوَاءَ، يُجْعَلُ فِيهِ الْبَوْلُ

جو لوگ دوائی میں پیشاب ملانے کو مکروہ سمجھتے ہیں

٢٤١٩٥) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الدَّوَاءَ يُجْعَلُ فِيهِ الْبَوْلُ ، وَيَنْهَى عَنْهُ.

(۲۴۱۹۵) حضرت حسن رطیقیلہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ایسی دواء کو ناپسند کرتے تھے جس میں پیشاب ڈالا جائے اور اس سے منع کرتے تھے۔

(٦٣) فِي الرَّجُلِ يَجْبُرُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْكَسْرِ ، أَوِ الشَّيْءِ

عورت کی ٹوٹی ہوئی ہڈی وغیرہ کو مرد کا جوڑنا

(٢٤١٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَنْكَسِرُ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يُجَبِّرَهَا الرَّجُلُ.

(۲۴۱۹۶) حضرت عطاء سے اس عورت کے بارے میں جس کی ہڈی ٹوٹ جائے، مروی ہے، کہتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اس کی ہڈی جوڑے۔

(٢٤١٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْمَزَنِيِّ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةٍ بِهَا جُرْحٌ : يُجْعَلُ نِطْعٌ ، ثُمَّ يُقَوَّرُهُ ، ثُمَّ يُدَاوِيهَا.

(۲۴۱۹۷) حضرت عبداللہ بن مغفل کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اس عورت کے بارے میں جس کو زخم لگا ہوا ہو۔ فرمایا: ایک چمڑا لے کر اس کو سوراخ کر لیا جائے اور پھر آدمی اس عورت کا علاج کرے۔

(٢٤١٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ : الْمَرْأَةُ يَنْكَسِرُ مِنْهَا الْفَخِذُ ، أَوِ الذِّرَاعُ ، أَجْبُرُهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۴۱۹۸) حضرت قتادہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے پوچھا کہ ایک عورت کی ران یا کہنی ٹوٹ جاتی ہے تو کیا میں اس کو جوڑ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

(٢٤١٩٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ طَاوُوسًا عَنِ الْمَرْأَةِ يَكُونُ بِهَا الْجُرْحُ ، كَيْفَ يُدَاوِيهَا الطَّبِيبُ ؟ قَالَ : يُجِيبُ مَوْضِعَ الْجُرْحِ مِنَ الثَّوْبِ ، ثُمَّ يُدَاوِيهَا الطَّبِيبُ.

(۲۴۱۹۹) حضرت سلمہ بن وہرام سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس سے زخمی عورت کے بارے میں سوال کیا کہ طبیب اس کا علاج کیسے کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ زخم کے مقام پر کپڑے کو شگاف دے دے اور پھر عورت کا علاج کرے۔

(٢٤٢٠٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَكُونُ بِهَا الْجُرْحُ ؟ قَالَ : يُخَرَّقُ مَوْضِعُهُ، ثُمَّ يُدَاوِيهَا الرَّجُلُ.

(۲۴۲۰۰) حضرت شعبی رطیقیلہ سے روایت ہے کہ ان سے زخمی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: زخم کے مقام پر

(کپڑے کو) شگاف دے کر مرد طبیب اس کا علاج کرے گا۔

(۲٤٢٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَنْكَسِرُ، قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُجَبِّرَهَا الرَّجُلُ.

(۲۴۲۰۱) حضرت عامر سے ایسی عورت کے بارے میں جس کی ہڈی ٹوٹ جائے روایت ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس کو مرد پٹی کرے۔

(٢٤٢٠٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبْجَرَ يَقُولُ: دَعْ عَشَاءَ اللَّيْلِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا.

(۲۴۲۰۲) حضرت حسین بن علی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں ابن ابجر کو کہتے سُنا کہ تم رات کو کھانا چھوڑ دو الا یہ کہ تم دن کو روزے سے ہو۔

(٦٤) دَوَاءُ الضَّعْفِ

کمزوری کا علاج

(٢٤٢٠٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبْجَرَ، يَقُولُ: اللَّحْمُ كُلُّهُ حَارٌّ.

(۲۴۲۰۳) حضرت حسین بن علی کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابجر کو کہتے سُنا کہ سارے گوشت گرم ہیں۔

(٢٤٢٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَرْزُوقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو حَسَّانِ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ؛ أَنَّ نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ شَكَا إِلَى اللهِ الضَّعْفَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَطْبُخَ اللَّحْمَ بِاللَّبَنِ، فَإِنَّ الْقُوَّةَ فِيهِمَا.

(۲۴۲۰۴) حضرت مطر الوراق بیان کرتے ہیں کہ سابقہ انبیاء میں سے کسی نبی نے اللہ تعالیٰ سے ضُعف کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ وہ گوشت کو دودھ کے ساتھ پکائیں کیونکہ ان دونوں میں طاقت ہے۔

(٦٥) رُقْيَةُ الرَّهْصَةِ

گھوڑے کے سُم کے زخم کا تعویذ

(٢٤٢٠٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلَى بَنِي مَرْوَانَ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي الرَّهْصَةِ: بِسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْوَاقِي، وَأَنْتَ الْبَاقِي، وَأَنْتَ الشَّافِي، قَالَ: ثُمَّ يَعْقِدُ خَيْطًا فِيهِ حَدِيدٌ، أَوْ شَعْرٌ، ثُمَّ يَرْبِطُ بِهِ الرَّهْصَةَ.

(۲۴۲۰۵) حضرت مکحول کے بارے میں روایت ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اِن کو یہ کہتے سُنا کہ وہ گھوڑے کے سم کے زخم کے بارے کہتے تھے کہ ''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو بچانے والا ہے۔ اور تو ہی باقی رہنے والا ہے۔ اور تو ہی شفا دینے والا ہے۔'' راوی کہتے ہیں۔ پھر وہ ایک دھاگہ میں گرہ لگاتے تھے جس میں لوہا یا بال ہوتا پھر اس کے ذریعہ وہ سُم کو زخم کو باندھ دیتے تھے۔

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

(۱) مَنْ حَرَّمَ الْمُسْكِرَ ، وَقَالَ هُوَ حَرَامٌ ، وَنَهى عنه

جولوگ نشہ آور چیز کو حرام قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حرام ہے اور اس سے منع کرتے ہیں

(٢٤٢٠٦) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا : الْبِتْعُ ، وَالْمِزْرُ ، وَالذُّرَةُ ، فَقَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

(بخاری ۴۳۴۳۔ مسلم ۷۵)

(۲۴۲۰۶) حضرت ابو بردہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو یمن کی طرف بھیجا تو انہوں نے وہاں بنائے جانے والے مشروبات، شہد کی نبیذ، گندم کی نبیذ، جو کی نبیذ، کے بارے آپ ﷺ سے پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(٢٤٢٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ ، فَهُوَ حَرَامٌ. (بخاری ۵۵۸۶۔ مسلم ۶۹)

(۲۴۲۰۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ اس روایت کو آپ ﷺ تک پہنچاتی ہیں۔ ''ہر مشروب جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔''

(٢٤٢٠٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، قَالَ : وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ. (مسلم ۷۳۔ ابوداؤد ۳۶۷۱)

(۲۴۲۰۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔

(۲٤۲۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (ابوداؤد ۳٦۸۰۔ احمد ٦/ ۷۲)

(۲۴۲۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(۲٤۲۱۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (ابوداؤد ۳٦۷۲)

(۲۴۲۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(۲٤۲۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ بِهَا عَمَلاً شَدِيدًا ، وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمْحِ نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا ، وَعَلَى بَرْدِ بِلاَدِنَا ؟ قَالَ : هَلْ يُسْكِرُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَاجْتَنِبُوهُ ، قَالَ : ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : هَلْ يُسْكِرُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَاجْتَنِبُوهُ ، قُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَاقْتُلُوهُمْ.

(ابوداؤد ۳٦۷٦۔ احمد ٤/ ۲۳۱)

(۲۴۲۱۱) حضرت دَیلم حِمیَری سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ایک ٹھنڈے علاقہ میں رہتے ہیں اور وہاں ہم سخت کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں سے ایک قسم کا مشروب تیار کرتے ہیں جس کو پی کر ہم اپنے اعمال اور اپنے علاقوں کی ٹھنڈک پر تقویت حاصل کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا وہ نشہ آور ہوتا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پس تم اس سے بچو۔'' راوی کہتے ہیں کہ میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (واپس) آیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی بات (دوبارہ) کہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا یہ مشروب نشہ آور ہوتا ہے۔''؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پھر تم اس سے اجتناب کرو۔'' میں نے عرض کیا۔ لوگ تو اس مشروب کو چھوڑنے والے نہیں ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''اگر لوگ اس مشروب کو نہ چھوڑیں تو تم ان سے قتال کرو۔''

(۲٤۲۱۲) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ سِرَاجِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَمَّتِهِ خَالِدَةَ بِنْتِ طَلْقٍ ، قَالَتْ : حدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ صُحَارُ عَبْدِ الْقَيْسِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَرَى فِي شَرَابٍ نَصْنَعُهُ مِنْ ثِمَارِنَا ؟ قَالَ : فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ

قَامَ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ ، قَالَ : مَنِ السَّائِلُ عَنِ الْمُسْكِرِ ؟ يَا سَائِلاً عَنِ الْمُسْكِرِ ، لَا تَشْرَبْهُ ، وَلَا تَسْقِهِ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا شَرِبَهُ قَطُّ رَجُلٌ ابْتِغَاءَ لَذَّةِ سُكْرِهِ ، فَيَسْقِيَهُ اللَّهُ خَمْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (طبرانی ۸۲۵۹)

(۲۴۲۱۲) حضرت خالدہ بنت طلق سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ہم لوگ اللہ کے نبی ﷺ کے ہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو صحار عبد القیس آئے اور انہوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اس مشروب کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جسے ہم اپنے پھلوں سے تیار کرتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ان کی یہ بات سن کر رُخ مبارک اُن سے پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے آپ ﷺ سے تین مرتبہ یہی سوال کیا۔ پھر آپ ﷺ ہمیں لے کر اُٹھے اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پس جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''نشہ آور مشروب کے بارے میں پوچھنے والا کون ہے؟ اے نشہ آور چیز کے بارے میں سوال کرنے والے! تم اس مشروب کو نہ خود پیو اور نہ ہی کسی مسلمان کو پلاؤ۔ پس قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ کوئی آدمی بھی ایسا نہیں ہے کہ اس نے کبھی نشے کی لذت طلبی کے لئے شراب کو پیا ہو اور پھر بروزِ قیامت حق تعالیٰ اس کو شراب پلائیں۔''

(۲٤۲۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

(۲۴۲۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور (مشروب) حرام ہے۔''

(۲٤۲۱٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (ابوداؤد ۳۶۷۸۔ احمد ۲/ ۱۷۱)

(۲۴۲۱۴) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد سے، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(۲٤۲۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفْتِرٍ. (احمد ۶/ ۳۰۹۔ ابوداؤد ۳۶۷۹)

(۲۴۲۱۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور خرابی پیدا کرنے والی چیز سے منع کیا۔

(۲٤۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ وَاصِلٍ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الأَشْرِبَةِ فِي ظُرُوفِ الأَدَمِ ، فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا. (ابوداؤد ۳۶۹۱)

(۲۴۲۱۶) حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں سالن والے برتنوں میں مشروبات کے استعمال سے منع کیا کرتا تھا۔ لیکن اب تم ہر طرح کے برتن میں پی لیا کرو۔ صرف اس بات کا خیال کرو کہ تم نشہ آور چیز نہ پیو۔''

(۲٤۲۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اشْرَبُوا فِي الأَسْقِيَةِ كُلِّهَا ، وَلاَ تَشْرَبُوا مُسْكِرًا.

(۲۴۲۱۷) حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمام برتنوں میں پیو، لیکن تم نشہ آور چیز نہ پیو۔''

(۲٤۲۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَرْيَمَ بِنْتِ طَارِقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا ، قَالَتْ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

(۲۴۲۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(۲٤۲۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ.

(۲۴۲۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ (یہ بھی) فرماتے ہیں کہ ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔

(۲٤۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّ هَذِهِ الأَنْبِذَةَ تُنْبَذُ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ ؛ مِنَ التَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ ، وَالْعَسَلِ ، وَالْبُرِّ ، وَالشَّعِيرِ ، فَمَا خَمَّرْتَهُ مِنْهَا ، ثُمَّ عَتَّقْتَهُ ، فَهُوَ خَمْرٌ.

(۲۴۲۲۰) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔ یہ نبیذیں پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہیں۔ کھجور سے۔ کشمش سے، شہد سے، گندم سے، جو سے، پس جس کو تو ڈھانک دے اور پھر اس کو عمدہ سے کے لئے چھوڑ دے تو یہ خمر کہلائے گی۔

(۲٤۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيذِ ؟ فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ الْمُزَفَّتَةِ ، وَقَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (مسلم ۳۱۔ احمد ۱۱۲)

(۲۴۲۲۱) حضرت مختار سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: جناب نبی کریم ﷺ نے مزفت برتنوں سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(۲٤۲۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَرْيَمَ بِنْتِ طَارِقٍ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فِي نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ ، فَجَعَلْنَ يَسْأَلْنَهَا عَنِ الظُّرُوفِ الَّتِي يُنْبَذُ فِيهَا ؟ فَقَالَتْ : يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّكُنَّ

لَتُكثرن ظُرُوفًا وَتَسْأَلْنَ عنها ، مَا كَانَ كَثِيرٌ مِنهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاتَّقِينَ اللَّهَ ، وَمَا أَسْكَرَ إِحْدَاكُنَّ مِنَ الأَشْرِبَةِ فَلْتَجْتَنِبْهُ ، وَإِنْ أَسْكَرَ مَاءُ حُبِّهَا ، فَإِنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (حاکم ۱۴۷)

(۲۴۲۲۲) حضرت مریم بنت طارق سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ میں انصار کی عورتوں کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی۔ ان انصاری خواتین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان برتنوں کے بارے میں پوچھنا شروع کیا جن میں نبیذ بنائی جاتی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اہل ایمان کی عورتو! یقیناً تم نے برتین بہت بڑھا لیئے ہیں اور ان کے بارے میں تم سوال کر رہی ہو۔ ان میں سے بہت سے برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نہیں تھے۔ پس تم اللہ سے ڈرو، مشروبات میں سے جو مشروب تم میں سے کسی کو نشہ دے تو وہ اس مشروب سے اجتناب کرے۔ اگرچہ اس کے گھڑے کا پانی اس کو نشہ دے۔ کیونکہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(۲٤۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ قَالُوا : قَلِيلُ مَا أَسْكَرَ ، كَثِيرُهُ حَرَامٌ.

(بخاری ۴۶۱۹۔ مسلم ۲۳۲۲)

(۲۴۲۲۳) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ، حضرت طاوس رضی اللہ عنہ اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جس چیز کا کثیر حصہ نشہ آور ہو اس کا قلیل حصہ بھی حرام ہے۔

(۲٤۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ عَلَى مِنبَرِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَلا إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ ؛ مِنَ الْعِنَبِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالْعَسَلِ ، وَالْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ.

(۲۴۲۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مدینہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ وہ فرما رہے تھے۔ اے لوگو! خبردار، یقیناً شراب کی حرمت نے جس دن نازل ہونا تھا وہ ہوگئی۔ اور یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہے۔ انگور سے، کھجور سے، شہد سے، گندم سے اور جو سے۔ اور خمر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔

(۲٤۲۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : ذُكِرَ لِي أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ وَأَصْحَابَهُ شَرِبُوا شَرَابًا بِالشَّامِ ، وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ ، فَإِنْ كَانَ مُسْكِرًا جَلَدْتُهُمْ.

(۲۴۲۲۵) حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بتلایا گیا ہے کہ عبید اللہ اور اس کے ساتھیوں نے ملکِ شام میں شراب نوشی کی ہے۔ میں اس بارے میں پوچھوں گا۔ پس اگر وہ نشہ آور ہوئی تو میں ان کو کوڑے لگاؤں گا۔

(۲٤۲۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ يَحُدُّهُمْ.

(۲۴۲۲۶) حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ، انہیں حد لگا رہے تھے۔

(٢٤٢٢٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ حُرَيْثٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ: تَذَاكَرْنَا الطِّلاَءَ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ فَتَذَاكَرْنَاهُ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الأَشْعَرِيُّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَشْرَبُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا ، يُضْرَبُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْقَيْنَاتِ ، يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الأَرْضَ ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ.

(ابو داؤد ٣٦٨١۔ احمد ٥/ ٣٤٢)

(۲۴۲۲۷) حضرت مالک بن ابی مریم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم نے باہم طلاء...... انگور کے شیرہ کا پختہ مشروب...... کا تذکرہ کیا۔ اس دوران عبد الرحمٰن بن غنم ہمارے پاس آئے تو ہم نے ان کو بھی مذاکرہ میں شریک کر لیا۔ تو انہوں نے فرمایا: مجھ سے ابو مالک اشعری نے بیان کیا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں سے کچھ لوگ شراب نوشی کریں گے لیکن وہ اُس کا نام شراب نہیں رکھیں گے، ان کے سروں پر باجوں اور مغنیات کو بجایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں سے (کچھ کو) بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔''

(٢٤٢٢٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، عَنِ ابْنِ السِّمْطِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَسْتَحِلَّنَّ آخِرُ أُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ تُسَمِّيهَا. (احمد ٥/ ٣١٨۔ بزار ٢٦٨٩)

(۲۴۲۲۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کے آخری لوگ شراب کو ضرور بالضرور حلال سمجھیں گے اور اس کا شراب کے علاوہ کوئی نام رکھیں گے۔''

(٢٤٢٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيذِ ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالْمَاءِ ، عَلَيْكَ بِالسَّوِيقِ ، عَلَيْكَ بِالْعَسَلِ ، عَلَيْكَ بِاللَّبَنِ الَّذِي نَجَعْتَ بِهِ ، قَالَ ، فَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ: الْخَمْرَ تُرِيدُ ؟.

(۲۴۲۲۹) حضرت سعید بن عبد الرحمان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں؛ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: تم پانی لو۔ تم ستو لو۔ تم شہد لو۔ تم وہ دودھ لو جس کو تم خوش ہو کر پیتے ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے ان سے دوبارہ دوہرانے کا کہا۔ تو وہ فرمانے لگے۔ تمہارا ارادہ شراب کا تو نہیں؟

(٢٤٢٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ: أَحْدَثَ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَدْرِي مَا هِيَ ، فَلَيْسَ لِي شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً إِلاَّ الْمَاءُ وَاللَّبَنُ وَالْعَسَلُ.

(۲۴۲۳۰) حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ لوگوں نے بہت سے مشروبات نئے بنا لئے ہیں۔ جن کے بارے میں میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں؟ میں تو بیس سال سے پانی، دودھ اور شہد کے سوا کوئی مشروب نہیں استعمال کرتا۔

(٢٤٢٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ ؛ مِنَ الْعِنَبَةِ وَالنَّخْلَةِ.

(مسلم ۱۵۔ ابو داؤد ۳۶۷۰)

(۲۴۲۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خمر ان دو درختوں انگور اور کھجور سے بنتی ہے۔''

(٢٤٢٣٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، قَالَ : أُرَاهُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ. (نسائی ۵۱۱۹۔ دارمی ۲۰۹۹)

(۲۴۲۳۲) حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس چیز کے زیادہ سے نشہ آتا ہے میں تمہیں اس چیز کے کم سے منع کرتا ہوں۔''

(٢٤٢٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: أَنَا شَهِدْتُ مَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَأَنَا شَهِدْتُهُ رَخَّصَ وَقَالَ : اجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ.

(طحاوی ۲۲۹۔ احمد ۴/ ۸۷)

(۲۴۲۳۳) حضرت ابن مغفل سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ سے نہی ارشاد فرمائی۔ اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی اور فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرو۔''

(٢٤٢٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِعَةِ. (ترمذی ۳۶۵۴۔ ابن ماجہ ۳۶۵۴)

(۲۴۲۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جِعَہ (گندم اور جَو سے بنائی جانے والی) شراب سے منع فرمایا۔

(٢٤٢٣٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنِ الْجِعَةِ ؟ فَقَالَ : شَرَابٌ يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ مِنَ الشَّعِيرِ.

(۲۴۲۳۵) حضرت مسلم بطین سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو شیبانی سے جِعَہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا: یہ ایک مشروب ہے جو یمن میں جَو سے بنایا جاتا ہے۔

(٢٤٢٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذِقِ ؟ فَقَالَ : سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذِقَ، أَنَا أَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ. (بخاری ۵۵۹۸۔ نسائی ۵۱۱۶)

(۲۴۲۳۶) حضرت ابوالجویریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق...... وہ شیرہ انگور جس کو ہلکا پکایا جائے اور وہ سخت ہو جائے ...... کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: باذق کے بارے میں سوال کرنے میں محمد نے پہل کر لی ہے۔ میں اہل عرب میں سے پہلا شخص تھا جس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا۔

(۲٤۲۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : كَانَ قَوْمٌ عَلَى شَرَابٍ ، فَسَكِرَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَجَلَدَهُمْ كُلَّهُمْ.

(۲۴۲۳۷) حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے۔ کہ کچھ لوگ شراب کی محفل میں شریک تھے ان میں سے ایک آدمی کو نشہ آ گیا تو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے تمام شرکاء محفل کو کوڑے لگائے۔

(۲٤۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِقَوْمٍ قَعَدُوا عَلَى شَرَابٍ ، مَعَهُمْ رَجُلٌ صَائِمٌ ، فَضَرَبَهُمْ وَقَالَ : لاَ تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ.

(۲۴۲۳۸) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس کچھ لوگوں کو لایا گیا۔ جو شراب پر اکٹھے بیٹھے تھے، ان میں ایک روزہ دار بھی تھا۔ آپ نے ان سب کو کوڑے لگوائے اور فرمایا۔ تم ان لوگوں کے ساتھ تب تک نہ بیٹھو جب تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں۔

(۲٤۲۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ هَذِهِ الأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِيهَا ، وَاجْتَنِبُوا مَا أَسْكَرَ.

(۲۴۲۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں ان برتنوں سے منع کرتا ہوں لیکن (اب) تم ان برتنوں میں پی لیا کرو۔ اور نشہ آور چیزوں سے اجتناب رکھو۔''

(۲٤۲٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَانَ أَبُوكَ يَشْرَبُ النَّبِيذَ؟ قَالَ : نَعَمْ ، حَتَّى لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَنَهَاهُ عَنْهُ.

(۲۴۲۴۰) حضرت شعبہ، اشعث بن ابی الشعثاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا۔ تمہارے والد نبیذ پیا کرتے تھے؟ اشعث نے کہا۔ ہاں، پیتے تھے یہاں تک کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو انہوں نے والد صاحب کو نبیذ سے منع کر دیا۔

(۲٤۲٤۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ نَادَى : ﴿لاَ تَقْرَبُوا الصَّلاَةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى﴾.

(ابو داؤد ۳۶۷۲۔ ترمذی ۳۰۴۹)

(۲۴۲۴۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی یہ آواز لگاتا تھا۔ ''جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو اس وقت نماز کے قریب بھی نہ جانا۔''

(۲٤۲٤۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيَشْرَبَنَّ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّونَهَا إِيَّاهُ. (عبدالرزاق ۱۷۰۵۵)

(۲۴۲۴۲) حضرت ابن محریز سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''البتہ ضرور بالضرور میری امت کا ا طبقہ شراب اس طرح پیئے گا کہ وہ اس کا نام شراب کے علاوہ کوئی اور رکھے گا۔''

(۲٤۲٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :السُّكْرُ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۲۴۲۴۳) ایک شیخ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا: نشہ کرنا کبیرہ گناہو میں سے ہے۔

(۲٤۲٤٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرٌ ، وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرٌ ، وَمِنَ الزَّبِي خَمْرٌ ، وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرٌ. (ابوداؤد ۳۶۶۸۔ ترمذی ۱۸۷۲)

(۲۴۲۴۴) حضرت نعمان بن بشیر، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''گندم شراب ہوتی ہے۔ جَو سے شراب ہوتی ہے۔ کشمش سے شراب ہوتی ہے۔ شہد سے شراب ہوتی ہے۔''

(۲٤۲٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُلَسَاءِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَا يُكْفَأُ فِي الإِسْلاَمِ بِشَرَابٍ ، يُقَالُ لَهُ :الطِّلاَءُ.

(ابویعلی ۴۱۲۷)

(۲۴۲۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام میں سب پہلے جو شرب گرائی گئی یہ وہ شراب ہے جس کو طلاء...... انگور کے شیرہ کو پکا کر بنائی گئی شراب...... کہا جاتا ہے۔''

(۲٤۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :حَدَثَتْ أَشْرِبَةٌ لَوْ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا.

(۲۴۲۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ ایسی نئی شرابیں تیار ہوگئی ہیں کہ اگر وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے منع کر دیتے۔

(۲٤۲٤۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لاِبْنِ عُمَرَ :إِنَّ أَهْلَنَا يَنْبِذُو شَرَابًا لَهُمْ غَدْوَةً فَيَشْرَبُونَهُ عَشِيَّةً ، وَيَنْبِذُونَ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُونَهُ غَدْوَةً ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ :أَنْهَاكَ عَنِ السَّ

قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ ، وَأُشْهِدُ اللَّهَ عَلَيْكَ ، أَنَّ أَهْلَ خَيْبَرَ يَنْبِذُونَ شَرَابًا لَهُمْ مِنْ كَذَا وَكَذَا ، يُسَمُّونَهُ كَذَا وَكَذَا ، وَهِيَ الْخَمْرُ ، وَإِنَّ أَهْلَ فَدَكَ يَنْبِذُونَ شَرَابًا مِنْ كَذَا وَكَذَا ، يُسَمُّونَهَا كَذَا وَكَذَا ، وَهِيَ الْخَمْرُ ، فَعَدَّ أَرْبَعَةَ أَشْرِبَةٍ أَحَدُهَا الْعَسَلُ . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُسَمِّيهَا كُلَّهَا إِلاَّ الْعَسَلَ.

(۲۴۲۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کہ ہمارے اہل خانہ صبح کے وقت کے لیئے ایک مشروب نبیذ کا رکھتے ہیں جس کو وہ شام کے وقت پی لیتے ہیں۔ اور ایک مشروب نبیذ کا شام کو رکھتے ہیں اور اس کو صبح کے وقت پی لیتے ہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: میں تمہیں نشہ آور چیز سے روکتا ہوں خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔ اور میں تم پر اللہ کو گواہ کر کہتا ہوں کہ اہل خیبر اپنے لئے فلاں، فلاں چیز سے نبیذ بناتے تھے اور اس کا یہ یہ نام رکھتے تھے اور یہ چیز حقیقت میں خمر تھی۔ اور فدک فلاں فلاں چیز سے نبیذ بناتے تھے اور اس کا یہ، یہ نام رکھتے تھے اور یہ چیز حقیقت میں خمر تھی۔ (اسی طرح) آپ رضی اللہ عنہ نے مشروبات کا ذکر کیا جن میں سے ایک شہد تھا۔

حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ ابن سیرین رحمہ اللہ، شہد کے علاوہ ان سب کا (علیحدہ) نام لیتے تھے۔

(۲) مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نَهَى عَنْهُ مِنَ الظُّرُوفِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں کی ممانعت کے بارے میں مروی احادیث

(۲۴۲۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ؛ أَنَّ صَعْصَعَةَ بْنَ صُوحَانَ أَتَى عَلِيًّا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ : نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُقَيَّرِ ، وَالْجِعَةِ.

(ابوداؤد ۳۶۹۰۔ احمد ۱/ ۱۳۸)

(۲۴۲۵) حضرت مالک بن عمیر سے روایت ہے کہ صعصعہ بن صوحان، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا۔ پھر اس نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں ان چیزوں سے منع کر دیں، جن چیزوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نہی کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دُبّاء، (بڑا گھڑا جو کدو کو خشک کر کے بنایا جاتا تھا)۔ حنتم۔ (سبز یا سرخ گھڑا)۔ مُقَیَّر (وہ گھڑا جس کو تارکول مل دیا ہو) اور جِعَہ (جو یا گندم سے بنائی گئی شراب) سے منع فرمایا تھا۔

(۲۴۲۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِيرِ. (بخاری ۵۳۔ مسلم ۴۸)

(۲۴۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُبّاء، حنتم، مزفت...... تارکول ملا ہوا برتن، اور نقیر...... وہ برتن جو درخت کی موٹی لکڑی کو اندر سے خالی کر کے بنایا جائے...... سے منع فرمایا۔ (یہ تمام برتن شراب کے

لئے مستعمل تھے)

(٢٤٢٥٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُمَا شَهِدَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ ،وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِيرِ. (مسلم ۱۵۸۰۔ ابوداؤد ۳۶۸۳)

(۲۴۲۵۰) حضرت سعید بن جُبیر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دے کر بتاتا ہوں کہ ان دونوں نے اس بات کی گواہی دی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، حنتم، مزفت اور نقیر سے منع فرمایا۔

(٢٤٢٥١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْمُزَفَّتِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيرِ.

(مسلم ۱۵۷۷۔ ابن حبان ۵۴۰۴)

(۲۴۲۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ: مُزَفّت، دُباء، حنتم اور نقیر میں نبیذ بنائی جائے۔

(٢٤٢٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ عَنِ النَّبِيذِ ، فَقَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ؟ فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ ، فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ:نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. (بخاری ۵۵۸۷۔ مسلم ۱۵۷۷)

(۲۴۲۵۲) حضرت عمارہ بن عاصم عنزی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دبار، مزفّت سے منع فرمایا ہے۔ پس میں (عمارہ) نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ سوال دوبارہ کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء اور مزفت سے منع فرمایا ہے۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ سوال دوہرایا تو انہوں نے پھر جواباً مزفت سے منع کیا ہے۔

(٢٤٢٥٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ وِقَاءٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. (احمد ۵/ ۱۷)

(۲۴۲۵۳) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء اور مزفت سے منع کیا ہے۔

(٢٤٢٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ. (مسلم ۱۵۸۳۔ احمد ۳/ ۳۸۴)

(۲۴۲۵۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء اور نقیر اور مزفت سے منع کیا ہے۔

(٢٤٢٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، قَالَ : وَأُرَاهُ قَالَ : وَالنَّقِيرِ . (مسلم ۱۵۸۲۔ احمد ۲/ ۴۲)

(۲۴۲۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، حنتم اور مُزفّت سے منع کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے نقیر کا بھی کہا تھا۔

(٢٤٢٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَجِئْتُ وَقَدْ فَرَغَ ، فَسَأَلْتُ النَّاسَ : مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالُوا : نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الْمُزَفَّتِ وَالْقَرْعِ . (مسلم ۱۵۸۱۔ احمد ۲/ ۵۴)

(۲۴۲۵۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: پس جب میں مجلس میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے کر فارغ ہو چکے تھے۔ میں نے لوگوں سے (خطبہ کے بارے) سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خطبہ ارشاد فرمایا؟ لوگوں نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزفت اور قرع (دباء) میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٢٥٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَكَمِ : حَدَّثَنِي أَخِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ . (احمد ۶۶۔ ابویعلی ۱۳۰۲)

(۲۴۲۵۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے، دُباء اور مزفت کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٢٥٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالْحَنْتَمِ . (ترمذی ۱۳ے۔ ابن ماجه ۳۴۰۴)

(۲۴۲۵۸) حضرت عبد الرحمان بن یعمر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، مزفت اور حنتم سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٢٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ ، وَقَالَتْ : الْحَنْتَمُ جِرَارٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ ، يُعْمَلُ فِيهَا الْخَمْرُ .

(بخاری ۵۵۹۵۔ مسلم ۱۵۷۸)

(۲۴۲۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، حنتم اور مزفت سے نہی ارشاد فرمائی ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حنتم ایک گھڑا ہوتا تھا۔ جو مصر سے لایا جاتا تھا اور اس میں شراب بنائی جاتی تھی۔

(٢٤٢٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عُمَيْرٍ الْعُبْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ ، فَلَمَّا أَرَادُوا الانْصِرَافَ قَالُوا : قَدْ حَفِظْتُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ سَمِعْتُمْ مِنْهُ ، فَسَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ ؟ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا بِأَرْضٍ وَخِمَةٍ

لَا يُصْلِحُنَا فِيهَا إِلَّا الشَّرَابُ ، قَالَ : فَقَالَ : وَمَا شَرَابُكُمْ ؟ قَالُوا : النَّبِيذُ ، قَالَ : فِي أَيِّ شَيْءٍ تَشْرَبُونَهُ ؟ قَالُوا : فِي النَّقِيرِ ، قَالَ : فَلَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ ، قَالَ : فَخَرَجُوا فَقَالُوا : وَاللَّهِ لَا يُصَالِحُنَا قَوْمُنَا عَلَى هَذَا ، فَرَجَعُوا فَسَأَلُوهُ ، فَقَالَ لَهُمْ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ عَادُوا ، فَقَالَ لَهُمْ : لَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ فَيَضْرِبَ مِنْكُمُ الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ ضَرْبَةً لَا يَزَالُ مِنْهَا أَعْرَجَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : فَضَحِكُوا ، قَالَ : مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَضْحَكُونَ ؟ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ شَرِبْنَا فِي نَقِيرٍ لَنَا فَقَامَ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ ، فَضَرَبَ هَذَا ضَرْبَةً عَرِجَ مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (الطبرانی ۱۲۲)

(۲۴۲۶۰) حضرت اشعث بن عمیر عبدی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عبد القیس کا وفد حاضر ہوا۔ پس جب انہوں نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے (باہم) کہا۔ تم نے نبی کریم ﷺ سے وہ ساری چیزیں محفوظ کرلی ہیں جو آپ ﷺ سے تم نے سُنی ہیں۔ تو (اب) تم آپ ﷺ سے نبیذ کے بارے میں پوچھ لو؟ چنانچہ وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس آگئے اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایک ناموافق زمین میں ہیں۔ جس میں ہمیں ایک خاص مشروب ہی موافق آتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ "تمہارا مشروب کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ نبیذ۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ "تم کس چیز (برتن) میں اس کو پیتے ہو؟" ان لوگوں نے کہا نقیر میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ "تم نقیر میں نبیذ نہ پیو۔" راوی کہتے ہیں۔ پس یہ لوگ باہر نکل آئے اور انہوں (ایک دوسرے سے) کہا۔ خدا کی قسم! ہماری قوم اس بات پر تو ہمارے ساتھ مصالحت نہیں کرے گی۔ چنانچہ یہ لوگ واپس پلٹے اور انہوں نے آپ ﷺ سے یہ سوال دوبارہ پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں پہلے کی طرف ہی جواب دیا۔ انہوں نے ایک مرتبہ پھر سوال دوہرایا تو آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: "نقیر میں نبیذ نہ پیو کہ (کہیں ایسا نہ ہو) تم میں سے کوئی یہ نقیر اپنے چچا زاد کو دے مارے اور وہ بیچارہ قیامت کے دن تک لنگڑا ہی ہو جائے۔" راوی کہتے ہیں۔ اس پر وہ لوگ ہنس پڑے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ "تم کس بات پر ہنس رہے ہو؟"۔ انہوں نے عرض کیا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ واقعۃً ہم نے اپنے ایک نقیر میں نبیذ پی تھی۔ پھر ہم میں سے کوئی کھڑا ہوا اور اس نے یہ نقیر کسی کو دے مارا اور وہ شخص اس ضرب کی وجہ سے تا قیامت لنگڑا ہو گیا۔

(۲٤٢٦١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهَا ، يُقَالُ لَهُ : أَنَسٌ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا﴾؟ قَالَ : فَأَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ نَبِيذِ النَّقِيرِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ.

(نسائی ۵۱۵۴)

(۲۴۲۶۱) حضرت اسماء بنت یزید، اپنے چچا زاد (جن کو انس کہا جاتا تھا) سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ ابن

عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ کیا یہ فرمان خداوندی نہیں ہے۔ (ترجمہ) ''اور رسول تمہیں جو کچھ دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رُک جاؤ''؟ لوگوں نے کہا۔ کیوں نہیں۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا یہ کلام خداوندی نہیں ہے۔ ''اور جب اللہ اور رسول کسی بات کی حتمی فیصلہ کر دیں تو نہ کسی مؤمن مرد کے لئے یہ گنجائش ہے۔ نہ کسی مؤمن عورت کے لئے۔''؟ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیر، مزفت، دُباء اور حنتم کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٢٦٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي شِمْرٍ الضُّبَعِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو يَنْهَى عَنِ الْحَنْتَمِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِيرِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ.

(احمد ۵/ ۶۴۔ طبرانی ۲۹)

(۲۴۲۶۲) حضرت ابوشمر الضبعی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے عائذ بن عمرو کو حنتم ''دُباء'' مزفت اور نقیر سے منع کرتے ہوئے سُنا۔ ابوشمر کہتے ہیں۔ میں نے عائذ سے پوچھا۔ یہ حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔

(٢٤٢٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَعَنِ الظُّرُوفِ كُلِّهَا.

(ابن ماجه ۴۰۸۔ احمد ۲/ ۵۴۰)

(۲۴۲۶۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے، دباء مزفت اور تمام برتنوں کی نبیذ سے منع فرمایا۔

(٢٤٢٦٤) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ فَتَذَاكَرْنَا الشَّرَابَ فَقَالَ :الْخَمْرُ حَرَامٌ ، فَقُلْتُ :الْخَمْرُ حَرَامٌ فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ :فَأَيُّ شَيْءٍ تُرِيدُ ؟ تُرِيدُ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ. (احمد ۴/ ۸۷۔ دارمی ۲۱۱۳)

(۲۴۲۶۴) حضرت فضیل بن عیاض سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ہم نے ایک دوسرے سے شراب کا ذکر کیا۔ اس پر حضرت عبداللہ نے فرمایا۔ شراب حرام ہے۔ میں نے پوچھا۔ شراب کی حرمت کتاب اللہ میں ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم کیا بات چاہتے ہو؟ جو بات میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے تم وہ چاہتے ہو؟ (تو) میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء، حنتم اور مزفت سے منع فرمایا۔

(٢٤٢٦٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَحْسَبُهَا زَيْنَبَ ، قَالَتْ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَأُرَى فِيهِ النَّقِيرَ. (بخاری ۳۴۹۲۔ طبرانی ۷۱۶)

(۲۴۲۶۵) حضرت کلیب بن وائل بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مجھے جناب نبی کریم ﷺ کی زیر تربیت بچی ..... میرے خیال میں زینب مراد تھی نے بیان کیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دباء، اور حنتم سے منع فرمایا۔ (راوی کہتے ہیں) میرے خیال میں اس میں نقیر کا بھی ذکر تھا۔

(۲٤۲٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْمُزَفَّتَ وَقَالَ : لأَنْ أَشْرَبَ بَوْلَ حِمَارٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ فِي مُزَفَّتٍ.

(۲۴۲۶۶) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ مزفت، برتن، کو ناپسند سمجھتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ مجھے مزفت۔ میں کچھ پینے سے زیادہ یہ بات محبوب ہے کہ میں گدھے کا پیشاب پیوں۔

(۲٤۲٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَفَّتِ. (عبدالرزاق ۱۶۹۳۰)

(۲۴۲۶۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مزفت۔ برتن سے منع فرمایا ہے۔

(۲٤۲٦۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : أَمَرَنِي عُمَرُ أَنْ أُنَادِيَ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ : لاَ نَبِيذَ فِي دُبَّاءٍ ، وَلاَ حَنْتَمٍ ، وَلاَ مُزَفَّتٍ.

(۲۴۲۶۸) حضرت براء سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے قادسیہ کے دن یہ حکم دیا کہ میں یہ نداء کروں۔ دُباء، حنتم اور مزفت میں نبیذ نہیں پی جائے گی۔

(۲٤۲٦۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّلاَءِ يُطْبَخُ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ ، قُلْتُ : إِنَّهُ فِي مُزَفَّتٍ ، قَالَ : لاَ تَشْرَبْهُ فِي مُزَفَّتٍ.

(۲۴۲۶۹) حضرت عبد الملک بن نافع سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پختہ طلاء کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے پوچھا۔ اگر یہ مزفت۔ برتن۔ میں ہو؟ تو انہوں نے فرمایا۔ تم مزفت میں نبیذ نہ پیو۔

(۲٤۲۷۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ.

(۲۴۲۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مزفت۔ برتن۔ سے منع فرمایا۔

(۲٤۲۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ.

(مسلم ۳۔ نسائی ۵۰۵۷)

(۲۴۲۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، مزفت، حنتم اور نقیر سے منع فرمایا: اور اس بات سے بھی منع کیا کہ کچی کھجور کو پکی کھجور سے خلط کیا جائے۔

(۲٤۲۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيذِ ؟ قَالَ :اجْتَنِبْ مُسْكِرَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ ، وَاجْتَنِبْ مَا سِوَى ذَلِكَ فِيمَا زُفِّتَ فِي دَنٍّ ، أَوْ قِرْبَةٍ ، أَوْ قَرْعَةٍ ، أَوْ جَرَّةٍ.

(۲۴۲۷۲) حضرت مختار بن فلفل سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہر شئی میں نشہ آور مقدار سے بچو اور جس مٹکے، مشکیزہ، کدو (کے مصنوعی برتن) اور گھڑے کو مزفت بنایا گیا ہو اس کی اس سے بھی کم مقدار سے اجتناب کرو۔

(۲٤۲۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا الْمِنْبَرِ ، وَأَشَارَ إِلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ ؟ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَالْحَنْتَمِ ، فَقُلْتُ :يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، الْمُزَفَّتِ ؟ وَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَهُ ، فَقَالَ :لَمْ أَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنِ ابْنِ عُمَرَ.

(مسلم ۱۵۸۳۔ احمد ۲/ ۴۱)

(۲۴۲۷۳) حضرت سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اس منبر ۔۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا...... پر کہتے سُنا کہ عبد القیس کا وفد جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشروبات کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دباء، نقیر اور حنتم سے منع فرمایا۔ میں نے پوچھا۔ اے ابو محمد! مزفت (سے منع کیا تھا)؟ ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ اس کو بھول گئے تھے۔ تو انہوں نے جواباً فرمایا۔ میں نے اس دن کی حدیث میں یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سُنی۔

(۲٤۲۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَنْتَمِ. (ترمذی ۱۸۳۸۔ احمد ۴/ ۴۲۷)

(۲۴۲۷۴) حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا ہے۔

(۲٤۲۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ (بخاری ۵۵۹۵۔ مسلم ۳۵)

(۲۴۲۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مزفت سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٢٧٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : مَا نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَشْرِبَةِ ؟ قَالَتْ : نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

قَالَ إبْرَاهِيمُ : فَقُلْتُ لِلأَسْوَدِ : فَالْحَنْتَمُ وَالْجِرَارُ الْخُضْرُ ؟ فَقَالَ : تُرِيدُ أَنْ نَقُولَ مَا لَمْ يُقَلْ.

(۲۴۲۷۶) حضرت اسود سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے کن مشروبات سے منع فرمایا؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواباً ارشاد فرمایا: آپ ﷺ نے دباء اور مزفت (کے مشروبات) سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابراہیم سے اسود کے شاگرد...... کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود سے پوچھا۔ حنتم اور سبز گھڑا (بھی منع ہے)؟ تم یہ چاہتے ہو کہ جو بات نہیں کہی گئی، ہم وہ بھی کہہ دیں۔

(٣) مَنْ كَرِهَ الْجَرَّ الأَخْضَرَ ، وَنَهَى عَنْهُ

جو لوگ سبز گھڑے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور اس سے منع کرتے ہیں

(٢٤٢٧٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ جَارٍ لَهُمْ ، قَالَ : سَمِعْتُ هِلاَلاً رَجُلاً مِنْ بَنِي مَازِنٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَبِيذٍ فِي جَرَّةٍ ، فَسَأَلْتُهُ ؟ فَنَهَانِي عَنْهُ ، فَأَخَذْتُ الْجَرَّةَ فَكَسَّرْتُهَا. (احمد ۳/ ۴۴۷۔ طیالسی ۹۲۶۴)

(۲۴۲۷۷) حضرت سوید بن مقرن سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک گھڑے میں نبیذ لے کر حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ سے (نبیذ کے متعلق) سوال کیا؟ آپ ﷺ نے مجھے نبیذ سے منع فرمایا۔ پس میں نے وہ گھڑا پکڑا اور اس کو توڑ ڈالا۔

(٢٤٢٧٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، قُلْتُ : فَالأَبْيَضُ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي. (مسلم ۱۵۸۰۔ ترمذی ۱۸۷۷)

(۲۴۲۷۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ (ابوسعید کے شاگرد کہتے ہیں) میں نے پوچھا۔ سفید (کا حکم کیا ہے)؟ تو انہوں نے فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔

(٢٤٢٧٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمَيْنَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ. (ابن ماجہ ۳۴۰۷۔ عبدالرزاق ۱۶۹۶۴)

(۲۴۲۷۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٢٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ جَرِّ الأَخْضَرِ ، قُلْتُ : فَالأَبْيَضُ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي. (بخاری ۵۵۹۶۔ احمد ۴/ ۳۵۳)

(۲۴۲۸۰) حضرت ابن ابی اوفیٰ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سبز رنگ کے گھڑے سے منع فرمایا۔ (ابن ابی اوفی کے شاگرد کہتے ہیں) میں نے پوچھا۔ سفید گھڑا (بھی منع ہے)؟ ابن ابی اوفیٰ نے کہا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

(٢٤٢٨١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَسِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لابْنِ الزُّبَيْرِ : أَفْتِنَا فِي نَبِيذِ الْجَرِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ.

(احمد ۴/ ۳۔ بزار ۲۲۲۷)

(۲۴۲۸۱) حضرت عبدالعزیز بن اسید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ ہمیں گھڑے کی نبیذ کے بارے میں مسئلہ بتائیں تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو گھڑے کی نبیذ سے منع فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

(٢٤٢٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، أَنَّ جَدَّهُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَأَى جَرَّةً خَضْرَاءَ لأَهْلِهِ فِي الشَّمْسِ ، فَأَخَذَ جُلْمُودًا فَرَمَاهَا فَكَسَرَهَا ، فَإِذَا فِيهَا سَمْنٌ فَقَالَ : أَدْرِكُوا سَمْنَكُمْ. قَالَ يَحْيَى : ظَنَّ فِيهَا نَبِيذًا.

(۲۴۲۸۲) حضرت عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے کہ ان کے دادا حضرت رافع بن خدیج نے ان کے گھر والوں کا ایک سبز گھڑا دھوپ میں پڑا ہوا دیکھا تو انہوں نے ایک سخت پتھر پکڑا اور گھڑے کی طرف پھینکا اور گھڑے کو توڑ ڈالا۔ اچانک اس میں سے گھی نکل آیا۔ حضرت نافع کہنے لگے۔ تم لوگ اپنا گھی سنبھال لو۔ راوی حدیث یحییٰ کہتے ہیں کہ انہوں نے سمجھا تھا کہ گھڑے میں نبیذ ہے۔

(٢٤٢٨٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي شَيْبَانَ ، أَنَّ زَوْجَهَا أَتَاهُمْ فَحَدَّثَهُمْ ؛ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا نَهَاهُمْ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، قَالَ : فَكَسَرْنَا جَرَّةً لَنَا.

(۲۴۲۸۳) بنوشیبان کی ایک عورت سے روایت ہے کہ اس کا شوہر، بنوشیبان کے پاس آیا اور انہیں یہ بات بیان کی کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پس ہم نے پھر اپنا گھڑا توڑ ڈالا۔

(٢٤٢٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ، فَبَدَأَ بِمَنْزِلِ أَبِي بَكْرَةَ ، فَرَأَى فِي الْبَيْتِ جَرَّةً ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ فَقِيلَ : فِيهَا نَبِيذٌ لأَبِي بَكْرَةَ ، فَقَالَ : وَدِدْتُ أَنَّكُمْ حَوَّلْتُمُوهَا فِي سِقَاءٍ.

(۲۴۲۸۴) حضرت عیینہ بن عبدالرحمٰن، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو انہوں نے حضرت ابوبکرہ کے گھر سے آغاز کیا۔ پس انہوں نے گھر میں گھڑا دیکھا تو انہوں نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ اس میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے لئے نبیذ ہے۔ اس پر انہوں نے کہا۔ مجھے یہ بات محبوب ہے کہ تم اس کو کسی اور مشکیزہ میں ڈال لو۔

(٢٤٢٨٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَنْهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ.

(۲۴۲۸۵) حضرت داؤد بن فراہیج سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبیذ سے منع کرتے ہوئے سُنا ہے۔

(۲٤۲۸٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ وَذَكَرُوا النَّبِيذَ ، فَقَالَ : لاَ أَرَى بِهِ بَأْسًا فِي السِّقَاءِ ، وَأَكْرَهُهُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۲۸۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے لوگوں نے (ان کے سامنے) نبیذ کا ذکر چھیڑا.....تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال کے مطابق اگر نبیذ مشکیزہ میں ہوتو کوئی حرج نہیں ہے لیکن میں سبز گھڑے میں نبیذ کو ناپسند کرتا ہوں۔

(۲٤۲۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ وَالْحَسَنَ كَانَا يَكْرَهَانِ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۲۸۷) حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن، گھڑے کی نبیذ کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(۲٤۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : نُهِيَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ؟ قَالَ : زَعَمُوا ذَاكَ ، قُلْتُ : عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : زَعَمُوا ذَاكَ ، قُلْتُ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ ؟ قَالَ : زَعَمُوا ذَاكَ ، قَالَ : وَصَرَفَهُ اللَّهُ عَنِّي. (مسلم ۵۰۔ احمد ۳۵)

(۲۴۲۸۸) حضرت ثابت سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ گھڑے کی نبیذ سے منع کیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: لوگوں کا خیال یہی ہے۔ میں نے پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حکم ثابت ہے؟ انہوں نے فرمایا: لوگوں کا خیال یہی ہے۔ میں نے پوچھا: آپ نے یہ حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: لوگوں کا خیال یہی ہے۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کو مجھ سے پھیر دیا ہے۔

(۲٤۲۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ؛ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَقَدْ كُنْتُ حَلَفْتُ أَنْ لاَ أَسْأَلَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، فَقَالَتْ لِي : سَلْهُ ، فَأَبَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ؟ فَنَهَاهُ ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، إِنِّي أَنْتَبِذُ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ ، فَأَشْرَبُهُ حُلْوًا طَيِّبًا فَيُقَرْقِرُ بَطْنِي ، فَقَالَ : لاَ تَشْرَبْهُ ، وَإِنْ كَانَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ. (مسلم ۲۴)

(۲۴۲۸۹) حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی ......اور میں نے (راوی نے) یہ حلف اٹھا رکھا تھا کہ میں گھڑے کی نبیذ کے بارے میں سوال نہیں کروں گا......اس عورت نے مجھ سے کہا۔ تم، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کرو۔ تو میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کرنے سے انکار کیا۔ پس کسی آدمی نے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو منع کر دیا۔ اس پر میں نے پوچھا۔ اے ابن عباس رضی اللہ عنہ! میں تو سبز گھڑے کی نبیذ بناتا ہوں اور پھر اس کو پیتا ہوں اس حال میں کہ وہ میٹھی اور لذیذ ہوتی ہے پس وہ میرے پیٹ کو صاف کر دیتی ہے۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو نہ پیو اگرچہ یہ شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہو۔

(٢٤٢٩٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :نَعَمْ ، فَقَالَ طَاوُوسٌ :وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ. (مسلم ۵۳۔ احمد ۲/ ۳۵)

(۲۴۲۹۰) حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ سے منع کیا ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت طاؤس کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! یہ بات میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے خود سُنی ہے۔

(٢٤٢٩١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ صُهَيْرَةَ بِنْتِ جَيْفَرٍ ، سَمِعَهُ مِنْهَا ، قَالَتْ :حَجَجْنَا ثُمَّ انْصَرَفْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَدَخَلْنَا عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ ، فَوَافَقْنَا عِنْدَهَا نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَقُلْنَ لَنَا :إِنْ شِئْتُنَّ سَأَلْنَا وَسَمِعْتُنَّ ، وَإِنْ شِئْتُنَّ اسْأَلْنَ وَسَمِعْنَا ، فَقُلْنَ :سَلْنَ ، فَسَأَلْنَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْمَرْأَةِ وَزَوْجِهَا ، وَمِنْ أَمْرِ الْمَحِيضِ ، وَسَأَلْنَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، فَقَالَتْ :أَكْثَرْتُنَّ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ عَلَيْنَا فِي نَبِيذِ الْجَرِّ ، حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ ، مَا عَلَى إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَطْبُخَ تَمْرَهَا ، ثُمَّ تَدْلُكُهُ ، ثُمَّ تُصَفِّيهِ فَتَجْعَلُهُ فِي سِقَائِهَا ، وَتُوكِءُ عَلَيْهِ ، فَإِذَا طَابَ شَرِبَتْ وَسَقَتْ زَوْجَهَا.

(احمد ۶/ ۳۳۷۔ ابو یعلی ۷۱۱۷)

(۲۴۲۹۱) حضرت صُبَیرہ بنت جیفر سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ ہم نے (ایک مرتبہ) حج ادا کیا پھر ہم مدینہ کی طرف واپس آئے اور ہم حضرت صفیہ بنت حیی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہاں پر ہمیں اتفاق سے اہل کوفہ کی کچھ خواتین مل گئیں۔ انہوں نے ہم سے کہا۔ اگر تم چاہتی ہو تو ہم سوال کرتی ہیں اور تم (چپ کر کے) سنو اور اگر تم چاہتی ہو تو تم سوال کرلو ہم سماعت کرلیں گی۔ ہم نے کہا: تم پوچھو۔ پس انہوں نے میاں، بیوی کے بہت سے امور کے بارے میں اور حائضہ کے بارے میں سوال کیا۔ اور انہوں نے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں سوال کیا۔ اس پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اہل عراق! تم نے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں ہم سے بکثرت سوالات کیئے ہیں جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ تم میں سے کسی پر کچھ نہیں ہے کہ وہ اپنی کھجور کو پکاتی ہے۔ پھر اس کو ملتی ہے، صاف کرتی ہے پھر اس کو مشکیزہ میں ڈالتی ہے اور اس پر کوئی ڈوری وغیرہ باندھ کر اس کا منہ بند کردیتی ہے پس جب وہ مشروب لذت آمیز ہوجاتا ہے تو خود بھی پیتی ہو اور اپنے خاوند کو بھی پلاتی ہے؟۔

(٢٤٢٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ شُمَيْسَةَ أُمِّ سَلَمَةَ الْعَتَكِيَّةِ ، قَالَتْ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ :لاَ تَشْرَبْنَ فِي رَاقُودٍ ، وَلاَ جَرَّةٍ ، وَلاَ قَرْعَةٍ.

(۲۴۲۹۲) حضرت شُمیسہ ام سلمہ عتکیہ سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات سُنی کہ ہرگز تم بڑے۔

گھڑے مٹکے، گھڑے اور کدو...... کے مصنوعی برتن...... میں نہ پینا۔

(٢٤٢٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سَمِعَتْهَا تَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَنَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۲۹۳) حضرت کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سُنا: ''خبردار تم سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ سے بچو۔

(٢٤٢٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ يَقُولُ : مَا فِي نَفْسِي مِنْ نَبِيذِ الْجَرِّ شَيْءٌ إِلاَّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَهَى عَنْهُ ، وَكَانَ إِمَامَ عَدْلٍ.

(۲۴۲۹۴) حضرت عبد الاعلیٰ بن کیسان سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی الہذیل کو کہتے سُنا کہ گھڑے کی نبیذ کے بارے میں میرے دل میں اس کے علاوہ کوئی بات نہیں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اس سے منع کیا تھا اور وہ ایک عادل امام تھے۔

(٢٤٢٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَشْرَبْ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۲۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ تم گھڑے کی نبیذ نہ پیو۔

(٤) فِي السَّكَرِ مَا هُوَ ؟

کھجور کا غیر پختہ عرق کیا ہے؟

(٢٤٢٩٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۲۹۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں۔ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر ہے۔ (یعنی اس کے حکم میں ہے)

(٢٤٢٩٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۲۹۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر (کے حکم میں) ہے۔

(٢٤٢٩٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، وَأَبِي رَزِينٍ ، قَالُوا : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۲۹۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ، حضرت ابراہیم رحمہ اللہ، حضرت ابو رزین (یہ سب حضرات) کہتے ہیں کہ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر (کے حکم میں) ہے۔

(٢٤٢٩٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بنِ جَرِيرٍ، قَالَ: هِيَ الْخَمْرُ، وَهِيَ الأُمُّ مِنَ الْخَمْرِ.

(۲۴۲۹۹) حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ خمر ہے۔ (بلکہ) یہ خمر سے زیادہ دردناک ہے۔

(٢٤٣٠٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هِيَ الْخَمْرُ.

(۲۴۳۰۰) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ خمر ہے۔

(٢٤٣٠١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ السَّكَرِ ؟ فَقَالَ : الْخَمْرُ لَيْسَ لَهَا كُنْيَةٌ.

(۲۴۳۰۱) حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے کھجور کے غیر پختہ عرق کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے جواباً اشارہ فرمایا: خمر کی کوئی کنیت نہیں ہے۔

(٢٤٣٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللهِ نَفَرٌ مِنَ الأَعْرَابِ يَسْأَلُونَهُ عَنِ السَّكَرِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

(۲۴۳۰۲) حضرت ابووائل سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس دیہاتی لوگوں کی ایک جماعت آئی اور آپ رضی اللہ عنہ سے کھجور کے غیر پختہ عرق کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تم پر حرام کیں ہیں ان میں تمہارے لئے شفا نہیں رکھی۔

(٢٤٣٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۴۳۰۳) حضرت مسروق بھی حضرت عبداللہ سے ایسی بات نقل کرتے ہیں۔

(٢٤٣٠٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : اشْتَكَى رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ بَطْنَهُ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ بِكَ الصَّفَرَ ، فَنَعَتُوا لَهُ السَّكَرَ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

(۲۴۳۰۴) حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ قبیلہ کے ایک آدمی کو پیٹ کی شکایت ہوگئی۔ اس آدمی کو کہا گیا کہ تمہارے پیٹ میں کیڑے ہیں۔ اور حکیموں نے اس کے لیئے کھجور کا غیر پختہ عرق تجویز کیا۔ اس آدمی نے حضرت عبداللہ کی طرف ایک آدمی یہ مسئلہ دریافت کرنے کو بھیجا؟ تو حضرت عبداللہ نے جواب میں ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو تم پر حرام کیا ہے اس میں تمہاری شفا نہیں رکھی۔

(٢٤٣٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۳۰۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر ہے۔

(٢٤٣٠٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ تَمَّامٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۳۰۶) حضرت عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر ہے۔

(٥) فِي نَقِيعِ الزَّبِيبِ، وَنَبِيذِ الْعِنَبِ

کشمش بھگویا ہوا شراب اور انگور کی نبیذ

(٢٤٣٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :نَبِيذُ الْعِنَبِ خَمْرٌ.

(۲۴۳۰۷) حضرت ابو وائل، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: انگور کی نبیذ خمر (کے حکم میں) ہے۔

(٢٤٣٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ ؛ أَنَّ أَبَاهَا سُئِلَ عَنْ نَبِيذِ نَقِيعِ الزَّبِيبِ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۴۳۰۸) حضرت عبداللہ بن الولید سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے میمونہ بنت عبدالرحمٰن بن معقل نے بیان کیا کہ ان کے والد سے کشمش بھگوئے ہوئے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(٢٤٣٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ بُكَيْرٍ مَوْلًى لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لأَنْ أَكُونَ حِمَارًا يُسْتَقَى عَلَيَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ نَبِيذَ زَبِيبٍ مُعَتَّقٍ.

(۲۴۳۰۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت بکیر، سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کشمش کی پرانی اور عمدہ نبیذ پینے سے زیادہ مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں ایسا گدھا بنا دیا جاؤں جس پر پانی ڈھویا جاتا ہے۔

(٢٤٣١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمْ كَرِهُوا نَبِيذَ الْعِنَبِ.

(۲۴۳۱۰) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ، حضرت عامر رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ (ان سب) کے بارے میں روایت ہے کہ یہ کشمش کی نبیذ کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٤٣١١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ نَقِيعِ الزَّبِيبِ ؟ فَقَالَ :الْخَمْرُ اجْتَنِبُوهَا.

(۲۴۳۱۱) حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے کشمش بھگوئے ہوئے شراب کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: خمر سے اجتناب کرو۔

(٢٤٣١٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لأَنْ أَكُونَ حِمَارًا يُسْتَقَى عَلَيَّ ، أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ نَبِيذَ زَبِيبٍ مُعَتَّقٍ.

(۲۴۳۱۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔ مجھے کشمش کی پرانی اور عمدہ نبیذ پینے سے زیادہ محبوب بات یہ ہے کہ میں ایسا گدھا بن جاؤں جس پر پانی ڈھویا جائے۔

(٢٤٣١٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : اشْرَبْ نَبِيذَ الزَّبِيبِ الْمُنْقَعِ ، مَا دَامَ حُلْوًا يَحْرِو اللِّسَانَ.

(۲۴۳۱۳) حضرت سعید بن جبیر ؒ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ تم بھگوئے ہوئے کشمش کی نبیذ اس وقت تک پی لو جب تک وہ میٹھی ہو اور زبان کو اس کی تیزی محسوس ہو۔

(٢٤٣١٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ ، فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ ، وَالْغَدَ ، وَبَعْدَ الْغَدِ ، إِلَى أَنْ يُمْسِيَ الثَّالِثَةَ ، ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى ، أَوْ يُهْرَاقُ. (مسلم ۱۵۸۹۔ ابوداؤد ۳۷۰۶)

(۲۴۳۱۴) حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے لئے کشمش بھگو دیئے جاتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ اس پانی کو پہلے، دوسرے اور تیسرے دن کی شام تک پیتے تھے پھر آپ ﷺ حکم دیتے تھے تو وہ بقیہ پی لیا جاتا یا گرادیا جاتا۔

(٢٤٣١٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ صَفْوَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَمْغَثُ لِعُثْمَانَ الزَّبِيبَ غَدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً ، أَوْ أَمْغَثُهُ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهُ غَدْوَةً ، فَقَالَ لَهَا عُثْمَانُ : لَعَلَّكِ تَجْعَلِينَ فِيهِ زَهْوًا ؟ قَالَتْ : رُبَّمَا فَعَلْتُ ، قَالَ ، فَلاَ تَفْعَلِي.

(۲۴۳۱۵) حضرت عبدالواحد بن صفوان بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو سُنا وہ اپنی والدہ سے بیان کرتے تھے کہ وہ کہتی ہیں۔ میں حضرت عثمان کے لئے صبح کے وقت کشمش مل دیتی تھی۔ جس کو وہ شام کے وقت پیتے تھے اور (اسی طرح) میں آپ کے لئے شام کو کشمش مَل دیتی تھی جس کو آپ ؓ صبح کے وقت پیتے تھے۔ پھر حضرت عثمان ؓ نے (ایک دن) ان (خاتون صفیہ) سے کہا۔ شاید کہ آپ اس میں کھجوریں بھی ڈالتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ کبھی کبھی یہ کرتی ہوں تو حضرت عثمان نے فرمایا: یہ کام نہ کرو۔

(٢٤٣١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يُنْبَذُ لِعَلِيٍّ زَبِيبٌ فِي جَرَّةٍ بَيْضَاءَ ، فَيَشْرَبُهُ.

(۲۴۳۱۶) حضرت موسیٰ بن طریف، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے لئے ایک سفید گھڑے میں کشمش کی نبیذ تیار کی جاتی تھی اور آپ ؓ اس کو نوش فرماتے تھے۔

(٢٤٣١٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : إِنِّي أَنْبِذُ نَبِيذَ زَبِيبٍ ، فَيَجِيءُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِنَا فَيَقْذِفُونَ فِيهِ التَّمْرَ ، فَيُفْسِدُونَهُ عَلَيَّ ، فَكَيْفَ تَرَى ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۳۱۷) حضرت عبدالملک بن رافع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے کہا۔ میں کشمش کی نبیذ بناتا

ہوں لیکن میرے دوستوں میں سے کچھ لوگ آتے ہیں اور اس میں تمر (کھجوریں) پھینک دیتے ہیں اور میری نبیذ کو خراب کر دیتے ہیں۔اب (اس بارے میں) آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

(۲٤٣١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي نَبِيذِ الْعِنَبِ ، قَالَ : كَانَ أَعْلاَهُ حَرَامًا ، وَأَسْفَلُهُ حَرَامًا.

(۲۴۳۱۸) حضرت عکرمہ سے انگور کی نبیذ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے اُوپر کا حصہ بھی حرام ہے اور اس کے نیچے کا حصہ بھی حرام ہے۔

(۲٤٣١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِنَبِيذِ الْعَصِيرِ.

(۲۴۳۱۹) حضرت ابراہیم ؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عرق کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤٣٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُلاَمِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سُلَيْكِ بْنِ مِسْحَلٍ ، قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا ، فَنَزَلَ عَلَى مَاءٍ فَدَعَا بِسُفْرَةٍ ، فَأَكَلَ وَأَكَلَ الْقَوْمُ ، ثُمَّ دَعَا بِشَرَابٍ ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ ، فَقَالَ : ادْفَعْهُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، فَلَمَّا شَمَّهُ رَدَّهُ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، فَلَمَّا شَمَّهُ رَدَّهُ ، قَالَ : فَهَاتِهِ فَذَاقَهُ ، فَقَالَ : يَا عَجْلاَنُ ، يَعْنِي غُلاَمَهُ ، مَا هَذَا ؟ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، جَعَلْتُ زَبِيبًا فِي سِقَاءٍ ، ثُمَّ عَلَّقْتُهُ بِبَطْنِ الرَّاحِلَةِ وَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ ، قَالَ : ائْتِ بِشَاهِدَيْنِ عَلَى مَا تَقُولُ ، فَجَاءَ بِشَاهِدَيْنِ ، فَشَهِدَا ، فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّ ، اغْسِلْ سِقَاءَكَ يَلِنْ لَنَا شَرَابُهُ ، فَإِنَّ السِّقَاءَ يَغْتَلِمُ.

(۲۴۳۲۰) حضرت سلیک بن مسحل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے نکلے تو وہ ایک کنویں کے پاس اُترے اور انہوں نے اپنا توشہ سفر منگوایا اور اس کو آپ رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا اور باقی لوگوں نے بھی کھایا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نبیذ والا پیالہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دے دو۔ پس جب حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس کو سونگھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ پیالہ واپس کر دیا۔ پھر وہ پیالہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیا تو انہوں نے بھی اس کو سونگھا اور واپس کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ادھر لاؤ۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس پیالہ کو چکھا اور پھر فرمایا: اے عجلان! (یعنی اپنے غلام سے خطاب کیا۔) یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! میں نے مشکیزہ میں کشمش ڈالا پھر میں نے اس کو کجاوہ کے اندر لٹکا دیا اور میں نے اس پر پانی بہایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بات تم کہہ رہے ہو۔ اس پر تم دو گواہ لاؤ۔ چنانچہ وہ دو گواہ لے آیا اور انہوں نے گواہی دی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اپنے مشکیزہ کو دھوؤ۔

(۲٤٣٢١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : نَعْمِدُ إِلَى الزَّبِيبِ فَنَغْسِلُهُ مِنْ غُبَارِهِ ، ثُمَّ نَجْعَلُهُ فِي دَنٍّ ، أَوْ فِي خَابِيَةٍ ، فَنَدَعُهُ فِي الشِّتَاءِ شَهْرَيْنِ ، وَفِي الصَّيْفِ

أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ :تِلْكَ الْخَمْرُ اجْتَنِبُوهَا.

(۲۴۳۲۱) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے ان سے پوچھا۔ اور کہا: ہم لوگ کشمش کا قصد کرتے ہیں پس ہم اس کا گرد وغبار دھوڈالتے ہیں پھر ہم اس کو ایک بڑے مٹکے میں یا بڑے مرتبان میں ڈال دیتے ہیں اور پھر ہم اس کو سردیوں میں دو مہینے اور گرمیوں میں اس سے کم مدت یونہی چھوڑ دیتے ہیں؟ تو اس پر حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے کہا: یہی تو شراب (خمر) ہے تم اس سے اجتناب کرو۔

(٦) فِي شُرْبِ الْعَصِيرِ، مَنْ كَرِهَهُ إِذَا غَلاَ

عصری (کسی شئی کا شیرہ، عرق وغیرہ) پینے کے بیان میں جو لوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں جب کہ یہ جوش مارنے لگے

(۲٤۳۲۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قتادة ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :لاَ بَأْسَ بِشُرْبِ الْعَصِيرِ مَا لَمْ يَغْلِ . قَالَ سَعِيدٌ :إِذَا غَلاَ ، فَهُوَ خَمْرٌ اجْتَنِبْهُ ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : إِذَا غَلاَ فَدَعْهُ.

(۲۴۳۲۲) حضرت حماد اور حضرت ابراہیم دونوں سے روایت ہے۔ وہ دونوں کہتے ہیں کہ عصیر جب تک جوش نہ مارے اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے، حضرت سعید کہتے ہیں۔ جب وہ جوش مارنے لگے تو پھر وہ خمر ہے۔ اور تم اس سے اجتناب کرو۔ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ جب وہ عصیر جوش مارنے لگے تو پھر تم اس کو چھوڑ دو۔

(۲٤۳۲۳) حَدَّثَنَا جَرِير ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا غَلاَ فَلاَ تَشْرَبْهُ.

(۲۴۳۲۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں جب عصیر جوش مارنے لگے تو پھر تم اس کو نہ پیو۔

(۲٤۳۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْعَصِيرِ بَأْسًا مَا لَمْ يُزْبِدْ ، فَإِذَا أَزْبَدَ نَهَى عَنْهُ ، وَقَالَ :إِنَّمَا يُزْبِدُ الْخَمْرُ.

(۲۴۳۲۴) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے۔ کہ وہ عصیر (پینے) میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے۔ جب تک کہ اس پر جھاگ نہ آجائے۔ پس جب اس پر جھاگ آجائے تو پھر وہ اس سے منع کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے جھاگ تو خمر پر آتی ہے۔

(۲٤۳۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدًا عَنِ الْعَصِيرِ ؟ فَقَالَ :اشْرَبْهُ مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

(۲۴۳۲۵) حضرت خصیف سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے عصیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک دن رات کے اندر اندر اس کو پی لو۔

(۲٤۳۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا لَمْ يَهْدِرْ.

(۲۴۳۲۶) حضرت عکرمہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ عصیر پی لو جب تک کہ وہ جوش نہ مارے۔

(۲٤۳۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ أَيْمَنَ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْعَصِيرِ ؟ فَقَالَ : اشْرَبْهُ مَا دَامَ طَرِيًّا.

(۲۴۳۲۷) حضرت ایمن ابی ثابت سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران اُن کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے عصیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک وہ تازہ ہو اس کو پی لو۔

(۲٤۳۲۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِشُرْبِ الْعَصِيرِ مَا لَمْ يَغْلِ ثَلاَثًا.

(۲۴۳۲۸) حضرت شعبی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب تک عصیر تین مرتبہ جوش نہ مارے تو تب تک اس کے پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤۳۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : اشْرَبْهُ ثَلاَثًا ، مَا لَمْ يَغْلِ.

(۲۴۳۲۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ تم عصیر کو پی لو جب تک کہ وہ تین مرتبہ جوش نہ مارے۔

(۲٤۳۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَصِيرِ ؟ فَقَالَ : اشْرَبْهُ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ.

(۲۴۳۳۰) حضرت ہشام بن عائذ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے عصیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تک اس میں تغیر نہ آئے تب تک تم اس کو پی لو۔

(۲٤۳۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِشُرْبِهِ وَبَيْعِهِ مَا لَمْ يَغْلِ.

(۲۴۳۳۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جب تک یہ جوش نہ مارے تب تک اس کے پینے اور بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤۳۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَأَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالُوا : اشْرَبِ الْعَصِيرَ ابْنَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

(۲۴۳۳۲) حضرت عامر، حضرت ابو جعفر، اور حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ (یہ سب حضرات) کہتے ہیں ایک دن رات کا عصیر ہو تو اس کو پی لو۔

(۲٤۳۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ.

(۲۴۳۳۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک عصیر متغیر نہ ہو جائے۔ تب تک تم عصیر پی لو۔

(٢٤٣٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَصِيرِ ؟ قَالَ : اشْرَبْهُ مَا لَمْ يَأْخُذْهُ شَيْطَانُهُ ، قِيلَ : وَفِي كَمْ يَأْخُذُهُ شَيْطَانُهُ ؟ قَالَ : فِي ثَلاَثٍ.

(۲۴۳۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے عصیر کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تم اس کو پی لو جب تک کہ اس کو اس کا شیطان نہ پکڑ لے۔ پوچھا گیا کہ کتنے دن میں اس کو اس کا شیطان پکڑ لیتا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین دن میں۔

(٢٤٣٣٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ ؟ فَقَالَ : عَصِيرُ يَوْمِهِ فِي مَعْصَرَتِهِ ، قَالَ : اشْرَبْهُ فِي يَوْمِهِ ، فَإِنِّي أَكْرَهُ إِذَا حُوِّلَ فِي إِنَاءٍ ، أَوْ وِعَاءٍ ، وَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِسُلاَفَةِ الْعِنَبِ ، فَإِنَّهَا أَطْيَبُهُ ، فَاشْرَبْهُ.

(۲۴۳۳۵) حضرت بشیر بن عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے انگور کے عصیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اسی دن کا عصیر ہو اور جس برتن میں بنایا گیا ہو اسی میں ہو۔ فرمایا: اس کو اسی دن پی لو۔ جب یہ عصیر کسی دوسرے برتن وغیرہ میں منتقل کیا جائے تو پھر میں اس کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ اور یہ بھی فرمایا۔ تم شروع شروع کے انگور استعمال کرو کیونکہ یہ زیادہ لذیذ ہوتے ہیں۔ پس اس کو پی لو۔

(٧) فِي الرُّخصةِ فِي النَّبِيذِ ، وَمَنْ شربه

نبیذ میں رخصت اور اس کو پینے والوں کا ذکر

(٢٤٣٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى ، فَقَالَ رَجُلٌ : أَلاَ نَسْقِيكَ نَبِيذًا ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَشْتَدُّ ، فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا

(مسلم ۹۴۔ ابوداؤد ۳۷۲۷)

(۲۴۳۳۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا تو ایک آدمی نے کہا۔ کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیوں نہیں'' راوی کہتے ہیں۔ پس وہ آدمی دوڑتا ہوا نکلا پھر وہ ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا جس میں نبیذ تھا۔ تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کو ڈھانپا کیوں نہیں اگرچہ اس پر چوڑائی میں ایک لکڑی ہی رکھ دی جاتی۔''

(٢٤٣٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّقَايَةَ ، فَقَالَ : اسْقُونِي مِنْ هَذَا ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : أَلاَ نَسْقِيكَ مِمَّا نَصْنَعُ فِي

الْبُيُوتِ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَ اسْقُونِي مِمَّا يَشْرَبُ النَّاسُ ، قَالَ : فَأُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ فَذَاقَهُ فَقَطَّبَ ، ثُمَّ قَالَ : هَلُمُّوا مَاءً ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : زِدْ فِيهِ ، مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَالَ : إِذَا أَصَابَكُمْ هَذَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا.

(دار قطنی ۸۱)

(۲۴۳۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سقایہ پر (حاجیوں کو پانی پلانے کی جگہ پر) تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس میں سے پانی پلاؤ'' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہم گھروں میں جو مشروب بناتے ہیں۔ آپ کو اس میں سے نہ پلائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔ بلکہ مجھے اُسی میں سے پلاؤ جس سے عام لوگ پیتے ہیں۔'' راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ کے پاس ایک پیالہ نبیذ کا لایا گیا اور آپ ﷺ نے اس کو چکھا! پھر آپ ﷺ نے اس میں آمیزش کی پھر فرمایا: ''پانی لاؤ۔'' پس آپ ﷺ نے وہ پانی اس نبیذ پر ڈال دیا پھر فرمایا: ''اس میں اضافہ کرو'' دو یا تین مرتبہ یہ فرمایا: پھر اس کے بعد ارشاد فرمایا: ''جب تمہیں یہ چیز ملے تو تم اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔''

(۲٤۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قُرَّةَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ فِيهِ شَرَابٌ ، فَقَرَّبَهُ ثُمَّ رَدَّهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ جُلَسَائِهِ : حَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : رُدُّوهُ ، فَرَدُّوهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ شَرِبَ ، فَقَالَ : انْظُرُوا هَذِهِ الأَشْرِبَةَ ، إِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ فَاقْطَعُوا مُتُونَهَا بِالْمَاءِ . (نسائی ۵۲۰۵۔ بیهقی ۳۰۵)

(۲۴۳۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں کوئی مشروب تھا۔ آپ ﷺ نے اس پیالہ کو اپنے قریب کیا اور پھر وہ پیالہ آپ ﷺ نے واپس کر دیا۔ اس پر آپ ﷺ سے بعض ہم نشینوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ حرام ہے؟ راوی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پیالہ واپس لاؤ۔'' چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے وہ پیالہ واپس کیا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور وہ پانی اس پیالہ میں ڈال دیا پھر اس کو نوش فرمایا اور ارشاد فرمایا: ''ان مشروبات کو دیکھو۔ جب یہ حد کو تمہارے اوپر تجاوز کر جائیں (یعنی نشہ آور ہو جائیں) تو تم ان کی شدت کو پانی سے توڑ ڈالو۔''

(۲٤۳۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطِشَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَاسْتَسْقَى فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنَ السِّقَايَةِ ، فَشَمَّهُ فَقَطَّبَ ، فَقَالَ : عَلَيَّ بِذَنُوبٍ مِن زَمْزَمَ ، فَصَبَّ عَلَيْهِ وَشَرِبَ ، فَقَالَ رَجُلٌ : حَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ : لاَ .

(نسائی ۵۲۱۳۔ بیهقی ۳۰۴)

(۲۴۳۳۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کعبہ کے گرد بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے کہ اس دوران آپ ﷺ کو پیاس لگی تو آپ ﷺ نے پانی طلب کیا۔ پس آپ ﷺ کے لیے سقایہ سے نبیذ لائی گئی، آپ ﷺ نے

اس کو سونگھا اور پھر اس میں آمیزش کی اور فرمایا: ''میرے پاس زم زم کا ایک ڈول لاؤ'' چنانچہ آپ ﷺ نے اس میں وہ زم زم ملایا اور اس کو نوش فرمایا۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ حرام ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نہیں۔''

(٢٤٣٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ سِقَاءٌ ، نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ . قَالَ أَشْعَثُ : وَالتَّوْرُ مِنْ لِحَاءِ الشَّجَرِ.

(مسلم ۱۵۸۴۔ ابوداؤد ۳۶۹۵)

(۲۴۳۴۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے لئے ایک مشکیزہ میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ اور جب مشکیزہ نہیں ہوتا تھا تو آپ ﷺ کے لئے پانی پینے والے برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ اشعث کہتے ہیں۔ تَوْر، درخت کی چھال سے تیار ہوتا ہے۔

(٢٤٣٤١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيذِ ؟ فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ لَنَا لُغَةً غَيْرَ لُغَتِكُمْ ، فَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ ، وَهِيَ الْجَرَّةُ ، وَنَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَهِيَ الْقَرْعَةُ ، وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهِيَ الْمُقَيَّرُ ، وَعَنِ النَّقِيرِ ، وَهِيَ النَّخْلَةُ ، وَأَمَرَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الأَسْقِيَةِ. (مسلم ۱۵۸۳۔ ترمذی ۱۸۶۸)

(۲۴۳۴۱) حضرت زاذان سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ اور میں نے ان سے کہا۔ ہماری لغت، تمہاری لغت سے جُدا ہے۔ پس آپ اس کو ہماری زبان میں بیان فرمائیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے حنتمہ سے منع فرمایا ہے اور یہ ایک طرح کا گھڑا ہے۔ اور آپ ﷺ نے دُباء سے منع فرمایا ہے اور وہ کدو کا ایک (مصنوعی) برتن ہے۔ اور آپ ﷺ نے مزفت سے منع فرمایا ہے اور یہ تارکول مارا ہوا برتن ہے۔ اور آپ ﷺ نے نقیر سے منع فرمایا ہے۔ اور یہ درخت کی موٹی شاخ سے تیار کردہ برتن ہے۔ اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ مشکیزوں میں نبیذ بنائی جائے۔

(٢٤٣٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمَيْنَةَ ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ : أَتَعْجِزُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَتَّخِذَ مِنْ مَسْكِ أُضْحِيَّتِهَا سِقَاءً فِي كُلِّ عَامٍ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى ، أَوْ مَنَعَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَأَشْيَاءَ نَسِيَهَا التَّيْمِيُّ.

(۲۴۳۴۲) حضرت اُمینہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سُنا کہ کیا تم میں سے ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ہر سال اپنی قربانی کی کھال سے ایک مشکیزہ بنالے۔ کیونکہ جناب نبی کریم ﷺ نے گھڑے اور مزفت (برتن) کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ کچھ اور چیزوں کا بھی ذکر کیا جن کو (اُمینہ کے شاگرد) تیمی بھول گئے۔

(٢٤٣٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيذِ ؟

فَقَالَ :اشْرَبْ ، فَإِذَا رَهِبْتَ أَنْ تَسْكَرَ فَدَعْهُ.

(۲۴۳۴۳) حضرت سماک ؒ، ایک آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس نے حضرت حسن بن علی ؓ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: پیو، لیکن جب تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم نشہ میں مبتلا ہو جاؤ گے تو پھر اس کو چھوڑ دو۔

(٢٤٣٤٤) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ نَبِيذِ السِّقَاءِ الَّذِي يُوكَى وَيُعَلَّقُ ؟ فَقَالَ :لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۴۳۴۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد ؒ سے اس مشکیزہ کی نبیذ کے بارے میں سوال کیا جس کو باندھ دیا گیا ہو اور لٹکا دیا گیا ہو؟ تو محمد ؒ نے فرمایا: مجھے اس کے بارے میں کوئی حرج معلوم نہیں ہے۔

(٢٤٣٤٥) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَرْمَلَةَ الْعَبْدِيُّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أَخِي أَبِي نَضْرَةَ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ الْحَسَنَ عَنِ الْجُفِّ ؟ فَقَالَ :وَمَا الْجُفُّ ؟ قَالَ :سِقَاءٌ عَلَى ثَلاَثِ قَوَائِمَ ، يُوكَى مِنْ أَعْلاَه وَمِنْ أَسْفَلِهِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۳۴۵) حضرت ولید بن عمرو بن اخی ابونضرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت حسن ؒ سے جُف کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت حسن نے پوچھا: جُف کیا ہے؟ سائل نے بتایا کہ وہ تین پائے پر مبنی ایک مشکیزہ ہوتا ہے۔ جس کو اوپر اور نیچے سے باندھ دیا جاتا ہے۔ تو حضرت حسن ؒ سے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٣٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:إِنَّا نَشْرَبُ هَذَا الشَّرَابَ الشَّدِيدَ ، لِنَقْطَعَ بِهِ لُحُومَ الإِبِلِ فِي بُطُونِنَا أَنْ يُؤْذِيَنَا ، فَمَنْ رَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ شَيْءٌ ، فَلْيَمْزُجْهُ بِالْمَاءِ .

(۲۴۳۴۶) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ فرماتے تھے۔ ہم یہ سخت مشروب (اس لئے) پیتے ہیں کہ اس کے ذریعہ سے ہم اپنے پیٹوں میں موجود اونٹ کے گوشت کو ہضم کر سکیں تا کہ وہ ہم کو اذیت نہ دے۔ پس جس شخص کو اس کے پینے میں شک وشبہ ہو تو وہ اس میں پانی کی آمیزش کر لے۔

(٢٤٣٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ . قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ ، قَالَ :قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ ، فَدَعَا بِعُسٍّ مِنْ نَبِيذٍ قَدْ كَادَ يَصِيرُ خَلًّا ، فَقَالَ :اشْرَبْ ، فَأَخَذْتُهُ فَشَرِبْتُهُ ، فَمَا كِدْتُ أَنْ أُسِيغَهُ ، ثُمَّ أَخَذَهُ فَشَرِبَهُ ، ثُمَّ قَالَ :يَا عُتْبَةُ ، إِنَّا نَشْرَبُ هَذَا النَّبِيذَ الشَّدِيدَ لِنَقْطَعَ بِهِ لُحُومَ الإِبِلِ فِي بُطُونِنَا أَنْ يُؤْذِيَنَا.

(۲۴۳۴۷) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے عتبہ بن فرقد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں حضرت عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ؓ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا جس میں نبیذ تھی۔ جو کہ سرکہ بننے کے قریب تھی۔ پس حضرت عمر ؓ نے کہا۔ تم اس کو پیو۔ میں نے وہ پیالہ پکڑا اور اس کو پیا۔ لیکن وہ مجھے حلق سے بآسانی نہیں اُتر رہی تھی۔ پھر حضرت عمر ؓ نے وہ پیالہ پکڑا اور اس کو نوش فرمایا اور پھر کہا۔ اے عتبہ! ہم یہ سخت قسم کی نبیذ اس لیئے پیتے ہیں تا کہ اس کے ذریعہ سے ہم اپنے

پیٹوں میں موجود اونٹوں کے گوشت کو کاٹ دیں (یعنی ہضم کریں) تاکہ وہ ہمیں تکلیف نہ دے۔

(٢٤٣٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِنَبِيذِ زَبِيبٍ مِنْ نَبِيذِ زَبِيبِ الطَّائِفِ ، قَالَ : فَلَمَّا ذَاقَهُ قَطَّبَ فَقَالَ : إِنَّ لِنَبِيذِ زَبِيبِ الطَّائِفِ لَعُرَامًا ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ فَشَرِبَ ، وَقَالَ : إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْكُمْ فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ وَاشْرَبُوا .

(۲۴۳۴۸) حضرت ہمام سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مقام طائف کی کشمش کی نبیذ لائی گئی۔ راوی کہتے ہیں: پس جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں آمیزش کرنا چاہی اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً طائف کی کشمش کی نبیذ سخت ہوتی ہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور اس میں انڈیل دیا پھر اس کو نوش فرمایا۔ اور کہا: جب تم میں سے کسی کو نبیذ سخت لگے تو تم اس میں پانی ڈال لو اور اس کو پی لو۔

(٢٤٣٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ قَوْمًا مِنْ ثَقِيفٍ لَقُوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْ مَكَّةَ ، فَدَعَاهُمْ بِأَنْبِذَتِهِمْ ، فَأَتَوْهُ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ فَقَرَّبَهُ مِنْ فِيهِ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، فَقَالَ : اكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ .

(۲۴۳۴۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ثقیف کے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس وقت ملے جبکہ وہ مکہ کے قریب تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ان کی نبیذ سمیت بلایا۔ پس وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور ایک پیالہ نبیذ کا ساتھ لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے منہ کے قریب کیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور اس میں دو یا تین مرتبہ پانی ملایا۔ پھر فرمایا: اس کو پانی سے توڑ ڈالو۔

(٢٤٣٥٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنِّي رَجُلٌ مِعْجَارُ الْبُطْنِ ، أَوْ مِسْعَارُ الْبُطْنِ ، فَأَشْرَبُ هَذَا السَّوِيقَ فَلاَ يُلاَئِمُنِي ، وَأَشْرَبُ هَذَا اللَّبَنَ فَلاَ يُلاَئِمُنِي ، وَأَشْرَبُ هَذَا النَّبِيذَ الشَّدِيدَ فَيُسَهِّلُ بَطْنِي .

(۲۴۳۵۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایسا آدمی ہوں جس کا پیٹ سخت رہتا ہے۔ پس میں یہ ستو پیتا ہوں تو یہ مجھے موافق نہیں آتے اور میں یہ دودھ پیتا ہوں تو یہ بھی مجھے موافق نہیں آتا۔ اور میں یہ سخت نبیذ پیتا ہوں تو یہ میرے پیٹ کو پتلا کر دیتی ہے۔

(٢٤٣٥١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَشْرَبُ النَّبِيذَ مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّامِ ، فِي الْحِبَابِ الْعِظَامِ .

(۲۴۳۵۱) حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں ملک شام میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بڑے بڑے مٹکوں میں نبیذ پیا کرتا تھا۔

(٢٤٣٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنِ الشَّمَّاسِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا يَزَالُ الْقَوْمُ وَإِنَّ شَرَابَهُمْ لَحَلاَلٌ ، حَتَّى يَصِيرَ عَلَيْهِمْ حَرَامًا.

(۲۴۳۵۲) حضرت شماس سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کا قول ہے۔ جب تک لوگوں کا مشروب حلال ہوگا تب تک لوگ دین پر قائم رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان کے مشروبات حرام ہو جائیں۔

(٢٤٣٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أَتَاهُ الطَّبِيبُ ، فَقَالَ : أَيُّ الشَّرَابِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : النَّبِيذُ.

(۲۴۳۵۳) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس طبیب آیا تو اس نے پوچھا۔ آپ کو کون سا مشروب سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبیذ۔

(٢٤٣٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْخَوَابِي.

(۲۴۳۵۴) حضرت ابو حصین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیش کو مٹکوں کی نبیذ پیتے دیکھا ہے۔

(٢٤٣٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكُنْتُ آخُذُ الْقَبْضَةَ مِنَ الزَّبِيبِ فَأُلْقِيهَا فِيهِ.

(۲۴۳۵۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بنایا کرتی تھی اور میں ایک مٹھی کشمش کی پکڑ کر اس میں ڈال دیتی تھی۔

(٢٤٣٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَامِرٌ : اشْرَبُوا نَبِيذَ الْعُرْسِ ، وَلاَ تَسْكَرُوا مِنْهُ.

(۲۴۳۵۶) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا قول ہے، ولیمہ کی نبیذ پیو لیکن اس سے نشہ میں نہ آؤ۔

(٢٤٣٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى الْبَدْرِيِّينَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْعُرْسِ.

(۲۴۳۵۷) حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اہل بدر صحابہ رضی اللہ عنہم پر گواہی دے کر کہتا ہوں کہ وہ ولیمہ کی نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : يَكْفِينِي كُلَّ يَوْمٍ شَرْبَةٌ مِنْ مَاءٍ ، أَوْ شَرْبَةٌ مِنْ نَبِيذٍ ، أَوْ شَرْبَةٌ مِنْ لَبَنٍ ، وَفِي الْجُمُعَةِ قَفِيزٌ مِنْ قَمْحٍ.

(۲۴۳۵۸) حضرت ابوذر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ہر روز ایک مرتبہ پانی پینا اور ایک مرتبہ نبیذ پینا اور ایک مرتبہ دودھ پینا کفایت کر دیتا ہے اور جمعہ کو ایک قفیز گیہوں۔

(٢٤٣٥٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ ؟

فَقَالَ :جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا بِمَكَّةَ ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ ، فَوَجَدَ مِنْهُ رِيحًا شَدِيدَةً ، فَقَالَ :مَا هَذَا الَّذِي شَرِبْتَ ؟ فَقَالَ :نَبِيذٌ ، فَقَالَ :جِئْنِي مِنْهُ ، قَالَ :فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ وَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَ :إِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُم أَسْقِيَتُكُمْ فَاكْسِرُوهَا بِالْمَاءِ .

(۲۴۳۵۹) حضرت عبدالملک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سخت نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک طرح کی سخت بُو محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ "یہ تم نے کیا پیا ہے؟" اس آدمی نے جواب دیا۔ نبیذ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے پاس لاؤ۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس میں ڈال دیا اور اس کو نوش فرما لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تمہارے مشکیزے تم پر حد کو تجاوز کر جائیں تو تم ان کو پانی سے توڑ ڈالو"

(٢٤٣٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ أَصْحَابَ عَبْدِاللهِ؛ عَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيلَ، وَعَبْدَ الله بْنَ ذِنْبٍ، وَعُمَارَةَ، وَمُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ، وَعَمْرَو بْنَ مَيْمُون فَسَقَيْتهمُ النَّبِيذَ وَالطِّلاَ فَشَرِبُوا ، فَقَالَ الأَعْمَشُ :قُلْتُ لَهُ : كَانُوا يَرَوْنَ الْخَوَابِي ؟ قَالَ :نَعَمْ ، كَانُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهَا وَهُمْ يَسْتَقُونَ مِنْهَا.

(۲۴۳۶۰) حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک (مرتبہ) کھانا تیار کیا اور حضرت عبد اللہ کے ساتھیوں......یعنی عمرو بن شرحبیل، عبداللہ بن ذئب، عمارہ، مرہ ہمدانی اور عمر بن میمون......کو دعوت دی اور میں نے ان کو نبیذ اور طلاء پلایا اور انہوں نے پیا۔ حضرت اعمش کہتے ہیں۔ میں نے ان (ابو اسحق) سے کہا۔ وہ لوگ مرتبانوں کو دیکھ رہے تھے؟ حضرت ابو اسحق نے کہا۔ ہاں۔ وہ مرتبانوں کو دیکھ رہے تھے اور انہی سے ان کو پلایا جا رہا تھا۔

(٢٤٣٦١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ النَّبِيذَ ، يُنْبَذُ لَهُ غَدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً.

(۲۴۳۶۱) حضرت جعفر، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ نبیذ پیتے تھے۔ (اس طرح کہ) اُن کے لئے صبح کو نبیذ بنائی جاتی جس کو وہ شام کے وقت پی لیتے۔

(٢٤٣٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ يُوسُفَ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يُدْعَى إِلَى الْعُرْسِ، فَيَشْرَبُ مِنْ نَبِيذِهِمْ.

(۲۴۳۶۲) حضرت یوسف سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن کو ولیموں میں بلایا جاتا تھا اور وہ ان کی نبیذ کو پیتے تھے۔

(٢٤٣٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَعْرَسْتُ فَدَعَوْتُ أَصْحَابَ عَلِيٍّ ، وَأَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ ، مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ ؛ عُمَارَةُ بْنُ عَبْدٍ ، وَهُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيمَ ، وَالْحَارِثُ الأَعْوَرُ ، وَمِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ؛ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ ذِنْبٍ ، فَنَبَذْتُ لَهُمْ فِي

الْخَوَابِی ، فَكَانُوا يَشْرَبُونَ مِنْهَا ، فَقُلْتُ :وَهُمْ يَرَوْنَهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، يَنْظُرُونَ إِلَيْهَا.

(۲۴۳۶۳) حضرت ابواسحق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ولیمہ کیا تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ کے ساتھیوں کو بلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے عمارہ بن عبد، ہبیرہ بن یریم، اور حارث بن اعور کو بلایا اور حضرت عبداللہ کے ساتھیوں میں سے علقمہ بن قیس، عبدالرحمٰن بن یزید، اور عبداللہ بن ذئب کو بلایا، پس میں نے ان کے لئے مٹکوں میں نبیذ تیار کی پس وہ ان مٹکوں میں سے پیتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا۔ وہ مٹکوں کو دیکھ رہے تھے؟۔ ابواسحق نے کہا۔ ہاں۔ وہ مٹکوں کو دیکھ رہے تھے۔

(۲٤۳٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :النَّبِيذُ حَلاَلٌ.

(۲۴۳۶۴) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نبیذ حلال ہے۔

(۲٤۳٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سُفْيَانَ الْعَطَّارِ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ مَاهَانَ الْحَنَفِيَّ ، فَقَالَ :يَا أَبَا سَالِمٍ ، مَا تَقُولُ فِي النَّبِيذِ ؟ فَقَالَ :أَقُولُ فِي النَّبِيذِ :إِنَّ مَنْ حَرَّمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ ، كَمَنْ أَحَلَّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ.

(۲۴۳۶۵) حضرت سفیان عطار سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ماہان حنفی سے سوال کیا اور کہا۔ اے ابوسالم! آپ نبیذ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا۔ میں نبیذ کے بارے میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کہے وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال کہنے والا ہے۔

(۲٤۳٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ :انْتَهَى قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الأَشْرِبَةِ إِلَى أَنْ قَالَ :لاَ تَشْرَبُوا مَا يُسَفِّهُ أَحْلاَمَكُمْ ، وَمَا يُذْهِبُ أَمْوَالَكُمْ.

(۲۴۳۶۶) حضرت ابوالعلاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مشروبات میں یہاں تک پہنچا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو چیز تمہاری عقلوں کو خراب کردے اور تمہارے اموال کو ختم کردے اس کو نہ پیو۔''

(۲٤۳٦۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَنْبِذُ إِلاَّ فِي سِقَاءٍ مُوكًى.

(۲۴۳۶۷) حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ صرف منہ باندھے ہوئے مشکیزہ سے نبیذ پیتے تھے۔

(۲٤۳٦۸) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عُجَيبَةَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَمِّهِ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ ، عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ :جَلَسْنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالَ :مَا لَكُمْ قَدِ اصْفَرَّتْ أَلْوَانُكُمْ ، وَعَظُمَتْ بُطُونُكُمْ ، وَظَهَرَتْ عُرُوقُكُمْ ؟ قَالَ :قَالُوا :أَتَاكَ سَيِّدُنَا فَسَأَلَكَ عَنْ شَرَابٍ كَانَ لَنَا مُوَافِقًا فَنَهَيْتَهُ عَنْهُ ، وَكُنَّا بِأَرْضٍ مُحِمَّةٍ ، قَالَ :فَاشْرَبُوا مَا طَابَ لَكُمْ. (طبرانی ۸۲۵۶)

(۲۴۳۶۸) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران عبدالقیس کا وفد حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) پوچھا۔ ''تمہیں کیا ہوا ہے کہ تمہارے رنگ زرد پڑے

ہوئے ہیں اور تمہارے پیٹ بڑھے ہوئے ہیں اور تمہاری رگیں نکلی ہوئی ہیں؟'' راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے جواب دیا۔ ہمارا سردار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور اس نے آپ سے اس مشروب کے بارے میں پوچھا تھا جو ہمارے موافق ہے تو آپ ﷺ نے اس کو اس سے منع کر دیا تھا۔ اور ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں بخار کی وبا بہت عام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مشروب تمہیں موافق آئے تم وہی پی لو۔''

(٢٤٣٦٩) حَدَّثَنَا جَرِير ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ خَيرَ فِي النَبِيذِ إذَا كَان حُلوًا.

(۲۴۳۶۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب نبیذ میٹھی ہو تو اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

(٢٤٣٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : دَعَانَا رَجُلٌ إلَى طَعَامٍ فَأَكَلْنَا ، ثُمَّ أَتَانَا بِشَرَابٍ ، فَشَرِبَ الْقَوْمُ وَلَمْ أَشْرَبْ ، قَالَ : فَنَظَرَ إلَيَّ بَكْرٌ ، يَعْنِي ابْنَ مَاعِزٍ ، نَظْرَةً ظَنَنْتُ أَنَّهُ مَقَتَنِي.

(۲۴۳۷۰) حضرت سعید بن مسروق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ہماری کھانے کی دعوت کی چنانچہ ہم نے کھانا کھایا۔ پھر وہ آدمی ہمارے پاس مشروب لایا۔ پس سب لوگوں نے وہ مشروب پیا۔ لیکن میں نے نہیں پیا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر بکر بن ساعد نے میری طرف اس طرح دیکھا کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ مجھ سے بیزار ہو گئے ہیں۔

(٢٤٣٧١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إذَا دَخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ ، فَسَلْهُ عَنْ شَرَابِهِ ، فَإِنْ كَانَ نَبِيذُ سِقَاءٍ فَاشْرَبْ.

(۲۴۳۷۱) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جب تم اپنے (مسلمان) بھائی کے پاس جاؤ۔ تو تم اس سے اس کے مشروب کے بارے میں سوال کرو۔ پس اگر اس کا مشروب مشکیزہ کی نبیذ ہو تو تم اس کو پی لو۔

(٢٤٣٧٢) حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى ثَقِيفٍ فَاسْتَسْقَاهُمْ ، فَقَالُوا : أَخْبِؤُوا نَبِيذَكُمْ ، فَسَقَوْهُ مَاءً ، فَقَالَ : اسْقُونِي مِنْ نَبِيذِكُمْ يَا مَعْشَرَ ثَقِيفٍ ، قَالَ : فَسَقَوْهُ ، فَأَمَرَ الْغُلاَمَ فَصَبَّ ، ثُمَّ أَمْسَكَ بِيَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مَعْشَرَ ثَقِيفٍ ، إنَّكُمْ تَشْرَبُونَ مِنْ هَذَا الشَّرَابِ الشَّدِيدِ ، فَأَيُّكُمْ رَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ شَيْءٌ ، فَلْيَكْسِرْهُ بِالْمَاءِ.

(۲۴۳۷۲) حضرت ہذیل بن شرحبیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو ثقیف پر سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے پانی طلب کیا۔ انہوں نے (باہم ایک دوسرے سے) کہا۔ تم اپنی نبیذ چھپا لو اور ان کو پانی پلا دو۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے گروہِ ثقیف! تم مجھے اپنی نبیذ میں سے پلاؤ۔ راوی کہتے ہیں۔ پس انہوں آپ رضی اللہ عنہ کو نبیذ پلائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غلام کو حکم دیا اس نے پانی ڈالا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اس کو روک دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گروہِ ثقیف! تم اس سخت مشروب کو پیتے ہو۔ پس تم میں جس کسی کو یہ کسی درجہ شک میں ڈالے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو پانی سے توڑ ڈالے۔

(۸) مَنْ رَخَّصَ فِي نَبِيذِ الْجَرِّ الأَخْضَرِ

جن لوگوں نے سبز گھڑے کی نبیذ کی اجازت دی ہے

(٢٤٣٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنْبَذُ لَهُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۳) حضرت اسود سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے لئے سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

(٢٤٣٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ : دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ عَلَى عَبْدِ اللهِ فِي حَاجَةٍ ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : يَا جَارِيَةُ ، اسْقِينَا نَبِيذًا ، فَسَقَتْهُ مِنْ جَرٍّ أَخْضَرَ.

(۲۴۳۷۴) حضرت مجالد بن ابی راشد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن حریث حضرت عبداللہ کے پاس کسی ضرورت سے گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ نے کہا۔ اے لونڈی! تم ہمیں نبیذ پلاؤ۔ چنانچہ اس باندی نے آپ رضی اللہ عنہ کو سبز گھڑے سے نبیذ پلائی۔

(٢٤٣٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لأَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْبِذُ لأَبِي مَسْعُودٍ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۵) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی ام ولد سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ بناتی تھی۔

(٢٤٣٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ ، قَالَ : قَالَتْ : يَا بُنَيَّ ، إِنَّ مُحَرِّمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ ، كَمُسْتَحِلِّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ، إِنِّي كُنْتُ أَنْبِذُ النَّبِيذَ لِقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ، وَكَانَ رَجُلاً قَدْ آتَاهُ اللَّهُ خَيْرًا كَثِيرًا، فَيَسْقِيهِ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ يَغْشَاهُ مِنْهُمْ ؛ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ، فِي الدَّنِّ الْمُزَفَّتِ ، وَالْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۶) حضرت ام معبد سے ابو الحارث تیمی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یقیناً اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال کرنے والا۔ میں قرظہ بن کعب کے لئے نبیذ تیار کرتی تھی۔ اور یہ وہ آدمی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے بہت سا مال دے رکھا تھا۔ پس یہ صاحب یہ نبیذ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو پلاتے تھے۔ اور یہ اس کو ڈھانپ دیتے تھے۔ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک بڑی مزفت مٹکے میں اور سبز گھڑے میں۔

(٢٤٣٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أُمِّهِ؛ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ كَانَ يَرَى أَهْلَهُ يَنْبِذُونَ فِي الْجَرِّ، وَلاَ يَنْهَاهُمْ.

(۲۴۳۷۷) حضرت حسن بن حکیم سے روایت ہے۔ وہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ، اپنے گھر والوں کو

گھڑے میں نبیذ تیار کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور ان کو منع نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٣٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۸) حضرت مسلم ویلیٹیو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن ابی اوفیٰ سبز گھڑے کی نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٧٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْبِذُ لِعَلِيٍّ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۹) حضرت ام موسیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ بناتی تھی۔

(٢٤٣٨٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : صَنَعَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ لأُنَاسٍ مِنَ الْقُرَّاءِ طَعَامًا ، ثُمَّ سَقَاهُمْ نَبِيذًا ، ثُمَّ قَالَ : تَدْرُونَ مَا النَّبِيذُ الَّذِي سَقَيْتُكُمْ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، سَقَيْتَنَا نَبِيذًا ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُ نَبِيذُ جَرٍّ ، أَوْ جِرَارٍ ، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : فَقَالَ : فِيمَا يُنْبَذُ لَكَ ؟ فَدَعَا الْجَارِيَةَ ، فَجَاءَتْ بِجَرٍّ أَخْضَرَ ، فَقَالَ : يُنْبَذُ لِي فِي هَذَا.

(۲۴۳۸۰) حضرت ابومجلز سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد نے کچھ قراء کے لئے کھانا بنایا پھر انہوں نے ان کو نبیذ پلائی۔ پھر پوچھا۔ جانتے ہو یہ نبیذ جو میں نے تمہیں پلائی ہے۔ یہ کون سی نبیذ ہے؟ قراء نے کہا۔ ہاں۔ تم نے ہمیں نبیذ پلائی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ بلکہ یہ تو گھڑے کی نبیذ تھی۔ پھر یہ صاحب حضرت معقل بن یسار کے پاس چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ اور ان سے کہا۔ آپ کے لئے کس برتن میں نبیذ تیار کی جاتی ہے؟ چنانچہ انہوں نے لونڈی کو بلایا پس وہ لونڈی سبز رنگ کا گھڑا لے کر آئی۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرے لئے اس میں نبیذ تیار کی جاتی ہے۔

(٢٤٣٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَأَكَلْنَا عِنْدَهُ ، ثُمَّ دَعَا بِجُرَيْرَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا نَبِيذٌ ، فَسَقَانَا.

(۲۴۳۸۱) حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس ہم نے ان کے ہاں کھانا کھایا پھر انہوں نے سبز رنگ کا ایک چھوٹا سا گھڑا منگوایا جس میں نبیذ تھی۔ پھر (وہ نبیذ) انہوں نے ہمیں پلائی۔

(٢٤٣٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ : كَانَ يُنْبَذُ لِعَبْدِ اللهِ النَّبِيذُ فِي جِرَارٍ خُضْرٍ فَيَشْرَبُهُ ، وَكَانَ يُنْبَذُ لأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ فَيَشْرَبُهُ.

(۲۴۳۸۲) حضرت ہمام سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی جس کو وہ پیتے تھے۔ جبکہ حضرت اسامہ کے لئے بھی سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی اور وہ اس کو پیتے تھے۔

(٢٤٣٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُنْبَذُ لَهُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، وَكَانَ شَقِيقٌ يَشْرَبُ النَّبِيذَ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۸۳) حضرت شقیق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی اور

حضرت شقیق بھی سبز گھڑے میں نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ ، وَأَبِي مَسْعُودٍ ، وَأُسَامَةَ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۳۸۴) حضرت عبداللہ، حضرت ابو مسعود اور حضرت اسامہ کے بارے میں روایت ہے کہ یہ تمام حضرات گھڑے کی نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، بَعْدَ مَا يَسْكُنُ غَلَيَانُهُ.

(۲۴۳۸۵) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو اس وقت سبز گھڑے کی نبیذ پیتے دیکھا جب کہ اس کا جوش ختم ہو گیا تھا۔

(٢٤٣٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، قَالَ: سَقَانِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى فِي جَرٍّ أَخْضَرَ، وَفِيهِ دُرْدِيٌّ ، وَسَقَيْتُهُ مِنْهُ.

(۲۴۳۸۶) حضرت ابو فروہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے سبز رنگ کے گھڑے میں (نبیذ) پلائی اور اس میں تلچھٹ بھی تھی اور میں نے وہ نبیذ پی لی۔

(٢٤٣٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۸۷) حضرت عبداللہ سے سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ يَنْبِذُ فِي الدَّنِّ ، وَيَنْبِذُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۸۸) حضرت ابو اسحٰق سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ عمرو بن شُرحبیل مٹکے میں نبیذ تیار کرتے تھے اور سبز رنگ کے مٹکے میں نبیذ تیار کرتے تھے۔

(٢٤٣٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۸۹) حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابن الحنفیہ سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٩٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَفْصٍ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْبِذُ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي جَرٍّ. (ابن سعد ٢٩٠)

(۲۴۳۹۰) حضرت حمران بن عبدالعزیز سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ام حفص نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں عمران بن حصین کے لئے گھڑے میں نبیذ تیار کرتی تھی۔

(۲٤۳۹۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۳۹۱) حضرت مسروق کے بارے میں روایت ہے کہ وہ گھڑے کی نبیذ پیا کرتے تھے۔

(۲٤۳۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، وَهِلاَلِ بْنِ يَسَاف ، وَشَقِيقٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَهُمْ فِي بُيُوتِهِمْ ، فَرَأَيْتهمْ يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۹۲) حضرت حصین سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم، حضرت شعبی، حضرت ہلال بن یساف، حضرت شقیق اور حضرت سعید بن جبیر کے پاس گیا اور یہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں تھے سو میں نے ان کو سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ پیتے دیکھا۔

(۲٤۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُ دَعَاهُمْ فِي عُرْسِهِ ، فَسَقَاهُمْ نَبِيذَ جَرٍّ أَخْضَرَ ، قَالَ : وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَدْعُوهُمْ فِي عُرْسِهِ فَيَسْقِيهِمْ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ.

(۲۴۳۹۳) حضرت اسود کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے لوگوں کو اپنے ولیمہ میں بلایا۔ اور لوگوں کو سبز گھڑے کی نبیذ پلائی۔ راوی کہتے ہیں کہ اور حضرت ابراہیم نے لوگوں کو اپنے ولیمہ میں بلایا اور ان کو سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ پلائی۔

(۲٤۳۹٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۳۹۴) حضرت مالک بن دینار، حضرت ابورافع کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گھڑے کی نبیذ پیا کرتے تھے۔

(۲٤۳۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : إِنَّا نَنْبِذُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، ثُمَّ نُضِيفُهُ فِي الدَّوْرَقِ الْمُقَيَّرِ ، أَوْ فِي الإِنَاءِ الْمُقَيَّرِ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۳۹۵) حضرت منصور سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا۔ ہم سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ تیار کرتے ہیں پھر ہم اس کو تارکول ملے ہوئے برتن وغیرہ میں ڈال دیتے ہیں؟ تو حضرت ابراہیم نے جواب دیا۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤۳۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَفْصٍ سُرِّيَّةُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْتَبِذُ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ فَيَشْرَبُهُ.

(۲۴۳۹۶) حضرت ام حفص سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عمران بن حصین کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کرتی تھی پھر وہ اس کو پی لیتے تھے۔

(۲٤۳۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ نَبِيذَ السَّوِيقِ.

(۲۴۳۹۷) حضرت علی بن مالک، حضرت ضحاک کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ستو کی نبیذ تیار کرتے تھے۔

(۲٤۳۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

لَيْلَى ، قَالَ: كُنْتُ أَشْرَبُ النَّبِيذَ فِي الْجِرَارِ الْخُضْرِ ، مَعَ الْبُدْرِيَّةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۴۳۹۸) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ سبز گھڑوں میں نبیذ پیا کرتا تھا۔

(٢٤٣٩٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَشْرَبُ النَّبِيذَ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ ، وَقَالَ :إِنَّ مُحَرِّمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ ، كَمُسْتَحِلِّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ.

(۲۴۳۹۹) حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کو سبز گھڑے میں نبیذ پیتے دیکھا اور انہوں نے یہ فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام قرار دینے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال کرنے والا ہوتا ہے۔

(٢٤٤٠٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :شَرِبْتُهُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ نَبِيذًا فِي جَرٍّ أَخْضَرَ.

(۲۴۴۰۰) حضرت حسن بن عمرو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کے ہاں سبز گھڑے میں نبیذ پی۔

(٢٤٤٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ.

(۲۴۴۰۱) حضرت ابومغیرہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

(٢٤٤٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي جَرٍّ ، فَكَانَ يَشْرَبُهُ حُلْوًا بِالسَّوِيقِ.

(۲۴۴۰۲) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی رافع سے روایت ہے کہ ان کے والد کے لئے گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔ پھر وہ اس کو ستو سے ملا کر میٹھا بنا کر پیتے تھے۔

(٢٤٤٠٣) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ. (طبرانی ۷۴۲۸)

(۲۴۴۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

(٢٤٤٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صُحَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي رَجُلٌ مِسْقَامٌ ، فَأْذَنْ لِي فِي جَرَّةٍ أَنْتَبِذُ فِيهَا ، فَأَذِنَ لِي.

(احمد ۳۱۔ بزار ۲۹۱۰)

(۲۴۴۰۴) حضرت عبد الرحمٰن بن صحار، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے

رسول ﷺ! میں ایک بہت بیمار آدمی ہوں۔ پس آپ مجھے اس بات کی اجازت دے دیجئے کہ میں گھڑے میں نبیذ بناؤں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔

(٢٤٤٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَهْلٍ أَبِي الأَسْدِ ، عَنْ مُسْرَدٍ ، قَالَ : كَانَ نَبِيذُ سَعْدٍ فِي جَرَّةٍ خَضْرَاءَ ، قَالَ :وَقَالَ :لاَ تَقُلُ اسْقِنِي مُحَطَّمًا.

(۲۴۴۰۵) حضرت مسرد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد کی نبیذ، سبز گھڑے میں ہوتی تھی۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ کہتے تھے کہ تم یوں نہ کہو کہ مجھے محطم پلاؤ۔

(٢٤٤٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ:حدَّثَتْنِي أُمُّ أَبِي عُبَيْدَةَ، أَوْ أُمُّ عُبَيْدَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَنْبِذُونَ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، فَيَرَاهُمْ عَبْدُ اللهِ وَلاَ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ.(عبدالرزاق ۱۶۹۵۳)

(۲۴۴۰۶) حضرت قاسم بن عبدالرحمن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ام ابی عبیدہ یا ام عبیدہ نے بیان کیا کہ وہ سبز گھڑے میں نبیذ بناتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے انہیں دیکھا اور اس سے منع نہیں کیا۔

(٢٤٤٠٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلْنَا ، ثُمَّ أُتِينَا بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ وَشَرِبْنَا ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى ابْنٍ لَهُ ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ ، فَأَخَذَ مَعْقِلٌ عَصًى كَانَتْ عِنْدَهُ ، فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَهُ فَشَجَّهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :أَتَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا ، وَذَكَرَ مِنْ مَسَاوِئِهِ وَتَأْبَى أَنْ تَشْرَبَ مِنْ شَرَابٍ شَرِبَهُ أَبُوكَ وَعُمُومَتُكَ ، لأَنَّهُ نَبِيذُ جَرٍّ ؟.

(۲۴۴۰۷) حضرت عقبہ بن میسرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت معقل بن یسار کے ہاں تھے تو انہوں نے کھانا منگوایا۔ پھر ہمارے پاس نبیذ کا پیالہ لایا گیا پس حضرت معقل نے بھی پیا اور ہم نے بھی پیا۔ یہاں تک کہ وہ پیالہ حضرت معقل کے بیٹے کے پاس پہنچا۔ انہوں نے پینے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس موجود عصا پکڑا۔ وہ اس کے سر پر دے مارا جس سے اس کا سر زخمی ہوگیا۔ پھر حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے بیٹے سے کہا۔ کیا تو یہ یہ کام کرتا ہے...... حضرت معقل نے اس کے نامناسب افعال ذکر کئے ...... اور اس مشروب کے پینے سے انکار کرتا ہے جس کو تیرے باپ اور چچاؤں نے پیا ہے۔ (صرف) اس لئے کہ یہ گھڑے کی نبیذ ہے؟

(٢٤٤٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مِسْحَاجِ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : كُنْتُ نَازِلاً فِي دَارِ أَنَسٍ ، فَرَأَيْتُهُ يَشْرَبُ النَّبِيذَ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ .

(۲۴۴۰۸) حضرت مسحاج بن موسیٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں اُترا تو میں نے ان کو سبز گھڑے میں نبیذ پیتے دیکھا۔

(٢٤٤٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ ، قَالَ :أَدْرَكْتُ رِجَالاً كَانُوا يَتَّخِذُونَ

هَذَا اللَّيْلَ جَمَلاً ، يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْجَرِّ ، وَيَلْبَسُونَ الْمُعَصْفَرَ ، مِنْهُمْ زِرٌّ ، وَأَبُو وَائِلٍ.

(۲۴۴۰۹) حضرت عاصم بن بہدلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اس رات کو اونٹ بھگاتے تھے، گھڑے کی نبیذ پیتے تھے اور عصفر سے رنگ کئے ہوئے کپڑے پہنتے تھے۔ انہی لوگوں میں حضرت زرّ اور حضرت ابو وائل تھے۔

(٢٤٤١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ النَّبِيذَ لِثَلَاثٍ.

(۲۴۴۱۰) حضرت منصور، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہم، نبیذ کو تین دن تک پیتے تھے۔

(٩) بَابٌ فِي الشُّرْبِ فِي الظُّرُوفِ

باب: برتنوں میں پینے کے بارے میں

(٢٤٤١١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، يَعْنِي ابْنَ نِيَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :اشْرَبُوا فِي الظُّرُوفِ ، وَلاَ تَسْكَرُوا.

(نسائی ۵۱۸۷۔ طبرانی ۴۲)

(۲۴۴۱۱) حضرت ابو بردہ بن دینار سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کہتے سُنا ہے: ''تمام برتنوں میں پیو لیکن نشہ کی حد کو نہ جاؤ۔''

(٢٤٤١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيذِ فِي هَذِهِ الظُّرُوفِ ، ثُمَّ قَالَ :نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ ، فَاشْرَبُوا فِيمَا شِئْتُمْ ، مَنْ شَاءَ أَوْكَى سِقَاءَهُ عَلَى إِثْمٍ.

(۲۴۴۱۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان برتنوں میں نبیذ سے منع کیا تھا۔ لیکن پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تمہیں نبیذ سے منع کیا تھا لیکن اب تم جس میں چاہو پیو۔ جو چاہے اپنے مشکیزہ کو گناہ پر باندھ لے۔''

(٢٤٤١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلاَّ فِي سِقَاءٍ ، فَاشْرَبُوا فِي الأَسْقِيَةِ كُلِّهَا ، وَلاَ تَشْرَبُوا مُسْكِرًا.

(۲۴۴۱۳) حضرت ابن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تمہیں مشکیزہ کے علاوہ میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا۔ لیکن اب تم تمام طرح کے برتنوں میں پیو۔ لیکن نشہ آور نہ ہو۔''

(٢٤٤١٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الأَنْبِذَةِ فِي الأَوْعِيَةِ ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ :إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنِ الأَنْبِذَةِ فِي الأَوْعِيَةِ ، فَاشْرَبُوا فِيمَا

شِئْتُمْ ، مَنْ شَاءَ أَوْكَأَ سِقَاءَهُ عَلَى إِثْمٍ.

(۲۴۴۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نبیذوں کے پینے سے منع کیا تھا۔ لیکن پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً میں نے تمہیں برتنوں میں نبیذوں کے پینے سے منع کیا تھا۔ پس اب تم جس میں بھی چاہو پی لو۔ اور جو شخص چاہے تو وہ اپنے مشکیزہ کو گناہ پر باندھ لے۔''

(٢٤٤١٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ وِعَاءً ، فَأَذِنَ لَهُمْ فِي شَيْءٍ مِنْهُ ، يَعْنِي الظُّرُوفَ.

(بخاری ۵۵۹۳۔ مسلم ٦٦)

(۲۴۴۱۵) حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ تمام لوگوں کے پاس (مجوزہ) برتن نہیں ہوتے پس آپ نے ان کے لئے کچھ برتنوں کی اجازت دے دی یعنی ظروف کی۔

(٢٤٤١٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ هَذِهِ الأَوْعِيَةِ ، فَاشْرَبُوا فِيهَا ، وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مَا أَسْكَرَ.

(۲۴۴۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تمہیں ان برتنوں سے منع کیا تھا لیکن اب تم ان میں پی لیا کرو اور ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرو۔''

(٢٤٤١٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ غَسَّانَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ ابْنِ الرَّسِيمِ ، وَكَانَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ هَجَرَ ، وَكَانَ فَقِيهًا حَدَّثَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ انْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ فِي صَدَقَةٍ يَحْمِلُهَا إِلَيْهِ ، قَالَ : فَنَهَاهُمْ عَنِ النَّبِيذِ فِي هَذِهِ الظُّرُوفِ ، فَرَجَعُوا إِلَى أَرْضِهِمْ ، وَهِيَ أَرْضُ تِهَامَةَ حَارَّةٌ ، فَاسْتَوْخَمُوهَا ، فَرَجَعُوا إِلَيْهِ الْعَامَ الثَّانِيَ فِي صَدَقَاتِهِمْ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّكَ نَهَيْتَنَا عَنْ هَذِهِ الأَوْعِيَةِ فَتَرَكْنَاهَا ، وَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : اذْهَبُوا فَاشْرَبُوا فِيمَا شِئْتُمْ ، مَنْ شَاءَ أَوْكَى سِقَاءَهُ عَلَى إِثْمٍ. (احمد ۳/ ۴۸۱۔ طبرانی ۴۶۳۴)

(۲۴۴۱۷) حضرت ابن رسیم سے ...... یہ اہل ہجر میں سے ایک شخص تھے اور فقیہ تھے ...... اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک وفد میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لے کر گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد والوں کو ان برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا۔ چنانچہ وہ لوگ اپنے علاقہ میں واپس چلے گئے۔ وہ تہامہ کا علاقہ گرم تھا۔ پس ان لوگوں کو یہ زمین موافق ثابت ہوگئی۔ پھر وہ اگلے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے صدقات لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے بتایا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ہمیں ان برتنوں سے منع کیا تھا پس ہم نے وہ برتن چھوڑ دیئے لیکن

ہمیں اس پر بہت مشقت ہوئی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جاؤ اور جس میں چاہو پیو، جو شخص چاہے وہ اپنے مشکیزہ کو گناہ پر باندھ لے۔''

(٢٤٤١٨) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ ، فَشَكَتْ إِلَيْهِ الأَنْصَارُ ، فَقَالُوا : لَيْسَ لَنَا أَوْعِيَةٌ ، فَقَالَ : فَلاَ إِذَنْ.

(بخاری ۵۵۹۲۔ ترمذی ۱۸۷۰)

(۲۴۴۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے برتنوں سے منع فرمایا تو کچھ انصار نے آپ ﷺ کو شکایت کی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس تو برتن نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر یہ ممانعت نہیں ہے۔''

(٢٤٤١٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَسْرُوقٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ هَذِهِ الأَوْعِيَةِ ، وَإِنَّ الأَوْعِيَةَ لاَ تُحِلُّ شَيْئًا ، وَلاَ تُحَرِّمُهُ ، فَاشْرَبُوا فِيهَا.

(۲۴۴۱۹) حضرت عبداللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً میں نے تمہیں ان برتنوں سے روکا تھا۔ جبکہ برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتے۔ پس تم ان برتنوں میں پی سکتے ہو۔''

(٢٤٤٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُلُّ حَلاَلٍ فِي كُلِّ ظَرْفٍ حَلاَلٌ ، وَكُلُّ حَرَامٍ فِي كُلِّ ظَرْفٍ حَرَامٌ.

(۲۴۴۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں۔ ہر حلال چیز ہر برتن میں حلال ہے۔ اور ہر حرام چیز ہر برتن میں حرام ہے۔

(٢٤٤٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْكِنْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الأَوْعِيَةُ لاَ تُحِلُّ شَيْئًا ، وَلاَ تُحَرِّمُهُ.

(۲۴۴۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، ابو الشعثاء کندی روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ برتن کسی شئی کو حلال کرتا ہے اور نہ ہی حرام کرتا ہے۔

(٢٤٤٢٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: نَبِيذُ الْمِزْرِ أَشَدُّ مِنْ نَبِيذِ الدَّنِّ ، وَمَا حَرَّمَ إِنَاءٌ ، وَلاَ أَحَلَّ.

(۲۴۴۲۲) حضرت شعبی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مکئی کی نبیذ، مٹکے کی نبیذ سے زیادہ سخت ہے۔ کوئی برتن کسی چیز کو حرام کرتا ہے اور نہ حلال کرتا ہے۔

(٢٤٤٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ شُرَيْحٍ

الْأَسْقِيَةُ الَّتِي تُنْبَذُ فِيهَا ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :مَا يُحَلِّلْنَ شَيْئًا ، وَلاَ يُحَرِّمْنَ ، وَلَكِنَ انْظُرُوا مَا تَجْعَلُونَ فِيهِ مِنْ حَلاَلٍ ، أَوْ حَرَامٍ.

(۲۴۴۲۳) حضرت زبیر بن عدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت شریح کے ہاں ان مشکیزوں کا ذکر گیا گیا جن میں نبیذ بنائی جاتی ہے۔تو حضرت شریح نے ارشاد فرمایا: یہ مشکیزے کسی چیز کو حلال کرتے ہیں اور نہ ہی حرام کرتے ہیں۔ بلکہ تم ان میں جو کچھ ڈالتے ہو حلال یا حرام اس کو دیکھو۔

(٢٤٤٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُلُّ حَلاَلٍ فِي كُلِّ ظَرْفٍ حَلاَلٌ ، وَكُلُّ حَرَامٍ فِي كُلِّ ظَرْفٍ حَرَامٌ.

(۲۴۴۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،وہ کہتے ہیں۔ ہر حلال چیز ہر طرح کے برتن میں حلال ہی ہوتی ہے اور ہر حرام چیز ہر طرح کے برتن میں حرام ہی ہوتی ہے۔

(١٠) فِيمَا فُسِّرَ مِنَ الظُّرُوفِ ، وَمَا هِيَ ؟

برتنوں کی جو تفسیر کی گئی ہے اور یہ برتن کون سے ہیں؟

(٢٤٤٢٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنِ الْجِعَةِ ؟ قَالَ :شَرَابٌ يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ مِنَ الشَّعِيرِ.

(۲۴۴۲۵) حضرت مسلم بطین سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو شیبانی سے جعہ کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: یمن کا ایک مشروب ہے جو جَو سے بنایا جاتا ہے۔

(٢٤٤٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :الْحَنْتَمُ جِرَارٌ حُمْرٌ ، كَانَتْ تَأْتِينَا مِنْ مِصْرَ.

(۲۴۴۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،وہ فرماتے ہیں کہ حنتم ایک سرخ گھڑا ہے جو کہ ہمارے پاس مصر سے آتا ہے۔

(٢٤٤٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَنْتَمِ ؟ قَالَ : كَانَتْ جِرَارًا حُمْرًا مُقَيَّرَةً ، يُؤْتَى بِهَا مِنَ الشَّامِ ، يُقَالُ لَهَا :الْحَنْتَمُ.

(۲۴۴۲۷) حضرت صلت بن بہرام سے روایت ہے،وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے حنتم کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ سرخ رنگ کے تارکول ملے ہوئے گھڑے ہوتے تھے۔ جو شام کے علاقہ سے لائے جاتے تھے۔ان کو حنتم کہا جاتا تھا۔

(٢٤٤٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا قَالَ فِي هَذِهِ الأَوْعِيَةِ ؟

فَقَالَتْ : عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ ، أَمَّا الْحَنَاتِمُ فَحَنَاتِمُ الْعَجَمِ ، الَّتِي يَدْخُلُ فِيهَا الرَّجُلُ فَيَكْنِسُهَا كَنْسًا : ظُرُوفُ الْخَمْرِ ، وَأَمَّا الدُّبَّاءُ فَالْقَرْعُ ، وَأَمَّا الْمُزَفَّتُ فَالزِّقَاقُ الْمُقَيَّرَةُ أَجْوَافُهَا ، الْمُلَوَّنَةُ أَشْعَارُهَا بِالْقَارِ : ظُرُوفُ الْخَمْرِ ، وَأَمَّا النَّقِيرُ فَالنَّخْلَةُ الثَّابِتَةُ عُرُوقُهَا فِي الْأَرْضِ ، الْمَنْقُورَةُ نَقْرًا.

(۲۴۴۲۸) حضرت ابوالحارث تیمی، حضرت ام معبد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا۔ان برتنوں کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے جواباً فرمایا: تم ایک باخبر کے پاس آئے ہو (یعنی واقف سے سوال کیا ہے۔) بہرحال: حناتم: عجم کے حناتم یہ وہ برتن تھے جن میں آدمی داخل ہو جاتا تھا اور ان کو صاف کرتا تھا۔شراب کے برتن اور دُبّاء: یہ کدو (کا مصنوعی برتن) ہے۔اور مزفت: یہ وہ مشکیزہ ہے جس کے اندر تارکول ملا ہوا اور اس کا ظاہر بھی تارکول سے رنگین ہوتا۔شراب کے برتن۔اور نقیر: یہ وہ درخت کا تنا ہے جس کی رگیں زمین میں ہی ہوں۔اور اس کو اندر سے خالی کر کے برتن بنالیا جائے۔

(۲٤٤۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَتِ الْحَنَاتِمُ جِرَارًا حُمْرًا مُزَفَّتَةً ، يُؤْتَى بِهَا مِنْ مِصْرَ ، وَلَيْسَتْ بِالْجِرَارِ الْخُضْرِ.

(۲۴۴۲۹) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حناتم، سرخ رنگ کے گھڑے ہوتے تھے جنہیں تارکول مَلا ہوتا تھا اور یہ مُلکِ مصر سے لائے جاتے تھے اور یہ سبز رنگ کے گھڑے نہیں ہوتے تھے۔

(۲٤٤۳۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : الْحَنْتَمُ جِرَارٌ خُضْرٌ كَانَ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ ، فِيهَا الْخَمْرُ.

(۲۴۴۳۰) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حَنْتَم سبز رنگ کا گھڑا ہوتا تھا جس میں شراب ہوتی تھی اور وہ گھڑا مصر سے لایا جاتا تھا۔

(۲٤٤۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : الْحَنْتَمُ الْجِرَارُ كُلُّهَا.

(۲۴۴۳۱) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ حَنْتَم تمام گھڑے ہیں۔

(۲٤٤۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ : مَا الْبِتْعُ ؟ قَالَ : نَبِيذُ الْعَسَلِ ، وَالْمِزْرُ نَبِيذُ الشَّعِيرِ.

(۲۴۴۳۲) حضرت ابواسحاق شیبانی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بردہ سے پوچھا۔ بِتْع کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: شہد کی نبیذ ہوتی ہے۔اور مِزْر جَو کی نبیذ کو کہا جاتا ہے۔

(۱۱) فِي النَّبِيذِ فِي الرَّصَاصِ ، مَنْ كَرِهَهُ ؟

سیسہ میں نبیذ جو لوگ اس کو مکروہ سمجھتے ہیں

(۲٤٤۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُمَا عَنِ النَّبِيذِ

فِي الرَّصَاصِ ؟ فَكَرِهَاهُ.

(۲۴۴۳۳) حضرت حسن اور ابن سیرین رحمہما اللہ سے، حضرت سفیان بن حسین روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان دونوں سے سیسہ میں نبیذ (پینے کے بارے) میں سوال کیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(٢٤٤٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسًا ، فَقُلْتُ :الْقَارُورَةِ وَالرَّصَاصِ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِمَا ، فَقُلْتُ :إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ ؟ قَالَ :فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ.

(۲۴۴۳۴) حضرت مختار سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ میں نے کہا۔ بوتل اور سیسہ کا استعمال کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ لوگ تو کچھ کہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ جو چیز تمہیں شبہ میں ڈالے اس کو چھوڑ دو اور جو شک میں نہ ڈالے اس کو لے لو۔

(٢٤٤٣٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :جِئْتُ وَهُمْ يَذْكُرُونَ نَبِيذَ الْجَرِّ عِنْدَ عِكْرِمَةَ ، فَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ عَنِ الرَّصَاصِ ؟ فَقَالَ :ذَلِكَ أَخْبَثُ ، أَوْ أَشَرُّ.

(۲۴۴۳۵) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں آیا تو لوگ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے پاس گھڑے کی نبیذ کا تذکرہ کر رہے تھے۔ چنانچہ ایک آدمی نے حضرت عکرمہ سے سیسہ کے (استعمال کے) بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ چیز خباثت والی ہے۔ یا فرمایا: یہ چیز زیادہ شر پیدا کرنے والی ہے۔

(٢٤٤٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ فِي الرَّصَاصِ.

(۲۴۴۳۶) حضرت ابان بن صمعہ، حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیسہ میں (نبیذ پینے کو) مکروہ سمجھتے تھے۔

(١٣) مَنْ رَخَّصَ فِي النَّبِيذِ فِي الرَّصَاصِ

شیشہ میں نبیذ پینے کی رخصت دینے والے حضرات

(٢٤٤٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ نَبِيذِ الرَّصَاصِ ؟ فَرَخَّصَ لِي فِي ذَلِكَ ، فَكَانَ لِجَدِّي جَرَّةٌ مِنْ رَصَاصٍ يُنْبَذُ فِيهَا.

(۲۴۴۳۷) حضرت ابوالاشہب، جعفر بن حارث نخعی، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سیسہ کی نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے مجھے اس کے بارے میں رخصت عنایت فرمائی۔ چنانچہ میرے دادا کے پاس سیسہ کا ایک گھڑا تھا، جس میں وہ نبیذ بناتے تھے۔

(٢٤٤٣٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :رَأَيْتُ إِبْرَهِيمَ ، وَخَيْثَمَةَ ،وَالْمُسَيَّبَ بْنَ رَافِعٍ

مَعَهُمْ نَبِيذٌ فِي رَصَاصٍ يَشْرَبُونَهُ.

(۲۴۴۳۸) حضرت علاء بن مسیّب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم، حضرت خیثمہ، اور حضرت مسیّب بن رافع کو دیکھا کہ ان کے پاس سیسہ میں نبیذ تھی اور وہ اس کو پی رہے تھے۔

(۲٤٤٣٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو قِلاَبَةَ يُنْبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ ، ثُمَّ يُحَوِّلُهُ فِي بَاطِيَّةٍ مِنْ رَصَاصٍ.

(۲۴۴۳۹) حضرت خالد حذاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ کے لئے مشکیزہ میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ پھر وہ اس نبیذ کو سیسہ کے بڑے برتن میں منتقل کر لیتے تھے۔

(۲٤٤٤٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي غَيْلاَنُ بْنُ عُمَيْرَةَ ، قَالَ : لَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ ؟ فَرَخَّصَ لِي فِي الرَّصَاصِ.

(۲۴۴۴۰) حضرت غیلان بن عمیرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میری ملاقات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے مشروبات کے بارے میں سوال کیا؟ پس انہوں نے میرے لئے سیسہ کے بارے میں رخصت عنایت فرمائی۔

(۲٤٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي جَرَّةٍ مِنْ رَصَاصٍ.

(۲۴۴۴۱) حضرت شعبہ، حضرت حکم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے سیسہ کے گھڑے میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔

(۱۳) النَّبِيذُ فِي الْقَوَارِيرِ ، وَالشُّرْبُ فِيهَا

بوتلوں میں نبیذ، اور بوتلوں میں پینا

(۲٤٤٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي الْقَوَارِيرِ.

(۲۴۴۴۲) حضرت حمید، حضرت بکر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے بوتلوں میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔

(۲٤٤٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الزُّجَاجِ ، يَعْنِي النَّبِيذَ.

(۲۴۴۴۳) حضرت ابان بن صمعہ، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے شیشہ میں رخصت عنایت کی۔ یعنی نبیذ کے لئے۔

(۲٤٤٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ وَاصِلٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي وَالِدَتِي ، عَنِ امْرَأَةٍ ، يُقَالُ لَهَا : بِنْتُ الأَقْعَصِ ، وَكَانَتْ كَنَّةً لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهَا أَتَتِ ابْنَ عُمَرَ بِجَرَّةٍ خَضْرَاءَ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قَالَتْ : نَنْبِذُ فِي هَذِهِ ، فَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ يَدَهُ فِي جَوْفِهَا ، فَقَالَ : عَزَمْتُ عَلَيْكِ لَتَشْرَبِنَّ فِيهَا ، فَإِنَّمَا هِيَ مِثْلُ الْقَارُورَةِ.

(۲۴۴۴۴) حضرت معروف بن واصل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے ایک عورت کے بارے میں بیان کیا

جس کو۔ بنت الاقعص کہا جاتا تھا۔ اور یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بہوتھیں۔ کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سبز رنگ کا گھڑا لے کر آئیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہم اس گھڑے میں نبیذ بناتے ہیں۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس گھڑے کے اندر اپنا ہاتھ داخل کیا اور پھر فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ البتہ ضرور تم اس میں پیو۔ کیونکہ یہ تو محض بوتل کی طرح ہے۔

(٢٤٤٤٥) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يَشْرَبُ فِي الْقَوَارِيرِ.

(۲۴۴۴۵) حضرت حکم بن عطیہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد ریشیلیز کو بوتلوں میں پیتے دیکھا ہے۔

(٢٤٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الشُّرْبَ فِي الزُّجَاجِ.

(۲۴۴۴۶) حضرت ابو برزہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ شیشہ میں پینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٤٤٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسًا فَقُلْتُ :الْقَارُورَةُ وَالرَّصَاصَةُ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِمَا ، قُلْتُ :فَإِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ ؟ قَالَ :دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ.

(۲۴۴۴۷) حضرت مختار بن فلفل سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ میں نے پوچھا۔ بوتل اور سیسہ (کے بارے میں کیا حکم ہے)؟ انہوں نے جواب دیا۔ ان دونوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کچھ لوگ تو (ان کے بارے میں کچھ) کہتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ جو چیز تجھے شک وشبہ میں ڈالے تو اس کو چھوڑ دے اور جو چیز تجھے شک وشبہ میں نہ ڈالے اس کو پکڑ لے۔

(٢٤٤٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، قَالَ :جِئْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِجَرَّةٍ خَضْرَاءَ ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَقُلْتُ :أَنَنْبِذُ فِي هَذِهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْقَارُورَةِ.

(۲۴۴۴۸) حضرت حبیب بن ابو عمرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر ریشیلیز کی خدمت میں ایک سبز گھڑا لے کر آیا۔ تو انہوں نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا۔ میں نے پوچھا۔ کیا ہم اس گھڑے میں نبیذ بنالیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ یہ تو بوتل کے قائم مقام ہے۔

(٢٤٤٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :شَرِبْتُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ ثَلاَثَ قَوَارِيرَ مِنْ نَبِيذٍ.

(۲۴۴۴۹) حضرت حسن بن عمرو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کے ہاں نبیذ کی تین بوتلیں پی تھیں۔

(١٤) مَنْ رَخَّصَ فِي الدُّرْدِيِّ فِي النَّبِيذِ

نبیذ کی تلچھٹ میں رخصت دینے والے حضرات

(٢٤٤٥٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ

عَبْدُ اللهِ يُنْبَذُ لَهُ فِي جَرٍّ ، وَيُجْعَلُ لَهُ فِيهِ عَكَرٌ .

(۲۴۴۵۰) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے لئے ایک گھڑے میں نبیذ بنائی جاتی تھی اور اس میں ان کے لئے تلچھٹ بنائی جاتی تھی۔

(۲٤٤٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْمَعْدِلِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنْ نَبِيذِ الشَّامِ ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَقَالَ : أَقْلَلْتُمْ عَكَرَهُ.

(۲۴۴۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس شام کی نبیذ لائی گئی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس نبیذ کو نوش فرمایا۔ اور پھر فرمایا: تم نے اس کی تلچھٹ کم کردی ہے۔

(۲٤٤٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ : سَقَانِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى نَبِيذَ جَرٍّ وَفِيهِ دُرْدِيٌّ ، وَسَقَيْتُهُ مِنْهُ.

(۲۴۴۵۲) حضرت ابوفروہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے ایک گھڑے میں نبیذ پلائی اور اس میں تلچھٹ بھی تھی۔ اور میں نے اس کو پیا۔

(۲٤٤٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : كَانَ يَسْقِينَا نَبِيذًا يُؤْذِينَا رِيحُ دُرْدِيِّهِ.

(۲۴۴۵۳) حضرت حسن بن عمرو، حضرت ابووائل کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابووائل ہمیں ایسی نبیذ پلاتے تھے جس کی تلچھٹ کی بُو ہمیں اذیت دیتی تھی۔

(۲٤٤٥٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّوْبَةِ ، قَالَ : وَمَا الرَّوْبَةُ ؟ قُلْتُ : الدُّرْدِيُّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۴۵۴) حضرت جابر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر سے رَوْبَہْ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے پوچھا۔ رَوْبَہْ کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا۔ تلچھٹ ہوتی ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤٤٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْبِذُ الطِّلاَءَ يَجْعَلُ فِيهِ الدُّرْدِيَّ.

(۲۴۴۵۵) حضرت اعمش، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ طلاء کی نبیذ بناتے تھے اور اس میں تلچھٹ بناتے تھے۔

(۲٤٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَجْعَلاَنِ فِي نَبِيذِهِمَا الدُّرْدِيَّ.

(۲۴۴۵۶) حضرت حسن بن عمرو، حضرت ابراہیم اور شعبی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی اپنی نبیذ میں تلچھٹ بناتے تھے۔

(۱۵) مَنْ كَرِهَ الْعَكَرَ فِي النَّبِيذِ

جولوگ نبیذ میں تلچھٹ کو ناپسند کرتے تھے

(٢٤٤٥٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْعَكَرَ.

(۲۴۴۵۷) حضرت ہشام، حضرت حسن ؒ اور حضرت محمد ؒ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات تلچھٹ کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٤٥٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْعَكَرَ.

(۲۴۴۵۸) حضرت داؤد، حضرت سعید بن المسیب ؒ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید تلچھٹ کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٤٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّهُ كَرِهَ الْعَكَرَ وَقَالَ :هُوَ خَمْرٌ.

(۲۴۴۵۹) حضرت داؤد، حضرت سعید بن المسیب ؒ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ تلچھٹ کو ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے، یہ خمر ہے۔

(۱٦) فِي الطِّلاَءِ، مَنْ قَالَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ فَاشْرَبْهُ

طلاء کے بارے میں جن لوگوں نے کہا ہے کہ جب اس کے دو تہائی ختم ہو جائیں تو پھر تم اس کو پی لو

(٢٤٤٦٠) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَأَبَا طَلْحَةَ كَانُوا يَشْرَبُونَ مِنَ الطِّلاَءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ایسا طلاء (شیرہ انگور کا پختہ مشروب) پیا کرتے تھے، جس کے دو تہائی ختم ہو گئے ہوں اور اس کا ایک تہائی باقی ہو۔

(٢٤٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الشَّرَابِ الَّذِي كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَجَازَهُ لِلنَّاسِ ؟ قَالَ :هُوَ الطِّلاَءُ الَّذِي قَدْ طُبِخَ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۱) حضرت داؤد بن ابی ہند سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب ؒ سے اس مشروب کے بارے میں دریافت کیا جس کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے لئے اجازت دے رکھی تھی؟ حضرت سعید نے جواب دیا۔ یہ وہ طلاء تھا جس کے دو تہائی ختم ہو جائیں اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔

(٢٤٤٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَطْبُخُ لأَبِي الدَّرْدَاءِ الطِّلاَءَ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ فَيَشْرَبُهُ.

(۲۴۴۶۲) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے لئے وہ طلاء پکایا کرتی تھی۔ جس کا دو تہائی حصہ ختم ہو جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا، پس حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اس کو نوش فرما لیتے۔

(۲٤٤٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ مِنَ الطِّلاَءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۳) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ وہ اس طرح کا طلاء پیتے تھے جس کے دو تہائی ختم ہو گئے ہوں اور ایک تہائی باقی بچ گیا ہو۔

(۲٤٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَرْزُقُ النَّاسَ مِنَ الطِّلاَءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۴) حضرت ابان بن عبداللہ بجلی، ایک آدمی کا نام لے کر اس سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو وہ طلاء وظیفہ میں دیتے تھے جس کے دو تہائی ختم ہو گئے ہوں اور ایک تہائی باقی ہو۔

(۲٤٤٦٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ : مَا تَرَى فِي الطِّلاَءِ ؟ قَالَ : مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ ، وَمَا أَرَى بِالْمنصَّفِ بَأْسًا.

(۲۴۴۶۵) حضرت فضیل بن عمرو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا۔ آپ کی طلاء کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ طلاء جس کے دو تہائی چلے جائیں اور اس کا ایک تہائی باقی رہ جائے اور میں آدھی ختم ہونے والی طلاء میں بھی کوئی حرج محسوس نہیں کرتا۔

(۲٤٤٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اشْرَبْ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۶) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جس (طلاء) کا دو تہائی حصہ ختم ہو جائے اور اس کا ایک تہائی رہ جائے اس کو پی لو۔

(۲٤٤٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَقِيمَ الْبَطْنِ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَطْبُخَ لَهُ طِلاَءً حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ ، فَكَانَ يَشْرَبُ مِنْهُ الشَّرْبَةَ عَلَى إِثْرِ الطَّعَامِ.

(۲۴۴۶۷) حضرت انس بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کا پیٹ خراب تھا۔ پس انہوں نے مجھے اس بات کا حکم دیا کہ میں ان کے لئے طلاء کو اس قدر پکاؤں کہ اس کا دو تہائی حصہ ختم ہو جائے اور ایک تہائی حصہ رہ جائے، پس حضرت انس رضی اللہ عنہ اس طلاء میں سے کھانے کے بعد ایک گھونٹ پیا کرتے تھے۔

(۲٤٤٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : اشْرَبْ مِنَ الطِّلاَءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۸) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایسا طلاء جس کا دو تہائی ختم ہو گیا ہو اور ایک تہائی رہ گیا ہو۔ اس کو تم پی لو۔

(۲٤٤٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الطِّلاَءِ عَلَى النِّصْفِ ؟ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ :عَلَيْكَ بِاللَّبَنِ.

(۲۴۴۶۹) حضرت یعلی بن عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دیہاتی کو سُنا کہ وہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے آدھی رہ جانے والی طلاء کے بارے میں سوال کر رہا تھا؟ تو حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند سمجھا اور فرمایا: تمہیں دودھ لازم پکڑنا چاہیے۔

(۲٤٤۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، وَأَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالاَ :كَانَ عَلِيٌّ يَرْزُقُنَا الطِّلاَءَ ، قَالَ :قُلْتُ :كَيْفَ كَانَ ؟ قَالَ :كُنَّا نَأْتَدِمُهُ بِالْخُبْزِ ، وَنَخْتَاسُهُ بِالْمَاءِ .

(۲۴۴۷۰) حضرت یزید، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور حضرت ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیں عطیہ میں طلاء دیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں، میں نے پوچھا یہ کیا ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہم اس کو روٹی کے ساتھ سالن کے طور پر استعمال کرتے تھے اور ہم اس کو پانی کے ساتھ خلط کر لیتے تھے۔ (یعنی وہ گاڑھا ہوتا تھا۔)

(۲٤٤۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ :إِنِّي لأَشْرَبُ الطِّلاَءَ الْحُلْوَ الْقَارِصَ.

(۲۴۴۷۱) حضرت علی بن سلیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ میں انتہائی شدید میٹھا طلاء نوش کرتا ہوں۔

(۲٤٤۷۲) حَدَّثَنَا حَمَّاد بن خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَن سَالِمِ بْنِ سَالِمٍ قَال :دَخَلتُ عَلَى أَبِي أُمَامَةَ وَهُوَ يَشْرَبُ طِلاَءَ الرُّبِّ.

(۲۴۴۷۲) حضرت سالم بن سلام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ شیرہ کا طلاء نوش کر رہے تھے۔

(۲٤٤۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى حَمَّامٍ لَهُ بِالْعَاقُولِ ، فَأُتِينَا بِطَعَامٍ فَأَكَلْنَا ، ثُمَّ أُتِينَا بِعَسَلٍ وَطِلاَءٍ ، فَقَالَ :جَرِيرٌ :اشْرَبُوا أَنْتُمُ الْعَسَلَ ، وَشَرِبَ هُوَ الطِّلاَءَ وَقَالَ :إِنَّهُ يُسْتَنْكَرُ مِنْكُمْ ، وَلاَ يُسْتَنْكَرُ مِنِّي ، قُلْتُ :أَيُّ الطِّلاَءِ هُوَ ؟ قَالَ :كُنْتُ أَجِدُ رِيحَهُ كَمَكَانِ تِلْكَ ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى أَقْصَى حَلَقَةٍ فِي الْقَوْمِ.

(۲۴۴۷۳) حضرت عثمان بن قیس سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن جریر کے ہمراہ مقام عاقول میں ان کے حمام کی

طرف نکلا، پس ہمارے پاس کھانا لایا گیا، جس کو ہم نے کھایا، پھر ہمارے پاس شہد اور طلاء لایا گیا، جریر نے کہا: تم لوگ شہد پیو اور انہوں نے خود طلاء پیا، اور کہنے لگا۔ یہ (طلاء) پینا تمہاری طرف عجیب سمجھا جائے گا لیکن میری طرف سے عجیب نہیں سمجھا جائے گا۔ میں نے پوچھا، یہ کون سا طلاء ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں اس کی بُو کو فلاں جگہ سے پالیتا ہوں اور (یہ کہہ کر) انہوں نے لوگوں میں سے جو سب سے دور بیٹھا ہوا گروہ تھا اس کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

(٢٤٤٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ابْنِ أَخِي مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَانَ مَسْرُوقٌ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، كَانَ يَطْبُخُهُ ثُمَّ يَشْرَبُهُ.

(۲۴۴۷۴) حضرت مسروق کے برادر زادہ، مغیرہ بن منتشر سے روایت ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ سے پوچھا۔ کیا حضرت مسروق طلاء پیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ حضرت مسروق اس کو پکاتے پھر نوش فرماتے۔

(٢٤٤٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أَبِي جَرِيرٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : غَزَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَأَتَى أَرْضَ الشَّامِ ، فَقِيلَ لأَبِي عُبَيْدَةَ : إِنَّ هَاهُنَا شَرَابًا تَشْرَبُهُ النَّصَارَى فِي صَوْمِهِمْ ، قَالَ : فَشَرِبَ مِنْهُ أَبُو عُبَيْدَةَ.

(۲۴۴۷۵) حضرت نضر بن انس سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سفر جہاد میں تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ ملک شام کی زمین میں تشریف لائے، تو حضرت ابو عبیدہ سے کہا گیا۔ یہاں پر ایک مشروب ایسا ہے جس کو نصاریٰ اپنے روزوں میں پیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس مشروب کو نوش فرمایا۔

(٢٤٤٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ بِالشَّامِ.

(۲۴۴۷۶) حضرت شریح سے یہ روایت ہے کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ملک شام میں طلاء پیا کرتے تھے۔

(٢٤٤٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ أَبِي عُمَرَ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ الطِّلاَءُ ، وَذَكَرُوا طَبْخَهُ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ النَّارَ لاَ تُحِلُّ شَيْئًا ، وَلاَ تُحَرِّمُهُ لأَنَّ أَوَّلَهُ كَانَ حَلاَلاً.

(۲۴۴۷۷) حضرت یحییٰ بن عبید ابی عمر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے طلاء کا ذکر ہوا اور لوگوں نے اس کے پکانے کا بھی ذکر کیا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ آگ کسی چیز کو حلال کرتی ہے اور نہ ہی حرام کرتی ہے، کیونکہ یہ تو شروع ہی سے حلال تھی۔

(٢٤٤٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ الشَّدِيدَ.

(۲۴۴۷۸) حضرت حکم، حضرت شریح کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ انتہائی شدید طلاء پیا کرتے تھے۔

(٢٤٤٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عِنْدَ

مَرْوَانَ ، مَا يُحَمِّرُ وَجْنَتَيهِ.

(۲۴۴۷۹) حضرت علی بن بذیمہ، حضرت ابوعبیدہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ مروان کی موجودگی میں اس طرح کا طلاء پیتے تھے کہ جس سے ان کے رخسار سُرخ ہوجاتے تھے۔

(٢٤٤٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْتَرِي الطِّلاَءَ مِمَّنْ لاَ يَدْرِي مَنْ صَنَعَهُ ، ثُمَّ يَشْرَبُهُ.

(۲۴۴۸۰) حضرت اعمش، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ان لوگوں سے بھی طلاء خرید لیتے تھے جن کو یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اس کو کس نے تیار کیا ہے پھر آپ اس کو نوش بھی فرمالیتے تھے۔

(٢٤٤٨١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ الْحَضْرَمِيِّينَ ، قَالَ : قَسَّمَ عَلِيٌّ طِلاَءً ، فَبَعَثَ إِلَيَّ بِقِدْرٍ ، فَكُنَّا نَأْكُلُهُ بِالْخُبْزِ كَمَا نَأْكُلُهُ بِالْكَامِخِ.

(۲۴۴۸۱) حضرت سُدّی، حضرمیین کے ایک بوڑھے سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلاء تقسیم کی، پس آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف بھی ایک ہانڈی بھیجی، چنانچہ ہم اس کو روٹی کے ساتھ اس طرح کھاتے تھے جس طرح چٹنی کھاتے ہیں۔

(٢٤٤٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : كَانَتْ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ الأَنْصَارِيِّ قِرْبَةٌ يُصْنَعُ لَهُ بِهَا طَعَامٌ ، فَدَعَا نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَكَلُوا ، ثُمَّ أُتُوا بِشَرَابٍ مِنَ الطِّلاَءِ ، وَفِيهِمْ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالُوا : مَا هَذَا ؟ قَالُوا : شَرَابٌ يَصْنَعُهُ ابْنُ بِشْرٍ لِنَفْسِهِ ، فَقَالُوا : هُوَ الرَّجُلُ لاَ يُرْغَبُ عَنْ شَرَابِهِ ، فَشَرِبُوا.

(۲۴۴۸۲) حضرت موسیٰ بن عبداللہ بن یزید انصاری سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن ابن بشر انصاری کے پاس ایک مشک تھا جس میں ان کے لئے کھانا بنایا جاتا تھا، پس انہوں نے اپنے دوستوں میں سے کچھ لوگ کو دعوت دی انہوں نے (حضرت عبدالرحمٰن کے ہاں) کھانا کھایا پھر ان مہمانوں کے پاس طلاء کا مشروب لایا گیا اور ان مہمانوں میں اہل بدر کے کچھ حضرات بھی تھے۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا۔ یہ ایک مشروب ہے جو حضرت ابن بشر اپنے لیے بناتے ہیں۔ اس پر اہل بدر نے کہا۔ یہ عبدالرحمٰن بن بشر ایسا آدمی ہے کہ جس کے مشروب سے اعراض نہیں کیا جاسکتا پس ان اہل بدر نے بھی مشروب پیا۔

(٢٤٤٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ يَرْزُقُنَا الطِّلاَءَ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا هَيْئَتُهُ ؟ قَالَ : أَسْوَدُ ، يَأْخُذُهُ أَحَدُنَا بِإِصْبَعِهِ.

(۲۴۴۸۳) حضرت ابوعبدالرحمٰن، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیں طلاء بطور وظیفہ کے دیا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے ابوعبدالرحمٰن سے پوچھا۔ اس طلاء کی ہیئت کیسی ہوتی تھی؟ ابوعبدالرحمٰن نے

جواب دیا۔ وہ سیاہ رنگ کا ہوتا تھا جس کو ہم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سے لیتا تھا۔

(٢٤٤٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ ؛ أَنَّ الْحَجَّاجَ دَعَاهُ فَقَالَ : أَرِنِي كِتَابَ عُمَرَ إِلَى عَمَّارٍ فِي شَأْنِ الطِّلاَءِ ، فَخَرَجَ وَهُوَ حَزِينٌ ، فَلَقِيَهُ الشَّعْبِيُّ فَسَأَلَهُ ، فَأَخْبَرَهُ عَمَا قَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ ، فَقَالَ لَهُ الشَّعْبِيُّ : هَلُمَّ صَحِيفَةً وَدَوَاةً ، فَوَاللَّهِ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِيكَ إِلاَّ مَرَّةً وَاحِدَةً ، فَأَمْلَى عَلَيْهِ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مِنْ عَبْدِ اللهِ عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، أَمَّا بَعْدُ ؛ فَإِنِّي أُتِيتُ بِشَرَابٍ مِنْ قِبَلِ الشَّامِ ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ كَيْفَ يُصْنَعُ ؟ فَأَخْبَرُونِي أَنَّهُمْ يَطْبُخُونَهُ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى ثُلُثُهُ ، فَإِذَا فُعِلَ ذَلِكَ بِهِ ذَهَبَ رِسُّهُ وَرِيحُ جُنُونِهِ ، وَذَهَبَ حَرَامُهُ وَبَقِيَ حَلاَلُهُ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَأُرَاهُ قَالَ : وَالطَّيِّبُ مِنْهُ ، فَإِذَا أَتَاكَ كِتَابِي هَذَا فَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ فَلْيَتَوَسَّعُوا بِهِ فِي أَشْرِبَتِهِمْ ، وَالسَّلاَمُ.

(۲۴۴۸۴) حضرت عبدالملک بن عمیر نے ابوالہیاج کے بارے میں بیان کیا کہ حجاج نے انہیں مدعو کیا اور کہا۔ طلاء کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا خط تم مجھے دکھاؤ۔ پس حضرت ابوالہیاج (وہاں سے) اس حالت میں نکلے کہ وہ غمگین تھے کہ اس دوران ابوالہیاج کو حضرت شعبی ملے انہوں نے ابوالہیاج سے (غمگینی کی وجہ) دریافت کی۔ چنانچہ انہوں نے شعبی رحمہ اللہ کو وہ ساری بات بتادی جو حجاج نے ان سے کہی تھی۔ اس پر حضرت شعبی نے ابوالہیاج سے کہا۔ قلم اور دوات اور کاغذ لاؤ۔ خدا کی قسم! میں نے یہ خط تمہارے باپ سے صرف ایک ہی مرتبہ سُنا ہے۔ چنانچہ حضرت شعبی نے ابوالہیاج کو یہ املاء کروایا 'بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' اللہ کے بندے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی جانب (خط)۔ اما بعد! میرے پاس ملک شام کی طرف سے ایک مشروب لایا گیا تو میں نے اسکے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کیسے بنایا جاتا ہے؟ تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ لوگ اس کو اتنا پکاتے ہیں کہ اس کے دو تہائی حصے ختم ہو جاتے ہیں اور اس کا ایک تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ پھر جب یہ عمل اس کے ساتھ کیا جاتا ہے تو اس کی خرابی اور فساد ختم ہو جاتی ہے اور اس کی بے ہوشی کی ہوا چلی جاتی ہے اور اس کا حرام چلا جاتا ہے اور اس کا حلال باقی رہ جاتا ہے۔ حضرت عبد اللہ کہتے ہیں ...... میرے خیال میں آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا۔ ''اور اس کا بہتر حصہ رہ جاتا ہے'' ...... پس جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو تم اپنے علاقہ کے لوگوں کو حکم دے دو کہ وہ اس مشروب کے ذریعہ اپنے مشروبات میں وسعت کرلیں۔ والسّلام۔

(٢٤٤٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَرِهَ الْمُنَصَّفَ ، وَبَعَثَ إِلَى أَهْلِ الأَمْصَارِ يَنْهَاهُمْ.

(۲۴۴۸۵) حضرت ابن فضیل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز پک کر آدھی رہ جانے والی طلاء کو ناپسند کرتے تھے اور انہوں نے متعدد شہروں کے رہنے والوں کو اس سے منع کرنے کے لئے افراد بھیجے تھے۔

(٢٤٤٨٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْتُ لِطَاوُوسٍ : أَرَأَيْتَ هَذَا الْعَصِيرَ الَّذِي

يُطْبَخُ عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَنَحْوِ ذَلِكَ ؟ قَالَ :أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي مِنْ نَحْوِ الْعَسَلِ إِنْ شِئْتَ أَكَلْتَ بِهِ الْخُبْزَ ، وَإِنْ شِئْتَ صَبَبْتَ عَلَيْهِ مَاءً فَشَرِبْتَهُ ، وَمَا دُونَهُ فَلَا تَشْرَبْهُ ، وَلَا تَبِعْهُ ، وَلَا تَنْتَفِعَنَّ بِثَمَنِهِ.

(۲۴۴۸۶) حضرت داؤد بن ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس سے پوچھا، آپ کی رائے اس عصیر (شیرہ انگور) کے بارے میں کیا ہے جس کو نصف اور ثلث وغیرہ کے ختم تک پکایا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، کیا تم اس عصیر میں شہد کی طرح کو دیکھتے ہو کہ اگر تم چاہو تو تم اس کے ساتھ روٹی کھالو اور اگر تم چاہو تو اس میں پانی ملالو اور پھر اس کو نوش کرلو اور جو اس سے کم درجہ ہو تو تم نہ تو اس کو پیو اور نہ اس کو بیچو اور نہ ہی اس کے ثمن سے نفع حاصل کرو۔

(۲٤٤٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَالْحَسَنِ ، قَالَا :اشْرَبْ مِنَ الطِّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۸۷) حضرت عکرمہ اور حضرت حسن رحمہما اللہ دونوں سے روایت ہے، وہ دونوں کہتے ہیں کہ اس طلاء کی پی لو جس کے دو تہائی جا چکے ہوں اور جس کا ایک تہائی رہ گیا ہو۔

(۱۷) فِي الْخَلِيطَيْنِ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، مَنْ نَهَى عَنْهُ

کچی، پکی کھجور اور کشمش کو ملانے کے بارے میں، جو لوگ اس سے منع کرتے ہیں

(۲٤٤٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنَّا نَنْبِذُ الرُّطَبَ وَالْبُسْرَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ هَرَقْنَاهُمَا مِنَ الأَوْعِيَةِ ، ثُمَّ تَرَكْنَاهُمَا. (طحاوی ۲۱۳)

(۲۴۴۸۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کچی اور پکی کھجوروں کی نبیذ بنایا کرتے تھے، پھر جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو ہم نے ان دونوں کی نبیذوں کو بھی برتنوں سے بہادیا پھر ہم نے ان دونوں کو ترک کر دیا۔

(۲٤٤٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ النَّجْرَانِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :إِنَّا بِأَرْضٍ ذَاتِ تَمْرٍ وَزَبِيبٍ ، فَهَلْ يُخْلَطُ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ فَنَنْبِذُهُمَا جَمِيعًا ؟ قَالَ :لَا ، قُلْتُ :لِمَ ؟ قَالَ :إِنَّ رَجُلًا سَكِرَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ وَهُوَ سَكْرَانُ ، فَضَرَبَهُ ، ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ شَرَابِهِ ، قَالَ :شَرِبْتُ نَبِيذًا ، قَالَ :أَيَّ نَبِيذٍ ؟ قَالَ :نَبِيذُ تَمْرٍ وَزَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَخْلِطُوهُمَا، فَإِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَكْفِي وَحْدَهُ. (احمد ۲۵۔ ابویعلی ۵۷۵۶)

(۲۴۴۸۹) حضرت نجرانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، ہم لوگ کھجوروں اور

کشمش کی زمین میں ہوتے ہیں کیا اس بات کی اجازت ہے کہ کھجور اور کشمش کو ملا لیا جائے پھر ہم ان دونوں کی اکٹھی نبیذ بنا لیں۔ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ میں نے پوچھا، کیوں؟ انہوں نے جوابا فرمایا، ایک آدمی، جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حالت سکر میں تھا کہ اس کو جناب نبی کریم ﷺ کی مجلس میں اس حال میں لائے کہ وہ نشہ کی حالت میں تھا۔ پس آپ ﷺ نے اس کو مارا (یعنی مارنے کا حکم دیا) پھر آپ ﷺ نے اس سے مشروب کے بارے میں پوچھا۔ تو اس نے کہا میں نے نبیذ پی ہے آپ ﷺ نے پوچھا "کون سی نبیذ؟" اس نے جواب دیا، کھجور اور کشمش کی نبیذ۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم ان دونوں کو باہم خلط نہ کرو کیونکہ ان میں سے ہر ایک علیحدہ کافی ہے۔"

(٢٤٤٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَنْبِذُوا التَّمْرَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا ، وَلاَ تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ ، وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ. (بخاری ۵۶۰۲۔ مسلم ۲۴)

(۲۴۴۹۰) حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ، اپنے والد کے واسطہ سے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم کھجور اور کشمش کو اکٹھے نبیذ بنانے میں استعمال نہ کرو اور تم کچی، پکی کھجور کو اکٹھا کر کے نبیذ نہ بناؤ اور ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ نبیذ بناؤ۔"

(٢٤٤٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي أَرْطَاةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ ، وَعَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ . (احمد ۳/ ۵۸۔ ابو یعلی ۱۱۷۱)

(۲۴۴۹۱) حضرت ابو سعید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کچی اور پکی کھجور اور کشمش اور کھجور سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٤٩٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا ، وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ. (مسلم ۲۷۔ احمد ۱/ ۳۳۶)

(۲۴۴۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کھجور اور کشمش کو باہم خلط کیا جائے اور نیم پختہ اور پختہ کھجور کو اکٹھا کیا جائے اور آپ ﷺ نے اہل جُرش کو خط لکھا جس میں آپ ﷺ نے ان کو کھجور اور کشمش اکٹھے کرنے سے منع کیا۔

(٢٤٤٩٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا. (بخاری ۵۶۰۱۔ مسلم ۱۵۷۴)

(۲۴۴۹۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کھجور اور

کشمش کو ملایا جائے اور پختہ اور نیم پختہ کھجور کے ملانے سے بھی منع کیا۔

(٢٤٤٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ يَنْهَى أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ.

(۲۴۴۹۴) حضرت عقبہ بن عبد الغافر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کھجور اور کشمش کو ملانے سے منع کیا کرتے تھے۔

(٢٤٤٩٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْبُسْرَ وَحْدَهُ ، وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّمْرِ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا بِالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَيَقُولُ : حلاَلاَنِ اجْتَمَعَا أَوْ تَفَرَّقَا ، قَالَ : وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ.

(۲۴۴۹۵) حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اکیلے نیم پختہ کھجور کو ناپسند کرتے تھے۔ اور اس بات کو بھی ناپسند کرتے تھے کہ نیم پختہ اور پختہ کھجور کو اکٹھا کیا جائے۔ لیکن وہ کشمش اور کھجور کو اکٹھے کرنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے اور فرماتے تھے، یہ دونوں حلال چیزیں ہیں، اکٹھی ہوں یا علیحدہ علیحدہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں حضرت حسن کھجور اور کشمش کو جمع کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٤٩٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ مُوسَى الضَّبِّيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ جَارِيَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَقْطَعُ التَّذْنِيبَ مِنَ الْبُسْرِ ، فَتَنْبِذُهُ عَلَى حِدَةٍ ، وَتَنْبِذُ الْبُسْرَ عَلَى حِدَةٍ.

(۲۴۴۹۶) حضرت سماک بن موسیٰ ضبی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی لونڈی کو دیکھا کہ وہ نیم پختہ کھجوروں میں سے دم کی طرف سے پختہ کھجوروں کو توڑ رہی تھی، پس یہ لونڈی ان دم کی طرف سے پختہ کھجوروں کی نبیذ علیحدہ تیار کرتی تھی اور نیم پختہ کھجوروں کی نبیذ علیحدہ تیار کرتی تھی۔

(٢٤٤٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ كَانُوا يَأْخُذُونَ الْبُسْرَ فَيَقْطَعُونَ مِنْهُ كُلَّ مُذَنِّبٍ ، ثُمَّ يَأْخُذُ الْبُسْرَ فَيَفْضَخُهُ ، ثُمَّ يَشْرَبُهُ.

(۲۴۴۹۷) حضرت ابو مصعب مدنی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ جب حُرمتِ خمر کا حکم آیا تو لوگ نیم پختہ کھجوروں کو لیتے اور ان سے ہر مُذَنَّب (دُم پکی کھجور) کو کاٹ لیتے پھر نیم پختہ کو پکڑ کر درمیان سے چیر کر پانی میں ڈالتے اور پھر اس کو پی لیتے۔

(٢٤٤٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ خَمْرٌ.

(۲۴۴۹۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ پختہ اور نیم پختہ کھجور (کا نبیذ) خمر ہے۔

(٢٤٤٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ عَنِ الْفَضِيخِ ،

فَقَالَ: وَمَا الْفَضِيخُ ؟ قَالَ: بُسْرٌ يُفْضَخُ ثُمَّ يُخْلَطُ بِالتَّمْرِ ، فَقَالَ: ذَاكَ الْفَضُوخُ ، قَالَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا شَرَابٌ غَيْرُهُ.

(۲۴۴۹۹) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فضیح کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے پوچھا، فضیح کیا ہوتی ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا نیم پختہ کھجور کو شق کر کے پختہ کھجور کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ پھر اس نے کہا یہ فضوح ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شراب حرام کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی شراب نہیں ہے۔

(٢٤٥٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: يُكْرَهُ خَلْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.

(۲۴۵۰۰) حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ وہ پختہ اور نیم پختہ کھجوروں کے ملانے اور کشمش، کھجور کے ملانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٥٠١) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْفَضِيخِ ؟ قَالَ: وَمَا الْفَضِيخُ ؟ قُلْتُ: الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لأَنْ تَأْخُذَ الْمَاءَ وَتَغْلِيَهُ فَتَجْعَلَهُ فِي بَطْنِكَ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَجْمَعَهُمَا جَمِيعًا فِي بَطْنِكَ.

(۲۴۵۰۱) حضرت یزید بن کیسان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالشعثاء حضرت جابر بن زید سے فضیح کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے پوچھا: فضیح کیا ہے؟ میں نے بتایا، پختہ اور نیم پختہ کھجور۔ اس پر انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر تم سادہ پانی ہی لے لو اور اس کو جوش دے لو پھر اس کو تم اپنے پیٹ میں ڈال دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم پختہ اور نیم پختہ کھجوروں کو اکٹھے اپنے پیٹ میں جمع کرو۔

(٢٤٥٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ: كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيُّ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِقَطْعِ الْمُذَنِّبِ مِنَ الْبُسْرِ ، فَيَنْبِذُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

(۲۴۵۰۲) حضرت ثابت بن عبید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو مسعود انصاری اپنے گھر والوں کو نیم پختہ کھجور سے مذنب (دُم پکی کھجور) علیحدہ کرنے کا حکم دیتے تھے پھر ان میں سے ہر ایک کھجور کی علیحدہ نبیذ بناتے تھے۔

(٢٤٥٠٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيُّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الشَّرَابِ؟ فَقَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ كَثِيرَةَ التَّمْرِ ، فَحَرَّمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضِيخَ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ أُمِّهِ ، قَدْ بَلَغَتْ سِنًّا لاَ تَأْكُلُ الطَّعَامَ ، أَيَسْقِيهَا النَّبِيذَ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: يَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ ، قَالَ: مَا أَمَرْتَهُ بِهِ ؟ قَالَ: أَمَرْتُهُ أَنْ لاَ يَسْقِيَهَا. (طبرانی ۵۰۵۔ طیالسی ۹۳۴)

(۲۴۵۰۳) حضرت ابوعبداللہ جسری، حضرت معقل بن یسار کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معقل سے

شراب کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا، ہم مدینہ میں ہوتے تھے اور وہ کھجوروں کی کثرت والا علاقہ تھا۔ لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم پر فضیخ کو حرام فرما دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اپنی والدہ کے بارے میں ان سے سوال کیا کہ اس کی والدہ عمر کے اس حصہ کو پہنچ گئی ہے کہ جہاں وہ کھانا نہیں کھا سکتی تو کیا سائل اپنی والدہ کو نبیذ پلا دے؟ راوی کہتے ہیں میں نے ان سے کہا، اے معقل بن یسار! آپ نے اسے اس کے بارے میں کیا حکم دیا؟ انہوں نے کہا، میں نے اس کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی والدہ کو نبیذ نہ پلائے۔

(٢٤٥٠٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ يُخْلَطَانِ ، وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ يُخْلَطَانِ. (مسلم ٢٠۔ ترمذی ١٨٧٧)

(٢٤٥٠٤) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کھجور اور کشمش کے ملانے سے منع کیا ہے اور پختہ، نیم پختہ کھجوریں جو ملائی جاتی ہیں ان سے منع کیا ہے۔

(٢٤٥٠٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنَّا فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَعَنَا سُهَيْلُ بْنُ بَيْضَاءَ ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ ، وَهُمْ يَشْرَبُونَ شَرَابًا لَهُمْ ، إِذْ نَادَى مُنَادٍ : أَلاَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ ، فَوَاللَّهِ مَا نَظَرُوا أُصِدْقٌ ، أَوْ كَذِبٌ حَتَّى قَالُوا : يَا أَنَسُ ، أَكْفِءْ مَا بَقِيَ فِي الإِنَاءِ ، فَأَكْفَأْنَاهُ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ ، فَوَاللَّهِ مَا عَادُوا فِيهَا حَتَّى لَقُوا اللَّهَ. (مسلم ١٥٧٠۔ ابوداؤد ٣٦٦٥)

(٢٤٥٠٥) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے اور ہمارے ساتھ حضرت سہیل بن بیضا رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے اور یہ لوگ شراب پی رہے تھے کہ اسی دوران ایک منادی نے آواز دی۔ خبردار! شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔ پس خدا کی قسم! ان حضرات نے یہ نہیں دیکھا کہ یہ بات سچی ہے یا جھوٹی ہے، یہاں تک کہ انہوں نے یہ کہہ دیا۔ اے انس! برتنوں میں جو شراب باقی رہ گئی ہے وہ اُلٹ دو۔ پس ہم نے وہ بقیہ شراب اُلٹ دی اور اس دن یہ شراب پختہ اور نیم پختہ کھجور سے تیار کردہ تھی۔ پس خدا کی قسم! پھر یہ لوگ موت تک دوبارہ اس کی طرف نہیں لوٹے۔

(٢٤٥٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَجْمَعُوا بَيْنَ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ ، وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ ، انْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ. (مسلم ١٥٧٦۔ ابن حبان ٥٣٨١)

(٢٤٥٠٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: '' کچی اور پکی کھجور کو جمع نہ کرو اور کشمش اور کھجور کو بھی جمع نہ کرو، ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ طور پر نبیذ بناؤ۔''

(٢٤٥٠٧) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُتَوَافِرُونَ ، فَيَلْعَنُونَهُ

وَيَقُولُونَ :هَذَا يَشْرَبُ الْخَلِيطَيْنِ :الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ.

(۲۴۵۰۷) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ کوئی (مخلوط مشروب پینے والا) آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرتا جبکہ صحابہ کرام کثیر تعداد میں موجود ہوتے تو وہ اس کو لعن طعن کرتے اور کہتے، یہ شخص خلیطین یعنی کشمش اور کھجور کو ملا کر پیتا ہے۔

(۱۸) مَنْ رخَّصَ فِي شُرْبِ الطِّلاءِ عَلَى النِّصْفِ

جو حضرات طلاء کو نصف رہ جانے پر پینے میں رخصت دیتے ہیں

(۲٤٥٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۰۸) حضرت عدی بن ثابت، جناب براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ طلاء نصف رہ جانے پر پیتے تھے۔

(۲٤٥٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ جَبْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۰۹) حضرت طلحہ بن جبیر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جحیفہ کو طلاء کے نصف رہ جانے پر نوش فرماتے دیکھا۔

(۲٤٥١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ؛ أَنَّ جَرِيرًا كَانَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۰) حضرت ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت جریر طلاء کو نصف ہونے پر نوش فرماتے تھے۔

(۲٤٥١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَوَكِيعٌ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۱) حضرت خیثمہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ طلاء کو نصف رہ جانے پر نوش فرما لیتے تھے۔

(۲٤٥١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ ابْنَ أَبْزَى كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۲) حضرت جعفر سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابزیٰ طلاء کو نصف رہ جانے پر پی لیتے تھے۔

(۲٤٥١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُنْذِرِ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يشْرَبُ الطِّلاَءَ الْمقدى ، يَعْنِي مَا طُبِخَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۳) حضرت منذر، حضرت ابن الحنفیہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ مقدی طلاء نوش فرماتے تھے، یعنی وہ طلاء جو پکا کر نصف خشک کر لی گئی ہے۔

(۲٤٥١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :كَانَ شُرَيْحٌ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ ، يَشْرَبُ الطِّلاَءَ الشَّدِيدَ ، يَعْنِي الْمُنَصَّفَ.

(۲۴۵۱۴) حضرت حکم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت شریح نصف رہ جانے والے طلاء کو نوش فرماتے تھے۔ سخت طلاء یعنی مُنصّف طلاء پیتے تھے۔

(۲٤٥١٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۵) حضرت ایوب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبیدہ کو (پک کر) نصف رہ جانے والی طلاء پیتے دیکھا۔

(۲٤٥١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غنية ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۶) حضرت اسماعیل، جناب قیس کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ (پک کر) نصف رہ جانے والی طلاء پیتے تھے۔

(۲٤٥١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دِينَارٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : شَرِبَ عِنْدِي الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۷) حضرت دینار اعرج، جناب سعید بن جبیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے ہاں (پک کر) آدھی رہ جانے والی طلاء پی تھی۔

(۲٤٥١٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ؛ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۸) حضرت اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم (پک کر) نصف رہ جانے والی طلاء پیا کرتے تھے۔

(۲٤٥١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : رَأَيْتُهُ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۹) حضرت اعمش، حضرت یحییٰ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ کو نصف رہ جانے والی طلاء پیتے دیکھا۔

(۲٤٥٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ مَعَهُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ ، قَالَ : فَشَرِبَ وَسَقَانِي.

(۲۴۵۲۰) حضرت شعبی، حضرت شریح کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ (پک کر) نصف رہ جانے والی طلاء پیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں، پس انہوں نے خود بھی پی اور مجھے بھی پلائی۔

(١٩) فِي الطِّلاَءِ يُنْبَذُ وَالْبُخْتُجِ

طلا اور پختہ عصیر نبیذ بنانے کا بیان

(٢٤٥٢١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ الطِّلاَءُ وَيُجْعَلُ فِيهِ دُرْدِيٌّ.

(۲۴۵۲۱) حضرت اعمش، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے طلاء کی نبیذ بنائی جاتی تھی اور اس میں تلچھٹ ڈال دی جاتی تھی۔

(٢٤٥٢٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْبِذُ الْبُخْتُجَ.

(۲۴۵۲۲) حضرت ثابت، جناب ضحاک کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ پختہ عصیر کی نبیذ بنایا کرتے تھے۔

(۲٤٥۲۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي نَبِيذِ الْبُخْتُجِ ، قَالَ : كَانَ نَائِمًا فَأَنْبَهْتُهُ.

(۲۴۵۲۳) حضرت عبداللہ بن جابر، حضرت مجاہد سے پختہ عصیر کی نبیذ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: یہ خوابیدہ تھی تم نے اس کو بیدار کیا ہے۔

(۲٤٥۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِنَبِيذِ الْبُخْتُجِ.

(۲۴۵۲۴) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، پختہ عصیر کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤٥۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حُجَيْرٍ ، قَالَ : سَقَانَا الضَّحَّاكُ نَبِيذَ الْبُخْتُجِ.

(۲۴۵۲۵) حضرت ابوحجیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ضحاک نے ہمیں پختہ عصیر کی نبیذ پلائی تھی۔

(۳۰) فِي فَضِيخِ الْبُسْرِ وَحْدَهُ

کھولی ہوئی گندم کی علیحدہ نبیذ کے بارے میں

(۲٤٥۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنْ فَضِيخِ الْبُسْرِ وَحْدَهُ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي مَا هُوَ.

(۲۴۵۲۶) حضرت ابن عون سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ سے کھولی ہوئی گندم کی علیحدہ نبیذ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ کیا ہے۔

(۲٤٥۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : كُنَّا نَأْخُذُ الْبُسْرَ فَنَفْضَخُهُ ، ثُمَّ نَشْرَبُهُ.

(۲۴۵۲۷) حضرت ابومصعب مدنی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا، ہم لوگ گندم لیتے اور اس کو کھول لیتے پھر اس ہم اس کو پیتے تھے۔

(۲٤٥۲۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ الْفَضِيخَ عِنْدَ مَسْجِدِ الْفَضِيخِ. (احمد ۲/ ۱۰۶۔ ابویعلی ۵۷۰۷)

(۲۴۵۲۸) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد فضیخ کے پاس فضیخ (گندم کھول کر بنائی گئی نبیذ) نوش فرمائی تھی۔

(۲٤٥۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ

أَنْ يُفْتَضَخَ الْعِذْقُ بِمَا فِيهِ.

(۲۴۵۲۹) حضرت قتادہ، جناب سعید بن میسّب اور جناب حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ غلے کو کھول کر نبیذ بنانے میں کچھ حرج نہیں۔

(٢٤٥٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مِسحاجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا وَهُوَ يَأْمُرُ خَادِمَهُ أَنْ يَقْطَعَ الرُّطَبَ مِنَ الْبُسْرِ ، فَيَنْتَبِذُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

(۲۴۵۳۰) حضرت مسحاج سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا جبکہ وہ اپنے خادم کو اس بات کا حکم دے رہے تھے کہ وہ پختہ کھجوروں کو نیم پختہ کھجوروں سے کاٹ ڈالے اور پھر ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ نبیذ بنائے۔

(٢٤٥٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْفَضِيخَ ، وَإِنْ كَانَ مَحْضًا.

(۲۴۵۳۱) حضرت خالد، جناب عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ فضیخ کو ناپسند کرتے تھے اگرچہ خالص فضیخ ہی ہو۔

(٢٤٥٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ ، لاَ بَأْسَ بِالتَّذْنُوبِ.

(۲۴۵۳۲) حضرت سعید بن میسّب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تذنوب (دُم پکی ہوئی) کھجور میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢١) فِي الْمُرِّيِّ يُجْعَلُ فِيهِ الْخَمْرُ

چٹنی میں شراب ڈالنے کے بارے میں

(٢٤٥٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مَكْحُولٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمُرِّيَّ الَّذِي يُجْعَلُ فِيهِ الْخَمْرُ.

(۲۴۵۳۳) حضرت نعمان بن منذر، جناب حضرت مکحول کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسی چٹنی کو ناپسند سمجھتے تھے، جس میں شراب ڈالی گئی ہو۔

(٢٤٥٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ فِي الْمُرِّيِّ يُجْعَلُ فِيهِ الْخَمْرُ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، ذَبَحَتْهُ الشَّمْسُ وَالْمِلْحُ.

(۲۴۵۳۴) حضرت مکحول، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ایسی چٹنی کے بارے میں جس میں شراب ڈالی گئی ہو روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کو دھوپ اور نمک نے بے اثر کر دیا ہے۔

(٢٢) فِي الْخَمْرِ ، وَمَا جَاءَ فِيهَا

شراب کے بارے میں آمدہ روایات

(٢٤٥٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

أَنَّہٗ قَالَ :مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الآخِرَةِ ، إِلاَّ أَنْ يَتُوبَ. (مسلم ۷۸۔ احمد ۲/ ۲۱)

(۲۴۵۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں شراب پی تو وہ آخرت میں شراب نہیں پیئے گا الاّ یہ کہ وہ تائب ہو جائے۔''

(۲٤٥٣٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَعَلَهَا فِي بَطْنِهِ ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ سَبْعًا ، إِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا ، فَإِنْ أَذْهَبَتْ عَقْلَهُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْفَرَائِضِ ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، فَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا.

(نسائی ۵۱۷۹۔ طبرانی ۱۳۴۹۲)

(۲۴۵۳۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے شراب نوشی کی اور اس شراب کو پیٹ میں داخل کیا تو اس شخص کی سات دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگر یہ شخص ان دنوں میں مر جائے تو کافر مرے گا اور اگر شراب نے اس کے دماغ کو فرائض میں سے کسی فریضہ کے بارے میں بے عقل کر دیا تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر یہ شخص ان دنوں میں مر جائے تو یہ کافر مرے گا۔''

(۲٤٥٣٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي وَجْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لأَنْ أَزْنِيَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ خَمْرًا ، إِنِّي إِذَا شَرِبْتُ الْخَمْرَ تَرَكْتُ الصَّلاَةَ ، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلاَةَ فَلاَ دِينَ لَهُ.

(۲۴۵۳۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے شراب پینے سے زیادہ یہ بات محبوب ہے کہ میں زنا کر لوں کیونکہ جب میں شراب نوشی کروں گا تو (لازماً) میں نماز کو ترک کروں گا اور جو شخص تارکِ نماز ہو اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

(۲٤٥٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :مُعَاقِرُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ اللاَّتِ وَالْعُزَّى.

(۲۴۵۳۸) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ شراب کا عادی ایسا ہے، جیسا لات اور عُزّیٰ کا پجاری ہوتا ہے۔

(۲٤٥٣٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :مَا أُبَالِي أَشَرِبْتُ الْخَمْرَ ، أَمْ عَبَدْتُ هَذِهِ السَّارِيَةَ مِنْ دُونِ اللهِ.

(۲۴۵۳۹) حضرت ابو بردہ، جناب ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ میں شراب پیوں یا اللہ کے سوا اس ستون کی عبادت کروں (یعنی دونوں چیزیں شدید گناہ ہیں)۔

(۲٤٥٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ :لَوْ أَدْخَلْتُ إِصْبَعِي فِي

خَمْرٍ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ.

(۲۴۵۴۰) حضرت سلیمان بن حبیب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اپنی انگلی کو شراب میں داخل کروں تو مجھے یہ بات محبوب نہیں ہے کہ وہ میری طرف (صحیح سلامت) لوٹے۔

(۲٤٥٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ مَا نَهَانِي رَبِّي ؛ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ ، وَعِبَادَةِ الأَوْثَانِ ، وَمُلاحَاةِ الرِّجَالِ. (ابو داؤد ٥٠٦)

(۲۴۵۴۱) حضرت عروہ بن رویم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے پروردگار نے مجھے سب سے پہلے جس چیز سے منع کیا وہ شراب کا پینا، بتوں کی عبادت کرنا اور لڑائی جھگڑا ہے۔

(٢٤٥٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا ، قَلِيلِهَا وَكَثِيرِهَا ، وَالسَّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ.

(۲۴۵۴۲) حضرت ابن شداد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: شراب کو بعینہٖ حرام قرار دیا گیا ہے۔ تھوڑی شراب بھی حرام ہے اور زیادہ شراب بھی حرام ہے اور ہر مشروب میں سے حد سکر (نشہ) حرام ہے۔

(٢٤٥٤٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ يَخْطُبُ ، فَذَكَرَ الْخَمْرَ فَقَالَ : هِيَ مَجْمَعُ الْخَبَائِثِ ، أَوْ هِي أُمُّ الْخَبَائِثِ ، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ : إِنَّ رَجُلاً خُيِّرَ بَيْنَ أَنْ يَقْتُلَ صَبِيًّا ، أَوْ يَمْحُوَ كِتَابًا ، أَوْ يَشْرَبَ خَمْرًا ، فَاخْتَارَ الْخَمْرَ فَمَا بَرِحَ حَتَّى فَعَلَهُنَّ كُلَّهُنَّ.

(ابن حبان ٥٣٤٨۔ بیہقی ٢٨٧)

(۲۴۵۴۳) حضرت سعد بن ابراہیم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ چنانچہ حضرت عثمان نے خمر کا ذکر کیا تو فرمایا، یہ بہت سی خباثتوں کو جمع کرنے والی ہے یا فرمایا یہ ام الخبائث ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بنی اسرائیل کے بارے میں واقعہ بیان کیا۔ فرمایا: ایک شخص کو ایک بچہ قتل کرنے، کتاب کو ضائع کرنے اور شراب پینے کے بارے میں اختیار دیا گیا تو اس نے شراب نوشی کو پسند کیا لیکن پھر وہ شخص یہ تمام کام کر بیٹھا۔

(٢٤٥٤٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثَنِ.

(۲۴۵۴۴) حضرت مسروق سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ شراب نوشی کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ بُت کی عبادت کرنے والا۔

(٢٤٥٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَصْبَهَانِيُّ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : مُدْمِنُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثَنِ. (بخاری ٣٨٦۔ ابن ماجه ٣٣٧٥)

(۲۴۵۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عادی شراب نوش ایسا ہے جیسا کہ بُت کا پجاری۔''

(٢٤٥٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ ، فَمَرَّتْ جَلَبَةٌ عَلَى بَابِهَا ، فَسَمِعَتِ الصَّوْتَ ، فَقَالَتْ : مَا هَذَا ؟ فَقَالُوا : رَجُلٌ ضُرِبَ فِي الْخَمْرِ ، فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ.

(۲۴۵۴۶) حضرت یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود تھے کہ اس دوران ان کے دروازہ کے پاس سے تو انہوں نے اس کی آواز سُنی تو پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا، ایک شخص کو شراب نوشی کی سزا میں مارا جا رہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں، سبحان اللہ! میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا ”زنا کرنے والا شخص جب زنا کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا، شراب پینے والا شخص جب شراب نوشی کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں شراب نوشی نہیں کرتا، چوری کرنے والا شخص جب چوری کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا۔“ پس تم بچو، پس تم بچو۔

(٢٤٥٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ، يَرْفَعُ النَّاسُ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(نسائی ۱۲۶/۷)

(۲۴۵۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”زنا کرنے والا شخص جب زنا کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور چوری کرنے والا شخص جب چوری کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا اور شراب نوشی کرنے والا شخص جب شراب نوشی کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں شراب نوشی نہیں کرتا۔ مال کو اُچکنے والا، جس کے اُچکنے کو لوگ آنکھیں اٹھا کر دیکھتے ہوں۔ ایمان کی حالت میں مال کو نہیں اُچکتا۔

(٢٤٥٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(۲۴۵۴۸) حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”شراب پینے والا شخص، جب شراب پیتا ہے وہ ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا۔“

(٢٤٥٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ كَانَ يَنْهَى أَنْ تُسْقَى الْبَهَائِمُ الْخَمْرَ.

(۲۴۵۴۹) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات سے منع کیا کرتے تھے کہ جانوروں

کو شراب پلائی جائے۔

(۲٤٥٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نِسَاءً يَمْتَشِطْنَ بِالْخَمْرِ ، فَقَالَ : أَلْقَى اللَّهُ فِي رُؤُوسِهِنَّ الْحَاصَّةَ.

(۲۴۵۵۰) حضرت نافع ،حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہیں (ابن عمر رضی اللہ عنہ کو) یہ بات معلوم ہوئی کہ کچھ عورتیں شراب کے ساتھ کنگھی کرتی ہیں۔تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے سروں میں حاصہ (بال اڑا دینے والی بیماری) ڈال دے۔

(۲٤٥٥١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ امْرَأَتِهِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمْتَشِطُ بِالْعَسَلَةِ فِيهَا الْخَمْرُ ؟ فَنَهَتْ عَنْ ذَلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ.

(۲۴۵۵۱) حضرت ابو السفر ، اپنی بیوی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُس عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جو شہد کے ایسے بستہ ٹکڑے کے ذریعہ کنگھی کرے جس میں شراب ڈالی گئی ہو؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے شدید طور پر ممانعت فرمادی۔

(۲٤٥٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَن حُذَيْفَةَ، قَالَ : تَمْتَشِطُ بِالْخَمْرِ؟ لَا طَيَّبَهَا اللَّهُ.

(۲۴۵۵۲) حضرت حذیفہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں جو عورت خمر کے ساتھ کنگھی کرتی ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کو طیب نہیں کرتا۔

(۲٤٥٥٣) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَتْ لابْنِ عُمَرَ بُخْتِيَّةٌ ، وَإِنَّهَا مَرِضَتْ فَوُصِفَ لِي أَنْ أُدَاوِيَهَا بِالْخَمْرِ ، فَدَاوَيْتُهَا ، ثُمَّ قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : إِنَّهُمْ وَصَفُوا لِي أَنْ أُدَاوِيَهَا بِالْخَمْرِ ، قَالَ : فَفَعَلْتَ ؟ قُلْتُ : لَا ، وَقَدْ كُنْتُ فَعَلْتُ ، قَالَ : أَمَا إِنَّكَ لَوْ فَعَلْتَ لَعَاقَبْتُكَ.

(۲۴۵۵۳) حضرت نافع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بختی اونٹنی تھی اور وہ بیمار ہوگئی۔ پس مجھے یہ کہا گیا کہ میں اس کا شراب کے ذریعہ سے علاج کروں۔ پس میں نے اس کا علاج کرلیا پھر میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، لوگوں نے مجھے اس کے بارے میں کہا تھا کہ میں اس کا خمر کے ذریعہ سے علاج کروں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ پھر تم نے یہ کیا؟ میں نے جواب دیا: نہیں، جبکہ میں نے یہ کام کیا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر تم یہ کام کر لیتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔

(۲٤٥٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ ، وَلَا عَاقٌّ ، وَلَا مَنَّانٌ. (نسائی ۵۱۸۲۔ احمد ۲/ ۱۶۴)

(۲۴۵۵۴) حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں جنت میں شراب کا رسیا داخل نہ ہوگا اور نہ والدین کا نافرمان داخل ہوگا اور نہ ہی احسان جتلانے والا داخل ہوگا۔

(۲٤٥٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، وَمُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ ، وَلاَ مُدْمِنٌ ، وَلاَ مَنَّانٌ. (بیھقی ۷۸۷۴)

(۲۴۵۵۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں داخل نہ ہوگا والدین کا نافرمان، شراب کا رسیا، اور احسان جتلانے والا۔''

(٢٤٥٥٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ رَبِّي حَرَّمَ عَلَيَّ الْخَمْرَ ، وَالْكُوبَةَ ، وَالْقِنِّينَ ، يَعْنِي الْعُودَ ، ثُمَّ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالتَّغْبِيرَ ، فَإِنَّهَا خَمْرُ الْعَالَمِ. (احمد ۳/ ۴۲۲۔ بیھقی ۲۲۲)

(۲۴۵۵۶) حضرت قیس بن عبادہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً میرے پروردگار نے مجھ پر شراب، نرد اور قنین یعنی سارنگی کو حرام قرار دیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار تم مکئی کی شراب سے بچو، کیونکہ یہ پورے جہاں کی خمر ہے۔''

(٢٤٥٥٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَإِنَّ بِالْمَدِينَةِ خَمْسَةَ أَشْرِبَةٍ يَدْعُونَهَا الْخَمْرَ ، مَا فِيهَا خَمْرُ الْعِنَبِ. (بخاری ۴۶۱۶۔ مسلم ۳۲)

(۲۴۵۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ خمر کی حُرمت کا حکم نازل ہوا اور مدینہ میں (تب) پانچ مشروبات تھے جن سب کو خمر کہا جاتا تھا، ان میں انگور کی خمر داخل نہیں تھی۔

(٢٤٥٥٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أُوتِيَ بِدَابَّةٍ حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَأُتِيَ بِإِنَائَيْنِ ؛ فِي وَاحِدٍ خَمْرٌ ، وَفِي آخَرَ لَبَنٌ ، فَأَخَذَ اللَّبَنَ ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ : هُدِيتَ ، وَهُدِيَتْ أُمَّتُكَ. (ابن جریر ۱۵)

(۲۴۵۵۸) حضرت عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ کو معراج پر لے جایا گیا تو آپ ﷺ کے پاس ایک سواری لائی گئی یہاں تک کہ آپ ﷺ بیت المقدس پہنچے، تو آپ ﷺ کے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک برتن میں شراب تھی اور دوسرے برتن میں دودھ تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دودھ لے لیا۔ اس پر آپ ﷺ کو حضرت جبرائیل نے کہا۔ ''آپ کی راہنمائی کی گئی ہے اور آپ کی اُمت کی بھی راہ نمائی کی گئی ہے۔''

(٢٤٥٥٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُد التَّيْمِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : قَالَ الأَشْعَرِيُّ : لأَنْ أُصَلِّيَ لِسَارِيَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ الْخَمْرَ.

(۲۴۵۵۹) حضرت ابراہیم تیمی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت اشعری نے فرمایا: میں اس ستون کے لئے نماز پڑھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں شراب نوشی کروں۔

(٢٤٥٦٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يَسُرُّنِي أَنِّي شَرِبْتُ إِنَاءً مِنْ خَمْرٍ ، وَأَنِّي تَصَدَّقْتُ بِمِثْلِهِ ذَهَبًا.

(۲۴۵۶۰) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میں شراب کا ایک برتن پیوں اور اس کے مثل سونا صدقہ کروں۔''

(٢٤٥٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : أَوْصَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ أَهْلِي أَلاَ يَشْرَبَ الْخَمْرَ ، فَإِنَّ شُرْبَهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

(۲۴۵۶۱) حضرت مکحول سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض اہل خانہ کو اس بات کی وصیت فرمائی تھی کہ وہ شراب نوشی نہ کریں کیونکہ شراب نوشی ہر شر کی کنجی ہے۔

(٢٤٥٦٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الْفُرَاتِ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ حُذَيْفَةَ وَهُوَ بِالْمَدَائِنِ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ بَائِعَ الْخَمْرِ وَشَارِبَهَا فِي الإِثْمِ سَوَاءٌ.

(۲۴۵۶۲) حضرت ابوداؤد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس منبر کے قریب موجود تھا جبکہ وہ مقام مدائن میں تھے، پس انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: اما بعد: بلاشبہ شراب بیچنے والا اور شراب نوشی کرنے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

(٢٤٥٦٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَذَكَرَ الْكَبَائِرَ حَتَّى ذَكَرَ الْخَمْرَ ، فَكَأَنَّ رَجُلاً تَهَاوَنَ بِهَا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : لاَ يَشْرَبُهَا رَجُلٌ مُصْبِحًا إِلاَّ ظَلَّ مُشْرِكًا حَتَّى يُمْسِيَ.

(۲۴۵۶۳) حضرت زبید، حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت زبید نے حضرت خیثمہ کو کہتے سُنا۔ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، پس کبیرہ گناہوں کا ذکر ہوا تو شراب کا بھی ذکر آیا۔ اس پر ایک آدمی نے شراب کو ہلکا گناہ سمجھا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی بھی شراب کو صبح کے وقت نہیں پیتا مگر یہ کہ وہ رات مشرک ہونے کی حالت میں کرتا ہے۔

(٢٤٥٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، قَالَ : أَرْسَلْنَا إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو نَسْأَلُهُ عَنْ أَيِّ الْكَبَائِرِ أَكْبَرُ ؟ فَقَالَ : الْخَمْرُ ، فَأَعَدْنَا إِلَيْهِ الرَّسُولَ ، فَقَالَ : الْخَمْرُ ، إِنَّهُ مَنْ شَرِبَهَا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ سَبْعًا ، فَإِنْ سَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، فَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

(۲۴۵۶۴) حضرت نعمان بن ابی عیاش سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی طرف ایک قاصد اس غرض سے بھیجا کہ ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا کہ کبیرہ گناہوں میں سے کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ انہوں نے جواب ارشاد

فرمایا: شراب۔ ہم نے پھر دوبارہ ان کی طرف قاصد بھیجا تو انہوں نے پھر فرمایا: شراب۔ کیونکہ جو شخص شراب نوشی کرتا ہے تو اس کی سات دن تک نماز قبول نہیں کی جاتی اور اگر اس کو شراب سے نشہ بھی ہو جائے تو پھر اس کی چالیس دن تک کی نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر اس دوران وہ مرجائے تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

(٢٤٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ شَارِبِ الْخَمْرِ ؟ فَقَالَ : لاَ تُقْبَلُ لَهُ صَلاَةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

(۲۴۵۶۵) حضرت ابن الدیلمی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے شراب نوشی کرنے والے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس آدمی کی نماز چالیس دن تک یا چالیس رات تک قبول نہیں ہوتی۔

(٢٤٥٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْحُبِّ تَقَعُ فِيهِ الْقَطْرَةُ مِنَ الْخَمْرِ ، أَوِ الدَّمِ ، قَالَ : يُهْرَاقُ.

(۲۴۵۶۶) حضرت ہشام، حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسے برتن کے بارے میں جس میں خون یا شراب کا ایک قطرہ گر جائے ارشاد فرمایا، اس برتن کو گرا دیا جائے گا۔

(٢٣) فِي الْخَمْرِ يُخَلَّلُ

خمر کو سرکہ بنانے کے بارے میں

(٢٤٥٦٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمِّ حِرَاشٍ ؛ أَنَّهَا رَأَتْ عَلِيًّا يَصْطَبِغُ بِخَلِّ الْخَمْرِ.

(۲۴۵۶۷) حضرت ام حراش سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شراب سے بنے ہوئے سرکہ کے ساتھ سالن والا معاملہ کرتے دیکھا۔

(٢٤٥٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، قَالَ : اخْتَلَفَ رَجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ فِي خَلِّ الْخَمْرِ ، فَسَأَلاَ أَبَا الدَّرْدَاءِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۵۶۸) حضرت جبیر بن نفیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں حضرت معاویہ کے دو ساتھیوں کا شراب سے تیار کردہ سرکہ میں باہم اختلاف واقع ہو گیا، پس انہوں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٥٦٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُسَرْبَلٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خَلِّ الْخَمْرِ ، قَالَتْ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، هُوَ إِدَامٌ.

(۲۴۵۶۹) حضرت مسربل، بدی، اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، ان کی والدہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

شراب سے تیار کردہ سرکہ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں، یہ تو سالن کی طرح ہے۔

(۲٤٥٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ مِمَّا كَانَ خَمْرًا فَصَارَ خَلًّا.

(۲۴۵۷۰) حضرت نافع، اپنے والد سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے، کہ وہ اس چیز کے ساتھ کھانا کھائیں جو پہلے شراب تھی اور اب سرکہ ہوگئی ہے۔

(۲٤٥٧١) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ لَا يَقُولُ : خَلُّ خَمْرٍ ، وَيَقُولُ : خَلُّ الْعِنَبِ ، وَكَانَ يَصْطَبِغُ فِيهِ.

(۲۴۵۷۱) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ یہ نہیں کہتے تھے کہ یہ شراب کا سرکہ ہے بلکہ وہ کہتے تھے۔ انگور کا سرکہ ہے اور وہ اس کو بطور سالن استعمال کرتے تھے۔

(۲٤٥٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِخَلِّ الْخَمْرِ.

(۲۴۵۷۲) حضرت یحییٰ بن عتیق، حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ شراب سے بنائے ہوئے سرکہ کے بارے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲٤٥٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَصْطَبِغُ بِخَلِّ خَمْرٍ.

(۲۴۵۷۳) حضرت اسماعیل بن عبد الملک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جُبیر رحمہ اللہ کو شراب سے بنے ہوئے سرکہ کے ساتھ روٹی کھاتے دیکھا۔

(۲٤٥٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِخَلِّ خَمْرٍ.

(۲۴۵۷۴) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ شراب سے بنے ہوئے سرکہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤) فِي الْخَمْرِ تُحَوَّلُ خَلًّا

جو شراب سرکہ بن جائے

(۲٤٥٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا ، أَيَجْعَلُهُ خَلًّا ؟ فَكَرِهَهُ. (ابوداؤد ٣٦٧٥۔ احمد ١١٩)

(۲۴۵۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ایسے یتیموں کے بارے میں سوال کیا جنہیں ورثہ میں شراب ملی تھی کہ کیا اس شراب کو سرکہ بنایا جا سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(٢٤٥٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَامِلِهِ بِوَاسِطٍ أَنْ لاَ تَحْمِلُوا الْخَمْرَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ ، وَمَا أَدْرَكْتَ فَاجْعَلْهُ خَلًّا.

(۲۴۵۷۶) حضرت مثنی بن سعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھا کہ انہوں نے اپنے مقام واسط کے عامل کو خط لکھا: تم شراب کو ایک بستی سے دوسری بستی کی طرف نہ اٹھا کر لے جاؤ اور جو تم پالو تو اس کو سرکہ بنالو۔

(٢٤٥٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَسْلَمَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ بَأْسَ بِخَلٍّ وَجَدْتَهُ مَعَ أَهْلِ الْكِتَابِ ، مَا لَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُمْ تَعَمَّدُوا فَسَادَهَا بَعْدَ مَا صَارَتْ خَمْرًا.

(۲۴۵۷۷) حضرت اسلم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو سرکہ تم اہل کتاب کے پاس پاؤ اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ تمہیں اس بات کا علم نہ ہو جائے کہ انہوں نے اس سرکہ کے شراب ہو جانے کے بعد اس کے فساد کا قصد کیا ہے۔

(٢٤٥٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُحَوَّلَ الْخَمْرُ خَلًّا.

(۲۴۵۷۸) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ شراب کو سرکہ میں بدل دیا جائے۔

(٣٥) مَنْ رَخَّصَ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

جولوگ کھڑے ہو کر پینے کی اجازت دیتے ہیں

(٢٤٥٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَحَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :نَاوَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً مِنْ زَمْزَمَ ، فَشَرِبَهَا وَهُوَ قَائِمٌ. (مسلم ۱۶۰۲۔ احمد ۲۲۰)

(۲۴۵۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زم زم (کے پانی) کا ایک برتن پکڑایا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نوش فرمایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے۔

(٢٤٥٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

(۲۴۵۸۰) حضرت مسلم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے ہوئے دیکھا۔

(٢٤٥٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْمُعَارِكِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ شُرْبِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَائِمٌ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۵۸۱) حضرت ابو المعارک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آدمی کے کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پینے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۴۵۸۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۸۲) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی نوش فرمایا: جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے۔

(۲۴۵۸۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عن مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ سَعْدًا وَعَائِشَةَ كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِالشُّرْبِ قَائِمًا.

(۲۴۵۸۳) حضرت زہری سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۴۵۸٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ شَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۸۴) حضرت سعید بن المسیب، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مشکیزہ سے پانی اس حالت میں پیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے۔

(۲۴۵۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا شَرِبَ قَائِمًا ، فَقُلْتُ : شَرِبْتَ قَائِمًا ؟ فَقَالَ : لَئِنْ شَرِبْتُ قَائِمًا ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا ، وَلَئِنْ شَرِبْتُ قَاعِدًا ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَاعِدًا. (احمد ۱/ ۱۱۴)

(۲۴۵۸۵) حضرت میسرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے ہوئے دیکھا، تو میں نے عرض کیا۔ آپ کھڑے ہو کر پی رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے فرمایا: البتہ اگر میں کھڑے ہو کر پی رہا ہوں تو تحقیق میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتا ہوا دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر پیتا ہوں تو تحقیق میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۴۵۸٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

(۲۴۵۸۶) حضرت عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے ہوئے دیکھا۔

(۲۴۵۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۸۷) حضرت عباد بن منصور سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہونے کی حالت میں پی رہے تھے۔

(۲٤۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْهُ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، إِنْ شِئْتَ قَائِمًا ، وَإِنْ شِئْتَ قَاعِدًا.

(۲۴۵۸۸) حضرت عبدالرحمن بن عجلان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس (کھڑے ہونے کی حالت میں پینے) کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا، اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ اگر تم کھڑے ہونے کی

حالت میں چاہو (تو کھڑے ہو جاؤ) اگر تم بیٹھنے کی حالت میں چاہو (تو بیٹھ جاؤ)۔

(٢٤٥٨٩) حَدَّثَنَا يَحيى بن سَعِيد ، عَنْ مُجَالِد قَالَ :رَأَيْتُ الشعبي يَشْرَبُ قَائِمًا ، وَقَاعِدًا.

(۲۴۵۸۹) حضرت مجالد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رایٹھیڈ کو کھڑے ہونے کی حالت میں اور بیٹھنے کی حالت میں پیتے ہوئے دیکھا۔

(٢٤٥٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٌّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاقِدٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ :لَا بَأْسَ بِالشُّرْبِ قَائِمًا ، وَالْجُلُوسُ حِلْمٌ.

(۲۴۵۹۰) حضرت زاذان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ کھڑے ہونے کی حالت میں پینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن بیٹھ کر پینا بردباری کی نشانی ہے۔

(٢٤٥٩١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: مَا تَرَى فِي الشُّرْبِ قَائِمًا ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :إِنِّي أَشْرَبُ وَأَنَا قَائِمٌ ، وَآكُلُ وَأَنَا أَمْشِي.

(۲۴۵۹۱) حضرت حر بن صباح سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، اس نے پوچھا۔ کھڑے ہونے کی حالت میں پینے کے بارمیں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں کھڑے ہو کر کھالیتا ہوں اور میں چلنے کی حالت میں کھالیتا ہوں۔

(٢٤٥٩٢) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُطَارِدٍ أَبِي الْبَزَرَى ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ : كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۲/ ۲۹)

(۲۴۵۹۲) حضرت یزید بن عطارد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں، کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پی لیتے تھے اور ہم دوڑتے ہوئے کھانے کی چیز کھا لیتے تھے۔

(٢٤٥٩٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ طَاوُسًا ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ؟ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا.

(۲۴۵۹۳) حضرت عبد الملک بن میسرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس اور حضرت سعید بن جُبیر سے کھڑے ہونے کی حالت میں پینے کے بارے میں سوال کیا؟ تو ان دونوں حضرات نے اس میں کوئی حرج نہیں دیکھا۔

(٢٤٥٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَشْرَبُ قَائِمًا.

(۲۴۵۹۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے خبر دی جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے دیکھا تھا۔

(٢٤٥٩٥) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عن عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بن الزُبَير قَالَ :رَأَيتُ أَبِي يَشْرَبُ

وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۹۵) حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے دیکھا ہے۔

(٢٤٥٩٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۱۰۸۔ دارمی ۲۱۲۶)

(۲۴۵۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد مبارک تھا اور ہم کھڑے ہونے کی حالت میں پی لیا کرتے تھے اور چلتے پھرتے ہم کھالیا کرتے تھے۔

(٢٤٥٩٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : اشْرَبْ قَائِمًا.

(۲۴۵۹۷) حضرت عبد الملک بن ابی سلیمان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا: تم کھڑے ہو کر پانی پی لو۔

(٢٤٥٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۹۸) حضرت بشر بن غالب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہونے کی حالت میں کچھ پی رہے تھے۔

(٣٦) مَنْ كَرِهَ الشُّرْبَ قَائِمًا

جو لوگ کھڑے ہونے کی حالت میں کچھ پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں

(٢٤٥٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي عِيسَى الأُسْوَارِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : زَجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً شَرِبَ قَائِمًا. (مسلم ۱۱۴۔ ابو یعلی ۹۸۴)

(۲۴۵۹۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کو زجر فرمایا جس نے کھڑے ہو کر پیا تھا۔

(٢٤٦٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا. (مسلم ۱۶۰۱۔ ابوداؤد ۳۷۱۰)

(۲۴۶۰۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔

(٢٤٦٠١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۴۶۰۱) حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کھڑے ہونے کی حالت میں پینے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند سمجھا۔

(۲٤٦۰۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الشُّرْبَ قَائِمًا.

(۲۴۶۰۲) حضرت منصور، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲٤٦۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِنَّمَا كُرِهَ الشُّرْبُ قَائِمًا لِدَاءٍ يَأْخُذُ الْبَطْنَ.

(۲۴۶۰۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پینا صرف اس وجہ سے مکروہ ہے کہ اس کی وجہ سے پیٹ میں بیماری ہو جاتی ہے۔

(۲۷) فِي الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ

مشک کے منہ سے پانی پینے کے بارے میں

(۲٤٦۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَام ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ أَفْوَاهِ الأَسْقِيَةِ. (مسند ۵۴۴)

(۲۴۶۰۴) حضرت جابر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے برتنوں کے منہ سے پانی پینے سے منع کیا۔

(۲٤٦۰٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :شَرِبَ رَجُلٌ مِنْ سِقَاءٍ فَانْسَابَ فِي بَطْنِهِ جَانٌّ ، فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الأَسْقِيَةِ. (مسلم ۱۱۰۔ ابو داؤد ۳۷۱۳)

(۲۴۶۰۵) حضرت ابو سعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مشک کے منہ سے پانی پیا اور اس کے پیٹ میں سانپ چلا گیا، چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے برتنوں کے منہ کھول کر پینے سے منع فرما دیا۔

(۲٤٦۰٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

(۲۴۶۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سقاء (مشک) کے منہ سے پینے سے منع فرمایا۔

(۲٤٦۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

(۲۴۶۰۷) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مشک کے منہ سے پینے سے منع فرمایا۔

(۲۸) مَنْ رَخَّصَ فِي الشُّرْبِ مِنْ فِي الإِدَاوَةِ

جولوگ برتن کے منہ سے پینے کی اجازت دیتے ہیں

(۲٤٦٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنِ ابْنِ بِنْتِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ وَفِي الْبَيْتِ قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ ، فَشَرِبَ مِنْ فِيهَا وَهُوَ قَائِمٌ.

(احمد ۶/ ۳۷۶۔ طبرانی ۲۵)

(۲۴۶۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے اور گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا، پس آپ ﷺ نے اس کے منہ سے پانی پیا اور آپ ﷺ کھڑے تھے۔

(۲٤٦٠٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالشُّرْبِ مِنْ فِي الإِدَاوَةِ.

(۲۴۶۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ برتن کے منہ سے پینے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲٤٦١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ مِنْ فِي الإِدَاوَةِ.

(۲۴۶۱۰) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو برتن کے منہ سے پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲٤٦١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَشْرَبُ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

(۲۴۶۱۱) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مشکیزہ کے منہ سے پانی پی لیا کرتے تھے۔

(۲٤٦١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَشْرَبُ مِنْ فِي الإِدَاوَةِ.

(۲۴۶۱۲) حضرت عباد بن منصور سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو برتن کے منہ سے (منہ لگا کر) پیتے ہوئے دیکھا۔

(۲۹) فِي الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کے برتن میں پینے کا بیان

(۲٤٦١٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الَّذِی یَأْکُلُ وَیَشْرَبُ فِی آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، فَإِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِی بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ.

(مسلم ۱۶۳۴۔ احمد ۶/ ۳۰۶)

(۲۴۶۱۳) جناب نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً جو لوگ سونے اور چاندی کے برتن میں کھاتے اور پیتے ہیں وہ لوگ تو اپنے پیٹوں میں محض جہنم کی آگ بھرتے ہیں۔''

(۲٤٦١٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی بَکْرٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَه.

(۲۴۶۱۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کرتی ہیں۔

(۲٤٦١٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی زِیَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَیْلَی ، قَالَ : اسْتَسْقَی حُذَیْفَةُ بِالْمَدَائِنِ ، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فِیهِ شَرَابٌ ، فَأَرَادَ أَنْ یَضْرِبَ بِهِ وَجْهَهُ ، فَقِیلَ لَهُ : إِنَّ الدَّهَاقِینَ یُکْرِمُونَ الأُمَرَاءَ بِهَذَا ، قَالَ :إِنِّی کُنْتُ نَهَیْتُهُ ، وَاتَّخَذْتُ عَلَیْهِ الْحُجَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِی الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ. (مسلم ۱۶۳۷)

(۲۴۶۱۵) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مقام مدائن میں پانی طلب فرمایا، پس ایک دہقان ان کے پاس چاندی کے برتن میں پانی لایا، پس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ برتن اس دہقان کے منہ پر دے مارنا چاہا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا۔ یہ دہقان لوگ تو اس طرح سے اُمراء کا اکرام کرتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے اس کو اس سے منع بھی کیا تھا اور بطور دلیل کے میں نے اس کو یہ بات بھی بیان کی تھی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سونے، چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے۔

(۲٤٦١٦) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِی الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :نَهَی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّةِ ، فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِیهِ فِی الدُّنْیَا ، لَمْ یَشْرَبْ فِیهِ فِی الآخِرَةِ.

(۲۴۶۱۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چاندی میں پینے سے منع کیا ہے کیونکہ جو شخص دنیا میں چاندی میں پیے گا وہ آخرت میں چاندی میں نہیں پیے گا۔

(۲٤٦١٧) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ یَعْلَی بْنِ النُّعْمَانِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنْ شَرِبَ فِی قَدَحٍ مُفَضَّضٍ ، سَقَاهُ اللَّهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ جَمْرًا.

(۲۴۶۱۷) حضرت یعلی بن نعمان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاندی چڑھے پیالہ میں

پیے گا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو انگاروں میں پلائے گا۔

(۲٤٦١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِجَامٍ مِنْ فِضَّةٍ فِيهِ خَبِيصٌ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُوِّلَ عَلَى رَغِيفٍ ، ثُمَّ أَكَلَهُ.

(۲۴۶۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس چاندی کا ایک جام لایا گیا جس میں حلوہ تھا۔ پس انہوں نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو روٹی پر اُلٹ دیا گیا پھر انہوں نے اس کو کھایا۔

(۲٤٦١٩) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كَانَ زَاذَانُ ، وَمَيْسَرَةُ ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ لاَ يَشْرَبُونَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلاَ يَدَّهِنُونَ فِي مَدَاهِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

(۲۴۶۱۹) حضرت عطاء بن السائب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت زاذان، حضرت میسرہ اور حضرت سعید بن جبیر، سونے چاندی کے برتن میں پانی نہیں پیا کرتے تھے اور نہ ہی سونے، چاندی کے برتنوں سے تیل لگایا کرتے تھے۔

(۲٤٦٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَكَرِهَهُ.

(۲۴۶۲۰) حضرت ثابت بن عبید، حضرت بشیر بن ابی مسعود کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس چاندی کا ایک برتن لایا گیا تو انہوں نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۳۰) فِي الشُّرْبِ مِنَ الإِنَاءِ الْمُفَضَّضِ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

چاندی چڑھے ہوئے برتن کے بارے میں جو حضرات رخصت دیتے ہیں

(۲٤٦٢١) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كَانَ زَاذَانُ ، وَمَيْسَرَةُ ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَشْرَبُونَ مِنَ الآنِيَةِ الْمُفَضَّضَةِ.

(۲۴۶۲۱) حضرت عطاء بن السائب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت زاذان اور حضرت میسرۃ اور حضرت سعید بن جُبیر رحمہم اللہ چاندی چڑھے ہوئے برتنوں سے پانی پی لیا کرتے تھے۔

(۲٤٦٢٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَشْرَبُ فِي إِنَاءٍ مُضَبَّبٍ بِفِضَّةٍ ، وَيَشْرَبُ فِي قَدَحٍ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ وَرِقٍ.

(۲۴۶۲۲) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسے برتن میں نہیں پیتے تھے جس میں چاندی کی تہہ چڑھی ہوئی ہوتی تھی اور اس پیالہ میں پی لیا کرتے تھے جس میں چاندی کا حلقہ ہوتا تھا۔

(۲٤٦٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عِمْرَانَ أَبِي الْعَوَّامِ الْقَطَّانِ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ ، وَأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَا يَشْرَبَانِ فِي الإِنَاءِ الْمُفَضَّضِ.

(۲۴۶۲۳) حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین اور حضرت انس بن مالک یہ دونوں حضرات چاندی چڑھے برتن میں پی لیا کرتے تھے۔

(٢٤٦٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ مَحْمُومٌ ، وَعَلَى صَدْرِهِ قَدَحٌ مُفَضَّضٌ فِيهِ مَاءٌ.

(۲۴۶۲۴) حضرت حمید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت قاسم بن محمد ریلیٹیلیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ وہ بخار میں مبتلا تھے۔ ان کے سینہ پر ایک پیالہ پڑا ہوا تھا جس کے ساتھ چاندی لگی ہوئی تھی اس میں پانی تھا۔

(٢٤٦٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ طَاوُوسًا يَشْرَبُ فِي قَدَحٍ مُضَبَّبٍ بِوَرِقٍ.

(۲۴۶۲۵) حضرت ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کو ایسے پیالہ میں پیتے دیکھا جس میں چاندی کی تہہ چڑھی ہوئی تھی۔

(٢٤٦٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُد ، قَالاَ : أَتَيْنَا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِشَرَابٍ فِي قَدَحٍ مُفَضَّضٍ ، فَوَضَعَ فَاهُ بَيْنَ الضَّبتين فَشَرِبَ ، وَقَالَ : لاَ تُعِيدَاهُ عَلَيَّ.

(۲۴۶۲۶) حضرت سلیمان بن حبیب اور حضرت سلیمان بن داؤد دونوں سے روایت ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس ایک ایسے پیالہ میں مشروب لے کر حاضر ہوئے جو چاندی چڑھا ہوا تھا۔ پس انہوں نے اپنا منہ دو پتریوں کے درمیان رکھا اور پانی پی لیا اور فرمایا: یہ کام تم دوبارہ میرے ساتھ نہ کرنا۔

(٢٤٦٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَشْرَبُ فِي قَدَحٍ جَيْشَانِيٍّ كَثِيرِ الْفِضَّةِ ، وَسَقَانِي.

(۲۴۶۲۷) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر کو ایک جیشانی، زیادہ چاندی والے برتن میں پیتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے مجھے بھی پلایا۔

(٢٤٦٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ ، قُلْتُ : آتِي الصَّيَارِفَ فَأُوتَى بِقَدَحٍ مِنْ فِضَّةٍ، أَشْرَبُ فِيهِ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۲۴۶۲۸) حضرت شعبہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن قرہ سے سوال کیا۔ میں نے کہا میں صرافوں کے پاس جاتا ہوں میرے پاس چاندی کا پیالہ لایا جاتا ہے۔ کیا میں اس میں پی سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱) مَنْ كَرِهَ الشُّرْبَ فِي الإِنَاءِ الْمُفَضَّضِ

جوحضرات چاندی چڑھے ہوئے برتن میں پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں

(۲٤٦٢٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَشْرَبُ مِنْ قَدَحٍ فِيهِ حَلْقَةُ فِضَّةٍ ، وَلاَ ضَبَّةُ فِضَّةٍ.

(۲۴۶۲۹) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسے پیالہ میں پانی نہیں پیتے تھے جس میں چاندی کا کڑا ہوتا یا چاندی کا ٹکڑا ہوتا۔

(۲٤٦٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِقَدَحٍ مُفَضَّضٍ ، فَكَرِهَ أَنْ يَشْرَبَ فِيهِ.

(۲۴۶۳۰) حضرت ابوجعفر، حضرت علی بن حسین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک چاندی چڑھا ہوا پیالہ لایا گیا تو انہوں نے اس میں پینے کو ناپسند سمجھا۔

(۲٤٦٣١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُضَبَّبَ الْقَدَحُ بِذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةٍ.

(۲۴۶۳۱) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد علیہما السلام دونوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ پیالہ پر سونا یا چاندی چڑھایا جائے۔

(۲٤٦٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ فِي قَدَحٍ فِيهِ فِضَّةٌ.

(۲۴۶۳۲) حضرت عبد الملک، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسے پیالہ میں پینے کو ناپسند سمجھتے تھے جس میں چاندی ہو۔

(۲٤٦٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ بِقَدَحٍ مُفَضَّضٍ ، فَلَمْ يَشْرَبْ فِيهِ.

(۲۴۶۳۳) حضرت داؤد بن قیس سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں مطلب میں عبد اللہ بن حنطب کے پاس چاندی چڑھا ہوا پیالہ لے کر حاضر ہوا تو انہوں نے اس میں پانی نہیں پیا۔

(۲٤٦٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ فِي قَدَحٍ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ فِضَّةٍ.

(۲۴۶۳۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسے پیالہ میں پینے کو ناپسند کرتے تھے جس میں

چاندی کا کڑا ہو۔

(٢٤٦٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابن أَبِي رَوَّادٍ ، عَن نَافِعٍ ، عن ابْن عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَشْرَبُ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ.

(۲۴۶۳۵) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ چاندی چڑھے ہوئے برتن میں پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٤٦٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۴۶۳۶) حضرت سالم کے بارے میں حضرت جریر بن حازم سے روایت ہے کہ حضرت سالم رحمہ اللہ چاندی چڑھے برتن کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٤٦٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أُمِّ عَمْرِو بِنْتِ أَبِي عَمْرٍو ، قَالَتْ : كَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَانَا أَنْ نَتَحَلَّى الذَّهَبَ ، أَوْ نُضَبِّبَ الآنِيَةَ ، أَوْ نُحَلِّقَهَا بِالْفِضَّةِ ، فَمَا بَرِحْنَا حَتَّى رَخَّصَتْ لَنَا وَأَذِنَتْ لَنَا أَنْ نَتَحَلَّى الذَّهَبَ ، وَمَا أَذِنَتْ لَنَا ، وَلاَ رَخَّصَتْ لَنَا أَنْ نُحَلِّقَ الآنِيَةَ ، أَوْ نُضَبِّبَهَا بِالْفِضَّةِ.

(۲۴۶۳۷) حضرت ام عمرو بنت ابی عمرو سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں اس بات سے منع کرتی تھیں کہ ہم سونے کا اظہار کریں یا ہم برتن پر چاندی چڑھائیں یا اس کے گرد چاندی لگائیں، پس ان کا یہ حکم ہم پر باقی رہا تا آنکہ انہوں نے ہمیں اس بات کی رخصت دے دی۔ اور ہمیں اجازت دے دی کہ ہم سونے کا اظہار کریں لیکن انہوں نے ہمیں برتنوں کے حلقے چاندی سے بنانے اور چاندی، برتنوں پر چڑھانے کی رخصت دی اور نہ ہی اجازت عنایت فرمائی۔

(٢٤٦٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَشْرَبَ فِي قَدَحٍ مُفَضَّضٍ.

(۲۴۶۳۸) حضرت منصور، حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ چاندی چڑھے ہوئے پیالہ میں پینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٣٢) فِي الشُّرْبِ مِنَ الثُّلْمَةِ تَكُونُ فِي الْقَدَحِ

پیالہ میں ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے کے بارے میں

(٢٤٦٣٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالاَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ ، أَوْ مِنْ عِنْدِ أُذُنِ الْقَدَحِ.

(۲۴۶۳۹) حضرت مجاہد، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں۔ پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے کو یا پیالہ کی ڈنڈی کے پاس سے پینے کو ناپسند سمجھا جاتا تھا۔

(٢٤٦٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُشْرَبَ مِنَ الثُّلْمَةِ تَكُونُ فِي الإِنَاءِ ، أَوْ يُشْرَبُ مِنْ قِبَلِ أُذُنِهِ.

(۲۴۶۴۰) حضرت ابراہیم ؒ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ پہلے حضرات اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ برتن میں ٹوٹی ہوئی جگہ سے پیا جائے یا برتن کی ڈنڈی کے پاس سے پیا جائے۔

(٢٤٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ مِمَّا يَلِي عُرْوَةَ الْقَدَحِ ، أَوِ الثُّلْمَةِ تَكُونُ فِيهِ.

(۲۴۶۴۱) حضرت ابراہیم ؒ بن مہاجر، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ پیالہ کی ڈنڈی کے ساتھ سے پیا جائے یا برتن میں موجود ٹوٹے ہوئے مقام سے پیا جائے۔

(٢٣) مَنْ رَخَّصَ فِي الشُّرْبِ بِالنَّفَسِ الْوَاحِدِ

جو حضرات ایک سانس میں پینے کی رخصت دیتے ہیں

(٢٤٦٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالشُّرْبِ بِالنَّفَسِ الْوَاحِدِ بَأْسًا.

(۲۴۶۴۲) حضرت سالم ؒ، حضرت عطاء ؒ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک سانس میں پینے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٦٤٣) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : لَمْ أَرَ أَحَدًا كَانَ أَعْجَلَ إِفْطَارًا مِنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، كَانَ لاَ يَنْتَظِرُ مُؤَذِّنًا ، وَيُؤْتَى بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَيَشْرَبُهُ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ ، لاَ يَقْطَعُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ.

(۲۴۶۴۳) حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ؒ سے زیادہ افطار میں جلدی کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ مؤذن کا انتظار نہیں کرتے تھے۔ (یعنی وقت ہو جانے کے بعد) ان کے پاس پانی کا ایک پیالہ لایا جاتا تھا پس وہ اس کو ایک ہی سانس میں اس طرح پی لیتے تھے کہ پینے کے دوران ختم ہونے تک سانس نہیں توڑتے تھے۔

(٢٤٦٤٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : رَآنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَشْرَبُ ، فَجَعَلْتُ أَقْطَعُ شَرَابِي وَأَتَنَفَّسُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا نُهِيَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ ، فَإِذَا لَمْ تَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ ، فَاشْرَبْهُ إِنْ شِئْتَ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ.

(۲۴۶۴۴) حضرت ایوب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت میمون بن مہران کے بارے میں خبر ملی کہ وہ فرماتے ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ نے اس حالت میں دیکھا کہ میں پانی پی رہا تھا۔ پھر پانی پیتے ہوئے رُک جاتا اور سانس لیتا تو انہوں نے فرمایا صرف اس بات سے روکا گیا ہے کہ برتن کے اندر سانس لیا جائے۔ پس اگر تم برتن کے اندر سانس نہیں لیتے تو پھر تم اگر

چاہو تو ایک ہی سانس میں پانی پی لو۔

(٢٤٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، قَالَ :رَآنِي أَبِي وَنَحْنُ نَشْرَبُ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ فَنَهَانَا ، أَوْ نَهَانِي.

(۲۴۶۴۵) حضرت ابو طاؤس سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں۔ مجھے میرے والد صاحب نے اس حالت میں دیکھا کہ ہم ایک سانس میں پانی پی رہے تھے، پس انہوں نے ہمیں منع کر دیا...... یا راوی کہتے ہیں...... انہوں نے مجھے منع کیا۔

(٢٤٦٤٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الشُّرْبَ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ ، وَقَالَ :هُوَ شُرْبُ الشَّيْطَانِ.

(۲۴۶۴۶) حضرت خالد، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک سانس میں پانی پینے کو ناپسند سمجھتے تھے اور فرماتے یہ شیطان کا پینا ہے۔

(٣٤) فِي النَّفَسِ فِي الإِنَاءِ، مَنْ كَرِهَهُ

جو لوگ برتن کے اندر سانس لینے کو ناپسند سمجھتے ہیں

(٢٤٦٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ ، وَأَنْ يُنْفَخَ فِيهِ. (ابو داؤد ۳۷۲۱۔ ترمذی ۱۸۸۸)

(۲۴۶۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے اور برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

(٢٤٦٤٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ.

(بخاری ۵۶۳۰۔ مسلم ۶۵)

(۲۴۶۴۸) حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو وہ برتن میں سانس نہ لے۔''

(٢٤٦٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ.

(۲۴۶۴۹) حضرت خالد، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ برتن کے اندر سانس لینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٣٥) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ

جو لوگ برتن میں سانس لینے کو درست سمجھتے ہیں

(٢٤٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، قَالَ :كَانَ أَنَسٌ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ ،

أَوْ ثَلَاثًا ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ ، ثَلَاثًا.

(بخاری ۵۶۳۱۔ احمد ۳/ ۱۱۴)

(۲۴۶۵۰) حضرت ثمامہ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب پانی پیتے تھے تو دو یا تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تھے تو برتن میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

(٢٤٦٥١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا إِذَا شَرِبَ.

(۲۴۶۵۱) حضرت حکم بن عطیہ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ جب پانی پیتے تو تین سانس لیتے تھے۔

(٢٤٦٥٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا شَرِبْتَ فَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا.

(۲۴۶۵۲) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔وہ فرماتے ہیں۔جب تم پانی پیو تو برتن میں تین مرتبہ سانس لو۔

(٢٤٦٥٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : جَلَسَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ :مِنْ أَيْنَ جِئْتَ ؟ قَالَ :شَرِبْتُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ، قَالَ :فَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِي ؟ قَالَ :إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ، وَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا.

(۲۴۶۵۳) حضرت محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بیٹھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا، تم (اس وقت) کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا۔میں زم زم کا پانی پی کر آیا ہوں۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔زم زم کا پانی جس طرح پینا چاہیئے تم نے اُسی طرح پیا ہے؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم زم زم کا پانی پیو تو قبلہ رُخ ہو جاؤ، اللہ کا نام لو۔اور تین سانس لو۔

(٢٤٦٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا. (مسلم ۱۲۲)

(۲۴۶۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین سانس لیا کرتے تھے۔

(٢٤٦٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي عِصَامٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا ، وَيَقُولُ :هُوَ أَهْنَأُ ، وَأَمْرَأُ ، وَأَبْرَأُ.(مسلم ۱۲۳۔ ترمذی ۱۸۸۴)

(۲۴۶۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے۔ ''یہ طریقہ زیادہ سہل، شیریں اور اطمینان بخش ہے۔''

(۳۶) مَنْ کَرِہَ النَّفْخَ فِی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

جو لوگ کھانے پینے میں پھونک مارنے کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۲٤٦٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ فَأُتِيَ بَعْضُهُمْ بِشَرَابٍ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَشْرَبَ نَفَخَ فِيهِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: مَهْلاً، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنْهُ.

(۲۴۶۵۶) حضرت سماک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں ہم انصار کی ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان میں سے کسی کے پاس کوئی مشروب لایا گیا۔ جب اس نے اس مشروب کو پینا چاہا تو اس میں پھونک ماری۔ اس پر کچھ دیگر حضرات نے کہا۔ چھوڑ دو کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ اس سے منع کیا کرتے تھے۔

(۲٤٦٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حَبِيبٍ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ، فَقَالَ لَهُ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ؟ قَالَ: نَعَم، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: إِنِّي لاَ أُرْوَى بِنَفَسٍ وَاحِدٍ، قَالَ: أَبِنِ الإِنَاءَ عَنْ فِيكَ، ثُمَّ تَنَفَّسْ، قَالَ: فَإِنْ رَأَيْتُ قَذَرًا؟ قَالَ: فَأَهْرِقْهُ. (ابو داؤد ۳۷۱۵۔ دارمی ۲۱۲۱)

(۲۴۶۵۷) حضرت ابو المثنی جہنی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مروان بن الحکم کے ہاں موجود تھا کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ مروان نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ آپ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کرتے سُنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ راوی کہتے ہیں: اس پر ایک آدمی بولا۔ میں تو ایک سانس میں بالکل سیراب نہیں ہوتا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم برتن کو اپنے منہ سے جُدا کر لو پھر سانس لے لو۔ اس آدمی نے کہا۔ پس اگر میں (پانی میں) گندگی دیکھوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو تم اس پانی کو بہادو۔

(۲٤٦٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، قَالَ: وَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَشَدَّ فِي ذَلِكَ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۲۴۶۵۸) حضرت زہری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کھانے، پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس معاملہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے زیادہ کسی کو شدید نہیں دیکھا۔

(۲٤٦٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ، وَأَنْ يُنْفَخَ فِيهِ.

(۲۴۶۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے اور اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

(۲٤٦٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ يَزِيدَ ذِي الأَرْشِ ، عَنْ مَوْلاَةٍ لِثَوْبَانَ ، قَالَتْ : أَتَيْتُ ثَوْبَانَ بِشَرَابٍ فَنَفَخْتُ فِيهِ ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ.

(۲۴۶۶۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی مولاۃ سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں۔ میں حضرت ثوبان کے پاس ایک مشروب لے کر آئی تو میں نے اس میں پھونک ماردی۔ اس پر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے (وہ) مشروب پینے سے انکار فرمادیا۔

(۲٤٦٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : اسْتَسْقَى عَلِيٌّ ، فَأَتَيْتُهُ بِشَرَابٍ فَنَفَخْتُ فِيهِ ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَهُ ، وَقَالَ : اشْرَبْهُ أَنْتَ.

(۲۴۶۶۱) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے مولی حضرت قاسم بن مسلم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پانی طلب کیا۔ پس میں ان کے پاس پانی لے کر آیا اور میں نے اس پانی میں پھونک ماردی اس پر انہوں نے وہ پینے سے انکار کردیا۔ اور فرمایا: اس کو تم پی لو۔

(۲٤٦٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ النَّفْخَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

(۲۴۶۶۲) حضرت برد، حضرت مکحول کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھانے اور پینے کی چیز میں پھونک مارنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲٤٦٦٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُهُ.

(۲۴۶۶۳) حضرت لیث، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ بھی اس عمل کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲٤٦٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ النَّفْخَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

(۲۴۶۶۴) حضرت عبدالملک بن ایاس، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھانے اور پینے کی چیز میں پھونکنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲٤٦٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الإِنَاءِ.

(۲۴۶۶۵) حضرت عبداللہ بن قتادہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۷) مَنْ رَخَّصَ فِي النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

کھانے، پینے کی چیز میں جو لوگ پھونک مارنے کی اجازت دیتے ہیں

(۲٤٦٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِالنَّفْخِ فِي الطَّعَامِ

وَالشَّرَابِ بَأْسًا.

(۲۴۶۶۶) حضرت عاصم، حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھانے، پینے کی چیز میں پھونکنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٤٦٦٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْفُخُ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

(۲۴۶۶۷) حضرت لیث، حضرت طاؤس کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھانے، پینے کی چیز میں پھونک لیا کرتے تھے۔

(٣٨) فِي عَرْضِ الشَّرَابِ
مشروب پیش کرنے کے بارے میں

(٢٤٦٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِشَرَابٍ ، فَقَالَ : نَاوِلْ عَلْقَمَةَ ، نَاوِلِ الأَسْوَدَ.

(۲۴۶۶۸) حضرت مسروق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس کوئی مشروب لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: علقمہ کو دے دو، اسود کو دے دو۔

(٢٤٦٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ بِنَحْوِ مِنْهُ.

(۲۴۶۶۹) حضرت علقمہ بھی حضرت عبداللہ کے بارے میں ایسی روایت کرتے ہیں۔

(٢٤٦٧٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِشَرَابٍ ، فَقَالَ : نَاوِلْ عَلْقَمَةَ ، نَاوِلِ الأَسْوَدَ.

(۲۴۶۷۰) حضرت مسروق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس ایک مشروب لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علقمہ کو دے دو، اسود کو دے دو۔

(٢٤٦٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ : اسْتَسْقَى طَاوُوسٌ ، فَأُتِيَ بِشَرَابٍ ، فَعَرَضَهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، فَقَالَ : اشْرَبْ.

(۲۴۶۷۱) حضرت سلمہ بن محرز سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے پانی مانگا۔ پس آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ پانی حضرت عبداللہ بن حسن کو پیش کر دیا اور فرمایا: آپ اس کو نوش فرمائیں۔

(٣٩) مَنْ كَانَ إِذَا شَرِبَ مَاءً بَدَأَ بِالأَيْمَنِ
جو آدمی پانی پیئے تو وہ دائیں طرف سے آغاز کرے

(٢٤٦٧٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : دُعِيَ أَبُو عُبَيْدَةَ إِلَى وَلِيمَةٍ ، فَأُتِيَ

بِشَرَابٍ ، فَنَاوَلَ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ.

(۲۴۶۷۲) حضرت غیلان بن یزید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعُبیدہ کو ایک ولیمہ میں مدعو کیا گیا۔ تو ان کے پاس مشروب حاضر کیا گیا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب اپنے دائیں جانب والے کو دے دیا۔

(٢٤٦٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِشَرَابٍ ، وَهُوَ بِالْمَوْقِفِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَ سَيِّدَ أَهْلِ الْيَمَنِ وَهُوَ عَنْ يَمِينِهِ، فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ : عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلاَّ أَفْطَرْتَ وَأَمَرْتَ أَصْحَابَكَ فَأَفْطَرُوا.

(۲۴۶۷۳) حضرت عکرمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مشروب لایا گیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ عرفہ کی رات کو موقف میں تھے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب پیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب اہل یمن کے سردار کو دے دیا اور یہ آپ رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب تھے۔ اس سردار نے کہا۔ میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم خود بھی روزہ توڑ دو اور اپنے ساتھیوں کو بھی حکم دو کہ وہ روزہ افطار کریں۔

(٢٤٦٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَهُ مِنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ ، وَتُوُفِّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ ، وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحْثُثْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا، فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ لَنَا، وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ ، وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ، وَكَانَ عُمَرُ نَاحِيَةً ، فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ ، فَأَعْطَى الأَعْرَابِيَّ ، وَقَالَ : الأَيْمَنُ فَالأَيْمَنُ.

(مسلم ۱۲۵۔ مالك ۱۷)

(۲۴۶۷۴) حضرت زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا۔ اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں بیس برس کا تھا۔ اور میری مائیں مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ترغیب دیا کرتی تھیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہمارے گھر میں تشریف لائے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی ایک پالتو بکری کا دودھ دوہا اور اس میں اپنے گھر کے کنویں کے پانی کی آمیزش کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف تھے اور ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ایک طرف تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت ابوبکر کو دے دیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی کو دے دیا اور ارشاد فرمایا ''دائیں طرف والا، پھر دائیں طرف والا، ''(یعنی یہ حق دار ہے۔)

(٤٠) مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الأَشْرِبَةِ

مشروبات میں جو پسندیدہ ہیں

(٢٤٦٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ ، وَيُحِبُّ الْحَلْوَاء . (بخاری ۵۹۹۔ مسلم ۱۱۰۱)

(۲۴۶۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو شہد محبوب تھا اور آپ ﷺ کو میٹھا محبوب تھا۔

(٢٤٦٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ. (ترمذی ۱۸۹۶)

(۲۴۶۷۶) حضرت زہری سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ٹھنڈا اور میٹھا مشروب تھا۔

(٢٤٦٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: إِنِّي لأَشْرَبُ الطِّلاَءَ الْحُلْوَ الْقَارِصَ.

(۲۴۶۷۷) حضرت علی بن سلیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سُنا۔ میں خوب میٹھی طلاء نوش کرتا ہوں۔

(٢٤٦٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ : أَيُّ الشَّرَابِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : الْحُلْوُ الْبَارِدُ.

(۲۴۶۷۸) حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا۔ آپ کو کون سا مشروب سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ٹھنڈا میٹھا''۔

(٢٤٦٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي قِرْبَةٍ عَشِيَّةً ، فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً ، وَيُنْقَعُ لَهُ غُدْوَةً ، فَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً.

(۲۴۶۷۹) حضرت عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے شام کے وقت ایک مشکیزہ میں کشمش کی نبیذ تیار کی جاتی تھی جس کو وہ صبح کے وقت نوش فرماتے تھے۔ اور (اسی طرح) صبح کے وقت آپ کے لئے نبیذ تیار کی جاتی تھی جس کو آپ رضی اللہ عنہ شام کے وقت نوش فرماتے تھے۔

(٢٤٦٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُمِّ غُرَابٍ ، عَنْ بُنَانَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْقَعُ لِعُثْمَانَ الزَّبِيبَ عِشَاءً ، فَيَشْرَبُ مِنْهُ ، وَيَأْكُلُ مِنْهُ.

(۲۴۶۸۰) حضرت بنانہ سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عثمان کے لئے شام کے وقت کشمش کی نبیذ تیار کرتی تھی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اس کو کھاتے بھی تھے اور پیتے بھی تھے۔

(٢٤٦٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُحَمَّد بن عَلِي ، وَعَامِرٍ ، وَعَطَاء ؛ قَالُوا : لاَ بَأْسَ أَن يُنْقَعُ الزَّبِيبُ غُدْوَةً ، وَيُشْرَبُ عَشِيَّةً.

(۲۴۶۸۱) حضرت جابر، حضرت محمد بن علی، حضرت عامر اور حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ تینوں حضرات

فرماتے ہیں۔ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ صبح کے وقت کشمش کی نبیذ بنائی جائے اور شام کے وقت نوش کر لی جائے۔

(٢٤٦٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِنَقِيعِ الزَّبِيبِ، قَالَ سُفْيَانُ: مَا لَمْ يَغْلِ.

(۲۴۶۸۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کشمش کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت سفیان کہتے ہیں۔ جب تک یہ نبیذ جوش نہ مارے۔

(٢٤٦٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِنَبِيذِ الزَّبِيبِ.

(۲۴۶۸۳) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کشمش کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٦٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ مَرَّةً : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا النَّبِيذُ ؛ الَّذِي إِذَا بَلَغَ فَسَدَ ، وَأَمَّا مَا ازْدَادَ عَلَى طُولِ التَّرْكِ جَوْدَةً ، فَلاَ خَيْرَ فِيهِ.

(۲۴۶۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ نبیذ وہی ہے جو زیادہ پڑی رہنے سے خراب ہو جائے۔ اور جو مشروب بھی زیادہ دیر رہنے سے زیادہ بہتر ہو جائے تو اس میں بھی کوئی خیر نہیں ہے۔

(٢٤٦٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، يُقَالَ لَهُ : عِيسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۴۶۸۵) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

(٤١) فِي غُبَيْرَاءِ السَّكَرِ

گیہوں سے بنایا ہوا مشروب

(٢٤٦٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُبَيْرَاءِ السَّكَرِ.

(۲۴۶۸۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گیہوں سے بنائی ہوئی شراب سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٦٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَارِجَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُبَيْرَاءِ السَّكَرِ. (مالك ١٠)

(۲۴۶۸۷) حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گیہوں سے بنائی ہوئی شراب سے منع فرمایا ہے۔

(٤٢) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْكَ فَاكْسِرْهُ بِالْمَاءِ

جو حضرات کہتے ہیں جب (کوئی مشروب) تمہیں سخت محسوس ہو تو تم اس کو پانی ملا کر توڑ ڈالو

(٢٤٦٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِنَبِيذِ زَبِيبٍ ،

فَشَرِبَ مِنْهُ ، فَقَطَّبَ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ شَرِبَ.

(۲۴۶۸۸) حضرت ہمام بن حارث سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کشمش کی نبیذ لائی گئی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے نوش فرمائی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں آمیزش کی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور اس کو نبیذ میں انڈیل دیا پھر نوش فرمایا۔

(۲٤٦٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: أَتَى عُمَرُ قَوْمًا مِنْ ثَقِيفٍ، قَدْ حَضَرَ طَعَامُهُمْ، فَقَالَ: كُلُوا الثَّرِيدَ قَبْلَ اللَّحْمِ ، فَإِنَّهُ يَسُدُّ مَكَانَ الْخَلَلِ ، وَإِذَا اشْتَدَّ نَبِيذُكُمْ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ ، وَلاَ تَسْقُوهُ الأَعْرَابَ.

(۲۴۶۸۹) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبیلہ ثقیف کے کچھ لوگوں کے ہاں اس وقت تشریف لائے جب ان لوگوں کا کھانا حاضر تھا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گوشت کھانے سے پہلے ثرید کھاؤ۔ کیونکہ یہ خلل کی جگہ کو پُر کرتی ہے اور جب تمہاری نبیذ سخت ہو جائے تو تم اس کو پانی کے ذریعہ سے توڑ دو اور یہ نبیذ دیہاتیوں کو نہ پلاؤ۔

(۲٤٦٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُمَيَّةَ ، قَالَتْ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ :إِنْ خَشِيتَ مِنْ نَبِيذِكَ فَاكْسِرْهُ بِالْمَاءِ.

(۲۴۶۹۰) حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سُنا۔ اگر تمہیں اپنی نبیذ سے خوف ہو تو تم اس کو پانی سے توڑ دو۔

(۲٤٦٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قُرَّةَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ فِيهِ شَرَابٌ ، فَقَرَّبَهُ إِلَى فِيهِ ، ثُمَّ رَدَّهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ جُلَسَائِهِ :أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :فَقَالَ :رُدُّوهُ ، فَرَدُّوهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ شَرِبَهُ ، فَقَالَ :انْظُرُوا هَذِهِ الأَشْرِبَةَ ، فَإِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ فَاقْطَعُوا مُتُونَهَا بِالْمَاءِ.

(۲۴۶۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا جس میں کوئی مشروب تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالہ کو اپنے منہ کے قریب کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس رکھ دیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض مجلس نشینوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ ''اس مشروب کو واپس لاؤ۔'' چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے وہ مشروب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس میں انڈیل دیا۔ اور پھر اس کو نوش فرمالیا۔ اور ارشاد فرمایا: ان مشروبات کو دیکھ لیا کرو۔ پس جب یہ تم پر سخت ہو جائیں تو تم ان کی شدت کو پانی سے توڑ لیا کرو۔''

(۲٤٦٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ سَالِمٍ الدَّوْسِيِّ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :مَنْ رَابَهُ مِنْ نَبِيذِهِ فَلْيَشُنَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، فَيَذْهَبُ حَرَامُهُ ، وَيَبْقَى حَلاَلُهُ.

(۲۴۶۹۲) حضرت سالم دوسی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ جس آدمی کو اس کی نبیذ شک

میں ڈالے تو اس کو اس نبیذ پر پانی چھڑک لینا چاہیئے۔ پس اس کا حرام چلا جائے گا اور اس کا حلال باقی رہ جائے گا۔

(٢٤٦٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنْ رَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ شَيْءٌ ، فَلْيَكْسِرْهُ بِالْمَاءِ.

(۲۴۶۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جس شخص کو اس کا مشروب شک میں ڈالے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس مشروب کو پانی سے پتلا کرلے۔

(٢٤٦٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اشْرَبُوا هَذَا النَّبِيذَ فِي هَذِهِ الأَسْقِيَةِ ، فَإِنَّهُ يُقِيمُ الصُّلْبَ ، وَيَهْضِمُ مَا فِي الْبَطْنِ ، وَإِنَّهُ لَمْ يَغْلِبْكُمْ مَا وَجَدْتُمُ الْمَاءَ.

(۲۴۶۹۴) حضرت نافع بن عبد الحارث سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ اس نبیذ کو ان اسقیہ یعنی برتنوں میں پی لو۔ کیونکہ یہ پشت کو سیدھی رکھتی ہے اور پیٹ میں موجود غذا کو ہضم کرتی ہے۔ اور جب تک تمہیں پانی ملتا ہو یہ مشروب تم پر غالب نہیں آئے گا۔

(٤٣) فِي الْكَرْعِ فِي الشَّرَابِ

منہ لگا کر...... نہر وغیرہ سے...... پینے کے بیان میں

(٢٤٦٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ أَبِي الْمُنْذِرِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَكْرَعُ فِي حَوْضِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۶۹۵) حضرت منذر بن ابو المنذر سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ زم زم کے حوض سے منہ لگا کر پانی پی رہے تھے اور وہ اس وقت کھڑے ہوئے تھے۔

(٢٤٦٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْكَرْعَ فِي النَّهَرِ.

(۲۴۶۹۶) حضرت عمارہ، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ نہر سے منہ لگا کر پانی پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٤٦٩٧) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَهُوَ يُوَتِّي الْمَاءَ فِي حَائِطٍ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي شَنٍّ ، وَإِلاَّ كَرَعْنَا.

(بخاری ۵۶۱۳۔ ابو داؤد ۳۷۱۷)

(۲۴۶۹۷) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار میں سے ایک آدمی کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہ صاحب اپنے باغ کے لئے پانی کا راستہ بنا رہے تھے۔ اور ان کے ساتھ ان کا ایک ساتھی بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی ایسا پانی ہے جو اس رات کسی لگن وغیرہ میں موجود ہو۔ وگرنہ ہم منہ لگا کر (ندی سے ہی) پی لیتے ہیں۔''

(۲٤٦۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ ابن عُمَرَ ، قَالَ : مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بِرْكَةِ مَاءٍ ، فَجَعَلْنَا نَكْرَعُ فِيهَا ، فَقَالَ : لاَ تَكْرَعُوا ، وَلَكِنِ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ ، وَاشْرَبُوا فِيهَا ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ إِنَاءٍ أَطْيَبُ مِنَ الْيَدِ. (ابن ماجہ ۳۴۳۳۔ ابویعلی ۵٦۷۵)

(۲۴٦۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پانی کے ایک حوض پر سے گزرے۔ پس ہم نے اس سے منہ لگا کر پینا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''منہ لگا کر نہ پیو۔'' بلکہ تم اپنے ہاتھ دھو لو اور ہاتھوں سے پیو۔ کیونکہ ہاتھ سے زیادہ کوئی برتن زیادہ پاکیزہ نہیں ہے۔''

(۲٤٦۹۹) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : أَفَضْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَشِيَّةَ النَّحْرِ ، فَأَتَى حَوْضًا فِيهِ مَاءُ زَمْزَمَ ، فَغَرَفَ بِيَدِهِ فَشَرِبَ مِنْهُ.

(۲۴٦۹۹) حضرت عبد اللہ بن عثمان سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جُبیر کے ساتھ یوم النحر کی شام واپس ہوا۔ پس وہ ایک حوض کے پاس پہنچے جس میں زم زم کا پانی تھا۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے چلو بنا کر پانی لیا اور پھر اس چلو سے پیا۔

(٤٤) فِي تَخْمِيرِ الشَّرَابِ ، وَإِيكَاءِ السِّقَاءِ

مشروب کو ڈھانپنا اور مشکیزہ کو باندھنا

(۲٤۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ أَبَا حُمَيْدٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ وَهُوَ بِالْبَقِيعِ ، فَقَالَ : أَلاَ خَمَّرْتَهُ ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا. (نسائی ٦٦۳۳۔ احمد ۳/ ۲۹۴)

(۲۴۷۰۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی مشروب لے کر حاضر ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس کو ڈھانپ کیوں نہیں لیا۔ اگرچہ اس پر عرضاً لکڑی ہی رکھ دی جاتی۔''

(۲٤۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غَلِّقُوا أَبْوَابَكُمْ ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ ، وَأَوْكِئُوا أَسْقِيَتَكُمْ. (احمد ۳/ ۳۰۱۔ مالک ۹۲۸)

(۲۴۷۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے دروازے بند کر لیا کرو۔ اور اپنے برتن ڈھانپ لیا کرو۔ اور اپنے مشکیزوں (کے منہ) کو باندھ لیا کرو۔''

(۲٤۷۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُس ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ جَبْرِ بْنِ نَوْفٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ،

قَالَ : كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نُوكِي الأَسْقِيَةَ.

(۲۴۷۰۲) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم مشکیزوں کو باندھ لیں۔

(٢٤٧٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ جُرَىٍّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الإِنَاءُ الْمُطْبَقُ.

(۲۴۷۰۳) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ڈھانپا ہوا برتن پسند تھا۔

(٢٤٧٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : إِذَا بَاتَ الإِنَاءُ غَيْرَ مُخَمَّرٍ تَفَلَ فِيهِ الشَّيْطَانُ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ : أَوْ شَرِبَ مِنْهُ.

(۲۴۷۰۴) حضرت زاذان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب برتن رات اس حالت میں پڑا رہے کہ وہ ڈھانپا نہ ہوا ہو تو شیطان اس میں تھوک دیتا ہے۔ پس میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا۔ یا اس پانی میں سے شیطان پی لیتا ہے۔

(٢٤٧٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَعِيدٍ ، قَالَتْ : أَتَيْتُ عَلِيًّا بِسَحُورٍ ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَلَمَّا صَلَّى ، قَالَ : هَلاَّ خَمَّرْتِيهِ ، هَلْ رَأَيْتِ الشَّيْطَانَ حِينَ وَلَغَ فِيهِ؟ أَهْرِقِيهِ ، وَأَبَى أَنْ يَشْرَبَهُ.

(۲۴۷۰۵) حضرت ام سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سحری لے کر حاضر ہوئی اور میں نے وہ سحری آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دی۔ اور آپ رضی اللہ عنہ تب نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: تم نے اس کو ڈھانپ کیوں نہیں دیا۔ جب شیطان نے اس میں منہ مارا تو کیا تو نے دیکھا؟ اس کو گرا دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پینے سے انکار فرما دیا۔

(٤٥) فِي شُرْبِ سَوِيقِ اللَّوْزِ

بادام کے ستو پینے کے بارے میں

(٢٤٧٠٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ هَارُونَ مَوْلَى قُرَيْشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْمُطَّلِبَ بْنَ حَنْطَبٍ يَشْرَبُ سَوِيقَ لَوْزٍ مُمَسَّكٍ.

(۲۴۷۰۶) حضرت ہارون مولیٰ قریش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مطلب بن حنطب کو بادام کے خوشبودار ستو پیتے دیکھا۔

(٤٦) سَاقِي الْقَوْمِ

لوگوں کو پلانے والا

(٢٤٧٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ. (ابو داؤد ۳۷۱۸۔ احمد ۴/ ۳۵۴)

(۲۴۷۰۷) حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا ان میں سے آخری ہوتا ہے۔''

(٢٤٧٠٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ. (مسلم ۳۱۱۔ ترمذی ۱۸۹۴)

(۲۴۷۰۸) حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا'' ان میں سے آخری ہوتا ہے۔''

(٢٤٧٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ.

(۲۴۷۰۹) حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا'' ان میں سے آخری ہوتا ہے۔''

(٤٧) فِي الشُّرْبِ مِنْ مَاءِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کے پانی میں سے پینے کے بارے میں

(٢٤٧١٠) حدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِشُرْبِ الْمَاءِ الَّذِي يُوضَعُ لِلصَّدَقَةِ.

(۲۴۷۱۰) حضرت محمد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو پانی صدقہ کے لئے رکھا گیا ہو اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٧١١) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ ابْنَةِ الْمِسْوَرِ ، قَالَتْ : كَانَ الْمِسْوَرُ لاَ يَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي يُوضَعُ فِي الْمَسْجِدِ ، وَيَكْرَهُهُ ، وَيَرَى أَنَّهُ صَدَقَةٌ.

(۲۴۷۱۱) حضرت ام بکر بنت مسور سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ حضرت مسور اُس پانی میں سے نہیں پیتے تھے جو مسجد میں رکھا جاتا تھا اور اس کو ناپسند کرتے تھے۔ اور ان کی رائے یہ تھی کہ یہ صدقہ ہے۔

(٢٤٧١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مُرْنِي بِصَدَقَةٍ ، قَالَ :اسْقِ الْمَاءَ ، قَالَ :فَنَصَبَ سِقَائَيْنِ ، فَلَمْ يَزَالاَ مَنْصُوبَيْنِ ، رُبَّمَا سَعَيْتُ بَيْنَهُمَا وَأَنَا غُلاَمٌ.

(ابو داؤد ۱۶۷۶۔ احمد ۶/ ۷)

(۲۴۷۱۲) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے صدقہ کا حکم دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پانی پلاؤ۔'' راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے دو مشکیں نصب کروا دیں۔ وہ نصب ہی تھیں اور میں اپنے بچپن میں ان دونوں کے درمیان دوڑا کرتا تھا۔

(۱) فِي الْعَقِيقَةِ مَنْ رَآهَا

جو لوگ عقیقہ کو مانتے ہیں

(٢٤٧١٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : عَقَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ. (نسائی ۴۵۳۹۔ احمد ۵/ ۳۵۵)

(۲۴۷۱۳) حضرت ابن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ فرمایا۔

(٢٤٧١٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : عَقَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ. (ابو یعلی ۱۹۲۹۔ طبرانی ۲۵۷۳)

(۲۴۷۱۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ کیا۔

(٢٤٧١٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: عُقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ.

(۲۴۷۱۵) حضرت عکرمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا گیا تھا۔

(٢٤٧١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : عَقَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ ،فَقَالَ : يَا فَاطِمَةُ ، احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ ، فَوَزَنُوهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا ، أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ. (ترمذی ۱۵۱۹۔ مالک ۲)

(۲۴۷۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری عقیقہ میں ذبح فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا۔ ''اے فاطمہ! اس کے سر کو حلق کر دو اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر صدقہ کر دو۔'' چنانچہ ان لوگوں نے بالوں کا وزن کیا۔ تو اس کا وزن درہم یا کچھ درہم تھا۔

(۲٤۷۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : قَالَتْ فَاطِمَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَا أَعُقُّ عَنِ ابْنِي دَمًا ، قَالَ : لَا ، احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِوَزْنِهِ عَلَى الْمَسَاكِينِ أَوَاقِي مِنْ وَرِقٍ ، أَوْ فِضَّةٍ. (احمد ۶/ ۳۹۰۔ طبرانی ۹۱۷)

(۲۴۷۱۷) حضرت ابو رافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اپنے بیٹے کی طرف سے عقیقہ میں خون نہ بہاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں'' تم اس کے سر کو حلق کر دو۔'' اور اس کے بالوں کے برابر وزن ڈھلی یا غیر ڈھلی چاندی کو مساکین پر صدقہ کر دو۔''

(۲٤۷۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لَوْ أَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يُعَقَّ عَنِّي ، لَعَقَقْتُ عَنْ نَفْسِي.

(۲۴۷۱۸) حضرت محمد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر مجھے یہ بات معلوم ہو جائے کہ میرا عقیقہ نہیں کیا گیا تو میں اپنا عقیقہ کروں گا۔

(۲٤۷۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ بِالْعَقِيقَةِ وَلَوْ بِعُصْفُورٍ. (بیہقی ۷۱)

(۲۴۷۱۹) حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عقیقہ کا حکم دیا جائے گا اگرچہ چڑیا کے ذریعہ ہی عقیقہ کیا جائے۔

(۲٤۷۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْغُلَامُ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ ، يُذْبَحُ عَنْهُ. (ابو داؤد ۲۸۳۱۔ ترمذی ۱۵۲۲)

(۲۴۷۲۰) حضرت سمرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بچہ اپنے اس عقیقہ کا مرہون ہوتا ہے جو اس کی طرف سے ذبح کیا جاتا ہے۔

(۲٤۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِينَ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَتَهُ ، فَأَرِيقُوا عَنْهُ دَمًا ، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى.

(ابن ماجہ ۳۱۶۴۔ احمد ۴/ ۱۷)

(۲۴۷۲۱) حضرت سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا: ''یقیناً بچہ کے ساتھ عقیقہ ہوتا ہے۔ پس تم اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو دور ہٹاؤ۔''

(۲٤۷۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ ؟ فَقَالَ : لَا يُحِبّ اللَّهُ الْعُقُوقَ ، مَنْ وُلِدَ لَهُ مِنكُمْ وَلَدٌ ، فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ. (مالك ٥٠٠)

(۲۴۷۲۲) بنوضمرہ کے ایک آدمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ (باپ اور ماں کی) نافرمانی کرنے کو پسند نہیں کرتا۔ تم میں سے جس کا بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے خون بہانا چاہے تو ضرور بہائے۔''

(۲) فِي الْعَقِيقَةِ كَمْ عَنِ الْغُلاَمِ ، وَكَمْ عَنِ الْجَارِيَةِ

عقیقہ کے بارے میں، بچہ کی طرف سے کتنے اور بچی کی طرف سے کتنے (جانور)

(٢٤٧٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَبَّاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ ، لاَ يَضُرُّكُمْ إِنَاثًا كُنَّ أَمْ ذُكْرَانًا.

(ابوداؤد ۲۸۲۹۔ ترمذی ۱۵۱۶)

(۲۴۷۲۳) حضرت ام کرز، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ کی طرف سے دو پوری بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔'' اس بات سے تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا کہ وہ بکریاں ہوں یا بکرے ہوں۔''

(٢٤٧٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ ؛ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ. (احمد ۶/ ۴۲۲۔ دارمی ۱۹۶۶)

(۲۴۷۲۴) حضرت ام کرز سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا: ''بچہ کی طرف سے دو پوری بکریاں اور بچہ کی طرف سے ایک بکری۔''

(٢٤٧٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ أُمَّ السِّبَاعِ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعُقُّ عَنْ أَوْلاَدِي ؟ قَالَ : نَعَمْ ، عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

(۲۴۷۲۵) حضرت عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ام السباع نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ کیا میں اپنی اولاد کی طرف سے عقیقہ کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔''

(٢٤٧٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيد ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

(۲۴۷۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بچے کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔''

(٢٤٧٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ ؟ فَقَالَ : لاَ أُحِبُّ الْعُقُوقَ ، مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ ، فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ ؛

عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ. (ابو داؤد ۲۸۳۵۔ احمد ۲/ ۱۸۵)

(۲۴۷۲۷) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد سے، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں (والدین کی) نافرمانی کرنے کو پسند نہیں کرتا۔ جس آدمی کے بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے قربانی کرنے کو پسند کرے تو اس کو قربانی کرنی چاہیے، بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔''

(۲۴۷۲۸) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَاضِرِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فِي الْعَقِيقَةِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

(۲۴۷۲۸) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عقیقہ میں دو پوری بکریاں ہیں اور بچی کی طرف سے ایک بکری ہوگی۔

(۲۴۷۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا قَالَتْ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعُقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً. (ترمذی ۱۵۱۳۔ احمد ۶/ ۱۵۸)

(۲۴۷۲۹) حضرت حفصہ بنت عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عقیقہ کریں بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔

(۲۴۷۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : السُّنَّةُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

(۲۴۷۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ غلام (بچہ) کی طرف سے دو پوری بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری کا (عقیقہ کرنا) سنت ہے۔

(۳) مَنْ قَالَ يُسَوَّى بَيْنَ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ

جو لوگ کہتے ہیں کہ بچہ اور بچی میں برابری کی جائے گی

(۲۴۷۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: عَنِ الْجَارِيَةِ وَعَنِ الْغُلَامِ، شَاةٌ، شَاةٌ.

(۲۴۷۳۱) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ بچہ اور بچی کی طرف سے ایک ایک بکری ہوگی۔

(۲۴۷۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَعُقُّ عَنِ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ ، شَاةً ، شَاةً.

(۲۴۷۳۲) حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ بچہ اور بچی کی طرف سے ایک ایک بکری کا عقیقہ کرتے تھے۔

(٢٤٧٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَعُقُّ عَنِ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ شَاةً ، شَاةً.

(۲۴۷۳۳) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ بچہ اور بچی کی طرف سے ایک ایک بکری عقیقہ کیا کرتے تھے۔

(٢٤٧٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : شَاةً ، شَاةً.

(۲۴۷۳۴) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک ایک بکری ہے۔

(٢٤٧٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : هُمَا سَوَاءٌ.

(۲۴۷۳۵) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: دونوں برابر ہیں۔

(٢٤٧٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَقِيقَةِ : يُعَقُّ عَنِ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ ، شَاةً ، شَاةً.

(۲۴۷۳۶) حضرت معمر، حضرت زہری کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے عقیقہ کے بارے میں۔ بچہ اور بچی کی طرف سے ایک ایک بکری عقیقہ میں ذبح کی جائے گی۔

(٤) فِي أَيِّ يَوْمٍ تُذْبَحُ الْعَقِيقَةُ ؟

کون سے دن عقیقہ ذبح کیا جائے گا

(٢٤٧٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى.

(۲۴۷۳۷) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ساتویں روز بچہ کی طرف سے (عقیقہ) ذبح کیا جائے گا اور اس کا سر مونڈا جائے گا اور نام رکھا جائے گا۔''

(٢٤٧٣٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْعَقِيقَةِ يَوْمَ السَّابِعِ لِلْمَوْلُودِ ، وَوَضْعِ الأَذَى ، وَتَسْمِيَتِهِ.

(۲۴۷۳۸) حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے لئے ساتویں روز عقیقہ کرنے کا اور سر صاف کرنے کا اور بچہ کا نام رکھنے کا حکم دیا۔

(٢٤٧٣٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَقَّ قَبْلَ السَّابِعِ ، أَوْ

بَعْدَهُ ، وَكَانَ يَقُولُ :اجْعَلْ لَحْمَ الْعَقِيقَةِ كَيْفَ شِئْتَ.

(۲۴۷۳۹) حضرت معتمر بن سلیمان، اپنے والد سے، حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ساتویں روز سے قبل اور اس کے بعد عقیقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ عقیقہ کے گوشت کو تم جس طرح چاہو ویسے ہی کرو۔

(٢٤٧٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ :فِي الْعَقِيقَةِ شَاةٌ مُسِنَّةٌ ، تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ ، وَيُسَمَّى.

(۲۴۷۴۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عقیقہ میں ایک مُسِنّہ بکری ہوتی ہے جو ساتویں دن بچہ کی طرف سے ذبح کی جاتی ہے اور بچہ کا سر صاف کیا جاتا ہے اور نام رکھا جاتا ہے۔

(٢٤٧٤١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ : كَانَتْ فَاطِمَةُ تَعُقُّ عَنْ وَلَدِهَا يَوْمَ السَّابِعِ ، وَتُسَمِّيهِ ، وَتَخْتِنُهُ ،وَتَحْلِقُ رَأْسَهُ ، وَتَتَصَدَّقُ بِوَزْنِهِ وَرِقًا.

(۲۴۷۴۱) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ، اپنے بچوں کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کرتی تھیں اور اس کا نام رکھتی تھیں اور اس کے ختنے کرواتی تھیں اور اس کا سر صاف کرتی تھیں اس کے (بالوں کے) ہم وزن چاندی صدقہ کیا کرتی تھیں۔

(٢٤٧٤٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ فِي الْعَقِيقَةِ :تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ ، وَيُتَصَدَّقُ بِوَزْنِ شَعْرِهِ فِضَّةً ، وَيُلَطَّخُ رَأْسُهُ بِالدَّمِ.

(۲۴۷۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عقیقہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ بچہ کی طرف سے ساتویں روز ذبح کیا جائے گا۔ بچہ کا سر صاف کیا جائے گا۔ اور اس کے بالوں کے ہم وزن چاندی صدقہ کی جائے گی اور اس کے سر کو خون سے آلودہ کیا جائے گا۔

(٥) فِي الْعَقِيقَةِ يُؤْكَلُ مِنْ لَحْمِهَا

عقیقہ کے بارے میں کہ اس کا گوشت کھایا جائے گا

(٢٤٧٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ مِنَ الْعَقِيقَةِ مَا يَكْرَهَانِ مِنَ الأُضْحِيَّةِ ، قَالَ :وَهِيَ عِنْدَهُمَا بِمَنْزِلَةِ الأُضْحِيَّةِ ، يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ.

(۲۴۷۴۳) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات عقیقہ میں

بھی ان چیزوں کو ناپسند سمجھتے تھے جن کو یہ قربانی میں ناپسند سمجھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ عقیقہ ان حضرات کے ہاں قربانی کے بمنزلہ تھا۔ یعنی خود بھی کھایا جاسکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلایا جاسکتا ہے۔

(٢٤٧٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تُجْعَلُ جُدُولاً ، فَيُطْبَخُ ، فَيَأْكُلُ وَيُطْعِمُ.

(۲۴۷۴۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں۔ عقیقہ کے گوشت کو جوڑوں سے علیحدہ کرلیا جائے گا اور خود بھی کھاسکتا ہے دوسروں کو بھی کھلاسکتا ہے۔

(٦) مَنْ قَالَ لاَ يُكْسَرُ لِلْعَقِيقَةِ عَظْمٌ

جولوگ کہتے ہیں کہ عقیقہ کی ہڈی نہیں توڑی جائے گی

(٢٤٧٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْعَقِيقَةِ الَّتِي عَقَّتْهَا فَاطِمَةُ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ، يَبْعَثُوا إِلَى الْقَابِلَةِ مِنْهَا بِرِجْلٍ ، قَالَ :وَلاَ يُكْسَرُ مِنْهَا عَظْمٌ.

(ابوداؤد ۳۷۹)

(۲۴۷۴۵) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس عقیقہ کے بارے میں حکم فرمایا جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسین کی طرف سے کیا تھا کہ دائی کو اِس عقیقہ میں سے ایک ٹانگ بھیجیں اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عقیقہ کی ہڈی نہ توڑی جائے۔''

(٢٤٧٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تُطْبَخُ جُدُولاً ، وَلاَ يُكْسَرُ مِنْهَا عَظْمٌ.

(۲۴۷۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ عقیقہ (کے جانور) کو جوڑوں سے علیحدہ کرکے پکایا جائے گا اور اس کی ہڈی نہ توڑی جائے گی۔

(٢٤٧٤٧) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَقِيقَةِ ؟ فَقَالَ :لاَ تُكْسَرُ عِظَامُهَا وَرَأْسُهَا ، وَلاَ يُمَسّ الصَّبِيّ بِشَيْءٍ مِنْ دَمِهَا.

(۲۴۷۴۷) حضرت ابن ابی ذئب، حضرت زہری کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زُہری سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا اس کی ہڈیاں اور سری کو نہ توڑا جائے گا اور بچہ کو اس کا خون بھی مَس نہیں کیا جائے گا۔

(٢٤٧٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، قَالَ:سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لاَ يُكْسَرَ لِلْعَقِيقَةِ عَظْمٌ.

(۲۴۷۴۸) حضرت نہاس بن قہم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو یہ کہتے سُنا کہ پہلے حضرات اس بات کو پسند کرتے تھے کہ عقیقہ کی ہڈی کو نہ توڑا جائے۔

(۲٤٧٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُلَطَّخَ رَأْسُ الصَّبِيِّ بِشَيْءٍ مِنْ دَمِ الْعَقِيقَةِ ، وَقَالَ الْحَسَنُ :الدَّمُ رِجْسٌ.

(۲۴۷۴۹) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ بچہ کے سر کو عقیقہ کے خون سے آلودہ کیا جائے اور حضرت حسن کا ارشاد ہے۔خون ناپاک شئی ہے۔

(٧) مَنْ قَالَ إِذَا ضَحَّى عَنْهُ أَجْزَأَتْهُ مِنَ الْعَقِيقَةِ

جو حضرات کہتے ہیں جب بچہ کی طرف سے قربانی ہو تو یہ عقیقہ کی طرف سے بھی کافی ہو جاتی ہے

(٢٤٧٥٠) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ :إِذَا ضَحَّوا عَنِ الْغُلاَمِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنِ الْعَقِيقَةِ.

(۲۴۷۵۰) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب بچہ کی طرف سے گھر والے قربانی کر دیں تو یہ عقیقہ کی طرف سے کافی ہو جائے گی۔

(٢٤٧٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، قَالاَ :تُجْزِءُ عَنْهُ مِنَ الْعَقِيقَةِ الأُضْحِيَّةُ.

(۲۴۷۵۱) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین دونوں سے روایت ہے۔ یہ کہتے ہیں بچہ کے عقیقہ کی طرف سے قربانی کفایت کر جائے گی۔

(٢٤٧٥٢) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :لاَ تُجْزِءُ عَنْهُ حَتَّى يُعَقَّ عَنْهُ.

(۲۴۷۵۲) حضرت قتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک بچہ کی طرف سے عقیقہ نہ کیا جائے قربانی کفایت نہیں کرتی۔

(٨) مَا يُقَالُ عَلَى الْعَقِيقَةِ إِذَا ذُبِحَتْ

جب عقیقہ کو ذبح کیا جائے تو کیا کہا جائے

(٢٤٧٥٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :يُسَمَّى عَلَى الْعَقِيقَةِ كَمَا يُسَمَّى عَلَى الأُضْحِيَّةِ :بِسْمِ اللهِ ، عَقِيقَةُ فُلاَنٍ.

(۲۴۷۵۳) حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس طرح قربانی پر بسم اللہ پڑھی جاتی ہے اسی طرح عقیقہ پر بسم اللہ پڑھی جائے گی۔ یعنی بسم اللہ فلاں کا عقیقہ ہے۔

(٢٤٧٥٤) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ :سُئِلَ قَتَادَةُ: كَيْفَ تُنْحَرُ الْعَقِيقَةُ ؟ قَالَ :يَسْتَقْبِلُ بِهَا الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ يَضَعُ الشَّفْرَةَ عَلَى حَلْقِهَا ، ثُمَّ يَقُولُ :اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ، عَقِيقَةُ فُلاَنٍ ، بِسْمِ اللهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ يَذْبَحُهَا.

(۲۴۷۵۴) حضرت سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت قتادہ سے سوال کیا گیا کہ عقیقہ کو کیسے ذبح کیا جائے گا۔؟ انہوں

نے جواب دیا۔ آدمی عقیقہ کو قبلہ رُخ کرے پھر اس کے حلق پر چھری چلائے، پھر کہے۔ اے اللہ! تیری جناب سے ہی ملی ہے اور تیرے لیے ہی ذبح ہو رہی ہے۔ فلاں کا عقیقہ ہے۔ بسم اللہ واللہ اکبر پھر اس کو ذبح کر دے۔

(۹) مَنْ كَانَ يَعُقُّ بِالْجُزُرِ

جو لوگ اونٹنی کو عقیقہ میں ذبح کرتے ہیں

(۲٤۷٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَعُقُّ عَنْ وَلَدِهِ بِالْجُزُرِ.

(۲۴۷۵۵) حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کی طرف سے اونٹ کو عقیقہ میں ذبح کرتے تھے۔

(۱۰) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ عَقِيقَةٌ

جو لوگ کہتے ہیں بچی کا عقیقہ نہیں ہوتا

(۲٤۷٥٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ عَنِ الْجَارِيَةِ عَقِيقَةً.

(۲۴۷۵۶) حضرت عمرو، حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں حضرات بچی کی طرف سے عقیقہ کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

(۲٤۷٥۷) حَدَّثَنَا حُرَيْثٌ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : لاَ يُعَقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ ، وَلاَ تُكْرَمُ.

(۲۴۷۵۷) حضرت ابو وائل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بچی کی طرف سے نہ تو عقیقہ کیا جائے گا اور نہ ہی مہمانوں کو بلا کر ان کا اکرام کیا جائے گا۔

(۱) فِي أَكْلِ الأَرْنَبِ

خرگوش کھانے کے بارے میں

(۲٤۷٥۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ عَنِ الأَرْنَبِ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا ، قَالَ : إِنَّهَا تَحِيضُ ، قَالَ : إِنَّ الَّذِي يَعْلَمُ حَيْضَهَا يَعْلَمُ طُهْرَهَا ، وَإِنَّمَا هِيَ حَامِلٌ مِنَ الْحَوَامِلِ.

(۲۴۷۵۸) حضرت ہارون بن ابی ابراہیم، حضرت عبداللہ بن عمیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے ان سے خرگوش کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سائل نے پوچھا۔ اس کو حیض آتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس کو اس کے حیض کا پتہ ہے اس کو اس کے طہر کا بھی پتہ ہے۔ یہ تو حاملہ ہونے والیوں میں سے ایک حاملہ ہے۔

(۲٤۷٥۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ، فَسَعَى عَلَيْهَا الْغِلْمَانُ حَتَّى لَغِبُوا ، ثُمَّ أَدْرَكْتُهَا ، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا ، ثُمَّ بَعَثَ مَعِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا ، فَقَبِلَهَا. (بخاری ۲۵۷۲۔ مسلم ۵۳)

(۲۴۷۵۹) حضرت ہشام بن زید بن انس، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں یہ کہتے سُنا۔ ہم نے مرالظہر ان کے مقام پر ایک خرگوش کو بدکا کر باہر نکالا۔ پس اس کے پیچھے بچے دوڑ پڑے یہاں تک کہ بچے بہت تھک گئے پھر میں نے اس کو (خرگوش کو) پکڑ لیا اور میں اس کو لے کر حضرت ابوطلحہ کے پاس گیا پس انہوں نے اس کو ذبح کر دیا۔ اور پھر اس کی سرین دے کر مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمالیا۔

(۲٤۷٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عُمَرَ عَنِ الأَرْنَبِ ؟ فَقَالَ عُمَرُ : لَوْلاَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي الْحَدِيثِ ، أَوْ أَنْقُصَ مِنْهُ ، وَسَأُرْسِلُ لَكَ إِلَى رَجُلٍ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَمَّارٍ فَجَاءَ ، فَقَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَأَهْدَى إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الأَعْرَابِ أَرْنَبًا فَأَكَلْنَاهَا ، فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ : إِنِّي رَأَيْتُ دَمًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ بَأْسَ.

(احمد ۱/ ۳۱۔ ابو یعلی ۱٦۱۲)

(۲۴۷٦۰) حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خرگوش کے متعلق سوال کیا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ اگر مجھے یہ بات ناپسند نہ ہوتی کہ مجھ سے حدیث (بیان کرنے) میں کمی یا زیادتی ہو جائے گی۔ (تو میں خود بیان کرتا) لیکن میں تمہارے لئے عنقریب ایک آدمی کی طرف قاصد روانہ کروں گا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا۔ پس وہ تشریف لائے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس ہم ایسی ایسی جگہ پر اُترے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ایک دیہاتی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خرگوش ہدیۃً بھیجا۔ پس ہم نے اس کو کھایا۔ دیہاتی نے کہا۔ میں نے خون دیکھا ہے۔ تو اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں ہے۔''

(۲٤۷٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ سَعْدٍ ؛ أَنَّهُ أَكَلَهَا ، قَالَ : فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ : مَا تَقُولُ فِيهَا ؟ قَالَ : كُنْتُ آكُلُهَا.

(۲۴۷٦۱) حضرت سعید بن مسیب، حضرت سعد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خرگوش کھایا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید سے پوچھا۔ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں بھی اس کو کھاتا ہوں۔

(۲٤۷٦۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ بِلاَلاً رَمَى أَرْنَبًا بِعَصَى ، فَكَسَرَ قَوَائِمَهَا ، فَذَبَحَهَا فَأَكَلَهَا.

(۲۴۷٦۲) حضرت عبید بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک خرگوش کو لاٹھی سے مارا اور اس کے پاؤں توڑ ڈالے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ذبح کر کے کھالیا۔

(۲٤۷٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ الأَرْنَبِ بَأْسًا.

(۲۴۷٦۳) حضرت ہشام، حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ خرگوش کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲٤۷٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : الأَرْنَبُ حَلاَلٌ.

(۲۴۷٦۴) حضرت طاؤس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ خرگوش حلال ہے۔

(۲٤۷٦٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي الْوَسِيمِ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَسَنَ بْنَ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الأَرْنَبِ ؟ فَقَالَ : أَعَافُهَا ، وَلاَ أُحَرِّمُهَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۲۴۷۶۵) حضرت ابوالوسیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے خرگوش کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں اس کو ناپسند کرتا ہوں اور اس کو مسلمانوں پر حرام نہیں کرتا۔

(۲٤۷٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيفِي ، قَالَ :أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبَيْنِ قد ذَبَحْتُهُمَا بِمَرْوَةَ ، فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا.

(۲۴۷۶۶) حضرت محمد بن صیفی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ دو خرگوش لے کر حاضر ہوا جنہیں میں نے مقام مروہ میں ذبح کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان دونوں کو کھانے کا حکم فرمایا۔

(۲٤۷٦۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي الأَحْوَصِ.

(۲۴۷۶۷) حضرت محمد بن صفوان، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوالاحوص کی حدیث کی مثل ہی روایت کرتے ہیں۔

(۲) مَنْ كَرِهَ أَكْلَ الأَرْنَبِ

جو لوگ خرگوش کھانے کو ناپسند کرتے ہیں

(۲٤۷٦۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَهَا.

(۲۴۷۶۸) حضرت حکم، حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ خرگوش کھانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲٤۷٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۴۷۶۹) حضرت ابی مکین، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خرگوش (کھانے) کو ناپسند فرمایا۔

(۲٤۷۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو، أَوِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۴۷۷۰) حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابن عمرو یا حضرت ابن عمر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ خرگوش (کھانے) کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲٤۷۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ ، عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ ، قَالَ : قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، جِئْتُكَ لأَسْأَلَكَ عَنْ أَحْنَاشِ الأَرْضِ ، مَا تَقُولُ فِي الأَرْنَبِ ؟ قَالَ :لاَ آكُلُهُ ، وَلاَ أُحَرِّمُهُ ، قُلْتُ :فَإِنِّي آكُلُ مِمَّا لَمْ تُحَرِّمْهُ ، وَلِمَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : أُنْبِئْتُ أَنَّهَا تَدْمَى. (بخاری ۷۰۵۔ ابن ماجه ۳۲۴۵)

(۲۴۷۷۱) حضرت حبان بن جزء، اپنے بھائی حضرت خزیمہ بن جزء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی خدمت میں اس غرض سے حاضر ہوا ہوں تا کہ میں آپ سے زمین کے قابل شکار کیڑے مکوڑوں کے

بارے میں سوال کروں۔ آپ خرگوش کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا۔ جس چیز کو آپ نے حرام قرار نہیں دیا۔ میں اس کو کھاؤں۔ کیوں۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے بتایا گیا ہے کہ خون ڈالتا ہے۔ (اس کو حیض آتا ہے)۔

(۳) فِي أَكْلِ الضَّبُعِ

بجّو کھانے کے بارے میں

(٢٤٧٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ، قَالَ : قِيلَ لاِبْنِ عُمَرَ : إِنَّ سَعْدًا يَأْكُلُ الضِّبَاعَ ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ.

(۲۴۷۷۲) حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بجو کو کھاتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

(٢٤٧٧٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِأَكْلِهَا ، وَقَالَ : هِيَ صَيْدٌ.

(۲۴۷۷۳) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور فرمایا...... یہ تو شکار ہے۔

(٢٤٧٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ نَصْرِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الضَّبُعِ ؟ قَالَ : نَعْجَةٌ مِنَ الْغَنَمِ.

(۲۴۷۷۴) حضرت ابو المنہال نصر بن اوس، اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ بکریوں میں سے ایک بکری ہے۔

(٢٤٧٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَضَبُعٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَبْشٍ.

(۲۴۷۷۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بجو مجھے مینڈھے سے زیادہ محبوب ہے۔

(٢٤٧٧٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَكِّيِّ ، عَنْ مَوْلًى لَهُمْ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : الضَّبُعُ صَيْدٌ فَكُلْهَا ، وَلاَ تَصِدْهَا فِي الْحَرَمِ.

(۲۴۷۷۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بجو شکار ہے۔ پس تم اس کو کھاؤ اور حرم میں اس کا شکار نہ کرو۔

(٢٤٧٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ ، عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ ، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَقُولُ فِي الضَّبُعِ ؟ قَالَ : وَمَنْ يَأْكُلُ الضَّبُعَ ؟.

(۲۴۷۷۷) حضرت حبان بن جزء، اپنے بھائی خزیمہ بن جزء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ بجو کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھلا بجو کون کھاتا ہے؟''

(٢٤٧٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَتِ الْعَرَبُ تَأْكُلُ الضَّبُعَ.

(۲۴۷۷۸) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اہل عرب بجو کھایا کرتے تھے۔

(٢٤٧٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ أَحَدُنَا لأَنْ يُهْدَى إِلَيْهِ الضَّبُعُ الْمُلَوَّنَةُ ، أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدَّجَاجَةِ السَّمِينَةِ.

(۲۴۷۷۹) حضرت ابو سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک کو یہ بات زیادہ محبوب تھی کہ اس کو موٹا بجو ہدیہ کیا جائے بنسبت اس بات کے کہ اس کو موٹی تازی مرغی ہدیہ کردی جائے۔

(٤) فِي الْعَتِيرَةِ وَالْفَرَعَةِ

عتیرہ [1] اور فرعہ [2] کے بارے میں

(٢٤٧٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ فَرَعَةَ ، وَلاَ عَتِيرَةَ. (بخاری ۵۴۷۳۔ مسلم ۱۵۶۴)

(۲۴۷۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔'' فرعہ اور عتیرہ (باقی) نہیں ہیں۔''

(٢٤٧٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ فَرَعَةَ ، وَلاَ عَتِيرَةَ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ : أَمَّا الْفَرَعُ ؛ فَإِنَّهُ أَوَّلُ نِتَاجٍ يُنْتِجُونَهُ مِنْ مَوَاشِيهِمْ يَذْبَحُونَهُ لآلِهَتِهِمْ ، وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ (بخاری ۵۴۷۳۔ مسلم ۳۸)

(۲۴۷۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:'' نہ فرعہ (باقی) ہے اور نہ عتیرہ (باقی) ہے۔

امام زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: فَرَع: یہ وہ بچہ ہے جو لوگوں کے مواشی کے ہاں پہلا پیدا ہوتا تھا جس کو وہ اپنے معبودوں کے لئے ذبح کرتے تھے۔ اور عتیرہ، رجب کے مہینہ میں تھی۔

(٢٤٧٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ، وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَا لاَ يَرَيَانِ الْعَتِيرَةَ.

(۲۴۷۸۲) حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ عتیرہ کو ٹھیک نہیں سمجھتے تھے۔

---

[1] عتیرہ: رجب کے پہلے عشرہ میں ذبح کیا جانے والا ذبیحہ۔

[2] فرعہ: جانور کا پہلا بچہ جس کو لوگ اپنے معبودوں کے لئے ذبح کرتے تھے۔

(٢٤٧٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَتِيرَةِ ؟ قَالَ :تِلْكَ الرَّجَبِيَّةُ ذَبَائِحُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۴۷۸۳) حضرت اسامہ بن زید، حضرت قاسم کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے عتیرہ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: یہ اہل جاہلیت کی قربانیوں میں سے رجب کے مہینہ میں کی جانے والی قربانی ہے۔

(٢٤٧٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْعَتِيرَةِ ؟ فَقَالَ :جِيرَانُك أَفْعَلُ النَّاسِ لَهَا ، قُلْتُ :مَا هِيَ ؟ قَالَ :فِي عَشْرٍ بقينَ مِنْ رَجَبٍ.

(۲۴۷۸۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے عتیرہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ اس کو کرنے والے تمہارے پڑوسی تھے۔ میں نے پوچھا۔ یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا: رجب کے آخری دس دن میں ہوتی تھی۔

(٢٤٧٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْعَتِيرَةُ ذَبَائِحُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۴۷۸۵) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عتیرہ، اہل جاہلیت کے ذبیحوں میں سے ہے۔

(٢٤٧٨٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَنْبَأَنِي أَبُو رَمْلَةَ ، عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ ؛ ذَكَرَ وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ عَلَى كُلِّ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَضْحَى وَعَتِيرَةٌ ، أَتَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ ؟ قَالَ :هِيَ الَّتِي يُسَمِّيهَا النَّاسُ الرَّجَبِيَّةَ. (ابوداؤد ۲۷۸۱۔ ترمذی ۱۵۱۸)

(۲۴۷۸۶) حضرت ابن عون بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابورملہ نے حضرت مخنف بن سلیم کے حوالہ سے بتایا کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عرفہ کے مقام پر وقوف کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! ہر گھر (والوں) پر ہر سال ایک اُضحیہ اور ایک عتیرہ ہے۔'' جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہی قربانی ہے جس کو لوگ رجبی (قربانی) کہتے ہیں۔''

(٢٤٧٨٧) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ يَذْبَحُ فِي كُلِّ رَجَبٍ ، قَالَ مُعَاذٌ :وَرَأَيْتُ عَتِيرَةَ ابْنِ عَوْنٍ.

(۲۴۷۸۷) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ہر رجب میں ذبح کی جاتی تھی۔ حضرت معاذ کہتے ہیں۔ اور میں نے حضرت ابن عون کی عتیرہ دیکھی ہے۔

(٢٤٧٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ ؟ قَالَ :الْفَرَعُ حَقٌّ ، وَلأَنْ تَتْرُكَهُ حَتَّى يَكُونَ شُغْزُبًا ابْنَ مَخَاضٍ ، أَوِ ابْنَ لَبُونٍ ، فَتَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ تُعْطِيَهُ أَرْمَلَةً ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ تُلْصِقُ لَحْمَهُ بِوَبَرِهِ ، وَتُكْفِءُ إِنَائَك ، وَتُوَلِّهُ نَاقَتَك.

وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَتِيرَةِ ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَ بَعْضُ الْقَوْمِ عُمَرَ عَنِ الْعَتِيرَةِ ؟ فَقَالَ : كُنَّا نُسَمِّيهَا الرَّجَبِيَّةَ ، وَيَذْبَحُ أَهْلُ الْبَيْتِ الشَّاةَ فِي رَجَب فَيَأْكُلُونَهَا. (ابو داؤد ۲۸۳۵۔ حاکم ۲۳۶)

(۲۴۷۸۸) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے فَرَع کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''فَرَع حق ہے۔ اور یہ کہ تم اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ بچہ دو سال کا یا تین سال کا بڑا ہو جائے پھر تو اس پر راہِ خدا میں بوجھ برداری کرے یا تو اس کو کسی رنڈے کو دے دے یہ اس سے بہتر ہے کہ تو اس کو ذبح کرے اور اس کا گوشت اس کے بالوں سے ملا دے اور تو ہانڈی کو انڈیل دے اور اپنی اونٹنی کو پاگل بنا دے اور سائل نے آپ ﷺ سے عتیرہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے سکوت فرمایا، ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم نے اس کا نام رجبیہ رکھا ہوا تھا۔ کوئی بھی اہل خانہ ایک بکری ماہِ رجب میں ذبح کرتے تھے اور اس کو کھا لیتے تھے۔

(٢٤٧٨٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا قَالَتْ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَرَعِ فِي كُلِّ خَمْسٍ شِيَاهٍ شَاةٌ. (ابو داؤد ۲۸۲۶۔ عبدالرزاق ۷۹۹۷)

(۲۴۷۸۹) حضرت حفصہ بنت عبد الرحمان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہر پانچ بکریوں میں ایک بکری کے فرع کا حکم دیا۔

(٢٤٧٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، وَابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ ؟ فَقَالَ : فَرِّعُوا إِنْ شِئْتُمْ ، وَأَنْ تُغَذُّوهُ حَتَّى يَبْلُغَ فَتَحْمِلُوا عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ تَصِلُوا بِهِ قَرَابَةً ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحُوا ، يَخْتَلِطُ لَحْمُهُ بِشَعْرِهِ.

(۲۴۷۹۰) حضرت ابراہیم بن میسرہ اور حضرت طاؤس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سے فرع کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم چاہو تو پہلے بچہ کو ذبح کر دو۔ اور اگر تم اس کو تب تک پالو جب تک کہ وہ بڑا ہو جائے پھر تم اس پر راہِ خدا میں بوجھ برداری کر دو یا اس کے ذریعے صلہ رحمی کر دو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم اس کو اس طرح سے ذبح کر دو کہ اس کا گوشت اس کے بالوں سے مخلوط ہو جائے۔

(٢٤٧٩١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ وَكِيعٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ ، وَهُوَ لَقِيطُ بْنُ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا كُنَّا نَذْبَحُ فِي رَجَبٍ ذَبَائِحَ فَنَأْكُلُ مِنْهَا ، وَنُطْعِمُ مَنْ جَائَنَا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ . قَالَ : فَقَالَ وَكِيعٌ : لاَ أَدَعُهَا أَبَدًا.

(احمد ۱۳۔ دارمی ۱۹۶۵)

(۲۴۷۹۱) حضرت وکیع عقیلی، اپنے چچا حضرت ابو رزین سے ...... جس کا نام حضرت لقیط بن عامر ہے ...... روایت کرتے ہیں کہ

انہوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ ماہِ رجب میں کچھ جانور ذبح کرتے تھے جن کو ہم خود بھی کھاتے تھے اور جو لوگ ہمارے پاس آتے تھے ہم ان کو بھی کھلاتے تھے؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔'' راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت وکیع نے کہا۔ میں تو اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

(۵) مَا قَالُوا فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانے کے بارے میں جو اقوال ہیں

(۲٤۷۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَتْ :نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ ، أَوْ أَصَبْنَا مِنْ لَحْمِهِ.

(بخاری ۵۵۱۰۔ مسلم ۳۴۵)

(۲۴۷۹۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک گھوڑا نحر کیا۔ پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا۔ یا کہا..... ہمیں اس کا گوشت ملا۔

(۲٤۷۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :أَكَلْنَا لُحُومَ الْخَيْلِ يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَلُحُومَ الْحُمُرِ الْوَحْشِيَّةِ. (مسلم ۱۵۴۱۔ ابن ماجه ۳۱۹۱)

(۲۴۷۹۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے خیبر کے دن گھوڑوں اور وحشی گدھوں کا گوشت کھایا تھا۔

(۲٤۷۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ. (ترمذی ۱۷۹۳۔ نسائی ۴۸۴۰)

(۲۴۷۹۴) حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور آپ ﷺ نے ہمیں گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

(۲٤۷۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ الْخَيْلِ فِي مَغَازِيهِمْ.

(۲۴۷۹۵) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم، اپنے جہادی اسفار میں گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

(۲٤۷۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :نَحَرَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ فَرَسًا فَقَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ.

(۲۴۷۹۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کے ساتھیوں نے ایک گھوڑا ذبح کیا۔ پھر اس کو آپس میں

تقسیم کرلیا۔

(۲٤۷۹۷) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَأْكُلُونَ لُحُومَ الْخَيْلِ.

(۲۴۷۹۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھی، گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

(۲٤۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ الأَسْوَدَ أَكَلَ لَحْمَ فَرَسٍ.

(۲۴۷۹۸) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہ حضرت اسود نے گھوڑے کا گوشت کھایا۔

(۲٤۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا أَكَلَ لَحْمَ فَرَسٍ.

(۲۴۷۹۹) حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت شریح نے گھوڑے کا گوشت کھایا۔

(۲٤۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا.

(۲۴۸۰۰) حضرت ابن عون سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ؒ سے گھوڑوں کے گوشت کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(۲٤۸۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۲۴۸۰۱) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَدْرَكْتُهُمْ يَقْتَسِمُونَ لُحُومَ الْخَيْلِ.

(۲۴۸۰۲) حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسلاف کو گھوڑوں کے گوشت کو تقسیم کرتے پایا ہے۔

(۲٤۸۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ أَكْلِ الْفَرَسِ ؟ وَقَالَ وَكِيعٌ : عَنْ أَكْلِ الْخَيْلِ ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ﴾ الآيَةَ ، قَالَ : فَكَرِهَهَا.

(۲۴۸۰۳) حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس ؓ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ ؓ سے گھوڑا کھانے کے بارے میں سوال کیا؟ حضرت وکیع کہتے ہیں۔ خچر کھانے کے بارے میں سوال کیا تھا۔ تو آپ ؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ﴿وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ﴾ الایة

راوی کہتے ہیں۔ پس آپ ؓ نے اس کو ناپسند سمجھا۔

(۲٤۸۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِلَحْمِ الْفَرَسِ.

(۲۴۸۰۴) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ گھوڑے کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٦) مَا قَالُوا فِي لُحُومِ الْبِغَالِ

خچروں کے گوشت کے بارے میں اقوال

(٢٤٨٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَكْرَهُ لُحُومَ الْخَيْلِ ، وَالْبِغَالِ ، وَالْحَمِيرِ ، وَكَانَ يَقُولُ : قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ : ﴿وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾ فَهَذِهِ لِلأَكْلِ ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا﴾ فَهَذِهِ لِلرُّكُوبِ.

(۲۴۸۰۵) حضرت نافع بن عقبہ کے مولیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے گوشت کو ناپسند کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾ پس یہ کھانے کے لئے ہیں اور ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا﴾ یہ سواری کے لئے ہیں۔

(٢٤٨٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ ، فَأَمَّا الْبِغَالُ فَلاَ. (بیهقی ۳۲۷۔ ابن جریر ۸۳)

(۲۴۸۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم گھوڑوں کا گوشت تو کھایا کرتے تھے لیکن خچروں کا نہیں کھاتے تھے۔

(٢٤٨٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ لَحْمَ الْبَغْلِ.

(۲۴۸۰۷) حضرت زبیر بن عدی، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ خچروں کے گوشت کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٨٠٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ ؟ فَقَالَ : ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا﴾ ، كَأَنَّهُ كَرِهَ لُحُومَهَا.

(۲۴۸۰۸) حضرت حکم، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے گھوڑے کے گوشت کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا﴾
گویا کہ آپ رحمہ اللہ نے ان کے گوشت کو ناپسند کیا۔

(٢٤٨٠٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِأَكْلِ لَحْمِ الْبَغْلِ.

(۲۴۸۰۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خچر کے گوشت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

پالتو گدھوں کے بارے میں

(٢٤٨١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ضَمْرَةَ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلِيطٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَلِيطٍ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا ، قَالَ :لَقَدْ أَتَانَا نَهْيُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ وَنَحْنُ بِخَيْبَرَ ، وَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَفُورُ بِهَا ، فَكَفَأْنَاهَا عَلَى وُجُوهِهَا.

(طبرانی ۵۸۰۔ احمد ۳/ ۴۱۹)

(۲۴۸۱۰) حضرت عبداللہ بن ابی سلیط ، اپنے والد حضرت ابو سلیط ...... جو کہ بدری صحابی ہیں ...... سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ کی گدھوں کے گوشت کے بارے میں نہی ہمارے پاس پہنچی جبکہ ہم مقام خیبر میں تھے۔ اور ہانڈیاں گدھوں کے گوشت کے ساتھ اُبل رہی تھیں۔ پس ہم نے ان ہانڈیوں کو اوندھے منہ گرا دیا۔

(٢٤٨١١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

(۲۴۸۱۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

(٢٤٨١٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ.

(۲۴۸۱۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

(٢٤٨١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِمَا ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لابْنِ عَبَّاسٍ :أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ.

(۲۴۸۱۳) حضرت محمد رحمہ اللہ کے دو بیٹے۔ حضرت عبداللہ اور حضرت حسن، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کیا آپ کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٨١٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَ خَيْبَرَ جُوعٌ شَدِيدٌ ، فَأَصَابُوا حُمُرًا أَهْلِيَّةً ، فَطَبَخُوا مِنْهَا ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ.

(بخاری ۴۲۲۲۔ مسلم ۲۹)

(۲۴۸۱۴) حضرت براء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن لوگوں کو شدید بھوک لگی پس انہیں پالتو گدھے ملے اور انہوں

نے ان کو پکانا شروع کیا۔ لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے ہانڈیوں کے بارے میں حکم دیا۔ پس انہیں انڈیل دیا گیا۔

(٢٤٨١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ. (بخاری ۴۲۱۸۔ مسلم ۲۴)

(۲۴۸۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا تھا۔

(٢٤٨١٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ أَشْيَاءَ ، حَتَّى ذَكَرَ الْحُمُرَ الإِنْسِيَّةَ.

(ابو داؤد ۴۵۹۴۔ ترمذی ۲۶۶۴)

(۲۴۸۱۶) حضرت مقدام بن معد یکرب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چند اشیاء کو حرام کیا یہاں تک کہ آپ نے پالتو گدھوں کا بھی ذکر فرمایا۔

(٢٤٨١٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ ذَبَحَ النَّاسُ الْحُمُرَ ، فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادَى ، إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ ، فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ.

(مسلم ۳۴۔ احمد ۳/ ۱۱۱)

(۲۴۸۱۷) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب غزوہ خیبر کا دن تھا۔ لوگوں نے گدھوں کو ذبح کیا۔ پس ہانڈیوں میں گوشت اُبلنے لگا تو آپ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ کو حکم دیا پس انہوں نے آواز دی، بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے تمہیں پالتو گدھوں سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ نجس ہیں۔ چنانچہ ہانڈیوں کو انڈیل دیا گیا۔

(٢٤٨١٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الأَهْلِيِّ.

(۲۴۸۱۸) حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھے کے کھانے سے منع کیا۔

(٢٤٨١٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ ؟ فَقَالَ : أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ أَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْمَدِينَةِ ، فَنَحَرْنَاهَا ، وَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي ، إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنْ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ ، وَلاَ تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا ، فَقُلْتُ : حَرَّمَهَا تَحْرِيمَ مَاذَا ؟ فَقَالَ : تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا ، فَقُلْنَا : حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ ، وَحَرَّمَهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ. (بخاری ۴۲۲۰۔ مسلم ۱۵۳۸)

(۲۴۸۱۹) حضرت شیبانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پالتو گدھوں کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہمیں خیبر کے دن سخت بھوک لگی۔ اور ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہمیں لوگوں کے شہر سے باہر نکلے ہوئے گدھے مل گئے۔ پس ہم نے انہیں ذبح کر دیا۔ ہماری ہانڈیاں اس وقت اُبل رہی تھیں کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ کے منادی نے ندا لگا دی۔ ہانڈیاں الٹ دو۔ اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ بھی نہ کھاؤ۔ پس ہم نے پوچھا۔ آپ ﷺ نے انہیں کیا حرام قرار دیا تھا؟ راوی کہتے ہیں۔ ہم باہم بات کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ ﷺ نے اس کو ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا ہے۔ اور آپ ﷺ نے ان کو اس لیے حرام قرار دیا کہ یہ خمس میں نہیں دیے جاتے۔

(۲٤۸۲۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ الْحِمَارَ الإِنْسِيَّ. (ترمذی ۱۷۹۵۔ احمد ۲/ ۳٦٦)

(۲۴۸۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے (جنگ) خیبر کے دن پالتو گدھوں کو حرام قرار فرمایا۔

(۲٤۸۲۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَدَّاكِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ مَرَّ بِالْقُدُورِ وَهِيَ تَغْلِي فَقَالَ لَنَا : مَا هَذِهِ الْحُمُرُ ، أَهْلِيَّةٌ ، أَمْ وَحْشِيَّةٌ ؟ فَقُلْنَا : لاَ ، بَلْ أَهْلِيَّةٌ ، قَالَ : فَأَكْفِئُوهَا ، قَالَ : فَأَكْفَأْنَاهَا ، وَإِنَّا لَجِيَاعٌ نَشْتَهِيهِ. (ابو یعلی ۱۱۷۸)

(۲۴۸۲۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کچھ ہانڈیوں کے پاس سے گزرے جو کہ اُبل رہی تھیں۔ تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: "یہ کون سے گدھے ہیں: پالتو یا وحشی؟" ہم نے کہا۔ نہیں یہ تو پالتو گدھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا" پھر تم ان ہانڈیوں کو اُلٹ دو۔" راوی کہتے ہیں۔ پس ہم نے ان کو اُلٹ دیا۔ حالانکہ ہم سخت بھوک میں تھے۔ اور ہمیں اس کھانے کی چاہت بھی تھی۔

(۲٤۸۲۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لُحُومُهَا وَأَلْبَانُهَا حَرَام.

(۲۴۸۲۲) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان گدھوں کا گوشت اور ان کا دودھ حرام ہے۔

(۸) مَنْ قَالَ تُؤْكَلُ الْحُمُرُ الأَهْلِيَّةُ

جو لوگ کہتے ہیں پالتو گدھے کھائے جائیں گے

(۲٤۸۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الظَّفَرِيِّ ، عَنْ سَلْمَى بِنْتِ نَصْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مُرَّةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ جَلَّ مَالِي الْحُمُرُ ، أَفَأُصِيبُ مِنْهَا ؟ قَالَ : أَلَيْسَ تَرْعَى الْفَلاَةَ ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ :

فَأَصِبْ مِنْهَا. (مسند ٦٥٦)

(۲۴۸۲۳) بنو مرہ کے ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرا زیادہ تر مال (مویشی) گدھوں پر مشتمل ہے۔ کیا میں ان میں سے کھا سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: 'کیا وہ جنگل میں نہیں چرتے اور کیا وہ درخت نہیں کھاتے؟'' میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان میں سے کھالو۔

(٢٤٨٢٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ ذيخ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَصَابَتْنَا سَنَةٌ ، وَسَمِينُ مَالِي فِي الْحُمُرِ ، فَقَالَ : كُلْ مِنْ سَمِينِ مَالِكَ ، فَإِنَّمَا قَذِرْتُهَا مِنْ جَوَالِّ الْقَرْيَةِ.

(ابو داؤد ٣٨٠٣- طبرانی ٦٧٠)

(۲۴۸۲۴) حضرت غالب بن ذیخ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں قحط سالی نے آلیا ہے۔ اور میرا صحت مند مال مویشی گدھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے صحت مند مال مویشی میں سے کھاؤ۔ میں نے انہیں آوارہ اور گندخوری کی وجہ سے ناپسند کیا تھا۔''

(٢٤٨٢٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : إِنَّمَا كُرِهَتْ إِبْقَاءً عَلَى الظَّهْرِ ، يَعْنِي لُحُومَ الْحُمُرِ.

(۲۴۸۲۵) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ گدھوں کے گوشت کو بار برداری کی ضرورت کے لیے مکروہ قرار دیا گیا۔

(٢٤٨٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ مُزَيْنَةَ الظَّاهِرَةِ ، قَالَ : قَالَ غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قُلْتُ : لَمْ يَبْقَ مِنْ مَالِي إِلاَّ أُحَيْمِرَةٌ ؟ قَالَ : أَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ مَالِكَ ، قَالَ : إِنَّمَا كَرِهْتُ لَكُمْ جَوَالَّ الْقَرْيَةِ.

(۲۴۸۲۶) مزینہ ظاہرہ کے کچھ لوگ روایت کرتے ہیں کہ حضرت غالب بن ابجر نے بتایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ میں نے کہا۔ میرے مال میں سے صرف گدھے باقی رہ گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کو اپنے مال کا موٹا حصہ کھلاؤ'' اور فرمایا: ''میں تو تمہارے لئے صرف گندخور آوارہ کو ناپسند کرتا ہوں۔''

(٩) مَا قَالُوا فِي أَكْلِ الضَّبِّ

گوہ کھانے کے بارے میں جو اقوال ہیں

(٢٤٨٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصَبْنَا ضِبَابًا ، فَكَانَتِ الْقُدُورُ تَغْلِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا هَذَا ؟ فَقُلْنَا :ضِبَابٌ أَصَبْنَاهَا ، قَالَ :إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ ، وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَكُونَ هَذِهِ ، قَالَ :فَأَكْفَأْنَاهَا وَإِنَّا لَجِيَاعٌ. (احمد ۴/ ۱۹۶۔ ابویعلی ۹۳۱)

(۲۴۸۲۷) حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھا۔ ہمیں کچھ گوہ ملیں۔ چنانچہ ہانڈیاں (گوہ کے ساتھ) اُبلنے لگیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا۔ ''یہ کیا ہے؟'' ہم نے جواب دیا۔ ہمیں کچھ گوہ مل گئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''بنی اسرائیل کے کچھ لوگ مسخ کر دیئے گئے تھے۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ وہی نہ ہو۔'' راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ہانڈیوں کو اُلٹوا دیا جبکہ ہم سخت بھوکے تھے۔

(۲٤۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ :لاَ آكُلُهُ، وَلاَ أُحَرِّمُهُ. (مسلم ۱۵۴۲۔ احمد ۲/ ۱۳)

(۲۴۸۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا گوہ کے بارے میں جبکہ آپ ﷺ منبر پر تھے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں گوہ کو کھاتا ہوں اور نہ حرام کہتا ہوں۔''

(۲٤۸۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ. جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّا بِأَرْضٍ مُضِبَّةٍ ، فَمَا تَأْمُرُنِي ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ ، وَلاَ أَدْرِي فِي أَيِّ الدَّوَابِّ هِيَ ، فَلَمْ يَأْمُرْ ، وَلَمْ يَنْهَ. (مسلم ۵۰۔ ابن ماجہ ۳۲۴۰)

(۲۴۸۲۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ ہم لوگ ایسی زمین میں رہائش پذیر ہیں جہاں گوہ بہت زیادہ ہیں۔ پس آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ جانوروں کی طرف مسخ کئے گئے تھے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کن جانوروں کی طرف مسخ ہوئے تھے۔'' پس آپ ﷺ نے اس کو نہ کھانے کا حکم دیا اور نہ اس کو گوہ سے منع فرمایا۔

(۲٤۸۳۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ، قَالَ :أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ ، فَقَالَ :أُمَّةٌ مُسِخَتْ ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

(احمد ۴/ ۲۲۰۔ طیالسی ۱۲۲۰)

(۲۴۸۳۰) حضرت ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گوہ لائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک قوم مسخ ہوئی تھی۔'' واللہ اعلم۔''

(۲٤۸۳۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبٌّ ، فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ ، قَالَتْ :فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلاَ أُطْعِمُهُ

السُّؤَّالَ ؟ قَالَ :لَا تُطْعِمِي السُّؤَّالَ إِلَّا مِمَّا تَأْكُلِينَ. (احمد ٦/ ١٠٥)

(۲۴۸۳۱) حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو گوہ ہدیہ کی گئی لیکن آپ ﷺ نے اس میں سے نہ کھایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا میں یہ مانگنے والوں کو نہ کھلا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم مانگنے والوں کو بھی وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتی ہو۔''

(٢٤٨٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ :أُهْدِيَ لَنَا ضَبٌّ فَصَنَعْتُهُ ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَجُلاَنِ مِنْ قَوْمِهَا ، فَأَتْحَفَتْهُمَا بِهِ ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَأْكُلاَنِ ، فَوَضَعَ يَدَهُ ، ثُمَّ رَفَعَهَا ، فَطَرَحَا مَا فِي أَيْدِيهِمَا ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كُلاَ ، فَإِنَّكُمَا أَهْلُ نَجْدٍ تَأْكُلُونَهَا ، وَإِنَّا أَهْلُ الْمَدِينَةِ نَعَافُهَا.

(ابو یعلی ۷۰۴۸)

(۲۴۸۳۲) جناب نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمیں ہدیہ میں ایک گوہ دی گئی۔ میں نے اس کو تیار کیا۔ پھر حضرت میمونہ کے پاس ان کی قوم کے دو افراد آئے تو حضرت میمونہ نے یہ گوہ ان کو تحفۃً پیش کر دی۔ اس دوران جناب رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے جبکہ یہ دونوں حضرات (اس کو) کھا رہے تھے۔ پس آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک رکھا پھر اس کو اُٹھا لیا۔ اس پر ان دونوں کے ہاتھ میں جو لقمہ تھا اس کو انہوں نے نیچے رکھ دیا۔ جناب نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: ''تم کھاؤ۔ کیونکہ تم دونوں اہل نجد ہو۔ تم اس کو کھاتے ہو۔ لیکن ہم اہل مدینہ ہیں۔ ہمیں اس سے گھن آتی ہے۔''

(٢٤٨٣٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ :أَتَى نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ يَخْطُبُ ، فَقَطَعَ عَلَيْهِ خُطْبَتَهُ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ تَقُولُ فِي الضَّبِّ ؟ قَالَ :إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ ، فَلاَ أَدْرِي أَيَّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ. (طبرانی ۲۲۲۴)

(۲۴۸۳۳) حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا۔ جب آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس نے آپ کے خطبہ کو کاٹ کر پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ گوہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ کر دیا گیا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون سے جانور کی طرف مسخ ہوا ہے۔''

(٢٤٨٣٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ :دَعَانَا عَرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ ، فَقَرَّبَ إِلَيْنَا ثَلاَثَةَ عَشَرَ ضَبًّا ، فَآكِلٌ وَتَارِكٌ ، فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ فَأَخْبَرْته ، فَأَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ آكُلُهُ ، وَلاَ أَنْهَى عَنْهُ ، وَلاَ أُحِلُّهُ ، وَلاَ أُحَرِّمُهُ ، فَقَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ :فَبِئْسَ مَا قُلْتُمْ ، إِنَّمَا بُعِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحِلًّا وَمُحَرِّمًا ، بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ، وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، وَامْرَأَةٌ أُخْرَى ، إِذْ قُرِّبَ إِلَيْهِ خِوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ ، فَلَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ ، قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ :إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ ، فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ :إِنَّ هَذَا اللَّحْمَ لَمْ آكُلْهُ قَطُّ ، وَقَالَ لَهُمْ: كُلُوا، فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَالْمَرْأَةُ، وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ:لَا آكُلُ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.(مسلم ۱۵۴۵۔ احمد ۱/ ۲۹۴)

(۲۴۸۳۴) حضرت یزید بن اصم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مدینہ میں ایک ولیمہ میں دعوت تھی۔ ہمیں تیرہ عدد گوہ پیش کی گئیں۔ پس کچھ لوگوں نے کھالیں اور کچھ نے نہ کھائیں۔ پھر میں اگلے دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور میں نے انہیں یہ بات بتائی۔ بہت سے لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے گرد تھے ان میں سے کچھ نے کہا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں، میں اس کو حلال کرتا ہوں اور نہ ہی اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔'' اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بُری گفتگو کی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو بعثت ہی حلال اور حرام کرنے والے کے طور پر ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت فضل بن عباس، حضرت خالد بن ولید اور ایک دوسری عورت بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دسترخوان بڑھایا گیا جس پر گوشت تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو) کھانے کا ارادہ کیا تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ یہ گوہ کا گوشت ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ روک لیا اور فرمایا۔ ''میں یہ گوشت کبھی نہیں کھاؤں گا''۔ اور لوگوں سے کہا۔ ''تم کھاؤ'' چنانچہ حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید اور اس عورت نے (اس کو) کھایا۔ اور حضرت میمونہ نے فرمایا: میں تو اس چیز کو کھاؤں گی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں گے۔

(۲٤۸۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ، قَالَ .أُهْدِيَ لِشَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ضَبٌّ مَشْوِيٌّ، فَأَكَلْتُ مِنْهُ.

(۲۴۸۳۵) حضرت زبرقان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت شقیق بن سلمہ کو بھنی ہوئی گوہ ہدیہ کی گئی اور میں نے بھی اس میں سے کھایا۔

(۲٤۸۳٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرَجًا . فَأَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ ضِبَابٌ ، فَأَهْدَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ : مُسِخَ سِبْطٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ دَوَابَّ فِي الأَرْضِ ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ.

(۲۴۸۳۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر پر نکلے۔ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سخت بھوک نے آلیا۔ پس ایک صاحب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے پاس بہت سی گوہ تھیں۔ انہوں نے وہ گوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''بنو اسرائیل کا ایک طبقہ زمین کے جانوروں میں مسخ

ہو گیا تھا' چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو نہ خود کھایا اور نہ آپ ﷺ نے ان سے منع کیا۔

(٢٤٨٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ رِيحَ ضَبٍّ فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي أَكْلِهِ.

(۲۴۸۳۷) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے گوہ کی بو محسوس کی تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔

(٢٤٨٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى رَجُلاً حَسَنَ الْجِسْمِ ، فَسَأَلَهُ أَوْ أَخْبَرَهُ ، فَقَالَ :مِنْ أَكْلَ الضِّبَابَ ، فَقَالَ عُمَرُ :وَدِدْتُ أَنَّ فِي كُلِّ جُحْرٍ ضَبٍّ ضَبَّيْنِ.

(۲۴۸۳۸) حضرت زیاد بن علاقہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت جسم والے شخص کو دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پوچھا یا اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا۔ کہا۔ یہ جسامت گوہ کی وجہ سے ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ ہر گوہ کے سوراخ میں دو گوہ ہوں۔

(٢٤٨٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ ؟ فَقَالَ :لاَ آكُلُهُ ، وَلاَ أُحَرِّمُهُ. (عبدالرزاق ٨٦٧٣)

(۲۴۸۳۹) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سے گوہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ میں اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔''

(٢٤٨٤٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُدُ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنَّ اللَّهَ لَيَنْفَعُ بِالضَّبِّ ، فَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ ، وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعِمْتُ مِنْهُ.

(۲۴۸۴۰) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ گوہ کے ذریعہ نفع دیتے ہیں۔ یہ عام چرواہوں کا کھانا ہے۔ اور اگر یہ میرے پاس دستیاب ہوتی تو میں بھی اس کو کھاتا۔

(٢٤٨٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَعْبَدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى رَجُلاً مِنْ مُحَارِبٍ سَمِيناً فِي عَامِ سَنَةٍ ، فَقَالَ :مَا طَعَامُكَ ؟ قَالَ :الضِّبَابُ ، قَالَ :وَدِدْتُ أَنَّ فِي كُلِّ جُحْرٍ ضَبٍّ ضَبَّيْنِ.

(۲۴۸۴۱) حضرت سعد بن معبد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قحط کے سال محارب قبیلہ کے ایک موٹے آدمی کو دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارا کھانا کیا ہے؟ اس نے بتایا۔ گوہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ گوہ کے ہر سوراخ میں دو گوہ ہوں۔

(٢٤٨٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :ضَبٌّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ دَجَاجَةٍ.

(۲۴۸۴۲) حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے گوہ، مرغی سے زیادہ محبوب ہے۔

(٢٤٨٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ ؟ فَقَالَ : حَلاَلٌ لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَلَكِنِّي أَعَافُهُ.

(۲۴۸۴۳) حضرت شعبی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے گوہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ حلال ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن مجھے اس سے گھن آتی ہے۔''

(٢٤٨٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الضَّبِّ ؟ فَقَالَ : لَسْت بِآكِلِهِ ، وَلاَ زَاجِرٍ عَنْهُ.

(۲۴۸۴۴) حضرت ابو المنہال، اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے گوہ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ ہی اس سے روکتا ہوں۔

(٢٤٨٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ رِيحَ ضَبٍّ ، فَقَالَ : إِنِّي ، أَوْ إِنَّا مِنْ قَوْمٍ لاَ نَأْكُلُهُ ، وَرَخَّصَ لَهُمْ فِي أَكْلِهِ.

(۲۴۸۴۵) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے گوہ کی بُو محسوس کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں'' یا فرمایا ''ہم اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں جو اس کو نہیں کھاتی۔'' اور آپ ﷺ نے لوگوں کو اس کی اجازت عنایت فرمادی۔

(٢٤٨٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَرِيبٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الضَّبَّ.

(۲۴۸۴۶) حضرت حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گوہ کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٨٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ عَنِ الضَّبِّ ؟ فَقَالَ : إِنْ أَعْجَبَكَ فَكُلْهُ.

(۲۴۸۴۷) حضرت عبد الاعلیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ سے سوال کیا گوہ کے بارے میں؟ تو انہوں نے فرمایا۔ اگر وہ تمہیں پسند ہے تو تم اس کو کھالو۔

(٢٤٨٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ ، قَالَ : قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ وَنَحْنُ أُنَاسٌ سِمَانٌ حَسَنَةٌ هَيْئَتُنَا ، قَالَ : فَقَالَ : مَا طَعَامُكُمْ ؟ قُلْنَا : الضِّبَابُ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : وَتُجْزِيكُمْ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، فَقَالَ : وَدِدْت أَنَّ مَعَ كُلِّ ضَبٍّ مِثْلَهُ.

(۲۴۸۴۸) حضرت عصمہ بن ربعی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم کچھ لوگ تھے جن کی حالت بہت اچھی تھی۔ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ تمہاری خوراک کیا ہے؟ ہم نے کہا: گوہ۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہیں کفایت کر جاتی ہے۔ ہم نے کہا: جی ہاں! اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ ہر ایک گوہ کے ساتھ اس کا مثل (ایک اور گوہ) ہو۔

(۱۰) فِي أَكْلِ الطِّحَالِ
تلی کھانے کے بارے میں

(٢٤٨٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ : آكُلُ الطِّحَالَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنَّمَا حُرِّمَ الدَّمُ الْمَسْفُوحُ.

(۲۴۸۴۹) حضرت عکرمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ کیا میں تلی کھالوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے تو صرف بہتے ہوئے خون کو حرام کیا ہے۔

(٢٤٨٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، قَالَ : إِنِّي آكُلُ الطِّحَالَ وَمَا يُعْجِبُنِي ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُحَرِّمَهُ.

(۲۴۸۵۰) حضرت ابو میسرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں تلی کو کھاتا ہوں اور وہ مجھے پسند نہیں ہے۔ لیکن میں اس بات کو بھی ناپسند کرتا ہوں کہ میں اس کو حرام قرار دوں۔

(٢٤٨٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالطِّحَالِ بَأْسًا.

(۲۴۸۵۱) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ تلی کے (کھانے میں) کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٤٨٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ، وَوَكِيعٌ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْجِرِّي، وَالطِّحَالِ ، قَالَ وَكِيعٌ : وَأَشْيَاءَ مِمَّا يُكْرَهُ ؟ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾.

(۲۴۸۵۲) حضرت منذر، حضرت محمد بن الحنفیہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے جب تلی اور بام مچھلی کے بارے میں...... اور حضرت وکیع کہتے ہیں اور ان چیزوں کے بارے میں جن کو ناپسند کیا جاتا ہے...... سوال کیا جاتا تو آپ رحمہ اللہ یہ آیت تلاوت کرتے۔ ﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾.

(٢٤٨٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالطِّحَالِ.

(۲۴۸۵۳) حضرت منصور یا کوئی اور حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں تلی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٨٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَأْكُلُ الْجِرِّيثَ وَالطِّحَالَ.

(۲۴۸۵۴) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی اور تلی کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٨٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: الطِّحَالُ لُقْمَةُ الشَّيْطَانِ.

(۲۴۸۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تلی، شیطان کا لقمہ ہے۔

(۱۱) مَا قَالُوا فِيمَا يُؤْكَلُ مِن طَعَامِ الْمَجُوسِ

مجوس کے کھانے سے کھانے کے بارے میں اقوال

(۲٤٨٥٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ لَنَا أَظْآرًا مِنَ الْمَجُوسِ، وَإِنَّهُ يَكُونُ لَهُمُ الْعِيدُ فَيُهْدُونَ لَنَا ؟ فَقَالَتْ: أَمَّا مَا ذُبِحَ لِذَلِكَ الْيَوْمِ فَلاَ تَأْكُلُوا، وَلَكِنْ كُلُوا مِنْ أَشْجَارِهِمْ.

(۲۴۸۵۶) حضرت قابوس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ اس نے کہا۔ ہماری کچھ مجوسی دائیاں ہیں۔ اور جب ان کی عید ہوتی ہے تو وہ ہمیں ہدیہ دیتے ہیں؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں۔ اس دن کے لیے کچھ ذبح کیا جائے۔ تم اس کو تو نہ کھاؤ لیکن تم ان کے درختوں سے کھا سکتے ہو۔

(۲٤٨٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهُ سُكَّانٌ مَجُوسٌ، فَكَانُوا يُهْدُونَ لَهُ فِي النَّيْرُوزِ وَالْمِهْرَجَانِ، فَكَانَ يَقُولُ لأَهْلِهِ: مَا كَانَ مِنْ فَاكِهَةٍ فَكُلُوهُ، وَمَا كَانَ مِنْ غَيْرِ ذَلِكَ فَرُدُّوهُ.

(۲۴۸۵۷) حضرت ابو برزہ سے روایت ہے کہ کچھ مجوسی ان کے ہاں رہائش پذیر تھے۔ اور وہ مجوسی، حضرت ابو برزہ کو نیروز اور مہرجان کے موقع پر ہدیہ پیش کیا کرتے تھے۔ پس ابو برزہ اپنے اہل خانہ سے کہا کرتے تھے۔ جو چیز میوہ جات کے قبیل سے ہو تم اس کو کھالیا کرو اور جو چیز اس کے علاوہ ہو تم اس کو واپس کر دیا کرو۔

(۲٤٨٥٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، وَإِبْرَاهِيمَ، قَالاَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُسْلِمُونَ أَصَابُوا مِنْ أَطْعِمَةِ الْمَجُوسِ ؛ مِنْ جُبْنِهِمْ وَمِنْ خُبْزِهِمْ، فَأَكَلُوا وَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۴۸۵۸) حضرت ابو وائل اور حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ جب مسلمان لوگ آئے تو انہیں مجوسیوں کے کھانے میں سے، ان کی پنیر اور ان کی روٹیاں ملیں۔ پس ان لوگوں نے اسی کو کھالیا اور ان میں سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا۔

(۲٤٨٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِمَّا طَبَخَ الْمَجُوسُ فِي قُدُورِهِمْ، وَلَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْ طَعَامِهِمْ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ ؛ خُبْزًا، أَوْ سَمْنًا، أَوْ كَامِخًا، أَوْ شِيرَازًا، أَوْ لَبَنًا.

(۲۴۸۵۹) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ مجوسی لوگ، اپنی ہانڈیوں میں جو کھانا پکائیں۔ اس میں سے کھایا جائے۔ اور وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ ان کے کھانوں میں مندرجہ ذیل اشیاء کے علاوہ کچھ کھایا جائے۔ روٹی، گھی، چٹنی، پانی نکالا دودھ، یا دودھ۔

(۲٤٨٦٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِخُبْزِ الْمَجُوسِ.

(۲۴۸۶۰) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجوسیوں کی روٹی میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٤٨٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلْ مِنْ طَعَامِ الْمَجُوسِ إِلاَّ الْفَاكِهَةَ.

(۲۴۸۶۱) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تم مجوسیوں کے کھانے میں سے میوہ جات کے علاوہ کچھ نہ کھاؤ۔

(٢٤٨٦٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ لَنَا فَلَقِينَا أُنَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَأَجْهَضْنَاهُمْ عَنْ مَلَّةٍ لَهُمْ ، فَوَقَعْنَا فِيهَا فَجَعَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا ، وَكُنَّا نَسْمَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنَّهُ مَنْ أَكَلَ الْخُبْزَ سَمِنَ ، فَلَمَّا أَكَلْنَا تِلْكَ الْخُبْزَةَ جَعَلَ أَحَدُنَا يَنْظُرُ فِي عِطْفَيْهِ ، هَلْ سَمِنَ ؟.

(۲۴۸۶۲) حضرت ابو برزہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے ایک جہادی سفر میں تھے کہ ہمیں مشرکین میں سے کچھ لوگ ملے۔ پس ہم نے انہیں ان کی بھوبھل سے پیچھے ہٹا دیا اور ہم اس میں چلے گئے اور ہم اس سے (تیار شدہ) کھانا کھانے لگے۔ اور ہم نے جاہلیت میں یہ بات سنی ہوئی تھی کہ جو (یہ) روٹی کھاتا ہے وہ موٹا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب ہم نے یہ روٹیاں کھائیں تو ہم میں سے (ہر) ایک اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگا کہ کیا وہ موٹا ہوا ہے؟

(٢٤٨٦٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَجِيئُونَ بِالسَّمْنِ فِي ظُرُوفِهِمْ ، فَيَشْتَرِيهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فَيَأْكُلُونَهُ ، وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ.

(۲۴۸۶۳) حضرت حسن اور حضرت محمد ﷫ سے روایت ہے۔ یہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ مشرکین اپنے برتنوں میں گھی لے کر آتے تھے اور اس کو آپ ﷺ کے صحابہ ﷺ اور دیگر مسلمان خریدتے تھے اور کھاتے تھے اور ہم بھی اس کو کھاتے تھے۔

(٢٤٨٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ السَّمْنِ الْجَبَلِيِّ ؟ فَقَالَ : الْعَرَبِيُّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ ، وَإِنَّا لَنَأْكُلُ مِنَ الْجَبَلِيِّ.

(۲۴۸۶۴) حضرت منصور سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پہاڑی گھی کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے عربی گھی اس سے زیادہ پسند ہے۔ اور ہم پہاڑی گھی بھی کھاتے تھے۔

(٢٤٨٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالسَّمْنِ الْجَبَلِيِّ بَأْسًا.

(۲۴۸۶۵) حضرت ابن عون، حضرت محمد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ پہاڑی گھی میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٨٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ السَّمْنَ ، وَلاَ نَأْكُلُ الْوَدَكَ ، وَلاَ نَسْأَلُ عَنِ الظُّرُوفِ.

(۲۴۸۶۶) حضرت ابو عثمان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ گھی تو کھایا کرتے تھے لیکن ہم چربی نہیں کھایا کرتے تھے۔ اور ہم برتنوں کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٨٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَكْرَهُ مِنَ السَّمْنِ مَا يَجِيءُ

مِنْ هَذَا ، يَعْنِي الْجَبَلَ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا بِمَا يَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا ، يَعْنِي الْبَادِيَةَ.

(۲۴۸۶۷) حضرت محمد سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن عبد اللہ اس جگہ...... پہاڑ، کوہستان...... سے آنے والے گھی کو ناپسند کرتے تھے اور اس گھی میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ جو یہاں سے...... جنگل سے...... آتا تھا۔

(۲٤۸٦۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ السَّمْنِ الْمَائِيِّ بَأْسًا.

(۲۴۸۶۸) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ پانی والے گھی کو کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲٤۸٦۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : كَانُوا يَنْقُلُونَ السَّمْنَ الْجَبَلِيَّ بِمَاءِ الْجُبْنِ.

(۲۴۸۶۹) حضرت ابورزین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ پہاڑی گھی کو پنیر کے پانی کے ساتھ نقل کرتے تھے۔

(۱۴) فِي الأَكْلِ فِي آنِيَةِ الْكُفَّارِ

کفار کے برتنوں میں کھانے کے بارے میں

(۲٤۸۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَغْزُو أَرْضَ الْعَدُوِّ فَنَحْتَاجُ إِلَى آنِيَتِهِمْ ، قَالَ : اسْتَغْنُوا عنها مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا ، وَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا. (طبرانی ۵۶۸)

(۲۴۸۷۰) حضرت ابوثعلبہ خشنی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم دشمن کی سرزمین پر جنگ کرتے ہیں تو ہمیں ان کے برتنوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس قدر رہو سکے تم ان برتنوں سے مستغنی رہو، اور اگر تم ان برتنوں کے علاوہ کوئی اور برتن نہ پاؤ تو پھر تم انہی کو دھولو اور ان میں کھاؤ پیو۔"

(۲٤۸۷۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ الْمُشْرِكِينَ ، فَلاَ نَمْتَنِعُ أَنْ نَأْكُلَ فِي آنِيَتِهِمْ ، وَنَشْرَبَ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(ابوداؤد ۳۸۳۴۔ احمد ۳/ ۳۲۷)

(۲۴۸۷۱) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مشرکین کے علاقہ میں جہاد کرتے تھے۔ اور ہم مشرکین کے کھانے کے برتنوں میں کھانے سے اور پینے کے برتنوں میں پینے سے نہیں رکتے تھے۔

(۲٤۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْقُشَيْرِيِّ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظْهَرُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ، فَيَأْكُلُونَ فِي أَوْعِيَتِهِمْ ، وَيَشْرَبُونَ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(۲۴۸۷۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم مشرکین پر غالب آتے تھے اوران کے کھانے کے برتنوں میں کھاتے اور پینے کے برتنوں میں پیتے تھے۔

(۲٤٨٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيّ ؛ أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى ، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِبَاطِيَّةٍ فِيهَا خَمْرٌ ، فَغَسَلَهَا وَشَرِبَ فِيهَا.

(۲۴۸۷۳) حضرت عبداللہ بن نجی سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا پس ایک دہقان ان کے پاس شراب پینے میں استعمال ہونے والا برتن لایا جس میں شراب تھی۔ تو آپ نے اس کو دھولیا اور اس میں پانی پی لیا۔

(۲٤٨٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ آنِيَةَ الْكُفَّارِ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا غَسَلُوهَا وَطَبَخُوا فِيهَا.

(۲۴۸۷۴) حضرت ابن عون، حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کفار کے برتنوں (کے استعمال) کو ناپسند کرتے تھے۔ لیکن اگر لوگوں کو اس سے کوئی چارہ نہ ہو تو پھر ان برتنوں کو دھولیں اور ان میں پکائیں۔

(۲٤٨٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا احْتَجْتُمْ إِلَى قُدُورِ الْمَجُوسِ وَآنِيَتِهِمْ ، فَاغْسِلُوهَا وَاطْبُخُوا فِيهَا.

(۲۴۸۷۵) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تمہیں مجوسیوں کے برتن اور ہانڈیوں کی ضرورت پیش آئے۔ تو تم ان کو دھولو اور ان میں پکالو۔

(۲٤٨٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الشَّنِّي ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ ؟ فَقَالَ : اغْسِلْهَا وَاطْبُخْ فِيهَا.

(۲۴۸۷۶) حضرت عمر بن الولید بن شعی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا۔ مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں؟ تو انہوں نے کہا۔ تم ان کو دھولو اور ان میں پکالو۔

(۱۳) مَا قَالُوا فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ

گھی میں چوہا گر جائے تو اس میں اقوال

(۲٤٨٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ ، فَمَاتَتْ ؟ فَقَالَ : أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا ، وَكُلُوهُ.

(بخاری ۵۵۳۸۔ ابوداود ۳۸۴۷)

(۲۴۸۷۷) حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ایک چوہا گھی میں گر گیا اور مر گیا؟ تو

آپ ﷺ نے فرمایا: ''چوہے کواور اس کے اردگرد کو نکال پھینکو اور بقیہ کو کھالو۔''

(۲٤۸۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ ؟ فَقَالَ : فَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤْخَذَ وَمَا حَوْلَهَا فَتُطْرَحَ. (ابوداؤد ۳۸۳۸)

(۲۴۸۷۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ایک چوہا گھی میں مر گیا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے حکم دیا کہ چوہا اور اس کے اردگرد گھی کو نکال کر پھینک دیا جائے۔

(۲٤۸۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ ذَائِبًا فَأَهْرِقْهُ ، وَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقِهَا وَمَا حَوْلَهَا ، وَكُلْ بَقِيَّتَهُ.

(۲۴۸۷۹) حضرت میسرہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گھی میں گرنے والے چوہے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو گھی گرا دو۔ اور اگر گھی منجمد ہے تو پھر چوہے کو اور اس کے اردگرد گھی کو نکال کر پھینک دو اور بقیہ گھی کھالو۔

(۲٤۸۸۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ الأَشْعَرِيَّ سُئِلَ عَنْ سَمْنٍ مَاتَ فِيهِ وَزَغٌ ؟ فَقَالَ : بِيعُوه بَيْعًا ، وَلاَ تَبِيعُوهُ مِنْ مُسْلِمٍ.

(۲۴۸۸۰) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اشعری سے اس گھی کے بارے میں سوال کیا گیا جس میں چھپکلی مر چکی تھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کسی طرح بیچ دو لیکن یہ کسی مسلمان کو نہ بیچنا۔

(۲٤۸۸۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ جُرَذًا وَقَعَ فِي قِدْرٍ لآلِ ابْنِ عُمَرَ ، فَسُئِلَ ؟ فَقَالَ : انْتَفِعُوا بِهِ ، وَادَّهِنُوا بِهِ الأَدَمَ.

(۲۴۸۸۱) حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک بڑا چوہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کی ہانڈی میں گر گیا تھا پس اس کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: تم اس کے ذریعہ نفع حاصل کرو اور اس کے ذریعہ سالن کو روغنی کرلو۔

(۲٤۸۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ؛ أَنَّ جَرًّا لآلِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ عِشْرُونَ فَرَقًا مِنْ سَمْنٍ ، أَوْ زِيَادَةٌ ، وَقَعَتْ فِيهِ فَأْرَةٌ فَمَاتَتْ ، فَأَمَرَهُمَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَسْتَصْبِحُوا بِهِ.

(۲۴۸۸۲) حضرت صفیہ بنت ابن عبید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کا ایک گھڑا تھا جس میں بیس فرق (خاص پیمانہ ہے) یا اس سے زیادہ گھی تھا۔ اس میں ایک چوہا گر کر مر گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے گھر والوں کو حکم دیا کہ اس گھی سے چراغ جلائیں۔

(۲٤۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا حَرَّمَ اللَّهُ مِنَ الْمَيْتَةِ لَحْمَهَا وَدَمَهَا.

(۲۴۸۸۳) حضرت ابو حرب بن ابی الاسود سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس چوہے کے متعلق

سوال کیا گیا جو گھی میں گرا اور مر گیا؟ تو انہوں نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے صرف مردار کا گوشت اور اس کا خون حرام کیا ہے۔

(٢٤٨٨٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو قُبَيْلٍ ، عَنْ تُبَيعِ بْنِ امْرَأَةِ كَعْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ فِي الزَّيْتِ تَقَعُ فِيهِ الْفَأْرَةُ ، فَتَمُوتُ : إِنَّهُ لاَ يَحِلُّ أَكْلُهُ لِمُسْلِمٍ ، وَلاَ لِيَهُودِيٍّ ، وَلاَ لِنَصْرَانِيٍّ.

(۲۴۸۸۴) حضرت عبداللہ بن عمرو نے اس زیتون کے تیل کے بارے میں جس میں چوہا گر کر مر جائے فرمایا: کہ کسی مسلمان، کسی یہودی اور کسی عیسائی کے لیئے اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔

(٢٤٨٨٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ جُمَيْلِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ ، أَوِ الزَّيْتِ؟ قَالَ : إِنْ كَانَ جَامِدًا أُخِذَتْ وَمَا حَوْلَهَا فَأُلْقِيَ ، وَأُكِلَ مَا بَقِيَ ، وَإِنْ كَانَ ذَائِبًا اسْتَصْبِحُوا بِهِ.

(۲۴۸۸۵) حضرت ثمامہ بن عبد اللہ بن انس، اپنے دادا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے گھی یا زیتون کے تیل میں گرنے والے چوہے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: اگر گھی منجمد ہے تو چوہے اور اس کے اردگرد کے گھی کو پکڑ کر باہر نکال دیں گے اور باقی کھالیا جائے گا اور اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو اس کو چراغ جلانے میں استعمال کریں گے۔

(٢٤٨٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : إِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقِهَا وَمَا يَلِيهَا ، وَكُلْ مَا بَقِيَ ، وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(۲۴۸۸۶) حضرت ثابت بن حجاج سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر گھی منجمد ہے تو چوہے اور اس کے اردگرد کو باہر نکال پھینکو اور باقی کو کھالو اور اگر گھی سیال ہے تو پھر اس کو نہ کھاؤ۔

(٢٤٨٨٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا وَقَعَ الْجُرَذُ فِي السَّمْنِ الذَّائِبِ فَمَاتَتْ فِيهِ لَمْ يُؤْكَلْ ، وَإِنْ كَانَ جَامِدًا أُلْقِيَ الْجُرَذُ وَمَا حَوْلَهُ ، وَأُكِلَ مَا سِوَى ذَلِكَ.

(۲۴۸۸۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب بڑا چوہا، پگھلے ہوئے گھی میں گر جائے اور اسی میں مر جائے تو یہ گھی نہیں کھایا جائے گا اور گر یہ گھی منجمد ہو تو پھر چوہا، اور اس کے اردگرد کو باہر نکال پھینکیں گے۔ اور اس کے سوا کو کھالیں گے۔

(٢٤٨٨٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، أَنَّ الْحَسَنَ وَمُحَمَّدًا ، قَالاَ : لَهُ ذَلِكَ.

(۲۴۸۸۸) حضرت حسن اور حضرت محمد سے روایت ہے، یہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ آدمی کو یہ اختیار ہے۔

(٢٤٨٨٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۴۸۸۹) حضرت شعبی سے ایسی ہی روایت ہے۔

(٢٤٨٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقِهَا وَمَا يَلِيهَا وَكُلْ مَا

بَقِیَ ، وَإِنْ کَانَ ذَائِبًا فَاسْتَصْبِحْ بِهِ وَلَا تَأْکُلْهُ.

(۲۴۸۹۰) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اگر گھی منجمد ہوتو پھر تم چوہا اور اس کے اردگرد کو باہر نکال دو اور بقیہ کو کھالو۔ اور اگر گھی پگھلا ہوا ہے تو پھر تم اس سے چراغ روشن کرلو لیکن اس کو کھاؤ نہیں۔

(۲٤۸۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ؛ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِی زَیْتٍ ، فَسَأَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : اسْتَصْبِحُوا بِهِ وَلَا تَأْکُلُوهُ . وَکَانَ مَکْحُولٌ یَقُولُ : إِذَا وَقَعَتْ فِی السَّمْنِ ، فَکَانَ جَامِدًا أُلْقِیَ وَمَا حَوْلَهُ وَأُکِلَ مَا سِوَی ذَلِکَ ، وَإِنْ کَانَ ذَائِبًا لَمْ یُؤْکَلْ مِنْهُ شَیْءٌ.

(۲۴۸۹۱) حضرت مکحول سے روایت ہے کہ زیتون کے تیل میں ایک چوہا گر گیا تھا تو لوگوں نے جناب نبی کریم ﷺ سے پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ذریعہ چراغ روشن کرلو۔ لیکن اس کو کھاؤ نہیں۔'' حضرت مکحول فرمایا کرتے تھے کہ جب چوہا گھی میں گر جائے اور گھی منجمد ہو تو چوہے کو اور اس کے اردگرد کو باہر نکال پھینکو اور اس کے علاوہ کو کھالو۔ اور اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو پھر اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا جائے گا۔

(۲٤۸۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاکٍ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِی سَمْنٍ جَامِدٍ ؟ فَأَمَرَ أَنْ یُلْقَی مَا حَوْلَهَا ، وَیُؤْکَلُ بَقِیَّتُهُ.

(۲۴۸۹۲) حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے خشک گھی میں گرے ہوئے چوہے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: (چوہا اور) اس کے اردگرد کو باہر نکال کر پھینک دیا جائے گا اور بقیہ کو کھالیا جائے گا۔

(۱٤) فِی الْجُبْنِ وأَکْلِهِ

پنیر اور اس کے کھانے والے کے بارے میں

(۲٤۸۹۳) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنِ الْجُبْنِ ؟ قَالَ : ضَعِ السِّکِّینَ فِیهِ ، وَاذْکُرِ اسْمَ اللهِ ، وَکُلْ.

(۲۴۸۹۳) حضرت ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو سنا جبکہ ان سے پنیر کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: اس میں چھری رکھو اور اللہ کا نام لو اور کھاؤ۔

(۲٤۸۹٤) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنْ أَبِی حَیَّانَ الأَزْدِیِّ ، قَالَ ، سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ : مَا یَأْتِینَا مِنَ الْعِرَاقِ شَیْءٌ هُوَ أَعْجَبُ إِلَیْنَا مِنْهُ.

(۲۴۸۹۴) حضرت ابوحیان ازدی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پنیر کے بارے میں سوال کیا تو

انہوں نے فرمایا: ہمیں عراق سے آنے والی اشیاء میں سے کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔

(٢٤٨٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَرَظَةَ ، قَالَ ، قَالَ عُمَر : كُلُوا الْجُبْنَ فَإِنَّهُ لَبَأٌ وَلَبَنٌ.

(۲۴۸۹۵) حضرت قرظہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پنیر کھالیا کرو کیونکہ یہ کھیس اور دودھ ہے۔

(٢٤٨٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ تَمْلِكَ ، قَالَتْ : سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ ؟ فَقَالَتْ : ضَعِي فِيهِ سِكِّينَكِ ، وَاذْكُرِي اسْمَ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ ، وَكُلِي.

(۲۴۸۹۶) حضرت تملک سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: تم اس میں اپنی چھری رکھو اور اللہ عز وجل کا نام لو اور کھالو۔

(٢٤٨٩٧) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالُوا : كُلُوا الْجُبْنَ عَرْضًا.

(۲۴۸۹۷) حضرت ابن الحنفیہ سے لوگ روایت کرتے ہیں کہ تم پنیر کو پہلو سے کھاؤ۔

(٢٤٨٩٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، عَنْ خَالَتِهِ ، قَالَتْ : جَائَنَا جُبْنٌ مِنَ الْعِرَاقِ ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ : كُلِي وَأَطْعِمِينِي.

(۲۴۸۹۸) حضرت ربیعہ، اپنی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں عراق سے پنیر آیا پس میں نے حضرت عائشہ کی طرف بھیج دیا تو انہوں نے فرمایا۔ تم خود بھی کھاؤ اور مجھے بھی کھلاؤ۔

(٢٤٨٩٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ : اُذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَى الْجُبْنِ وَكُلُوا ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ : فَلَمَّا سَافَرْنَا إِلَى هَذِهِ الْجِبَالِ فَرَأَيْنَا مِنْ صَنِيعِ الأَعَاجِمِ مَا رَأَيْنَا كَرِهْنَاهُ ، إِلاَّ أَنْ نَسْأَلَ عَنْهُ.

(۲۴۸۹۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک تحریر میں فرمایا: پنیر پر اللہ کا نام لو اور اس کو کھاؤ۔ حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ پس جب ہم نے ان پہا س کی جانب سفر کیا تو ہم نے عجمی لوگوں کے مصنوعات میں جو کچھ دیکھا تو ہم نے اس کو ناپسند سمجھا۔ اِلّا یہ کہ ہم اس کے بارے میں سوال کریں۔

(٢٤٩٠٠) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تَأْكُلُوا مِنَ الْجُبْنِ إِلاَّ مَا صَنَعَ الْمُسْلِمُونَ وَأَهْلُ الْكِتَابِ.

(۲۴۹۰۰) حضرت قیس بن سکن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا: صرف وہ پنیر کھاؤ جس کو مسلمان یا اہل کتاب تیار کریں۔

(٢٤٩٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ سُوَيْد ، غُلاَمٍ كَانَ لِسَلْمَانَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا ، قَالَ : لَمَّا افْتَتَحْنَا الْمَدَائِنَ خَرَجَ النَّاسُ فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : وَقَدْ أَصَبْنَا

سَلَّةٌ ، فَقَالَ : افْتَحُوهَا فَإِنْ كَانَ طَعَامًا أَكَلْنَاهُ ، وَإِنْ كَانَ مَالاً دَفَعْنَاهُ إِلَى هَؤُلاَءِ ، قَالَ : فَفَتَحْنَاهَا فَإِذَا أَرْغِفَةٌ حُوَّارَى ، وَإِذَا جُبْنَةٌ وَسِكِّينٌ ، قَالَ : وَكَانَ أَوَّلُ مَا رَأَتِ الْعَرَبُ الْحُوَّارَى ، فَجَعَلَ سَلْمَانُ يَصِفُ لَهُمْ كَيْفَ يُعْمَلُ ، ثُمَّ أَخَذَ السِّكِّينَ وَجَعَلَ يَقْطَعُ ، وَقَالَ : بِسْمِ اللهِ كُلُوا.

(۲۴۹۰۱) حضرت سوید سے روایت ہے ...... یہ حضرت سلمان کے غلام تھے اور ان کی اچھی تعریف کرتے تھے ...... وہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے مدائن کو فتح کر لیا تو لوگ دشمن کی تلاش میں نکلے ...... اس دوران ہمیں ایک ٹوکری ملی۔ اسے دیکھ کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اس میں کھانا ہے تو ہم اسے کھائیں گے، اگر مال ہے تو ہم انہیں واپس دیں گے۔ جب ہم نے اسے کھولا تو اس میں خاص قسم کی کچھ روٹیاں، پنیر اور چھری تھی۔ یہ چیز عربوں نے پہلی بار دیکھی تھی۔ حضرت سلمان نے لوگوں کو بتایا کہ یہ کیسے بنائی جاتی ہیں پھر انہوں نے چھری سے اسے کاٹا او فرمایا اللہ کے نام کے ساتھ کھاؤ۔

(۲٤٩٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، قَالاَ: لاَ بَأْسَ بِمَا صَنَعَ أَهْلُ الْكِتَابِ مِنَ الْجُبْنِ.

(۲۴۹۰۲) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے، یہ دونوں کہتے ہیں کہ اہل کتاب جو پنیر بنائیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤٩٠٣) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ : مَا صَنَعَ الْمُسْلِمُونَ وَأَهْلُ الْكِتَابِ.

(۲۴۹۰۳) حضرت عبد الملک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پنیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: مسلمان اور اہل کتاب جو تیار کریں (وہ حلال ہے)۔

(٢٤٩٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ : لاَ تَأْكُلْ مِنَ الْجُبْنِ إِلاَّ مَا صَنَعَ الْمُسْلِمُونَ ، وَالْيَهُودُ ، وَالنَّصَارَى ، فَأَمَّا الْمَجُوسُ فَلاَ تَحِلُّ لَنَا ذَبَائِحُهُمْ ، فَكَيْفَ يَحِلُّ لَنَا جُبْنُهُمْ ؟.

(۲۴۹۰۴) حضرت عبد الملک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو کہتے سُنا۔ تم صرف وہی پنیر کھاؤ جس کو مسلمان، یہودی یا عیسائی تیار کریں۔ رہے مجوسی لوگ تو ان کا ذبیحہ ہمارے لئے حلال نہیں ہے۔ تو ان کا پنیر ہمارے لیئے کس طرح حلال ہوگا؟

(٢٤٩٠٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : لَمَّا قَدِمَ الْمُسْلِمُونَ أَصَابُوا مِنْ أَطْعِمَةِ الْمَجُوسِ ، مِنْ خُبْزِهِمْ وَجُبْنِهِمْ ، فَأَكَلُوا وَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْ ذَلِكَ ، وَوُصِفَ الْجُبْنُ لِعُمَرَ ، فَقَالَ : اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ ، وَكُلُوهُ.

(۲۴۹۰۵) حضرت ابو وائل اور حضرت ابراہیم سے روایت ہے، یہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ جب مسلمان پہنچے تو انہوں نے مجوسیوں کے کھانوں میں سے ان کی روٹیاں اور ان کی پنیر ملی۔ سب انہوں نے (اس کو) کھالیا۔ اور انہوں نے اس کے متعلق کچھ

معلوم نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں پنیر کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس پر اللہ کا نام لو اور اس کو کھا جاؤ۔

(٢٤٩٠٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَمَّا أَتَيْنَا الْجَبَلَ فَرَأَيْنَا صَنِيعَهُمْ ، كَرِهْنَاهُ.

(۲۴۹۰۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب ہم پہاڑی علاقہ میں آئے اور ہم نے اُن (پہاڑیوں) کی مصنوعات دیکھیں تو ہم نے اس کو ناپسند کیا۔

(٢٤٩٠٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا لَمْ تَدْرُوا مَنْ صَنَعَهُ ، فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ ، وَكُلُوهُ.

(۲۴۹۰۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تمہیں یہ بات معلوم نہ ہو کہ پنیر کس نے تیار کیا ہے تو تم اس پر اللہ کا نام لو اور اس کو کھا جاؤ۔

(٢٤٩٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : ذَكَرْنَا الْجُبْنَ عِنْدَ عُمَرَ ، فَقُلْنَا لَهُ : إِنَّهُ يُصْنَعُ فِيهِ أَنَافِحَ الْمَيْتَةِ ، فَقَالَ : سَمُّوا عَلَيْهِ وَكُلُوهُ.

(۲۴۹۰۸) حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں پنیر کا ذکر کیا اور ہم نے ان سے کہا۔ یہ اس طرح سے تیار کی جاتی ہے کہ اس میں مردار کے اعضاء کی آمیزش ہوتی ہے۔ تو حضرت عمر نے فرمایا! تم اس پر خدا کا نام لے لو اور اس کو کھا جاؤ۔

(٢٤٩٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَحْشٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، ضَعِ السِّكِّينَ ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ وَكُلْ.

(۲۴۹۰۹) حضرت حسن بن علی کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے پنیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تم اس پر چھری رکھ دو اور اس پر اللہ کا نام لے دو اور کھا جاؤ۔''

(٢٤٩١٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ : أَنَّ طَلْحَةَ كَانَ يَضَعُ السِّكِّينَ ، وَيَذْكُرُ اسْمَ اللهِ ، وَيَقْطَعُ وَيَأْكُلُ.

(۲۴۹۱۰) حضرت عمرو بن عثمان، حضرت موسیٰ بن طلحہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ کو یہ کہتے سُنا کہ حضرت طلحہ چھری (پنیر پر) رکھتے اور اللہ کا نام پڑھتے اور پنیر کو کاٹ کر کھا لیتے۔

(٢٤٩١١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْجُبْنِ.

(۲۴۹۱۱) حضرت ابورزین سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ پنیر میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٩١٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَانُوا يَتَزَوَّدُونَ الْجُبْنَ فِي أَسْفَارِهِمْ.

(۲۴۹۱۲) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ لوگ اپنے سفروں میں پنیر کو زادِ راہ کے طور پر لے جاتے تھے۔

(٢٤٩١٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِجُبْنَةٍ ، فَقِيلَ : إِنَّ هَذَا طَعَامٌ يَصْنَعُهُ الْمَجُوسُ ، فَقَالَ : اُذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ ، وَكُلُوهُ.
(ابو داؤد ۳۸۱۵)

(۲۴۹۱۳) حضرت شعبی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں غزوہ تبوک کے موقع پر پنیر لایا گیا اور آپ ﷺ سے کہا گیا۔ یہ وہ کھانا ہے جس کو مجوسی لوگ تیار کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس پر اللہ کا نام لو اور اس کو کھاؤ۔''

(٢٤٩١٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ الْجُبْنَ الْكُوفِيَّ.

(۲۴۹۱۴) حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت سالم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کوفی پنیر کھایا کرتے تھے۔

(٢٤٩١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ، قَالَ : حدَّثَنَا النَّوْشَجَانُ أَبُو الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ : مَا يَأْتِينَا مِنَ الْعِرَاقِ فَاكِهَة أَعْجَبُ إِلَيْنَا مِنَ الْجُبْنِ.

(۲۴۹۱۵) حضرت نوشجان ابو المغیرہ بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پنیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہمیں ملک عراق سے کوئی ایسا میوہ نہیں آتا جو ہمیں اس سے زیادہ پسند ہو۔

(٢٤٩١٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : وَمَا الْجُبْنُ ؟ قَال : مِنَ اللَّبَنِ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : كُلِ الْجُبْنَ وَاشْرَبْهُ ، فَقَالَ : إِنَّ فِيهِ مَيْتَةً ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : فَلاَ تَأْكُلِ الْمَيْتَةَ.

(۲۴۹۱۶) حضرت سعید بن عبیدہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پنیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا۔ پنیر کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا۔ دودھ سے بنتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ پنیر کو کھاؤ بھی اور پیو بھی۔ اس آدمی نے کہا اس میں مردار بھی ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ تم مردار کو نہ کھاؤ۔

(١٥) مَنْ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ ، فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ

جو حضرات کہتے ہیں کہ جب تم اپنے مسلمان بھائی کے ہاں جاؤ تو تم اس کے کھانے سے کھاؤ

(٢٤٩١٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : إِنَّا نُسَافِرُ فَنَمُرُّ بِالرُّعْيَانِ ، وَالصَّبِيِّ ، وَالْمَرْأَةِ ، فَيُطْعِمُونَا لَحْمًا مَا نَدْرِي مَا جِنْسه ؟ فَقَالَ : مَا أَطْعَمَكَ الْمُسْلِمُونَ فَكُلْ.

(۲۴۹۱۷) حضرت علی ازدی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ہم لوگ سفر کرتے ہیں اور اس

دوران ہم چرواہوں، بچوں اور عورتوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ ہمیں گوشت کھلاتے ہیں جبکہ ہمیں اس گوشت کی جنس معلوم نہیں ہوتی؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان جو کھانا تمہیں کھلائیں تو تم اس کو کھالو۔

(٢٤٩١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَكَ طَعَامًا فَكُلْ وَلاَ تَسْأَلْ ، فَإِنْ سَقَاكَ شَرَابًا فَاشْرَبْ وَلاَ تَسْأَلْ ، فَإِنْ رَابَكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَشُجَّهُ بِالْمَاءِ.

(۲۴۹۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تم اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ اور وہ تمہیں کوئی چیز کھلائے تو تم کھالو اور سوال نہ کرو۔ پس اگر وہ تمہیں کوئی مشروب پلائے تو تم پی لو اور اس سے سوال نہ کرو۔ پھر اگر تمہیں اس میں سے کوئی چیز شک میں ڈالے تو تم اس میں پانی ملالو۔

(٢٤٩١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَرَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى رَجُلٍ لاَ تَتَّهِمُهُ فِي بَطْنِهِ ، فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ ، وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

(۲۴۹۱۹) حضرت عمر انصاری سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو کہتے سُنا کہ جب تم کسی ایسے آدمی کے ہاں جاؤ جس کو تم اس کے پیٹ کے بارے میں قابل تہمت خیال نہ کرو۔ تو تم اس کے کھانے میں سے کھاؤ اور اس کے مشروب میں سے پی لو۔

(٢٤٩٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : مَا وَجَدْتَ فِي بَيْتِ الْمُسْلِمِ ، فَكُلْ.

(۲۴۹۲۰) حضرت جابر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تمہیں مسلمان کے گھر میں جو چیز ملے تم اس کو کھا سکتے ہو۔

(٢٤٩٢١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى رَاعٍ دَعَانَا لِطَعَامٍ ، وَأَتَانَا بِنَبِيذٍ فَكَرِهْتُهُ ، فَأَخَذَهُ عَلِيٌّ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ ابْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ عَلِيٍّ فَشَرِبَهُ ، وَقَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ ، وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

(۲۴۹۲۱) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک چرواہے کے ہاں گئے جس نے ہمیں دعوت پر بلایا تھا۔ وہ ہمارے پاس نبیذ لے کر آیا۔ میں نے تو اس کو ناپسند کیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ ...... راوی ابو بکر کہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ابن حسین بن علی رضی اللہ عنہ ہوں ...... نے اس کو لے لیا اور پھر اس کو پی بھی لیا اور فرمایا۔ جب تم اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس جاؤ تو تم اس کے کھانے میں سے کھاؤ اور اس کے مشروب میں سے پیو۔

(٢٤٩٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : إِذَا دَخَلْتَ بَيْتَ مُسْلِمٍ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ ، وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

(۲۴۹۲۲) حضرت موسیٰ بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رایٹیلا کو کہتے سُنا کہ جب تم کسی مسلمان کے گھر جاؤ تو تم اس کے کھانے میں سے کھاؤ اور اس کے مشروب میں سے پیو۔

(۲٤۹۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الأَعْرَابَ يَأْتُونَنَا بِلَحْمٍ لاَ نَدْرِي مَا هُوَ ، ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ ، أَمْ لاَ ؟ فَقَالَ :سَمُّوا عَلَيْهِ ، وَكُلُوهُ. (بخاری ۲۰۵۷۔ دارمی ۱۹۷۶)

(۲۴۹۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دیہاتی لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں جس کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں ہوتا کہ یہ کیا ہے؟ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم اس پر بسم اللہ پڑھ لو اور (اس کو) کھا لو''

(١٦) فِي الأَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

بائیں ہاتھ سے کھانا، پینا

(۲٤۹۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بن عَبْدِ اللهِ ، يُخْبِرُ عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ ، فَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ ، وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ. (مسلم ۱۰۵۔ ابو داؤد ۳۷۷۰)

(۲۴۹۲۴) حضرت زہری رایٹیلا سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو بکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ کو اپنے دادا سے، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کرتے سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان، بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی کھائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیے۔''

(۲٤۹۲٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِهْقَانَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ ، وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ. (احمد ۳/ ۲۰۲۔ ابو یعلی ۴۲۵۶)

(۲۴۹۲۵) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیئے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔''

(۲٤۹۲٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَلْمَان، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :لاَ تَأْكُلُوا بِشَمَائِلِكُمْ ، وَلا تَشرَبُوا بِشَمَائِلِكُمْ ، فَإِنَّ آدَمَ أَكَلَ بِشِمَالِهِ وَنَسِيَ ، فَأَوْرَثَهُ ذَلِكَ النِّسْيَانَ.

(۲۴۹۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تم بائیں ہاتھوں سے نہ کھاؤ۔ اور بائیں ہاتھوں سے نہ پیو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے بھول کر بائیں ہاتھ سے کھالیا تھا تو اس سے ان کی یاداشت کمزور ہوئی۔

(۲٤۹۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كُنْتُ غُلاَمًا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ ، فَقَالَ لِي : يَا غُلاَمُ ، سَمِّ اللَّهَ ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ. (بخاری ۵۳۷۶۔ مسلم ۱۰۸)

(۲۴۹۲۷) حضرت وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ کو سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچپن میں تھا اور میرا ہاتھ پیالہ میں گھوم رہا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ ''اے بچے! اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

(۲٤۹۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بن عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ ، عَن رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، عَن عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُل ، فَقَالَ : اجْلِسْ يَابُنَيَّ ، وَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ. (ابوداؤد ۳۷۷۱۔ نسائی ۶۷۵۶)

(۲۴۹۲۸) حضرت عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے بیٹے! بیٹھ جاؤ۔ بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔''

(۲٤۹۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ مُطَرِّفٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَن أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلاً وَقَدْ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى لِيَأْكُلَ بِهَا ، قَالَ : لاَ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ يَدُكَ عَلِيلَةً ، أَوْ مُعْتَلَّةً.

(۲۴۹۲۹) حضرت برید بن ابی مریم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا۔ اس نے بائیں ہاتھ سے کھانے کا ارادہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ مگر یہ صورت ہے کہ تمہارا ہاتھ معذور ہو یا خراب ہو۔

(۲٤۹۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَرْوَةَ ، عَنْ عَمَّتِهِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتِ امْرَأَةً تَأْكُلُ بِشِمَالِهَا ، فَنَهَتْهَا.

(۲۴۹۳۰) حضرت عبید اللہ بن ابی جروہ، اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہی تھی تو آپ رضی اللہ عنہا نے اس کو منع فرمایا۔

(۲٤۹۳۱) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : شَرِبْتُ عِنْدَ مُحَمَّدٍ بِشِمَالِي ، فَلَمْ يَنْهَنِي.

(۲۴۹۳۱) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ کے ہاں بائیں ہاتھ سے پانی پیا تو انہوں نے

مجھے نہیں روکا۔

(۲٤۹۳۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ : أَنَّ رَجُلاً أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ ، فَقَالَ : كُلْ بِيَمِينِكَ ، قَالَ : لاَ أَسْتَطِيعُ ، قَالَ : لاَ اسْتَطَعْتَ ، مَا مَنَعَهُ إِلاَّ الْكِبْرُ ، قَالَ : فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ. (مسلم ۱۰۷۔ احمد ۴/ ۴۵)

(۲۴۹۳۲) حضرت ایاس بن سلمہ سے روایت ہے کہ ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ہاں اپنے بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ'' اس آدمی نے کہا۔ مجھے اس کی طاقت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے اس کی طاقت نہ ہو۔'' اس آدمی کو دایاں ہاتھ سے صرف تکبر مانع تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ پس یہ شخص پھر دایاں ہاتھ اپنے منہ تک نہیں اٹھا سکتا تھا۔

(۲٤۹۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ أَحَدُنَا بِشِمَالِهِ. (مسلم ۱۰۴۔ ابوداؤد ۴۱۳۴)

(۲۴۹۳۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ ہم میں سے کوئی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے۔

(۱۷) فِي لَعْقِ الأَصَابِعِ

انگلیاں چاٹنے کے بارے میں

(۲٤۹۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا طَعِمَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَمُصَّهَا ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ.

(مسلم ۱۶۰۷۔ ابن ماجہ ۳۲۷۰)

(۲۴۹۳۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیوں کو صاف نہ کرے یہاں تک کہ وہ ان کو چوس لے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے لیے کھانے کے کس حصہ میں برکت رکھی گئی ہے۔''

(۲٤۹۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا ، فَلاَ يَمْسَحْهَا حَتَّى يَلْعَقَهَا ، أَوْ يُلْعِقَهَا. (بخاری ۵۴۵۶۔ مسلم ۱۲۹)

(۲۴۹۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ انگلیوں کو صاف نہ کرے یہاں تک کہ وہ انگلیوں کو چاٹ لے یا چٹوا دے۔''

(٢٤٩٣٦) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ ، وَقَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ ، وَقَالَ : إِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ. (مسلم ۱۶۰۷۔ ابوداؤد ۳۸۴۱)

(۲۴۹۳۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پیالہ کو صاف کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ اس کے لیئے کھانے کے کس حصہ میں برکت دی گئی ہے۔''

(٢٤٩٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ. (مسلم ۱۳۱۔ نسائی ۶۷۵۲)

(۲۴۹۳۷) حضرت عبد الرحمن بن کعب بن مبارک، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے بعد اپنی تین انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا۔

(٢٤٩٣٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَا يَصْلُحُ لِمُسْلِمٍ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا أَنْ يَمْسَحَ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا ، أَوْ يُلْعِقَهَا.

(۲۴۹۳۸) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ کسی مسلمان کے لئے یہ بات بہتر نہیں ہے کہ جب وہ کھانا کھائے تو اپنے ہاتھ کو صاف کر لے یہاں تک کہ اس کو چاٹ لے یا چٹوا لے۔

(٢٤٩٣٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَوَضَّأُ مِنْ طَعَامٍ قَطُّ ، وَكَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ ، ثُمَّ يَمْسَحُ يَدَهُ بِالتُّرَابِ.

(۲۴۹۳۹) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کھانا کھانے کے بعد کبھی وضو کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کھانے کے بعد اپنی انگلیاں چاٹتے تھے پھر اپنے ہاتھ کو مٹی سے صاف کر لیتے تھے۔

(٢٤٩٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُرِّبَ الطَّعَامُ لَا يَمْسَحُونَ أَيْدِيَهُمْ ، حَتَّى يُنَقُّوهَا بِاللَّعْقِ.

(۲۴۹۴۰) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو وہ اپنے ہاتھوں کو تب تک صاف نہیں کرتے تھے جب تک وہ انگلیاں چاٹ نہیں لیتے تھے۔

(٢٤٩٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ : كُنْتَ تَشْهَدُ طَعَامَ ابْنِ عَبَّاسٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَأَيْش كُنْتَ تَرَاهُ يَصْنَعُ ؟ قَالَ : كُنْتُ أَرَاهُ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ.

(۲۴۹۴۱) حضرت ابن عیینہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن ابی یزید سے کہا: تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کے کھانے میں حاضر ہوتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پوچھا۔ تم نے انہیں کیا عمل کرتے دیکھا؟ حضرت عبید اللہ نے کہا۔ میں نے انہیں اپنی تین انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا کرتا تھا۔

(٢٤٩٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ ، وَقَالَ :إِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ. (مسلم ۱۳۳)

(۲۴۹۴۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پیالہ چاٹنے کا حکم فرمایا: اور ارشاد فرمایا: ''تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔''

(٢٤٩٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، وَأَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنْ طَعَامِهِ ، فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ.

(مسلم ۱۳۶)

(۲۴۹۴۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک کھانے سے فارغ ہو جائے تو اُسے اپنی انگلیاں چاٹنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں اس کے لئے برکت ہے۔''

(٢٤٩٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَ إِذَا أَكَلَ ، وَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ لاَ يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ. (احمد ۲/ ۷)

(۲۴۹۴۴) حضرت مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب وہ کھانا کھا چکتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔'' آدمی کو معلوم نہیں ہے کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔''

(١٨) فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ ، مَنْ قَالَ تُؤْكَلُ وَلاَ تُتْرَكُ

گر جانے والے لقمہ کے بارے میں جو لوگ کہتے ہیں کہ کھا لیا جائے اور چھوڑا نہ جائے

(٢٤٩٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا وَقَعَتِ اللُّقْمَةُ مِنْ يَدِ أَحَدِكُمْ ، فَلْيَمْسَحْ مَا عَلَيْهَا مِنَ الأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا.

(مسلم ۱۶۰۷۔ ابن ماجہ ۳۲۷۹)

(۲۴۹۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اُسے چاہیئے کہ لقمہ پر جو نقصان دہ چیز لگی ہو اس کو صاف کر دے اور لقمہ کو کھا لے۔

(٢٤٩٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ لُقْمَةً سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَطَلَبَهَا حَتَّى وَجَدَهَا

وَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ ، فَلْيُمِطْ مَا عَلَيْهَا ، ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا ، وَلاَ يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ. (احمد ۱۰۰)

(۲۴۹۴۶) حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے ہاتھ سے ایک لقمہ گر گیا تو انہوں نے اس کو تلاش کیا یہاں تک کہ اس کو پالیا پھر فرمایا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:''جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس کو چاہیے کہ اس پر جو کچھ لگا ہے اس کو دور کر دے پھر اس کو کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔''

(۱۹) فِي الأَكْلِ مِنْ وَسَطِ الْقَصْعَةِ

پیالہ کے درمیان سے کھانے کے بارے میں

(۲٤۹٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَكُلُوا مِنْ حَافَتِهِ وَدَعُوا وَسَطَهُ ، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِهِ.

(ابو داؤد ۳۷۷۲۔ ترمذی ۱۸۰۵)

(۲۴۹۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''جب کھانا رکھا جائے تو تم کھانے کے کناروں سے کھاؤ۔ اور اس کے درمیان کو چھوڑ دو۔ کیونکہ برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے۔''

(۲٤۹٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيد ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا وُضِعَتِ الْقَصْعَةُ ، فَكُلُوا مِنْ حَوَالَيْهَا ، وَذَرُوا ذِرْوَتَهَا ، فَإِنَّ فِي ذِرْوَتِهَا الْبَرَكَةُ.

(۲۴۹۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب پیالہ (برتن) رکھا جائے تو تم اس کے کناروں سے کھاؤ۔ اور اس کے درمیان کو چھوڑ دو اس لئے کہ پیالہ کے درمیان میں برکت ہے۔

(۲۰) فِي الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنَ الْمَخْرَجِ ، فَيَأْكُلُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ

آدمی بیت الخلاء سے نکلے اور وضو کرنے سے قبل کھانا کھائے

(۲٤۹٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ حُوَيْرِثٍ ، سَمِعْت ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَأُتِيَ بِطَعَامٍ ، فَقِيلَ لَهُ :أَلاَ تَتَوَضَّأُ ؟ قَالَ :لَمْ أُصَلِّ فَأَتَوَضَّأَ.

(مسلم ۱۱۹۔ احمد ۱/ ۲۲۱)

(۲۴۹۴۹) حضرت سعید بن حویرث سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت سے واپس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لایا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا۔

آپ نے وضو کیوں نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے نماز تو نہیں پڑھنی کہ میں وضو کروں۔''

(٢٤٩٥٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ الْخَلاَءِ وَأُتِيَ بِطَعَامٍ ، فَقَالُوا : نَدْعُو بِوَضُوءٍ ، فَقَالَ : إِنَّمَا آكُلُ بِيَمِينِي ، وَأَسْتَطِيبُ بِشِمَالِي ، فَأَكَلَ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

(۲۴۹۵۰) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب، بیت الخلاء سے نکلے اوران کے پاس کھانا لایا گیا تو لوگوں نے کہا: ہم وضو کے لئے پانی منگواتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صرف اپنے دائیں ہاتھ سے کھاتا ہوں اور اپنے بائیں ہاتھ سے استنجا کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا درآنحالیکہ آپ نے پانی کو مس بھی نہیں کیا۔

(٢٤٩٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ دَعَا رَجُلاً إِلَى طَعَامِهِ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ بُلْتُ ، قَالَ : إِنَّكَ لَمْ تَبُلْ فِي يَدِكَ.

(۲۴۹۵۱) حضرت سالم بن ابی الجعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو اپنے پاس کھانے کے لئے بلایا تو اس نے کہا۔ میں نے تو پیشاب کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم نے اپنے ہاتھ میں تو پیشاب نہیں کیا۔

(٢٤٩٥٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَعَا عَبْدُ اللهِ رَجُلاً إِلَى طَعَامِهِ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ بُلْتُ ، قَالَ : بَوْلُكَ لَيْسَ فِي يَدِكَ.

(۲۴۹۵۲) حضرت سالم بن ابی الجعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے ایک شخص کو اپنے کھانے کی طرف بلایا تو اس نے جواب دیا۔ میں پیشاب کر کے آیا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا پیشاب تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

(٢١) فِي الأَكْلِ بِكَمْ إِصْبَعٍ هُوَ ؟

کتنی انگلیوں سے کھانا ہے؟

(٢٤٩٥٣) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي أُخْتِي ؛ أَنَّهَا رَأَتِ الزُّهْرِيَّ يَأْكُلُ بِخَمْسٍ ، فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِالْخَمْسِ.

(۲۴۹۵۳) حضرت زہری کے بھتیجے، حضرت محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میری ہمشیرہ نے مجھے بتایا کہ اس نے حضرت زہری کو پانچ انگلیوں سے کھاتے دیکھا۔ تو انہوں نے زہری رحمہ اللہ سے اس کے بارے میں سوال کیا؟ حضرت زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: جناب نبی کریم ﷺ بھی پانچ انگلیوں سے کھاتے تھے۔

(٢٤٩٥٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا يَأْكُلاَنِ بِثَلاَثِ أَصَابِعَ.

(۲۴۹۵۴) حضرت خالد بن ابی بکر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم کو تین انگلیوں سے کھاتے دیکھا ہے۔

(٢٤٩٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ ابْنٍ لِكَعْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلاَثِ ، وَيَلْعَقُهُنَّ. (مسلم ١٦٠٥۔ ابو داؤد ٣٨٤٤)

(۲۴۹۵۵) حضرت کعب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھایا کرتے تھے اور ان کو چاٹ بھی لیتے تھے۔

(٢٢) مَنْ قَالَ يُؤْكَلُ الثُّومُ

جو حضرات کہتے ہیں کہ تھوم کھایا جائے گا

(٢٤٩٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اشْتَكَى صَدْرَهُ ، صُنِعَ لَهُ الْحَسْوُ فِيهِ الثُّومُ فَيَحْسُوهُ.

(۲۴۹۵۶) حضرت مصعب بن سعد، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے سینہ میں جب شکایت ہوتی تو ان کے لئے تھوم کا سوپ تیار کرلیا جاتا تھا وہ اس کو تھوڑا تھوڑا پیتے تھے۔

(٢٤٩٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى صَدْرَهُ ، صُنِعَ لَهُ الْحَسَاءُ فِيهِ الثُّومُ ، فَيَحْسُوهُ.

(۲۴۹۵۷) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سینہ میں جب شکایت ہوتی تو ان کے لئے تھوم کا سوپ بنایا جاتا تھا جس کو وہ آہستہ آہستہ پیتے تھے۔

(٢٤٩٥٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَاجِبِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ سَلاَمَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَوَجَدْته يَأْكُلُ ثُومًا مَسْلُوقًا بِمِلْحٍ وَزَيْتٍ.

(۲۴۹۵۸) حضرت نعیم بن سلامہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا تو میں نے ان کو نمک اور زیتون کے تیل کے ساتھ ملا ہوا صاف کیا ہوا تھوم کھاتے پایا۔

(٢٤٩٥٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سُئِلَ عِكْرِمَةُ عَنْهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّا لَنَأْكُلُهُ الأُسْبُوعَ وَالأُسْبُوعَيْنِ ، وَلَكِنَّا نَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ.

(۲۴۹۵۹) حضرت عمران بن جبیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں سوال ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم اس کو ہفتہ، دو ہفتہ بعد کھاتے ہیں۔ لیکن (پھر) ہم مدینہ سے باہر نکل جاتے ہیں۔

(٢٤٩٦٠) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالثُّومِ وَالْبَصَلِ نِيئًا بَأْسًا.

(۲۴۹۶۰) حضرت منصور، حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کچے تھوم اور پیاز میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٤٩٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : إِنَّا لَنَأْكُلُ الثُّومَ ، وَالْبَصَلَ ، وَالْكُرَّاثَ.

(۲۴۹۶۱) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یقیناً ہم لوگ تھوم، پیاز اور کراث (ایک تیز بُو والی سبزی) کھایا کرتے تھے۔

(٢٤٩٦٢) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالثُّومِ فِي الطَّبِيخِ.

(۲۴۹۶۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پختہ سالن میں تھوم ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٩٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ شَيْئًا ، فَلْيُذْهِبْ رِيحَهُمَا نضجًا ، يَعْنِي الْبَصَلَ ، وَالْكُرَّاثَ.

(۲۴۹۶۳) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ جو شخص ان دو درختوں سے کھائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ان کی بُو کو پکا کر ختم کر لے یعنی پیاز اور کراث (ایک سبزی)

(٢٤٩٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : مَا أَعْلَمُ بِأَكْلِ الثُّومِ بَأْسًا ، إِلاَّ أَنْ يَكْرَهَ رَجُلٌ رِيحَهُ.

(۲۴۹۶۴) حضرت محمد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں تھوم کھانے میں کوئی حرج نہیں جانتا الاّ یہ کہ آدمی اس کی بُو کو ناپسند کرتا ہو۔

(٢٤٩٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْضِجُهُ فِي الْقُدُورِ وَيَأْكُلُهُ.

(۲۴۹۶۵) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ تھوم کو ہانڈیوں میں پکاتے اور پھر کھاتے تھے۔

(٢٣) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ أَكْلَ الثُّومِ

جو حضرات تھوم کھانے کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٤٩٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ ، قَالَتْ : نَزَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَعْنَا لَهُ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ الْبُقُولِ ، فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي.

(۲۴۹۶۶) حضرت عبید اللہ بن یزید، اپنے والد کے واسطہ سے ام ایوب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض ترکاری میں سے کھانا بنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند کیا اور فرمایا: ''میں تم جیسا نہیں ہوں، میں اپنے ساتھی کو اذیت دینے سے خوف کھاتا ہوں۔''

(٢٤٩٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ ، فَلاَ يَقْرَبَ الْمَسْجِدَ حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا ، يَعْنِي الثُّومَ.

(۲۴۹۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس ترکاری (یعنی تھوم) میں سے کھائے تو وہ اس وقت تک مسجد کے قریب نہ آئے جب تک اس کی بُو ختم نہ ہو جائے۔''

(۲٤۹٦۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ طَبَّاخِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كَانَ حُذَيْفَةُ يَأْمُرُنِي أَنْ لاَ أَجْعَلَ فِي طَعَامِهِ كُرَّاثًا.

(۲۴۹۶۸) حضرت حذیفہ کے باورچی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مجھے حکم کرتے تھے کہ میں ان کے کھانے میں کُراث (خاص تیز بُو والی سبزی) نہ ڈالا کروں۔

(۲٤۹٦۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَنْ أَكَلَ الثُّومَ ، فَلاَ يَقْرَبْنَا ثَلاَثًا.

(۲۴۹۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو شخص تھوم کھائے تو وہ ہمارے پاس تین (دن) نہ آئے۔

(۲٤۹۷۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنَ الْمُغِيرَةِ رِيحَ ثُومٍ ، فَقَالَ : أَلَمْ أَنْهَكُمْ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُدْخِلَنَّ يَدَكَ ، قَالَ : وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ ، أَوْ قَمِيصٌ ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَإِذَا عَلَى صَدْرِهِ عِصَابٌ ، قَالَ : أَرَى لَكَ عُذْرًا.

(۲۴۹۷۰) حضرت ابی بردہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مغیرہ سے تھوم کی بُو محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟'' تو اُنہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو قسم ہے کہ آپ اپنے ہاتھ کو (جبہ یا قمیص میں) ضرور داخل کریں گے۔ اور ان پر (اس وقت) جبہ یا قمیص تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ داخل کیا تو ان پر پٹی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیے عذر ہے۔''

(۲٤۹۷۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي الرَّبَابِ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرَةٍ فَقَالَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ ، فَلاَ يَقْرَبَنَّ مُصَلاَّنَا.

(۲۴۹۷۱) حضرت ابو الرباب، حضرت معقل بن یسار کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے انہیں یہ کہتے سنا۔ کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس درخت میں سے کھائے تو وہ ہماری نماز گاہ کے قریب نہ آئے۔''

(۲٤۹۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَى الْحَسَنُ مَعَ أُمِّهِ كُرَّاثًا ، فَقَالَ : يَا أُمَّتَاهُ ، أَلْقِ هَذِهِ الشَّجَرَةَ الْخَبِيثَةَ.

(۲۴۹۷۲) حضرت معتمر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے پاس کُراث کو دیکھا تو کہا۔ اے اماں جان! اس گندے درخت کو پھینک دیں۔

(۲٤۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ ، فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ، أَوْ قَالَ : الْمَسْجِدَ.

(۲۴۹۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس ترکاری میں سے کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے'' یا فرمایا: ''وہ مسجد کے قریب نہ آئے۔''

(۲٤۹۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : أَكَلْتُ ثُومًا ثُمَّ أَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَجَدْته قَدْ سَبَقَنِي بِرَكْعَةٍ ، فَلَمَّا صَلَّى قُمْتُ أَقْضِي ، فَوَجَد الرِّيحَ ، فَقَالَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةَ ، فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا ، قَالَ الْمُغِيرَةُ : فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلاَةَ أَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي عُذْرًا ، نَاوِلْنِي يَدَك ، قَالَ : فَوَجَدْتُهُ وَاللَّهِ سَهْلاً ، فَنَاوَلَنِي يَدَهُ ، فَأَدْخَلْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَوَجَدَهُ مَعْصُوبًا ، فَقَالَ : إِنَّ لَكَ عُذْرًا.

(۲۴۹۷۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے تھوم کھایا پھر میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے ایک رکعت پڑھ چکے تھے۔ چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی تو میں کھڑا ہوا اور اپنی رہ جانے والی رکعت پڑھنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بُو محسوس کی تو فرمایا: ''جو شخص اس ترکاری میں سے کھائے تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ جب تک اس کہ اس کی بُو نہ چلی جائے۔'' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس جب میں نے نماز پوری کر لی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی عذر ہے۔ آپ مجھے اپنا ہاتھ عنایت فرمائیں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ بخدا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت نرم پایا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا ہاتھ تھما دیا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اپنے سینہ کی طرف لے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پٹی باندھی ہوئی محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً تمہارے لیے یہ عذر ہے۔''

(۲٤۹۷٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ قُمَيْمٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ، يَعْنِي الثُّومَ.

(۲۴۹۷۵) حضرت شریک بن حنبل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس گندی ترکاری کو کھائے (یعنی تھوم کو کھائے) تو پھر وہ ہماری جائے نماز کے قریب نہ آئے۔''

(۲٤۹۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : إِنَّكُمْ لَتَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لاَ أَرَاهُمَا إِلاَّ خَبِيثَتَيْنِ . هَذَا الثُّومُ ، وَهَذَا الْبَصَلُ ، كُنْت أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ ، فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ ، فَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا لاَ بُدَّ فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا. (مسلم ۳۹۷۔ احمد ۱/ ۲۷)

(۲۴۹۷۶) حضرت معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ تم لوگ دو درخت ایسے کھاتے ہو جن کو میں گندا سمجھتا ہوں۔ یہ تھوم اور پیاز ہے۔ میں تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اس آدمی کو دیکھتا کہ جس سے اس کی بُو آتی ہوتی تھی کہ اس کو ہاتھ سے پکڑا جاتا اور اس کو بقیع کی طرف باہر نکال دیا جاتا۔ پھر بھی تم میں سے جو اس کو ناگزیر طور پر کھائے تو اس کو چاہئے کہ وہ ان (کی بو) کو پکا کر مار ڈالے۔

(٢٤٩٧٧) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمَاعِيِّ ؛ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ فِيهِ بَصَلاً فَكُلُوهُ ، وَكَرِهْتُ أَكْلَهُ مِنْ أَجْلِهِ ، يَعْنِي الْمَلَكَ ، وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكُلُوهُ. (مسلم ۱۷۰۔ احمد ۵/ ۴۱۳)

(۲۴۹۷۷) حضرت ابورُہم سماعی سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب نے انہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس میں (کھانے میں) پیاز ہے لیکن تم اس کو کھالو۔ اور میں اس کے کھانے کو اس (فرشتہ) کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔ البتہ تم کھا سکتے ہو۔''

(٢٤٩٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَ الثُّومِ ، وَالْبَصَلِ ،وَالْكُرَّاثِ.

(۲۴۹۷۸) حضرت ہشام، حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ تھوم، پیاز اور کراث کے کھانے کے ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٩٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَا يَسُرُّنِي أَنِّي أَكَلْتُهُ ، يَعْنِي الثُّومَ ، وَلاَ أَنَّ لِي زِنَتَهُ ذَهَبًا.

(۲۴۹۷۹) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میں اس کو (یعنی تھوم کو) کھاؤں اور نہ یہ بات کہ مجھے اس کے ہم وزن سونا ملے۔

(٢٤) فِي الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

دو دو کھجوریں ملانے کے بارے میں

(٢٤٩٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَانِ ، إِلاَّ أَنْ تَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَكَ. (بخاری ۵۴۴۶۔ ترمذی ۱۸۱۴)

(۲۴۹۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دو کھجوروں کے) ملانے سے منع کیا ہے مگر یہ کہ تم اپنے ساتھیوں سے اجازت لے لو۔

(٢٤٩٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ دِهْقَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَأْكُلُ التَّمْرَ كَفًّا كَفًّا.

(۲۴۹۸۱) حضرت موسیٰ بن دہقان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو ہتھیلیوں میں کھجوریں بھر کر کھاتے دیکھا ہے۔

(۲٤۹۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي جَحْشٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ أَكَلَ مَعَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ قَارَنْتُ فَقَارِنُوا.

(۲۴۹۸۲) حضرت ابو جحش، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھجوریں کھائیں تو فرمایا: میں ملا رہا ہوں، تم بھی ملا کر کھاؤ۔

(۲٤۹۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ عَبَّادٍ ، عَنْ أُمِّهَا ، قَالَتْ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ ؟ فَقَالَتْ : لَوْ كَانَ حَلاَلاً كَانَ دَنَاءَةً.

(۲۴۹۸۳) حضرت حبیبہ بنت عباد، اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دو کھجوروں کے ملانے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ اگر یہ کام حلال ہو تب بھی یہ کمینگی ہے۔

(۲۵) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ التَّمْرَ فِي أَهْلِهِ

جو حضرات، اپنے گھر میں کھجور رکھنے کو مستحب سمجھتے ہیں

(۲٤۹۸٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلاَءَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الرِّجَالِ ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَائِشَةُ ، بَيْتٌ لَيْسَ فِيهِ تَمْرٌ جِيَاعٌ أَهْلُهُ. (مسلم ۱۵۳۔ ابو داؤد ۳۸۲۷)

(۲۴۹۸۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عائشہ رضی اللہ عنہا! وہ گھر والے بھوکے ہوتے ہیں جن کے گھر میں کھجور نہ ہو"

(۲٤۹۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لاَ يُفَارِقَ بُيُوتَهُمُ التَّمْرُ . قَالَ إِبْرَاهِيمُ : وَسَأُفَسِّرُهُ : كَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِمُ الدَّاخِلُ فَأَرَادُوا كَرَامَتَهُ ، فَحَبَسُوهُ وَقَرَّبُوهُ مِنْ قَرِيبٍ . فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ أَكْرَمُوهُ ، وَإِنْ لَمْ يَأْكُلْ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُمْ

قَالَ إِبْرَاهِيمُ : وَأُخْرَى : يَجِيءُ السَّائِلُ وَلَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْبَيْتِ خُبْزٌ ، وَلاَ يُوَاتِي أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَحْثُوا لَهُ مِنَ الدَّقِيقِ وَالْحِنْطَةِ . فَيُعْطُونَهُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ وَنَحْوَ ذَلِكَ ، فَيُغْنِي عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ، وَيَسْتَقِيمُ بِهِ السَّائِلُ.

(۲۴۹۸۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ پہلے لوگ اس بات کو محبوب رکھتے تھے کہ ان کے گھروں سے کھجور ختم نہ ہو۔ حضرت ابراہیم کہتے ہیں۔ میں اس کی تفسیر بیان کرتا ہوں جب ان لوگوں کے ہاں کوئی داخل ہوتا اور وہ اس کی عزت و اکرام کرنا چاہتے تو اس

کو روک لیتے اور اس کو کھانا پیش کرتے۔ پس اگر وہ اس کو کھالیتا تو اس کا اکرام کرتے اور اگر وہ اس کو نہ کھاتا تو یہی ان کے لئے کفایت کر جاتا۔ حضرت ابراہیم کہتے ہیں۔ ایک دوسری تشریح کے مطابق، کوئی سائل آتا اور گھر والوں کے پاس روٹی نہ ہوتی اور وہ گھر والے، خود کو اس بات پر آمادہ پاتے کہ اس سائل کو گندم یا آٹے میں سے دیں تو وہ اس کو ایک، دو کھجوریں وغیرہ دے دیتے۔ پس یہ گھر والوں کو بھی کفایت کر جاتی اور سائل کا کام بھی چل جاتا۔

(۲٤۹۸٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُقْعِيًا تَمْرًا. (مسلم ۱۶۱۶۔ ابوداؤد ۳۷۶۵)

(۲۴۹۸۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کھجوریں کھاتے دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پنڈلی اور ران کو ملا کر کھڑا کیا ہوا تھا اور کولہوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

(۳٦) فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر بسم اللہ پڑھنا

(۲٤۹۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا ، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا. (مسلم ۸۹۔ ترمذی ۱۸۱۶)

(۲۴۹۸۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہوتے ہیں اس بات پر کہ وہ کوئی لقمہ کھائے تو اس پر اللہ کی تعریف کرے یا پانی کا گھونٹ پیئے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے۔

(۲٤۹۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنُ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِتْرِيسِ بْنِ عُرْقُوبٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ قَالَ حِينَ يُوضَعُ طَعَامُهُ : بِسْمِ اللهِ خَيْرُ الأَسْمَاءِ ، لِلَّهِ مَا فِي الأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ ، لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِيهِ بَرَكَةً وَعَافِيَةً وَشِفَاءً ، فَلاَ يَضُرُّهُ ذَلِكَ الطَّعَامُ مَا كَانَ.

(۲۴۹۸۸) حضرت عتریس بن عُرقوب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا: جو شخص کھانا رکھتے جاتے وقت یہ کہے۔ (ترجمہ) شروع اللہ کے نام سے جو بہترین نام ہے۔ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے وہ اللہ کے لئے ہے۔ اس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں دیتی۔ اے اللہ! اس کھانے میں برکت، عافیت اور شفاء پیدا فرما۔ تو یہ کھانا جیسا بھی ہو نقصان نہیں دیتا۔

(۲۴۹۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا طَعِمْتَ فَنَسِيتَ أَنْ تُسَمِّيَ ، فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ.

(۲۴۹۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تم کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھنا بھول جاؤ تو یہ کہو۔ بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ.

(۲۴۹۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى طَعَامِهِ وَحَمِدَهُ عَلَى آخِرِهِ ، لَمْ يُسْأَلْ عَنْ نَعِيمِ ذَلِكَ الطَّعَامِ.

(۲۴۹۹۰) حضرت تمیم بن سلمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ جب آدمی اپنے کھانے پر اللہ کا نام لے اور آخر میں اللہ کی تعریف کرے تو اس آدمی سے اس کھانے کی نعمتوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔

(۲۴۹۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ : كَانَ سَلْمَانُ إِذَا طَعِمَ يَقُول : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا الْمُؤْونَةَ ، وَأَوْسَعَ لَنَا الرِّزْقَ.

(۲۴۹۹۱) حضرت حارث بن سوید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان جب کھانا کھا لیتے تو کہتے۔ (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو ہمارے لیے مشقتوں سے کفایت کر گیا اور ہمیں خوب وسیع رزق دیا۔

(۲۴۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ، عَنْ مَوْلًى لأَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا ، وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ. (ترمذی ۳۴۵۷۔ ابوداؤد ۳۸۴۲)

(۲۴۹۹۲) حضرت ابو سعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو یہ کہتے۔ (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(۲۴۹۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ ، قَالَ سُبْحَانَكَ مَا أَحْسَنَ مَا تُبْلِينَا ، سُبْحَانَكَ مَا أَحْسَنَ مَا تُعْطِينَا ، رَبَّنَا وَرَبَّ أَبْنَائِنَا ، وَرَبَّ آبَائِنَا الأَوَّلِينَ ، قَالَ : ثُمَّ يُسَمِّي اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ، وَيَضَعُ يَدَهُ.

(۲۴۹۹۳) حضرت ہلال، حضرت عروہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب کھانا رکھ دیا جاتا تو آپ رحمہ اللہ کہتے۔ تو پاک ہے۔ کس قدر خوبصورت ہے۔ تو پاک ہے۔ کس قدر خوبصورت اشیاء تو نے ہمیں عطا کیں ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے بچوں کے پروردگار اور اے ہمارے پہلے آباؤ اجداد کے پروردگار، راوی کہتے ہیں۔ پھر وہ اللہ جل شانہ کا نام لیتے اور اپنا ہاتھ (کھانے پر) رکھتے۔

(۲۴۹۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهُ قَدَّمَ

إِلَيْهَا طَعَامٌ ، فَقَالَتْ :ائْتَدِمُوهُ ، فَقَالُوا :وَمَا إِدَامُهُ ؟ قَالَتْ :تَحْمَدُونَ اللَّهَ عَلَيْهِ إِذَا فَرَغْتُمْ.

(۲۴۹۹۴) حضرت ذکوان ابی صالح، حضرت عائشہ ؓ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ کو کھانا پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کے ساتھ سالن بھی بنالو۔ لوگوں نے پوچھا۔ اس کا سالن کیا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا: جب تم فارغ ہو چکو تو اللہ تعالیٰ کی اس پر تعریف کرو۔

(٢٤٩٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :كَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا ، وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ.

(۲۴۹۹۵) حضرت اسماعیل بن ابی سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابو سعید خدری ؓ کے پاس کھانا رکھا جاتا تو آپ ؓ کہتے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(٢٤٩٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ بِمِثْلِهِ.

(۲۴۹۹۶) حضرت اسماعیل بن ابی سعید، اپنے والد سے ایسی ہی روایت بیان کرتے ہیں۔

(٢٤٩٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ ، عَنِ ابْنِ أَعْبَدَ ، أَوِ ابْنِ مَعْبَدٍ ، قَالَ قَالَ عَلِيٌّ :تَدْرِي مَا حَقُّ الطَّعَامِ ؟ قُلْتُ :وَمَا حَقُّهُ ؟ قَالَ :تَقُولُ بِسْمِ اللهِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا ، قَالَ : تَدْرِي مَا شُكْرُهُ ؟ قُلْتُ :وَمَا شُكْرُهُ ؟ قَالَ :تَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا.

(۲۴۹۹۷) حضرت ابن اعبد ...... یا ابن معبد ...... سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: تمہیں پتہ ہے کہ کھانے کا حق کیا ہے؟ میں نے پوچھا: اس کا کیا حق ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا: تم کہو۔ بسم اللہ! اے اللہ! جو کچھ آپ ہمیں رزق دیں اس میں برکت (بھی) دیں۔ حضرت علی ؓ نے کہا۔ جانتے ہو کہ کھانے کا شکر کیا ہے؟ میں نے پوچھا۔ اس کا شکر کیا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا: تم کہو۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور ہمیں پلایا اور جس نے ہمیں مسلمان بنایا۔

(٢٤٩٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا.

(۲۴۹۹۸) حضرت ابراہیم تیمی کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(٢٤٩٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا الْمُؤْنَةَ ، وَأَحْسَنَ لَنَا الرِّزْقَ.

(۲۴۹۹۹) حضرت ابراہیم تیمی کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو ہمیں مشقت سے کفایت کرتا ہے اور ہمیں اچھا رزق دیتا ہے۔

(۲۵۰۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي لاَ يُؤْتَى بِطَعَامٍ وَلاَ شَرَابٍ ، حَتَّى الشَّرْبَةَ مِنَ الدَّوَاءِ ، فَيَطْعَمُهُ ، أَوْ يَشْرَبُهُ حَتَّى يَقُولَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا ، وَأَطْعَمَنَا ، وَسَقَانَا وَنَعَّمَنَا ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُمَّ أَلْفَتْنَا نِعْمَتُكَ بِكُلِّ شَرٍّ ، وَأَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا مِنْهَا بِكُلِّ خَيْرٍ ، نَسْأَلُكَ تَمَامَهَا وَشُكْرَهَا ، لاَ خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُكَ ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ ، إِلَهَ الصَّالِحِينَ ، وَرَبَّ الْعَالَمِينَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، مَا شَاءَ اللَّهُ ، لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ .

(۲۵۰۰۰) حضرت ہشام سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میرے والد کے پاس کوئی کھانا یا مشروب نہیں لایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ دوائی کا ایک گھونٹ بھی لایا جاتا۔ جس کو وہ کھاتے یا پیتے تو یہ کہتے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں کھلایا۔ ہمیں پلایا اور ہمیں نعمتوں سے نوازا۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! تیری نعمتوں نے ہمیں ہر شر کے باوجود ہمیں پالیا اور ہم نے صبح و شام مکمل خیر کے ساتھ کی۔ ہم آپ سے مکمل نعمتوں اور ان کے شکریہ کا سوال کرتے ہیں۔ آپ کی (عطا کردہ) خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں ہے۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اے صالحین کے معبود! اے جہانوں کے پروردگار۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ (وہی ہوتا ہے) جو اللہ چاہتا ہے۔ طاقت اللہ کی طرف سے ہے۔ اے اللہ! آپ نے ہمیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت دیجئے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیجئے۔

(۲۵۰۰۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَشْبَعْتَ وَأَرْوَيْتَ فَهَنِّنَا ، وَرَزَقْتَنَا فَأَكْثَرْتَ وَأَطْيَبْتَ فَزِدْنَا.

(۲۵۰۰۱) حضرت عطاء بن السائب، حضرت سعید بن جبیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ جب اپنے کھانے سے فارغ ہو جاتے تو کہتے۔ (ترجمہ) اے اللہ! آپ نے (ہمیں) سیر کر دیا ہے اور آپ نے (ہمیں) سیراب کر دیا ہے پس آپ (اس کو) ہمارے لیے خوشگوار بنا دیجئے اور آپ نے ہمیں رزق دیا اور بہت دیا اور خوب دیا پس ہمیں اور عطا فرمائیے۔

(۲۵۰۰۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَسَمَّيْتَ فَكُلْ مَا جِيءَ بِهِ ، فَإِنَّهُ يُجْزِئُكَ التَّسْمِيَةُ الأُولَى.

(۲۵۰۰۲) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ جب کھانا رکھ دیا جائے تو تم (ایک مرتبہ) بسم اللہ پڑھ دو تو پھر جو بھی لایا جائے تم اس کو کھالو اور تمہارے لیے وہی پہلی بسم اللہ کفایت کر جائے گی۔

(۲۷) مَنْ كَانَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا

جو لوگ تکیہ لگا کر کھاتے تھے

(۲۵۰۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا.

(۲۵۰۰۳) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بتایا جس نے (خود) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو تکیہ لگا کر کھاتے دیکھا تھا۔

(۲٥٠٠٤) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَا أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا قَطُّ إِلاَّ مَرَّةً ، قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ.

(۲۵۰۰۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مرتبہ تکیہ لگا کر کھانا کھایا تھا اور فرمایا تھا: ''اے اللہ! یقیناً میں تیرا بندہ ہوں اور تیرا رسول ہوں۔''

(۲٥٠٠٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ هَاهُنَا ، إِذَا هُوَ بِمَسْلَحَةٍ لآلِ فَارِسٍ ، عَلَيْهِمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : هزارمرد ، قَالَ : فَذَكَرُوا مِنْ عِظَمِ خَلْقِهِ وَشَجَاعَتِهِ ، قَالَ : فَقَتَلَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، ثُمَّ دَعَا بِغَدَائِهِ فَتَغَدَّى وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى جِيفَتِهِ ، يَعْنِي جَسَدَهُ.

(۲۵۰۰۵) حضرت حصین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ یہاں پر تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کا گزر اہل فارس کی ایک چوکی پر ہوا جہاں ان پر ایک مرد نگران تھا جس کو ''ہزار مرد'' کہا جاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں پس لوگوں نے اس کی جسامت کا حجم اور اس کی شجاعت کا ذکر کیا۔ راوی کہتے ہیں، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ناشتہ منگوایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے مردار جسم پر تکیہ لگائے ہوئے ناشتہ کیا۔

(۲٥٠٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ كُنَّا نَأْكُلُ وَنَحْنُ مُتَّكِئُونَ.

(۲۵۰۰۶) حضرت عطاء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ کھایا کرتے تھے درانحالیکہ ہم تکیہ لگائے ہوتے تھے۔

(۲٥٠٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَأْكُلُوا تُكَأَةً ، مَخَافَةَ أَنْ تَعْظُمَ بُطُونُهُمْ.

(۲۵۰۰۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ تکیہ لگا کر کھانے کو اس خوف سے ناپسند کرتے تھے کہ کہیں ان کے پیٹ نہ بڑھ جائیں۔

(۲٥٠٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا.

(۲۵۰۰۸) حضرت ابو ہلال سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین کو تکیہ لگائے کھاتے دیکھا ہے۔

(۲٥٠٠٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، يَرْفَعُهُ ، قَالَ : أَمَّا أَنَا فَلاَ آكُلُ مُتَّكِئًا.

(بخاری ۵۳۹۸۔ ترمذی ۱۸۳۰)

(۲۵۰۰۹) حضرت ابوجحیفہ سے روایت ہے اور وہ اس کو مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ بہر حال میں تو تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

(۲٥٠١٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حُسَامُ بْنُ مِصَكٍّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَبِيدَةَ

فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا ؟ فَأَكَلَ مُتَّكِئًا .

(۲۵۰۱۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبیدہ کے ہاں حاضر ہوا اور ان سے میں نے تکیہ لگا کر کھانے والے شخص کے متعلق سوال کیا؟ تو انہوں نے مجھے تکیہ لگا کر کھا کر دکھایا۔

(۲۸) الرَّجُلُ يَشْتَرِي لأَهْلِهِ اللَّحْمَ

جو شخص اپنے اہل خانہ کے لئے گوشت خریدتا ہے

(۲۵۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : رَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَعَ رَجُلٍ دَرَاهِمَ ، فَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ تَصْنَعُ بِهَذِهِ الدَّرَاهِمِ ؟ فَقَالَ : هَذِهِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَلاَثُونَ دِرْهَمًا ، أُرِيدُ أَنْ أَشْتَرِيَ بِهَا سَمْنًا لِرَمَضَانَ ، فَقَالَ : تَجْعَلُهُ فِي السُّكُرُّجَةِ وَتَأْكُلُهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : اذْهَبْ فَادْفَعْهَا إِلَى امْرَأَتِكَ ، وَمُرْهَا أَنْ تَشْتَرِيَ كُلَّ يَوْمٍ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ .

(۲۵۰۱۱) حضرت ابو عمرو الشیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے پاس کچھ دراہم دیکھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم ان دراہم سے کیا کرو گے؟ اس آدمی نے کہا اے ابو عبد الرحمٰن! یہ تیس دراہم ہیں، میرا ارادہ یہ ہے کہ میں ان سے ماہِ رمضان کے لئے گھی خرید لوں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا، تم اُس گھی کو چھوٹی رکابی میں ڈالو گے اور پھر اس کو کھاؤ گے؟ اس آدمی نے کہا۔ جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اور یہ دراہم تم اپنی بیوی کو دے دو اور اس سے کہو کہ وہ ہر روز ایک درہم کا گوشت خریدے تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

(۲۵۰۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، قَالَ : مَرَّ جَابِرٌ عَلَى عُمَرَ بِلَحْمٍ قَدِ اشْتَرَاهُ بِدِرْهَمٍ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : مَا هَذَا ؟ قَالَ : اشْتَرَيْتُهُ بِدِرْهَمٍ ، قَالَ : أَكُلَّمَا اشْتَهَيْتَ شَيْئًا اشْتَرَيْتَهُ ؟ لاَ تَكُنْ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الآيَةِ : ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمَ الدُّنْيَا﴾ .

(۲۵۰۱۲) حضرت اعمش، اپنے بیان کرنے والے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور ان کے پاس گوشت تھا جو انہوں نے ایک درہم میں خریدا تھا۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں نے اس کو ایک درہم میں خریدا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا جب بھی تمہیں کسی چیز کی خواہش ہوتی ہے تم اس کو خرید لیتے ہو؟ تم اس آیت کے مصداق لوگوں میں سے نہ بنو۔ (ترجمہ) تم نے اپنی لذتوں کو دنیا کی زندگی میں استعمال کر چکے۔

(۲۵۰۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ نِصْفُ دِرْهَمٍ لَحْمًا .

(۲۵۰۱۳) حضرت حمزہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ کے ہاں ہر روز نصف درہم کا گوشت آتا تھا۔

(٢٥٠١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّة ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَصْنَعُ طَعَامًا يَحْضُرُهُ ، فَلاَ يَأْكُلُ مِنْهُ فَلاَ يَأْكُلُونَ ، فَقَالَ : مَا شَأْنُهُمْ لاَ يَأْكُلُونَ ؟ فَقَالُوا : إِنَّكَ لاَ تَأْكُلُ فَلاَ يَأْكُلُونَ ، فَأَمَرَ بِدِرْهَمٍ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ صُلْبِ مَالِهِ فَأَنْفَقَهَا فِي الطَّبْخِ ، فَأَكَلَ وَأَكَلُوا.

(۲۵۰۱۴) حضرت جابر بن ابی سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کھانا بنایا کرتے تھے۔ (ان کے لئے) جوان کے پاس حاضر ہوتے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے نہیں کھایا تو لوگوں نے بھی نہیں کھایا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے پوچھا، تمہیں کیا ہوا ہے کہ یہ لوگ کھاتے نہیں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ آپ نے نہیں کھایا تو انہوں نے بھی نہیں کھایا۔ چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے اپنے خاص مال سے روزانہ کی بنیاد پر ایک درہم کا حکم دیا جس کو پکانے میں خرچ کیا جاتا تھا پھر آپ رحمہ اللہ نے بھی کھانا کھایا اور دیگر لوگوں نے بھی کھایا۔

(٢٥٠١٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، وَالْفَضْلُ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ الشَّعْبِيُّ يَشْتَرِي كُلَّ جُمُعَةٍ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا.

(۲۵۰۱۵) حضرت ابو اسحق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ ہر جمعہ کو ایک درہم کا گوشت خریدتے تھے۔

(٢٥٠١٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : يَكْفِي أَهْلَ الْبَيْتِ فِي الشَّهْرِ بِثَلاَثَةِ دَرَاهِمَ لَحْمٍ.

(۲۵۰۱۶) حضرت ابو اسحق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک گھر والوں کو مہینہ میں تین دراہم کا گوشت کفایت کرتا ہے۔

(٢٥٠١٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : كَانَ لِعَلِيٍّ امْرَأَتَانِ ، كَانَ يَشْتَرِي كُلَّ يَوْمٍ لِهَذِهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ لَحْمًا ، وَلِهَذِهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ لَحمًا.

(۲۵۰۱۷) حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ ہر روز آدھے درہم کا گوشت ایک کے لئے اور آدھے درہم کا گوشت دوسرے کے لئے خریدا کرتے تھے۔

(٣٩) مَنْ كَرِهَ مُدَاوَمَةَ اللَّحْمِ

جو حضرات گوشت کی مداومت کو ناپسند کرتے تھے

(٢٥٠١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِبَنِيهِ : لاَ تُدِيمُوا أَكْلَ اللَّحْمِ ، وَلاَ تُلْظُوا بِالْمَاءِ الْعَذْبِ ، وَلاَ تُدِيمُوا لُبْسَ الْقَمِيصِ.

(۲۵۰۱۸) حضرت حزام بن ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں سے کہا، تم گوشت کھانے میں مداومت نہ کرو اور تم میٹھا پانی پینے میں کثرت نہ کرو اور تم دواماً قمیص نہ پہنو۔

(۲۵۰۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : يَا بَنِي تَمِيمٍ ، لاَ تُدِيمُوا أَكْلَ اللَّحْمِ ، فَإِنَّ لَهُ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ.

(۲۵۰۱۹) حضرت قعقاع بن حکیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اے بنوتمیم! تم گوشت کھانے کی مداومت نہ کرو، کیونکہ گوشت کی بھی درندگی ہوتی ہے جیسا کہ شراب کی درندگی ہوتی ہے۔

(۲۵۰۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُعَابُ بِأَنْ لاَ يَصْبِرَ عَنِ اللَّحْمِ.

(۲۵۰۲۰) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یقیناً (کسی) آدمی کو اس بات پر معیوب کہا جاتا تھا کہ وہ گوشت سے صبر نہیں کرسکتا تھا۔

(۳۰) الأَكْلُ مَعَ الْمَجْذُومِ

جذام والے آدمی کے ساتھ کھانا

(۲۵۰۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ؛ أَنَّ سَلْمَانَ كَانَ يَصْنَعُ الطَّعَامَ مِنْ كَسْبِهِ، فَيَدْعُو الْمَجْذُومِينَ فَيَأْكُلُ مَعَهُمْ.

(۲۵۰۲۱) حضرت ابن بریدۃ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان، بذات خود اپنی کمائی سے کھانا تیار کرتے پھر جذام والوں کو بلاتے اوران کے ہمراہ کھانا کھاتے۔

(۲۵۰۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَأْكُلُ مَعَ مَجْذُومٍ ، فَجَعَلَ يَضَعُ يَدَهُ مَوْضِعَ يَدِ الْمَجْذُومِ.

(۲۵۰۲۲) ایک آدمی سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جذام والے آدمی کے ساتھ کھانا کھاتے دیکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، جذام والے کے ہاتھ کی جگہ اپنا ہاتھ رکھ رہے تھے۔

(۲۵۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَفْدٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ ، فَدَنَا الْقَوْمُ وَتَنَحَّى رَجُلٌ بِهِ هَذَا الدَّاءُ ، يَعْنِي : الْجُذَامَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : ادْنُهْ ، فَدَنَا ، فَقَالَ : كُلْ ، فَأَكَلَ وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَضَعُ يَدَهُ مَوْضِعَ يَدِهِ.

(۲۵۰۲۳) حضرت عبد الرحمن بن قاسم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلہ ثقیف کا ایک وفد آیا، چنانچہ کھانا لایا گیا تو سب لوگ قریب ہوگئے اور ایک آدمی جس کو یہ جذام والی بیماری تھی ایک طرف ہوگیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا قریب ہوجاؤ، چنانچہ وہ قریب ہوگیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کھاؤ۔ پس اس نے کھایا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کی جگہ رکھنا شروع کیا۔

(٢٥٠٢٤) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي قَصْعَةٍ ، فَقَالَ : كُلْ ، بِسْمِ اللهِ ثِقَةً بِاللَّهِ ، وَتَوَكُّلاً عَلَى اللهِ. (ابوداؤد ٣٩٢١- ابن ماجه ٣٥٤٢)

(۲۵۰۲۴) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جذام والے آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے ساتھ پیالہ میں شامل کیا اور فرمایا: ''کھاؤ، بسم اللہ، اللہ پر اعتماد اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے۔''

(٢٥٠٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ أَسْوَدُ بِهِ جُدَرِيٌّ قَدْ تَقَشَّرَ ، لاَ يَجْلِسُ إِلَى جَنْبِ أَحَدٍ إِلاَّ أَقَامَهُ ، فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ.

(۲۵۰۲۵) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک سیاہ رنگ، چیچک زدہ آدمی آیا، جس کے چھلکے اُتر رہے تھے۔ وہ جس کے پہلو میں بیٹھتا وہی اس کو اٹھا دیتا تھا، لیکن جناب نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔

(٢٥٠٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَزِقَ بِابْنِ عَبَّاسٍ مَجْذُومٌ ، فَقُلْتُ لَهُ : تَلْزَقُ بِمَجْذُومٍ ؟ قَالَ : فَامْضِي ، فَلَعَلَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَمِنْكَ.

(۲۵۰۲۶) حضرت عکرمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ایک مجذوم چمٹ گیا تو میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجذوم کے ساتھ چمٹے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: چھوڑو، ہوسکتا ہے کہ وہ تم سے اور مجھ سے بہتر ہو۔

(٢٥٠٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، قَالَ : كَانُوا يَتَّقُونَ أَنْ يَأْكُلُوا مَعَ الأَعْمَى وَالأَعْرَجِ وَالْمَرِيضِ ، حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿لَيْسَ عَلَى الأَعْمَى حَرَجٌ وَلاَ عَلَى الأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلاَ عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ﴾.

(۲۵۰۲۷) حضرت مقسم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگ اندھے، لنگڑے اور مریض کے ہمراہ کھانا کھانے سے پرہیز کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ (ترجمہ) نابینا، اپاہج اور مریض پر کچھ حرج نہیں۔

(٢٥٠٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ لأَهْلِهِ : اصْنَعُوا لِي خَبِيصًا ، قَالَ : فَصَنَعُوا ، قَالَ : فَدَعَا رَجُلاً كَانَ بِهِ خَبَلٌ ، قَالَ : فَجَعَلَ الرَّبِيعُ يُلَقِّمُهُ وَلُعَابُهُ يَسِيلُ ، فَلَمَّا أَكَلَ وَخَرَجَ ، قَالَتْ لَهُ أَهْلُهُ : تَكَلَّفْنَا وَصَنَعْنَا فِيهِ ، أَطْعَمْتَهُ ؟ مَا يَدْرِي هَذَا مَا أَكَلَ ، قَالَ الرَّبِيعُ : لَكِنَّ اللَّهَ يَدْرِي.

(۲۵۰۲۸) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم میرے لیے کھجور اور گھی کا حلوہ تیار کرو۔ راوی کہتے ہیں۔ گھر والوں نے یہ تیار کر دیا۔ پھر انہوں نے ایک ایسے آدمی کو بلایا جس کو دیوانگی تھی۔ تو حضرت ربیع نے اس کو لقمہ بنا کر کھلانا شروع کیا حالانکہ اس کا تھوک بہہ رہا تھا۔ چنانچہ جب اس نے کھانا کھا لیا اور چلا گیا تو حضرت ربیع سے ان کی گھر والی نے کہا۔ ہم نے اس حلوہ کو بنانے میں اس قدر تکلف کیا اور آپ نے اس کو کھلا دیا؟ اس کو کیا معلوم کہ اس نے کیا کھایا ہے؟ حضرت ربیع

نے جواب دیا۔لیکن اللہ تعالیٰ کو تو معلوم ہے۔

(۲٥۰۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ لِي مَوْلًى مَجْذُومٌ، فَكَانَ يَنَامُ عَلَى فِرَاشِي ، وَيَأْكُلُ فِي صِحَافِي ، وَلَوْ كَانَ عَاشَ كَانَ بَقِيَ عَلَى ذَلِكَ.

(۲۵۰۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔وہ کہتی ہیں کہ میرا ایک مجذوم آزاد کردہ غلام تھا۔اور وہ میرے بستر پر سو جاتا تھا۔ اور میرے پیالہ میں کھالیتا تھا۔اگر وہ (اب) زندہ ہوتا تو اسی طرح (معاملہ) باقی ہوتا۔

(۳۱) مَنْ كَانَ يَتَّقِي الْمَجْذُومَ

جو حضرات مجذوم سے پرہیز کرتے تھے

(۲٥۰۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَشَرِيكٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ.

(مسلم ۱۲۶۔ احمد ۴/ ۳۸۹)

(۲۵۰۳۰) حضرت عمرو بن شرید، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنو ثقیف کے وفد میں ایک جذام زدہ شخص تھا۔تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ''ہم نے تمہیں بیعت کر لیا ہے، پس تم واپس چلے جاؤ۔''

(۲٥۰۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ ، فِرَارَكَ مِنَ الأَسَدِ. (بخاری ۴۱۷۔ احمد ۲/ ۴۴۳)

(۲۵۰۳۱) ایک شیخ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم جذام زدہ شخص سے یوں بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو۔''

(۲٥۰۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لاَ تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْذُومِينَ.

(بخاری ۴۱۷۔ احمد ۱/ ۲۳۳)

(۲۵۰۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جذام زدہ لوگوں کی طرف مسلسل نہ دیکھا کرو۔''

(۲٥۰۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَتَّقِيَ الْمَجْذُومَ.

(عبدالرزاق ۲۰۳۳۱)

(۲۵۰۳۳) حضرت خالد، حضرت ابو قلابہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہیں مجذوم سے پرہیز کرنا پسند تھا۔

(۳۲) مَنْ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

جو لوگ کہتے ہیں کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

(۲٥.۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

(بخاری ۵۳۹۴۔ مسلم ۱۶۳۱)

(۲۵۰۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

(۲٥.۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. (مسلم ۱۶۳۱۔ احمد ۳/ ۳۳۳)

(۲۵۰۳۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

(۲٥.۳٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

(ترمذی ۱۸۱۹۔ احمد ۲/ ۴۳۵)

(۲۵۰۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

(۲٥.۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : أَظُنُّ أَبَا خَالِدٍ الْوَالِبِيَّ ذَكَرَهُ عَنْ مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ.

(احمد ۶/ ۳۳۵۔ طبرانی ۱۳)

(۲۵۰۳۷) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

(۲٥.۳۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدٌ الأَغَرُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ جَهْجَاهٍ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ. (طبرانی ۲۱۵۲)

(۲۵۰۳۸) حضرت جہجاہ غفاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

(۳۳) مَنْ قَالَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الاثْنَيْنِ

جو حضرات کہتے ہیں کہ ایک کا کھانا دو کو کافی ہوتا ہے

(۲۵۰۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الاثْنَيْنِ ، وَطَعَامُ الاثْنَيْنِ يَكْفِي الأَرْبَعَةَ. (مسلم ۱۸۱۔ ترمذی ۱۸۲۰)

(۲۵۰۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا، دو آدمیوں کو کفایت کر جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا، چار کو کفایت کر جاتا ہے۔''

(۳٤) باب الشَّيئينِ يُؤْكَلُ أَحَدُهُمَا بِالآخرِ

ایسی دو چیزوں کا باب، جن میں سے ایک، دوسرے کے ساتھ کھائی جاتی ہے

(۲۵۰۴۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَأْكُلُ تَمْرًا وَيَتَمَجَّعُ لَبَنًا ، فَقَالَ : هَلُمَّ وَسَمِّ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَمِّيهِمَا الأَطْيَبَيْنِ. (احمد ۳/ ۴۷۴)

(۲۵۰۴۰) حضرت اسماعیل بن خالد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک آدمی کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ آدمی کھجور کھاتا تھا اور دودھ کا گھونٹ بھرتا تھا۔ اس نے کہا، آؤ بسم اللہ کرو کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ ان دونوں کو پاکیزہ کہا کرتے تھے۔

(۲۵۰۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ شَاتٍ ، وَفِي يَدِهِ شَرَابٌ ، فَنَاوَلَنِي فَقَالَ : اشْرَبْ ، قُلْتُ : وَمَا هُوَ ؟ قَالَ : ثُلُثٌ عَسَلٌ ، وَثُلُثٌ سَمْنٌ ، وَثُلُثٌ لَبَنٌ ، فَقُلْتُ : لاَ أُرِيدُهُ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّكَ لَوْ شَرِبْتَهُ لَمْ تَزَلْ دَفِيئًا شَبْعَانًا سَائِرَ يَوْمِكَ.

(۲۵۰۴۱) حضرت عطاء بن سائب، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں ایک سرد دن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے ہاتھ میں کوئی مشروب تھا۔ انہوں نے وہ مجھے دے دیا اور فرمایا: پیو! میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایک تہائی شہد ہے، ایک تہائی گھی ہے اور ایک تہائی دودھ ہے۔ میں نے عرض کیا میرا دل اس کو نہیں چاہتا۔ انہوں نے فرمایا تم اس کو اگر پی لو گے تو آج پورا دن گرمی کی حالت میں بھی سیراب رہو گے۔

(۲۵۰۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ ، وَخَيْثَمَةَ يَأْكُلاَنِ الْأَلْيَةَ بِعَسَلٍ.

(۲۵۰۴۲) حضرت علاء بن مسیّب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم اور حضرت خیثمہ کو شہد کے ساتھ گوشت کو کھاتے دیکھا۔

(۲۵۰٤۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ : رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَأْکُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

(۲۵۰۴۳) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ کھجور کھاتے دیکھا۔

(۲۵۰٤٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِیهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَأْکُلُ الْبِطِّیخَ بِالرُّطَبِ.

(ترمذی ۲۰۰۔ احمد ۳/ ۱۴۲)

(۲۵۰۴۴) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کھجور کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے۔

(۳۵) الرَّجُلُ یَرِدُ عَلَی الرَّجُلِ فَیُتْحِفُهُ بِالشَّیْءِ

کوئی آدمی کسی آدمی کے پاس آئے اور وہ اس کو کوئی شئی تحفہ کرے

(۲۵۰٤٥) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ أَبِی خَلْدَةَ ، قَالَ : أَتَیْنَا ابْنَ سِیرِینَ ، فَقَالَ : مَا أَدْرِی مَا أُطْعِمُكَ ، لَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ إِلاَّ وَفِی بَیْتِهِ ، ثُمَّ أَخْرَجَ لَنَا شُهْدَةً فَجَعَلَ یُطْعِمُنَا.

(۲۵۰۴۵) حضرت ابوخلدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہیں کیا کھلاؤں گا تم میں سے ہر ایک آدمی کے گھر میں وہ چیز موجود ہے، پھر انہوں نے ہمارے لئے خاص قسم کا شہد نکالا اور ہمیں کھلانے لگے۔

(۳٦) فِی لَحْمِ الْقِرْدِ

بندر کے گوشت کے بارے میں

(۲۵۰٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَیْسَ الْقِرْدُ مِنْ بَهِیمَةِ الأَنْعَامِ.

(۲۵۰۴۶) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندر ''بهيمة الانعام'' (چوپائے جانور) میں سے نہیں ہے۔

(۳۷) فِی لَحْمِ الْقُنْفُذِ

سیہہ کے گوشت کے بارے میں

(۲۵۰٤۷) حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ کَرِهَ الْقُنْفُذَ.

(۲۵۰۴۷) حضرت لیث، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیہہ کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۰۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ الْوَبْرِ بَأْسًا.

(۲۵۰۴۸) حضرت ابن طاؤس، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیہہ کو کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۳۸) فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانے کے بارے میں

(۲۵۰۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ. (مسلم ۱۵۴۶۔ ترمذی ۱۸۲۱)

(۲۵۰۴۹) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی۔ ہم (اس دوران) ٹڈی کھاتے تھے۔

(۲۵۰۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ شَبِيبٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، رَجُلٌ مِنْهُمْ ، سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ أَكْلِ الْجَرَادِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۵۰۵۰) حضرت شبیب، حضرت جندب کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کھانے کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

(۲۵۰۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ذُكِرَ لِعُمَرَ جَرَادٌ بِالرَّبَذَةِ ، فَقَالَ : لَوَدِدْتُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْهُ قَفْعَةً ، أَوْ قَفْعَتَيْنِ.

(۲۵۰۵۱) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مقام ربذہ میں ٹڈی کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس ٹڈی کے ایک یا دو ٹوکرے ہوں۔

(۲۵۰۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنَّ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ يَتَهَادَيْنَ الْجَرَادَ. (ابن ماجہ ۳۲۲۰)

(۲۵۰۵۲) حضرت حسن بن عبید اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو کہتے سُنا کہ حضرات امہات المومنین رضی اللہ عنہن، باہم ایک دوسرے کو ٹڈی، ہدیہ میں دیا کرتی تھیں۔

(۲۵۰۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنَقِّي لِعَلِيٍّ الْجَرَادَ، فَيَأْكُلُهُ.

(۲۵۰۵۳) حضرت حسن بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ٹڈی، صاف کرتے تھے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کو کھاتے تھے۔

(۲۵۰۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْجَرَادِ ؟ فَقَالَ : أَكَلَهُ عُمَرُ ، وَالْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ ، وَصُهَيْبٌ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : وَقَالَ عُمَرُ : وَدِدْت أَنَّ عِنْدِي قَفْعَةً ، أَوْ قَفْعَتَيْنِ.

(۲۵۰۵۴) حضرت داؤد بن ابی ہند سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ٹڈی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت مقداد بن اسود اور حضرت صُہیب اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کھایا ہے۔ راوی کہتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس ایک ٹوکرا یا دو ٹوکرے ہوں۔

(۲۵۰۵٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ ذَكَرَ الْجَرَادَ ، فَقَالَ : وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي مِنْهُ قَفْعَةً ، أَوْ قَفْعَتَيْنِ.

(۲۵۰۵۵) حضرت ابو وائل، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ٹڈی کا ذکر کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ ہمارے پاس ٹڈی کا ایک ٹوکرا یا دو ٹوکرے ہوں۔

(۲۵۰۵٦) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ زَائِدَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.

(۲۵۰۵۶) حضرت عمر کے بارے میں ایک اور روایت بھی ایسی منقول ہے۔

(۲۵۰۵۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، وَالْفَضْلُ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَأْكُلُ الْجَرَادَ.

(۲۵۰۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹڈی کو کھایا کرتے تھے۔

(۲۵۰۵۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ يَتَحَلَّبُ فُوهُ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : أَشْتَهِي جَرَادًا مَقْلِيًّا.

(۲۵۰۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھنی ہوئی ٹڈی کھانے کو دل کر رہا ہے۔

(۲۵۰۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ أَبِي غِفَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ : لَقَصْعَةٌ مِنْ جَرَادٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ.

(۲۵۰۵۹) حضرت مثنی بن سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید کو کہتے سُنا: مجھے ثرید کے (بھرے) پیالہ سے زیادہ ٹڈی سے (بھرا) پیالہ محبوب ہے۔

(۲۵۰٦۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبِي يَأْكُلُ الْجَرَادَ.

(۲۵۰۶۰) حضرت جعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ٹڈی کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔

(٢٥٠٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ ، عَنِ الأَخْضَرِ بْنِ الْعَجْلاَنِ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْجَرَادِ ؟ فَقَالَ : كُلْهُ مَقْلِيًّا بِزَيْتٍ.

(۲۵۰۶۱) حضرت اخضر بن عجلان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جُبیر سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: تم اس کو زیتون میں بھون کر کھاؤ۔

(٢٥٠٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ عَنِ الْجَرَادِ ؟ فَقَالَ : هُوَ طَيِّبٌ كَصَيْدِ الْبَحْرِ.

(۲۵۰۶۲) حضرت عبد الملک بن حارث، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سمندر کے شکار کی طرح بالکل پاکیزہ ہے۔

(٢٥٠٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ الْجَرَادِ بَأْسًا.

(۲۵۰۶۳) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت حسن ٹڈی کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۳۹) مَنْ كَانَ لاَ يَأْكُلُ الْجَرَادَ

جو حضرات ٹڈی نہیں کھاتے

(٢٥٠٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَتْ : كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَرَانَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ الْجَرَادَ فَلاَ يَنْهَانَا ، وَلاَ يَأْكُلُهُ ، فَلاَ أَدْرِي تَقَذُّرًا مِنْهُ ، أَوْ يَكْرَهُهُ ؟.

(۲۵۰۶۴) حضرت ابو سعید کی بیوی، حضرت زینب سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھتے تھے جبکہ ہم ٹڈی کھا رہے ہوتے تھے، پس آپ رضی اللہ عنہ ہمیں منع کرتے تھے اور نہ خود اس کو کھاتے تھے۔ لیکن مجھے یہ بات معلوم نہیں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ عمل اس سے گھن کھانے کی وجہ سے تھا یا آپ رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٥٠٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَأْكُلُ الْجَرَادَ ، قُلْتُ : مَا يَمْنَعُكَ مِنْ أَكْلِهِ ؟ قَالَ : أَسْتَقْذِرُهُ.

(۲۵۰۶۵) حضرت سعید بن مرجانہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، ٹڈی نہیں کھایا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا، آپ کو اس کے کھانے سے کیا چیز مانع ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس سے گھن آتی ہے۔

(٢٥٠٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَأْكُلُ الْجَرَادَ.

(۲۵۰۶۶) حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ٹڈی نہیں کھایا کرتے تھے۔

(۲۵.۶۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَأْكُلُ الْجَرَادَ يَتَقَذَّرُهُ.

(۲۵۰۶۷) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ ٹڈی کو بوجہ گھن محسوس کرنے کے نہیں کھاتے تھے۔

(۲۵.۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: أَكْثَرُ جُنُودِ اللهِ، لَا آكُلُهُ، وَلَا أَنْهَى عَنْهُ. (ابوداؤد ۳۸۰۷۔ ابن ماجه ۳۲۱۹)

(۲۵۰۶۸) حضرت ابوعثمان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے لشکروں میں سے سب سے کثرت والی ہے، میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔"

(۲۵.۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: الْجَرَادُ نَثْرَةُ حُوتٍ.

(۲۵۰۶۹) حضرت کعب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ٹڈی، مچھلی کی چھینک (کی پیداوار) ہے۔

(۲۵.۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: هُوَ نَثْرَةُ حُوتٍ.

(۲۵۰۷۰) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ مچھلی کی چھینک ہے۔

(۴۰) الطَّيْرُ يَقَعُ فِي الْقِدْرِ، فَيَمُوتُ فِيهَا

ہانڈی میں پرندہ گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے

(۲۵.۷۱) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي طَيْرٍ وَقَعَ فِي قِدْرٍ فَمَاتَ فِيهَا، قَالَ: يُصَبُّ الْمَرَقُ، وَيُؤْكَلُ اللَّحْمُ.

(۲۵۰۷۱) حضرت اشعث، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اُس پرندے کے بارے میں جو ہانڈی میں گر کر مر گیا ہو یہ حکم دیا، فرمایا: اس کا شوربہ گرادیا جائے گا اور گوشت کھالیا جائے گا۔

(۲۵.۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ طَيْرٍ وَقَعَ فِي قِدْرٍ وَهِيَ تَغْلِي، فَمَاتَ؟ فَقَالَ: يُهْرَاقُ الْمَرَقُ، وَيُؤْكَلُ اللَّحْمُ.

(۲۵۰۷۲) حضرت ایوب، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے اس پرندے کے بارے میں جو اُبلتی ہوئی ہانڈی میں گر کر مر گیا ہو، سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: شوربہ گرادیا جائے اور گوشت کھالیا جائے گا۔

(٤١) فِي الْجِرِّيِّ

بام مچھلی کے بارے میں

(۲٥۰۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شَوْذَبٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ الطَّبِيخِ ، قَالَتْ : أَرْسَلَتْنِي أُمِّي فَاشْتَرَيْتُ جِرِّيًّا فَجَعَلْته فِي زِنْبِيلٍ ، فَخَرَجَ رَأْسُهُ مِنْ جَانِبٍ وَذَنَبُهُ مِنْ جَانِبٍ ، فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَرَآهُ ، فَقَالَ : هَذَا كَثِيرٌ طَيِّبٌ يُشْبِعُ الْعِيَالَ.

(۲۵۰۷۳) حضرت عمرہ بنت طبیخ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میری والدہ نے مجھے بھیجا تو میں نے بام مچھلی خریدی اور اس کو ٹوکری میں ڈالا، پس اس کا سرا ایک جانب سے اور اس کی دُم ایک (دوسری) جانب سے باہر نکل پڑی۔ اسی دوران امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور اس کو دیکھا تو فرمایا: یہ بہت پاکیزہ چیز ہے اہل وعیال کو سیراب کردیتی ہے۔

(۲٥۰۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُجَاشِعٍ أَبِي الرَّبِيعِ ، عَنْ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَمُرُّ عَلَيْنَا ، وَالْجِرِّيُّ عَلَى سُفْرِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ ، لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۲۵۰۷۴) حضرت کُہیل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، ہمارے پاس سے گزرتے تھے جبکہ ہمارے دسترخوان پر بام مچھلی پڑی ہوتی تھی اور ہم اس کو کھا رہے ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(۲٥۰۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْجِرِّيِّ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، إِنَّمَا تُحَرِّمُهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ.

(۲۵۰۷۵) حضرت عکرمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بام مچھلی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کہ یہود نے اس کو حرام قرار دے رکھا تھا اور ہم اس کو کھاتے ہیں۔

(۲٥۰۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْجِرِّيِّ ، إِنَّمَا هَذَا شَيْءٌ يَرْوُونَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي الصُّحُفِ.

(۲۵۰۷۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ یہ وہی چیز ہے جس کے بارے میں لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صحیفہ میں اس کا ذکر تھا۔

(۲٥۰۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْجِرِّيِّ ؟ فَقَالَ : هُوَ مِنَ السَّمَكِ ، إِنْ أَعْجَبَكَ فَكُلْهُ.

(۲۵۰۷۷) حضرت عبد الاعلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بام مچھلی کے بارے میں سوال

کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ مچھلی کی جنس میں سے ہے۔ اگر یہ تمہیں پسند ہے تو تم اس کو کھاؤ۔

(۲۵۰۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ أَبِي يَعْلَى ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ عَنِ الْجِرِّيِّ، وَالطِّحَالِ، وَأَشْبَاهِهِمَا مِمَّا يُكْرَهُ ؟ فَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾.

(۲۵۰۷۸) حضرت منذر ثوری سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن الحنفیہ سے بام مچھلی، تلی، اور اس جیسی چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا جن کو ناپسند کیا جاتا ہے تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا.

(۲۵۰۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الصَّائِغِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ الْجِرِّيِّ ؟ قَالَ : كُلْ ذَنَبٍ سَمِينٍ مِنْهُ.

(۲۵۰۷۹) حضرت ابو سلمہ صائغ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے بام مچھلی کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں سے موٹی دُم کو کھالو۔

(۲۵۰۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : عَلَيْك بِأَذْنَابِهِ.

(۲۵۰۸۰) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تم پر اس کی دُم لازم ہے (یعنی موٹی دم والی کھاؤ)۔

(۲۵۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: الْجِرِّيُّ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ.

(۲۵۰۸۱) حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی سمندر کے شکار میں سے ہے۔

(۲۵۰۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عن الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْجِرِّيِّ ، وَالمارماهيك.

(۲۵۰۸۲) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی اور مار ماہی میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

(۲۵۰۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرًا يَقُولُ : مَا لَيْسَ فِيهِ قِشْرٌ مِنَ السَّمَكِ فَإِنَّا نَعَافُهُ ، وَلاَ نَأْكُلُهُ.

(۲۵۰۸۳) حضرت حفص کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر کو کہتے سُنا کہ جس مچھلی میں چھلکا نہیں ہوتا تو ہم اس سے گھن کھاتے ہیں اور اس کو نہیں کھاتے۔

(۲۵۰۸٤) حَدَّثَنَا أَبو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْجِرِّيثِ.

(۲۵۰۸۴) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

(۲۵۰۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ الْجِرِّيثِ بَأْسًا.

(۲۵۰۸۵) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ بام مچھلی کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٤٢) فِي لُحُومِ السَّلاَحِفِ وَالرَّقِّ

چھوٹے کچھوے اور بڑے کچھوے کے گوشت کے بارے میں

(۲۵۰۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِسُلَحْفَاةٍ فَأَكَلَهَا.

(۲۵۰۸۶) حضرت یزید بن ابی زیاد، حضرت ابوجعفر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس کچھوا لایا گیا تو انہوں نے اس کو کھایا۔

(۲۵۰۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَث ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ فُقَهَاءُ الْمَدِينَةِ يَشْتَرُونَ الرَّقَّ ، وَيُغَالُونَ بِهَا حَتَّى بَلَغَ ثَمَنُهَا دِينَارًا.

(۲۵۰۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ فقہاء مدینہ بڑے کچھوے کو خریدتے تھے اور اس کی زیادہ سے زیادہ قیمت لگاتے تھے۔ یہاں تک کہ اس کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جاتی تھی۔

(۲۵۰۸۸) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِأَكْلِهَا ، يَعْنِي السُّلَحْفَاةَ.

(۲۵۰۸۸) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کے کھانے میں یعنی کچھوے کے کھانے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

(۲۵۰۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِأَكْلِ السُّلَحْفَاةِ بَأْسًا.

(۲۵۰۸۹) حضرت ابن طاؤس، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کچھوا کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۰۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِأَكْلِهَا.

(۲۵۰۹۰) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤٣) باب التَّخْلِيلِ مِنَ الطَّعَامِ

کھانے کے بعد خلال کرنے کا بیان

(۲۵۰۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْمُرُ بِالتَّخَلُّلِ ، وَيَقُولُ : إِنَّ ذَلِكَ إِذَا تُرِكَ وَهَّنَ الأَضْرَاسَ.

(۲۵۰۹۱) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، خلال کرنے کا حکم دیا کرتے تھے اور کہتے تھے، جب خلال چھوڑا جاتا ہے تو یہ داڑھوں کو کمزور کر دیتا ہے۔

(٤٤) فِي لُحُومِ الْجَلاَّلَةِ

گندگی کھانے والے جانوروں کے گوشت کے بارے میں

(۲۵۰۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لُحُومَ الْجَلاَّلَةِ ، وَأَلْبَانَهَا.

(۲۵۰۹۲) حضرت ہشام، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گندگی کھانے والے جانوروں کے گوشت اور ان

کے دودھ کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲٥.۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْجَلاَّلَةِ وَأَلْبَانِهَا.

(۲۵۰۹۳) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے گندگی کھانے والے جانوروں کے گوشت اوران کے دودھ سے منع فرمایا۔

(٢٥.٩٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلاَّلَةِ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا ، أَوْ يُشْرَبَ لَبَنُهَا. (مسند ۲۳۴۷)

(۲۵۰۹۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ گندگی کھانے والے جانور کا گوشت کھایا جائے یا اس کا دودھ پیا جائے۔

(٢٥.٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ لاَ يَرَى بِالْجَلاَّلَةِ بَأْسًا أَنْ يُحَجَّ عَلَيْهَا ، وَتُؤْكَلَ إِذَا كَانَ أَكْثَرُ عَلَفِهَا غَيْرَ الْجِلَّةِ ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرُ عَلَفِهَا الْجِلَّةَ ، فَإِنَّه كَرِهَهَا.

(۲۵۰۹۵) حضرت ابن جریج سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت عطاء گندگی کھانے والے جانور کے بارے میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے کہ اس پر حج کیا جائے اور جب اس کا اکثر چارہ غیر گندگی ہو تو اس کو کھایا جائے اور اگر اس کا اکثر چارہ گندگی ہو تو پھر آپ رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند فرمایا ہے۔

(٢٥.٩٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِهَا بَأْسًا.

(۲۵۰۹۶) حضرت عمرو، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گندگی کھانے والے جانور کے کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٥.٩٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : نُهِيَ عَنْ أَلْبَانِ الْجَلاَّلَةِ وَلُحُومِهَا ، وَأَنْ يُحَجَّ عَلَيْهَا وَأَنْ يُعْتَمَرَ.

(۲۵۰۹۷) حضرت عکرمہ بن خالد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ گندگی کھانے والے جانور کے گوشت اور دودھ سے منع کیا گیا ہے اور اس بات سے بھی منع کیا گیا ہے کہ اس پر حج یا عمرہ کیا جائے۔

(٢٥.٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَحْبِسُ الدَّجَاجَةَ الْجَلاَّلَةَ ثَلاَثًا

(۲۵۰۹۸) حضرت نافع ،حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گندگی کھانے والی مرغی کو (ذبح سے پہلے) تین دن بند رکھتے تھے۔

(٢٥.٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَبَنِ

الشَّاةِ الْجَلاَّلَةِ. (ترمذی ۱۸۲۵۔ ابو داؤد ۳۷۸۰)

(۲۵۰۹۹) حضرت عکرمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والی بکری کے دودھ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَحْمِ الشَّاةِ الْجَلاَّلَةِ.

(۲۵۱۰۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والی بکری کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۱۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَلْبَانِ الْجَلاَّلَةِ.

(۲۵۱۰۱) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گندگی خور جانور کے دودھ سے منع فرمایا۔

(۲۵۱۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ إِبِلٌ جَلاَّلَةٌ ، فَأَصْدَرَهَا إِلَى الْحِمَى ثُمَّ رَدَّهَا ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا الزَّوَامِلَ إِلَى مَكَّةَ.

(۲۵۱۰۲) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک گندگی خور اونٹ تھا چنانچہ آپ نے اس کو چراگاہ کی طرف بھیج دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو (کچھ دن بعد) واپس کیا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر مسافروں کا سامان لاد کر مکہ کی طرف روانہ کیا۔

(۴۵) مَنْ قَالَ نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ

جو لوگ کہتے ہیں: بہترین سالن سرکہ ہے

(۲۵۱۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ. (ترمذی ۱۸۳۹۔ ابو داؤد ۳۸۱۷)

(۲۵۱۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بہترین سالن سرکہ ہے۔''

(۲۵۱۰۴) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ. (ابو داؤد ۳۸۱۶۔ ترمذی ۱۸۳۹)

(۲۵۱۰۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن ''سرکہ'' ہے۔

(۲۵۱۰۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ. (مسلم ۱۶۳۔ ابن ماجه ۳۳۱۶)

(۲۵۱۰۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بہترین سالن سرکہ ہے۔''

(٤٦) الرَّجُلُ يُضْطَرُّ إِلَى الْمَيْتَةِ

جو شخص مردار کھانے پر مجبور ہو جائے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

(۲۵۱۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي الْمُضْطَرِّ إِلَى الْمَيْتَةِ، قَالَ: يَأْكُلُ مَا يُقِيمُهُ.

(۲۵۱۰٦) حضرت ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں روایت ہے، جو مردار خوری پر مجبور ہو چکا ہو وہ کہتے ہیں کہ یہ اتنا کھا سکتا ہے جس سے اس کی کمر سیدھی رہے۔

(۲۵۱۰۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: إِذَا اضْطُرَّ إِلَى مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ، فَهُوَ لَهُ حَلاَلٌ.

(۲۵۱۰۷) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی حرام کردہ چیز کی طرف مجبور ہو جائے تو وہ اس کے لئے حلال ہے۔

(۲۵۱۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ؛ فِي رَجُلٍ أُكْرِهَ عَلَى لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ، قَالَ: إِنْ أَكَلَ فَرُخْصَةٌ، وَإِنْ لَمْ يَأْكُلْ فَقُتِلَ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(۲۵۱۰۸) حضرت عطاء سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو خنزیر کے گوشت اور شراب کے پینے کے اوپر مجبور کیا گیا ہو؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر یہ آدمی اس کو کھالے تو اس کو اس کی اجازت ہے اور اگر نہ کھائے اور مر جائے تو جنت میں جائے گا۔

(٤٧) الأَخْوِنَةُ يُؤْكَلُ عَلَيْهَا

دستر خوان پر کھانا کھانے کا بیان

(۲۵۱۰۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِينٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ يَأْكُلُ عَلَى خِوَانٍ خَلَنْجٍ.

(۲۵۱۰۹) حضرت سلام بن مسکین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن زید کے ہاں حاضر ہوا جبکہ وہ خلنج نامی درخت کے بنائے ہوئے دستر خوان پر کھانا کھا رہے تھے۔

(٤٨) الْمَجُوسِيَّةُ تَخْدُمُ الرَّجُلَ

مجوسی عورت آدمی کی خدمت کر سکتی ہے

(۲۵۱۱۰) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْخَادِمِ الْمَجُوسِيَّةِ تَكُونُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ،

فَتَطْبُخُ لَهُ وَتَعْمَلُ لَهُ ، فَلَمْ يَرَ بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۵۱۱۰) حضرت حسن ؒ فرماتے تھے کہ مجوسی عورت مسلمان مرد کے لیے کھانا پکا سکتی ہے اور اس کے کام کاج کر سکتی ہے۔

(۲۵۱۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى سَلْمَانَ وَعِنْدَهُ عِلْجَةٌ تُعَاطِيه.

(۲۵۱۱۱) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس مجوسی خادمہ تھی جو ان کی خدمت کرتی تھی۔

(۴۹) فِي أَكْلِ السِّبَاعِ

درندہ کھانے کے بارے میں

(۲۵۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ عَلَى إِخْوَانِهِ أَلْوَانَ السِّبَاعِ ، أَوْ قَالَ: سِبَاعٌ مِنَ الطَّيْرِ.

(۲۵۱۱۲) حضرت طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کے دستر خوان پر متنوع قسم کے درندے دیکھے...... یا فرمایا...... مختلف درندے جنس کے پرندے تھے۔

(۱) مَنْ رَخَّصَ فِي لِبْسِ الخزِّ

جو حضرات ریشم سے بنے ہوئے کپڑے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵۱۱۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ خَزًّا.

(۲۵۱۱۳) حضرت یحییٰ بن ابن اسحٰق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے جسم پر ریشم سے بنا ہوا کپڑا دیکھا اور میں نے حضرت قاسم کے جسم پر ریشم سے بنا ہوا کپڑا دیکھا اور میں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کو ریشم سے بنا کپڑا پہنے دیکھا۔

(۲۵۱۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلَيْهِ كِسَاءُ خَزٍّ ، وَكَانَ يُخَضِّبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۱۱۴) حضرت عیزار بن حُریث سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اس طرح دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ پر ریشم سے تیار کردہ چادر تھی اور آپ رضی اللہ عنہ مہندی اور کتم (خاص بوٹی) کے ذریعہ خضاب کرتے تھے۔

(۲۵۱۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى مِطْرَفَ خَزٍّ.

(۲۵۱۱۵) حضرت شیبانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ پر ریشم سے تیار کردہ چادر دیکھی ہے۔

(۲۵۱۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ لأَبِي بَكْرَةَ مِطْرَفُ خَزٍّ سَدَاهُ حَرِيرٌ ، فَكَانَ يَلْبَسُهُ.

(۲۵۱۱۶) حضرت عیینہ بن عبد الرحمٰن، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ کے پاس ریشم سے تیار کردہ چادر تھی جس کا تانا ریشم کا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ اس کو پہننا بھی کرتے تھے۔

(۲۵۱۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى مِطْرَفَ خَزٍّ فَلَبِسَهُ حَتَّى تَقَطَّعَ ، ثُمَّ نَقَضَهُ مَرَّةً أُخْرَى.

(۲۵۱۱۷) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ پر ریشم سے بنی ہوئی چادر دیکھی جس کو انہوں نے پہنا، یہاں تک کہ وہ چادر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی...... پھر آپ رحمہ اللہ نے اس کو ایک مرتبہ سی لیا۔

(۲۵۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهَا كِسَاءُ خَزٍّ ، فَكَسَتْهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ.

(۲۵۱۱۸) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک ریشم سے تیار شدہ چادر تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے وہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو پہنا دی۔

(۲۵۱۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ عَلَى بَغْلَةٍ ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ عِمَامَةَ خَزٍّ ، وَمِطْرَفَ خَزٍّ.

(۲۵۱۱۹) حضرت اسماعیل بن خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت احنف بن قیس کو خچر پر سوار دیکھا اور میں نے ان پر ریشم کا عمامہ اور ریشم (سے تیار شدہ) چادر دیکھی۔

(۲۵۱۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، وَشُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ مَطَارِفَ الْخَزِّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى شُرَيْحٍ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَبُرْنُسَ خَزٍّ.

(۲۵۱۲۰) حضرت اسماعیل بن ابن خالد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس بن ابی حازم، حضرت شُبیل بن عوف اور حضرت شعبی پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ چادر دیکھی اور میں نے حضرت شریح پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ چادر اور اُون اور ریشم سے تیار شدہ بڑی ٹوپی دیکھی۔

(۲۵۱۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمَّارٌ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي قَتَادَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مَا لاَ أُحْصِي.

(۲۵۱۲۱) حضرت عمران قطان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمار نے بتایا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ چادر دیکھی اور میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ چادر دیکھی اور میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر (ریشم کی چادر) اتنی مرتبہ دیکھی جس کو میں شمار نہیں کر سکتا۔

(۲۵۱۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بُرْنُسَ خَزٍّ.

(۲۵۱۲۲) حضرت ولید بن جمیع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ

بڑی ٹوپی دیکھی۔

(۲۵۱۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَعَلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَكْسِيَةَ خَزٍّ.

(۲۵۱۲۳) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عروہ بن زبیر، اور حضرت علی ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم پر اون اور ریشم سے تیار شدہ چادریں دیکھیں۔

(۲۵۱۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ ، وَأَبِي جَعْفَرٍ جُبَّتَيْنِ مِنْ خَزٍّ ، وَجُبَّةُ أَبِي جَعْفَرٍ مِنْ خَزٍّ أَدْكَنَ.

(۲۵۱۲۴) حضرت محمد بن اسحاق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم، اور حضرت ابوجعفر پر دو جبے اون اور ریشم سے تیار شدہ دیکھے اور حضرت ابوجعفر کے جبے کا رنگ مائل بہ سیاہی تھا۔

(۲۵۱۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كِسَاءُ خَزٍّ ، يَلْبَسُهُ كُلَّ جُمُعَةٍ.

(۲۵۱۲۵) حضرت حبیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اُون اور ریشم سے تیار شدہ ایک چادر تھی جس کو وہ ہر جمعہ پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۱۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلَيَّ جُبَّةُ خَزٍّ ، فَأَخَذَ بِكُمِّ جُبَّتِي وَقَالَ : مَا أَجْوَدَ جُبَّتَكَ هَذِهِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا تُغْنِي وَقَدْ أَفْسَدُوهَا عَلَيَّ ، قَالَ : وَمَنْ أَفْسَدَهَا؟ قُلْتُ : سَالِمٌ ، قَالَ : إِذَا صَلُحَ قَلْبُكَ فَالْبَسْ مَا بَدَا لَكَ ، قَالَ : فَذَكَرْتُ قَوْلَهُمَا لِلْحَسَنِ ، فَقَالَ : إِنَّ مِنْ صَلاَحِ الْقَلْبِ تَرْكَ الْخَزِّ.

(۲۵۱۲۶) حضرت علی بن زید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا، جبکہ مجھ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ جُبہ تھا۔ پس انہوں نے میرے جُبہ کی آستین کو پکڑا اور کہا، تمہارا یہ جُبہ کتنا خوبصورت ہے؟ کہتے ہیں میں نے کہا۔ لوگوں نے تو اس کو مجھ پر فاسد قرار دیا ہے؟ انہوں نے پوچھا اس کو کس نے فاسد قرار دیا ہے؟ میں نے کہا۔ حضرت سالم نے، انہوں نے کہا جب تمہارا دل درست ہو تو تم جو چاہو پہن لو۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان دونوں کی بات حضرت حسن سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: دل کی درستگی بھی اُون اور ریشم سے بنے کپڑے کو چھوڑنے سے ہے۔

(۲۵۱۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، سَأَلْتُهُ ، قُلْتُ : كَانُوا يَلْبَسُونَ الْخَزَّ ؟ قَالَ : كَانُوا يَلْبَسُونَهُ وَيَكْرَهُونَهُ ، وَيَرْجُونَ رَحْمَةَ اللهِ.

(۲۵۱۲۷) حضرت ابن عون، حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے سوال کیا میں نے کہا، پہلے لوگ خز (اُون اور ریشم سے تیار) پہنا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا وہ لوگ خز پہنتے تو تھے لیکن اس کو ناپسند کرتے تھے اور خدا کی رحمت کی

اُمید رکھتے تھے۔

(۲۵۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بِعَرَفَاتٍ، وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ أَصْفَرَ.

(۲۵۱۲۸) حضرت شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن علی کو مقام عرفات میں دیکھا جبکہ ان پر زرد رنگ کے اُون اور ریشم سے تیار شدہ چادر تھی۔

(۲۵۱۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ سَعْدٌ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ ، وَتَحْتَهُ مَرَافِقُ مِنْ حَرِيرٍ ، فَأَمَرَ بِهَا فَرُفِعَتْ ، فَلَمَّا دَخَلَ سَعْدٌ دَخَلَ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ ، فَقَالَ لَهُ : اسْتَأْذَنْتَ عَلَيَّ وَتَحْتِي مَرَافِقُ مِنْ حَرِيرٍ ، فَأَمَرْت بِهَا فَرُفِعَتْ ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ إِنْ لَمْ تَكُنْ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ : ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا﴾ وَاللَّهِ لأَنْ أَضْطَجِعَ عَلَى جَمْرِ الْغَضَى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَضْطَجِعَ عَلَيْهَا ، قَالَ : فَهَذَا عَلَيْكَ شَطْرُهُ حَرِيرٌ وَشَطْرُهُ خَزٌّ ، قَالَ : إِنَّمَا يَلِي جِلْدِي مِنْهُ الْخَزُّ.

(۲۵۱۲۹) حضرت صفوان بن عبداللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ کے ہاں آنے کی اجازت طلب کی۔ جبکہ حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ کے نیچے ریشم سے بنے تکیے تھے، چنانچہ حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں حکم دیا اور ان کو اٹھا دیا گیا، پھر جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ کے ہاں داخل ہوئے تو ابن عامر رضی اللہ عنہ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ ایک دھاریدار چادر تھی۔ حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ نے مجھ پر داخلہ کی اجازت مانگی تو میرے نیچے ریشم کے تکیے تھے چنانچہ میں نے ان کے بارے میں حکم دیا اور وہ اٹھا دیئے گئے۔ اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ابن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اگر آپ ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (ترجمہ) تم نے اپنی لذتوں کو دنیا میں پورا کرلیا۔

تو آپ بہترین آدمی ہوں بخدا مجھے تو جھاڑ کے درخت کے انگارے پر لیٹنا بنسبت اس پر لیٹنے کے زیادہ محبوب ہے پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ پر یہ جو چادر ہے اس کا بھی ایک حصہ ریشم اور ایک حصہ خز اون اور ریشم سے بنا ہوا ہے؟ حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے جسم کے ساتھ اس میں سے خز ملا ہوا ہے۔

(۲۵۱۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ قَدْ ثَنَاهُ.

(۲۵۱۳۰) حضرت محمد بن زیاد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اوپر خز سے بنی ہوئی چادر دیکھی جس کو آپ نے موڑا ہوا تھا۔

(۲۵۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ؛ أَنَّ ثَلاَثَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَلْبَسُونَ خَزًّا.

(۲۵۱۳۱) حضرت خیثمہ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ ؓ میں سے تیرہ افراد اُون اور ریشم سے تیار شدہ کپڑا پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِطْرَفَ خَزٍّ أَبْيَضَ.

(۲۵۱۳۲) حضرت عثمان بن ابی ہند سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبیدہ ؓ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ دھاری دار چادر دیکھی، اور میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ سفید دھاری دار چادر دیکھی۔

(۲) فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ ، وَكَرَاهِيَةِ لبسِهِ

ریشم پہننے کے بارے میں اور اس کے پہننے میں کراہت کے بارے میں

(۲۵۱۳۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ. (بخاری ۵۸۳۲۔ مسلم ۲۱)

(۲۵۱۳۳) حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں ریشم کو پہن لیا تو وہ آخرت میں ریشم کو نہیں پہنے گا۔

(۲۵۱۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، قَالَ :أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مِنْ حَرِيرٍ ، فَأَهْدَاهَا لِعَلِيٍّ فَلَبِسَهَا عَلِيٌّ ، فَلَمَّا رَآهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنِّي أَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي ، اجْعَلْهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ.

(۲۵۱۳۴) حضرت ہبیرہ ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ریشم سے تیار کردہ ایک جوڑا ہدیہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے وہ جوڑا حضرت علی ؓ کو ہدیہ کر دیا پھر حضرت علی ؓ نے اس کو پہن لیا۔ پس جب آپ ﷺ نے اس جوڑے کو دیکھا تو فرمایا: جو چیزیں اپنے لیئے ناپسند کرتا ہوں، اس کو میں تیرے لیئے بھی ناپسند کرتا ہوں۔ اس کو عورتوں کے درمیان دو پٹہ بنا کر دے دو۔"

(۲۵۱۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَرِيرُ وَالذَّهَبُ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ، حِلٌّ لإِنَاثِهِمْ. (ترمذی ۱۷۲۰۔ احمد ۴/ ۳۹۲)

(۲۵۱۳۵) حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام ہے اور ان کی عورتوں کے لیے حلال ہے۔

(۲۵۱۳۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدِّيبَاجِ وَالْحَرِيرِ وَالإِسْتَبْرَقِ.

(۲۵۱۳۶) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیباج، حریر اور استبرق سے منع فرمایا۔

(۲۵۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي هُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مُسَيَّرَةٌ بِحَرِيرٍ إِمَّا سَدَاهَا ، أَوْ لُحْمَتُهَا ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَصْنَعُ بِهَا ، أَلْبَسُهَا؟ قَالَ : لاَ ، إِنِّي لاَ أَرْضَى لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي ، وَلَكِنِ اجْعَلْهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ. (ابن ماجه ۳۵۹۶)

(۲۵۱۳۷) حضرت ابو فاختہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے ہبیرہ بن یریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی تار کا ایک جوڑا...... جس کا تانا یا بانا ریشم کا تھا...... ہدیہ میں آیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جوڑا مجھے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کو) بھیج دیا پس میں (اس کو لے کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا کیا کروں؟ اس کو پہن لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ جو چیز میں اپنے لیئے پسند نہیں کرتا وہ تیرے لیئے بھی پسند نہیں کرتا۔ لیکن تم اس کپڑے کو فواطم...... فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، فاطمہ بنت اسد اور فاطمہ بنت حمزہ...... کے درمیان دو پٹہ بنا کر تقسیم کردو۔

(۲۵۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ ، وَقَالَ : هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، وَلَكُمْ فِي الآخِرَةِ.

(مسلم ۱۶۳۷۔ نسائی ۹۶۱۵)

(۲۵۱۳۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا کہ ہم دیباج اور ریشم پہنیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چیزیں کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

(۲۵۱۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ.

(۲۵۱۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو فاختہ والی حدیث کی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

(۲۵۱٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ ، وَقَالَ : هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، وَلَنَا فِي الآخِرَةِ.

(بخاری ۵۸۳۱۔ مسلم ۱۶۳۷)

(۲۵۱۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔

اورارشادفرمایا: یہ چیزیں کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لیئے آخرت میں ہیں۔

(٢٥١٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيرٍ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوِ ابْتَعْتَ هَذِهِ الْحُلَّةَ لِلْوَفْدِ وَلِيَوْمِ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ. (بخاری ۸۸۶۔ مسلم ۱۶۳۸)

(۲۵۱۴۱) حضرت نافع ویشید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خالص ریشم کا ایک جوڑا دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ یہ جوڑا وفود اور جمعہ کے لئے خرید لیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

(٢٥١٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَعَلَيْهِ فَرُّوجٌ ، يَعْنِي قَبَاءً مِنْ حَرِيرٍ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ نَزَعَهُ نَزْعًا عَنِيفًا ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، صَلَّيْتَ وَهُوَ عَلَيْكَ ، قَالَ : إِنَّ هَذَا لاَ يَنْبَغِي لِلْمُتَّقِينَ. (بخاری ۳۷۵۔ مسلم ۲۳)

(۲۵۱۴۲) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی درانحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ریشم کی ایک قباء تھی، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو انتہائی ترش روئی کے ساتھ اتار دیا۔ اس پر میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے (ابھی) نماز پڑھائی تب تو یہ آپ پر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً متقین کے لئے یہ مناسب نہیں ہے۔

(٢٥١٤٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ إِلاَّ مَا كَانَ هَكَذَا ، ثُمَّ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ ، ثُمَّ الثَّانِيَةِ ، ثُمَّ الثَّالِثَةِ ، ثُمَّ الرَّابِعَةِ وَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنْهُ. (بخاری ۵۸۲۸۔ مسلم ۱۶۴۲)

(۲۵۱۴۳) حضرت ابوعثمان، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ ریشم اور دیباج سے منع کیا کرتے تھے مگر اتنی مقدار، اس کے بعد راوی اپنی ایک انگلی پھر دوسری انگلی پھر تیسری انگلی اور پھر چوتھی انگلی سے اشارہ کیا اور فرمایا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس سے منع کیا کرتے تھے۔

(٢٥١٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي كَنَفٍ ، قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ حَتَّى أَتَيْتُ دَارَهُ ، فَأَتَاهُ بَنُونَ لَهُ عَلَيْهِمْ قُمُصُ حَرِيرٍ فَخَرَقَهَا ، وَقَالَ : انْطَلِقُوا إِلَى أُمِّكُمْ فَلْتُلْبِسْكُمْ غَيْرَ هَذَا.

(۲۵۱۴۴) حضرت ابوکنف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ میں ان کے گھر آ پہنچا، پس آپ کے پاس آپ کے بیٹے آئے اور ان کے جسم پر ریشم کی قمیصیں تھیں۔ حضرت عبداللہ نے انہیں پھاڑ دیا، اور فرمایا: تم اپنی والدہ

کے پاس چلے جاؤ تا کہ وہ تمہیں اس کے علاوہ لباس پہنائے۔

(۲۵۱٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ شَمَّاسٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : رَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ ابْنًا لَهُ عَلَيْهِ قَمِيصٌ مِنْ حَرِيرٍ ، فَشَقَّهُ ، وَقَالَ : إِنَّمَا هَذَا لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۱۴۵) حضرت مہاجر بن شماس اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے اپنے ایک بیٹے کو اس طرح دیکھا کہ اس پر ریشم کی قمیص تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے قمیص کو پھاڑ دیا اور فرمایا: یہ صرف عورتوں کے لئے ہے۔

(۲۵۱٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَدِمَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ مِنْ سَفَرٍ ، وَقَدْ كُسِيَ وَلَدُهُ الْحَرِيرَ ، فَنَزَعَ مِنْهُ مَا كَانَ عَلَى ذُكُورِ وَلَدِهِ ، وَتَرَكَ مِنْهُ مَا كَانَ عَلَى بَنَاتِهِ.

(۲۵۱۴۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ایک سفر سے واپس تشریف لائے۔ اور ان کے بچوں کو ریشم پہنایا ہوا تھا، پس انہوں نے اپنی اولاد میں سے مذکر اولاد پر سے وہ کپڑے اتار دیئے اور اپنی مؤنث اولاد کے جسم پر وہ کپڑے رہنے دیئے۔

(۲۵۱٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ عَلَى عُمَرَ ، عَلَيْهِ قَمِيصُ حَرِيرٍ ، فَشَقَّ الْقَمِيصَ.

(۲۵۱۴۷) حضرت سعد بن ابراہیم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، اپنے بیٹے کے ہمراہ.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور بیٹے نے ریشم کی قمیص پہنی ہوئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ قمیص پھاڑ دی۔

(۲۵۱٤٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ؛ أَنَّهُ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ، قَالَ: قَالَ: أَلَا لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَ كُمُ الْحَرِيرَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ ، فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ. (بخاری ۵۸۳۴۔ مسلم ۱۶۴۱)

(۲۵۱۴۸) حضرت خلیفہ بن کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ انہوں نے کہا خبردار! تم اپنی عورتوں کو (بھی) ریشم نہ پہناؤ، کیونکہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ریشم نہ پہنو کیونکہ جو دنیا میں پہن لے گا وہ آخرت میں اس کو نہیں پہنے گا۔''

(۲۵۱٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ ، عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ : أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِيرًا بِشِمَالِهِ وَذَهَبًا بِيَمِينِهِ ، ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ، حِلٌّ لِإِنَاثِهِمْ. (ابوداؤد ۴۰۵۴۔ احمد ۱/ ۱۱۵)

(۲۵۱۴۹) حضرت عبداللہ بن زریر غافقی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ پر ریشم اور اپنے دائیں ہاتھ میں سونے کو پکڑا پھر ان دونوں کو لے کر اپنے ہاتھ اُوپر اٹھائے اور فرمایا: ''یہ دونوں میری اُمت کے مردوں پر حرام ہیں اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔''

(۲۵۱۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَنَس بْنُ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ حَفْصَةَ؛ أَنَّ عُطَارِدَ بْنَ حَاجِبٍ جَاءَ بِثَوْبِ دِيبَاجٍ كَسَاهُ إِيَّاهُ كِسْرَى ، فَقَالَ عُمَرُ :أَلاَ أَشْتَرِيهِ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :إِنَّمَا يَلْبَسُهُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ. (بخاری ۸۸۶۔ احمد ۶/ ۲۸۸)

(۲۵۱۵۰) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عُطارد بن حاجب دیباج کا ایک کپڑا لے کر آئے جو انہیں کسریٰ نے پہنایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں یہ کپڑا آپ کے لئے خرید لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کپڑے کو صرف وہی پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔

(۲۵۱۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَنْتَمِ ، وَالتَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ ، وَالْحَرِيرِ.

(۲۵۱۵۱) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم (ہرے رنگ کے گھڑے)، سونے کی انگوٹھی اور ریشم پہننے سے منع کیا ہے۔

(۲۵۱۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ:خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِحْدَى يَدَيْهِ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيرٍ ، وَفِي الأُخْرَى ذَهَبٌ، فَقَالَ :إِنَّ هَذَيْنِ مُحَرَّمٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ، حِلٌّ لإِنَاثِهِمْ. (ابن ماجه ۳۵۹۷۔ طبرانی ۱۳۶)

(۲۵۱۵۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہاتھ میں ریشم کا کپڑا تھا اور دوسرے ہاتھ میں سونا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام کردہ ہیں اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔''

(۲۵۱۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ ، يَقُولُ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ. (احمد ۴/ ۹۶)

(۲۵۱۵۳) حضرت علی بن عبداللہ بن علی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر کہتے سُنا: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے کو پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۱۵۴) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الْحَرِيرِ ؟ فَقَالَ :نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ ، كُنَّا

نَسْمَعُ أَنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ.

(۲۵۱۵۴) حضرت حمید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ریشم کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم اس کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں، ہم یہ بات سُنا کرتے تھے کہ جو آدمی اس کو دُنیا میں پہنے گا تو وہ آخرت میں اس کو نہیں پہنے گا۔

(۲۵۱۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لُبْسَ الْحَرِيرِ.

(۲۵۱۵۵) حضرت عطاء، حضرت طاؤس کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ریشم کے پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۱۵۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ كَانَ يَكْرَهُ قَلِيلَ الْحَرِيرِ وَكَثِيرَهُ.

(۲۵۱۵۶) حضرت یونس، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ تھوڑے ریشم اور زیادہ ریشم کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : لاَ تَلْبَسُوا مِنَ الْحَرِيرِ إِلاَّ مَا كَانَ سَدَاهُ قُطْنًا ، أَوْ كَتَّانًا.

(۲۵۱۵۷) حضرت حصین سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایک تحریر لکھی، تم لوگ ریشم میں سے صرف وہ کپڑا پہنو جس کا تانا روئی کا یا کتان کا ہو۔

(۲۵۱۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَسَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَرُحْتُ فِيهَا ، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ، قَالَ : فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي. (بخاری ۵۸۴۰۔ ۹۶۰۷)

(۲۵۱۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک خالص (ریشم کا) جوڑا دیا، چنانچہ میں اس کو پہن کر نکلا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں آثارِ غضب دیکھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس میں نے اس جوڑے کو اپنی عورتوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(۲۵۱۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ دَاوُدَ السَّرَّاجِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ.

(۲۵۱۵۹) حضرت ابو سعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا تو وہ شخص آخرت میں ریشم نہیں پہنے گا۔

(۲) مَنْ رَخَّصَ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ ، إِذَا كَانَ لَهُ عُذْرٌ ، وَمَنْ كَرِهَهُ

جو حضرات دوران جنگ عذر والے شخص کو ریشم پہننے کی اجازت دیتے ہیں اور جو حضرات اس کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵۱٦۰) حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَرْزُوقِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ أَبُو فَرْقَدٍ : رَأَيْتُ عَلَى تَجَافِيفِ أَبِي مُوسَى

الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ.

(۲۵۱۶۰) حضرت مرزوق بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوفرقد کہتے ہیں میں نے حضرت ابوموسیٰ کی زین پر دیباج اور ریشم دیکھا۔

(۲۵۱۶۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ لأَبِي يَلْمَقُ مِنْ دِيبَاجٍ يَلْبَسُهُ فِي الْحَرْبِ.

(۲۵۱۶۱) حضرت ہشام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد کے پاس ایک قباء تھی، جو دیباج سے تیار شدہ تھی جس کو وہ جنگ میں پہنتے تھے۔

(۲۵۱۶۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ جُبَّةً ، أَوْ سِلاَحًا.

(۲۵۱۶۲) حضرت لیث، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اگر یہ جُبہ یا اسلحہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۵۱۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِلُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ.

(۲۵۱۶۳) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ دوران جنگ ریشم پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۵۱٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنْبَأَهُمْ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ، وَلِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَمِيصَيْنِ مِنْ حَرِيرٍ ، مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا ، حِكَّةٍ. (بخاری ۲۹۱۹۔ مسلم ۱۶۴۶)

(۲۵۱۶۴) حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو ریشم کی قمیصیں پہننے کی اجازت دی بوجہ ان کو خارش کی بیماری کے۔

(۲۵۱٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَسْأَلُهُ عَنْ لُبْسِ الْيَلاَمِقِ وَالْحَرِيرِ فِي دَارِ الْحَرْبِ ؟ قَالَ : فَكَتَبَ : أَنْ كُنْ أَشَدَّ مَا كُنْتُ كَرَاهِيَةً لِمَا تَكْرَهُ عِنْدَ الْقِتَالِ ، حِينَ تُعَرِّضُ نَفْسَكَ لِلشَّهَادَةِ.

(۲۵۱۶۵) حضرت ولید بن ہشام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن محیریز کو خط لکھا اور میں نے ان سے دارالحرب میں قباء اور ریشم پہننے کے بارے میں سوال کیا؟ راوی کہتے ہیں پس انہوں نے لکھا جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اس کو تم قتال کے وقت جبکہ تم اپنے آپ کو شہادت کے لئے پیش کرتے ہو اور زیادہ ناپسند کرو۔

(۲۵۱٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ فِي الْحَرْبِ ، وَقَالَ : أَرْجَى مَا يَكُونُ لِلشَّهَادَةِ.

(۲۵۱۶۶) حضرت ابومکین، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس کو جنگ میں بھی ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ شہادت کے لئے نہیں ہوگی۔

(۲۵۱۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ لُبْسِ الدِّیبَاجِ فِی الْحَرْبِ ؟ فَقَالَ : مِنْ أَیْنَ کَانُوا یَجِدُونَ الدِّیبَاجَ ؟

(۲۵۱۶۷) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ؒ سے جنگ کے دوران دیباج پہننے سے متعلق سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ لوگ دیباج کہاں سے لیں گے؟

(۲۵۱۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : شَهِدْنَا الْیَرْمُوكَ ، قَالَ : فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَرُ وَعَلَیْنَا الدِّیبَاجُ وَالْحَرِیرُ ، فَأَمَرَ بِرَمْیِنَا بِالْحِجَارَةِ ، قَالَ : فَقُلْنَا : مَا بَلَغَهُ عَنَّا ؟ قَالَ : فَنَزَعْنَاهُ وَقُلْنَا : کَرِهَ زِیَّنَا ، فَلَمَّا اسْتَقْبَلْنَاهُ رَحَّبَ بِنَا ، وَقَالَ : إِنَّکُمْ جِئْتُمُونِی فِی زِیِّ أَهْلِ الشِّرْكِ ، إِنَّ اللَّهَ لَمْ یَرْضَ لِمَنْ قَبْلَکُمُ الدِّیبَاجَ ، وَلاَ الْحَرِیرَ.

(۲۵۱۶۸) حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ یرموک میں حاضر تھے۔ راوی کہتے ہیں ہمارا سامنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوگیا۔ جبکہ ہم پر دیباج اور ریشم تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں پتھر مارنے کا حکم دیا۔ ہم نے (دل میں) کہا انہیں ہمارے طرف سے کیا بات پہنچی ہے؟ راوی کہتے ہیں پھر ہم نے اس لباس کو اتار دیا اور ہم نے کہا: انہیں ہماری ہیئت پسند نہیں آئی۔ پھر جب ہمارا سامنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا تو انہوں نے ہمیں مرحبا کہا اور فرمایا: تم لوگ میرے پاس (پہلے) اہل شرک کی ہیئت میں آئے تھے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم سے پہلوں کے لئے بھی دیباج اور ریشم سے راضی نہ تھے۔

(۲۵۱۶۹) حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلَی زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَمِیصَ حَرِیرٍ سِیَرَاءَ. (ابن ماجه ۳۵۹۸۔ نسائی ۹۵۷۶)

(۲۵۱۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو خالص ریشم کی قمیص پہنے دیکھا۔

(٤) مَنْ کَرِهَ الْحَرِیرَ لِلنِّسَاءِ

جو عورتوں کے لئے (بھی) ریشم کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵۱۷۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ زَیْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِی حَمَادَةُ ، عَنْ أُنَیْسَةَ بِنْتِ زَیْدٍ ؛ أَنَّ أَبَاهَا دَخَلَ عَلَیْهَا فِی بَیْتِهَا وَعَلَیْهَا قَمِیصٌ مِنْ حَرِیرٍ ، فَخَرَجَ وَهُوَ مُغْضَبٌ.

(۲۵۱۷۰) حضرت اُمیہ بنت زید سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کے پاس ان کے گھر میں آئے جبکہ انہوں نے ریشم کی قمیص پہن رکھی تھی تو وہ غصہ کھا کر باہر آ گئے۔

(۵) مَنْ رخَّصَ فِي العَلَمِ مِنَ الْحَرِيرِ فِي الثَّوْبِ

جولوگ کپڑے میں ریشم میں سے نشانی لگانے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵۱۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لاَ يَصْلُحُ مِنْهُ إِلاَّ هَكَذَا ؛ إِصْبَعًا ، أَوْ إِصْبَعَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَةً ، أَوْ أَرْبَعَةً.

(۲۵۱۷۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اس (ریشم) سے صرف اتنی مقدار درست ہے۔ ایک انگلی، دو انگلیاں، تین انگلیاں یا چار انگلیاں۔

(۲۵۱۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تَلْبَسُوا مِنَ الْحَرِيرِ إِلاَّ إِصْبَعَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَة.

(۲۵۱۷۲) حضرت زر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ ریشم میں سے ایک یا دو انگلیاں ہی پہنو۔

(۲۵۱۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِالأَعْلاَمِ بَأْسًا.

(۲۵۱۷۳) حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ نشانیوں میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۱۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى عِمَامَةً لَهَا عَلَمٌ ، فَدَعَا بِالجَلَمَيْنِ فَقَصَّهُ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا ، فَقَالَتْ : بُؤْسًا لِعَبْدِ اللهِ ، يَا جَارِيَةُ ، هَاتِي جُبَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَائَتْ بِجُبَّةٍ مَكْفُوفَةِ الْكُمَّيْنِ وَالْجَيْبِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيبَاجِ.

(مسلم ۱۶۴۱- ابو داؤد ۴۰۵۱)

(۲۵۱۷۴) حضرت اسماء کے مولیٰ حضرت ابو عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے عمامہ خریدا جس میں کوئی (ریشمی) نشانی تھی۔ پس انہوں نے قینچی منگوائی اور اس کو (نشانی کو) کاٹ دیا۔ میں نے یہ بات حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: عبد اللہ پر تعجب ہے۔ اے لونڈی! جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جُبہ لے کر آؤ چنانچہ وہ لونڈی ایک جُبہ لے کر آئی جس کے آستین، گریبان، چاک پر ریشم کا نشان لگا ہوا تھا۔

(۲۵۱۷٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ طَيَالِسَةٌ ، عَلَيْهَا لَبِنَةُ دِيبَاجٍ كِسْرَوَانِيٌّ ، كَانَ يَلْبَسُهَا.

(۲۵۱۷۵) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شال سے بنا ہوا جُبہ تھا۔ جس پر کسروانی ریشم کی پٹی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۱۷٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَلْبَسُوا الثَّوْبَ سَدَاهُ حَرِيرٌ ، أَوْ

لُحْمَتُهُ ، وَلَا يَرَوْنَ بِالْأَعْلَامِ بَأْسًا.

(۲۵۱۷۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ ایسے کپڑے کو پہننا ناپسند کرتے تھے جس کا تانا یا بانا ریشم کا ہو، لیکن محض کپڑے پر ریشم کے نشانات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۱۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَلْبَسُ طَيْلَسَانًا مُدَبَّجًا.

(۲۵۱۷۷) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپ ریشم کے نشان لگی ہوئی شال پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۱۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ لِأَبِي بَرٌّ كَانَ فِيهِ عَلَمُ أَرْبَعُ أَصَابِعَ دِيبَاجٍ.

(۲۵۱۷۸) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے پاس ایک سیاہ رنگ کی چادر تھی جس میں چار انگلیوں کے بقدر ریشم سے نشانی تھی۔

(۲۵۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ طَيْلَسَانًا مُدَبَّجًا طُولاً.

(۲۵۱۷۹) حضرت ابوصخرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود بن ہلال پر لمبائی میں ریشم لگی ہوئی شال دیکھی۔

(۲۵۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ طَيْلَسَانًا مُدَبَّجًا مُدَحرجًا.

(۲۵۱۸۰) حضرت ثابت بن عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید پر ایک ایسی شال دیکھی جس میں گولائی کے ساتھ ریشم لگی ہوئی تھی۔

(۲۵۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِمْرَانَ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ طَيْلَسَانًا مُدَبَّجًا.

(۲۵۱۸۱) حضرت اسماعیل بن عمران عبدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب پر دیباج لگی ہوئی شال دیکھی۔

(۲۵۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ عِمَامَةً عَلَمُهَا حَرِيرٌ أَبْيَضُ.

(۲۵۱۸۲) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم (کے سر) پر ایک ایسا عمامہ دیکھا جس میں سفید ریشم کا نشان لگا ہوا تھا۔

(۲۵۱۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ رِدَاءً سَابِرِيًّا مُعَلَّمًا.

(۲۵۱۸۳) حضرت اسماعیل بن عبدالملک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر پر ریشم کا نشان لگی ہوئی سابری چادر دیکھی۔

(۲۵۱۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ، عَنْ سَعِيدٍ مَوْلَى حُذَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِاللهِ بْنِ مَعْقِلٍ طَيْلَسَانًا فِيهِ أَزْرَارُ دِيبَاجٍ.

(۲۵۱۸۴) حضرت حذیفہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن معقل پر ایسی شال دیکھی جس میں ریشم کے نشان تھے۔

(۲۵۱۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : اجْتَنِبُوا مَا خَالَطَ الْحَرِيرُ مِنَ الثِّيَابِ.

(۲۵۱۸۵) حضرت وبرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا، جن کپڑوں میں ریشم ملا ہو اس سے اجتناب کرو۔

(۲۵۱۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو دَاوُد الْحَفَرِي ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْد بْنِ غَفَلَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَصْلُحُ مِنَ الْحَرِيرِ إِلاَّ مَا كَانَ فِي تَكْفِيفٍ ، أَوْ تَزْرِيرٍ.

(۲۵۱۸۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ریشم میں سے کچھ بھی درست نہیں ہے مگر وہ مقدار جو کف کی جگہ ہو یا بٹن کی جگہ ہو۔

(٦) مَنْ كَرِهَ الْعَلَمَ وَلَمْ يرخّص فِيهِ

جولوگ ریشم کی نشانی لگانے کو (بھی) مکروہ سمجھتے ہیں اور اس کی اجازت نہیں دیتے

(۲۵۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِينِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : جَاءَ شَيْخٌ فَسَلَّمَ عَلَى عَلِيٍّ ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ طَيَالِسَةٍ فِي مُقَدَّمِهَا دِيبَاجٌ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : مَا هَذَا النَّتِنُ تَحْتَ لِحْيَتِكَ ؟ فَنَظَرَ الشَّيْخُ يَمِينًا وَشِمَالاً ، فَقَالَ : مَا أَرَى شَيْئًا ، قَالَ : يَقُولُ الرَّجُلُ : إِنَّمَا يَعْنِي الدِّيبَاجَ ، قَالَ : يَقُولُ الرَّجُلُ : إِذَنْ نُلْقِيهِ ، وَلاَ نَعُودُ.

(۲۵۱۸۷) حضرت ابوعمرو شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک بوڑھا آیا اور اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اس بوڑھے نے شال کے کپڑے کا ایک جُبہ پہنا ہوا تھا۔ جس کے آگے دیباج لگا ہوا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری داڑھی کے نیچے یہ کیا بدبودار چیز ہے؟ اس پر بوڑھے شخص نے اپنے دائیں بائیں دیکھا اور کہا مجھے تو کچھ نظر نہیں آیا۔ راوی کہتے ہیں کسی نے کہا: ان کی مراد دیباج ہے۔ اس آدمی نے کہا: تب تو ہم اس کو پھینک دیں گے اور دوبارہ نہیں پہنیں گے۔

(۲۵۱۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً عَلَيْهِ طَيْلَسَانٌ عَلَيْهِ أَزْرَارُ دِيبَاجٍ ، فَقَالَ : مُتَقَلِّدٌ قَلاَئِدَ الشَّيْطَانِ.

(۲۵۱۸۸) حضرت عبداللہ بن مرہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو شال اوڑھے دیکھا کہ اس پر دیباج کے بٹن ہیں تو انہوں نے فرمایا: شیطان کے ہار کے ساتھ ہار پہنے ہوئے ہے۔

(۲۵۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ.

(۲۵۱۸۹) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات کپڑے میں نشان کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۵۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى عِمَامَةً فَرَأَى فِيهَا عَلَمًا فَقَطَعَهُ.

(۲۵۱۹۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عمامہ خریدا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں نشان دیکھا، پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس نشان کو کاٹ دیا۔

(۲۵۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ قَيْسَ بْنَ عُبَادٍ وَفَدَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَكَسَاهُ رَيْطَةً ، فَفَتَقَ عَلَمَهَا وَارْتَدَى بِهَا.

(۲۵۱۹۱) حضرت نضر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ قیس بن عباد، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس وفد میں آئے۔ اورانہوں نے ایک ملائم کپڑا آپ رضی اللہ عنہ کو پہننے کو دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے نشان کو علیحدہ کرلیا اور اس کو چادر کے طور پر اوڑھ لیا۔

(۲۵۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا نَقْطَعُ الأَعْلاَمَ.

(۲۵۱۹۲) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نشانات (ریشم) کو کاٹ دیا کرتے تھے۔

(۷) فِي الْقَزِّ وَالإِبْرَيْسَمِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے لئے خام ریشم اور اعلیٰ قسم کے ریشم کا بیان

(۲۵۱۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْسُو بَنَاتِهِ خُمُرَ الْقَزِّ وَنِسَاءَهُ.

(۲۵۱۹۳) حضرت نافع رحمہ اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو اور اپنی عورتوں کو خام ریشم کا دوپٹہ پہناتے تھے۔

(۲۵۱۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَالِمٍ : الرَّجُلُ يَكْسُو أَهْلَهُ الْقَزَّ ، وَالْخُمُرَ ، وَالثِّيَابَ ، فَقَالَ : قَدْ كُنْتُ لاَ أَكْسُوهُنَّ إِيَّاهُ ، فَمَا زالوا بِي حَتَّى كَسَوْتُهنَّ إِيَّاهُ ، وَإِنْ لَمْ تَكْسُهُ ، فَهُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ.

(۲۵۱۹۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے پوچھا۔ آدمی اپنے گھر والوں کو خام ریشم کے کپڑے اور دوپٹے پہنا لے؟ انہوں نے فرمایا: میں تو انہیں یہ کپڑا نہیں پہنایا کرتا تھا لیکن انہوں نے مجھ سے بہت اصرار کیا یہاں تک کہ میں نے انہیں یہ پہنا دیا اور اگر یہ کپڑا وہ نہ پہنیں تو یہ بات بخدا بہتر ہے۔

(۲۵۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْقَزَّ وَالإِبْرَيْسَمَ.

(۲۵۱۹۵) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات خام ریشم اور اعلیٰ

قسم کے ریشم کو ناپسند کرتے تھے۔

(۸) فِی لُبْسِ الثِّیَابِ السَّابِرِیَّةِ

باریک اور عمدہ کپڑے کے پہننے کے بارے میں

(۲۵۱۹۶) حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَطِیَّةَ ، قَالَ : رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ أَخَذَ مُلاَئَةً سَابِرِیَّةً ، أَوْ رَقِیقَةً ، فَجَمَعَهَا بِیَدِهِ ، ثُمَّ رَمَی بِهَا.

(۲۵۱۹۶) حضرت عطیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے باریک کپڑے کو پکڑا پھر اس کو اپنے ہاتھ سے اکٹھا کیا پھر اس کو پھینک دیا۔

(۲۵۱۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ کَانَ یَکْرَهُ لُبْسَ الثَّوْبِ السَّابِرِیِّ الرَّقِیقِ.

(۲۵۱۹۷) حضرت لیث، حضرت طاؤس کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ باریک اور عمدہ کپڑا پہننے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۵۱۹۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ عُبَیْد ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلَی الْقَاسِمِ رِدَاءً شَطَوِیًّا لَهُ عَلَمٌ.

(۲۵۱۹۸) حضرت عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم پر مقام شطا کی تیار شدہ ایک چادر دیکھی جس میں نشانات تھے۔

(۲۵۱۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَکر ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أُنَیسٍ أَبِی الْعُرْیَانِ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ قَمِیصًا رَقِیقًا ، وَعِمَامَةً رَقِیقَةً.

(۲۵۱۹۹) حضرت اُنیس ابو العریان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن محمد بن علی کو ایک باریک قمیص اور باریک عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔

(۲۵۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنْ أَبِی حَیَّانَ ، عَنْ حَبِیبٍ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلَی ابْنِ عَبَّاس قَمِیصًا سَابِرِیًّا رَقِیقًا ، اسْتُشِفَّ إِزَارُهُ مِنْ رِقَّتِهِ.

(۲۵۲۰۰) حضرت حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر ایک باریک اور عُمدہ قمیص دیکھی۔ آپ کا ازار بوجہ باریکی کے چھنا ہوا محسوس ہوتا تھا۔

(۲۵۲۰۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِیلَ ، قَالَ : کَانَ الْحَکَمُ یَعْتَمُّ بِعِمَامَةٍ سَابِرِیٍّ.

(۲۵۲۰۱) حضرت ابو اسرائیل بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت حکم نرم اور عمدہ عمامہ پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۲۰۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ عبد المَلِكَ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلَی أَبِی جعفرٍ رِدَاءً سَابِرِیًّا مُعَلَّمًا.

(۲۵۲۰۲) حضرت اسماعیل بن عبد الملک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر پر باریک اور عمدہ نشان زدہ

چادر دیکھی۔

(٢٥٢٠٣) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الثِّيَابَ الرِّقَاقَ.

(۲۵۲۰۳) حضرت لیث، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ باریک کپڑوں کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٥٢٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ رِدَاءً رَقِيقًا.

(۲۵۲۰۴) حضرت افلح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم پر باریک چادر دیکھی۔

(٢٥٢٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْحَرِيرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ السَّابِرِيِّ.

(۲۵۲۰۵) حضرت عطاء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے باریک اور عمدہ کپڑے سے زیادہ ریشم محبوب ہے۔

(٢٥٢٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَيَّاطِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهُ رِدَاءٌ رَقِيقٌ.

(۲۵۲۰۶) حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک باریک چادر تھی۔

(٩) فِي لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ، وَمَنْ رَخَّصَ فِيهِ

مردوں کے لئے معصفر (زرد رنگ) کپڑا پہننے کے بارے میں، اور جو حضرات اس میں رخصت کے قائل ہیں

(٢٥٢٠٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَجَّلاً فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ. (بخاری ۳۵۵۱۔ مسلم ۹۲)

(۲۵۲۰۷) حضرت براء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سرخ جوڑے میں بال بنایا ہوا کوئی شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر جمال والا نہیں دیکھا۔

(٢٥٢٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ بِالْعَرْجِ ، وَعَلَيْهِ مُعَصْفَرٌ.

(۲۵۲۰۸) حضرت عبدالرحمٰن بن اسحٰق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع بن جبیر کو مقام عرج میں اس حالت میں دیکھا کہ ان پر معصفر (یعنی زرد رنگ کیا ہوا) کپڑا تھا۔

(٢٥٢٠٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ.

(۲۵۲۰۹) حضرت عوام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ دونوں پر سرخ رنگ کا لحاف دیکھا۔

(۲۵۲۱۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ؛ أَنَّ طَلْحَةَ كَانَ يَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ.

(۲۵۲۱۰) حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ معصفر (زرد رنگ کیا ہوا) کپڑا پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ.

(۲۵۲۱۱) حضرت عمرو بن عثمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر پر سُرخ رنگ کی چادر دیکھی۔

(۲۵۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ثَوْبًا مُعَصْفَرًا.

(۲۵۲۱۲) حضرت علاء بن عبدالکریم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر معصفر (زرد رنگ کیا ہوا) کپڑا پہنے ہوئے دیکھا۔

(۲۵۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِلُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمَصْبُوغَ بِالْعُصْفُرِ أَوِ الزَّعْفَرَانِ.

(۲۵۲۱۳) حضرت ابن عون، حضرت محمد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ آدمی کے لئے عصفر یا زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کو پہننے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۵۲۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ.

(۲۵۲۱۴) حضرت مالک بن مغول سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی پر سُرخ رنگ کی چادر دیکھی۔

(۲۵۲۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا كَانُوا يَتَّخِذُونَ هَذَا اللَّيْلَ جَمَلاً يَلْبَسُونَ الْمُعَصْفَرَ ، مِنْهُمْ ؛ زِرٌّ ، وَأَبُو وَائِلٍ.

(۲۵۲۱۵) حضرت عاصم بن بہدلہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو راتوں کو خوب عبادت کرتے تھے۔ وہ بھی معصفر کپڑا پہنا کرتے تھے۔ انہی میں سے حضرت زر اور حضرت ابووائل بھی تھے۔

(۲۵۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ.

(۲۵۲۱۶) حضرت نصر بن اوس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ پر سُرخ رنگ کی چادر دیکھی۔

(۲۵۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ نَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ.

(۲۵۲۱۷) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم معصفر کپڑا پہنتے ہیں۔

(۲۵۲۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُعَصْفَرُ لِبَاسَ الْعَرَبِ ، وَلاَ أَعْلَمُ شَيْئًا هَدَمَهُ فِي الإِسْلاَمِ ، وَكَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۲۵۲۱۸) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عرب کا لباس معصفر ہوتا تھا، مجھے کسی ایسی چیز کا علم نہیں ہے جس کو اسلام میں ختم کر دیا گیا ہو۔ آپ رحمہ اللہ ایسے لباس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يُصْبَغُ لَهُ الثَّوْبُ بِدِينَارٍ فَيَلْبَسُهُ.

(۲۵۲۱۹) حضرت ہشام، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے ایک دینار میں کپڑے کو رنگا جاتا پھر آپ اس کو پہنتے تھے۔

(۲۵۲۲۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ بُخْتٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ الْمُعَصْفَرَاتِ ، أَوِ الْمُعَصْفَرَ ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ رَدْعًا مِنَ الْخَلُوقِ.

(۲۵۲۲۰) حضرت سلمہ بنت بُخت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر پر مُعصفرات یا معصفر کپڑا دیکھا اور اس میں بوسیدگی کے آثار بھی دیکھے۔

(۲۵۲۲۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ مُشْبَعَةً.

(۲۵۲۲۱) حضرت سفیان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر خوب سُرخ رنگ کی چادر دیکھی۔

(۲۵۲۲۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا ، فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ.

(ابوداؤد ۱۱۰۲۔ ترمذی ۳۷۷۴)

(۲۵۲۲۲) حضرت عبداللہ بن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اس دوران حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان دونوں کے جسم پر دو سُرخ قمیص تھیں۔

(۱۰) مَنْ كَرِهَ الْمُعَصْفَرَ لِلرِّجَالِ

جو لوگ مردوں کے لئے معصفر کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ جُبَيْرِ بن نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مُعَصْفَرٌ فَقَالَ : أَلْقِهَا ، فَإِنَّهَا ثِيَابُ الْكُفَّارِ. (مسلم ۲۷۔ احمد ۲/ ۲۰۷)

(۲۵۲۲۳) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس حالت میں دیکھا کہ مجھ پر معصفر (زرد رنگا ہوا کپڑا) کپڑا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس کو اتار دو اس لیئے کہ یہ کفار کا کپڑا ہے۔"

(۲۵۲۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ ، عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ. (مسلم ۱۶۴۹۔ ابوداؤد ۴۰۴۱)

(۲۵۲۲۴) حضرت عبداللہ بن حنین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا تھا لیکن میں تمہیں منع نہیں کرتا۔ معصفر کے پہننے سے۔

(۲۵۲۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ ابنِ حُنَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَلْبَسُوا ثَوْبًا أَحْمَرَ متورِّدًا.

(۲۵۲۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ورتم گلاب کی طرح کا سُرخ رنگ کپڑا نہ پہنو۔''

(۲۵۲۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةِ أَذَاخِرَ ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ ، فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُورَهُمْ ، فَقَذَفْتُهَا فِيهِ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ ، مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ ؟ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : أَلاَ كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ ، فَإِنَّهُ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۲۶) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں ہم لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اذاخر کی گھاٹی سے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا۔ اور (اس وقت) مُجھ پر ایک گلاب کے رنگ سے کچھ تیز عصفر کی رنگی ہوئی چادر تھی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' اس سے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدگی کو پہچانا، تو میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا۔ وہ لوگ (اس وقت) تندور کو گرما رہے تھے۔ پس میں نے وہ چادر تندور میں پھینک دی۔ پھر میں دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ''اے عبداللہ! چادر کا کیا ہوا؟'' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات بتائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے وہ چادر اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کیوں نہیں پہنا دی۔ کیونکہ عورتوں کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

(۲۵۲۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيَّةِ وَالْمُفَدَّمِ ، قَالَ يَزِيدُ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : مَا الْمُفَدَّمُ ؟ قَالَ : الْمُشَبَّعُ بِالْعُصْفُرِ. (بزار ۲۷۶)

(۲۵۲۲۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قَسّیّہ (مصر کے علاقہ میں بنائے جانے والے کپڑے جن پر ترنج کی شکلیں ہوتی ہیں) اور مُفدَّم سے منع کیا۔ راوی یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن (استاد) سے کہا مفدّم کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا خوب تیز عصفر کا رنگ کیا ہوا۔

(۲۵۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ تَمِيمٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : حدَّثَتْنَا عَجُوزٌ لَنَا ، قَالَتْ : كُنْتُ أَرَى عُمَرَ إِذَا رَأَى عَلَى رَجُلٍ ثَوْبًا مُعَصْفَرًا ضَرَبَهُ ، وَقَالَ : ذَرُوا هَذِهِ الْبَرَّاقَاتِ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۲۸) حضرت تمیم خزاعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہماری ایک بڑھیا نے یہ بات بیان کی۔ کہتی ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کرتی تھی کہ وہ جب کسی مرد کو عصفر کپڑا پہنے ہوئے دیکھتے تو اس کو مارتے اور فرماتے یہ چمک دمک والی چیزیں عورتوں کے لیئے چھوڑ دو۔

(۲۵۲۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأَى عَلَى ابْنٍ لَهُ مُعَصْفَرًا ، فَنَهَاهُ.

(۲۵۲۲۹) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے (کے جسم) پر معصفر کپڑا دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کیا۔

(۲۵۲۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّضْرِيجَ فَمَا فَوْقَهُ لِلرِّجَالِ.

(۲۵۲۳۰) حضرت لیث، حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ مردوں کے لئے گلاب سے زیادہ تیز رنگ (عصفر) مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۲۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمُعَصْفَرَ لِلرِّجَالِ.

(۲۵۲۳۱) حضرت معمر، حضرت زہری رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ مردوں کے لئے معصفر کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۲۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَصْفَرِ.

(۲۵۲۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معصفر سے منع کیا۔

(۱۱) فِي الْمُعَصْفَرِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے لیئے معصفر کے بارے میں

(۲۵۲۳۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَرَاهُنَّ فِي اللُّحُفِ الْحُمْرِ ، قَالَ : وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ لاَ يَرَى بِالْمُعَصْفَرِ بَأْسًا.

(۲۵۲۳۳) حضرت ابو معشر، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علقمہ اور حضرت اسود کے ہمراہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس حاضر ہوتے تھے اور یہ ان کو سُرخ لحافوں میں دیکھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابراہیم، معصفر کے متعلق کوئی حرج کی بات نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۲۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوسٍ، وَمُجَاهِدٍ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِالْحُمْرَةِ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۳۴) حضرت لیث، حضرت طاؤس، حضرت عطاء، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ تمام حضرات عورتوں کے لئے سُرخ رنگ میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۲۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَيْكَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ دِرْعًا وَمِلْحَفَةً مُشْبَعَتَيْنِ بِالْعُصْفُرِ.

(۲۵۲۳۵) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر ایک قمیص اور چادر ایسی دیکھی کہ ان دونوں کو خوب تیز عصفر لگا ہوا تھا۔

(۲۵۲۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ، وَهِیَ مُحْرِمَةٌ.

(۲۵۲۳۶) حضرت قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا معصفر کپڑے پہنا کرتی تھیں جبکہ وہ حالت احرام میں (بھی) ہوتی تھیں۔

(۲۵۲۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُوَرَّدَةَ بِالْعُصْفُرِ ، وَهِیَ مُحْرِمَةٌ.

(۲۵۲۳۷) حضرت قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گلاب کی طرح کا عصفر لگا کپڑا پہنا کرتی تھیں جبکہ وہ حالت احرام میں ہوتی تھیں۔

(۲۵۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ تَمِيمٍ الْخُزَاعِیِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنَا عَجُوزٌ ، قَالَتْ : قَالَ عُمَرُ : ذَرُوا هَذِهِ الْبُرَّاقَاتِ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۳۸) حضرت تمیم خزاعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ایک بڑھیا نے بیان کیا۔ اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے یہ چمک دمک والی چیزیں عورتوں کے لئے چھوڑ دو۔

(۲۵۲۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ؛ أَنَّ أَسْمَاءَ كَانَتْ تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَهِیَ مُحْرِمَةٌ.

(۲۵۲۳۹) حضرت فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا معصفر کپڑا پہن لیا کرتی تھیں حالانکہ وہ حالتِ احرام میں ہوتی تھیں۔

(۲۵۲٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِی مَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ مُعَصْفَرَةٌ.

(۲۵۲۴۰) حضرت ابو معشر، حضرت سعید بن جُبیر رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

بعض ازواج مطہرات کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا حالانکہ ان (کے جسم) پر معصفر کپڑے تھے۔

(۲۵۲٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْمُعَصْفَرِ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۴۱) حضرت معمر، حضرت زہری کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ عورتوں کے لئے معصفر کپڑے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۲٤۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أُخْتِهِ سُكَيْنَةَ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلَى عَائِشَةَ ، فَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا أَحْمَرَ وَخِمَارًا أَسْوَدَ.

(۲۵۲۴۲) حضرت اسماعیل، اپنی بہن حضرت سکینہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی تو میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سُرخ قمیص اور سیاہ دوپٹہ دیکھا۔

(۱۳) فِي الثِّيَابِ الصُّفْرِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لئے زرد کپڑوں کے بارے میں

(۲۵۲٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ ، حَتَّى الْعِمَامَةَ. (ابوداؤد ۴۰۶۱۔ احمد ۲/ ۱۳۶)

(۲۵۲۴۳) حضرت یحییٰ بن عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے کپڑوں کو زعفران سے رنگا کرتے تھے یہاں تک کہ عمامہ کو بھی۔

(۲۵۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانٍ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ عُثْمَانُ وَعَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ ، قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ. (حاکم ۳۶۱)

(۲۵۲۴۴) حضرت احنف بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ پر آپ کی چادر پیلے رنگ کی تھی جس سے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کو ڈھانپا ہوا تھا۔

(۲۵۲٤۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونَ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُصِيبَ ثَوْبٌ أَصْفَرُ.

(۲۵۲۴۵) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا اس دن آپ رضی اللہ عنہ نے پیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

(۲۵۲٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ قَمِيصًا وَإِزَارًا أَصْفَرَ.

(۲۵۲۴۶) حضرت ابوظبیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پیلے رنگ کی قمیص اور ازار دیکھی۔

(۲۵۲۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ ، يُقَالَ لَهُ :عَبَّادُ بْنُ حَمْزَةَ ؛ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَتْ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ مُعْتَجِرًا بِهَا ، فَنَزَلَتِ الْمَلاَئِكَةُ وَعَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ.

(۲۵۲۴۷) حضرت زبیر کی اولاد میں سے عباد بن حمزہ نامی شخص سے روایت ہے کہ حضرت زبیر بن عوام کے سر پر پیلے رنگ کا عمامہ یوں بندھا ہوا تھا کہ ٹھوڑی سے نیچے اس کا کوئی حصہ نہیں تھا تو فرشتے اُترے اور انہوں نے بھی پیلے رنگ کی پگڑیاں باندھی ہوئی تھیں۔

(۲۵۲۴۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ مِطْرَفًا أَصْفَرَ.

(۲۵۲۴۸) حضرت شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ابن الحنفیہ پر پیلے رنگ کی چادر دیکھی۔

(۲۵۲۴۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ إِزَارًا أَصْفَرَ ، وَهُوَ يَجْلِسُ مَعَ الْمَسَاكِينِ.

(۲۵۲۴۹) حضرت اسماعیل بن خالد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مصعب بن سعید (کے جسم) پر پیلے رنگ کی ازار دیکھی جبکہ وہ مساکین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

(۲۵۲۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ إِزَارًا أَصْفَرَ ، وَخَمِيصَةً.

(۲۵۲۵۰) حضرت ابوظبیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پیلے رنگ کی ازار دیکھی جو نشانات والی روئی سے بنی ہوئی تھی۔

(۲۵۲۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِزَارًا أَصْفَرَ.

(۲۵۲۵۱) حضرت عمرو بن مرزوق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر زرد رنگ کا ازار دیکھا۔

(۲۵۲۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ رِدَاءً أَصْفَرَ ، وَثَوْبًا أَصْفَرَ.

(۲۵۲۵۲) حضرت حنش بن حارث سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر زرد رنگ کی چادر اور زرد کپڑا دیکھا۔

(۲۵۲۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أُكَيْلٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فِي صَيْفٍ قَطُّ ، إِلاَّ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ صَفْرَاءُ ، وَإِزَارٌ أَصْفَرُ.

(۲۵۲۵۳) حضرت اُکیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو سردیوں میں جب بھی دیکھا تو آپ رحمہ اللہ پر زرد رنگ کی چادر اور زرد رنگ کا ازار ہوتا تھا۔

(۲۵۲۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ حَمَّادًا يُصَلِّي وَعَلَيْهِ إِزَارٌ أَصْفَرُ.

(۲۵۲۵۴) حضرت مالک بن مغول بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد کو نماز پڑھتے دیکھا جبکہ ان (کے جسم) پر زرد رنگ کا ازار تھا۔

(۲۵۲۵۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ مِلْحَفَةً صَفْرَاءَ ، يَحْتَبِي بِهَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

(۲۵۲۵۵) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن حسن پر ایک زرد رنگ کی چادر دیکھی جس کے ذریعہ انہوں نے مسجد حرام میں (اپنے) گھٹنوں اور کمر کو باندھا ہوا تھا۔

(۲۵۲۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً يَتَبَرَّدُ بِهِ ، فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ ، فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْوَرْسِ عَلَى عُكَنِهِ. (ابو داؤد ۵۱۴۳۔ احمد ۳/ ۴۲۱)

(۲۵۲۵۶) حضرت قیس بن سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی رکھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈک حاصل کرنی تھی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زرد رنگ کی چادر لایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ کی سلوٹ پر ورس (بوٹی) کا اثر دیکھا۔

(۱۳) فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ

پوستین لگا کپڑا پہننے کے بارے میں

(۲۵۲۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنْ يَسَارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْفِرَاءِ ؟ فَقَالَ : أَحَبُّهَا إِلَيَّ أَلْيَنُهَا.

(۲۵۲۵۷) حضرت یسار، حضرت شعبی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ان سے چمڑا لگے ہوئے کپڑے (کے پہننے) کے متعلق سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں سے نرم کپڑا مجھے پسند ہے۔

(۲۵۲۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ مُسْتُقَةَ فِرَاءٍ.

(۲۵۲۵۸) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر بڑی آستین والا چمڑا لگا ہوا لباس دیکھا۔

(۲۵۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي كِبْرَان ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الضَّحَّاكِ مُسْتُقَةَ فِرَاءٍ.

(۲۵۲۵۹) حضرت ابو کبران سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک پر بڑی آستین والا چمڑا لگا ہوا لباس دیکھا۔

(۲۵۲۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَبْصَرَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى رَجُلٍ فَرْوًا فَأَعْجَبَهُ لِينُهُ ، فَقَالَ : لَوْ أَعْلَمُ هَذَا ذُكِّيَ لَسَرَّنِي أَنْ يَكُونَ لِي مِنْهُ ثَوْبٌ.

(۲۵۲۶۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی پر چمڑے والا لباس دیکھا اور ان کو اس کی نرمی پسند آئی تو فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ اس کو ذبح کیا گیا ہے تو مجھے یہ بات خوش کرتی کہ مجھے بھی اس سے لباس ملتا۔

(۲۵۲۶۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

لَيْلَى، فَأَتَاهُ رَجُلٌ ذُو ضَفْرَيْنِ ضَخْمٌ ، فَقَالَ لَهُ :يَا أَبَا عِيسَى ، قَالَ لَهُ :نَعَمْ ، قَالَ لَهُ :حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ فِي الْفِرَاءِ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ :كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أُصَلِّي فِي الْفِرَاءِ ؟ قَالَ :فَأَيْنَ الدِّبَاغُ ؟. (احمد ۴/ ۳۴۸)

(۲۵۲۶۱) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا جس کی دو موٹی موٹی مینڈھیاں تھیں۔ اس نے ابن ابی لیلیٰ سے کہا: آپ نے چمڑا لگے لباس کے بارے میں جو بات سُن رکھی ہے وہ مجھے بیان کریں تو انہوں نے کہا میں نے اپنے والد کو کہتے سُنا ہے کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں چمڑا لگے کپڑے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دباغت کہاں گئی؟''

(۲۵۲۶۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، وَنَافِعٍ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ إِنْسَانًا مِنْ أَهْلِهَا إِذَا صَلَّى أَنْ يَضَعَ فَرْوَهُ.

(۲۵۲۶۲) حضرت محمد اور حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو فرمایا تھا کہ جب نماز پڑھو تو اپنے چمڑے والے کپڑے اتار دو۔

(۲۵۲٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ جَبْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُسْتَقَةَ فِرَاءٍ فَقَالَ :مَا لَبِسْتُهَا إِلاَّ لِتُرَى عَلَيَّ ، أَوْ لأُسْأَلَ عَنْهَا.

(۲۵۲۶۳) حضرت ابن جبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جُبیر پر بڑی بڑی آستین والا چمڑے کا کپڑا دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اس لباس کو صرف اس لیئے پہنا ہے تا کہ یہ میرے جسم پر نظر آئے ...... یا فرمایا...... تا کہ مجھ سے اس لباس کے بارے میں پوچھا جائے۔

(۲۵۲٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِرَاءِ مِنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ : لَوَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي مِنْهَا فَرْوًا فَأَلْبَسُهُ.

(۲۵۲۶۴) حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مردار کی کھال سے بننے والے لباس کے بارے میں فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس اس چمڑے سے بنا ہوا لباس ہو اور میں اس کو پہنوں۔

(۲۵۲٦٥) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ أَبِي وَائِلٍ حَتَّى أَتَيْنَا الْفَرَّائِينَ ، فَاشْتَرَى فَرْوًا فَقَالَ صَاحِبُ الْفَرْوِ :أَمَا إِنِّي أَزِيدُكَ يَا أَبَا وَائِلٍ ، إِنَّهُ ذَكِيٌّ ، فَقَالَ :مَا يَسُرُّنِي أَنِّي اشْتَرَيْتُ الَّذِي قُلْتَ بِقِيرَاطٍ . قَالَ أَبُو حَصِينٍ :وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ ذَلِكَ، وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۲۵۲۶۵) حضرت شعبی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو وائل کے ہمراہ باہر نکلا۔ یہاں تک کہ ہم چمڑے سے بنے

ہوئے لباس بیچنے والوں کے پاس پہنچے۔ اور حضرت ابو وائل نے وہ لباس خریدا۔ لباس (بیچنے) والے نے کہا۔ اے ابو وائل! میں آپ سے زیادہ (پیسے) لوں گا کیونکہ یہ پاک (کردہ کھال کا) ہے۔ حضرت وائل نے کہا۔ جو بات تم نے کہی ہے میں اس کو ایک قیراط میں خریدوں گا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

حضرت ابو حصین کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم بھی یہ کہا کرتے تھے اور حضرت سعید بن جبیر بھی یہ بات کیا کرتے تھے۔

(۱۴) فِي الْفِرَاءِ مِن جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

مردار کی دباغت دی ہوئی کھال سے بنائے ہوئے لباس کے بارے میں

(۲۵۲۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ ، فَقَدْ طَهُرَ. (مسلم ۲۷۸۔ ابوداؤد ۴۱۲۰)

(۲۵۲۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا: ''جس کسی چمڑے کو بھی دباغت دی جائے تو وہ یقیناً پاک ہو جاتا ہے۔''

(۲۵۲۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : كَانَ لِبَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَاةٌ ، فَمَاتَتْ فَمَرَّ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا ضَرَّ أَهْلَهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا. (ابن ماجه ۳۶۱۱)

(۲۵۲۶۷) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت امہات المؤمنین میں سے کسی کے پاس ایک بکری تھی۔ وہ مرگئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور ارشاد فرمایا: ''اگر اس بکری کے مالک اس کی کھال سے نفع حاصل کرتے تو ان کو نقصان نہ ہوتا۔''

(۲۵۲۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ؛ أَنَّ شَاةً لِمَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ مُرَّ بِهَا قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً ، فَقَالَ : هَلاَّ أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ ، فَانْتَفَعُوا بِهِ ؟ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ : إِنَّهَا مَيْتَةٌ ؟ قَالَ : إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا. (مسلم ۲۷۶۔ ابوداؤد ۴۱۱۷)

(۲۵۲۶۸) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کی آزاد کردہ لونڈی کی مردہ بکری ...... جو انہیں صدقہ کے مال سے عطاء ہوئی تھی ...... کے پاس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو فرمایا: ''ان لوگوں نے اس بکری کی کھال کیوں نہیں اتاری کہ اس کو دباغت دیتے اور پھر وہ اس سے نفع لیتے؟'' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو مردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا صرف کھانا حرام ہے۔''

(۲۵۲۶۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ شَاةً

لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مَاتَتْ ، قَالَتْ :فَدَبَغْنَا جِلْدَهَا ، فَكُنَّا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا. (بخاری ۶۶۸۶)

(۲۵۲۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ کی ایک بکری تھی جو مرگئی۔ وہ کہتی ہیں کہ ہم نے اس کی کھال کو دباغت دے دی اور ہم اس میں نبیذ بناتے تھے یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہوگئی۔

(۲۵۲۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَنْبَأَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ ، فَقَالَ :أَلاَ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا ، فَإِنَّ دَبْغَهَا طَهُورُهَا.

(۲۵۲۷۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت سودہ بنت زمعہ کی (مری ہوئی) بکری کے پاس سے گزرے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''ان لوگوں نے اس کی کھال سے کیوں نفع نہیں لیا۔ کیونکہ کھال کی دباغت' کھال کی طہارت ہے۔''

(۲۵۲۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :دِبَاغُهَا طَهُورُهَا.

(۲۵۲۷۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کھال کی دباغت ہی کھال کی طہارت ہے۔

(۲۵۲۷۲) حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ.

(ابو داؤد ۴۱۲۱۔ ابن ماجہ ۳۶۱۲)

(۲۵۲۷۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ مرداروں کی کھالوں سے نفع حاصل کیا جائے۔

(۲۵۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَوْلاَةٍ لِمَيْمُونَةَ مَيْتَةٍ ، فَقَالَ :هَلاَّ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا. (مسلم ۱۰۴۔ احمد ۱/ ۲۷۷)

(۲۵۲۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کی مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ''ان لوگوں نے اس بکری کی کھال سے نفع کیوں نہیں لیا؟''

(۲۵۲۷٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ :مَاتَتْ شَاةٌ لِإِحْدَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلاَّ انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا.

(مسلم ۱۰۳۔ احمد ۱/ ۲۷۷)

(۲۵۲۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی عورتوں میں سے کسی ایک کی بکری مرگئی تو جناب نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے اس کے چمڑے سے کیوں نفع نہیں لیا؟''

(۲۵۲۷۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاۃٍ مَیْتَۃٍ ، فَقَالَ :مَا ضَرَّ أَہْلَہَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِہَابِہَا.

(۲۵۲۷۵) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی گئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس بکری کے مالکوں کو کوئی نقصان نہ ہوتا اگر یہ اس کے چمڑے سے منتفع ہوتے؟''

(۲۵۲۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ ، عَنْ صَدَقَۃَ ، عَنْ جَدِّہِ رِیَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ ذَکَاتُہُ دِبَاغُہُ.

(۲۵۲۷۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کھال کو دباغت دینا ہی اس کی طہارت ہے۔

(۲۵۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَلَیْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَۃَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَۃَ ، عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ مُحَبِّقٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :ذَکَاۃُ الْجُلُودِ دِبَاغُہَا.

(احمد ۳/ ۴۷۶۔ دار قطنی ۱۲)

(۲۵۲۷۷) حضرت سلمہ بن محبق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''چمڑوں کی پاکی، ان کو دباغت دینا ہے۔''

(۲۵۲۷۸) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللہِ ، قَالَ :حدَّثَنَا ہَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَۃَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَۃَ ، عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ مُحَبِّقٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِہِ. (ابوداؤد ۴۱۲۲۔ احمد ۵/ ۶)

(۲۵۲۷۸) حضرت سلمہ بن محبق، جناب نبی کریم ﷺ سے (اوپر والی) حدیث کے مثل ہی روایت کرتے ہیں۔

(۲۵۲۷۹) حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَۃَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِہِ ، وَلَمْ یَذْکُرْ مَنْصُورٌ سَلَمَۃَ بْنَ مُحَبِّقٍ.

(۲۵۲۷۹) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم ﷺ سے سلمہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کے مثل ہی روایت کرتے ہیں لیکن راوی منصور، سلمہ بن محبق کا ذکر نہیں کرتے۔

(۲۵۲۸۰) حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ ، عَنِ الْمُغِیرَۃِ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ :کَانَ یُقَالُ :دِبَاغُ الْمَیْتَۃِ طَہُورُہَا.

(۲۵۲۸۰) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مردار (کی کھال) کو دباغت دینا ہی اس کی طہارت ہے۔

(۱۳) مَنْ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِی لُبْسِ الْحَرِیرِ

جو حضرات عورتوں کے لئے ریشم پہننے میں رخصت کے قائل ہیں

(۲۵۲۸۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، عَنْ عَلْقَمَۃَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّہُ سُئِلَ عَنِ الْحَرِیرِ وَالذَّہَبِ لِلنِّسَاءِ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا ہُنَّ لُعَبُکُمْ ، فَزَیِّنُوہُنَّ بِمَا شِئْتُمْ.

(۲۵۲۸۱) حضرت علقمہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے عورتوں کے (استعمال کے لئے) سونے اور ریشم کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: عورتیں تمہاری کھیل ہیں پس تم جس چیز سے چاہو ان کو مزین کرو۔

(۲۵۲۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أُرْخِصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ ، ثُمَّ قَرَأَ :(أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ).

(۲۵۲۸۲) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عورتوں کو ریشم اور سونے (کے استعمال) میں اجازت دی گئی ہے، پھر آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) (أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ)

(۲۵۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيرٍ ، فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ :شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ النِّسْوَةِ.

(مسلم ۱۸۔ ابو داؤد ۴۰۴۰)

(۲۵۲۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اکیدر دومہ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا کپڑا ہدیہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور فرمایا: ''تم اس کو عورتوں کے درمیان تقسیم کر دو۔''

(۲۵۲۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ :حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ، حِلٌّ لإِنَاثِهِمْ.

(۲۵۲۸۴) حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔''

(۲۵۲۸٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ أَخْبَرَهُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ.

(۲۵۲۸۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خالص ریشم کی قمیص دیکھی۔

(۲۵۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ لِلنِّسَاءِ ، إِنَّمَا يُكْرَهُ لَهُنَّ مَا يَصِفُ ، أَوْ يَشِفُّ.

(۲۵۲۸۶) حضرت میمون بن مہران سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عورتوں کے لئے دیباج اور ریشم میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کے لئے صرف وہ کپڑا مکروہ ہے جو (اعضاء کو) پاک کرے یا باریک ہو۔ (بہت زیادہ)۔

(۲۵۲۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :إِنِّي لأَكْسُو بَنَاتِي الْحَرِيرَ ،

وَأُحَلِّيهِنَّ الذَّهَبَ.

(۲۵۲۸۷) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بلاشبہ میں اپنی بیٹیوں کو ریشم پہناتا ہوں اور میں ان کو سونے کا زیور پہناتا ہوں۔

(۱۶) فِي لِبَاسِ الْقَبَاطِيِّ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے لئے قباطی (مقامِ قبط کی طرف منسوب) لباس کے پہننے کا بیان

(۲۵۲۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَنْهَى النِّسَاءَ عَنْ لُبْسِ الْقَبَاطِيِّ ، فَقَالُوا : إِنَّهُ لَا يَشِفُّ ، فَقَالَ : إِلَّا يَشِفَّ فَإِنَّهُ يَصِفُ.

(۲۵۲۸۸) حضرت ابو یزید مزنی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کو قباطی کپڑے پہننے سے منع کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے کہا وہ کپڑا چھنا ہوا تو نہیں ہوتا (یعنی بہت باریک نہیں ہوتا) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چہ چھنا ہوا تو نہیں ہوتا مگر وہ (اعضاء کی ساخت کو) بیان کرتا ہے۔

(۲۵۲۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ عُمَرُ : لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِيَّ ، فَإِنَّهُ إِلَّا يَشِفَّ يَصِفُ.

(۲۵۲۸۹) حضرت ابو صالح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اپنی عورتوں کو قباطی کپڑے نہ پہناؤ کیونکہ وہ اگر چہ زیادہ باریک تو نہیں ہوتا مگر (اعضاء کی ساخت کو) بیان کرتا ہے۔

(۲۵۲۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلنِّسَاءِ لُبْسَ الْقَبَاطِيِّ ، وَقَالَ : إِنَّهُ إِلَّا يَشِفَّ يَصِفُ.

(۲۵۲۹۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ عورتوں کے لئے قباطی کپڑا پہننے کو ناپسند کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے یہ کپڑا اگر چہ بہت زیادہ باریک نہیں ہوتا مگر (اعضاء کی ساخت کو) بیان کرتا ہے۔

(۲۵۲۹۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَسَا ابْنُ عُمَرَ مَوْلًى لَهُ يَوْمًا مِنْ قَبَاطِيِّ مِصْرَ ، فَانْطَلَقَ بِهِ فَبَعَثَ ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ ، فَقَالَ : مَا تُرِيدُ أَنْ تَصْنَعَ ؟ فَقَالَ : أُرِيدُ أَنْ أَجْعَلَهُ دِرْعًا لِصَاحِبَتِي ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ يَشِفُّ فَإِنَّهُ يَصِفُ.

(۲۵۲۹۱) حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے آزاد کردہ غلام کو مصر کا قباطی کپڑا پہنایا چنانچہ وہ اس کو لے کر چل دیا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف کسی کو بھیجا اور اس کو بلایا۔ اور پوچھا تم کیا بنانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا۔ میں (اس کپڑے سے) اپنی بیوی کی قمیص بنانا چاہتا ہوں۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چہ یہ کپڑا بہت

باریک نہیں ہے لیکن یہ (اعضاء کی بناوٹ کو) واضح کرتا ہے۔

(۱۷) فِی لُبْسِ الثَّوْبِ فِیهِ الصَّلِیبُ

ایسا کپڑا پہننے کے بارے میں جس میں صلیب ہو

(۲۵۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ دِقْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :إِنَّا لاَ نَلْبَسُ الثِّیَابَ الَّتِی فِیهَا الصَّلِیبُ.

(۲۵۲۹۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ہم ایسے کپڑے نہیں پہنتے جن میں صلیب بنی ہوئی ہو۔

(۲۵۲۹۳) حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِی الْجَحَّافِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ تَابُوتٍ لِی فِیهِ تَمَاثِیلُ ؟ فَقَالَ :حَدَّثَنِی مَنْ رَأَى عُمَرَ یُحَرِّقُ ثَوْبًا فِیهِ صَلِیبٌ ، یَنْزِعُ الصَّلِیبَ مِنْهُ.

(۲۵۲۹۳) حضرت ابوالجحاف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر سے اپنے ایک تابوت کے بارے میں سوال کیا جس میں تصویریں تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس آدمی نے یہ بات بتائی جس نے خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایسے کپڑے کو جلا دیا جس میں صلیب بنی ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اس سے صلیب کو نکال رہے تھے۔

(۲۵۲۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ سِتْرًا فِیهِ صَلِیبٌ ، فَأَمَرَ بِهِ فقضب.

(۲۵۲۹۴) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی پر ایک پردہ دیکھا جس میں صلیب بنی ہوئی تھی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور اس کو کاٹ دیا گیا۔

(۱۸) مَنْ کَانَ یَلْبسُ الْقَمِیصَ لاَ یزرّ عَلَیهِ

جو حضرات قمیص پہنتے ہیں اور اس پر بٹن نہیں لگاتے

(۲۵۲۹۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَدِیٍّ ، قَالَ :مَا رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ زَارِّینَ عَلَیْهِمَا قَمِیصَهُمَا قَطُّ.

(۲۵۲۹۵) حضرت ثابت بن عدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص پر بٹن لگاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲۵۲۹٦) حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ الْعَیْزَارِ ، عَنْ سَعِیدٍ الْمَدَنِی ، قَالَ : کُنْتُ مَعَ أَبِی هُرَیْرَةَ فِی جِنَازَةٍ ، فَرَأَیْتُهُ مُصْفَرَّ اللِّحْیَةِ ، مُحَلَّلَ الأَزْرَارِ.

(۲۵۲۹۶) حضرت سعید مدنی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھا۔ چنانچہ میں نے آپ کو زرد داڑھی اور کھلے بٹنوں کی حالت میں دیکھا۔

(۲۵۲۹۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ ، وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقٌ ، قَالَ عُرْوَةُ : فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ ، وَلاَ ابْنَهُ فِي شِتَاءٍ ، وَلاَ حَرٍّ إِلاَّ مُطْلَقَةً أَزْرَارُهُمَا. (ترمذی ۵۸۔ ابوداؤد ۴۰۷۹)

(۲۵۲۹۷) حضرت معاویہ بن قرہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک کھلی ہوئی تھی (یعنی بٹن کھلے تھے)۔ حضرت عروہ کہتے ہیں۔ پس میں نے حضرت معاویہ اور ان کے بیٹے کو سردی، گرمی میں بھی دیکھا تو بٹن کھلے ہونے کی حالت میں دیکھا۔

(۲۵۲۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ شَادًّا عَلَيْهِ إِزاره قَطُّ.

(۲۵۲۹۸) حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میسب رحمہ اللہ کو کبھی بھی بٹن بند کئے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲۵۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ سَالِمًا زَارًّا عَلَيْهِ.

(۲۵۲۹۹) حضرت اُسامہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی حضرت سالم کو بٹن لگائے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲۵۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا مُحَلَّلاً أَزْرَارُهُ:

(۲۵۳۰۰) حضرت فطر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کو بٹن کھولے ہوئے دیکھا۔

(۲۵۳۰۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ رَأَى عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ حَبْرَةً مُحَلَّلَةَ الأَزْرَارِ ، وَكَانَ لَهُ بُرْنُسُ خَزٍّ.

(۲۵۳۰۱) حضرت ربیع بن منذر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ پر ایک دھاری دار یمنی چادر دیکھی جس کے بٹن کھلے ہوئے تھے اور حضرت محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ کے پاس ایک خز کی ٹوپی بھی تھی۔

(۲۵۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ مَيْمُون ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ مُحَلَّلاً أَزْرَارُهُ.

(۲۵۳۰۲) حضرت ہلال بن میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید ابن المسیب رحمہ اللہ کو بٹن کھلے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۱۹) فِي جرِّ الإِزَارِ ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

شلوار کو کھینچنے کے بارے میں اور اس کے متعلق روایات

(۲۵۳۰۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَجَرِيرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جَرِّ الإِزَارِ. (ابویعلی ۵۱۲۹۔ احمد ۳۲۰)

(۲۵۳۰۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شلوار کو کھینچنے سے منع کیا ہے۔

(۲۵۳۰٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ ، وَمُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بخاری ۵۷۹۱۔ مسلم ۱۶۵۳)

(۲۵۳۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو کھینچے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر بھی نہیں کریں گے۔''

(۲۵۳۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلاَءِ ، لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (مسلم ۱۶۵۱۔ احمد ۲/ ۵۵)

(۲۵۳۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو شخص بوجہ تکبر اپنے کپڑے کو کھینچتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کریں گے۔''

(۲۵۳۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلاَءِ ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ :فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ بِالْبَلاَطِ ، قَالَ : فَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَأَشَارَ إِلَى أُذُنَيْهِ :سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ ، وَوَعَاهُ قَلْبِي. (ابن ماجہ ۳۵۷۰)

(۲۵۳۰۶) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بوجہ تکبر کے اپنے ازار کو کھینچتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔'' راوی کہتے ہیں پھر میں مقام بلاط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ کہتے ہیں کہ میں ان کے سامنے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث ذکر کی۔ راوی کہتے ہیں پس انہوں نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا (اور کہا)۔ اس حدیث کو میرے کانوں نے سُنا ہے اور اس کو میرے دل نے محفوظ کیا ہے۔

(۲۵۳۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :مَرَّ بِأَبِي هُرَيْرَةَ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ يَجُرُّ سَبَلَهُ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ أَخِي ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلاَءِ ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابن ماجہ ۳۵۷۱۔ احمد ۲/ ۵۰۳)

(۲۵۳۰۷) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس.

قریش کا ایک جوان گزرا۔ درانحالیکہ وہ اپنے لٹکائے ہوئے کپڑے کو کھینچ رہا تھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ''جو شخص بوجہ تکبر کے اپنے کپڑے کو کھینچے گا تو حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کریں گے۔''

(۲۵۳۰۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْبَان ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ لاَ يَنْظُرُ إِلَى مُسْبِلٍ.

(احمد ۱/ ۳۲۲۔ طبرانی ۱۲۴۱۳)

(۲۵۳۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والے کی طرف نظر نہیں کریں گے۔''

(۲۵۳۰۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ خُيَلاَءَ.

(احمد ۲/ ۶۹)

(۲۵۳۰۹) حضرت محمد بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا ازار کھینچے گا حق تعالیٰ اس کی طرف نظر بھی نہیں کریں گے۔

(۲۵۳۱۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ، وَلاَ يُزَكِّيهِمْ ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ؛ الْمُسْبِلُ ، وَالْمَنَّانُ ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ. (مسلم ۱۰۲۔ ابوداؤد ۴۰۸۴)

(۲۵۳۱۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین لوگ ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز حق تعالیٰ کلام نہیں کریں گے اور نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (ایک) کپڑا لٹکانے والا اور (دوسرا) احسان جتلانے والا اور (تیسرا) جھوٹی قسم کھا کر اپنے سودے کو بیچنے والا۔''

(۲۵۳۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ :مَنْ مَسَّ إِزَارُهُ كَعْبَيْهِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ، قَالَ :وَقَالَ ذِرٌّ :مَنْ مَسَّ إِزَارُهُ الأَرْضَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ.

(۲۵۳۱۱) حضرت حصین، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے۔ جس آدمی کا ازار اس کے ٹخنوں سے مس کر رہا ہو تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ فرماتے ہیں کہ حضرت ذر کہتے ہیں جس شخص کا ازار زمین سے مَس کر رہا ہو تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۲۵۳۱۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : دَخَلَ شَابٌّ عَلَى عُمَرَ ، فَجَعَلَ الشَّابُّ يُثْنِي عَلَيْهِ ، قَالَ : فَرَآهُ عُمَرُ يَجُرُّ إِزَارَهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : يَا ابْنَ أَخِي ، ارْفَعْ إِزَارَكَ ، فَإِنَّهُ أَتْقَى لِرَبِّكَ وَأَنْقَى لِثَوْبِكَ ، قَالَ : فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ : يَا عَجَبًا لِعُمَرَ أَنْ رَأَى حَقَّ اللهِ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَمْنَعْهُ مَا هُوَ فِيهِ أَنْ تَكَلَّمَ بِهِ.

(۲۵۳۱۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک نوجوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنا شروع کر دی۔ راوی کہتے ہیں اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ازار کھینچتے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس جوان سے کہا اے بھتیجے! اپنا ازار اُوپر کرلو۔ کیونکہ یہ تمہارے پروردگار کے نزدیک زیادہ تقویٰ کی بات ہے اور تمہارے کپڑے کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے۔ راوی کہتے ہیں پس حضرت عبداللہ کہا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی عجیب تھے۔ جب انہوں نے اپنے پر خدا کا حق دیکھا تو انہیں یہ حق ادا کرنے سے وہ حالت مانع نہ ہوئی جس میں وہ نوجوان تھا۔ (یعنی تعریف کے باوجود کلمہ حق کہہ دیا)

(۲۵۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسْبِلُ إِزَارَهُ ، فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ حَمِشُ السَّاقَيْنِ.

(۲۵۳۱۳) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کا ازار نیچے ہوتا تھا۔ چنانچہ ان سے کہا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں پتلی پنڈلیوں والا آدمی ہوں۔

(۲۰) مَوْضِعُ الإِزَارِ ، أَيْنَ هُوَ ؟

ازار کی جگہ کہاں پر ہے؟

(۲۵۳۱٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَكْرٍ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوْضِعِ الإِزَارِ ؟ فَقَالَ : مُسْتَدَقَّ السَّاقِ ، لاَ خَيْرَ فِيمَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ ، وَلاَ خَيْرَ فِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ.

(۲۵۳۱۴) حضرت عبداللہ بن ابو الہذیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ازار کی جگہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پنڈلی کے باریک حصہ کے پاس۔ اس سے نیچے ہو تو اس میں بھی کوئی خیر نہیں ہے اور اس سے اُوپر میں بھی کوئی خیر نہیں ہے۔''

(۲۵۳۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْفَلِ عَضَلَةِ سَاقِي ، أَوْ سَاقِهِ ، فَقَالَ : هَذَا مَوْضِعُ الإِزَارِ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَلاَ حَقَّ لِلإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ. (ترمذی ۱۷۸۳۔ ابن ماجہ ۳۵۷۲)

(۲۵۳۱۵) حضرت حذیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میری یا اپنی پنڈلی کے پٹھے کو پکڑا اور فرمایا: ''ازار کی جگہ یہ ہے۔ اگر تمہیں (اس سے) انکار ہو تو اس سے کچھ نیچے اور اگر تمہیں (اس سے) بھی انکار ہو تو اس سے کچھ نیچے، لیکن اگر تمہیں (اس سے بھی) انکار ہو تو پھر ٹخنوں میں تو ازار کا کوئی حق نہیں ہے۔''

(۲۵۳۱۶) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا نَبِيهٍ يَقُولُ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَحْتَ الْكَعْبِ مِنَ الإِزَارِ فِي النَّارِ. (احمد ۶/ ۵۹)

(۲۵۳۱۶) حضرت ابونبیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سُنا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ٹخنوں سے نیچے ازار، جہنم میں ہوگا۔''

(۲۵۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَإِنَّ إِزَارَهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ ، أَوْ قَرِيبٍ مِنْ نِصْفِ سَاقَيْهِ.

(۲۵۳۱۷) حضرت ابویعفور سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ان کا ازار نصف پنڈلی تک تھا یا آپ رضی اللہ عنہ کی نصف پنڈلی کے قریب تھا۔

(۲۵۳۱۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، فَمَا كَانَ إِلَى الْكَعْبِ فَلاَ بَأْسَ ، وَمَا كَانَ تَحْتَ الْكَعْبِ فَفِي النَّارِ. (ابوداؤد ۴۰۹۰۔ احمد ۳/ ۳۰)

(۲۵۳۱۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا ازار اس کی نصف پنڈلی تک ہوتا ہے جو ٹخنوں تک بھی ہو تو کوئی حرج نہیں اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو تو وہ جہنم میں ہوگا۔''

(۲۵۳۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي غِفَارٍ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ ، قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ :عَلَيْكَ السَّلاَمُ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :لاَ تَقُلْ :عَلَيْكَ السَّلاَمُ؟ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلاَمُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، زِدْنِي ، قَالَ :الإِزَارُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ ، وَإِيَّاكَ وَالْمَخِيلَةَ ، فَإِنَّ اللهَ لاَ يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ. (ابوداؤد ۴۰۸۱۔ ترمذی ۲۷۲۱)

(۲۵۳۱۹) حضرت ابوجری ہجیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا۔ اے رسول اللہ ﷺ! علیك السلام. آپ ﷺ نے فرمایا علیك السلام نہ کہو کیونکہ یہ مردوں کا سلام ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے مزید کچھ بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ازار کو نصف پنڈلی تک رکھو لیکن اگر تم اس سے انکار کرو تو پھر ٹخنوں تک رکھ لو۔ خبردار! تکبر سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تکبر کو ناپسند کرتے ہیں۔''

(۲۵۳۲۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عن جَعْفَرٍ ، قَالَ :كَانَ مَيْمُونٌ يُشَمِّرُ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ.

(۲۵۳۲۰) حضرت جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت میمون، اپنے ازار کو اپنی پنڈلیوں کے نصف تک چڑھاتے تھے۔

(۲۵۳۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي قَزَعَةَ ، عَنِ الأَسْقَعِ بْنِ الأَسْلَعِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الإِزَارِ فِي النَّارِ. (احمد ۵/ ۹)

(۲۵۳۲۱) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔''

(۲۵۳۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا اتَّزَرَ ، فَلَحِقَ إِزَارُهُ بِرُكْبَتَيْهِ.

(۲۵۳۲۲) حضرت ابوامیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ازار پہنا تو آپ رضی اللہ عنہ کا ازار آپ رضی اللہ عنہ کے گھٹنوں کو لگ رہا تھا۔

(۲۵۳۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَوْضِعُ الإِزَارِ مُسْتَدَقُّ السَّاقِ.

(۲۵۳۲۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ازار کی جگہ پنڈلی کا باریک حصہ ہے۔

(۲۵۳۲۴) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : الإِزَارُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، أَوْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ، لاَ خَيْرَ فِيمَا هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۵۳۲۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ازار، نصف پنڈلی تک ہو یا ٹخنوں تک ہو جو ازار اس سے نیچے ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

(۲۵۳۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ الإِزَارَ فَوْقَ نِصْفِ السَّاقِ.

(۲۵۳۲۵) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ، نصف پنڈلی سے اوپر ازار کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۳۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ ، عَنْ خَرَشَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ دَعَا بِشَفْرَةٍ فَرَفَعَ إِزَارَ رَجُلٍ عَنْ كَعْبَيْهِ ، ثُمَّ قَطَعَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ : فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ذَبَاذِبِهِ تَسِيلُ عَلَى عَقِبَيْهِ.

(۲۵۳۲۶) حضرت حرشہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استرا منگوایا پھر ایک آدمی کا ازار اس کے ٹخنوں سے اُوپر کیا پھر جو اس سے نیچے تھے اس کو کاٹ دیا۔ راوی کہتے ہیں گویا کہ میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر ہے کہ کپڑے کے ٹکڑے اس کی ایڑیوں پر گر رہے تھے۔

(۲۵۳۲۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتَزِرُونَ عَلَى أَنْصَافِ سُوقِهِمْ ، فَذَكَرَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، وَابْنَ عُمَرَ ، وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ ، وَالْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ.

(۲۵۳۲۷) حضرت ابواسحق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بہت سے

لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنی نصف پنڈلیوں پر ازار باندھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید، حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ارقم اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہم کا ذکر فرمایا۔

(۲۵۳۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيُرْسِلُ إِزَارَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ، حَتَّى تَقَعَ حَاشِيَتُهُمَا عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ ، وَيَرْفَعُهُمَا مِنْ مُؤَخَّرِهِ.

(ابو داؤد ۴۰۹۳۔ نسائی ۹۶۸۱)

(۲۵۳۲۸) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ازار باندھتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ وہ اپنا ازار، اپنے آگے سے لٹکا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اس کے دونوں کنارے آپ رضی اللہ عنہ کے قدموں کی پشت پر آجاتے اور (پھر) آپ رضی اللہ عنہ ان کو پچھلی جانب سے اٹھا لیتے۔

(۲۵۳۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ الْمُكْتِبُ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ إِزَارٌ نَجْرَانِيٌّ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ.

(۲۵۳۲۹) حضرت ابو سلیمان مکتب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ (کے جسم) پر نجرانی ازار تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی پنڈلیوں کے نصف میں تھا۔

(۲۵۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ دِهْقَانٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ ، وَابْنَ عُمَرَ أُزْرُهُمَا إِلَى أَنْصَافِ سُوقِهِمَا.

(۲۵۳۳۰) حضرت موسیٰ بن دہقان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ ان دونوں حضرات کے ازار، ان کی پنڈلیوں کے نصف تک تھے۔

(۲۵۳۳۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ إِزَارُهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : هَذِهِ إِزْرَةُ حَبِيبِي ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی ۱۲۱۔ بزار ۳۵۳)

(۲۵۳۳۱) حضرت ایاس بن سلمہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ازار، ان کی نصف پنڈلی تک تھا۔ راوی کہتے ہیں چنانچہ ان سے اس کے بارے میں کہا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ میرے محبوب کا ازار ہے یعنی جناب نبی کریم ﷺ کے ازار کا طریقہ یہی ہے۔

(۲۵۳۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا سُفْيَانُ بْنُ سَهْلٍ ، لاَ تُسْبِلْ ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُسْبِلِينَ. (احمد ۴/ ۲۴۶۔ ابن حبان ۵۴۴۲)

(۲۵۳۳۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے سفیان بن

سہل! تو کپڑا نہ لٹکا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتے۔''

(۳۱) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ لُبْسَ الْخِفَافِ وَالنِّعَالِ الَّتِي لَمْ تُذَكَّ

جو حضرات غیر مزکّی موزے اور جوتے پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے

(۲۵۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ : كَانَ يَكْرَهُ الْخِفَافَ وَالنِّعَالَ الَّتِي لَمْ تُذَكَّ.

(۲۵۳۳۳) حضرت محمد، حضرت اُسیر بن جابر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ ایسے موزوں اور جوتوں کے پہننے کو ناپسند کرتے تھے جن کو صاف نہ کیا گیا ہو۔

(۲۵۳۳٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَكْرَهُ الْفِرَاءَ الَّتِي لَمْ تُذَكَّ.

(۲۵۳۳۴) حضرت محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایسے چمڑا لگے ہوئے لباس کو ناپسند کرتی تھیں جس کو صاف نہ کیا گیا ہو۔

(۲۵۳۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ مِمَّنْ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ فِيمَا لَمْ يُذَكَّ ؛ عُمَرُ ، وَابْنُ عُمَرَ ، وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ، وَعَائِشَةُ ، وَأُسَيْرُ بْنُ جَابِرٍ.

(۲۵۳۳۵) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو لوگ صاف نہ کئے ہوئے چمڑے میں نماز کو مکروہ سمجھتے تھے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرات عمران بن حصین، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

(۳۲) فِي طُولِ الْقَمِيصِ ، كَمْ هُوَ ، وَإِلَى أَيْنَ هُوَ فِي جَرِّهِ ؟

قمیص کی لمبائی میں کہ کتنی ہو اور اپنے کھینچنے میں کہاں تک ہو

(۲۵۳۳٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : كَانَتْ قُمُصُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَثِيَابُهُ مَا بَيْنَ الْكَعْبِ وَالشِّرَاكِ.

(۲۵۳۳۶) حضرت عمرو بن مہاجر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی قمیص اور آپ رحمہ اللہ کے کپڑے ٹخنے اور تسمیہ باندھنے کی جگہ کے درمیان ہوتے تھے۔

(۲۵۳۳۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الإِسْبَالُ فِي الإِزَارِ ، وَالْقَمِيصِ ، وَالْعِمَامَةِ ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلاَءَ ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(ابو داؤد ۴۰۹۱۔ ابن ماجہ ۳۵۷۶)

(۲۵۳۳۷) حضرت سالم، اپنے والد کے واسطہ سے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسبال (کپڑے کو لٹکانا) ازار، قمیص اور عمامہ میں ہوتا ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی چیز کو تکبر کی وجہ سے کھینچے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا''

(۲۵۳۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : جَرُّ الْقَمِيصِ وَالإِزَارِ سَوَاءٌ.

(۲۵۳۳۸) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قمیص اور ازار کو کھینچنا برابر ہے۔

(۲۵۳۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :ذَكَرُوا عِنْدَ عِكْرِمَةَ جَرَّ الْقَمِيصِ وَالإِزَارِ ، فَقَالَ :هُوَ وَاللَّهِ شَرٌّ وَأَشَرُّ.

(۲۵۳۳۹) حضرت شعیب بن یسار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے حضرت عکرمہ کے پاس قمیص اور ازار کو کھینچنے کا ذکر کیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! یہ تو شر ہے۔ بڑا شر ہے۔

(۲۵۳٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : كَانَ قَمِيصُهُ فَوْقَ الإِزَارِ ، وَالرِّدَاءُ فَوْقَ الْقَمِيصِ.

(۲۵۳۴۰) حضرت طاؤس کے بارے میں روایت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کی قمیص ازار سے اُوپر ہوتی تھی اور چادر، قمیص سے اُوپر ہوتی تھی۔

(۲۵۳٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْقَاسِمَ قَمِيصُهُ إِلَى الْكَعْبِ.

(۲۵۳۴۱) حضرت داؤد بن قیس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم کی قمیص کو ٹخنوں تک دیکھا۔

(۲۵۳٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ قَمِيصُهُ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ.

(۲۵۳۴۲) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی قمیص ان کے قدم کی پشت پر ہوتی تھی۔

(۲۵۳٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ قَمِيصَ سَالِمٍ مُشَمَّرًا فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ ، فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ كَانَ قَمِيصُهُ هَكَذَا.

(۲۵۳۴۳) حضرت محمد بن عمیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کی قمیص کو ٹخنوں سے اوپر چڑھا دیکھا۔ اور انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کی قمیص بھی ایسی ہی تھی۔

(۲۳) فِي طُولِ كُمِّ الْقَمِيصِ ، إلَى أَيْنَ ؟

قمیص کی آستین کی لمبائی میں کہ وہ کہاں تک ہو

(۲۵۳٤٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :ابْتَاعَ عَلِيٌّ قَمِيصًا سُنْبُلاَنِيًّا بِأَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ ،

وَدَعَا الْخَيَّاطَ ، فَمَدَّ كُمَّ الْقَمِيصِ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْطَعَ مَا خَلْفَ أَصَابِعِهِ.

(۲۵۳۴۴) حضرت جعفر، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خوب لمبی قمیص چار درہم میں خریدی۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے درزی کو بلایا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے قمیص کی آستین کو کھینچا اور درزی کو حکم دیا کہ جو حصہ آپ رضی اللہ عنہ کی انگلیوں سے آگے ہے اس کو کاٹ دے۔

(۲۵۳٤٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَا بِشَفْرَةٍ لِيَقْطَعَ كُمَّ قَمِيصِ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ مِنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ ، وَكَانَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ سُنْبُلاَنِيٌّ ، فَقَالَ : أَنَا أَكْفِيكَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي أَسْتَحِي أَنْ تَقْطَعَهُ عِنْدَ النَّاسِ ، فَتَرَكَهُ.

(۲۵۳۴۵) حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے استرا منگوایا تا کہ آپ رضی اللہ عنہ عقبہ بن فرقد کی قمیص کی آستین کو ان کی انگلیوں سے کاٹ دیں۔ ان صاحب نے خوب لمبی قمیص پہن رکھی تھی۔ اس پر عقبہ نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! میں یہ کام آپ کے بجائے میں خود ہی کر لوں گا۔ مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ آپ اس کو لوگوں کے سامنے کاٹیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔

(۲۵۳٤٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ قَمِيصٌ مَدَرِيٌّ ، أَوْ رَازِقِيٌّ ، إِذَا أَرْسَلَهُ بَلَغَ نِصْفَ سَاقَيْهِ ، وَإِذَا مَدَّهُ لَمْ يُجَاوِزْ ظُفُرَيْهِ.

(۲۵۳۴۶) حضرت عبداللہ بن ابوالہذیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک پتلی سی قمیص دیکھی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس کو چھوڑتے تو یہ آپ رضی اللہ عنہ کی نصف پنڈلی تک پہنچتی اور جب آپ رضی اللہ عنہ اس کو کھینچتے تو یہ آپ رضی اللہ عنہ کے ناخنوں سے متجاوز نہ ہوتی۔

(۲۵۳٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتُرِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَكُمُّ قَمِيصِهِ إِلَى الرُّصْغِ.

(۲۵۳۴۷) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کی قمیص کی آستین کلائی تک پہنچتی تھی۔

(۲۵۳٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: كَانَ كُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّصْغِ.

(ابو داؤد ۴۰۲۳۔ ترمذی ۱۷۶۵)

(۲۵۳۴۸) حضرت بدیل عقیلی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین رصغ تک تھی۔

(٢٤) فِي الإِزَارِ، أَيْنَ مَوْضِعُهُ مِنَ الْحِقْوِ ؟

ازار کے بارے میں کہ اس کی کمر پر کون سی جگہ ہے؟

(۲۵۳٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الْعَلاَءِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَأْتَزِرُ

فَوْقَ السُّرَّةِ.

(۲۵۳۴۹) حضرت ابوالعلاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ناف کے اُوپر ازار باندھتے ہوئے دیکھا۔

(۲۵۳۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ ، وَقَدِ اتَّزَرَ فَوْقَ السُّرَّةِ ، فَجَذَبَهُ حَتَّى جَعَلَهُ أَسْفَلَ مِنْهَا.

(۲۵۳۵۰) حضرت قدامہ بن موسیٰ ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ میں نے ناف کے اُوپر ازار باندھ رکھا تھا۔ پس انہوں نے اس کو کھینچا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ناف کے نیچے کر دیا۔

(۲۵۳۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَّزِرَانِ إِلَى أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ.

(۲۵۳۵۱) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات ناف سے نیچے ازار باندھا کرتے تھے۔

(۲۵) فِي لُبْسِ الْقَلاَنِسِ

بڑی ٹوپی پہننے کے بارے میں

(۲۵۳۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَلَنْسُوَةً بَيْضَاءَ مضرَّبة.

(۲۵۳۵۲) حضرت عبداللہ بن سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین پر ایک سفید رنگ کی دوتہہ والی بڑی ٹوپی دیکھی۔

(۲۵۳۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ قَلَنْسُوَةً لَهَا رفٌّ ، كَانَ يَسْتَظِلُّ بِهَا إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ.

(۲۵۳۵۳) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر پر ایک ایسی ٹوپی دیکھی جس کا چھتا بھی تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تو اس کے چھتے کے ذریعہ دھوپ سے بچاؤ کرتے تھے۔

(۲۵۳۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ ، رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ قَلَنْسُوَةً مَكْفُوفَةً بِثَعَالِبَ ، أَوْ سُمُورٍ.

(۲۵۳۵۴) حضرت یزید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر ایک ایسی بڑی ٹوپی دیکھی جس کے اطراف میں لومڑی یا نیولے کی کھال سے پیوند کاری تھی۔

(۲۵۳۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الضَّحَّاكِ قَلَنْسُوَةَ ثَعَالِبَ.

(۲۵۳۵۵) حضرت اجلح سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک پر لومڑی کی (کھال سے بنی) ٹوپی تھی۔

(۲۵۳۵٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى خَرَجَ مِنَ الْخَلاَءِ ، وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ ، فَمَسَحَ عَلَيْهَا.

(۲۵۳۵٦) حضرت اشعث، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ، قضاء حاجت سے فارغ ہو کر باہر آئے، آپ ؓ (کے سر) پر ایک بڑی ٹوپی تھی چنانچہ آپ ؓ نے اس پر مسح کیا۔

(٣٦) فِي لُبْسِ التُّبَّانِ

جانگیہ پہننے کے بیان میں

(۲۵۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ؛ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَتَّزِرُ ، فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ تُبَّانًا.

(۲۵۳۵۷) حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو ازار باندھتے دیکھا۔ پس میں نے ان (کے جسم) پر جانگیا دیکھا۔

(۲۵۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا خَرَجَتْ حَاجَّةً ، أَوْ مُعْتَمِرَةً أَخْرَجَتْ مَعَهَا عَبِيدَهَا يُرَحِّلُونَ هَوْدَجَهَا ، فَكَانُوا يُشعرُونَ بِأَرْجُلِهِمْ إِلَى بَطْنِ الْبُغْلَةِ ، فَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يَلْبَسُوا التَّبَابِينَ.

(۲۵۳۵۸) حضرت قاسم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ جب حج یا عمرہ کی نیت سے نکلتی تھیں تو اپنے ساتھ اپنے غلام بھی اپنے کجاوہ کو چلانے کے لئے لے جاتی تھیں۔ چنانچہ وہ غلام اپنے پاؤں کے ذریعہ خچر کے پیٹ کو ایڑی مارتے۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے ان کو حکم دیا کہ وہ جانگیے پہنا کریں۔

(۲۵۳۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : نِعْمَ الثَّوْبُ التُّبَّانُ.

(۲۵۳۵۹) حضرت ابوالہیثم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ جانگیا بہترین کپڑا ہے۔

(۲۵۳٦٠) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : رُئِيَ عَلَى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ تُبَّانٌ وَهُوَ بِعَرَفَاتٍ.

(۲۵۳٦٠) حضرت علاء بن حبیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر پر جانگیا دیکھا گیا جب کہ وہ عرفات میں تھے۔

(۲۵۳٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَلْبَس تُبَّانًا تَحْتَ الإِزَار.

(۲۵۳٦١) حضرت ابن ابی نجیح سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے والد ازار کے نیچے جانگیا پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۳٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا صَادِقٍ يَتَّزِر ، فَرَأَيْتُ تَحْتَ إِزَارِهِ تُبَّانًا.

(۲۵۳۶۲) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو صادق کو ازار پہنتے دیکھا۔ تو میں نے آپ ؒ کے ازار کے نیچے جانگیا دیکھا۔

(٢٥٣٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِي تُبَّانًا ، قَالَ : كَانَ الشَّيْخُ ، يَعْنِي عَلِيًّا ، يَلْبَسُهُ.

(۲۵۳۶۳) حضرت طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ربیعہ والبی پر جانگیا دیکھا۔ راوی کہتے ہیں۔ شیخ یعنی حضرت علی جانگیا پہنا کرتے تھے۔

(٢٥٣٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ غِلْمَانَهَا بِلُبْسِ التَّبَابِينَ وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

(۲۵۳۶۴) حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم، اپنے والد سے، حضرت عائشہ ؓ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے غلاموں کو۔ جبکہ وہ غلام حالت احرام میں ہوتے تھے۔ جانگیے پہننے کا حکم دیا کرتی تھیں۔

(٢٥٣٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو مُوسَى إِذَا نَامَ لَبِسَ تُبَّانًا ، مَخَافَةَ أَنْ تَبْدُوَ عَوْرَتُهُ.

(۲۵۳۶۵) حضرت انس ؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ جب سونے لگتے تو آپ اس ڈر سے کہ آپ کا ستر ظاہر نہ ہو جائے۔ آپ جانگیا پہنا کرتے تھے۔

(٢٧) فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلاَتِ

پائجامہ پہننے کے بارے میں

(٢٥٣٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَنَ قَطِّعُوا الرُّكُبَ، وَانْزُوا عَلَى الْخَيْلِ نَزْوًا ، وَأَلْقُوا الْخِفَافَ ، وَاحتذُوا النِّعَالَ ، وَأَلْقُوا السَّرَاوِيلاَتِ ، وَاتَّزِرُوا ، وَارْمُوا الأَغْرَاضَ ، وَعَلَيْكُمْ بِاللِّبْسَةِ الْمُعَدِّيَةِ ، وَإِيَّاكُمْ وَهَدْىَ الْعَجَمِ ، فَإِنَّ شَرَّ الْهَدْيِ ، هَدْىُ الْعَجَمِ.

(۲۵۳۶۶) حضرت ابو عثمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت ابو موسیٰ ؓ کو خط لکھا: ''گھوڑوں کی رکابیں کاٹ دو اور ان پر آہستگی سے سوار ہو، جوتے پہنو اور موزے اتار دو، شلواروں کی جگہ تہ بند پہنو، نشانے پر تیر مارو، کھردرے اور سخت کپڑے پہنو، عجمیوں کی طرح عیش و عشرت مت اختیار کرو، کیونکہ عجمیوں کا طریقہ بدترین طریقہ ہے۔''

(٢٥٣٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ.

(۲۵۳۶۷) حضرت سوید بن قیس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ پائجامہ کا سودا کیا۔

(۲۵۳۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ وَعَلَيْهِ سَرَاوِيلُ.

(۲۵۳۶۸) حضرت معاذ بن علاء، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں کوفہ میں خطبہ دیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے پائجامہ پہنا ہوا تھا۔

(۲۵۳۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ سَرَاوِيلَ.

(۲۵۳۶۹) حضرت حفص بن ابی منصور سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی کو پائجامہ پہنے دیکھا۔

(۲۵۳۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ لَبِسَ سَرَاوِيلَ حِبَرَةٍ ، وَقَبَاءَ حِبَرَةٍ.

(۲۵۳۷۰) حضرت مہدی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب سردی کا موسم ہوتو حضرت حسن رضی اللہ عنہ دھاری دار یمنی پائجامہ اور دھاری دار یمنی قبا پہنتے تھے۔

(۲۵۳۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ: جَاءَ كِتَابُ عُمَرَ: أَنْ أَلْقُوا السَّرَاوِيلاَتِ، وَالْبَسُوا الأُزُرَ.

(۲۵۳۷۱) حضرت ابومجلز سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا۔ کہ تم لوگ پائجامے ڈال دو اور ازار پہنو۔

(۲۵۳۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى إِبْرَاهِيمَ : إِنَّكَ أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَيَّ ، فَإِذَا صَلَّيْتَ فَلاَ تَرى الأَرْضُ عَوْرَتَكَ ، وَاتَّخِذْ سَرَاوِيلاً.

(۲۵۳۷۲) حضرت ابوعیینہ کے آزاد کردہ غلام حضرت واصل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ آپ مجھے مخلوق میں سے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ پس جب تم نماز پڑھو تو زمین تمہارے ستر کو نہ دیکھے اور تم پائجامہ بنالو۔

(۲۵۳۷۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَلَيْهِ سَرَاوِيلُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ ؟ قَالَ : إِنَّهَا مِنْ لِبَاسِ الرِّجَالِ.

(۲۵۳۷۳) حضرت ابوخلدہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالعالیہ کو دیکھا اور ان پر پائجامہ تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ مردوں کا لباس ہے۔

(۲۸) مَنْ قَالَ الْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَكَ سَرَفٌ ، أَوْ مَخِيلَةٌ

جو حضرات یہ کہتے ہیں۔ جب تک تم اسراف اور تکبر نہ کرو تو جو چاہو پہنو

(۲۵۳۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ،

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا ، وَالْبَسُوا مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ ، وَلاَ مَخِيلَةٌ. (ابن ماجه ۳۶۰۵۔ احمد ۲/ ۱۸۱)

(۲۵۳۷۴) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: '' کھاؤ، پیو اور صدقہ کرو۔ جب تک لباس میں اسراف اور تکبر نہ ہو تو اس کو پہن لو۔''

(۲۵۳۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُلْ مَا شِئْتَ ، وَالْبَسْ مَا شِئْتَ ، مَا أَخْطَأَتْكَ خُلَّتَانِ : سَرَفٌ ، أَوْ مَخِيلَةٌ.

(۲۵۳۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جو چاہو تم کھاؤ۔ اور جو چاہو تم پہنو جب تک کہ دو باتیں نہ ہوں۔ فضول خرچی یا تکبر۔

(۲۵۳۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ﴾ قَالَ : لاَ تُجِيعُهُمْ ، وَلاَ تُعَرِّيهِمْ ، وَلاَ تُنْفِقُ نَفَقَةً يَقُولُ النَّاسُ : إِنَّكَ أَسْرَفْتَ فِيهَا.

(۲۵۳۷۶) حضرت ابراہیم، ارشاد خداوندی ﴿ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: نہ ان کو بھوکا رکھے اور نہ ان کو لباس سے محروم کرے اور نہ ان پر ایسا خرچ کرتا ہے کہ لوگ کہنے لگیں۔ تم خرچہ میں اسراف کرتے ہو۔

(۲۵۳۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عُثْمَانَ الْحَاطِبِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عَلَى عُثْمَانَ ثَوْبًا قُوهِيًّا.

(۲۵۳۷۷) حضرت عثمان بن حاطبی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ مجھے اس آدمی نے یہ بات بتائی کہ جس نے حضرت عثمان پر ایک سفید رنگ کا کپڑا دیکھا تھا۔

(۲۵۳۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : خَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ مِنْ قَهْزٍ ، وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ قِطْرِيَّانِ.

(۲۵۳۷۸) حضرت ابو رزین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب باہر تشریف لائے اور ان پر ریشم ملے ہوئے سفید کپڑے کی قمیص تھی۔ اور ان پر دو سرخ رنگ کے مُھکے ہوئے کپڑے کی چادریں تھیں۔

(۲۵۳۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ أَبِي مُحَمَّدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ قَمِيصًا مِنْ هَذِهِ الْكَرَابِيسِ غَيْرَ غَسِيلٍ.

(۲۵۳۷۹) حضرت عطاء ابی محمد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ان موٹے سوتی کپڑوں سے بنی ہوئی دُھلائی کے بغیر قمیص دیکھی۔

(۲۵۳۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَيْمُونِ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَطَاءٍ قَمِيصًا زُطِّيًّا.

(۲۵۳۸۰) حضرت میمون ابوالقاسم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ پر زطی قمیص دیکھی۔

(۲۵۳۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدٍ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْحَسَنِ قَمِيصًا زُطِّيًّا.

(۲۵۳۸۱) حضرت خالد بن ابوالعلاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن (کے جسم) پر زطی قمیص دیکھی۔

(۲۵۳۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَيْهِ قَمِيصًا غَلِيظًا.

(۲۵۳۸۲) حضرت حکم کے بارے میں روایت ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم (کے جسم) پر موٹی قمیص دیکھی۔

(۲۵۳۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي هِنْدِيَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عُمَرَ ثَوْبَيْنِ قِطْرِيَّيْنِ.

(۲۵۳۸۳) حضرت محمد بن سائب بن ابی ہندیہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کے جسم) پر دو قطری (ریشم ملے ہوئے سفید) کپڑے دیکھے۔

(۲۵۳۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُطَيْرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِي النَّوَارِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا اشْتَرَى قَمِيصَيْنِ غَلِيظَيْنِ خَيَّرَ قَنْبَرَ أَحَدَهُمَا.

(۲۵۳۸۴) حضرت ابوالنوار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو موٹی قمیصیں خریدتے دیکھا۔ ان میں سے ایک کو قنبر نے پسند کیا تھا۔

(۲۵۳۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ ثَوْبَيْنِ قِطْرِيَّيْنِ.

(۲۵۳۸۵) حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ (کے جسم) پر دو قطری (ریشم ملے ہوئے سفید) کپڑے دیکھے۔

(۲۵۳۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَسْفَقَ ثِيَابًا، وَأَشْفَقَ قُلُوبًا.

(۲۵۳۸۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگ کپڑوں کے اعتبار سے سخت تھے اور دلوں کے اعتبار سے نرم تھے۔

(۲۵۳۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : خَرَجَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ.

(۲۵۳۸۷) حضرت ابوطلحہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ باہر تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ (کے جسم) پر ہلکی زردی والے دو کپڑے تھے۔

(۲۹) فِي ذَيْلِ الْمَرْأَةِ، كَمْ هُوَ؟

عورت کے دامن کے بارے میں۔ وہ کتنا ہو

(۲۵۳۸۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَمْ تَجُرُّ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا ؟ قَالَ : شِبْرًا ، قَالَتْ : إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا ؟ قَالَ : فَذِرَاعًا ، لاَ تَزِيدُ عَلَيْهِ. (ابو داؤد ۴۱۱۵۔ احمد ۲/ ۵۵)

(۲۵۳۸۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: عورت اپنے دامن کو کتنا لمبا کر سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بالشت'' سائلہ نے کہا۔ تب تو عورت کا جسم ظاہر ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر ایک ہاتھ، اس سے زیادہ نہ کرے۔''

(۲۵۳۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخِّصَ لَهُنَّ فِي الذَّيْلِ شِبْرًا ، فَكُنَّ يَأْتِينَنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ بِالْقَصَبِ ذِرَاعًا.

(ابو داؤد ۴۱۱۶۔ احمد ۲/ ۱۸)

(۲۵۳۸۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو دامن میں ایک بالشت کی اجازت دی گئی تھی۔ پس وہ ہمارے پاس آتیں اور ہم کانے کے ذریعہ سے ان کے لئے ایک ذراع ماپ دیتے۔

(۲۵۳۹۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا ، ثُمَّ قَالَ : هَذَا قَدْرُ ذَيْلِكِ.

(۲۵۳۹۰) حضرت حسن سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ایک بالشت ناپ دی اور فرمایا: ''یہ تمہارے دامن کی مقدار ہے۔''

(۲۵۳۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ ، أَوْ لأُمِّ سَلَمَةَ : ذَيْلُكِ ذِرَاعٌ. (ابن ماجہ ۳۵۸۳۔ احمد ۲/ ۲۶۳)

(۲۵۳۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''تمہارا دامن ایک ہاتھ ہے۔''

(۲۵۳۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُؤْمَرُ أَنْ تَجْعَلَ الْمَرْأَةُ ذَيْلَهَا ذِرَاعًا.

(۲۵۳۹۲) حضرت اسماعیل بن ابو خالد، حضرت یونس بن ابو خالد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کا حکم دیتے تھے

کہ عورت اپنا دامن ایک ہاتھ بنائے۔

(۳۰) فِي صُوفِ الْمَيْتَةِ

مردار کی اُون کے بارے میں

(۲۵۳۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِصُوفِ الْمَيْتَةِ، وَشَعْرِ الْوَبَرِ.

(۲۵۳۹۳) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ مردار کی اُون اور اونٹ کے بالوں میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۳۹۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ، عَنْ حَمَّادٍ فِي صُوفِ الْمَيْتَةِ: إِذَا غُسِلَ فَهُوَ ذَكَاتُهُ.

(۲۵۳۹۴) حضرت عبدالخالق، حضرت حماد سے مردار کی اُون کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس کو جب دھویا جائے تو یہی اس کی پاکی ہے۔

(۲۵۳۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِصُوفِ الْمَيْتَةِ أَنْ يُنْتَفَعَ بِهِ، وَقَالَ الْحَسَنُ: يُغْسَلُ.

(۲۵۳۹۵) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہما اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات مردار کی اُون سے نفع حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس کو دھویا جائے گا۔

(۲۵۳۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بِالصُّوفِ، وَالشَّعْرِ، وَالْمِرْعِزَّى، وَالْوَبَرِ بَأْسًا، إِنَّمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ الصَّلاَةَ فِي الْجِلْدِ.

(۲۵۳۹۶) حضرت محمد سے روایت ہے کہ پہلے حضرات اُون، بال، بھیڑ کے بالوں کے نیچے والے رُواں اور اونٹ کے بالوں میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ وہ صرف چمڑے میں نماز کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۳۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي الرِّيشِ، وَالْعَقِبِ، وَالصُّوفِ، وَالْعِظَامِ مِنَ الْمَيْتَةِ، قَالَ: إِذَا غُسِلَ فَهُوَ طَهُورُهُ.

(۲۵۳۹۷) حضرت حماد، حضرت ابراہیم سے مردار کے بال، پٹھے، اون اور ہڈیوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب ان کو دھویا جائے تو یہی ان کی طہارت ہے۔

(۲۵۳۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ بَنَاتِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ كُنَّ يَلْبَسْنَ الْقُمُصَ، فَإِذَا بَلَغْنَ وَتَزَوَّجْنَ، يَلْبَسْنَ الدُّرُوعَ.

(۲۵۳۹۸) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں (خالی) قمیص پہنا کرتی تھیں۔ پھر جب وہ بالغ اور شادی شدہ ہوگئیں تو پھر وہ عورتوں کی کُرتی (بھی) پہنا کرتی تھیں۔

(۲۵۳۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِرِيشِ الْمَيْتَةِ.

(۲۵۳۹۹) حضرت حماد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مردار کے بالوں (کے استعمال میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۱) فِي لُبْسِ الصُّوفِ وَالأَكْسِيَةِ وَغَيْرِهَا

اُون اور چادروں وغیرہ کے پہننے میں

(۲۵٤۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَكَانَ لَهُ كِسَاءٌ فَدَكِيٌّ يَخُلُّهُ عَلَيْهِ إِذَا رَكِبَ ، وَنَلْبَسُهُ أَنَا وَهُوَ إِذَا نَزَلْنَا ، وَهُوَ الْكِسَاءُ الَّذِي عَيَّرَتْهُ بِهِ هَوَازِنُ ، قَالُوا : ذَا الْخِلاَلُ نُبَايِعُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۵۴۰۰) حضرت رافع بن ابی رافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقام فدک کی چادر تھی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ سوار ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو سمیٹ کر پن لگا لیتے اور جب ہم اُترتے تو میں اور آپ رضی اللہ عنہ اس کو پہن لیتے۔ یہی وہ چادر ہے جس کا طعنہ آپ رضی اللہ عنہ کو ہوازن نے دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم ذا الخلال کی بیعت کریں؟

(۲۵٤۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : حَجَّ أَبُو مُوسَى عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مُلَبِّدًا رَأْسُهُ ، عَلَيْهِ عَبَاءَةٌ لَهُ.

(۲۵۴۰۱) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے سُرخ رنگ کے اونٹ پر حج کیا جس کے سر (کے بالوں) کو چپکایا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ پر آپ کی گون تھی۔

(۲۵٤۰۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَتْ لأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْسِيَةٌ تُسَمَّى الْمُرُوطَ غَيْرُ وَاسِعَةٍ وَاللَّهِ ، وَلاَ لَيِّنَةٍ.

(۲۵۴۰۲) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے پاس چادریں تھیں جن کو مروط کہا جاتا تھا۔ وہ نہ تو بہت زیادہ چوڑی تھیں۔ بخدا ..... اور نہ ہی نرم تھیں۔

(۲۵٤۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ إِزَارًا غَلِيظًا مِنَ الَّتِي تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ ، وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الأَكْسِيَةِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةَ ، فَأَقْسَمَتْ : لَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا. (بخاری ۳۱۰۸۔ مسلم ۳۵)

(۲۵۴۰۳) حضرت ابوبردہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے ایک موٹا ازار ..... جو یمن میں بنائے جاتے ہیں۔ اور ان چادروں میں سے ایک چادر ..... جن کو تم ملبدہ کہتے ہیں ..... نکال کر

دکھائی اور آپ رضی اللہ عنہا نے قسم کھا کر کہا۔ جناب نبی کریم ﷺ کی روح مبارک ان دو کپڑوں میں قبض ہوئی ہے۔

(۲۵٤۰٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : يَا بُنَيَّ ، لَوْ شَهِدْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ ، لَحَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ.

(ابو داؤد ۴۰۳۰۔ ترمذی ۲۴۷۹)

(۲۵۴۰۴) حضرت ابو بردہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کہا۔ اے میرے بیٹے! اگر تم ہمارے ساتھ اس وقت ہوتے جبکہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہمیں سورج کی حرارت پہنچتی تو تم یہ گمان کرتے کہ ہمارے (پسینہ کی) بو، بھیڑ کی بُو کی طرح ہے۔

(۲۵٤۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خِرَاشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَكَانَ يَجْلِسُ عَلَى قِطْعَةِ الْمِسْحِ وَالْجُوَالِقِ.

(۲۵۴۰۵) حضرت عبد اللہ بن خراش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ بالوں کے کمبل اور بوری پر بیٹھے ہوئے تھے۔

(۲۵٤۰٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : قَرِسَ أَصْحَابُ ابْنِ مَسْعُودٍ الْبَرْدُ ، قَالَ : فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَسْتَحْيِي أَنْ يَجِيءَ فِي الْكِسَاءِ الدُّونِ ، أَوِ الثَّوْبِ الدُّونِ ، قَالَ فَأَصْبَحَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي عَبَائَةٍ ، ثُمَّ أَصْبَحَ فِيهَا ، ثُمَّ أَصْبَحَ فِيهَا فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَرَاجَعُونَ.

(۲۵۴۰۶) حضرت ابو مجلز سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ سخت سردی میں مبتلا ہو گئے...... راوی کہتے ہیں...... لیکن (ان میں سے بعض) آدمی اس بات میں حیا کرتے تھے کہ وہ پرانے کپڑے میں یا پرانی چادر میں آئے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس حضرت ابو عبد الرحمن ایک صبح ایک شال میں آئے پھر دوبارہ اسی شال میں آئے پھر تیسرے دن بھی اسی شال میں آئے اس پر لوگوں میں بھی عاجزی آنے لگی۔

(۲۵٤۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، عَنْ سَلْمَانَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهُ حُبًّا مِنْ عَبَاءٍ ، وَهُوَ أَمِيرُ النَّاسِ.

(۲۵۴۰۷) حضرت عبادہ بن نسی سے حضرت سلمان کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس سرین کے بل بیٹھ کر رانوں کو باندھنے کے لئے گون کے ٹکڑے تھے۔ جبکہ وہ لوگوں کے امیر تھے۔

(۲۵٤۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ يَلْبَسُ الشَّعْرَ.

(۲۵۴۰۸) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم بال (کا لباس) پہنا کرتے تھے۔

(۳۲) مَنْ كَانَ يُغَالِي بِالثِّيَابِ

جو حضرات مہنگے کپڑے خریدتے تھے

(۲٥٤٠٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ سَعِيد ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَلْبَسَ الرَّجُلُ الثَّوْبَ بِخَمْسِينَ دِرْهَمًا ، يَعْنِي الطَّيْلَسَانَ.

(۲۵۴۰۹) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ آدمی پچاس درہم کا کپڑا پہنے...... یعنی شال۔

(۲٥٤١٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُغَالِي بِثَوْبٍ ، إِلاَّ بِطَيْلَسَانَ.

(۲۵۴۱۰) حضرت ابراہیم بن محمد، اپنے والد سے حضرت مسروق کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ شال کے علاوہ کسی کپڑے کو مہنگا نہیں خریدتے تھے۔

(۲٥٤١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ لِتَمِيمٍ رِدَاءٌ اشْتَرَاهُ بِأَلْفٍ ، يُصَلِّي فِيهِ.

(۲۵۴۱۱) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت تمیم کے پاس ایک چادر تھی جو انہوں نے ایک ہزار میں خریدی تھی اور وہ اس میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۲٥٤١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَكْسُو الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحلة بِتِسْعِ مِئَةٍ.

(۲۵۴۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی کو نوسو کا ایک جوڑا پہناتے تھے۔

(۲٥٤١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، قَالَ : كَانَ مَسْرُوقٌ لاَ يُغَالِي بِثَوْبٍ ، إِلاَّ بِطَيْلَسَانَ.

(۲۵۴۱۳) حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق کسی کپڑے کو مہنگا نہیں لیتے تھے مگر شال کو۔

(۳۳) فِي لُبْسِ الْكَتَّانِ

سوتی کپڑا پہننے کے بارے میں

(۲٥٤١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، قَالَ : كَانَ مَسْرُوقٌ يَلْبَسُ الْكَتَّانَ

تَحْتَ الْقُطْنِ.

(۲۵۴۱۴) حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق اونی کپڑے کے نیچے سوتی کپڑا پہنا کرتے تھے۔

(۲۵٤۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ سِيرِينَ : مَا كَانَ لِبَاسُ أَبِي هُرَيْرَةَ ؟ قَالَ : مِثْلَ ثَوْبَيَّ هَذَيْنِ ، وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ كَتَّانٍ مُمَشَّقَانِ ، فَتَمَخَّطَ مَرَّةً ، فَقَالَ : بَخٍ ، بَخٍ ، يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ.

(۲۵۴۱۵) حضرت قرہ بن خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رطیشید سے پوچھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا لباس کیا ہوتا تھا؟ ابن سیرین رطیشید نے فرمایا: میرے اان دو کپڑوں کی طرح۔ اور ان پر (اس وقت) دو گیرو رنگ کے سوتی کپڑے تھے۔ پس ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تھوک پھینکا پھر فرمایا: واہ، واہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو سوتی کپڑے میں تھوکتا ہے۔

(٣٤) بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَبْدَأُ إِذَا لَبِسَ نَعْلَيْهِ ؟

جب آدمی جوتے پہنے تو کون سا پاؤں پہلے پہنے؟

(۲٥٤۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى ، وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُسْرَى. (مسلم ۱۶۶۰۔ احمد ۲/ ۲۳۳)

(۲۵۴۱۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص جوتے پہنے تو اس کو دائیں (پاؤں) سے ابتدا کرنی چاہیئے اور جب (جوتا) اتارے تو اس کو بائیں (پاؤں) سے ابتدا کرنی چاہیے۔''

(۲٥٤۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ اللَّيْثِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا انْتَعَلَ بَدَأَ بِالْيُمْنَى ، وَإِذَا خَلَعَ بَدَأَ بِالْيُسْرَى.

(۲۵۴۱۷) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ جب جوتا پہنتے تو دائیں سے شروع کرتے اور جب اتارتے تو بائیں سے شروع کرتے۔

(۲٥٤۱۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ إِذَا لَبِسَ ، أَنْ يَبْدَأَ بِالْيُمْنَى ، وَإِذَا خَلَعَ أَنْ يَبْدَأَ بِالْيُسْرَى.

(۲۵۴۱۸) حضرت ایوب، حضرت محمد رطیشید کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات اچھا سمجھتے تھے۔ کہ جب (جوتا) پہنے تو دائیں (پاؤں) سے شروع کرے اور جب (جوتا) اتارے تو بائیں (پاؤں) سے شروع کرے۔

(۲٥٤۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا لَبِسْتَ فَابْدَأْ بِالْيُمْنَى ، وَإِذَا خَلَعْتَ فَابْدَأْ بِالْيُسْرَى.

(۲۵۴۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تم (جوتا) پہنو تو تم دائیں (پاؤں) سے شروع کرو۔ اور

جب تم (جوتا) اُتارو تو بائیں (پاؤں) سے شروع کرو۔

(٢٥٤٢٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَبْدَأُ فَيَخْلَعُ الْيُسْرَى ، ثُمَّ يَخْلَعُ الْيُمْنَى فَيَجْعَلُهَا عَلَى الْيُسْرَى.

(۲۵۴۲۰) حضرت عبید بن عمیر کے چچا زاد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبید ابن عمیر (جوتا اُتارنا) شروع کرتے تو آپ بایاں (پاؤں) نکالتے پھر آپ رضی اللہ عنہ دایاں (پاؤں) نکالتے اور اس کو بائیں پر رکھتے۔

(۳۵) فِي الْمَشْيِ فِي النّعلِ الواحِدةِ، مَنْ كَرِهَهُ

ایک جوتے میں چلنے کے بارے میں، جو حضرات اس کو مکروہ سمجھتے ہیں

(٢٥٤٢١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ ، وَلاَ فِي خُفٍّ وَاحِدَةٍ ، لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا ، أَوْ لِيَمْشِ فِيهِمَا جَمِيعًا. (بخاری ۵۸۵۵۔ مسلم ۱۶۶۰)

(۲۵۴۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایک جُوتے میں نہ چلے اور نہ ہی ایک موزے میں چلے۔ یا تو دونوں کو اتار دے (اور چلے) یا دونوں پہن کر چلے۔''

(٢٥٤٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمْ تُحَدِّثُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَمْشِي فِي الأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا.

(بخاری ۹۵۶۔ مسلم ۶۹)

(۲۵۴۲۲) حضرت ابو رزین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہماری طرف اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ پیشانی پر مار رہے تھے اور فرمایا: تم لوگ یہ باتیں کرتے ہو کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتا ہوں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ'' جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرے جوتے میں نہ چلے یہاں تک کہ اس (ٹوٹے تسمہ والے) کو ٹھیک کر لے۔''

(٢٥٤٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ فِي الَّذِي يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ ، قَالَ : يَكْرَهُونَهُ ، وَيَقُولُونَ : لاَ ، وَلاَ خُطْوَةً.

(۲۵۴۲۳) حضرت ابن عون، حضرت محمد رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں جو ایک جوتے میں چلتا ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: پہلے لوگ اس کو ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے۔ نہ چلے اور ایک قدم بھی نہ چلے۔

(۲۵٤۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ تَمْشِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ.

(۲۵۴۲۴) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم اکیلے جُوتے میں ہرگز نہ چلو۔

(۲٥٤۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ ، فَلاَ يَمْشِي فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ.

(۲۵۴۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اکیلے جُوتے میں نہ چلے۔

(۲٥٤۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِي ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ انْقَطَعَ شِسْعُهُ ، فَخَلَعَ نَعْلَهُ حَتَّى أَصْلَحَهُ.

(۲۵۴۲۶) حضرت عبدالملک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا کہ ان کا تسمہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے اپنے جُوتے اتار دیئے یہاں تک کہ انہوں نے اس (ٹوٹے ہوئے جوتے کو) درست کرلیا۔

(۳٦) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَى يُصْلِحَ الأُخْرَى

جو حضرات ٹوٹا جوتا درست کرنے تک ایک جوتے میں چلنے کی اجازت دیتے ہیں

(۲٥٤۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ بِالْمَدَائِنِ ، كَانَ يُصْلِحُ شِسْعَهُ.

(۲۵۴۲۷) قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقامِ مدائن میں اکیلے جوتے میں چلتے دیکھا۔ اور وہ اپنا تسمہ ٹھیک کر رہے تھے۔

(۲٥٤۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُهُ ، مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ يُصْلِحَ شِسْعَهُ.

(۲۵۴۲۸) حضرت نافع، حضرت ابن عمر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اکیلے جُوتے میں چلنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ اتنی دیر جتنی دیر میں اپنے تسمہ کو درست کرے۔

(۲٥٤۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَمْشِي فِي خُفٍّ وَاحِدَةٍ ، وَتَقُولُ : لأُحنِقَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ.

(۲۵۴۲۹) حضرت عبدالرحمن بن قاسم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک موزے میں چلا کرتی تھیں اور کہتی تھیں۔ میں ضرور بالضرور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو غصہ دلاؤں گی۔

(۲۵٤۳۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

(۲۵۴۳۰) حضرت شعبہ، حضرت زید بن محمد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو ایک جوتے میں چلتے ہوئے دیکھا۔

(۳۷) فِي انْتِعَالِ الرَّجُلِ قَائِمًا

کھڑے ہونے کی حالت میں آدمی کا جوتا پہننا

(۲۵٤۳۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بن مُعَاذٌ، عَنِ ابْنِ عَوْن، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ انْتِعَالُ الرَّجُلِ قَائِمًا، فَقَالَ: لَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا

(۲۵۴۳۱) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ریشیئہ کے پاس آدمی کے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہننے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔

(۲۵٤۳۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُقْبَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يُدْخِلُ رِجْلَيْهِ فِي نَعْلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۵۴۳۲) حضرت عقبہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو اپنے جوتوں میں پاؤں داخل کرتے دیکھا جبکہ وہ کھڑے ہوئے تھے۔

(۲۵٤۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفيَان ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ يَحيَى بن وَثَّاب يَنْتَعِلُ قَائِمًا.

(۲۵۴۳۳) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ بن وثاب کو کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہنتے دیکھا۔

(۲۵٤۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَنْتَعِلُ قَائِمًا.

(۲۵۴۳۴) حضرت عمرو سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہنتے دیکھا۔

(۲۵٤۳۵) بَلَغَنِي عَن حَفْصٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ عَلِيًّا انتَعَلَ قَائِمًا.

(۲۵۴۳۵) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہنے۔

(۲۵٤۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

(ابن ماجه ٣٦١٨)

(۲۵۴۳۶) حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہنے۔

(۳۸) فِي صِفَةِ نِعالِهِم ، كَيْفَ كَانَتْ ؟

اُن حضرات کے جوتوں کے بیان میں کہ وہ کیسے ہوتے تھے؟

(٢٥٤٣٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالاَنِ ، وَنَعْلُ أَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ. (ترمذی ۸۶۔ بزار ۲۹۶۱)

(۲۵۴۳۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کے جوتے کے دو تسمے تھے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جوتے بھی ایسے تھے۔

(٢٥٤٣٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالاَنِ. (ابن ماجه ۳۶۱۵۔ احمد ۳/ ۱۲۲)

(۲۵۴۳۸) حضرت قتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے جوتے کے دو تسمے تھے۔

(٢٥٤٣٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ نَعْلَ ابْنِ عُمَرَ لَهَا قِبَالاَنِ.

(۲۵۴۳۹) حضرت ابواسحق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے جوتے کو دیکھا اس کے دو تسمے تھے۔

(٢٥٤٤٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ حَذْوُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَصَّرَتَيْنِ مُعَقَّبَتَيْنِ. (ابن سعد ۴۷۸)

(۲۵۴۴۰) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے جوتے درمیان سے تنگ اور بڑی ایڑی والے تھے۔

(٢٥٤٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَانَتْ نَعْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا شِرَاكَانِ ، قِبَالاَنِ ، مُثْنِيٌّ شِرَاكُهُمَا. (ترمذی ۷۶۔ ابن سعد ۴۷۸)

(۲۵۴۴۱) حضرت عبداللہ بن حارث سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے جوتے کے دو تسمے تھے۔

(٢٥٤٤٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَسَنُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ مُخَصَّرَةً ، مُلَسَّنَةً ، لَهَا عَقِبٌ خَارِجٌ. (ابن سعد ۴۷۸)

(۲۵۴۴۲) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کے جوتے مبارک مدینہ میں دیکھے وہ درمیان میں سے تنگ، زبان کی طرح باریک اور پیچھے سے باہر نکلے ہوئے تھے۔

(۳۹) فِی الْجَلاَجِلِ لِلصِّبْیَانِ

بچوں کے لئے گھونگرو کے بارے میں

(۲۵٤٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ؛ سَمِعَ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَیْرِ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِی رَیْحَانَۃُ ؛ أَنَّ أَهْلَهَا أَرْسَلُوهَا وَمَعَهَا صَبِیٌّ عَلَیْهِ أَجْرَاسٌ ، فَقَالَ : أَخْبِرِی أَهْلَكِ أَنَّ هَذَا یَتْبَعُهُ الشَّیْطَانُ.

(۲۵۴۴۳) حضرت ریحانہ بیان کرتی ہیں کہ ان کے گھر والوں نے انہیں اور ان کے ہمراہ ایک بچے کو بھیجا جس پر گھنٹیاں تھیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کو بتا دو کہ ان کے پیچھے شیطان ہوتا ہے۔

(۲۵٤٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَتَیْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِی لَیْلَی وَمَعِی تِبْرٌ ، فَقَالَ : أَتُرِیدُ أَنْ تُحَلِّیَ بِهِ مُصْحَفًا ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : تُحَلِّیَ بِهِ سَیْفًا ؟ قَالَ : قُلْتُ : أُحَلِّیَ بِهِ ابْنَتِی ، قَالَ : هَلْ عَسَیْتَ أَنْ تَجْعَلَهَا أَجْرَاسًا ؟ فَإِنَّهَا تُكْرَهُ.

(۲۵۴۴۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے پاس حاضر ہوا۔ جبکہ میرے پاس پتری تھی۔ انہوں نے پوچھا: کیا تم اس کے ذریعہ مصحف شریف کو مزین کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر انہوں نے پوچھا: کیا تم اس کے ذریعہ تلوار کو محلّی کرنا چاہتے ہو؟ راوی کہتے ہیں۔ میں نے کہا: میں اس کے ذریعہ اپنی بچی کا زیور بنانا چاہتا ہوں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا۔ کیا تم اس کے ذریعہ گھنٹیاں بنانا چاہتے ہو؟ یہ تو مکروہ ہے۔

(۲۵٤٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَنَشٍ ، قَالَ : رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ وَأُتِیَ بِصَبِیٍّ عَلَیْهِ أَوْضَاحٌ ، فَجَعَلَ یُهَازِلُهُ.

(۲۵۴۴۵) حضرت عبد اللہ بن حنش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک بچہ لایا گیا جس کو پازیب پہنایا ہوا تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے مذاق کرنا شروع کر دیا۔

(۲۵٤٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أُدْخِلَتْ عَلَی عَائِشَۃَ صَبِیَّۃٌ عَلَیْهَا جَلاَجِلُ ، فَقَالَتْ : مَا لِی أَرَاكِ مُنَفِّرَۃَ الْمَلاَئِكَۃِ ؟ أَخْرِجُوهَا عَنِّی.

(۲۵۴۴۶) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بچی آئی جس نے گھونگھرو پہنے ہوئے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں تمہیں فرشتوں کو نفرت دلانے والی دیکھ رہی ہوں۔ اس کو میرے پاس سے نکال دو۔

(۲۵٤٤۷) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا كَانَ یَقْطَعُ الْجَلاَجِلَ الَّتِی تَكُونُ عَلَی الصِّبْیَانِ.

(۲۵۴۴۷) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات بتائی گئی کہ حضرت محمد رحمہ اللہ ان گھونگروں کو کاٹ دیتے

تھے جو بچوں کو پہنائے ہوتے تھے۔

(٢٥٤٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : حَلَّى إِبْرَاهِيمُ بِنْتَيْنِ لَهُ صَغِيرَتَيْنِ جَلاَجِلَ مِنْ ذَهَبٍ يُصَوِّتْنَ.

(۲۵۴۴۸) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اپنی دو چھوٹی بیٹیوں کو آواز کرنے والے گھونگرو پہنائے۔

(٢٥٤٤٩) حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، عَنْ حَفْصٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ ابْنَتَيْنِ لَهُ ، وَعَلَيْهِمَا أَوْضَاحٌ.

(۲۵۴۴۹) حضرت طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس گیا تو میں نے ان کی دو بیٹیاں دیکھیں۔ دونوں نے پازیب پہنے ہوئے تھے۔

(٤٠) فِي الْعَمَائِمِ السُّودِ

سیاہ عماموں کے بارے میں

(٢٥٤٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُسَاوِرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. (احمد ۴/ ۳۰۷۔ ابن سعد ۴۵۵)

(۲۵۴۵۰) حضرت جعفر بن عمرو بن حریث، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا۔

(٢٥٤٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ عِمَامَةً سَوْدَاءَ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ.

(۲۵۴۵۱) حضرت ابو جعفر انصاری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے اس دن میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. (ترمذی ۱۷۳۵۔ ابوداؤد ۴۰۷۳)

(۲۵۴۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا۔

(٢٥٤٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو الْعَنْبَسِ عَمْرُو بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ عِمَامَةً سَوْدَاءَ ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا مِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۵۳) حضرت عمرو بن مروان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سیاہ رنگ عمامہ دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا کنارہ اپنے پیچھے گرایا ہوا تھا۔

(٢٥٤٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَتْ عِمَامَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۵۴) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کا عمامہ مبارک سیاہ رنگ کا تھا۔

(٢٥٤٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ عِمَامَةً سَوْدَاءَ عَلَى غَيْرِ قَلَنْسُوَةٍ ، قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۵۵) حضرت سلمہ بن وردان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس پر بغیر ٹوپی کے سیاہ عمامہ دیکھا۔ آپ نے اس کو پیچھے لٹکایا ہوا تھا۔

(٢٥٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بن مُحَمَّد ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ اعْتَمَّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ ، قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ خَلْفِهِ نَحْوًا مِنْ ذِرَاعٍ.

(۲۵۴۵۶) حضرت عاصم بن محمد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھا ہوا تھا۔ اور اس کو ایک ہاتھ کی مقدار اپنے پیچھے چھوڑا ہوا تھا۔

(٢٥٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي عُبَيْدَة عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۵۷) حضرت عثمان بن ابن ہند سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبیدہ پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مِلْحَانَ بْنِ ثَرْوَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَمَّارٍ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۵۸) حضرت ملحان بن ثروان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دِينَارُ أَبُو عُمَر ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْحَسَنِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۵۹) حضرت ابو عمر دینار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عَلِيًّا قَدِ اعْتَمَّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ ، قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۶۰) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے یہ بات بتائی ہے جس نے (خود) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ عمامہ اپنے آگے اور اپنے پیچھے لٹکایا ہوا تھا۔

(٢٥٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عِصَابَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۱) حضرت ابو صخرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن بن یزید پر سیاہ رنگ کی پٹی دیکھی۔

(٢٥٤٦٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَتْ عِمَامَةُ جِبْرِيلَ يَوْمَ غَرِقَ

فِرْعَوْنُ سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۲) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جس دن فرعون غرق ہوا اس دن حضرت جبرائیل کی پگڑی سیاہ رنگ کی تھی۔

(٢٥٤٦٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۳) حضرت عبد الواحد بن ایمن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٤) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ أَبِي عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ زِيَادٍ ، قَالَ : قَدِمَ شَيْخٌ ، يُقَالُ لَهُ : سَالِمٌ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۴) حضرت زیاد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شیخ تشریف لائے جن کو سالم کہا جاتا تھا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت ابو الدرداء پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا ہے۔

(٢٥٤٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الأَسْوَدِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۵) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ شِقة سَوْدَاءَ. (ابن ماجه ٣٥٨٦)

(۲۵۴۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں یوم الفتح کو داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سیاہ رنگ کا کپڑا تھا۔

(٢٥٤٦٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَزَنٌ الْخَثْعَمِيُّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۷) حضرت حزن خثعمی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرات براء رضی اللہ عنہ پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۸) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٩) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ يُونُسَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى وَاثِلَةَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۹) حضرت حسین بن یونس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت واثلہ پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٧٠) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

(۲۵۴۷۰) حضرت ابورزین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کے دن خطبہ دیا اور آپ پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا۔

(٢٥٤٧١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

(۲۵۴۷۱) حضرت سلیمان بن مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابونضرہ کو دیکھا اور ان پر سیاہ عمامہ تھا۔

(٤١) فِي لُبْسِ الْعَمَائِمِ الْبِيضِ

سفید عمامہ پہننے کے بارے میں

(٢٥٤٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ عِمَامَةً بَيْضَاءَ ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا وَلَمْ يُرْسِلْهُ.

(۲۵۴۷۲) حضرت حسن بن صالح، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت شعبی پر سفید رنگ کا عمامہ دیکھا تو انہوں نے اس کے کنارے کو لٹکایا ہوا تھا اور (ویسے ہی) چھوڑا نہیں تھا۔

(٢٥٤٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عِمَامَةً بَيْضَاءَ.

(۲۵۴۷۳) حضرت اسماعیل بن عبدالملک بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ پر سفید عمامہ دیکھا۔

(٤٢) فِي عِمَامَةِ الْخَزِّ

خز (ریشم اور اُون سے کپڑا) کا عمامہ

(٢٥٤٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الأَحْنَفَ وَاقِفًا عَلَى بَغْلَةٍ ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ عِمَامَةَ خَزٍّ.

(۲۵۴۷۴) حضرت اسمائیل بن ابی خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت احنف کو خچر پر رُکے ہوئے دیکھا اور میں نے ان پر خز کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ السَّلاَمِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي طَالُوتَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عِمَامَةَ خَزٍّ.

(۲۵۴۷۵) حضرت عبدالسلام بن شداد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر خز کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٧٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.

(۲۵۴۷۶) حضرت ابن عون کی روایت بھی ہے۔

(۴۳) فِی إِرْخَاءِ الْعِمَامَةِ بَیْنَ الْکَتِفَینِ

دو کندھوں کے درمیان عمامہ کو لٹکانے کا بیان

(۲۵٤۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَعْتَمُّ، وَیُرْخِیهَا بَیْنَ کَتِفَیْهِ.
قَالَ عُبَیْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا أَشْیَاخُنَا أَنَّهُمْ رَأَوْا أَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْتَمُّونَ وَیُرْخُونَهَا بَیْنَ أَکْتَافِهِمْ.

(۲۵۴۷۷) حضرت نافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عمامہ باندھا کرتے تھے اور اس کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

حضرت عبید اللہ کہتے ہیں۔ ہمیں ہمارے مشائخ نے بتایا کہ انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ عمامہ پہنا کرتے تھے اور اس کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

(۲۵٤۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: رَأَیْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ مُعْتَمًّا، قَدْ أَرْخَی طَرَفَیِ الْعِمَامَةِ بَیْنَ یَدَیْهِ.

(۲۵۴۷۸) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر کو عمامہ باندھے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے عمامہ کے کنارے اپنے سامنے لٹکائے ہوئے تھے۔

(۲۵٤۷۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ أَبِی الْعَنْبَسِ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِیهِ، قَالَ: رَأَیْتُ عَلَی عَلِیٍّ رضی اللَّهُ عَنْهُ عِمَامَةً قَدْ أَرْخَی طَرَفَهَا.

(۲۵۴۷۹) حضرت عمرو بن مروان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر عمامہ دیکھا کہ انہوں نے اس کے کنارے کو لٹکایا ہوا تھا۔

(۲۵٤۸۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ، قَالَ: رَأَیْتُ عَلَی أَنَسٍ عِمَامَةً قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۸۰) حضرت سلمہ بن وردان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر ایک عمامہ دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے پیچھے سے لٹکایا ہوا تھا۔

(۲۵٤۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُسَاوِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ، عَنْ أَبِیهِ، قَالَ: کَأَنِّی أَنْظُرُ إِلَی رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، قَدْ أَرْخَی طَرَفَیْهَا بَیْنَ کَتِفَیْهِ.

(مسلم ۴۵۳۔ ابوداؤد ۴۰۷۲)

(۲۵۴۸۱) حضرت جعفر بن عمرو، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ گویا میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سیاہ رنگ کا عمامہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دو کناروں کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا ہے۔

(۲۵٤۸۲) حَدَّثَنَا شَرِیکٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ، قَالَ: رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ مُعْتَمًّا قَدْ أَرْخَی الْعِمَامَةَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ

خَلْفِهِ ، وَلاَ أَدْرِى أَيُّهمَا أَطْوَلُ.

(۲۵۴۸۲) حضرت محمد بن قیس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے عمامہ کو اپنے آگے اور اپنے پیچھے لٹکایا ہوا تھا۔ مجھے یہ بات معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے لمبا حصہ کون سا تھا۔

(٢٥٤٨٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَعِى ، عَنْ مَكْحُول ، قَالَ :رَأَيْته يَعْتَمُّ وَلاَ يَرْخِي طَرْفَ الْعِمَامَةِ.

(۲۵۴۸۳) حضرت اوزاعی، حضرت مکحول کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں عمامہ باندھتے ہوئے دیکھا۔ وہ عمامہ کے کنارے کو لٹکاتے نہ تھے۔

(٢٥٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى شُرَيْحٍ عِمَامَةً قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۸۴) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح پر عمامہ دیکھا تھا۔ انہوں نے اپنے پیچھے عمامہ کو لٹکایا ہوا تھا۔

(٢٥٤٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ سَالِمٍ ، وَالْقَاسِمِ ؛ كَانَا يُرْخِيَانِ عَمَائِمَهُمْ بَيْنَ أَكْتَافِهِمْ.

(۲۵۴۸۵) حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت سالم اور حضرت قاسم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات، اپنے عماموں کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

(٢٥٤٨٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ يَعْتَمُّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ تَحْت عنقِهِ.

(۲۵۴۸۶) حضرت سلیمان بن مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابونضرہ کو سیاہ عمامہ باندھتے دیکھا۔ انہوں نے عمامہ اپنی گردن کے نیچے سے لٹکایا۔

(٢٥٤٨٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَعْتَمُّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا خَلْفَهُ.

(۲۵۴۸۷) حضرت سلیمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو سیاہ رنگ عمامہ پہنتے دیکھا۔ انہوں نے اس کے کنارہ کو اپنے پیچھے لٹکایا۔

(٤٤) مَنْ كَانَ يَعْتَمُّ بِكَوْرٍ وَاحِدٍ

جو حضرات ایک بل کے ساتھ عمامہ باندھتے تھے

(٢٥٤٨٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِى خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ شُرَيْحًا يَعْتَمُّ بِكَوْرٍ وَاحِدٍ.

(۲۵۴۸۸) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح کو ایک بل کے ساتھ عمامہ

باندھتے دیکھا۔

(۲۵٤۸۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَدْرَكْتُ الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ يَعْتَمُّونَ بِعَمَائِمَ كَرَابِيسَ سُودٍ ، وَبِيضٍ ، وَحُمْرٍ ، وَخُضْرٍ ، وَصُفْرٍ ، يَضَعُ أَحَدُهُم الْعِمَامَةَ عَلَى رَأْسِهِ ، وَيَضَعُ الْقَلَنْسُوَةَ فَوْقَهَا ، ثُمَّ يُدِيرُ الْعِمَامَةَ هَكَذَا ، يَعْنِي عَلَى كَوْرِهِ ، لاَ يُخْرِجُهَا مِنْ تَحْتِ ذَقَنِهِ.

(۲۵۴۸۹) حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین سفید، سیاہ، سرخ، سبز اور زرد رنگ کے سوتی عمامے باندھتے پایا ہے۔ ان میں سے کوئی اپنے سر پر عمامہ رکھتا۔ پھر اس کے اوپر ٹوپی رکھتا پھر عمامہ کو یوں...... یعنی اس کے بل پر...... گھماتا۔ اس کو اپنی ٹھوڑی کے نیچے سے نہیں نکالتا تھا۔

(۲۵٤۹۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ:رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ، وَرِدَاءٌ، وَعِمَامَةٌ.

(۲۵۴۹۰) حضرت ثابت بن عبید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ ان پر ازار، چادر اور عمامہ تھا۔

(۲۵٤۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بن زيد ؛ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَعْتَمَّ إِلاَّ أَنْ يَجْعَلَ تَحْتَ لِحْيَتِهِ وَحَلْقِهِ مِنَ الْعِمَامَةِ.

(۲۵۴۹۱) حضرت ابن طاؤس، حضرت اسامہ بن زید کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے۔ کہ عمامہ کا کچھ حصہ اپنی ڈاڑھی اور ٹھوڑی کے نیچے کیے بغیر عمامہ کو باندھا جائے۔

(٤٥) فِي لُبْسِ الْبَرَاطِلِ

لمبی (سائبان والی) ٹوپی پہننے کے بارے میں

(۲۵٤۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بُرْطُلَةً.

(۲۵۴۹۲) حضرت زید بن جبیر سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر پر لمبی (سائبان والی) ٹوپی دیکھی۔

(۲۵٤۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ قَلَنْسُوَةً لَهَا رَفٌّ ، يَعْنِي بُرْطُلَةً.

(۲۵۴۹۳) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر پر ایسی ٹوپی دیکھی جس کا سائبان تھا۔ یعنی لمبی ٹوپی۔

(۴٦) فِي لُبْسِ الْبَرَانِسِ

بُرنس (لمبی ٹوپی) پہننے کے بارے میں

(۲٥٤٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بُرْنُسًا.

(۲۵۴۹۴) حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر برنس ٹوپی دیکھی۔

(۲٥٤٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى شُرَيْحٍ بُرْنُسًا.

(۲۵۴۹۵) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح پر برنس (لمبی ٹوپی) دیکھی۔

(۲٥٤٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بُرْنُسًا.

(۲۵۴۹٦) حضرت ابوشہاب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر پر برنس (لمبی ٹوپی) دیکھی۔

(۴۷) فِي لُبْسِ الثَّعَالِبِ

لومڑیوں (کی کھالوں سے بنے ملبوس) کو پہننے کے بیان میں

(۲٥٤٩۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ : الْبَسِ الثَّعَالِبَ ، وَلاَ تُصَلِّ فِيهَا.

(۲۵۴۹۷) حضرت سعید بن جبیر، حضرت اشعث، اور حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ دونوں فرماتے ہیں۔ تم لومڑیوں (سے تیار ملبوس) کو پہنو۔ لیکن اس میں نماز نہ پڑھو۔

(۲٥٤٩۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ سَبَنْجُونَةُ ثَعَالِبَ.

(۲۵۴۹۸) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن حسین کے پاس لومڑیوں کی کھال کا بنا لباس تھا۔

(۲٥٤٩۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الضَّحَّاكِ قَلَنْسُوَةَ ثَعَالِبَ.

(۲۵۴۹۹) حضرت اجلح سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک پر لومڑیوں (کی کھال سے بنا) ٹوپا دیکھا۔

(۲٥٥٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ قَلَنْسُوَةً مَكْفُوفَةً بِثَعَالِبَ ، أَوْ سُمُورٍ.

(۲۵۵۰۰) حضرت یزید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر ایسی ٹوپی دیکھی جس کے کناروں میں لومڑیوں یا نیولے (کی کھال) کا کنارہ تھا۔

(۴۸) فِي الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ

مہندی سے رنگنے کا بیان

(۲٥٥٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَة ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُخْبِرَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ. (مسلم ۸۰۔ ابن ماجه ۳۶۲۱)

(۲۵۵۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اس حدیث کو جناب نبی کریم ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ، رنگتے نہیں ہیں پس تم ان کی مخالفت کرو۔''

(۲۵۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جِيءَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّ رَأْسَهُ ثَغَامَةٌ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَلْيُغَيِّرُوهُ، وَجَنِّبُوهُ السَّوَادَ.

(مسلم ۱۶۶۳۔ ابو داؤد ۴۲۰۱)

(۲۵۵۰۲) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافہ کو جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ اور ان کا سر گویا کہ ثغامہ بوٹی کی طرح خوب سفید تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان کو ان کی عورتوں میں سے کسی کے پاس لے جاؤ۔ پس وہ اس کو بدل دیں، اور ان کو سیاہ رنگ سے بچاؤ۔''

(۲۵۵۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ.

(ترمذی ۱۷۵۳۔ احمد ۵/ ۱۵۰)

(۲۵۵۰۳) حضرت ابو ذر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم سفیدی کو جن چیزوں سے بدلتے ہو۔ ان میں سے بہترین چیز، مہندی اور کتم بوٹی ہے۔''

(۲۵۵۰۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، أَوِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَّبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ: مَا أَحْسَنَ هَذَا، ثُمَّ مَرَّ عَلَيْهِ آخَرُ قَدْ خَضَّبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ: هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا، قَالَ: ثُمَّ مَرَّ عَلَيْهِ آخَرُ خَضَّبَ بِصُفْرَةٍ، قَالَ: هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ، قَالَ: وَكَانَ طَاوُوسٌ يُصَفِّرُ.

(ابو داؤد ۴۲۰۸۔ ابن سعد ۴۴۰)

(۲۵۵۰۴) حضرت طاؤس ...... یا ابن طاؤس ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک آدمی گزرا جس نے مہندی کا خضاب کیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کس قدر اچھا ہے۔'' پھر ایک دوسرا آدمی آپ ﷺ کے پاس سے گزرا جس نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اُس سے بہتر ہے۔'' راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ کے پاس سے ایک اور شخص گزرا جس نے زرد رنگ سے خضاب کیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس سارے سے بہتر ہے۔'' ...... حضرت طاؤس زرد رنگ کا خضاب کرتے تھے۔

(۲۵۵۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ

لِكَأَنَّ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ كَأَنَّهُمَا جَمْرُ الْغَضَى.

(۲۵۵۰۵) حضرت ابوجعفر انصاری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر کو دیکھا کہ گویا ان کا سر اور ان کی داڑھی جھاؤ کے (درخت کے) انگارہ کی طرح تھیں۔

(۲۵۵۰۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ.

(۲۵۵۰۶) حضرت حسن سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''افضل چیز جس کے ذریعہ تم سفیدی کو بدلو۔ وہ مہندی اور کتم ہے۔''

(۲۵۵۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ وَإِنَّ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ قَانِيَتَانِ قَدْ خَضَّبَهُمَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۰۷) حضرت شیبانی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن الحنفیہ کو دیکھا اور آپ رضی اللہ عنہ کا سر اور آپ کی داڑھی سرخ تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے ان دونوں کو مہندی اور کتم سے خضاب کیا تھا۔

(۲۵۵۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى لَهُ ظُفْرَانِ مَصْبُوغَانِ بِالْحِنَّاءِ.

(۲۵۵۰۸) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کو دیکھا۔ ان کی دو مینڈھیاں تھیں اور مہندی سے خضاب کی ہوئی تھیں۔

(۲۵۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسًا يُخَضِّبُ بِالْحِنَّاءِ.

(۲۵۵۰۹) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو مہندی سے خضاب کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۵۵۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي جَعْفَرٍ :هَلْ خَضَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : قَدْ مَسَّ شَيْئًا مِنَ الْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۱۰) حضرت یزید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر سے کہا۔ کیا جناب نبی کریم ﷺ نے خضاب کیا تھا؟ ابوجعفر نے کہا۔ یقیناً آپ ﷺ نے مہندی اور کتم میں سے کچھ لگایا تھا۔

(۲۵۵۱۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ شَعْرًا مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(ابن ماجه ۳۶۲۳۔ ابن سعد ۴۳۷)

(۲۵۵۱۱) حضرت عثمان ابن موھب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں

نے مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کے حنا اور کتم سے خضاب شدہ بالوں میں سے ایک بال نکال کر دکھایا۔

(۲۵۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابن نَابِل قَالَ : رَأَيت طَاوُوسًا يُخَضِّبُ بِالْحِنَّاءِ.

(۲۵۵۱۲) حضرت ابن نابل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کو دیکھا انہوں نے مہندی سے خضاب کیا ہوا تھا۔

(۲۵۵۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فَضْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُبَيْلٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْرُجُ إِلَيْنَا ، وَكَأَنَّ لِحْيَتَهُ ضِرَامُ عَرْفَجٍ مِنَ الْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۱۳) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ہمارے پاس آتے تھے درانحالیکہ ان کی داڑھی عرفج (ایک پودا جو نرم زمین میں اُگتا ہے) کے شعلہ کی طرح ہوتی تھی۔ مہندی اور کتم لگانے کی وجہ سے۔

(۲۵۵۱٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُقْعَد ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنَّمَا خَضَّبَ عَلِيٌّ مَرَّةً.

(۲۵۵۱۴) حضرت عامر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ صرف خضاب لگایا تھا۔

(۲۵۵۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَخِضَابُهُمَا أَحْمَرَ.

(۲۵۵۱۵) حضرت اسماعیل بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کو دیکھا ان کا خضاب سرخ تھا۔

(۲۵۵۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يُخَضِّبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۱۶) حضرت عیزار بن حریث سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ، مہندی اور کتم کا خضاب کیا کرتے تھے۔

(۲۵۵۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عِنْدَ آلِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ شَعَرَاتٍ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصْبُوغًا بِالْحِنَّاءِ. (ابن سعد ۴۳۷)

(۲۵۵۱۷) حضرت عثمان بن حکیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ کے گھر والوں کے پاس جناب رسول اللہ ﷺ کے مہندی سے خضاب کیے ہوئے چند بالوں کی زیارت کی۔

(۲۵۵۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَكَانَ جَلِيسًا لَهُمْ وَكَانَ أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ، فَغَدَا عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ حَمَّرَهَا فَقَالَ لَهُ : الْقَوْمُ : هَذَا أَحْسَنُ ، فَقَالَ : إِنَّ أُمِّي عَائِشَةَ أَرْسَلَتْ إِلَيَّ الْبَارِحَةَ جَارِيَتَهَا فَأَقْسَمَتْ عَلَيَّ لأَصْبُغَنَّ ، وَأَخْبَرَتْنِي ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَصْبُغُ.

(۲۵۵۱۸) حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث ...... یہ ان کا ہم مجلس تھا...... سفید سر اور سفید داڑھی والے تھے۔ پس وہ ایک دن ان کے پاس آئے اور انہوں نے داڑھی کو سرخ کیا ہوا تھا۔ اس پر لوگوں نے ان سے کہا۔ یہ اچھا ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ میری والدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آج رات میرے پاس اپنی لونڈی کو بھیجا اور انہوں نے مجھے قسم دے کر کہا کہ میں ضرور بالضرور خضاب کروں۔ اور مجھے یہ بات بھی بتائی کہ حضرت ابوبکر بھی خضاب کیا کرتے تھے۔

(۲۵۵۱۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَسَنٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ، ثَمُودَ فَرَأَيْتُ مُخَضَّبَةً لِحَاهُمْ.

(۲۵۵۱۹) حضرت عکرمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ثمود کو دیکھا۔ پس میں نے دیکھا ان کی داڑھیاں خضاب شدہ تھیں۔

(۴۹) مَنْ رَخَّصَ فِي الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

جو لوگ سیاہ خضاب کرنے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ قَيْسٍ مَوْلَى خَبَّابٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَهُمَا يُخَضِّبَانِ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۲۰) حضرت خباب کے آزاد کردہ غلام حضرت قیس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن اور حضرت حسین کے پاس گیا۔ وہ دونوں سیاہ خضاب کر رہے تھے۔

(۲۵۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَخْتَضِبُ بِالْوَسْمَةِ.

(۲۵۵۲۱) حضرت عمرو بن عثمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کو وسمہ (ایک بوٹی جو خالص سیاہ رنگ کے لئے استعمال ہوتی ہے) کے ساتھ خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَخْتَضِبُ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۲۲) حضرت عبید اللہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو سیاہ خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونس، عَنِ الحَسن أَنَّه كَان لَا يَرَى بَأْسًا بِالْخِضَاب بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۲۳) حضرت یونس، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیاہ خضاب کرنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۵۲۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: كَانُوا يَسْأَلُونَ مُحَمَّدًا، عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ فَقَالَ: لَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۵۵۲۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگ حضرت محمد رحمہ اللہ سے سیاہ خضاب کے بارے میں سوال کرتے تھے؟ تو وہ کہتے تھے۔ میرے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۵۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ كَانَ يُخَضِّبُ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۲۵) حضرت سعد بن ابراہیم، حضرت ابوسلمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیاہ خضاب کیا کرتے تھے۔

(۲۵۵۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالْوَسْمَةِ، إِنَّمَا هِيَ بَقْلَةٌ.

(۲۵۵۲۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ وسمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ تو ایک ترکاری ہے۔

(۲۵۵۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ، عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَقَالَ: هِيَ خِضَابُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

(۲۵۵۲۷) حضرت عبدالاعلیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ سے وسمہ کا خضاب کرنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ یہ تو ہم اہل بیت کا خضاب ہے۔

(۲۵۵۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ يَخْتَضِبُ بِثُلُثَيْ حِنَّاءٍ وَثُلُثِ وَسْمَةٍ.

(۲۵۵۲۸) حضرت محمد بن اسحاق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر دو تہائی مہندی اور ایک تہائی وسمہ (ملا کر) خضاب کیا کرتے تھے۔

(۲۵۵۲۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حدَّثَنا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُشَانَةَ الْمَعَافِرِيُّ، قَالَ: رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُخَضِّبُ بِالسَّوَادِ وَيَقُولُ: نُسَوِّدُ أَعْلاَهَا وَتَأْبَى أُصُولُهَا. (ابن سعد ۳۴۳)

(۲۵۵۲۹) حضرت ابوعشانہ معافری بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامر کو سیاہ خضاب لگائے دیکھا اور وہ کہا کرتے تھے۔ ہم اس کے اُوپر کو سیاہ کرتے ہیں لیکن اس کی جڑیں (سیاہ ہونے سے) انکار کرتی ہیں۔

(۲۵۵۳۰) حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ أَبَا الخَير حَدَّثَهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ كَانَ يَصبغ شعر رَأسه بِشَجرة يُقَال لهَا: الصَبيب كَأَشَد السواد. (بخاری ۱۶۶۔ مسلم ۲۵)

(۲۵۵۳۰) حضرت یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوالخیر نے ان کو حضرت عقبہ بن عامر کے بارے میں بیان کیا۔ کہ وہ اپنے بالوں کو اس درخت کے ذریعہ جس کو صبیب کہا جاتا ہے۔ خوب سیاہ خضاب کرتے تھے۔

(۲۵۵۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَان، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: كَانَ يَخْتَضِبُ بِالْوَسْمَةِ.

(۲۵۵۳) حضرت عبدالاعلیٰ، حضرت ابن الحنفیہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ وسمہ کے ذریعہ خضاب کیا کرتے تھے۔

(۵۰) من كره الخضاب بالسّوادِ

جو لوگ سیاہ خضاب کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَقَالَ: هُوَ مِمَّا أَحْدَثَ

النَّاسُ ، قَدْ رَأَيْتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يَخْتَضِبُ بِالْوَسْمَةِ ، مَا كَانُوا يُخَضِّبُونَ إِلاَّ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَهَذِهِ الصُّفْرَةِ.

(۲۵۵۳۲) حضرت عبدالملک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عطاء سے وسمہ کے ذریعہ خضاب کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ چیز لوگوں کی ایجاد کردہ چیزوں میں سے ہے۔ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت کو دیکھا ہے۔ لیکن میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی وسمہ کے ساتھ خضاب کرتے نہیں دیکھا۔ وہ لوگ صرف مہندی کتم اور زرد رنگ سے خضاب کرتے تھے۔

(٢٥٥٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْخِضَابَ بِالسَّوَادِ وَقَالَ :أَوَّلُ مَنْ خَضَّبَ بِهِ فِرْعَوْنُ.

(۲۵۵۳۳) حضرت ابو رباح، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیاہ خضاب کو ناپسند سمجھتے تھے اور فرماتے تھے یہ خضاب سب سے پہلے فرعون نے کیا تھا۔

(٢٥٥٣٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْخِضَابَ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۳۴) حضرت قیس بن مسلم، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیاہ خضاب کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٥٥٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْخِضَابَ بِالْوَسْمَةِ وَقَالَ : خَضَّبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۳۵) حضرت برد، حضرت مکحول کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ وسمہ کے ساتھ خضاب کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا۔

(٢٥٥٣٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سُئِلَ الشَّعْبِيُّ ، عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَكَرِهَهُ.

(۲۵۵۳۶) حضرت صاعد بن مسلم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے وسمہ کے ساتھ خضاب کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(٢٥٥٣٧) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَجْدَةَ ، عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ:سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مَا تَرَى فِي الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ ؟ فَقَالَ :لاَ يَجِدُ الْمُخْتَضِبُ بِهَا رِيحَ الْجَنَّةِ.

(۲۵۵۳۷) حضرت یزید بن عبدالرحمن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کہ وسمہ کے ساتھ خضاب کرنے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس کے ذریعہ خضاب کرنے والا جنت کی بُو بھی نہ پائے گا۔

(٢٥٥٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَسُئِلَ عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَكَرِهَهُ فَقَالَ :يَكْسُو اللَّهُ الْعَبْدَ فِي وَجْهِهِ النُّورَ ، ثُمَّ يُطْفِئُهُ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۳۸) حضرت ایوب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو سُنا۔ جبکہ ان سے وسمہ کے ذریعہ خضاب کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ بندے کے چہرہ پر نور (کالباس) پہناتے ہیں اور بندہ پھر اس نور کو سیاہی سے بُجھا تا ہے۔

(۲۵۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَقَالَ :هُوَ مُحْدَثٌ.

(۲۵۵۳۹) حضرت عبدالملک، حضرت عطاء سے، وسمہ کے ذریعہ خضاب کرنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ من گھڑت چیز ہے۔

(۵۱) فِي تصفِيرِ اللِّحيةِ

داڑھی کو زرد خضاب کرنے کے بارے میں

(۲۵۵٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ يَبْنِي الزَّوْرَاءَ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ مُصَفِّرًا لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۴۰) حضرت عبدالرحمٰن بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان کو مقام زوراء میں عمارت بناتے ہوئے بھورے رنگ کے خچر پر دیکھا۔ آپ کی داڑھی کو زرد خضاب کیا ہوا تھا۔

(۲۵۵٤۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمُدَنِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي جِنَازَةٍ وَكَانَ مُصَفِّرًا لِلِحْيَةِ.

(۲۵۵۴۱) حضرت سعید مدنی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی زرد تھی۔

(۲۵۵٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِلاَلٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا أَصْفَرَ اللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۴۲) حضرت سواد بن حنظلہ بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زرد داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۴۳) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن وہب کو اپنی داڑھی زرد کرتے دیکھا۔

(۲۵۵٤٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرَانِ لِحَاهُمَا.

(۲۵۵۴۴) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دونوں کو اپنی داڑھیاں زرد کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۴۵) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی داڑھی کو زرد خضاب کرتے تھے۔

(٢٥٥٤٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُصَفِّرُ.

(۲۵۵۴۶) حضرت ابو غالب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو امامہ کو زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٤٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُسْرٍ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ.

(۲۵۵۴۷) حضرت جریر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن بسر کو اپنی داڑھی اور سر پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَلَمَةَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۴۸) حضرت یزید مولیٰ سلمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ کو اپنی داڑھی کو زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٤٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ قَيْسًا يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ ، وَرَأَيْت شُبَيْلَ بْنَ عَوْفٍ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ ، وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الطَّيَالِسَةِ.

(۲۵۵۴۹) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا اور میں نے حضرت شُبیل کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔ اور یہ مشائخ میں سے تھے۔

(٢٥٥٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا وَأَبَا الْعَالِيَةِ وَأَبَا السَّوَّارِ يُصَفِّرُونَ لِحَاهُمْ.

(۲۵۵۵۰) حضرت خالد بن دینار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو العالیہ اور حضرت ابو سوار کو اپنی داڑھیوں کو زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا وَائِلَ وَالْقَاسِمَ ، وَعَطَاءً يُصَفِّرُونَ لِحَاهُمْ.

(۲۵۵۵۱) حضرت فطر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو وائل، حضرت قاسم اور حضرت عطاء کو اپنی داڑھیوں کو زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٥٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ أَبِي الْيَمَانِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۵۲) حضرت داؤد ابو الیمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : رَأَيْتُكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْوَرْسِ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَمَّا تَصْفِيرِ لِحْيَتِي ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۵۳) حضرت سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابن جریج نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ اپنی داڑھی پر ورس بوٹی کے ذریعہ زرد خضاب کرتے ہیں؟ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا اپنی داڑھی کو زرد خضاب کرنا تو (اس لئے ہے کہ) میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی داڑھی مبارک پر زرد خضاب کرتے دیکھا ہے۔

(٢٥٥٥٤) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخَضِّبُ بِالصُّفْرَةِ ، وَرَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُخَضِّبُ بِالصُّفْرَةِ وَالزَّعْفَرَانِ.

(۲۵۵۵۴) حضرت عبد الملک بن عمیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ ابن شعبہ کو زرد خضاب کرتے دیکھا اور میں نے حضرت جریر بن عبداللہ کو زردی اور زعفران کا خضاب کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٥٥) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الأَسْوَدَ ، وَابْنَ الأَسْوَدِ يُصَفِّرَانِ لِحَاهُمَا.

(۲۵۵۵۵) حضرت حسن بن عبید اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود اور حضرت ابن الاسود کو دیکھا۔ یہ دونوں اپنی داڑھیوں پر زرد خضاب کر رہے تھے۔

(٢٥٥٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ ، وَأَنَّ أَبَا نَضْرَةَ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۵۶) حضرت مستمر بن ریان، حضرت ابو الجوزاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی داڑھی کو زرد خضاب کیا کرتے تھے۔ اور حضرت ابونضرہ اپنی داڑھی کو زرد خضاب کیا کرتے تھے۔

(٢٥٥٥٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۵۷) حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(٢٥٥٥٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ الْغَسِيلِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، قَالَ : أَتَانَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، وَقَدْ أُصِيبَ بَصَرُهُ ، مُصَفِّرًا لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ بِالْوَرْسِ.

(۲۵۵۵۸) حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ (جبکہ ان کی نظر خراب تھی) انہوں نے اپنی داڑھی اور سر پر زرد خضاب کیا ہوا تھا۔

(٢٥٥٥٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مُصَفِّرَ اللِّحْيَةِ ، لَهُ جُمَيْمَةٌ.

(۲۵۵۵۹) حضرت ابن الغسیل بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعد کو داڑھی پر زرد خضاب کیا ہوا دیکھا۔ آپ کی زلفیں بھی تھیں۔

(٢٥٥٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۶۰) حضرت سماک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(۵۲) مَنْ كَانَ يُبَيِّضُ لِحْيَتَهُ ، وَلاَ يَخْضِبُ

جو حضرات داڑھی کو سفید ہی رہنے دیتے تھے اور خضاب نہیں کرتے تھے

(۲۵۵۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُتَيٍّ التَّمِيمِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبِيَ أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۶۱) حضرت عتی تمیمی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو سفید سر اور سفید داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ، قَدْ مَلأَتْ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ.

(۲۵۵۶۲) حضرت شعبی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سفید سر اور سفید داڑھی والا دیکھا۔ آپ کی داڑھی نے آپ کے شانوں کو بھرا ہوا تھا۔

(۲۵۵۶۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ مَسْجِدَهَا ، فَبَيْنَا أَنَا أُصَلِّي إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ طَوِيلٌ آدَمَ ، أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ وَالرَّأْسُ مَحْلُوقٌ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا ، فَخَرَجْتُ فَاتَّبَعْته ، قُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : أَبُو ذَرٍّ.

(۲۵۵۶۳) حضرت احنف بن قیس بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور مسجد نبوی میں داخل ہوا۔ پس میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس دوران ایک گندمی رنگ کا لمبا سا آدمی داخل ہوا جس کی داڑھی اور سر کے بال سفید تھے۔ اس نے حلق کیا ہوا تھا اور اس کا بعض بعض کے مشابہ تھا۔ پھر میں باہر آیا اور اس کے پیچھے چل پڑا۔ میں نے پوچھا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ۔

(۲۵۵۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۶۴) حضرت مستمر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید کو سفید داڑھی کی حالت میں دیکھا۔

(۲۵۵٦٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُجَاهِدًا شَدِيدَ بَيَاضِ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ، وَرَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۶۵) حضرت فطر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کو سر اور داڑھی میں شدید سفیدی کی حالت میں دیکھا اور میں نے حضرت سعید بن جبیر کو سفید داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵٦٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا أَصْلَعَ ، أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۶۶) حضرت ابواسحق سے روایت ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سر اور داڑھی میں سفیدی کی حالت میں اور اصلع (سر کے اگلے یا بیچ کے بال گرے ہوئے) دیکھا۔

(۲۵۵۶۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ سَدِيرِ بْنِ الصَّيْرَفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۶۷) حضرت سدیر بن صیرفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سر اور داڑھی میں سفیدی کے ساتھ دیکھا۔

(۲۵۵۶۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَبِي مَوْدُودٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۶۸) حضرت عبد العزیز بن ابی سلیمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید کو سفید سر اور سفید داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵۶۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ ، وَرَأَيْتُ طَاوُوسًا أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۶۹) حضرت خالد بن ابی عثمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو سفید داڑھی والا دیکھا اور میں نے حضرت طاؤس کو سفید داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵۷۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ ، قَالَ :أَتَيْنَاهُ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ ، فَلَمْ نَدْرِ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ نَسْأَلُهُ ، فَقُلْتُ لَهُ ، أَوْ قَالَ لَهُ بَعْضُنَا :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَابًّا ، أَوْ شَيْخًا ؟ قَالَ :كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ. (بخاری ۳۵۴۶۔ احمد ۱۸۷)

(۲۵۵۷۰) حضرت جریر، حضرت عبد اللہ بن بسر کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ جبکہ ہم بچے تھے۔ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ہم ان سے کس چیز کا سوال کریں۔ چنانچہ میں نے آپ سے کہا۔ یا ہم میں سے کسی نے آپ سے کہا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوجوان تھے یا بوڑھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان کے بالوں میں چند بال سفید تھے۔

(۲۵۵۷۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءَ ، يَعْنِي عَنْفَقَتَهُ. (مسلم ۱۸۲۲۔ ابن ماجہ ۳۶۲۸)

(۲۵۵۷۱) حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جگہ ...... یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان ...... میں کچھ سفیدی دیکھی۔

(۵۲) فِي اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ والشَّعرِ

بڑے بال اور زلفیں رکھنے کے بارے میں

(۲۵۵۷۲) حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَجُمَّتُهُ خَارِجَةٌ مِنْ تَحْتِ عِمَامَتِهِ.

(۲۵۵۷۲) حضرت سدی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ان کی زلفیں ان کے عمامہ سے باہر آ رہی تھیں۔

(۲۵۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَتْ أُمُّ هَانِءٍ : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ ، تَعْنِي ضَفَائِرَ. (ترمذی ۱۷۸۱۔ ابوداؤد ۴۱۸۸)

(۲۵۵۷۳) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اس حالت میں داخل ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار مینڈھیاں تھیں۔

(۲۵۵۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَجَابِرًا ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا جُمَّةٌ.

(۲۵۵۷۴) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر کو دیکھا اور ان میں سے ہر ایک کی زلفیں تھیں۔

(۲۵۵۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ لِعَبْدِ اللهِ شَعْرٌ يَضَعُهُ عَلَى أُذُنَيْهِ.

(۲۵۵۷۵) حضرت ہبیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے بال تھے اور وہ اُن کو اپنے کانوں پر رکھتے تھے۔

(۲۵۵۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَفْلَحُ ، قَالَ : رَأَيْتُ لِلْقَاسِمِ جُمَّةً.

(۲۵۵۷۶) حضرت افلح بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم کی زلفیں دیکھیں ہیں۔

(۲۵۵۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ خُصْلَتَانِ.

(۲۵۵۷۷) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمر کی دو چوٹیاں تھیں۔

(۲۵۵۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : مَازَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا قَتَادَةَ ، قَالَ : لأَجُزَّنَّ جُمَّتَكَ ، قَالَ : لَكَ مَكَانَهَا أَسِيرٌ ، فَقَالَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ : أَكْرِمْهَا ، فَكَانَ يَتَّخِذُ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ السُّكَّ. (طبرانی ۶۷۵)

(۲۵۵۷۸) حضرت یحییٰ بن عبداللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مزاح کیا۔ فرمایا: ''میں ضرور بالضرور تمہاری زلفیں کاٹ دوں گا۔'' حضرت ابوقتادہ نے فرمایا: آپ کے لئے ان کی جگہ ایک قیدی ہے۔ پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''ان کا خیال کرو۔'' چنانچہ حضرت قتادہ اس کے بعد زلفوں کے لیے خاص خوشبو بنایا

کرتے تھے۔

(۲۵۵۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ فِي رَأْسِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ذُؤَابَةٌ ، وَأَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ جَبَذَهُ بِهَا حَتَّى أَدْمَاهُ ، أَوْ أَقْرَحَهُ.

(۲۵۵۷۹) حضرت حسن بن زید، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی کے سر میں بالوں کی لٹ تھی اور حضرت حسین بن علی نے ان کو اس لٹ کے ذریعہ کھینچا۔ یہاں تک کہ ان کا خون نکل گیا یا آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو زخمی کر دیا۔

(۲۵۵۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ مُعَيْقِيبٍ ، قَالَ :وَكَانَ تَفَقَّه ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ لاَ أَتَّهِمُ مِنْ أَهْلِي أَنَّهُ رَأَى مُعَيْقِيباً مُرْسِلاً نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ، وَرَأَى سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ كَذَلِكَ.

(۲۵۵۸۰) حضرت عبید اللہ بن مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے یہ بات بیان کی۔ جس میں میں متہم نہیں سمجھتا کہ اس نے حضرت معیقیب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے سامنے کے بالوں کو اپنی آنکھوں کے آگے چھوڑا ہوا تھا۔ اور انہوں نے حضرت سعد بن مالک کو بھی اسی طرح دیکھا تھا۔

(۲۵۵۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يُفَرِّقُونَ رُؤُوسَهُمْ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ ، قَالَ :فَسَدَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ. (بخاری ۳۵۵۸۔ مسلم ۹۱)

(۲۵۵۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب اپنے بالوں کا سدل کیا کرتے تھے اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے تھے۔ جن کاموں میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ ان کاموں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے والے بالوں کو سدل یعنی کھلا چھوڑا پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ نکالی۔

(۲۵۵۸۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كُنْتُ أَفْرُقُ خَلْفَ يَافُوخِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ أَسْدُلُ نَاصِيَتَهُ.

(ابو داؤد ۴۱۸۶۔ ابن ماجہ ۳۶۳۳)

(۲۵۵۸۲) حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر کے حصہ کے پیچھے سے مانگ نکالتی تھی پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے بالوں کو چھوڑ دیا کرتی تھی۔

(۲۵۵۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْراً رَجِلاً بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَمَنْكِبَيْهِ. (بخاری ۵۹۰۵۔ مسلم ۱۸۱۹)

(۲۵۵۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں اور مونڈھوں کے درمیان کنگھی کیے ہوتے تھے۔

(۲۵۵۸٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَرَجِّلاً فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ.

(۲۵۵۸۴) حضرت براء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سرخ جوڑے میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی جمیل نہیں دیکھا۔

(۲۵۵۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِيَادُ بْنُ لَقِيطٍ ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ ، قَالَ : أَقْبَلْتُ فَرَأَيْتُ رَجُلاً جَالِسًا فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ أَبِي : تَدْرِي مَنْ هَذَا ؟ هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ إِذَا رَجُلٌ ذُو وَفْرَةٍ ، وَبِهِ رَدْعٌ ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ. (احمد ۴/ ۱۶۳)

(۲۵۵۸۵) حضرت ابو رمثہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں آیا اور میں نے بیت اللہ کے سایہ میں ایک آدمی کو بیٹھے دیکھا۔ میرے والد نے کہا تم جانتے ہو، یہ کون ہے؟ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بالوں والی ایک ہستی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر زعفران کی زردی کا اثر تھا اور دو سبز کپڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھے۔

(۲۵۵۸٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَلَهُ جُمَّةٌ إِلَى الْعَنَقِ ، وَكَانَ يَفْرُقُ.

(۲۵۵۸۶) حضرت عبد الواحد بن ایمن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت ابن زبیر کو دیکھا جبکہ ان کی زلفیں گردن تک تھیں اور وہ مانگ نکالے ہوئے تھے۔

(۲۵۵۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ ، وَابْنَ الْحَنَفِيَّةِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا جُمَّةٌ.

(۲۵۵۸۷) حضرت عبد الواحد بن ایمن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عبید بن عمیر اور حضرت ابن الحنفیہ کو دیکھا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کی زلفیں تھیں۔

(۲۵۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَلَهُ جُمَّةٌ.

(۲۵۵۸۸) حضرت حبیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی زلفیں تھیں۔

(۲۵۵۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَرْقِ ، وَنَهَى عَنِ السَّكِينَةِ.

(۲۵۵۸۹) حضرت راشد بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ نکالنے کا حکم دیا اور مانگ کے بغیر چھوڑنے سے منع کیا۔

(۲۵۵۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِیٍّ فَدَعَا ابْنًا لَهُ ، يُقَالَ لَهُ :عُثْمَانُ ، فَجَاءَ غُلاَمٌ لَهُ ذُؤَابَةٌ.

(۲۵۵۹۰) حضرت ہُبیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو بلایا جس کو عثمان کہا جاتا تھا۔ پس ایک نوجوان آیا جس کے بڑے بڑے بال تھے۔

(۲۵۵۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ رَضِیِّ بْنِ أَبِی عَقِيلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كُنَّا عَلَى بَابِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، فَخَرَجَ ابْنٌ لَهُ ذُؤَابَةٌ.

(۲۵۵۹۱) حضرت رضی بن ابی عقیل ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن الحنفیہ کے دروازے پر کھڑے تھے کہ ان کا ایک زلفوں والا بیٹا باہر آیا۔

(۲۵۵۹۲) حدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غزِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ زُهَيْرٌ :يُرَى عُمَارَةُ ، أَنَّهُ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الشَّعَرَ الْحَسَنَ ، أَوِ الْجَمِيلَ مِنْ كِسْوَةِ اللهِ ، فَأَكْرِمُوهُ ، قَالَ :وَكَانَ يَكْرَهُ إِزَالَتَهُ ، زَعَمَ زُهَيْرٌ أَنَّهُ التَّضْيِيعُ.

(۲۵۵۹۲) حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً حسین...... یا ......جمیل بال اللہ تعالیٰ کے لباس میں سے ہیں۔ پس تم ان کی عزت کرو۔'' راوی کہتے ہیں۔ یہ حضرت ان بالوں کو صاف کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ حضرت زہیر کا گمان تو یہ ہے کہ یہ ضائع کرنا ہے۔

(۲۵۵۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ لاِبْنِ عُمَرَ جُمَّةً مَفْرُوقَةً ، تَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ.

(۲۵۵۹۳) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی کندھوں تک زلفیں دیکھیں جو مانگ نکالی ہوئی تھیں۔

(۲۵۵۹٤) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ كَامِلٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :كَأَنِّی أَنْظُرُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَلَهُ جُمَّةٌ فينانة.

(۲۵۵۹۴) حضرت حبیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ گویا میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا ہوں۔ ان کی موٹی موٹی زلفیں تھیں۔

(٥٤) مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا لَبِسَ الثَّوْبَ الْجَدِيدَ

جب آدمی نیا کپڑا پہنے تو کیا کہے؟

(۲۵۵۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا لَبِسَ أَحَدُكُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا فَلْيَقُلْ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی كَسَانِی مَا

أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي ، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ.

(۲۵۵۹۵) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نیا کپڑا پہنے تو اس کو یہ کہنا چاہیے۔ (ترجمہ): تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ (کپڑا) پہنایا جس کے ذریعہ میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں اور جس کے ذریعہ میں لوگوں میں جمال حاصل کرتا ہوں۔''

(۲۵۵۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي ، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ، ثُمَّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي ، وَأُجَمِّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ ، أَوْ قَالَ : أَلْقَى فَتَصَدَّقَ بِهِ ، كَانَ فِي كَنَفِ اللهِ ، وَفِي حِفْظِ اللهِ ، وَفِي سَتْرِ اللهِ حَيًّا وَمَيِّتًا ، قَالَهَا ثَلاَثًا.

(ترمذی ۳۵۶۰۔ حاکم ۱۹۳)

(۲۵۵۹۶) حضرت ابو امامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک نیا کپڑا پہنا، تو فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس کے ذریعہ میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں اور جس کے ذریعہ میں اپنی زندگی میں جمال حاصل کرتا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو کہتے سُنا: ''جو شخص نیا کپڑا پہنے اور یہ کہے: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي ، وَأُجَمِّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ، پھر وہ اپنے پرانے، اتارے ہوئے کپڑے کو لے اور اس کو صدقہ کر دے تو یہ شخص اللہ کی رحمت، حفاظت اور پردہ میں رہے گا۔ زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی'' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ کہی۔

(۲۵۵۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عُمَرَ ثَوْبًا غَسِيلاً ، فَقَالَ : أَجَدِيدٌ ثَوْبُكَ هَذَا ؟ قَالَ : غَسِيلٌ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَسْ جَدِيدًا ، وَعِشْ حَمِيدًا ، وَتَوَفَّ شَهِيدًا ، يُعْطِكَ اللَّهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. (ابن سعد ۳۲۹۔ مسندہ ۹۸۶)

(۲۵۵۹۷) قبیلہ مزینہ کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر دھلا ہوا ایک کپڑا دیکھا تو آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''کیا تمہارا یہ کپڑا نیا ہے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! دُھلا ہوا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم نیا کپڑا پہنو اور قابل تعریف زندگی گزارو اور شہادت کی موت پاؤ، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں تمہیں آنکھ کی ٹھنڈک عطا کریں۔''

(۲۵۵۹۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : إِذَا لَبِسَ

الإِنْسَانُ الثَّوبَ الْجَدِيدَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا ثِيَابًا مُبَارَكَةً نَشْكُرُ فِيهَا نِعْمَتَكَ ، وَنُحْسِن فِيهَا عِبَادَتَكَ ، وَنَعْمَلُ فِيهَا بِطَاعَتِكَ ، لَمْ يُجَاوِزْ تَرْقُوَتَهُ حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ.

(۲۵۵۹۸) حضرت سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب آدمی نیا کپڑا پہنے اور پھر کہے۔ اے اللہ! تو اس کپڑے کو مبارک بنا دے ہم اس میں تیری نعمت کا شکر کریں اور اس میں تیری اچھی طرح عبادت کریں اور اس میں تیری اطاعت کریں۔ تو یہ کپڑا گلے سے نیچے نہیں اترتا یہاں تک کہ اس آدمی کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

(۲۵۵۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَوْا عَلَى أَحَدِهِمُ الثَّوْبَ الْجَدِيدَ ، قَالُوا : تُبْلِي ، وَيُخْلِفُ اللَّهُ عَلَيْك.

(۲۵۵۹۹) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب خود میں سے کسی پر نیا کپڑا دیکھتے تو یہ کہتے۔ تُبْلِي ، وَيُخْلِفُ اللَّهُ عَلَيْك. (تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور اللہ تمہیں اس کے بعد اور عطا کرے)۔

(۲۵۶۰۰) حَدَّثَنَا ابن عُلَية ، عن الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : إِنَّمَا نَعِيشُ فِي الْخَلَف.

(۲۵۶۰۰) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو پرانے کپڑے میں زندگی گزارتے ہیں۔

(۲۵۶۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَبِسَ رَجُلٌ ثَوْبًا جَدِيدًا فَحَمِدَ اللَّهَ ، فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، أَوْ غُفِرَ لَهُ ، قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ : لاَ أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي حَتَّى أَلْبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا ، وَأَحْمَدَ اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۲۵۶۰۱) حضرت عون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نیا کپڑا پہنا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی تو اس کو جنت میں داخل کردیا گیا...... یا فرمایا...... اس کی مغفرت کردی گئی۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر ایک آدمی نے کہا میں اپنے گھر والوں کی طرف واپس نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ میں نیا کپڑا پہن لوں اور اس پر اللہ کی تعریف کرلوں۔

(۵۵) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ كَثْرَةَ الشَّعْرِ

جو حضرات زیادہ بالوں کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵۶۰۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، بَعَثَ الأَحْرَاسَ فَيَأْخُذُونَ بِأَبْوَابِ الْمَسْجِدِ ، فَلاَ يَجِدُونَ رَجُلاً مُوَفَّرَ شَيء مِنَ الشَّعْرِ إِلاَّ جَزُّوهُ.

(۲۵۶۰۲) حضرت اسامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن ہوتا تھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز، چوکیداروں کو بھیجتے، پس وہ مسجد کے دروازوں پر کھڑے ہوجاتے اور وہ جس آدمی کو بھی کثیر بالوں والا پاتے تو اس کے بالوں کو کاٹ دیتے۔

(۲۵۶۰۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بن كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ

بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ ، فَقَالَ : ذُبَابٌ ، ذُبَابٌ ، فَانْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُهُ ، فَرَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ ، وَهَذَا أَحْسَنُ.

(ابو داؤد ۴۱۸۷۔ ابن ماجه ۳۶۳۶)

(۲۵۶۰۳) حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا جبکہ میرے بال لمبے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مکھی، مکھی'' چنانچہ میں چل دیا اور میں نے وہ بال کاٹ لیے پھر آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: '' میری مراد (مکھی مکھی کہنے سے) تم تو نہیں تھے۔ یہ بھی اچھا ہے۔''

(۲۵٦۰٤) حَدَّثَنَا ابن مُبَارَكٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ قُدَامَةَ ، قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ ، وَعَلَيْهِ شَعْرٌ طَوِيلٌ، فَقَالَ : هَذَا يُكْرَهُ ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْغَدِ وَقَدِ اسْتَأْصَلَهُ ، فَقَالَ : هَذَا يُكْرَهُ.

(۲۵۶۰۴) حضرت ابن قدامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن سیرین کے پاس حاضر ہوا اور اس آدمی کے لمبے لمبے بال تھے۔ تو ابن سیرین نے فرمایا: یہ مکروہ ہیں۔ پھر وہ شخص اگلے دن آپ ؒ کے پاس آیا اور اس نے سر کو بالکلیہ صاف کر لیا تھا۔ تو آپ ؒ نے فرمایا: یہ بھی مکروہ ہے۔

(٥٦) نَقْشُ الْخَاتَمِ ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

انگوٹھی کا نقش اور جو کچھ اس کے بارے میں ہے

(۲٥٦۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، ثُمَّ نَقَشَ عَلَيْهِ ؛ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، ثُمَّ قَالَ : لاَ يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا.

(بخاری ۵۸۶۶۔ مسلم ۵۵)

(۲۵۶۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر نقش کیا ''محمد رسول اللہ'' پھر فرمایا: ''کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش پر نقش نہ بنائے۔''

(۲٥٦۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : اصْطَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا ، فَقَالَ : إِنَّا قَدِ اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا ، وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا ، فَلاَ يَنْقُشْ عَلَيْهِ أَحَدٌ.

(بخاری ۵۸۷۴۔ مسلم ۲۰۹۲)

(۲۵۶۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور اس میں ہم ایک نقش بھی نقش کروایا ہے پس کوئی اس جیسا نقش نہ کروائے۔''

(۲٥٦۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَتْ :

كَانَ فِي خَاتَمِهِ كُرْكِيَّانِ مُتَقَابِلاَنِ بَيْنَهُمَا مَكْتُوبٌ :الْحَمْدُ لِلَّهِ.

(۲۵۶۰۷) حضرت منوسی بن عبد اللہ، اپنی والدہ سے حضرت حذیفہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ حضرت حذیفہ کی انگوٹھی میں آمنے سامنے دوسارس بنی ہوئی تھیں۔ ان کے درمیان الحمد للہ لکھا ہوا تھا۔

(۲۵٦٠٨) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ.

(۲۵۶۰۸) حضرت محمد اور حضرت حسن دونوں سے روایت ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کا نقش ''محمد رسول اللہ'' تھا۔

(۲۵٦٠٩) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ أَنَسٍ أَسَدٌ رَابِضٌ حَوْلَهُ فَرَائِسُ.

(۲۵۶۰۹) حضرت محمد ؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس ؓ کی انگوٹھی کا نقش یوں تھا۔ شیر حملہ کر رہا تھا اور اس کے ارد گرد چیر پھاڑ کیے ہوئے شکار تھے۔

(۲۵٦١٠) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ الأَشْعَرِيِّ أَسَدٌ بَيْنَ رَجُلَيْنِ.

(۲۵۶۱۰) حضرت محمد ؒ سے روایت ہے کہ حضرت اشعری کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔ دو آدمیوں کے درمیان ایک شیر تھا۔

(۲۵٦١١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ نَقْشُهُ تِمْثَالُ رَجُلٍ مُتَقَلِّدٍ سَيْفًا ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ :فَرَأَيْته أَنَا فِي خَاتَمٍ عِنْدَنَا فِي طِينٍ فَقَالَ أَبِي :هَذَا خَاتَمُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

(۲۵۶۱۱) حضرت ابراہیم بن عطاء، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین کی انگوٹھی کا نقش ایک تلوار لٹکایا ہوا شخص تھا۔ حضرت ابراہیم کہتے ہیں۔ پس میں نے یہ نقش اپنے ہاں موجود مٹی میں ایک انگوٹھی پر دیکھا۔ میرے والد نے کہا۔ یہ حضرت عمران بن حصین کی انگوٹھی ہے۔

(۲۵٦١٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْخُمُسُ لِلَّهِ.

(۲۵۶۱۲) حضرت معتمر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی انگوٹھی میں نقش تھا۔ لخمس للہ. خمس اللہ کا ہے۔

(۲۵٦١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْحَمْدُ لِلَّهِ.

(۲۵۶۱۳) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی انگوٹھی میں ''الحمد للہ'' لکھا ہوا تھا۔

(۲۵٦١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ عَبْدِ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ.

(۲۵۶۱۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کی انگوٹھی میں عبد اللہ بن عمر (لکھا ہوا) تھا۔

(٢٥٦١٥) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْحَمْدُ لِلَّهِ.

(۲۵۶۱۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح کی انگوٹھی میں الحمد للّٰہ تھا۔

(٢٥٦١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَ
وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ.

(۲۵۶۱۶) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللّٰہ تھا۔

(٢٥٦١٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوقٍ بِسْمِ ا
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

(۲۵۶۱۷) حضرت ابراہیم بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق کی انگوٹھی کا نقش بسم ال
الرحمٰن الرحیم تھا۔

(٢٥٦١٨) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ إِبْرَاهِيمَ يَا الله ، وَلَهُ ذُبَابٌ.

(۲۵۶۱۸) حضرت منصور سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔ یا اللّٰہ اور اس انگوٹھی کا نگینہ بھی تھا

(٢٥٦١٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي الْعِزَّةُ لِلَّهِ جَمِيعًا.

(۲۵۶۱۹) حضرت جعفر، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرے والد کی انگوٹھی میں نقش تھا۔ العزة ل
جمیعا. (ساری عزت اللہ کے لئے ہے۔)

(٢٥٦٢٠) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ تَدْرِجَةً.

(۲۵۶۲۰) حضرت محمد ولیٹیلیہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن زیادہ کی انگوٹھی کا نقش تدرجة تھا۔

(٢٥٦٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مُحَمَّدٍ كُنْيَتَهُ.

(۲۵۶۲۱) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ولیٹیلیہ کی انگوٹھی کا نقش ان کی کنیت تھا۔

(٢٥٦٢٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِهِ خُطُوطًا ، قَالَ ا
أَبِي عَدِيٍّ :وَجَدْتُهُ مَكْتُوبًا عِنْدِي.

(۲۵۶۲۲) حضرت ابن عون، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ ولیٹیلیہ کی انگوٹھی کے نقش میں خ
تھیں۔ حضرت ابن ابی عدی کہتے ہیں۔ میں نے ان کو اپنے ہاں مکتوب پایا۔

(٢٥٦٢٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ ، وَسَالِمٍ خَاتَمَيْنِ فِي خَاتَمِ الْقَاسِمِ اسْمُهُ
وَفِي خَاتَمِ سَالِمٍ اسْمُهُ.

(۲۵۶۲۳) حضرت حنظلہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم پر دو انگوٹھیاں دیکھیں۔ حضر

اسم کی انگوٹھی میں ان کا نام تھا اور حضرت سالم کی انگوٹھی میں ان کا نام تھا۔

(٢٥٦٢٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَكْتُبَ الرَّجُلُ فِي خَاتَمِهِ حَسْبِيَ اللَّهُ ، وَنَحْوَ هَذَا.

(۲۵۶۲۴) حضرت ہشام، حضرت محمد ریلیٹیلئے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ آدمی اپنی انگوٹھی میں حسبی اللہ وغیرہ لکھے۔

(٢٥٦٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ : لاَ تَنْقُشُوا وَلاَ تَكْتُبُوا فِي خَوَاتِيمِكُمْ بِالْعَرَبِيَّةِ.

(۲۵۶۲۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی انگشتریوں میں عربی میں نہ لکھواور نہ نقش کرو۔

(٢٥٦٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ عَلِيٍّ اللَّهُ الْمَلِكُ.

(۲۵۶۲۶) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں تھا اللہ الملك. اللہ بادشاہ۔

(٢٥٦٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فِيهِ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ.

(۲۵۶۲۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اس میں تھا۔ محمد رسول الله.

(٥٧) فِي الْخَاتَمِ ، تُنْقَشُ فِيهِ الآيَةُ مِنَ الْقُرْآنِ

انگوٹھی میں قرآن کی آیت نقش کروانے کے بارے میں

(٢٥٦٢٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَكْتُبَ الآيَةَ كُلَّهَا فِي الْخَاتَمِ ، وَلاَ يَرَى بِالْخَاتَمِ فِيهِ ذِكْرُ اللهِ بَأْسًا.

(۲۵۶۲۸) حضرت ابن جریج، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ انگوٹھی میں پوری آیت لکھی جائے۔ لیکن انگوٹھی میں اللہ کا ذکر ہو اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٥٦٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُنْقَشَ فِي الْخَاتَمِ الآيَةُ التَّامَّةُ.

(۲۵۶۲۹) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ انگوٹھی میں پوری آیت نقش کی جائے۔

(٢٥٦٣٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ ذِكْرُ اللهِ ، قَالَ

جَعْفَرٌ :وَكَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي الْعِزَّةُ لِلَّهِ جَمِيعًا.

(۲۵۶۳۰) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں ذکر اللہ تھا۔ حضرت جعفر کہتے ہیں۔ میرے والد کی انگوٹھی میں العزة لِلّٰه جميعا تھا۔

(۲٥٦٣١) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :مَا أَكْتُبُ فِي خَاتَمِي ؟ قَالَ :اُكْتُبْ فِيهِ ذِكْرَ اللهِ ، وَقُلْ :أَمَرَنِي بِهِ سَعِيدٌ.

(۲۵۶۳۱) حضرت صدقہ بن یسار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میتب سے پوچھا۔ میں اپنی انگوٹھی میں کیا لکھوں؟ انہوں نے فرمایا: تم اس میں اللہ کا ذکر لکھ لو اور کہو کہ مجھے سعید نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

(۲٥٦٣٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوقٍ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

(۲۵۶۳۲) حضرت ابراہیم بن محمد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق کی انگوٹھی کا نقش بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم تھا۔

(۲٥٦٣٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُنْقَشَ فِي الْخَاتَمِ الآيَةُ كُلُّهَا.

(۲۵۶۳۳) حضرت عبد اللہ بن مختار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سُنا کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ انگوٹھی میں پوری آیت نقش کی جائے۔

(۲٥٦٣٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُنْقَشَ الآيَةُ فِي الْخَاتَمِ.

(۲۵۶۳۴) حضرت حریث، حضرت شعبی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ انگوٹھی میں آیت نقش کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٥٨) فِي الْخَاتَمِ الفِضَّة

چاندی کی انگوٹھی کے بارے میں

(٢٥٦٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ.

(۲۵۶۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

(٢٥٦٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ فِي يَدِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَكُمْ نَظْرَةٌ وَلِهَذَا نَظْرَةٌ ، لَقَدْ عَنَانِي هَذَا

الْيَوْمَ ، فَنَزَعَهُ فَأَعْطَاهُ رَجُلاً. (ابن سعد ۴۷۰)

(۲۵۶۳۶) حضرت طاؤس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی تھی جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری بھی نظر ہے اور اس میں بھی عیب ونقصان ہے۔ تحقیق اس نے مجھے آج دشواری میں ڈال دیا ہے۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو اُتار دیا پھر آپ ﷺ نے وہ ایک آدمی کو دے دی۔

(۲۵٦۳۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِضَّةٌ ، وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا. (بخاری ۵۸۶۸۔ مسلم ۶۲)

(۲۵۶۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی انگوٹھی میں چاندی تھی۔ اور اس کا نگینہ حبشی تھا۔

(۲۵٦۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، فَكَانَ فِي يَدِهِ ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ مِنْ بَعْدِهِ ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ ، حَتَّى وَقَعَ مِنْهُ فِي بِئْرِ أَرِيسَ ، وَكَانَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ. (بخاری ۵۸۷۳۔ احمد ۲/ ۲۲)

(۲۵۶۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ پس وہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں رہی۔ پھر آپ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔ یہاں تک کہ یہ آپ رضی اللہ عنہ سے بئیر اریس میں گر گئی۔ اور اس کا نقش ''محمد رسول اللّٰہ'' تھا۔

(۵۹) فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ

لوہے کی انگوٹھی کے بارے میں

(۲۵٦۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عَلَى عَبْدِ اللهِ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ.

(۲۵۶۳۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بتایا جس نے خود حضرت عبد اللہ پر لوہے کی انگوٹھی دیکھی تھی۔

(۲۵٦٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَاتَمَ حَدِيدٍ.

(۲۵۶۴۰) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر لوہے کی انگوٹھی دیکھی۔

(۲۵٦٤۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيدًا مَلْوِيًّا ، عَلَيْهِ فِضَّةٌ ، بَادِي. (ابن سعد ۴۷۳)

(۲۵۶۴۱) حضرت مکحول بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی لوہے کی تھی جس پر چاندی چڑھی ہوئی تھی۔

(۲۵٦٤۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنْ خَاتَمِ الْحَدِيدِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ ، إِلاَّ أَنْ يُكْرَهَ رِيحُهُ.

(۲۵۶۴۲) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ویلیٹیز سے لوہے کی انگوٹھی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ مگر اس کی بو کو ناپسند کیا جاتا ہے۔

(۲۵٦٤۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ عَبْدِ اللهِ مِنْ حَدِيدٍ.

(۲۵۶۴۳) حضرت منصور سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر لوہے کی انگوٹھی دیکھی۔ کہتے ہیں: میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ کی انگوٹھی بھی لوہے کی تھی۔

(٦٠) مَنْ كَرِهَ خَاتَمَ الْحَدِيدِ

جو حضرات لوہے کی انگوٹھی کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵٦٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ خَاتَمَ حَدِيدٍ فَكَرِهَهُ.

(۲۵۶۴۴) حضرت حکیم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی پر لوہے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند کیا۔

(۲۵٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ ، قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ خَاتَمٍ مِنْ فِضَّةٍ ، فَصُّهُ حَدِيدٌ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۵۶۴۵) حضرت حکیم بن دیلم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک کو کہتے سُنا۔ حضرت عطاء سے ایسی چاندی کی انگوٹھی کے بارے میں سوال کیا گیا جس کا نگینہ لوہے کا ہو؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(٦١) مَنْ كَرِهَ خَاتَمَ الذَّهَبِ

جو حضرات سونے کی انگوٹھی کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵٦٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، قَالَ : أُصِيبَ عَظِيمٌ مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ مِهْرَانَ ، فَأَصَبْتُ عَلَيْهِ خَاتَمًا فَلَبِسْتُهُ ، فَرَآهُ عَلَيَّ ابْنُ مَسْعُودٍ ، فَتَنَاوَلَهُ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ضِرْسَيْنِ مِنْ أَضْرَاسِهِ فَكَسَرَهُ ، ثُمَّ رَمَى بِهِ إِلَيَّ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ. (طيالسى ۳۸٦ـ احمد ۱/ ۳۷۷)

(۲۵۶۴۶) حضرت ابوالکنود سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یوم مہران کو دشمنوں کے بڑوں میں سے کوئی بڑا مارا گیا۔ تو میں نے

اس پر انگوٹھی دیکھی۔ چنانچہ میں نے اس کو پہن لیا۔ پھر اس کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ پر دیکھا تو اس کو لے لیا اور اس کو اپنی دونوں داڑھوں کے درمیان رکھ کر توڑ دیا پھر اس کو میری طرف پھینک دیا اور فرمایا: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے۔

(٢٥٦٤٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ يَزِيد ، عَنِ الْحَسَن بن سُهَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن خَاتَمِ الذَّهَبِ. (احمد ٩٩)

(۲۵۶۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

(٢٥٦٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ.

(۲۵۶۴۸) حضرت براء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی بنانے سے منع کیا۔

(٢٥٦٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : أَهْدَى النَّجَاشِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حلية فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ ، فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ وَإِنَّهُ لَمُعْرِضٌ عَنْهُ ، أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ ، وَإِنَّهُ لَمُعْرِضٌ عَنْهُ ، ثُمَّ دَعَا ابْنَةَ ابْنَتِهِ أُمَامَةَ بِنْتِ أَبِي الْعَاصِ ، فَقَالَ : تَحَلِّي بِهَذَا يَا بُنَيَّةُ. (ابو داؤد ۴۲۳۲۔ احمد ۶/ ۱۱۹)

(۲۵۶۴۹) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ نجاشی نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف زیورات کا ہدیہ بھیجا جس میں سونے کی انگوٹھی تھی جس میں حبشی نگینہ تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگوٹھی کو لکڑی کے ساتھ پکڑا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اعراض کر رہے تھے۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی انگلی سے پکڑا جبکہ آپ اس سے اعراض کر رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص کو بلایا اور فرمایا: ''اے بیٹی! اس کو پہن لو''۔

(٢٥٦٥٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ فِي إِصْبَعِي خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَتَنَاوَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَرَأَيْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَأَرْخَيْتُ يَدَيَّ ، فَأَخَذَهُ فَخَذَفَ بِهِ ، فَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْهُ وَلَمْ أَطْلُبْهُ.

(۲۵۶۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میری انگلی میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ پس وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لے لی۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ وہ اُسی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ تو میں نے اپنا ہاتھ لٹکا دیا اور انہوں نے وہ پکڑ لی پھر انہوں نے اس کو پھینک دیا۔ پس میں نے ان سے اس کے بارے میں سوال بھی نہ کیا اور اسے تلاش بھی نہیں کیا۔

(٢٥٦٥١) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِنْ

ذَهَب ، فَخَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَطَفِقُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى خِنْصَرِهِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَمَى بِهِ.

(۲۵۶۵۱) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی تھی کہ آپ ﷺ لوگوں کے پاس باہر آئے تو لوگوں نے اس انگوٹھی کو دیکھنا شروع کر دیا۔ پس آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی خنصر انگلی پر رکھا۔ پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف واپس چلے گئے اور اس کو پھینک دیا۔

(۲۵۶۵۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَتْنِي أُمِّي ، عَنْ أَبِي ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَا غُلَامٌ وَعَلَيَّ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَالَتْ :يَا جَارِيَةُ ، نَاوِلِينِيهِ ، فَنَاوَلَتْهَا إِيَّاهُ ، فَقَالَتْ: اذْهَبِي بِهِ إِلَى أَهْلِهِ وَاصْنَعِي خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، فَقُلْتُ :لَا حَاجَةَ لأَهْلِي فِيهِ ، قَالَتْ :فَتَصَدَّقِي بِهِ ، وَاصْنَعِي لَهُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ.

(۲۵۶۵۲) حضرت عمر بن سعید کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے میرے والد کے حوالہ سے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا۔ تب میں چھوٹا بچہ تھا اور میں نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے لونڈی! یہ انگوٹھی مجھے دینا۔ چنانچہ اس نے وہ انگوٹھی انہیں دی۔ انہوں نے فرمایا: یہ اس کے گھر والوں کے پاس لے جاؤ اور اس کے لئے چاندی کی انگوٹھی بناؤ۔ میں نے کہا۔ میرے گھر والوں کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا: چلو تو اس کو صدقہ کر دو اور اس کے لیے چاندی کی انگوٹھی بناؤ۔

(۲۵۶۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :رَأَى عَبْدُ اللهِ فِي يَدِ خَبَّابٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَالَ :أَمَا آنَ لِهَذَا أَنْ يُطْرَحَ بَعْدُ ؟ فَقَالَ :بَلَى ، لَا تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَهَا.

(۲۵۶۵۳) حضرت علقمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے حضرت خباب کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو فرمایا۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ اس کو پھینک دیا جائے۔ حضرت خباب نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اس کو تم اب کے بعد مجھ پر نہیں دیکھو گے۔

(۲۵۶۵٤) حَدَّثَنَا عُبَيدُ اللهِ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ عُمَرَ وَفِي يَدِي خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَضَرَبَ يَدَيَّ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ.

(۲۵۶۵۴) حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میرے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ تو حضرت عمر کے پاس جو لاٹھی تھی انہوں نے وہ میرے ہاتھ پر ماری۔

(۲۵۶۵۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :رَأَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَلَى شَابٍّ مِنَ الأَنْصَارِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَالَ لَهُ :أَمَا لَكَ أُخْتٌ ؟ قَالَ :بَلَى ، قَالَ :فَأَعْطِهِ إِيَّاهَا.

(۲۵۶۵۵) حضرت عبد الملک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے انصار کے ایک نوجوان پر سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ رضی اللہ نے اس کو کہا۔ تمہاری کوئی بہن نہیں ہے؟ اس نے کہا۔ کیوں نہیں۔ آپ رضی اللہ نے فرمایا: پھر تم یہ اس کو دے دو۔

(۲۵٦٥٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ خَاتَمَ الذَّهَبِ.

(۲۵۶۵۶) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سونے کی انگوٹھی کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵٦٥٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الذَّهَبِ ؟ قَالَ : كُنَّا نَكْرَهُهُ لِلرِّجَالِ.

(۲۵۶۵۷) حضرت عقبہ بن وساج سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ سے سونے کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: ہم اس کو مردوں کے لئے، ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵٦٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ خَاتَمَ الذَّهَبِ.

(۲۵۶۵۸) حضرت وکیع، حضرت انس بن مالک کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سونے کی انگوٹھی کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵٦٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: رَأَى عُمَرُ فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَنَهَاهُ عَنْهُ.

(۲۵۶۵۹) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ رضی اللہ نے اس کو اس سے منع فرمایا۔

(٦٢) مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جو حضرات اس کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵٦٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۰) حضرت ابو اسحٰق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔

(۲۵٦٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَتْ : كَانَ فِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ يَاقُوتَةٌ.

(۲۵۶۶۱) حضرت موسیٰ بن عبد اللہ، اپنی والدہ سے، حضرت حذیفہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ حضرت حذیفہ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور اس میں یاقوت تھا۔

(۲۵٦٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۲) حضرت مصعب بن سعد، حضرت سعد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(٢٥٦٦٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ ، وَسَعْدًا ، وَذَكَرَ سِتَّةً ، أَوْ سَبْعَةً عَلَيْهِم خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ.

(۲۵۶۶۳) حضرت محمد بن اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بیان کیا جس نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعد کو...... اسی طرح راوی نے چھ سات افراد کا ذکر کیا...... خود دیکھا تھا کہ ان پر سونے کی انگوٹھیاں تھیں۔

(٢٥٦٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يُرَخِّصُونَ لِلْغُلاَمِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ ، فَإِذَا كَبُرَ أَلْقَاهُ ، أَوْ قَالَ : طَرَحَهُ.

(۲۵۶۶۴) حضرت ابراہیم تیمی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ بچہ کے لئے سونے کی انگوٹھی کی اجازت دیتے تھے۔ پھر جب بچہ بڑا ہو جائے تو اس کو اُتار دے...... یا فرمایا...... اس کو پھینک دے۔

(٢٥٦٦٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، وَرَأَيْتُ عَلَى عِكْرِمَةَ خَاتَمَ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۵) حضرت سماک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ پر سونے کی انگوٹھی دیکھی اور میں نے حضرت عکرمہ پر سونے کی انگوٹھی دیکھی۔

(٢٥٦٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمَ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۶) حضرت ابوالسفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء پر سونے کی انگوٹھی دیکھی۔

(٢٥٦٦٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۷) حضرت ثابت بن عبید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید پر سونے کی انگوٹھی دیکھی۔

(٢٥٦٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ أَبِي أُسَيْدَ ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدَ ، قَالاَ : نَزَعْنَا مِنْ يَدِ أَبِي أُسَيْدٍ خَاتَمَ ذَهَبٍ حِينَ مَاتَ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا.

(۲۵۶۶۸) حضرت حمزہ بن ابی اُسید اور حضرت زبیر بن منذر بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابواُسید فوت ہوئے تو ہم نے ان کے ہاتھ سے سونے کی انگوٹھی اتاری جبکہ وہ بدری تھے۔

(٢٥٦٦٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ : أَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، وَإِنْ شِئْتَ مِنْ فِضَّةٍ ، لاَ يَضُرُّكَ ، وَلَكِنْ لاَ تَطْعَمْ فِي إِنَاءِ ذَهَبٍ ، وَلاَ فِضَّةٍ.

(۲۵۶۶۹) حضرت ابوالقاسم ازدی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کیا میں سونے کی انگوٹھی بنالوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ اور اگر تم چاہو تو چاندی سے بنالو۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا لیکن تم سونے یا

چاندی کے برتن میں کھانا نہ کھاؤ۔

(٦٣) مَنْ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ

جوحضرات نگینہ کو ہتھیلی کی طرف رکھتے ہیں

(٢٥٦٧٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ.

(۲۵۶۷۰) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے نگینہ کو ہتھیلی کی طرف کرتے تھے۔

(٢٥٦٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ.

(۲۵۶۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نگینہ کو اپنی ہتھیلی کے اندر کی جانب کرتے تھے۔

(٢٥٦٧٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ ابن أَبِي رَوَّادٍ ، قَالَ : كَانَ عِكْرِمَةُ إذَا دَخَلَ الْخَلاَءَ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ.

(۲۵۶۷۲) حضرت ابن ابی الوراد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ جب بیت الخلاء جاتے تو اپنے نگینہ کو اپنی ہتھیلی کے اندر کی جانب کر لیتے۔

(٦٤) مَنْ كَانَ يَلْبَس خَاتَمَهُ فِي يَسَارِهِ

جوحضرات بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے

(٢٥٦٧٣) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا.

(ترمذی ۱۷۴۳)

(۲۵۶۷۳) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ۔ یہ دونوں اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(٢٥٦٧٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ تَخَتَّمُوا فِي يَسَارِهِمْ.

(۲۵۶۷۴) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(٢٥٦٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا.

(۲۵۶۷۵) حضرت عبید اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم کو اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی

ڈالتے دیکھا۔

(۲۵۶۷۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَاتَمًا فِي يَسَارِهِ.

(۲۵۶۷۶) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم کے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی۔

(۲۵۶۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ.

(۲۵۶۷۷) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :رَأَيْتُ خَاتَمَ إِبْرَاهِيمَ فِي يَسَارِهِ.

(۲۵۶۷۸) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کی انگوٹھی ان کے بائیں ہاتھ میں دیکھی۔

(۲۵۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الصَّلْتِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ كَانُوا يَتَخَتَّمُونَ فِي شَمَائِلِهِمْ.

(۲۵۶۷۹) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ...... یہ سب اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۶۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَزْرَقِ ، قَالَ :رَأَيْتُ خَاتَمَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ فِي يَسَارِهِ.

(۲۵۶۸۰) حضرت اسماعیل ازرق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن حریث کی انگوٹھی ان کے بائیں ہاتھ میں دیکھی۔

(٦٥) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَتَخَتَّمَ فِي يَمِينِهِ

جو حضرات دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵۶۸۱) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ تَخَتَّمَ فِي يَمِينِهِ. (ابن سعد ٣٦)

(۲۵۶۸۱) حضرت جعفر بن عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۶۸۲) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

(۲۵۶۸۲) حضرت مختار بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن علی کو اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے دیکھا۔

(۲۵۶۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَوْفَلٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

وَخَاتَمُهُ فِي يَمِينِهِ ، وَلاَ أَحْسَبُ إِلاَّ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ كَانَ يَلْبَسُهُ.

(ترمذی ۱۷۴۲۔ ابوداؤد ۴۲۲۶)

(۲۵۶۸۳) حضرت صلت بن عبداللہ بن نوفل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ ان کی انگوٹھی ان کے دائیں ہاتھ میں تھی۔ اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی تھی کہ جناب نبی کریم ﷺ بھی اسی طرح پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۶۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ. (ابن ماجہ ۳۶۴۷۔ ابویعلی ۶۷۹۴)

(۲۵۶۸۴) حضرت عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(۲۵٦۸٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ ، وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ. (ترمذی ۱۷۴۴۔ احمد ۱/ ۲۰۵)

(۲۵۶۸۵) حضرت حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مجھے جناب نبی کریم ﷺ کے مولی حضرت ابورافع نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن جعفر اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ اور ان کا گمان یہ تھا کہ جناب نبی کریم ﷺ بھی اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(٦٦) مَنْ رَخَّصَ فِي الْخِفَافِ السُّودِ وَلُبْسِهَا

جولوگ سیاہ موزے کی اجازت دیتے اور اس کو پہنتے ہیں

(۲۵٦۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْكِنْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ سَاذَجَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ، فَلَبِسَهُمَا.

(۲۵۶۸۶) حضرت ابن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی نے جناب نبی کریم ﷺ کو دو سیاہ رنگ کے سادہ موزے ہدیہ میں بھیجے تو آپ ﷺ نے ان کو پہنا۔

(۲۵٦۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَوَادَةُ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْخِفَافِ السُّودِ فَالْبَسُوهَا ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ تَمْسَحُوا عَلَيْهَا.

(۲۵۶۸۷) حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم پر یہ سیاہ موزے لازم ہیں۔ پس تم ان کو پہنو۔ یہ اس لائق ہیں کہ تم ان پر مسح کرو۔

(۶۷) فِي السُّيوفِ الْمُحَلَّاةِ واتِّخَاذِهَا

مزین تلواروں کو استعمال کرنے کا حکم

(۲۵۶۸۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُرْوَةَ بن عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ :كَانَ قَائِمُ سَيْفِ عُمَرَ فِضَّةً ، فَقُلْتُ :أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ :أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ.

(۲۵۶۸۸) حضرت عروہ بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر کو کہتے سُنا۔ حضرت عمر کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔ (راوی کہتے ہیں)۔ میں نے پوچھا...... امیر المؤمنین کی؟ انہوں نے کہا۔ امیر المؤمنین کی۔

(۲۵۶۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ. (ترمذی ۱۶۹۱۔ ابوداؤد ۲۵۷۷)

(۲۵۶۸۹) حضرت سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

(۲۵۶۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ :كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًّى بِالْفِضَّةِ.

(۲۵۶۹۰) حضرت ہشام بن زبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر کی تلوار پر چاندی کا زیور چڑھا ہوا تھا۔

(۲۵۶۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي قَائِمِ سَيْفِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ مِسْمَارَ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۹۱) حضرت عثمان بن حکیم بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف کی تلوار میں سونے کا کیل دیکھا۔

(۲۵۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: كَانَ سَيْفُ عُمَرَ مُحَلًّى ، فَقُلْتُ لَهُ :عُمَرُ حَلاَّهُ؟ قَالَ :قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَقَلَّدُهُ.

(۲۵۶۹۲) حضرت نافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کی تلوار مُحلّٰی تھی۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے نافع سے کہا۔ حضرت عمر نے اس کو مزین کیا تھا۔ نافع کہنے لگے۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو وہ تلوار لٹکائے دیکھا۔

(۲۵۶۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :كَانَ سَيْفُ عَبْدِ اللهِ مُحَلًّى.

(۲۵۶۹۳) حضرت قاسم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کی تلوار مزین کی ہوئی تھی۔

(۲۵۶۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي وَحْشِيَّةَ الصَّيْقَلِ، قَالَ: دَعَانِي مُصْعَبٌ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ سَيْفَيْنِ، فَقَالَ: أَيُّ هَذَيْنِ خَيْرٌ؟ فَقُلْتُ: هَذَا ، وَعَلَى قَائِمِهِ حَبَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ ، فَقَالَ النَّاسُ: هَذَا سَيْفُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ.

(۲۵۶۹۴) حضرت ابو وحشیہ صیقل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مصعب نے مجھے بلایا اور پھر انہوں نے مجھے دو تلواریں نکال کر دکھائیں۔ اور پوچھا...... ان دونوں میں سے کون سی بہتر ہے؟ میں نے کہا...... یہ...... اور اس کے قبضہ پر چاندی کے ذرات تھے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تلوار ہے۔

(۲۵۶۹۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى مَكْحُولٍ سَيْفًا مُحَلًّى.

(۲۵۶۹۵) حضرت ابو بکر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ۔ں نے حضرت مکحول پر محلی تلوار دیکھی۔

(۲۵۶۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ سَيْفُ مَسْرُوقٍ مُحَلًّى.

(۲۵۶۹۶) حضرت ابو اسحق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق کی تلوار محلّی تھی۔

(۲۵۶۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : أَخْرَجَ إِلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِذَا قَبِيعَتُهُ وَالْحَلْقَتَانِ اللَّتَانِ فِيهِمَا الْحَمَائِلُ فِضَّةٌ ، قَالَ : فَسَأَلْتُهُ ، فَإِذَا هُوَ قَدْ نُحِلَ ، كَانَ سَيْفُ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ السَّهْمِيِّ ، اتَّخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ يَوْمَ بَدْرٍ ، قَالَ : وَأَخْرَجَ إِلَيْنَا دِرْعَهُ فَإِذَا هِيَ يَمَانِيَّةٌ رَقِيقَةٌ ذَاتُ زَرَافِينَ ، فَإِذَا عُلِّقَتْ بِزَرَافِينِهَا شُمِّرَتْ ، وَإِذَا أُرْسِلَتْ مَسَّتِ الأَرْضَ. (ابن سعد ۴۸۶)

(۲۵۶۹۷) حضرت عامر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن الحسین نے ہمیں جناب نبی کریم ﷺ کی تلوار نکال کر دکھائی تو اس میں ایک قبضہ اور دو کڑے تھے جن میں چاندی کی حمائل تھی۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو وہ ہدیہ کی ہوئی معلوم ہوئی۔ یہ منبہ بن حجاج سہمی کی تلوار تھی۔ جس کو آپ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن اپنے لیے لیا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر انہوں نے ہمیں آپ ﷺ کی زرہ دکھائی وہ دو کڑیوں والی باریک یمنی زرہ تھی۔

(۲۵۶۹۸) قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُحَلَّى السَّيْفُ.

(۲۵۶۹۸) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تلوار کو مزین کیا جائے۔

(۶۸) مَنْ كَانَ يُحَلِّي سَيْفَهُ بِالْحَدِيدِ

جو لوگ اپنی تلوار کو لوہے سے مزین کرتے ہیں

(۲۵۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقٍ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ حِلْيَتُهُ مِنْ حَدِيدٍ.

(۲۵۶۹۹) حضرت طارق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور ان پر ایک تلوار تھی جس کا زیور لوہے کا تھا۔

(۲۵۷۰۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ ابْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَقَدِ افْتَتَحَ الْفُتُوحَ أَقْوَامٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبُ ، وَلاَ الْفِضَّةُ ، إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتَهَا الْعَلاَبِيُّ ، وَالآنُكُ ، وَالْحَدِيدُ. (بخاری ۲۹۰۹۔ ابن ماجه ۲۸۰۷)

(۲۵۷۰۰) جناب نبی کریم ﷺ کے صحابی، حضرت ابو امامہ باہلی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تحقیق کچھ ایسے لوگوں نے بہت

سی فتوحات حاصل کیں جن کی تلواروں کا زیور سونا اور چاندی نہیں ہوتا تھا بلکہ ان کی تلوار کا زیور پٹیاں، سیسہ اور لوہا ہوتا تھا۔

(٦٩) فِي الصُّوَرِ فِي الْبُيُوتِ

گھر میں تصویروں کا بیان

(٢٥٧٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ. (بخاری ۳۳۲۲۔ مسلم ۱۶۶۵)

(۲۵۷۰۱) حضرت طلحہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے ایسے گھروں میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(٢٥٧٠٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْمَلاَئِكَةُ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ.

(ابو داؤد ۲۲۹۔ احمد ۱/ ۸۰)

(۲۵۷۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(٢٥٧٠٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : وَاعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ سَاعَةً يَأْتِيهِ فِيهَا ، فَرَاثَ عَلَيْهِ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ بِجِبْرِيلَ قَائِمًا عَلَى الْبَابِ ، فَقَالَ لَهُ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ ؟ قَالَ : إِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا ، وَإِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ ، وَلاَ كَلْبٌ.

(۲۵۷۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ حضرت جبرئیل نے جناب نبی کریم ﷺ سے ایک وقت آنے کا وعدہ کیا پھر وہ اس وقت سے تاخیر کر گئے تو جناب نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے تو اس وقت حضرت جبرئیل دروازے پر کھڑے ملے۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا..... ''تمہیں اندر داخل ہونے سے کیا رکاوٹ تھی؟''۔ انہوں نے کہا۔ ''گھر میں کتا ہے جبکہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(٢٥٧٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَلْمَى أُمِّ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ : أَتَى جِبْرِيلُ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُ ، فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَائَهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ وَهُوَ بِالْبَابِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ أَذِنَّا لَكَ ، قَالَ : أَجَلْ ، وَلَكِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ. (طبرانی ۹۷۲)

(۲۵۷۰۴) حضرت ابو رافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل آئے اور جناب نبی کریم ﷺ سے اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی لیکن وہ آپ ﷺ کے پاس آنے میں تاخیر کرنے لگے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک سنبھالی اور ان کی طرف گئے تو ان کو دروازے پر دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے تو تمہیں اجازت دے دی تھی۔'' جبرائیل نے کہا: ''جی ہاں! لیکن ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(۲۵۷۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : دُعِيَ أَبُو مَسْعُودٍ إِلَى طَعَامٍ ، فَرَأَى فِي الْبَيْتِ صُورَةً ، فَلَمْ يَدْخُلْ حَتَّى كُسِرَتْ.

(۲۵۷۰۵) حضرت خالد بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو مسعود کو ایک جگہ کھانے کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے (اس) گھر میں تصویر دیکھی تو اس وقت تک اندر نہیں گئے جب تک تصویر توڑی نہیں گئی۔

(۲۵۷۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الدَّهَاقِينَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ صَنَعْتُ لَكَ طَعَامًا فَأُحِبُّ أَنْ تَجِيءَ ، فَيَرَى أَهْلُ عَمَلِي كَرَامَتِي عَلَيْكَ ، وَمَنْزِلَتِي عِنْدَكَ ، أَوْ كَمَا قَالَ ، فَقَالَ : إِنَّا لاَ نَدْخُلُ هَذِهِ الْكَنَائِسَ ، أَوْ قَالَ : هَذِهِ الْبِيَعَ ، الَّتِي فِيهَا هذه الصُّوَرُ.

(۲۵۷۰۶) حضرت اسلم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام میں آئے تو ان کے پاس کسانوں میں سے ایک صاحب آئے اور کہا۔ میں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے۔ اور مجھے یہ بات محبوب ہے کہ آپ آئیں تا کہ میرے کام والے میری آپ کے ہاں عزت و مقام کو دیکھ لیں...... یا ایسی کوئی بات کہی...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ان کنیسوں اور گرجاؤں میں جن میں تصویریں ہوں نہیں جاتے۔

(۲۵۷۰۷) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الصُّوَرَ فِي الْبُيُوتِ.

(۲۵۷۰۷) حضرت جعفر، اپنے والد سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گھروں میں تصویروں کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۵۷۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ. (مسلم ۱۶۷۲۔ احمد ۲/ ۳۰۵)

(۲۵۷۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(۲۵۷۰۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبِي ؛ أَنَّهُ بَنَى عَلَى أَخِيهِ ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ فَرَأَى صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَمَحَاهَا ، أَوْ حَكَّهَا ، ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ. (بخاری ۳۲۲۷)

(۲۵۷۰۹) حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے بھائی کا ولیمہ کیا۔ اور حضرت ابن

عمر رضی اللہ عنہ بھی آئے اور انہوں نے گھر میں تصویر دیکھی۔ پس اس کو مٹا دیا یا رگڑ دیا پھر فرمایا: میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا ہے۔''ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(۲۵۷۱۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ.

(۲۵۷۱۰) حضرت ابن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔''

(۲۵۷۱۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ فِي تُرْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبْشٌ مُصَوَّرٌ ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ ذَهَبَ اللَّهُ بِهِ. (ابن سعد ۴۸۹)

(۲۵۷۱۱) حضرت مکحول سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھال میں ایک مصور مینڈھا تھا۔ پس یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر شاق تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو مٹا دیا تھا۔

(۲۵۷۱۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ وَعَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَآبَةُ ، فَقُلْتُ : مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : إِنَّ جِبْرِيلَ وَعَدَنِي أَنْ يَأْتِيَنِي ، فَلَمْ يَأْتِنِي مُنْذُ ثَلاَثٍ ، فَجَازَ كَلْبٌ ، قَالَ أُسَامَةُ : فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِي وَصِحْتُ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا لَكَ يَا أُسَامَةُ ؟ قُلْتُ : جَازَ كَلْبٌ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ ، فَقُتِلَ ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَهَشَّ إِلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا لَكَ أَبْطَأْتَ وَقَدْ كُنْتَ إِذَا وَعَدْتَنِي لَمْ تُخْلِفْنِي ؟ فَقَالَ : إِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ تَصَاوِيرُ.

(۲۵۷۱۲) حضرت اسامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اندر آیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پریشانی کے اثرات دیکھے۔ میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت جبرائیل نے تین دن سے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ وہ میرے پاس آئیں گے لیکن وہ میرے پاس نہیں آئے۔'' اس دوران کتا گزرا۔ حضرت اُسامہ کہتے ہیں۔ میں نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور چیخ ماری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنا شروع کیا۔'' اے اسامہ! تمہیں کیا ہوا ہے؟'' میں نے کہا۔ کتا گزرا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم فرمایا۔ اور اس کو قتل کر دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف لپکے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا تھا۔ تم نے دیر کر دی جبکہ تم جب میرے ساتھ وعدہ کرتے ہو تو اس کی خلاف ورزی نہیں کرتے؟'' حضرت جبرائیل نے کہا۔ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(۲۵۷۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ ، وَأَن عَلِيًّا كَانَ لاَ يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ.

(۲۵۷۱۳) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جس میں تصویر ہو۔

(۷۰) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ فِيهِ تَصَاوِير

جو حضرات گھروں میں تصاویر کے ہوتے ہوئے اندر داخل ہونے کی اجازت دیتے ہیں

(٢٥٧١٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :أَوَ لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُونَ الْخَانَاتِ فِيهَا التَّصَاوِيرُ ؟.

(۲۵۷۱۴) حضرت معتمر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حسن کو کہتے سُنا: کیا جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ ایسی دوکانوں میں نہیں داخل ہوتے تھے جن میں تصاویر ہوتی تھیں؟

(٢٥٧١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ :دَخَلْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ صُفَّةً فِيهَا تَمَاثِيلُ ، فَنَظَرَ إِلَى تِمْثَالٍ مِنْهَا فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ قَالُوا :تِمْثَالُ مَرْيَمَ.

(۲۵۷۱۵) حضرت ابو الضحیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مسروق کے ہمراہ اس چبوترے میں داخل ہوا جس میں تصویریں تھیں۔ پس آپ رحمہ اللہ کی نظر ایک تصویر پر پڑی تو آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ حضرت مریم کی تصویر ہے۔

(٢٥٧١٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ فِي بَيْتِ إِبْرَاهِيمَ تَابُوتٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ.

(۲۵۷۱۶) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے گھر میں ایک تابوت تھا جس میں تصاویر تھیں۔

(٢٥٧١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالتِّمْثَالِ فِي حِلْيَةِ السَّيْفِ ، وَلاَ بَأْسَ بِهَا فِي سَمَاءِ الْبَيْتِ ، إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْهَا مَا نُصب نَصْبًا ، يَعْنِي الصُّورَةَ.

(۲۵۷۱۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تلوار کی تزئین میں تصویر ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور گھر کی چھت میں بھی تصویر ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ صرف وہ تصاویر مکروہ ہیں جن کو سیدھا کھڑا کیا جائے۔

(۷۱) فِي الْمُصَوِّرِينَ وَمَا جَاءَ فِيهِمْ

تصویر بنانے والے کے بارے میں جو وارد ہے

(٢٥٧١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ ، فَلَمَّا رَآهُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَهَتَكَهُ بِيَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ الَّذِي يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللهِ. (بخاری ۶۱۰۹۔ مسلم ۹۱)

(۲۵۷۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے تصویروں والا ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک متغیر ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھ سے پھاڑ دیا اور فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں۔''

(۲۵۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيع ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ. (بخاری ۵۹۵۰۔ مسلم ۹۸)

(۲۵۷۱۹) حضرت عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے سخت عذاب والے تصویریں بنانے والے لوگ ہوں گے۔''

(۲۵۷۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُعَذَّبُ الْمُصَوِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَيُقَالُ لَهُمْ : أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ. (بخاری ۵۹۵۱۔ مسلم ۹۷۸۶)

(۲۵۷۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن تصویریں بنانے والوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا۔ جو تم نے پیدا کیا ہے اس کو زندہ کرو۔''

(۲۵۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارَ مَرْوَانَ ، فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَقُولُ اللَّهُ : وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي ؟ فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً ، وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ، وَلْيَخْلُقُوا شَعِيرَةً ، قَالَ : ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ.

(بخاری ۷۵۵۹۔ مسلم ۱۶۷۱)

(۲۵۷۲۱) حضرت ابو زرعہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا۔ پس انہوں نے گھر میں تصاویر دیکھیں تو فرمایا: میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح مخلوق بنانے چل پڑے؟ انہیں چاہیے کہ ایک دانہ پیدا کریں اور انہیں چاہیے کہ ایک ذرہ پیدا کریں۔ اور انہیں چاہیے کہ ایک جو پیدا کریں۔'' راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو فرمایا۔

(۲۵۷۲۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ ، فَرَأَى فِي الْبَيْتِ صُورَةً ، فَأَمَرَنِي فَأَتَيْته بِدَلْوٍ مِنَ الْمَاءِ ، فَجَعَلَ يَضْرِبُ تِلْكَ الصُّورَةَ ، وَيَقُولُ : قَاتَلَ اللَّهُ قَوْمًا يُصَوِّرُونَ مَا لاَ يَخْلُقُونَ. (ابو داؤد ۶۲۳)

(۲۵۷۲۲) حضرت اسامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیت اللہ میں داخل ہوا۔

آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بیت اللہ میں تصویر دیکھی تو آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھے حکم دیا۔ پس میں آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس پانی کا ڈول لے کر حاضر ہوا۔ اور آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یہ پانی ان تصویروں پر مارنا شروع کیا۔ اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کو قوم کو ہلاک کرے یہ ان کی تصویریں بناتی ہیں جس کو زندہ نہیں کر سکتی۔''

(٢٥٧٢٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُفْتِي ، وَلاَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ رَجُلٌ ،فَقَالَ :إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرَ ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :اُدْنُهُ ، فَدَنَا الرَّجُلُ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

(بخاری ۵۹۶۳۔ مسلم ۱۶۷۱)

(۲۵۷۲۳) حضرت نضر بن انس بن مالک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رَضِّاللَّهُ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور وہ فتویٰ دے رہے تھے۔ (دلیل میں) یہ نہیں کہتے تھے۔ قال رسول اللّٰہ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہاں تک کہ ایک آدمی نے آپ رَضِّاللَّهُ سے سوال کیا: میں ایسا آدمی ہوں جو یہ تصاویر بناتا ہوں؟ تو حضرت ابن عباس رَضِّاللَّهُ نے اس سے کہا۔ قریب ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ صاحب قریب ہو گئے۔ پھر حضرت ابن عباس رَضِّاللَّهُ نے فرمایا: میں نے جناب نبی کریم صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو کہتے سُنا ہے۔ ''جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے گا تو قیامت کے دن اس کو اس تصویر میں روح پھونکنے کا مکلف بنایا جائے گا اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا۔''

(٢٥٧٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي قَوْلِهِ :(إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ) قَالَ :أَصْحَابُ التَّصَاوِيرِ.

(۲۵۷۲۴) حضرت عکرمہ سے ارشاد خداوندی ان الذین یوذون اللّٰہ ورسولہ کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں کہ یہ تصویروں والے ہیں۔

(٧٣) مَا كُرِهَ مِنَ اللِّبَاسِ

لباس میں سے جو مکروہ ہے

(٢٥٧٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ ، وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ ؛ فَأَمَّا الْبَيْعَتَانِ : فَالْمُلاَمَسَةُ ، وَالْمُنَابَذَةُ ، وَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ : فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، وَالاِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.(ابو داؤد ۳۳۷۰۔ بخاری ۲۱۴۷)

(۲۵۷۲۵) حضرت ابوسعید خدری رَضِّاللَّهُ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دو بیع سے اور دو طرح کے لباس سے منع فرمایا۔ بہر حال دو طرح کی بیع تو وہ ملامسہ اور منابذہ ہے۔ اور دو طرح کے لباس تو ایک اپنے کپڑے کو نیچے لٹکانا اور دوسرا ایک

کپڑے میں اپنی پنڈلی اور کمر کو اس طرح باندھنا کہ آدمی کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو۔

(۲۵۷۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ : عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ ، وَعَنِ الاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، مُفْضِيًا بِفَرْجِكَ إِلَى السَّمَاءِ. (بخاری ۵۸۴۔ ابن ماجه ۳۵۶۰)

(۲۵۷۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے ملبوسات سے منع فرمایا۔ چادر وغیرہ کو نیچے لٹکانا اور ایک کپڑے سے اس طرح پنڈلیوں اور کمر کو باندھنا کہ تیری فرج اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ نہ ہو۔

(۲۵۷۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ ، نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ ؛ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ ، وَالاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْتَ مُفْضٍ بِفَرْجِكَ.

(ابن ماجه ۳۵۶۱)

(۲۵۷۲۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے لباس سے منع فرمایا۔ چادر وغیرہ کو مکمل نیچے کو لٹکانا اور ایک کپڑے سے یوں اپنی کمر اور پنڈلی کو باندھنا کہ تمہاری شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی ہو۔

(۲۵۷۲۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو الْمُنِيبِ الْعَتَكِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ ،وَعَنْ مَجْلِسَيْنِ ، أَمَّا اللِّبْسَتَانِ :فَتُصَلِّي فِي السَّرَاوِيلِ لَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ غَيْرُهُ ، وَالرَّجُلُ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لاَ يَتَوَشَّحُ بِهِ، وَالْمَجْلِسَانِ :يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَتُبْصَرُ عَوْرَتُهُ ، وَيَجْلِسُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ. (ابو داؤد ۶۳۷)

(۲۵۷۲۸) حضرت عبد اللہ بن بریدہ، اپنے والد کے واسطے سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے لباس سے اور دو طرح کے بیٹھنے سے منع فرمایا۔ دو طرح کا لباس تو یہ ہے کہ تم ایک پائجامہ میں نماز پڑھو اور تم پر اس کے سوا کچھ نہ ہو۔ اور آدمی کسی ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جس میں وہ زینت کا اظہار نہیں کرتا۔ اور دو طرح کا بیٹھنا یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے میں یوں اپنی کمر اور پنڈلیوں کو باندھ کر بیٹھے کہ اس کا ستر دکھائی دے اور آدمی دھوپ اور سایہ میں بیٹھے۔

(۲۵۷۲۹) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ ؛ الصَّمَّاءُ :وَهُوَ أَنْ يَلْتَحِفَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، يَرْفَعُ جَانِبَهُ عَنْ مَنْكِبِهِ ، لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ غَيْرُهُ ، أَوْ يَحْتَبِي الرَّجُلُ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، لَيْسَ بَيْنَ فَرْجِهِ وَبَيْنَ السَّمَاءِ شَيْءٌ، يَعْنِي سِتْرًا. (نسائی ۹۷۴۸)

(۲۵۷۲۹) حضرت سالم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لباسوں سے منع کیا۔ الصماء۔ وہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی ایک کپڑے میں لپٹ جائے اور اس کو دو جانب، اپنے کندھوں سے اٹھا لے اور اس پر اس کے علاوہ کوئی کپڑا نہ ہو۔ یا

آدمی ایک کپڑے سے اپنی کمر اور پنڈلی کو اس طرح باندھے کہ اس کی شرمگاہ اور آسمان کے درمیان کچھ پردہ نہ ہو۔

(۷۳) فِي وَاصِلَةِ الشَّعْرِ بِالشَّعْرِ

بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی کے بارے میں

(۲۵۷۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. (بخاری ۵۹۳۷۔ مسلم ۱۱۹)

(۲۵۷۳۰) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر اور گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ:حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ، وَمَكْحُولٌ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ يَوْمَ خَيْبَرَ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ ،وَالْوَاشِمَةَ وَالْمَوْشُومَةَ ، وَالْخَامِشَةَ وَجْهَهَا ، وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا.

(۲۵۷۳۱) حضرت ابوامامہ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر، گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر، اپنا چہرہ نوچنے والی اور اپنا گریبان پھاڑنے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ :جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :إِنَّ ابْنَتِي عُرَيِّسٌ ، وَقَدْ أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ ، فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا ، أَفَأَصِلُ لَهَا فِيهِ ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ. (بخاری ۵۹۳۶۔ مسلم ۱۶۷۶)

(۲۵۷۳۲) حضرت اسماء سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا۔ میری بیٹی کی شادی ہوئی ہے۔ اور اس کو خسرہ کی بیماری ہوگئی پس اس کے بال سارے جھڑ گئے ہیں۔ تو کیا میں اس کے لئے اس بیماری میں بال لگوالوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے کہا۔ ''اللہ تعالیٰ بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرماتے ہیں۔''

(۲۵۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمَوْشُومَةَ ، وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ. (ترمذی ۱۱۲۰۔ احمد ۱/ ۴۴۸)

(۲۵۷۳۳) حضرت عبداللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر، بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۵۷۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ، وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ. (احمد ۱/ ۲۵۱)

(۲۵۷۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر، بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۵۷۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمَوْشُومَةَ.

(۲۵۷۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ رَزِينٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصِلَةَ الشَّعْرِ بِالشَّعْرِ.

(۲۵۷۳۶) حضرت فاطمہ بنت علی بن ابی طالب سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بالوں کے ساتھ بال جوڑنے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ ، وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا ، فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهُ ، فَسَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

(مسلم ۱۶۷۷۔ احمد ۶/ ۱۱۱)

(۲۵۷۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کی شادی ہوئی اور وہ بیمار ہوگئی۔ جس سے اس کے بال جھڑ گئے۔ لوگوں نے اس کے بال لگوانا چاہے تو جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا؟ آپ ﷺ نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ ، فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ ، فَقَالَ :مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلاَّ الْيَهُودَ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ. (بخاری ۳۴۸۸۔ مسلم ۱۶۸۰)

(۲۵۷۳۸) حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا: میرے خیال کے مطابق یہ کام صرف کسی یہودی نے کیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تھی تو آپ ﷺ نے اس کو جھوٹ قرار دیا تھا۔

(۲۵۷۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْعِقْصَةَ الَّتِي تَجْعَلُهَا النِّسَاءُ فِي رُؤُوسِهِنَّ.

(۲۵۷۳۹) حضرت عثمان بن غیاث، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس جوڑے کو ناپسند کرتے تھے، جو

عورتیں، اپنے سروں میں بناتی ہیں۔

(٢٥٧٤٠) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثنَا فُلَيْحٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَة ،وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَة.

(احمد ۲/ ۳۳۹)

(۲۵۷۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی، گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔''

(٢٥٧٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْعَقْصَةِ تُوضَعُ وَضْعًا.

(۲۵۷۴۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس جوڑے میں کوئی حرج نہیں ہے جو اوپر رکھا جاتا ہے۔

(٢٥٧٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ ، عَنْ بُهَيَّةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا نَهَتْ عَنِ الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ.

(۲۵۷۴۲) حضرت بہیہ، حضرت عائشہ کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ وہ بالوں میں (بال) جوڑنے سے منع کرتی تھیں۔

(٢٥٧٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ أَبِي ثَوْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْوِصَالِ إِذَا كَانَ صُوفًا.

(۲۵۷۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر اُون کے ذریعہ جوڑا جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٧٤) فِي الرُّكُوبِ بِالْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالرَّحَائِلِ الْحُمْرِ

سرخ بچھونوں اور سرخ زینوں پر سوار ہونا

(٢٥٧٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ؛ رَأَى عَلَى رَحْلِ ابْنِ عُمَرَ قَطِيفَةً قَيْصَرَانِيَّةً.

(۲۵۷۴۴) حضرت عمرو سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو زین پر قصرانی جھالر والی چادر دیکھی۔

(٢٥٧٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَبَّحَ اللَّهُ ، كُلَّ رَحْلٍ أُحَيْمِرَ.

(۲۵۷۴۵) حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی...... یا بُرا کہا...... ہر سرخ زین کو۔

(٢٥٧٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنِ الْمَعْرُورِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى امْرَأَةً عَلَى رَحْلِهَا سُيور حُمْر ، قَالَ :فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْطَعَهَا ، قَالَ :فَقُلْتُ :إِنَّهَا خَشَبٌ ، فَتَرَكَهَا.

(۲۵۷۴۶) حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو دیکھا کہ اس کی زین پر سرخ ریشمی تار والا کپڑا

تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اس کا کاٹنے کا حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یہ لکڑی ہے۔ تو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔

(٢٥٧٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً ، فَأُتِيَ بِهَا عَلَيْهَا صُفَّةُ أُرْجُوَانٍ ، فَنَزَعَهَا ثُمَّ رَكِبَ.

(۲۵۷۴۷) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک جانور مستعار منگوایا۔ پس وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو اس پر سرخ رنگ کا سائبان تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اتارا پھر اس سواری پر سوار ہوئے۔

(٢٥٧٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ الأَشْعَرِيَّ أُتِيَ بِدَابَّةٍ عَلَيْهَا صُفَّةُ أُرْجُوَانٍ ، فَأَمَرَ أَنْ تُنْزَعَ.

(۲۵۷۴۸) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اشعری کے پاس ایک جانور لایا گیا جس پر سرخ رنگ کا سائبان تھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور وہ اُتار دیا گیا۔

(٢٥٧٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاحِلَنَا وَعَلَى إِبِلِنَا أَكْسِيَةٌ فِيهَا خُيُوطُ عِهْنٍ حُمْرٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلاَ أَرَى هَذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْكُمْ ؟ فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتَّى نَفَرَ بَعْضُ إِبِلِنَا ، قَالَ :فَأَخَذْنَا الأَكْسِيَةَ فَنَزَعْنَاهَا مِنْهَا. (ابوداؤد ۴۰۶۷۔ احمد ۳/ ۴۶۳)

(۲۵۷۴۹) حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ہمراہ باہر نکلے۔ پس آپ ﷺ نے ہمارے کجاوے دیکھے ہمارے اونٹوں پر ایسی چادریں تھیں جن میں سرخ اُون کے دھاگے تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''خبردار میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سرخی تمہارے اُوپر چڑھ رہی ہے۔'' چنانچہ ہم آپ ﷺ کی بات کی وجہ سے جلدی سے کھڑے ہوگئے۔ یہاں تک کہ ہم میں سے بعض کے اونٹ بدک گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس ہم نے چادروں کو پکڑا اور اُتار دیا۔

(٢٥٧٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ، وَعَنِ الْمِيثَرَةِ ، يَعْنِي الْحَمْرَاءَ. (ترمذی ۲۸۰۸۔ ابوداؤد ۴۰۴۸)

(۲۵۷۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی اور سرخ بچھونے سے منع فرمایا۔

(٢٥٧٥١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُصَيْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَاجِشُونُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الأَخْنَسِ ، قَالَ : رَأَيْتُ السَّائِبَ ابْنَ أُخْتِ نَمِرٍ يَرْكَبُ بِالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ.

(۲۵۷۵۱) حضرت یعقوب بن عتبہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن اخت نمر کو سرخ بچھونے پر سوار دیکھا۔

(۷۵) فِي رُكُوبِ النُّمُورِ

چیتوں (کی کھالوں) پر سوار ہونے کے بارے میں

(۲۵۷۵۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحَجْرِيِّ الْهَيْثَمِ ، عَنْ عَامِرٍ الْحَجْرِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا رَيْحَانَةَ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ.

(۲۵۷۵۲) حضرت عامر حجری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابو ریحانہ کو کہتے سُنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ، چیتوں (کی کھالوں) پر سوار ہونے سے منع کیا کرتے تھے۔

(۲۵۷۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ الْخَزِّ وَالنُّمُورِ.

قَالَ ابْنُ سِيرِينَ :وَكَانَ مُعَاوِيَةُ لاَ يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيثِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ابو داؤد ۴۱۲۶۔ ابن ماجه ۳۶۵۶)

(۲۵۷۵۳) حضرت معاویہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چیتوں (کی کھالوں) اور خز کپڑے پر سوار ہونے سے منع کیا۔ حضرت ابن سیرین کہتے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی حدیث کے بارے میں متہم نہیں کیا جا سکتا۔

(۲۵۷۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِجُلُودِ النُّمُورِ إِذَا دُبِغَتْ.

(۲۵۷۵۴) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ چیتوں (کی کھالوں) کو جب دباغت دے دی جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۷۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَكُونُ عَلَى سُرُوجِهِ النُّمُورُ ، أَوْ جُلُودُ السِّبَاعِ.

(۲۵۷۵۵) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ کہ ان کے والد، اپنی زینوں پر چیتوں یا درندوں کی کھالوں کو رکھا کرتے تھے۔

(۲۵۷۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :ذُكِرَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ جُلُودُ النُّمُورِ ، فَقَالَ :إِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهَا ، وَكَانَ مُحَمَّدٌ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالرُّكُوبِ عَلَيْهَا ، وَقَالَ :مَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَرَكَ هَذِهِ الْجُلُودَ تَأَثُّمًا.

(۲۵۷۵۶) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ کے ہاں چیتوں کی کھالوں کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: ان پر صرف نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور حضرت محمد رحمہ اللہ ان پر سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ میرے علم کے مطابق کسی نے اس کو گناہ سمجھتے ہوئے نہیں چھوڑا۔

(۲۵۷۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ جُلُودِ النُّمُورِ؟ فَقَالَ: تُكْرَهُ جُلُودُ السِّبَاعِ.

(۲۵۷۵۷) حضرت علی بن حکم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے چیتوں کی کھالوں کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا۔ درندوں کی کھالیں مکروہ ہیں۔

(۲۵۷۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ يَنْهَاهُمْ أَنْ يَرْكَبُوا عَلَى جُلُودِ السِّبَاعِ.

(۲۵۷۵۸) حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو خط لکھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو درندوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔

(۲۵۷۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً، فَأُتِيَ بِهَا عَلَيْهَا صُفَّةُ نُمُورٍ، فَنَزَعَهَا ثُمَّ رَكِبَ.

(۲۵۷۵۹) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک سواری مستعار منگوائی۔ پس وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی تو اس پر چیتے کا سائبان تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اتارا۔ پھر اس پر سوار ہوئے۔

(٧٦) فِي سَتْرِ الْحِيطَانِ بِالثِّيَابِ

دیواروں کو کپڑوں سے ڈھانپنے کا بیان

(۲۵۷٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَرَ الْجَدْرُ. (بیهقی ۲۷۲)

(۲۵۷۶۰) حضرت علی بن حسین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار کو پردہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۵۷٦١) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ ابْنًا لَهُ سَتَرَ حِيطَانَهُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَئِنْ كَانَ كَذَلِكَ لأُحْرِقَنَّ بَيْتَهُ.

(۲۵۷۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ ان کے ایک بیٹے نے اپنی دیوار پر پردہ لگایا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا...... خدا کی قسم! اگر یہ بات ایسی ہی ہوئی تو ضرور اس کا گھر جلا دوں گا۔

(۲۵۷٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أَعْرَسْتُ فِي عَهْدِ أَبِي فَآذَنَ أَبِي النَّاسَ، وَكَانَ فِيمَنْ آذَنَ أَبُو أَيُّوبَ، وَقَدْ سَتَرُتُ بَيْتِي بِجُنَادِيٍّ أَخْضَرَ، فَجَاءَ أَبُو أَيُّوبَ فَدَخَلَ وَأَبِي قَائِمٌ يَنْظُرُ، فَإِذَا الْبَيْتُ مُسْتَرٌ بِجُنَادِيٍّ أَخْضَرَ، فَقَالَ: أَيْ عَبْدَ اللهِ، تَسْتُرُونَ الْجُدُرَ؟ فَقَالَ أَبِي، وَاسْتَحْيَى: غَلَبَنَا النِّسَاءُ يَا أَبَا أَيُّوبَ، قَالَ: مَنْ أَخْشَى أَنْ يَغْلِبَهُ النِّسَاءُ فَلاَ أَخْشَى أَنْ يَغْلِبْنَكَ،

لَا أَطْعَمُ لَكَ طَعَامًا ، وَلَا أَدْخُلُ لَكَ بَيْتًا ، ثُمَّ خَرَجَ. (بیہقی ۲۷۲)

(۲۵۷۶۲) حضرت سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے عہد میں ولیمہ کیا۔ پس میرے والد نے بہت سے لوگوں کو بلایا۔ جن لوگوں کو بلایا تھا ان میں حضرت ابوایوب بھی تھے۔ اور میں نے اپنے کمرے کو سبز پردوں سے تیار کیا ہوا تھا۔ حضرت ابوایوب تشریف لائے اور میرے والد کھڑے دیکھ رہے تھے۔ کہ گھر سبز پردوں سے مستور تھا۔ حضرت ابوایوب نے کہا۔ اے ابوعبد اللہ! تم دیواروں پر پردے لگاتے ہو؟ میرے والد نے کہا۔ اور انہیں تب شرمندگی ہو رہی تھی ..... اے ابوایوب! ہم پر عورتیں غالب آ گئیں ہیں۔ حضرت ابوایوب نے کہا۔ جو شخص یہ خوف رکھتا ہے کہ اس پر عورتیں غالب آ جائیں گی تو پھر مجھے اس کا کوئی خوف نہیں کہ وہ تم پر غالب آ جائیں۔ میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا۔ اور تمہارے گھر میں داخل نہیں ہوں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ باہر نکل گئے۔

(۷۷) فِي رُكُوبِ النِّسَاءِ السُّرُوجِ

عورتوں کا زین پر سوار ہونا

(۲۵۷۶۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مَيْمُونَ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ رُكُوبَ النِّسَاءِ السُّرُوجَ.

(۲۵۷۶۳) حضرت میمون بن ابی عبد اللہ، حضرت ضحاک بن مزاحم کے بارے میں روایت کرتے ہین کہ وہ عورتوں کے زینوں پر سوار ہونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۷۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ مَرْكَبَ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ ، وَمَرْكَبَ الْمَرْأَةِ لِلرَّجُلِ.

(۲۵۷۶۴) حضرت عاصم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ مرد کے لئے عورتوں کی سواری کی جگہ پر اور عورتوں کیلئے مردوں کی سواری کی جگہ سوار ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۷۶٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ زِيَّ الرِّجَالِ لِلنِّسَاءِ ، وَزِيَّ النِّسَاءِ لِلرِّجَالِ.

(۲۵۷۶۵) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے مردوں کے لئے عورتوں کی مشابہت اور عورتوں کے لئے مردوں کی مشابہت کو ناپسند کرتے تھے۔

(۷۸) فِي الْمَرْأَةِ كَيْفَ تَأْتَزِرُ

عورت کے بارے میں کہ وہ ازار کیسے باندھے

(۲۵۷۶٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ شَبِيبٍ ، عَنْ أُمِّ عُمَرَ ؛ أَنَّ امْرَأَةَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ : سَمِعْتُ عُمَرَ

يَقُولُ :يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، أَخْفِينَ الْحِنَّاءَ، وَارْفَعْنَ الْحُجَز، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَنْشُدُ اللَّهَ امْرَأَةً تُصَلِّى فِي الْحُجَزِ.

(۲۵۷۶۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اے عورتوں کی جماعت! تم مہندی کو مخفی کرو اور ازار باندھنے کی جگہ کو بلند کرو۔ اور میں نے (راوی نے) آپ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے بھی سُنا...... میں عورتوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ ازار میں نماز پڑھیں۔

(۷۹) فِي لُبْسِ شِسْعِ الْحَدِيدِ

لوہے کی جوتی کا حکم

(۲۵۷۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ، أَوْ سَمِعْتُ ، أَوْ سُئِلَ عَنْ شِسْعِ الْحَدِيدِ ؟فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۵۷۶۷) حضرت ہمام سے لوہے کی جوتی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۷۶۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ :إِيَّاكَ وَهَذِهِ الرُّكُبَ الْحَدِيدَ.

(۲۵۷۶۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو خط میں لکھا کہ گھوڑے میں لوہے کا پائیدان لگانے سے اجتناب کرو۔

(۸۰) فِي شَدِّ الأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

دانتوں پر سونا چڑھانے کا بیان

(۲۵۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طُعْمَةَ الْجَعْفَرِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ قَدْ شَدَّ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ.

(۲۵۷۶۹) حضرت طعمہ جعفری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دانتوں پر سونا چڑھا رکھا تھا۔

(۲۵۷۷۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ مَرْبُوطَةً أَسْنَانُهُ بِخُرْصَانِ الذَّهَبِ.

(۲۵۷۷۰) حضرت ثابت بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع بن جبیر کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دانتوں پر سونے کے کڑے لگوا رکھے تھے۔

(۲۵۷۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ شَدَّ أَسْنَانَهُ بِذَهَبٍ.

(۲۵۷۷۱) حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن نے دانتوں پر سونا چڑھا رکھا تھا۔

(۲۵۷۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَرْبِطُ أَسْنَانَهُ بِذَهَبٍ ، قَالَ :فَسَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۵۷۷۲) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ بن عبد اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے دانتوں پر سونا لگا رکھا تھا۔ میں نے اس بارے میں حضرت ابراہیم سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۵۷۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ:حَدَّثَنِي ابْنُ طَرَفَةَ بْنِ عَرْفَجَةَ ؛ بِأَنَّ جَدَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ

الْكُلاَبِ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ.

(ابو داؤد ۴۲۲۹۔ ترمذی ۱۷۷۰)

(۲۵۷۷۳) حضرت طرفہ بن عرفجہ فرماتے ہیں کہ ان کے دادا کی ناک کلاب کی لڑائی میں ضائع ہوگئی تھی انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی جو خراب ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں سونے کی ناک بنوانے کا حکم دیا۔

(۲۵۷۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :رَأَيْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ مَشْدُودَ الأَسْنَانِ بِذَهَبٍ.

(۲۵۷۷۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت بنانی کو دیکھا انہوں نے دانتوں پر سونا چڑھا رکھا تھا۔

(۸۱) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَلْبَسَ الْمَشْهُورَ مِنَ الثِّيَابِ

جن حضرات کے نزدیک شہرت کے لئے لباس اختیار کرنا مکروہ ہے

(۲۵۷۷۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ :مَنْ لَبِسَ رِدَاءَ شُهْرَةٍ ، أَوْ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ نَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابو داؤد ۴۰۲۵۔ ابن ماجہ ۳۶۰۷)

(۲۵۷۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شہرت کی چادر یا شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ کا لباس پہنائیں گے۔

(۲۵۷۷٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْحُصَيْنِ ، قَالَ : كَانَ زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ يَلْبَسُ بُرْنُسًا ، قَالَ :فَسَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ عَابَهُ عَلَيْهِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :إِنَّ النَّاسَ قَدْ كَانُوا يَلْبَسُونَهَا ، قَالَ :أَجَلْ ، وَلَكِنْ قَدْ فَنِيَ مَنْ كَانَ يَلْبَسُهَا ، فَإِنْ لَبِسَهَا أَحَدٌ الْيَوْمَ شَهَرُوهُ وَأَشَارُوا إِلَيْهِ بِالأَصَابِعِ.

(۲۵۷۷۶) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ زبید یامی برنس (ایک خاص ٹوپی) پہنا کرتے تھے۔ میں نے حضرت ابراہیم کو اس کو معیوب کہتے سنا۔ میں نے ان سے کہا کہ اسلاف تو یہ پہنا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اب اس کو پہننے والا کوئی نہ رہا، اب اگر کوئی پہنے تو لوگ اس کی باتیں کرتے ہیں اور اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کرتے ہیں۔

(۲۵۷۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :مَنْ رَكِبَ مَشْهُورًا مِنَ الدَّوَابِّ ، أَوْ لَبِسَ مَشْهُورًا مِنَ الثِّيَابِ ، أَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ مَا دَامَ عَلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ كَرِيمًا.

(۲۵۷۷۷) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کسی مشہور سواری پر سوار ہو یا مشہور کپڑے پہنے تو جب تک اس پر رہے اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمائیں گے، خواہ وہ مالدار اور سخی شخص ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۵۷۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ لَبِسَ شُهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ أَلْبَسَهُ اللَّهُ ذِلَّةً.

(۲۵۷۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے شہرت کے لئے لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے ذلت کا لباس پہنائے گا۔

(۸۲) فِي الْقَزَعِ يَكُونُ عَلَى رُؤُوسِ الصِّبْيَانِ

بچوں کے سروں پر کچھ بال بلا مونڈے چھوڑنے کا بیان

(۲۵۷۷۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ. (بخاری ۵۹۲۱۔ ابن ماجه ۳۶۳۸)

(۲۵۷۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر پر کچھ بال بلا مونڈے چھوڑنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۷۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ تَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ.

(۲۵۷۸۰) حضرت عبداللہ بن حسن فرماتے ہیں کہ میری والدہ فاطمہ بنت حسین کچھ بال بلا مونڈے چھوڑنے سے منع فرماتی تھیں۔

(۲۵۷۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ ، وَالْقَزَعُ :أَنْ يُحْلَقَ مِنْ رَأْسِ الصَّبِيِّ مَوْضِعٌ وَيُتْرَكَ مَوْضِعٌ.

(بخاری ۵۹۲۰۔ مسلم ۱۶۷۵)

(۲۵۷۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ بچوں کے سر کا کچھ حصہ مونڈا جائے اور کچھ چھوڑ دیا جائے۔

(۲۵۷۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَفِي رَأْسِي قَزَعٌ ، فَأَمَرَتْ بِهِ فَجُزَّ ، أَوْ حُلِقَ.

(۲۵۷۸۲) حضرت ابو سلام فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے سر کا کچھ حصہ مونڈا ہوا تھا انہوں نے فرمایا کہ سارا سر مونڈو۔

(۸۳) مَنْ كَانَ لاَ يَتَخَتَّمُ

جو حضرات انگوٹھی نہیں پہنا کرتے تھے

(۲۵۷۸۳) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قُلْتُ :رَجُلٌ فِي خَاتَمِهِ مِثْلُ رَأْسِ الطَّيْرِ ؟ فَقَالَ :يَا ابْنَ أَخِي ، مَا عَلِمْنَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ لاَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرُ ، وَلاَ فُلاَنًا ، وَلاَ فُلاَنًا حَتَّى عَدَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ مِرَارًا فَكَأَنَّهُ يَكْرَهُ الْخَاتَمَ.

(۲۵۷۸۳) حضرت عبدالاعلیٰ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب سے سوال کیا کہ ایک آدمی کی انگوٹھی میں پرندے کے سر جیسی کوئی تصویر ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: کہ اے میرے بھتیجے! ہمیں رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کے انگوٹھی پہننے کا علم نہیں۔ نہ تو حضرت ابو بکر اور نہ حضرت عمر اور نہ فلاں اور فلاں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابہ کا نام لیا۔ میں نے دوبارہ سوال کیا تو ان کے جواب سے یہی اندازہ ہوا کہ وہ اسے مکروہ خیال فرماتے ہیں۔

(۲۵۷۸٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوسٍ، وَمُجَاهِدٍ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا لاَ يَتَخَتَّمُونَ.

(۲۵۷۸۴) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد انگوٹھی نہیں پہنا کرتے تھے۔

(٨٤) مَنْ كَانَ لاَ يَنْتَفِعِ مِن الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ، وَلاَ عَصَبٍ

جو حضرات مردہ جانور کی کھال اور ہڈیوں سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنے کے قائل نہ تھے

(۲۵۷۸٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنْ لاَ تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ ، وَلاَ عَصَبٍ.

(ابن ماجه ٣٦١٣۔ احمد ٤/ ٣١٠)

(۲۵۷۸۵) حضرت عبداللہ بن عکیم فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ مردہ جانور کی کھال اور ہڈیوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

(۲۵۷۸٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ :أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِجُهَيْنَةَ :لاَ تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ ، وَلاَ عَصَبٍ. (ترمذی ١٧٢٩۔ ابن ماجه ٣٦١٣)

(۲۵۷۸۶) حضرت عبداللہ بن عکیم فرماتے ہیں کہ ہم جہینہ میں تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک خط آیا جس میں لکھا تھا کہ مردہ جانور کی کھال اور ہڈیوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

(۲۵۷۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلاَمٌ :أَنْ لاَ تَنْتَفِعُوا بِإِهَابِ مَيْتَةٍ ، وَلاَ عَصَبٍ.

(ابو داؤد ٤١٢٤۔ ابن ماجه ٣٦١٣)

(۲۵۷۸۷) حضرت عبداللہ بن عکیم فرماتے ہیں کہ میں نو عمر لڑکا تھا کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ مردہ جانور کی کھال اور ہڈیوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

(۸۵) فِي شَعْرِ الْخِنْزِيرِ يُخْرَزُ بِهِ الْخُفُّ

خنزیر کے بالوں کو موزے میں استعمال کرنے کا حکم

(۲۵۷۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ شَعْرِ الْخِنْزِيرِ ، يُعْمَلُ بِهِ ؟ فَكَرِهَاهُ.

(۲۵۷۸۸) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ کیا خنزیر کے بالوں کو کسی کام میں لایا جا سکتا ہے انہوں نے اسے ناپسند قرار دیا۔

(۲۵۷۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ح) وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا رَخَّصَا فِي شَعْرِ الْخِنْزِيرِ يُخْرَزُ بِهِ.

(۲۵۷۸۹) حضرت ابوجعفر اور حضرت حسن نے خنزیر کے بالوں کو موزے میں لگانے کی اجازت دی ہے۔

(۲۵۷۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَلْبَسُ خُفًّا خُرِزَ بِشَعْرِ خِنْزِيرٍ.

(۲۵۷۹۰) حضرت ابن سیرین ایسا موزہ استعمال نہیں کرتے تھے جس میں خنزیر کا بال لگایا گیا ہو۔

(۲۵۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ وَاسِطَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا عِيَاضٍ عَنْ شَعْرِ الْخِنْزِيرِ ، يُوضَعُ عَلَى جُرْحِ الدَّابَّةِ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۵۷۹۱) واسط کے ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعیاض سے سوال کیا کہ کیا خنزیر کے بال کو جانور کے زخم پر رکھ سکتے ہیں انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۸۶) فِي الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى

تشہد کی انگلی میں یا درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے کا بیان

(۲۵۷۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَخَتَّمَ فِي هَذِهِ ، وَهَذِهِ ، يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى. (مسلم ۶۴۔ ترمذی ۱۷۸۶)

(۲۵۷۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد کی انگلی میں یا درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُهُ.

(۲۵۷۹۳) حضرت ابراہیم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(۸۷) الرَّجُلِ يَتَّكِيءُ عَلَى الْمَرَافِقِ الْمُصَوَّرَةِ

تصویروں والے تکیے پر ٹیک لگانا کیسا ہے؟

(۲۵۷۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي ، تَعْنِي الدَّاخِلَ ، بِسِترٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ ، فَجَعَلْتُ مِنْهُ مِنبذَتَيْنِ ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى إِحْدَاهُمَا. (مسلم ۹۲۔ ابن ماجه ۳٦٥۳)

(۲۵۷۹۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے گھر میں تصویروں والے پردے لگائے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو آپ نے وہ پردے اتار دیئے۔ میں نے ان کے تکیے بنالیے تو میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تکیوں میں سے ایک سے ٹیک لگا رکھی تھی۔

(۲۵۷۹٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْجَعْدِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ سَعْدٍ ؛ أَنَّ أَبَاهَا جَاءَ مِنْ فَارِسَ بِوَسَائِدَ فِيهَا تَمَاثِيلُ ، فَكُنَّا نَبْسُطُهَا.

(۲۵۷۹۵) حضرت بنت سعد فرماتی ہیں کہ میرے والد فارس سے کچھ تکیے لائے جن پر تصویریں تھیں ہم ان تکیوں کو بچھایا کرتے تھے۔

(۲۵۷۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ حَمْرَاءَ فِيهَا تَمَاثِيلُ ، فَقُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا يُكْرَهُ هَذَا لِمَنْ يَنْصِبُهُ وَيَصْنَعُهُ.

(۲۵۷۹۶) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ انہوں نے سرخ تکیے پر ٹیک لگا رکھی تھی جس میں تصاویر تھیں۔ میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تصویریں اس شخص کے لئے مکروہ ہیں جو انہیں سجائے اور آویزاں کرے۔

(۲۵۷۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَّكِيءُ عَلَى الْمَرَافِقِ فِيهَا التَّمَاثِيلُ ؛ الطَّيْرُ وَالرِّجَالُ.

(۲۵۷۹۷) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد ایسے تکیوں پر ٹیک لگایا کرتے تھے جن پر پرندوں اور آدمیوں کی تصویریں ہوتی تھیں۔

(۲۵۷۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :نُبِّئْتُ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَتَى عَلَيَّ صَاحِبٌ لِي فَنَادَانِي فَأَشْرَفْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ :قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، يَعْزِمُ عَلَى مَنْ كَانَ فِي بَيْتِهِ سِتْرٌ مَنْصُوبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ لِمَا وَضَعَهُ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَبِيتَ عَاصِيًا ، فَقُمْنَا إِلَى قِرَامٍ لَنَا فَوَضَعْتُهُ ، قَالَ

مُحَمَّدٌ :وَكَانُوا لاَ يَرَوْنَ مَا وُطِءَ وَبُسِطَ مِنَ التَّصَاوِيرِ مِثْلُ الَّذِي نُصِبَ.

(۲۵۷۹۸) حضرت حطان بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک دوست آیا اور اس نے مجھے آواز دی، میں نے جھانک کر اسے دیکھا تو اس نے کہا کہ ہمارے سامنے امیر المؤمنین کا ایک خط پڑھا گیا ہے جس میں لکھا تھا کہ جن گھروں میں ایسے پردے ہیں جن پر تصویریں ہیں ان پر لازم ہے کہ ان پردوں کو اتار دیں۔ پس میں نے رات کو گناہ گار ہونے کی حالت میں گزارنا مناسب نہ سمجھا اور ان پردوں کو اُتار دیا۔ حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلاف بچھائی جانے والی چیزوں پر تصویروں کو مکروہ خیال نہ فرماتے تھے بلکہ آویزاں کی جانے والی چیزوں پر تصویروں کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۲۵۷۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ فِي التَّصَاوِيرِ فِي الْوَسَائِد وَالْبُسُطِ الَّتِي تُوطَأُ :هُوَ ذل لَهَا.

(۲۵۷۹۹) حضرت عکرمہ ان تصویروں کے بارے میں جو چٹائیوں یا تکیوں پر بنی ہوں فرمایا کرتے تھے کہ یہ ان کی تذلیل ہے۔

(۲۵۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَة ، عَنْ عَاصِم ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ مَا نُصِبَ مِنَ التَّمَاثِيلِ نَصْبًا ، وَلاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِمَا وَطِئَتِ الأَقْدَامُ.

(۲۵۸۰۰) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اسلاف آویزاں کی جانے والی چیزوں میں تصویر کو مکروہ قرار دیتے تھے لیکن بچھائی جانے والی چیزوں میں تصویر کے ہونے پر کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۸۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِمَا وُطِءَ مِنَ التَّصَاوِيرِ.

(۲۵۸۰۱) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ بچھائی جانے والی چیز پر تصویر کے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۸۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَوِّرَ الشَّجَرُ الْمُثْمِرُ.

(۲۵۸۰۲) حضرت مجاہد پھل دار درخت کی تصویر کو بھی مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۵۸۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، قَالَ : كَانَ فِي مَجْلِسِ مُحَمَّدٍ وَسَائِدُ فِيهَا تَمَاثِيلُ عَصَافِيرَ ، فَكَانَ أُنَاسٌ يَقُولُونَ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ :إِنَّ هَؤُلاَءِ قَدْ أَكْثَرُوا ، فَلَوْ حَوَّلْتُمُوهَا.

(۲۵۸۰۳) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد کی مجلس گاہ میں کچھ تکیے تھے جن پر پرندوں کی تصویریں تھیں، لوگ ان سے اس بارے میں سوال کیا کرتے تھے، حضرت محمد نے فرمایا کہ لوگوں نے اس بارے میں بہت سی باتیں کرنا شروع کر دی ہیں تم انہیں ہٹا ہی دو تو اچھا ہے۔

(۲۵۸۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالصُّورَةِ إِذَا كَانَتْ تُوطَأُ.

(۲۵۸۰۴) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ بچھائی جانے والی چیز پر تصویر کے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۸۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالصُّورَةِ إِذَا كَانَتْ تُوطَأُ.

(۲۵۸۰۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ بچھائی جانے والی چیز پر تصویر کے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٥٨٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي التَّمَاثِيلِ ، مَا كَانَ مَبْسُوطًا يُوطَأُ وَيُبْسَطُ فَلاَ بَأْسَ بِهِ ، وَمَا كَانَ يُنْصَبُ فَإِنِّي أَكْرَهُهَا.

(۲۵۸۰۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ بچھائی جانے والی چیز پر تصویر کے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ آویزاں کی جانے والی چیز میں میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔

(٢٥٨٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ التَّصَاوِيرَ ، مَا نُصِبَ مِنْهَا وَمَا بُسِطَ.

(۲۵۸۰۷) حضرت زہری ہر چیز میں تصویر کو مکروہ سمجھتے تھے خواہ اسے بچھایا جائے یا آویزاں کیا جائے۔

(٢٥٨٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : إِنَّمَا الصُّورَةُ الرَّأْسُ ، فَإِذَا قُطِعَ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۵۸۰۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ تصویر سر کا نام ہے اگر وہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(٢٥٨٠٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ قَوْلِهِ : ﴿الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ قَالَ : أَصْحَابُ التَّصَاوِيرِ.

(۲۵۸۰۹) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (جو لوگ اللہ کو اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تصویروں والے لوگ ہیں۔

(٢٥٨١٠) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الْقَاسِمِ وَهُوَ بِأَعْلَى مَكَّةَ فِي بَيْتِهِ ، فَرَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ حَجَلَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ ؛ الْقُنْدُسِ وَالْعَنْقَاءِ.

(۲۵۸۱۰) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں حضرت قاسم کے پاس حاضر ہوا وہ مکہ میں اپنے گھر میں تھے۔ میں نے ان کی خواب گاہ میں دیکھا کہ اس پر دریائی کتے اور عنقاء نامی پرندے کی تصویریں تھیں۔

(٢٥٨١١) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بِمَا وُطِءَ مِنَ التَّصَاوِيرِ بَأْسًا.

(۲۵۸۱۱) حضرت سالم بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اسلاف ان چیزوں پر تصویروں میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے جنہیں بچھایا جاتا ہو۔

(۱) ما ذكر في الرِّفقِ والتّؤدةِ

ان روایات کا بیان جو نرمی اور محبت کرنے کے بارے میں ذکر کی گئیں

حَدَّثنا أبو بَكْر عَبْد الله بنُ مُحَمَّد بن أبي شَيْبة قَالَ :

(۲۵۸۱۲) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ.

(مسلم ۲۰۰۳۔ ابو داؤد ۴۷۷۶)

(۲۵۸۱۲) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ ساری کی ساری بھلائی سے محروم ہے۔

(۲۵۸۱۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضى الله عنها عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلاَعِ ، وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ لِي :يَا عَائِشَةُ ، ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ إِلاَّ زَانَهُ ، وَلاَ نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلاَّ شَانَهُ. (ابو داؤد ۲۴۷۰۔ احمد ۶/ ۵۸)

(۲۵۸۱۳) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحرا میں مقام ہونے سے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ٹیلوں کی طرف جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحرا میں جانے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی اونٹنیوں میں سے ایک سرکش اونٹنی میری طرف بھیجی اور مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! نرمی اختیار کرو، اس لیے

کہ نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور کسی چیز سے نرمی نہیں کھینچی جاتی مگر وہ بدصورت ہو جاتی ہے۔

(۲۵۸۱٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ ، أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ ، وَمَنْ مُنِعَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ ، مُنِعَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ. (بخاری ۴۶۴۔ ترمذی ۲۰۰۲)

(۲۵۸۱۴) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو نرمی میں سے حصہ دیا گیا تو اس کو بھلائی میں سے حصہ دیا گیا۔ اور جس شخص کو نرمی سے محروم رکھا گیا اس کو بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

(۲۵۸۱۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ.

(۲۵۸۱۵) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھلائی سے محروم رکھا گیا وہ بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

(۲۵۸۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ.

(۲۵۸۱۶) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۵۸۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ ، الرِّفْقُ رَأْسُ الْحِكْمَةِ.

(۲۵۸۱۷) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تورات میں یوں لکھا ہوا تھا: نرمی حکمت کی بنیاد ہے۔

(۲۵۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حدثنا ابن أبي خالد، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: مَنْ يُؤْتَى الرِّفْقَ فِي الدُّنْيَا يَنْفَعُهُ فِي الآخِرَةِ.

(۲۵۸۱۸) حضرت ابن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یوں بیان کیا جاتا تھا۔ جس شخص کو دنیا میں نرم برتاؤ دیا گیا تو یہ آخرت میں اس کو نفع پہنچائے گا۔

(۲۵۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ ، وَيُعِينُ عَلَيْهِ مَا لاَ يُعِينُ عَلَى الْعُنْفِ.

(۲۵۸۱۹) حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نرم برتاؤ والے ہیں، نرمی کو پسند فرماتے ہیں۔ اور اس پر اپنی عطاء سے نوازتے ہیں اور نرمی کی صورت میں مدد فرماتے ہیں جو کہ سختی کی صورت میں نہیں فرماتے۔

(۲۵۸۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيَرْضَاهُ . وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لاَ يُعْطِي

عَلَى الْعُنُفِ. (بخاری ۴۷۲۔ ابوداؤد ۴۷۷۴)

(۲۵۸۲۰) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نرم برتاؤ والے ہیں اور نرمی کو پسند فرماتے ہیں اور اس سے راضی ہوتے ہیں اور نرمی کی صورت میں جو انعام دیتے ہیں وہ سختی کی صورت میں نہیں عطاء فرماتے۔

(۲۵۸۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلِيٍّ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَانْتَجَاهُ دُونِي ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَتِ ، أَيُّ شَيْءٍ قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : قَالَ لِي : إِذَا هَمَمْتَ بِالأَمْرِ فَعَلَيْكَ بِالتُّؤَدَةِ ، حَتَّى يَأْتِيَكَ اللَّهُ بِالْمَخْرَجِ مِنْ أَمْرِك.

(بخاری ۸۸۸)

(۲۵۸۲۱) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بلوی آدمی فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے ان سے سرگوشی فرمائی۔ تو میں نے اپنے والد سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے آپ ﷺ کو کیا بات کہی؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو محبت کرنے کو لازم پکڑ لو یہاں تک کہ اللہ تمہارے معاملہ کا کوئی نہ کوئی حل نکال دے گا۔

(۲۵۸۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لاَ يُعْطِي عَلَى الْعُنُفِ.

(۲۵۸۲۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرم برتاؤ کرنے والے ہیں اور نرمی کو پسند فرماتے ہیں اور نرمی کی صورت میں وہ کچھ دیتے ہیں جو سختی کی صورت میں عطا نہیں فرماتے۔

(۲) ما ذكر فِي حسنِ الخلقِ و كراهيةِ الفحشِ

ان روایات کا بیان جو اچھے اخلاق اور بُرے اخلاق کے مکروہ ہونے کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۵۸۲۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ سَمِعَهُ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ ؟ قَالَ : خُلُقٌ حَسَنٌ.

(۲۵۸۲۳) حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا! اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک بندے کو سب سے بہترین چیز کیا دی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا اخلاق۔''

(۲۵۸۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، وَمِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَفْضَلُ مَا أُعْطِيَ الْمُسْلِمُ ؟ قَالَ : خُلُقٌ حَسَنٌ. (طیالسی ۱۲۳۳۔ طبرانی ۴۷۰)

(۲۵۸۲۴) حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مسلمان کو سب سے افضل

چیز کیا مرحمت کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اخلاق۔

(۲۵۸۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ سِيَاهٍ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ رِيَاحٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو سَمُرَةَ جَالِسٌ أَمَامِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَيْسَا مِنَ الإِسْلاَمِ فِي شَيْءٍ ، وَإِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ إِسْلاَمًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا. (طبرانی ۲۰۷۲)

(۲۵۸۲۵) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایسی مجلس میں تھا جس میں نبی کریم ﷺ بھی موجود تھے۔ اور حضرت ابو سمرہ رضی اللہ عنہ میرے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک بد اخلاقی اور بدکلامی دونوں کا اسلام میں کوئی حصہ بھی نہیں، اور لوگوں میں بہترین اسلام والا وہ شخص ہے جو ان میں اچھے اخلاق والا ہے۔

(۲۵۸۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا ، وَلاَ مُتَفَحِّشًا ، وَكَانَ يَقُولُ : إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ مَحَاسِنَكُمْ أَخْلاَقًا. (بخاری ۳۵۵۹۔ مسلم ۱۸۱۰)

(۲۵۸۲۶) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نہ تو بد خلق تھے اور نہ ہی بدکلامی کرنے والے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے: بے شک تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھے اخلاق والے ہیں۔

(۲۵۸۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْمَلُ النَّاسِ إِيمَانًا وَأَفْضَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ. (ابوداؤد ۴۶۵۱۔ احمد ۲/ ۲۵۰)

(۲۵۸۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں کامل ترین ایمان والے، اور مؤمنین میں افضل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والے ہیں۔ اور تم میں سب سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے اچھے ہیں۔

(۲۵۸۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا ، أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ. (ترمذی ۲۶۱۲۔ حاکم ۵۳)

(۲۵۸۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومنین میں کامل ترین ایمان والا وہ شخص ہے جو ان سب میں سب سے اچھے اخلاق والا ہو اور اپنے گھر والوں پر سب سے زیادہ مہربان ہو۔

(۲۵۸۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَحَاسِنُكُمْ أَخْلاَقًا ، وَإِنَّ أَبْعَدَكُمْ مِنِّي

وَأَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ ، مَسَاوِئُكُمْ أَخْلاَقًا ، الثَّرْثَارُونَ ، الْمُتَشَدِّقُونَ ، الْمُتَفَيْهِقُونَ .(احمد ۴/ ۱۹۳۔ ابن حبان ۴۸۲)

(۲۵۸۲۹) حضرت ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب اور سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہوگا جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہوگا۔ اور بے شک مجھ سے دور اور سب سے زیادہ مبغوض وہ شخص ہوگا جو تم میں برے اخلاق والا، بکواس کرنے والا، فحش کلام کرنے والا، اور تکبر کرنے والا ہوگا۔

(۲۵۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(احمد ۲/ ۵۲۷۔ دارمی ۲۷۹۲)

(۲۵۸۳۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں کامل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں اچھے اخلاق والے ہیں۔

(۲۵۸۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ ، وَلاَ الْجَعْظَرِيُّ ، وَالْجَوَّاظُ :الْفَظُّ الْغَلِيظُ.

(مسلم ۲۱۹۰۔ ابو داؤد ۴۷۶۸)

(۲۵۸۳۱) حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدخلق اور بدکلام جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ جواظ سے مراد، بدخو بدکردار ہے۔

(۲۵۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ.

(ابو داؤد ۴۷۶۶۔ احمد ۶/ ۴۴۶)

(۲۵۸۳۲) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ترازو میں اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہوگی۔

(۲۵۸۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يَا مُعَاذُ ، وَقَدْ قَالَ وَكِيعٌ بِأُخَرَةٍ :يَا أَبَا ذَرٍّ ، أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا ، وَخَالِقِ النَّاسَ خُلُقًا حَسَنًا.

(۲۵۸۳۳) حضرت میمون بن ابی شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ رضی اللہ عنہ، اور حضرت وکیع رحمہ اللہ نے دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! برائی کے بعد نیکی کر لیا کرو۔ یہ نیکی برائی کو مٹا دے گی۔ اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

(۲۵۸۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ شِرَارَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِي يُتَّقَى مَخَافَةَ فُحْشِهِ. (بخاری ۶۰۵۴۔ ابو داؤد ۴۷۵۸)

(۲۵۸۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی فحش باتوں کے ڈر سے بچا جاتا ہے۔

(۲۵۸۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَص ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَلأَمُ أَخْلاَقِ الْمُؤْمِنِ :الْفُحْشُ.

(۲۵۸۳۵) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مومن کا گھٹیا اخلاق فحش گوئی ہے۔

(۲۵۸۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ :أَوْصِنِي ، قَالَ :أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا ، وَخَالِقِ النَّاسَ خُلُقًا حَسَنًا. (ترمذی ۱۹۸۷)

(۲۵۸۳۶) حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا: مجھے کچھ نصیحت کر دو، اس شخص نے کہا: برائی کے بعد نیکی کر لیا کرو یہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی۔ اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیا کرو۔

(۲۵۸۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ أَفْكَهِ النَّاسِ إِذَا خَلاَ مَعَ أَهْلِهِ ، وَأَزْمَتِهِ إِذَا جَلَسَ مَعَ الْقَوْمِ.

(۲۵۸۳۷) حضرت ثابت بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش طبع ہوتے جب وہ خلوت میں اپنے گھر والوں کے ساتھ ہوتے، اور سب سے زیادہ باوقار اور کم گو تھے جب لوگوں کے ساتھ بیٹھتے۔

(۲۵۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهَا :يَا عَائِشَةُ ، لاَ تَكُونِي فَاحِشَةً. (مسلم ۱۱۔ احمد ۶/ ۲۲۹)

(۲۵۸۳۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عائشہ: تم فحش گو مت بنو۔

(۲۵۸۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْجَدَلِيِّ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَائِشَةَ : كَيْفَ كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ :كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا ، لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا ، وَلاَ مُتَفَحِّشًا ، وَلاَ سَخَّابًا فِي الأَسْوَاقِ. (احمد ۶/ ۲۳۶۔ ابن حبان ۶۴۴۳)

(۲۵۸۳۹) حضرت ابوعبداللہ جدلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے۔ نہ بدکردار تھے اور نہ ہی بدکلام اور نہ ہی بازار میں شور شرابا کرنے والے تھے۔

(۲۵۸٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْمُؤْمِنُ خُلُقٌ حَسَنٌ ، وَشَرُّ مَا أُعْطِيَ الرَّجُلُ قَلْبُ سُوءٍ فِي صُورَةٍ حَسَنَةٍ.

(۲۵۸۴۰) قبیلہ جھینہ کے ایک آدمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کو سب سے بہتر چیز جو عطا کی گئی وہ اچھا اخلاق ہے۔ اور سب سے بری چیز جو آدمی کو عطا کی گئی وہ خوبصورت چہرے میں بُرا دل ہے۔

(۲۵۸٤۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ شُرَيْحٍ ، عَنْ جَدِّهِ هَانِءِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ يُوجِبُ لِي الْجَنَّةَ، قَالَ:عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ.

(ابو داؤد ۴۹۱۶۔ نسائی ۵۹۳۰)

(۲۵۸۴۱) حضرت ہانیٔ بن شریح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسی چیز بتلایئے جو میرے لیے جنت کو واجب کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر کلام کی عمدگی اور کھانا کھلانا لازم ہے۔

(۲۵۸٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ فَلْيَسَعْهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ وَجْهٍ ، وَحُسْنُ خُلُقٍ. (بزار ۱۹۷۷)

(۲۵۸۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ہرگز اپنے مالوں کے ذریعہ لوگوں سے مقابلہ مت کرو، پس چاہیے کہ تم ان سے خوشگوار چہرے اور اچھے اخلاق میں مقابلہ کرو۔

(۲۵۸٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :حَسَبُ الرَّجُلِ :دِينُهُ ، وَمُرُوئَتُهُ :خُلُقُهُ ، وَأَصْلُهُ :عَقْلُهُ.

(۲۵۸۴۳) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا حسب اس کا دین ہے۔ اور اس کی مروت اس کا اخلاق ہے۔ اور اس کی اصل اس کی عقل ہے۔

(۲۵۸٤٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الأَنْصَارِيَّ ، قَالَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالإِثْمِ قَالَ : الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ ، وَالإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ. (بخاری ۲۹۵۔ مسلم ۱۹۸۰)

(۲۵۸۴۴) حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی اچھا اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تم یہ ناپسند کرو کہ لوگ اس پر واقف ہوں۔

(۲۵۸٤٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَنَسٌ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا. (مسلم ۲۶۷۔ احمد ۳/ ۲۱۲)

(۲۵۸۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق کے حامل تھے۔

(۲۵۸٤٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ :قُلْتُ لأُمِّ الدَّرْدَاءِ :ما سَمِعْتَ

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شيئا ؟ قَالَتْ :نَعَمْ ، دَخَلْت عَلَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ ، أَوْ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ ، أَوْ ذَكَرَتْ غَيْرَهُ فَسَمِعْته يَقُولُ :أَوَّلُ مَا يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ. (طبرانی ۶۴۷)

(۲۵۸۴۶) حضرت میمون بن مہران رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے یا فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے یا کوئی اور بات ذکر فرمائی۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سُنا: ترازو میں سب سے پہلے اچھے اخلاق کو رکھا جائے گا۔

(۲۵۸۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ :يَكُونُ وَجْهُك بَسْطًا وَكَلِمَتُك طَيِّبَةً تَكُونُ أَحَبَّ إلَى النَّاسِ مِنَ الَّذِينَ يُعْطُونَهُمُ الْعَطَاءَ.

(۲۵۸۴۷) حضرت ہشام بن عروہ رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رایٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: تورات میں یوں لکھا ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ اس کا چہرہ خوشگوار ہو اور اس کی بات پاکیزہ ہو۔ تو وہ لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو جائے گا جس کو وہ انعام سے نوازتے ہیں۔

(۲) ما ذكر في الحياءِ وما جاء فِيهِ

ان روایات کا بیان جو حیا اور اس کی فضیلت کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۵۸۴۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ بَابًا ، أَوْ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا أَعْظَمُهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَدْنَاهَا إمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ.(بخاری ۹۔ مسلم ۵۸)

(۲۵۸۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ساٹھ سے اوپر دروازے ہیں، یا فرمایا: ایمان کے ستر سے کچھ اوپر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے عظیم ترین! لا الہ الا اللّٰہ کا کہنا ہے۔ اور سب سے ادنی ترین! راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

(۲۵۸۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، انه قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ ، فَقَالَ :الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ. (مسلم ۵۹۔ احمد ۲/ ۹)

(۲۵۸۴۹) حضرت سالم رایٹیلیہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان میں سے ہے۔

(۲۵۸۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ،

قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ. (ابن ماجه ۵۷۔ نسائی ۱۱۷۳۷)

(۲۵۸۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

(۲۵۸۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ :ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :قَالَ أَشَجُّ بَنِي عَصَرَ :قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ فِيكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا هُمَا ؟ قَالَ :الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ ، قَالَ :قُلْتُ :أَقَدِيمًا كَانَ أَوْ حَدِيثًا ؟ قَالَ :لاَ بَلْ قَدِيمًا ، قُلْتُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ. (نسائی ۷۷۴۶۔ احمد ۴/ ۲۰۶)

(۲۵۸۵۱) حضرت اشج بنو عصر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے میں دو خصلتیں ایسی ہیں اللہ جن سے محبت فرماتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: وہ دونوں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عجز و انکساری اور حیا۔ میں نے پوچھا: یہ پرانی ہیں یا جدید؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ پرانی ہیں، میں نے کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری فطرت میں دو خصلتیں رکھیں جو اللہ کو محبوب ہیں۔

(۲۵۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ. (بخاری ۶۱۱۷۔ احمد ۴/ ۴۲۶)

(۲۵۸۵۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ساری کی ساری بھلائی ہے۔

(۲۵۸۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَيِيَّ الْحَلِيمَ المتعفف، وَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ.

(۲۵۸۵۳) حضرت میمون بن ابی شبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ حیا دار، بردبار، سفید پوش کو پسند فرماتے ہیں۔ اور فحش کلام کرنے والے، اور لوگوں سے چمٹ کر مانگنے والے کو مبغوض رکھتے ہیں۔

(۲۵۸۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ ، وَالإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.
(ترمذی ۲۰۰۹۔ احمد ۲/ ۵۰۱)

(۲۵۸۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان میں سے ہے۔ اور ایمان جنت میں ہوگا۔ اور بدگوئی

(۲۵۸۵۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مَوْلًى لأَنَسٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءَ فِي خِدْرِهَا ، وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ. (بخاری ۳۵۶۲۔ احمد ۳/ ۹۱)

(۲۵۸۵۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ زیادہ حیادار تھے باکرہ عورت سے اس کی شرم میں۔ اور جب آپ ﷺ کسی چیز کو ناپسند سمجھتے تو ہم آپ ﷺ کے چہرے میں اس کے اثرات پہچان لیتے۔

(۲۵۸۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : دَخَلَ عُيَيْنَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا أَحْمَقُ مُطَاعٌ فِي قَوْمِهِ ، قَالَ : ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَاسْتَتَرَ ، ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا الْحَيَاءُ خُلَّةٌ فِيهِمْ أُعْطُوهَا وَمُنِعتموها.

(۲۵۸۵۶) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیینہ رحمہ اللہ نے نبی کریم ﷺ کے پاس آنا چاہا تو آپ ﷺ ان کو اجازت نہیں دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کون شخص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بے وقوف ہے جس کی قوم میں اطاعت کی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی آپ ﷺ نے اس کو چھپا کر نوش فرمایا، تو وہ شخص کہنے لگا: یہ کیا طریقہ ہے؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حیا ان کے درمیان ایک خصلت ہے جو ان لوگوں کو عطا کی گئی ہے۔ اور تمہیں اس سے محروم رکھا گیا ہے۔

(۲۵۸۵۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آخِرُ مَا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ. (بخاری ۳۴۸۳۔ احمد ۴/ ۱۲۲)

(۲۵۸۵۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری بات جو لوگوں نے کلام نبوت سے حاصل کی وہ یہ ہے: جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو۔

(۲۵۸۵۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قِلَّةُ الْحَيَاءِ كُفْرٌ.

(۲۵۸۵۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیا کا تھوڑا ہونا کفر ہے۔

(۲۵۸۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : أَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنَّ الْحَيَاءَ وَالإِيمَانَ قُرِنَا جَمِيعًا ، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الآخَرُ. (حاکم ۲۲)

(۲۵۸۵۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً حیا اور ایمان دونوں اکھٹے ملے ہوئے ہیں، پس جب ان میں سے ایک اٹھتا ہے تو دوسرا بھی اُٹھ جاتا ہے۔

(۲۵۸۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ ، وَالإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.

(۲۵۸۶۰) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بکر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں ہوگا۔ بے حیائی جفا ہے اور جفا جہنم میں لے جاتی ہے۔

(۲۵۸٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (وَسَيِّدًا) ، قَالَ :الْحَلِيمُ.

(۲۵۸٦۱) حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ کہ سورۃ آل عمران کی آیت میں سَیِّدًا سے مراد بردبار ہے۔

(۲۵۸٦۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ خُلُقًا ، وَخُلُقُ الإِيمَانِ الْحَيَاءُ. (ابن ماجه ۴۱۸۱)

(۲۵۸٦۲) حضرت یزید بن طلحہ بن رکانہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر چیز کا کوئی نہ کوئی خلق ہوتا ہے اور ایمان کا خلق حیا ہے۔

(۲۵۸٦۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ مِنَ الْحَيَاءِ ضَعْفًا ، وَإِنَّ مِنْهُ وَقَارًا لِلَّهِ.

(۲۵۸٦۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیا کی ایک قسم کمزوری کا سبب ہے اور ایک قسم اللہ کی طرف سے ملنے والی عزت کا سبب ہے۔

(٤) ما ذكر في الرّحمةِ مِن الثّوابِ

ان روایات کا بیان جو رحم کے ثواب کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۵۸٦٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي قَابُوسَ مَوْلًى لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَان ، ارْحَمُوا من في الأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ. (ابوداؤد ۴۹۰۲۔ ترمذی ۱۹۲۴)

(۲۵۸٦۴) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم فرماتا ہے، تم لوگ زمین میں رہنے والوں پر رحم کھاؤ، آسمان والا بھی تم پر رحم کرے گا۔

(۲۵۸٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ. (مسلم ۱۸۰۹)

(۲۵۸٦۵) حضرت جریر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(۲۵۸٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ.

(۲۵۸٦٦) حضرت جریر ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(۲۵۸۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۷۳۷۶۔ ترمذی ۱۹۲۲)

(۲۵۸۶۷) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۵۸۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ ، قَالَ : مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا ، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا ، فَلَيْسَ مِنَّا. (ابوداؤد ۴۹۰۴۔ احمد ۲/ ۲۲۲)

(۲۵۸۶۸) حضرت عبید اللہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا، پس وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۵۸۶۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ أَبَا الْقَاسِمِ ، صَاحِبَ هَذِهِ الْحُجْرَةِ : لاَ تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إلاَّ مِنْ شَقِيٍّ ، قَالَ شُعْبَةُ : وَجَدْتُه مَكْتُوبًا عِنْدِي. (احمد ۲/ ۳۰۱۔ طیالسی ۲۵۲۹)

(۲۵۸۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ صادق و مصدوق ہیں اور اس حجرے والے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا: رحمت نہیں چھینی جاتی مگر بد بخت سے، حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کو اپنے پاس لکھا ہوا بھی پایا۔

(۲۵۸۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَذْبَحُ الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا ، أَوْ قَالَ : إِنِّي لأَرْحَمُ الشَّاةَ إِذَا ذَبَحْتهَا ، فَقَالَ : إِنَّ الشَّاةَ إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللَّهُ مَرَّتَيْنِ. (بخاری ۳۷۳۔ احمد ۳/ ۴۳۶)

(۲۵۸۷۰) حضرت قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں نے بکری کو ذبح کیا اس حال میں کہ میں نے اس پر بہت رحم کھایا یا یوں عرض کیا: یقیناً میں نے بکری پر بہت رحم کھایا جب میں نے اس کو ذبح کیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اگر تو نے بکری پر رحم کھایا تو اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔ آپ نے دو مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔

(۲۵۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَرْحَم بِرَحْمَةِ الْعُصْفُورِ.

(۲۵۸۷۱) حضرت ابو العلاء بن عبد اللہ بن الشخیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے بھائی حضرت مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رحم کرتا چڑیا پر رحم کرنے سے۔

(۲۵۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ.

(۲۵۸۷۲) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(۲۵۸۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ ارْحَمْ مَنْ فِي الأَرْضِ يَرْحَمْكَ مَنْ فِي السَّمَاءِ.

(۲۵۸۷۳) حضرت ابو عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو زمین والوں پر رحم کر آسمان وا تجھ پر رحم کرے گا۔

(۲۵۸۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :بَلَغَنِي، أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ كَمَا تَرْحَمُونَ تُرْحَمُونَ.

(۲۵۸۷۴) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اُن کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک تورات میں لکھا ہے کہ جیسے تم رحم کرو گے تم پر رحم کیا جائے گا۔

(۲۵۸۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

(۲۵۸۷۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے۔

(۲۵۸۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وعلى بن هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لاَ يَرْحَمُ لاَ يُرْحَمُ.

(۲۵۸۷۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(٥) ما لاَ ينبغِي مِن هجرانِ الرّجلِ أخاه

اس بات کا بیان کہ آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے قطع تعلقی کرے

(۲۵۸۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثٍ ، يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا ، وَخَيْرُهُمَا الَّذِى يَبْدَ بِالسَّلاَمِ. (مسلم ۱۹۸۴۔ ترمذی ۱۹۳۲)

(۲۵۸۷۷) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ و اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔ وہ دونوں آپس میں ملیں تو یہ اُس سے اعراض کرے اور وہ اِس سے اعراض کرے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کر لے۔

(۲۵۸۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَم ، عَنْ إسرَائيل ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ. (بخاری ۲۴۶- ابویعلی ۷۱۶)

(۲۵۸۷۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تک قطع تعلق کرے۔

(۲۵۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَا هِجْرَةَ بَيْنَ الْمُسْلِمَينِ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

(۲۵۸۷۹) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو مسلمانوں کے درمیان تین دن سے زیادہ قطع تعلقی جائز نہیں۔

(۲۵۸۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى الْمَعَافِرِيِّ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ هَاجَرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ ، فَهُوَ فِي النَّارِ إِلَّا أَنْ يَتَدَارَكَهُ اللَّهُ مِنْهُ بِتَوْبَةٍ.

(۲۵۸۸۰) حضرت عامر بن یحییٰ معافری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فضالہ بن عبید نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ ہیں ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بھائی سے تین دن سے زائد قطع تعلقی کرتا ہے تو وہ جہنم میں ہوگا مگر یہ کہ وہ اس بات کا تدارک توبہ کے ذریعہ کرلے۔

(۲۵۸۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:أَلَا لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَهْجُرَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

(بخاری ۶۰۶۵- مسلم ۱۹۸۳)

(۲۵۸۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! تم آپس میں بغض مت رکھو، اور تم حسد مت کرو، اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھرو، اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ اور تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی سے تین دن سے زائد تک قطع تعلقی مت کرے۔

(۲۵۸۸۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَوْسَطَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَحَاسَدُوا ، وَلَا تَبَاغَضُوا ، وَلَا تَقَاطَعُوا ، وَلَا تَدَابَرُوا ، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا.

(ابن ماجه ۳۸۴۹- طیالسی ۵)

(۲۵۸۸۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آپس میں حسد مت کرو، اور نہ ہی قطع تعلقی کرو، اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو، اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

(۲۵۸۸۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لاَ هِجْرَةَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَوْقَ ثَلاَثٍ.

(۲۵۸۸۳) حضرت تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو مسلمانوں کے درمیان تین دن سے زائد قطع تعلقی جائز نہیں ہے۔

(۲۵۸۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ يَجُرُّونَ حَجَرًا فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ قَالُوا : حَجَرُ الأَشِدَّاءِ ، قَالَ : أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدَّ مِنْ هَذَا ؟ الَّذِي يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ فَيَغْلِبُ شَيْطَانُهُ فَيَأْتِيهِ فَيُكَلِّمُهُ. (بزار ۲۰۵۳)

(۲۵۸۸۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند لوگوں کے پاس سے گزرے جو ایک پتھر کھینچ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: بہت زیادہ بھاری پتھر ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ سخت چیز کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ وہ یہ ہے کہ دو بھائیوں کے درمیان قطع تعلقی ہو، پس وہ شیطان پر غالب آ جاتا ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس آتا ہے اور اس سے بات شروع کرتا ہے۔

(۲۵۸۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ.

(۲۵۸۸۵) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد تک قطع تعلقی رکھے۔

(۲۵۸۸٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثٍ. (مسلم ۱۹۸۴۔ ابو داؤد ۴۸۷۸)

(۲۵۸۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد تک قطع تعلقی رکھے۔

(٦) ما ذُكِر فِي الغضبِ مِمّا يقوله الرجل

ان روایات کا بیان جو غصہ کے بارے میں ہیں، اور آدمی غصہ میں کیا کہے

(۲۵۸۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ ؟ قَالَ : الَّذِي لاَ يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ ، قَالَ : لاَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. (مسلم ۲۰۱۴۔ ابو داؤد ۴۷۴۶)

(۲۵۸۸۷) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پہلوان کسے کہتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ شخص جسے بہت سے آدمی بھی نہ پچھاڑ سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ شخص جو غصہ کے وقت

اپنے نفس کو قابو رکھے وہ اصل پہلوان ہے۔

(۲۵۸۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَسِّرُوا ، وَلاَ تُعَسِّرُوا ، قَالَهَا ثَلاَثًا فَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ. (بزار ۱۵۲)

(۲۵۸۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آسانی پیدا کرو، مشکل پیدا مت کرو، یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی، پھر فرمایا: پس جب تجھے غصہ آ جائے تو خاموش ہو جا۔

(۲۵۸۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ مِنْ تَمِيمٍ ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قُلْ لِي قَوْلاً وَأَقِلَّ لَعَلِّي أَعِيهِ ، قَالَ : لاَ تَغْضَبْ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ مِرَارًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ : لاَ تَغْضَبْ. (احمد ۳/ ۴۸۴)

(۲۵۸۸۹) حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ نصیحت کر دیں اور مختصر نصیحت ہو تا کہ میں اس کو محفوظ کر سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو غصہ مت کیا کر، آپ رضی اللہ عنہ نے بار بار اپنا سوال دہرایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار یہی بات ارشاد فرمائی: تو غصہ مت کیا کر۔

(۲۵۸۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. (طبرانی ۲۱۰۴)

(۲۵۸۹۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۵۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ ، قَالَ : اسْتَبَّ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ : الرَّجُلُ : وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ. (مسلم ۲۰۱۵۔ ابوداؤد ۴۷۴۸۱)

(۲۵۸۹۱) حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دوسرے کو سب وشتم کیا پس ان دونوں میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اس کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے۔ وہ کلمہ یہ ہے: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے، پس وہ آدمی کہنے لگا کیا تم مجھے مجنون سمجھتے ہو؟

(۲۵۸۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : اسْتَبَّ رَجُلاَنِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى أَنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا

الْغَضْبَانُ لَذَهَبَ غَضَبُهُ :أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (ابوداؤد ۴۷۴۷۔ ترمذی ۳۴۵۲)

(۲۵۸۹۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دوسرے کو گالیاں دیں، پس ان میں سے ایک کو بہت سخت غصہ آ گیا یہاں تک کہ مجھے خیال آنے لگا کہ کہیں غصہ سے اس کی ناک ہی نہ پھٹ پڑے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ غصہ میں مبتلا شخص اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے، وہ کلمہ یہ ہے: میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو عظیم ذات ہے، شیطان مردود سے۔

(۲۵۸۹۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهَا جَمْرَةٌ تُوقَدُ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ ، أَلَمْ تَرَ إِلَى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ ، فَمَنْ أَحَسَّ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَلْزَقْ بِالأَرْضِ. (بخاری ۲۸۴۲۔ مسلم ۱۲۱)

(۲۵۸۹۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سُنا: تم لوگ غصہ سے بچو۔ بے شک یہ انگارہ ہے جو ابن آدم کے دل میں سلگتا ہے۔ کیا تم غصہ میں مبتلا شخص کی پھولی ہوئی رگیں اور اس کی سرخ آنکھیں نہیں دیکھتے؟ پس جو شخص تھوڑا سا بھی غصہ محسوس کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ زمین پر لیٹ جائے۔

(۲۵۸۹٤) حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. (بخاری ۶۱۱۴۔ مسلم ۱۰۷)

(۲۵۸۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے طاقت ور پہلوان جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ طاقت ور پہلوان تو وہ ہے جو اپنے نفس کو غصہ کے وقت میں قابو رکھے۔

(۲۵۸۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُل ، فَقَالَ :أَوْصِنِي بِكَلِمَةٍ ، وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ ، قَالَ :اجْتَنِبِ الْغَضَبَ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ :اجْتَنِبِ الْغَضَبَ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ :اجْتَنِبِ الْغَضَبَ.

(احمد ۵/ ۴۰۸۔ مالك ۹۰٦)

(۲۵۸۹۵) حضرت حمید بن عبد الرحمٰن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھے چند کلمات کی وصیت فرما دیجئے اور مجھ پر کثرت مت کیجئے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ سے اجتناب کرو، اس نے پھر اپنا سوال دہرایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ سے اجتناب کرو، اس شخص نے پھر اپنا سوال دہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ سے اجتناب کرو۔

(۷) ما قالوا في البرّ وصلة الرّحم

بعض لوگوں نے نیکی اور صلہ رحمی کے بارے میں یوں فرمایا

(۲۵۸۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَن بن عوف عَادَ أَبَا الرَّدَّادِ فَقَالَ : خَيْرُهُمْ وَأَوْصَلُهُمْ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَوْفٍ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :قَالَ اللَّهُ : أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَان ، وَهِيَ الرَّحِمُ ، شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنِ اسْمِي ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ. (ترمذی ۱۹۰۷۔ ابوداؤد ۱۶۹۱)

(۲۵۸۹۶) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے حضرت ابوالرداد ؒ کی عیادت کی اور فرمایا: لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ نے فرمایا! میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں اور یہی رحم ہے میں نے اپنے نام میں سے ایک نام مشتق کر دیا۔ پس جو شخص صلہ رحمی کرے گا تو میں اس کو جوڑ دوں گا اور جو شخص قطع تعلقی کرے گا تو میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

(۲۵۸۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ ، تَقُولُ :مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ. (بخاری ۵۹۸۹۔ مسلم ۱۹۸۱)

(۲۵۸۹۷) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری اللہ کے عرش سے معلق ہے اور یوں کہتی ہے: جو شخص اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا معاملہ کرے گا تو اللہ اس پر مہربانی کرے گا، اور جو قطع تعلقی کرے گا تو اللہ اس سے رحمت کو منقطع کر دے گا۔

(۲۵۸۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَأَتَيْته ، فَلَمَّا نَظَرْت إلَيْهِ عَرَفْت أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّاب ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعْته يَقُولُ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَفْشُوا السَّلاَمَ ، وَصِلُوا الأَرْحَامَ ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. (ترمذی ۲۴۸۵۔ احمد ۵/ ۴۵۱)

(۲۵۸۹۸) حضرت عبداللہ بن سلام ؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، تو لوگ جلدی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، آپ ؓ کہتے ہیں کہ میں بھی آپ ﷺ کے پاس آیا جب میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ بے شک آپ ﷺ کا چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے اور سب سے پہلی بات جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنی وہ یہ تھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، اور صلہ رحمی کرو اور کھانا کھلاؤ، اور رات کو نماز پڑھو، اس حال میں

کہ لوگ سو رہے ہوں۔

(۲۵۸۹۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : وَالَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ، إِنَّ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبًا : ابْنَ آدَمَ ، اتَّقِ رَبَّكَ ، وَابْرَرْ وَالِدَيْكَ ، وَصِلْ رَحِمَكَ ، أَمُدَّ لَكَ فِي عُمْرِكَ ، وَأُيَسِّرْ لَكَ يُسْرَكَ ، وَأَصْرِفْ عَنْكَ عُسْرَكَ.

(۲۵۸۹۹) حضرت ابو مروان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؓ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے بنی اسرائیل کے لیے سمندر کو پھاڑا، تورات میں لکھا ہوا ہے، اے ابن آدم! اپنے رب سے ڈر، اپنے والدین سے نیکی کا معاملہ کر، اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا معاملہ کر، میں تیری عمر میں اضافہ کر دوں گا، اور میں تیرے لیے آسانیاں پیدا کر دوں گا اور میں تیری مشکلوں کو تجھ سے پھیر دوں گا۔

(۲۵۹۰۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَغْرَاءَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنِ اتَّقَى رَبَّهُ وَوَصَلَ رَحِمَهُ نُسِءَ لَهُ فِي عُمْرِهِ ، وَثَرَا مَالُهُ ، وَأَحَبَّهُ أَهْلُهُ. (بخاری ۵۹۸۵)

(۲۵۹۰۰) حضرت مغراء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے رب سے ڈرتا ہو اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا معاملہ کرتا ہو، تو اس کی عمر دراز کر دی جاتی ہے اور اس کے مال میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے گھر والے اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۲۵۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ بِلِسَانٍ لَهُ ذُلَقٍ : إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تُنَادِي بِلِسَانٍ لَهَا ذُلَقٍ : اللَّهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي ، وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي. (طیالسی ۲۲۵۰)

(۲۵۹۰۱) حضرت عبد اللہ بن قارب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ کو ان کی فصیح زبان سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ رشتہ داری اللہ کے عرش سے معلق ہے اور اپنی فصیح زبان سے یوں دعا کرتی ہے۔ اے اللہ! تو مہربانی فرما اس شخص پر جو صلہ رحمی کا معاملہ کرے، اور تو بھی رحمت کو منقطع کر دے اس شخص سے جو قطع تعلقی کا معاملہ کرے۔

(۲۵۹۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : تُوضَعُ الرَّحِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَهَا حُجْنَةٌ كَحُجْنَةِ الْمِغْزَلِ ، تَكَلَّمُ بِأَلْسِنَةٍ طُلَقٍ ذُلَقٍ ، فَتَصِلُ مَنْ وَصَلَهَا ، وَتَقْطَعُ مَنْ قَطَعَهَا. (احمد ۲/ ۱۸۹)

(۲۵۹۰۲) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری کو قیامت کے دن رکھا جائے گا اس حال میں کہ اس کے سر میں لوہا ہوگا جیسا کہ تکلہ کے سر میں لوہا ہوتا ہے اور یہ انتہا کی فصیح زبان سے بات کرے اور کہے گی۔ پس تو بھی مہربانی کر جو مجھے جوڑتا ہے اور تو بھی رحمت کو منقطع کر دے اس شخص پر جو مجھے توڑتا ہے۔

(۲۵۹۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ ، تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، تَقُولُ: يَا رَبِّ قُطِعْتُ ، يَا رَبِّ ظُلِمْتُ ، يَا رَبِّ أُسِيءَ إِلَيَّ. (بخاری ۶۵۔ احمد ۲/ ۲۹۵)

(۲۵۹۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری رحمٰن کی ذات سے مختلط ہے یہ قیامت کے دن آئے گی اور کہے گی۔ اے پروردگار، مجھے توڑا گیا، اے پروردگار! مجھ پر ظلم کیا گیا، اے پروردگار! مجھ سے برا سلوک روا رکھا گیا۔

(۲۵۹۰٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ جَهْمٍ الأَسْلَمِيُّ ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الرَّحِمُ شُجْنَةٌ آخِذَةٌ بِحُجْزَةِ الرَّحْمَنِ تُنَاشِدُ حَقَّهَا فَيَقُولُ :أَلاَ تَرْضِينَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ ، مَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَنِي ، وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَنِي. (طبرانی ۹۷۰)

(۲۵۹۰۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری ایک شاخ کی طرح ہے جو رحمٰن سے التجا کر کے اپنے حق کے بارے میں پکارتی ہے پس یوں کہتی ہے: کیا تو خوش نہیں کہ میں جوڑتی ہوں اس شخص کو جو تجھ سے جڑتا ہے اور میں توڑتی ہوں اس شخص سے جو تجھ سے ٹوٹتا ہے؟ جو شخص تجھ سے جڑتا ہے وہ مجھے بھی جوڑتا ہے، اور جو تجھ سے توڑتا ہے وہ مجھے بھی توڑتا ہے۔

(۲۵۹۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ وَلَيْسَ الْمُوَاصِلُ بِالْمُكَافِءِ ، وَلَكِنَّ الْمُوَاصِلَ الَّذِي إِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا. (احمد ۲/ ۱۹۳۔ ابن حبان ۴۴۵)

(۲۵۹۰۵) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک رشتہ داری اللہ کے عرش سے لٹکتی ہوئی ہے اور صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابری کا معاملہ کرتا ہے۔ لیکن صلہ رحمی کرنے والا تو وہ شخص ہے کہ جب کوئی اس سے رشتہ داری توڑتا ہے تو وہ اس سے جوڑتا ہے۔

(۲۵۹۰٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ زَوْجِ دُرَّةَ ، عَنْ دُرَّةَ ، قَالَتْ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَنْ أَتْقَى النَّاسِ ؟ قَالَ :آمِرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ. (طبرانی ۶۵۷۔ احمد ۶/ ۴۳۲)

(۲۵۹۰۶) حضرت دُرّہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار کون شخص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اُن میں سب سے زیادہ نیکی کا حکم کرنے والا ہو اور برائی سے روکنے والا ہو، اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا معاملہ کرنے والا ہو۔

(۹) ما ذکر فِی برِّ الوالِدینِ

ان روایات کا بیان جو والدین سے نیک سلوک کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۵۹۰۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلاَّ أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ.

(۲۵۹۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی لڑکا اپنے والد کا بدلہ نہیں چکا سکتا، مگر یہ کہ وہ اپنے والد کو غلام پائے پھر اس کو خرید کر آزاد کر دے۔

(۲۵۹۰۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَاسٍ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :الصَّلاَةُ لِمِيقَاتِهَا ، قَالَ :قُلْتُ :ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ :بِرُّ الْوَالِدَيْنِ.

(۲۵۹۰۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا عمل افضل ترین ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین سے نیک سلوک کرنا۔

(۲۵۹۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، فَإِنْ شِئْتَ فَاحْفَظْهُ ، وَإِنْ شِئْتَ فَضَيِّعْهُ. (ترمذی ۱۹۰۰۔ احمد ۵/ ۱۹۶)

(۲۵۹۰۹) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، پس اگر تو چاہے تو اس کی حفاظت کر اور اگر چاہے تو اس کو ضائع کر دے۔

(۲۵۹۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لِلأُمِّ ثُلُثَا الْبِرِّ وَلِلأَبِ الثُّلُثُ.

(۲۵۹۱۰) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ماں کا حصہ اچھے سلوک میں سے دو تہائی کے برابر ہے اور باپ کا ایک تہائی کے برابر ہے۔

(۲۵۹۱۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي سَلاَمَةَ السُّلاَمِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُوصِي امْرَأً بِأُمِّهِ ثَلاَثًا أُوصِي امْرَأً بِأَبِيهِ ، أُوصِي امْرَأً بِمَوْلاَهُ الَّذِي يَلِيهِ ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ أَذًى يُؤْذِيهِ. (احمد ۴/ ۳۱۱۔ طبرانی ۳۱۸۴)

(۲۵۹۱۱) حضرت ابوالسلامہ السلامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کو اپنی ماں سے حسن سلوک کے

بارے میں تین مرتبہ وصیت کی گئی، اور اپنے باپ سے حسن سلوک کے بارے میں وصیت کی گئی، اور اس کو اپنے آقا کے بارے میں وصیت کی گئی اگرچہ وہ اس کو اذیت ہی دیتا ہو۔

(۲۵۹۱۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، نَبِّئْنِي بِأَحَقِّ النَّاسِ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّ ، أُمُّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : أُمُّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : أَبُوكَ.

(مسلم ۱۹۷۴۔ بخاری ۵۹۷۱)

(۲۵۹۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بتلائیے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا کون حقدار ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تیرے باپ کی قسم! تجھے ضرور خبر دی جائے گی، تیری ماں سب سے زیادہ حقدار ہے۔ اس شخص نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں! اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا باپ۔

(۲۵۹۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُمَارَةَ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : إِلَى مَا يَنْتَهِي الْعُقُوقُ ؟ قَالَ : أَنْ تُحَرِّمَهُمَا وَتَهْجُرَهُمَا وَتَحُدَّ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ وَالِدَيْك ، يَا عُمَارَةُ ، كَيْفَ الْبِرُّ لَهُمَا.

(۲۵۹۱۳) حضرت عمارہ ابو سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا: کہ والدین کی نافرمانی کی انتہا کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ کہ تم ان کو محروم کر دو اور ان سے قطع تعلق کر لو اور تم ان دونوں پر غصہ کی نظر ڈالو۔ اے عمارہ! ان کے ساتھ کیسا نیک سلوک ہوا!۔

(۲۵۹۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : يُرْجَى لِلْمُرْهَقِ بِالْبِرِّ الْجَنَّةُ ، وَيُخَافُ عَلَى المتأله بِالْعُقُوقِ النَّارُ.

(۲۵۹۱۴) حضرت یونس بن عبید فرماتے ہیں کہ والدین کی فرماں برداری کرنے والے کے لیے جنت کی امید ہے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے کے لیے جہنم کا خوف ہے۔

(۲۵۹۱۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِرُّ الْوَالِدَيْنِ يُجْزِءُ مِنَ الْجِهَادِ. (بخاری ۳۰۰۴۔ مسلم ۱۹۷۵)

(۲۵۹۱۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین سے نیک سلوک کرنا جہاد کا جز ہے۔

(۲۵۹۱٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ أَبَوَانِ فَيُصْبِحُ وَهُوَ مُحْسِنٌ إِلَيْهِمَا إِلاَّ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ بَابَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَلاَ يُمْسِي وَهُوَ مُسِيءٌ إِلَيْهِمَا إِلاَّ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ بَابَيْنِ مِنَ النَّارِ ، وَلاَ سَخِطَ عَلَيْهِ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَيَرْضَى اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ ،

قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَا ظَالِمَيْنِ ؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَا ظَالِمَيْنِ.

(۲۵۹۱۶) حضرت سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے والدین زندہ ہوں اور وہ صبح کرے ان دونوں سے نیک سلوک کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیتے ہیں اور جو کوئی مسلمان شام کرے ان دونوں سے برا سلوک کرتے ہوئے تو اللہ اس کے لیے جہنم کے دو دروازے کھول دیتے ہیں اور جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اس سے ناراض ہو تو اللہ اس سے راضی نہیں ہوتے یہاں تک کہ وہ اس ناراض کو راضی کرے، راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اگر چہ وہ دونوں ظالم ہوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں! اگر چہ وہ دونوں ظالم ہوں۔

(۲۵۹۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، وَمُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ ، وَلَا مَنَّانٌ.

(۲۵۹۱۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نافرمان ہمیشہ شراب پینے والا، اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۵۹۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: مَا بَرَّ وَالِدَهُ مَنْ شَدَّ الطَّرْفَ إِلَيْهِ.

(۲۵۹۱۸) حضرت معاویہ بن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والد کی طرف سخت نظر سے دیکھا اس نے فرماں برداری نہیں کی۔

(۲۵۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾ قَالَ: إِذَا بَلَغَا مِنَ الْكِبَرِ مَا كَانَ يَلِيَانِ مِنْهُ فِي الصِّغَرِ فَلَا يَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ.

(۲۵۹۱۹) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے اس آیت کا معنی یوں بیان کیا، آیت ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾ جب وہ دونوں بڑھاپے کو کہ وہ حرکتیں کرنے لگیں جو یہ بچپن میں کیا کرتا تھا تو یہ ان دونوں کو اُف مت کہے۔

(۲۵۹۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْت: يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ مَعَكَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ: فَقَالَ: أُمُّكَ حَيَّةٌ ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ: الْزَمْ رِجْلَيْهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ. (ابن ماجه ۲۷۸۱۔ حاكم ۱۵۱)

(۲۵۹۲۰) حضرت محمد بن طلحہ بن معاویہ بن جاھمۃ السلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے فرمایا: کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ان کے پاؤں کو لازم پکڑ لو (خدمت کرو) پس وہاں جنت ہے۔

(۲۵۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾ قَالَ : لَا تَمْنَعْهُمَا شَيْئًا أَرَادَاهُ ، أَوْ قَالَ : أَحَبَّاهُ.

(۲۵۹۲۱) حضرت ھشام بن عروہ ریشید فرماتے ہیں کہ اُن کے والد حضرت عروہ بن زبیر ریشید نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی۔ آیت ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾ ترجمہ: تم ان دونوں کو ''اُف'' تک مت کہو، فرمایا: اس کا مطلب ہے جب وہ دونوں کسی کام کے کرنے کا ارادہ کریں یا کوئی ان کو کوئی چیز پسند ہو تو ان دونوں کو روکو مت۔

(۲۵۹۲۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ : قِيلَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَا حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ ؟ قَالَ : لَوْ خَرَجْت مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ مَا أَدَّيْت حَقَّهُمَا قَالَ شُعْبَةُ : وَإِنَّمَا حَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنِ الْحَكَمِ.

(۲۵۹۲۲) حضرت میمون بن ابی شبیب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اولاد پر والد کا کیا حق ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم ان کے لیے اپنے گھر والوں سے اور اپنے مال سے نکل جاؤ تب بھی تم نے ان کا حق ادا نہیں کیا۔ حضرت شعبہ ریشید فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت منصور بن زاذان ریشید نے حضت حکم ریشید سے بھی نقل کی ہے۔

(۲۵۹۲۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ ، عَنْ جَابَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ ، وَلَا مَنَّانٌ. (نسائی ۵۱۸۲۔ احمد ۲/ ۲۰۱)

(۲۵۹۲۳) حضرت عبداللہ بن عمرو ریشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نافرمان، ہمیشہ شراب پینے والا اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

(۹) باب ما جاءَ فِي حقِّ الولدِ على والِدِهِ

والد پر بچہ کے حق کا بیان

(۲۵۹۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَحِمَ اللَّهُ وَالِدًا أَعَانَ وَلَدَهُ عَلَى بِرِّهِ.

(۲۵۹۲۴) امام شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اس والد پر رحم فرمائیں جو اپنے بچے کی نیکی کرنے میں مدد کرے۔

(۱۰) ما جاء فِي حقِّ الجوارِ

ان روایات کا بیان جو پڑوسی کے حق کے بارے میں منقول ہیں

(۲۵۹۲۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ. (بخاری ۶۰۱۴۔ مسلم ۲۰۲۵)

(۲۵۹۲۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ اس کو وراثت میں حقدار بنا دیں گے۔

(۲۵۹۲۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ :إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِي بِالْجَارِ حَتَّى حسبنا ، أَوْ رَأَيْنَا ، أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ. (احمد ۲/ ۱۶۰)

(۲۵۹۲۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑوسی کے متعلق وصیت فرما رہے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا یا ہماری یہ رائے ہوئی کہ عنقریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو وراثت میں حقدار بنا دیں گے۔

(۲۵۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِي جَارَهُ. (بخاری ۶۰۱۸۔ مسلم ۶۸)

(۲۵۹۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف مت پہنچائے۔

(۲۵۹۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : آذَانِي جَارِي ، فَقَالَ : اصْبِرْ ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ :آذَانِي جَارِي ، فَقَالَ :اصْبِرْ ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ :آذَانِي جَارِي ، فَقَالَ :اعْمَدْ إِلَى مَتَاعِكَ فَاقْذِفْهُ فِي السِّكَّةِ ، فَإِذَا مَرَّ بِكَ أَحَدٌ فَقُلْ :آذَانِي جَارِي ، فَتَحِقُّ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ ، أَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ. (بخاری ۱۲۵۔ طبرانی ۳۵۶)

(۲۵۹۲۸) حضرت محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: میرے پڑوسی نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کرو۔ پھر وہ دوسری مرتبہ آیا اور کہنے لگا! میرے پڑوسی نے مجھے

تکلیف پہنچائی، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: صبر کرو، پھر وہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا! میرے پڑوسی نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اپنا سامان گلی میں پھینک دو، اور جب تمہارے پاس سے کوئی بھی شخص گزرے تو اس کو کہو! میرے پڑوسی نے مجھے تکلیف پہنچائی، پس اس پر لعنت ہوگی یا یوں فرمایا: اس پر لعنت واجب ہو جائے گی۔

(۲۵۹۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَوْصَانِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوَرِّثُهُ. (ابن ماجه ۳۶۷۴۔ احمد ۲/ ۲۵۹)

(۲۵۹۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کی یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ آپ ﷺ اس کو وارث قرار دے دیں گے۔

(۲۵۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ سُوءٍ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ ، فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ. (بخاری ۱۱۷۔ ابن حبان ۱۰۳۳)

(۲۵۹۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا فرمائی! اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رہنے کے گھر میں برے پڑوسی سے، اس لیے کہ گاؤں کا پڑوسی بدلتا رہتا ہے۔

(۲۵۹۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا هُوَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. (ابویعلی ۴۲۳۶)

(۲۵۹۳۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کامل مومن نہیں ہے جس کا پڑوسی اس کی تکالیف سے محفوظ نہ ہو۔

(۲۵۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ قَلِيلَ مَنْ آذَى الْجَارَ. (طبرانی ۲۳)

(۲۵۹۳۲) حضرت عبدہ بن ابی لبابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا تھوڑا سا ایمان بھی نہیں جو پڑوسی کو تکلیف پہنچائے۔

(۲۵۹۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ :كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَصُومُ ، فَكَانَ يَجْعَلُ لِسُحُورِهِ قُرْصًا فَجَائَتِ الشَّاةُ فَأَخَذَتِ الْقُرْصَ ، فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَفَكَّتْ لِحْيَيِ الشَّاةِ فَأَخَذَتِ الْقُرْصَ ، فَثَغَتِ الشَّاةُ فَقَالَ :الرَّجُلُ :مَا يُدْرِيك مَا بَلَغَ ثُغَاهَا مِنْ أَذَى جَارِك.

(۲۵۹۳۳) حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی سحری کے لیے روٹی کا ایک ٹکڑا رکھتا تھا۔

پس بکری آئی اور اس نے روٹی کا ٹکڑا لے لیا، اتنے میں اس کی بیوی نے کھڑے ہو کر اس سے محلّہ دار کی بکری کو باندھ دیا اور اس سے روٹی کا ٹکڑا لے لیا، تو بکری نے چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ اس آدمی نے کہا: کیا تو جانتی ہے کہ اس کی چیخنے سے بھی پڑوسی کو تکلیف پہنچے گی؟

(۲۵۹۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي جَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يُرْمِي بِالأَرْجَامِ وَالْجِيَفِ فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، أَيُّ مُجَاوَرَةٍ هَذِهِ ؟. (ابن سعد ۲۰۱)

(۲۵۹۳۴) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی نے بتلایا: کہ وہ مردار اور پتھر پھینکا کرتا تھا؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہِ قریش! یہ کیسی ہمسائیگی ہے؟

(۱۱) ما جاءَ فِي اصطِناعِ المعروفِ

ان روایات کا بیان جو نیکی کرنے کے بارے میں منقول ہیں

(۲۵۹۳٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ. (احمد ۵/ ۳۹۷)

(۲۵۹۳۵) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۵۹۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

(۲۵۹۳۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۵۹۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الإِيمَانِ بِاللَّهِ مُدَارَاةُ النَّاسِ ، وَلَنْ يَهْلِكَ رَجُلٌ بَعْدَ مَشُورَةٍ ، وَأَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الآخِرَةِ. (بیهقی ۱۰۹)

(۲۵۹۳۷) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پر ایمان لانے کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے میل ملاپ کرنا ہے، اور آدمی ہرگز ہلاک نہیں ہوتا مشورے کے بعد، اور جو دنیا میں بھلائی والے لوگ ہیں وہی آخرت میں بھلائی والے ہیں۔

(۲۵۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الآخِرَةِ ، وَأَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الآخِرَةِ.

(۲۵۹۳۸) حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں بھلائی والے وہی آخرت میں بھلائی والے ہوں گے اور دنیا میں برے لوگ آخرت میں برائی والے ہوں گے۔

(۲۵۹۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَنْ صَنَعَ مَعْرُوفًا إِلَى غَنِيٍّ وَفَقِيرٍ ، فَهُوَ صَدَقَةٌ.

(۲۵۹۳۹) حضرت عثمان بن اسود ریٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی امیر یا فقیر سے بھلائی کا معاملہ کرتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

(۲۵۹٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ. (بخاری ۲۳۱۔ احمد ۴/ ۳۰۷)

(۲۵۹۴۰) حضرت عبداللہ بن یزید ریٹھیڈ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۵۹٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ الأَزْدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ الْبُصْرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ. (بخاری ۶۰۲۱۔ ترمذی ۱۹۷۰)

(۲۵۹۴۱) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۵۹٤٢) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

(۲۵۹۴۲) حضرت زر ریٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر بھلائی صدقہ ہے۔

(۱۲) فِي الْعَطْفِ عَلَى الْبَنَاتِ

لڑکیوں پر نرمی کرنے کا بیان

(۲۵۹٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ عَالَ ثَلاَثَ بَنَاتٍ يَكْفِيهِنَّ وَيَرْحَمُهُنَّ وَيَرْفِقُ بِهِنَّ ، فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ ، أَوْ قَالَ : مَعِي فِي الْجَنَّةِ. (احمد ۳/ ۳۰۳۔ ابویعلی ۲۲۰۷)

(۲۵۹۴۳) حضرت جابر بن عبداللہ ریٹھیڈ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین لڑکیوں کی پرورش کرے اور ان کی کفایت کرے اور ان پر رحم کرے اور ان کے ساتھ نرمی والا معاملہ کرے تو وہ شخص جنت میں ہوگا یا یوں فرمایا: کہ وہ شخص جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(۲۵۹٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ وُلِدَتْ لَهُ ابْنَةٌ فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا ، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا ، يَعْنِي الذُّكُورَ ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ. (ابوداؤد ۵۱۰۳۔ حاکم ۱۷۷)

(۲۵۹۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی نہ اس نے

اسے زندہ در گور کیا اور نہ ہی اس کو ذلیل کیا اور نہ اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔

(٢٥٩٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ لَهُ ابْنَتَانِ ، أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ - يَعْنِي كَالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. (مسلم ۲۰۲۷۔ ترمذی ۱۹۱۴)

(۲۵۹۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور یہ ان دونوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے جب تک وہ اس کی صحبت میں رہیں تو میں اور وہ شخص قیامت میں اس طرح ہوں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت اور درمیانی انگلی کو ساتھ ملایا۔

(٢٥٩٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعد ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَدْرَكَتْ لَهُ ابْنَتَانِ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ ، أَوْ صَحِبَهُمَا ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِهِمَا.

(ابن ماجه ۳۶۷۰۔ احمد ۱/ ۲۳۵)

(۲۵۹۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان دونوں سے اچھا برتاؤ کرے، جب تک یہ دونوں اس کی صحبت میں ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(٢٥٩٤٧) حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُكْمِلٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْمُعَاوِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ لأَحَدِكُمْ ثَلاَثُ بَنَاتٍ ، أَوْ ثَلاَثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(۲۵۹۴۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں، پھر وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(٢٥٩٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بن أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هَكَذَا وَضَمَّ إِصْبَعَيْهِ. (مسلم ۲۰۲۷۔ ترمذی ۱۹۱۴)

(۲۵۹۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو بچیوں کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ دونوں بالغ ہو گئیں وہ شخص قیامت کے دن آئے گا اس حال میں کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔

(٢٥٩٤٩) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَبْهَانَ ،

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَانَ لَهُ ثَلاَثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهِنَّ وَسَرَّائِهِنَّ وَضَرَّائِهِنَّ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِیَّاهُنَّ ، قَالَ رَجُلٌ :واثنتان ؟ قَالَ :وَاثْنَتَانِ ، قَالَ رَجُلٌ : وَوَاحِدَةٌ ؟ قَالَ :وَوَاحِدَةٌ. (احمد ۲/ ۳۳۵۔ حاکم ۱۷۶)

(۲۵۹۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی خوشی غمی پر صبر کرے تو یہ بیٹیاں اس کو اللہ کی رحمت کے فضل سے جنت میں داخل کروائیں گی تو ایک آدمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اور اگر دو بیٹیاں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو ہوں تب بھی، اس آدمی نے کہا: اگر ایک ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک ہو تب بھی۔

(۱۳) ما قالوا فِی التّصبّحِ نومة الضّحی ، وما جاء فِیها

جن لوگوں نے صبح کے وقت سونے کو نومة الضحٰی کہا، اور اس بارے میں جو روایات منقول ہیں

(۲۵۹۵۰) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَیْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَیْلَى ، قَالَ :مَرَّ بِی عَمْرُو بْنُ بُلَیْلٍ وَأَنَا مُتَصَبِّحٌ فِی النَّخْلِ فَحَرَّكَنِی بِرِجْلِهِ فَقَالَ :أَتَرْقُدُ فِی السَّاعَةِ الَّتِی یَنْتَشِرُ فِیهَا عِبَادُ اللهِ.

(۲۵۹۵۰) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن بلیل رحمہ اللہ میرے پاس سے گزرے اور میں کھجور کے باغ میں صبح کے وقت سو رہا تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنے پاؤں سے مجھے ہلایا اور فرمایا: کیا تم اس وقت میں سو رہے ہو جس میں اللہ کے بندے منتشر ہوتے ہیں؟

(۲۵۹۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : كَانَ الزُّبَیْرُ یَنْهَى بَنِیهِ عَنِ التَّصَبُّحِ ، قَالَ :وَقَالَ عُرْوَةُ :إِنِّی لأَسْمَعُ بِالرَّجُلِ یَتَصَبَّحُ فَأَزْهَدُ فِیهِ.

(۲۵۹۵۱) حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت زبیر رحمہ اللہ اپنے بیٹوں کو صبح کے وقت سونے سے روکتے تھے اور حضرت عروہ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک میں نے ایک آدمی کے بارے سنا جو صبح سوتا تھا کہ آپ رحمہ اللہ اس کو حقیر سمجھتے تھے۔

(۲۵۹۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ یَحْیَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَرُّوخَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللهِ ، أَنَّهُ مَرَّ بِابْنٍ لَهُ قد تَصَبَّحَ ، فَذَكَرَ أَنَّهُ قَفَده ، وَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ.

(۲۵۹۵۲) حضرت عبد اللہ بن فروخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ اپنے بیٹے کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ صبح کے وقت سو رہا تھا انہوں نے اس کے سر پر چپت لگائی اور اس کو سونے سے منع کیا۔

(۲۵۹۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِی سُفْیَانَ ، قَالَ :الْتَقَى ابْنُ الزُّبَیْرِ وَعُبَیْدُ بْنُ عُمَیْرٍ فَتَذَاكَرَا شَیْئًا فَقَالَ لَهُ الآخَرُ :أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الأَرْضَ تَعِجُّ إِلَى رَبِّهَا مِنْ نَوْمَةِ عُلَمَائِهَا.

(۲۵۹۵۳) حضرت ابوسفیان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر ؒ اور حضرت عبید بن عمیر ؒ آپس میں ملے اور آپس میں کچھ مذاکرہ کیا، پھر دوسرے نے ان کو کہا، کیا تم جانتے ہو کہ زمین اپنے رب کو چیخ کر علماء کی نیند کے بارے میں بتلاتی ہے۔

(۲۵۹۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ الزُّبَيْرُ :إِنِّي لأَزْهَدُ فِي الرَّجُلِ يَتَصَبَّحُ.

(۲۵۹۵۴) حضرت عروہ بن زبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں صبح سونے والے شخص کو حقیر سمجھتا ہوں۔

(۲۵۹۵۵) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ سَالِمٌ لاَ يَتَصَبَّحُ، وَكَانَ يَقِيلُ.

(۲۵۹۵۵) حضرت عبید اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سالم ؒ صبح نہیں سوتے تھے اور بہت کم نیند کرتے تھے۔

(۲۵۹۵٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ.

(۲۵۹۵۶) حضرت عبید اللہ سے مذکورہ حدیث اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

(۲۵۹۵۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ مِثْلَهُ.

(۲۵۹۵۷) حضرت مکحول ؒ سے بھی مذکورہ حدیث منقول ہے۔

(١٤) من رخّص فِي التّصبّحِ

جن لوگوں نے صبح کے سونے کی رخصت دی

(۲۵۹۵۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تَصَبَّحُ.

(۲۵۹۵۸) حضرت قاسم ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ صبح کے وقت سوتی تھیں۔

(۲۵۹۵۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشَّمَّاسِ ، قَالَ :أَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَوَجَدْتها نَائِمَةً - يَعْنِي بَعْدَ الصُّبْحِ.

(۲۵۹۵۹) حضرت عبد اللہ بن شماس ؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ ؓ کے پاس آیا تو میں نے ان کو سویا ہوا پایا صبح کی نماز کے بعد۔

(۲۵۹٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَامَتْ نَوْمَةَ الضُّحَى.

(۲۵۹۶۰) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جب سورج طلوع ہو جاتا تو حضرت عائشہ ؓ صبح کی نیند سو جاتیں۔

(۲۵۹٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ :أَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَوَجَدْته نَائِمًا نَوْمَةَ الضُّحَى.

(۲۵۹۶۱) حضرت عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر ؒ کے پاس آیا تو میں نے ان کو صبح کی نیند کرتے ہوئے پایا۔

(۲۵۹۶۲) قَالَ :قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ بحَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَتَصَبَّحُ.

(۲۵۹۶۲) حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ صبح کے وقت سویا کرتے تھے۔

(۲۵۹۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ ، قَالَ :غَدَا عُمَرُ عَلَى صُهَيْبٍ فَوَجَدَهُ مُتَصَبِّحًا ، فَقَعَدَ حَتَّى اسْتَيْقَظَ ، فَقَالَ صُهَيْبٌ :أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَاعِدٌ عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَصُهَيْبٌ نَاعِمٌ مُتَصَبِّحٌ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :مَا كُنْت أُحِبُّ أَنْ تَدَعَ نَوْمَةً تَرْفُقُ بِكَ .

(۲۵۹۶۳) حضرت ابو یزید مدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت صہیب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس صبح کے وقت آئے تو انہیں صبح کے وقت سویا ہوا پایا۔ آپ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو گئے تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں اور صہیب ہے کہ وہ صبح کی نیند سویا ہوا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں نے یہ بات پسند نہیں کی کہ میں تمہیں میٹھی نیند سے اٹھاؤں۔

(۱۵) فِي الرَّجلِ يؤدِّب امرأته

اس آدمی کا بیان جو اپنی بیوی کو ادب سکھلاتا ہو

(۲۵۹٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ الزُّبَيْرُ شَدِيدًا عَلَى النِّسَاءِ ، وَكَانَ يُكَسِّرُ عَلَيْهِنَّ عِيدَانَ الْمَشَاجِبِ.

(۲۵۹۶۴) حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ عورتوں پر بہت سخت تھے، اور ان پر کپڑے سکھانے والی لکڑیاں توڑتے تھے۔

(۲۵۹٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ النِّسَاءَ وَالْخَدَمَ.

(۲۵۹۶۵) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں اور خادموں کو مارا کرتے تھے۔

(۲۵۹٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لاَ تَضْرِبْ خَادِمَكَ وَاضْرِبِ امْرَأَتَكَ وَوَلَدَكَ.

(۲۵۹۶۶) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے خادم کو مت مارو، اپنی بیوی اور بچوں کو مار لیا کرو۔

(۲۵۹٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّ رِجَالاً نُهُوا عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ ، وَقِيلَ :لَنْ يَضْرِبَ خِيَارُكُمْ ، قَالَ الْقَاسِمُ :وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَهُمْ كَانَ لاَ يَضْرِبُ.

(ابوداؤد ۲۱۳۹۔ بیہقی ۳۰۴)

(۲۵۹۶۷) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمیوں کو عورتوں کے مارنے سے منع کیا گیا اور کہا گیا: تمہارے بہترین لوگ ہرگز نہیں مارتے، حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے بہترین تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مارتے تھے۔

(۲۵۹٦۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا لَهُ ، وَلاَ امْرَأَةً ، وَلاَ ضَرَبَ شَيْئًا بِيَدِهِ. (مسلم ۱۸۱۴۔ ابوداؤد ۴۷۵۳)

(۲۵۹٦۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کبھی کسی خادم کو مارا اور نہ ہی کسی عورت کو، اور اپنے ہاتھ سے بھی نہیں مارا۔

(۲۵۹٦۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَيَّتَكَ.

(۲۵۹٦۹) حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہرگز اپنی بیویوں کو اپنی باندیوں کی طرح مت مارو۔

(۲۵۹۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ عَمَّارٌ :مَنْ ضَرَبَ عَبْدَهُ ظَالِمًا أُقِيدَ مِنْهُ.

(۲۵۹۷۰) حضرت میمون بن ابی شبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے غلام کو ظلماً مارا تو اس وجہ سے اس کو بیڑیاں پہنائی جائیں گی۔

(۲۵۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ ، قَالَ :خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُمْ فِيهِنَّ فَقَالَ : إِلاَمَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الأَمَةِ ، ولَعَلَّهُ أَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ. (بخاری ۴۹۴۲۔ مسلم ۲۱۹۱)

(۲۵۹۷۱) حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر عورتوں کا ذکر فرمایا اور ان کے بارے میں وعظ ونصیحت فرمائی، اور فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنی بیوی کو باندیوں کی طرح مارے اور پھر شاید دن کے آخری حصہ میں اس سے ہمبستری کرے۔

(۱٦) ما جاءَ فِي ذِي الوجهينِ

ان روایات کا بیان جو دو چہروں والے کے بارے میں منقول ہیں

(۲۵۹۷۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ. (ابو داؤد ۴۸۴۰۔ دارمی ۲۷۶۴)

(۲۵۹۷۲) حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دنیا میں دو چہرے ہوں گے تو قیامت کے دن اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

(۲۵۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ :لِمَ ؟ فَقَالَ :إِنَّهُ ذُو وَجْهَيْنِ.

(۲۵۹۷۳) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ سلام کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک وہ دو رخا شخص ہے۔

(۲۵۹۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذُو الْوَجْهَيْنِ. (بخاری ۶۰۵۸۔ ترمذی ۲۰۲۵)

(۲۵۹۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تو قیامت کے دن اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے بدترین شخص دو چہرے والوں کو پائے گا۔

(۲۵۹۷٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :قَالَ لُقْمَنُ ذُو الْوَجْهَيْنِ لاَ يَكُونَ عِنْدَ اللهِ أَمِيناً. (بخاری ۳۱۳۔ احمد ۲/ ۳۶۵)

(۲۵۹۷۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان نے ارشاد فرمایا: دو چہرے والا شخص اللہ کے نزدیک امانت دار نہیں ہوگا۔

(۲۵۹۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَسْمَاءَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ :إِنَّ ذَا اللِّسَانَيْنِ لَهُ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (طبرانی ۹۱۶۸)

(۲۵۹۷۶) حضرت مالک بن اسماء بن خارجہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سُنا: بے شک دو زبانوں والے کی قیامت کے دن آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

(۱۷) كيف يتمخّط الرّجل وبأيّ يديه

آدمی ناک کیسے صاف کرے اور کون سے ہاتھ سے صاف کرے؟

(۲۵۹۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :رَآنِي إِبْرَاهِيمُ وَأَنَا أَتَمَخَّطُ بِيَمِينِي فَنَهَانِي وَقَالَ : عَلَيْكَ بِيَسَارِكَ ، وَلاَ تَعْتَادَنَّ تَمْتَخِطُ بِيَمِينِكَ.

(۲۵۹۷۷) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے داہنے ہاتھ سے ناک صاف کر رہا تھا، تو آپ رحمہ اللہ نے مجھے منع فرمایا: اور فرمایا: تم پر بایاں ہاتھ لازم ہے اور تم دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنے کی عادت مت بناؤ۔

(۲۵۹۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامِهِ وَصَلاَتِهِ، وَكَانَتْ شِمَالُهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ. (بخاری ۱۶۸۔ مسلم ۶۶)

(۲۵۹۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا داہنا ہاتھ کھانے اور نماز کے لیے اور بایاں ہاتھ ان کے علاوہ کاموں کے لیے تھا۔

(۲۵۹۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُسَافِرٍ ، عَنْ رُزَيْقِ بْنِ سَوَّارٍ ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ امْتَخَطَ بِيَمِينِهِ.

(۲۵۹۷۹) حضرت رُزیق بن سوار ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے داہنے ہاتھ سے ناک صاف کی۔

(۲۵۹۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَمْتَخِطَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ.

(۲۵۹۸۰) حضرت اعمش ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرے۔

(۲۵۹۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْحَكَمِ أَبِي مُعَاذٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَتَمَخَّطُ بِيَمِينِهِ.

(۲۵۹۸۱) حضرت حکم ابو المعاذ ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ریٹیلیہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ سے ناک صاف کی۔

(۱۸) ما قالوا فِي الرّجلِ أحقّ بِصدرِ دابّتِهِ وفِراشِهِ

بعض لوگوں نے کہا کہ آدمی اپنی سواری کے سینہ کا اور اپنے بستر کا زیادہ حق دار ہے

(۲۵۹۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ.

(۲۵۹۸۲) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے جانور کے سینہ پر سوار ہونے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۵۹۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ وَإِذَا رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

(مسلم ۱۷۱۵۔ ابو داؤد ۴۸۱۹)

(۲۵۹۸۳) حضرت ابو سعد ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے جانور کے سینہ پر سوار ہونے کا زیادہ حق دار ہے اور جب وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر واپس لوٹے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۵۹۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ:الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ وَفِرَاشِهِ.

(۲۵۹۸۴) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا جاتا تھا: کہ آدمی اپنے جانور کے سینہ پر سوار ہونے کا اور اپنے بستر کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۵۹۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ ، عَنْ سُفْيَانَ الْعَطَّارِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ مُرْتَدِفًا خَلْفَ رَجُلٍ ، قَالَ :وَكَانَ يَقُولُ :صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِمُقَدَّمِهَا.

(۲۵۹۸۵) حضرت سفیان عطار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ ایک آدمی کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے۔ سواری والا آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔

(۲۵۹۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ ، الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ :وَالرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ فِرَاشِهِ.

(۲۵۹۸٦) حضرت عیسیٰ بن عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے جانور کے سینہ پر سوار ہونے کا زیادہ حقدار ہے، اور آدمی اپنے بستر کا زیادہ حقدار ہے۔

(۲۵۹۸۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شَهِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا ، فَقَالَ له رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَبُّ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا ، قَالَ :فَقَالَ مُعَاذٌ :فَهِيَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللهِ ، فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَرْدَفَ مُعَاذًا.

(ترمذی ۲۷۷۳۔ ابوداؤد ۲۵٦۵)

(۲۵۹۸۷) حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری کا جانور لائے، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر سوار کریں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جانور کا مالک اس کے سینہ پر سوار ہونے کا زیادہ حقدار ہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہو گئے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

(۱۹) مَنْ كَانَ لاَ يُحْفِي شَارِبَهُ

جو لوگ اپنی مونچھیں نہیں کترواتے تھے

(۲۵۹۸۸) حَدَّثَنَا شَبَابَة ، قَالَ:حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ:رَأَيْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلاَلٍ وَالْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ، وَعَطَاءً وَبَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ لاَ يُحْفُونَ شَوَارِبَهُمْ.

(۲۵۹۸۸) حضرت سلیمان بن مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حمید بن ہلال، حضرت حسن رحمہ اللہ، حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ، حضرت عطاء رحمہ اللہ، اور حضرت بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو دیکھا یہ سب حضرات اپنی مونچھیں نہیں کترواتے تھے۔

(۲۵۹۸۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَسَالِمًا وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَجَعْفَرَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ لاَ يُحْفُونَ شَوَارِبَهُمْ جِدًّا ، يَأْخُذُونَ مِنْهَا أَخْذًا حَسَنًا.

(۲۵۹۸۹) حضرت محمد بن ہلال ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ویشید، حضرت عمر بن عبد العزیز، حضرت سالم ویشید، حضرت عروہ بن زبیر ویشید، حضرت جعفر بن زبیر، حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ویشید، اور حضرت ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ھشام ویشید کو دیکھا یہ سب حضرات اپنی مونچھوں کو مبالغے سے نہیں کترواتے تھے اور ان کو خوبصورتی سے سنوار لیتے تھے۔

(۲۵۹۹۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعِرَاكِ بن مَالِكٍ : مِثْلَه.

(۲۵۹۹۰) حضرت نافع بن جبیر ویشید اور حضرت عراک بن مالک سے بھی مذکورہ حدیث اس سند سے منقول ہے۔

(۲۰) مَا قَالُوا فِي الأَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

بعض لوگوں نے داڑھی چھانٹنے کے بارے میں یوں کہا

(۲۵۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ.

(۲۵۹۹۱) حضرت سماک بن یزید ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی کے اس حصہ سے بال اتارتے تھے جو حصہ ان کے چہرہ سے ملا ہوا تھا۔

(۲۵۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَيُّوبَ مِنْ وَلَدِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقُبْضَةِ.

(۲۵۹۹۲) حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی کو مُٹھی میں پکڑتے تھے، پھر جو حصہ مٹھی سے زائد ہوتا اس کو کاٹ دیتے۔

(۲۵۹۹۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يُعْفُوا اللِّحْيَةَ إِلاَّ فِي حَجٍّ ، أَوْ عُمْرَةٍ ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَأْخُذُ مِنْ عَارِضِ لِحْيَتِهِ.

(۲۵۹۹۳) حضرت منصور ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح ویشید کو فرماتے ہوئے سنا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پسند کرتے تھے کہ وہ اپنی داڑھیوں کو بڑھائیں سوائے حج یا عمرے میں، اور حضرت ابراہیم ویشید اپنے داڑھی کے کنارے چھانٹ لیتے تھے۔

(۲۵۹۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ ، وَلاَ يُوجِبُهُ.

(۲۵۹۹۴) حضرت ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ اپنی داڑھی کو چھانٹ لیتے تھے اور وہ اس میں رعایت نہیں کرتے تھے۔

(۲۵۹۹۵) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانُوا يُرَخِّصُونَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْقُبْضَةِ مِنَ اللِّحْيَةِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهَا.

(۲۵۹۹۵) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم ایک قبضہ سے زیادہ داڑھی میں رخصت دیتے تھے کہ اس کو چھانٹ لیا جائے۔

(۲۵۹۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ إِذَا حَلَقَ رَأْسَهُ أَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ وَشَارِبِهِ.

(۲۵۹۹۶) حضرت افلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ جب اپنا سر منڈواتے تو اپنی داڑھی اور مونچھ کو بھی چھانٹ لیتے تھے۔

(۲۵۹۹۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مَا فَوْقَ الْقُبْضَةِ ، وَقَالَ وَكِيعٌ :مَا جَازَ الْقُبْضَةَ.

(۲۵۹۹۷) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک قبضہ سے زائد داڑھی کو چھانٹ لیتے تھے اور حضرت وکیع رحمہ اللہ نے یہ الفاظ بیان فرمائے کہ جب داڑھی قبضہ سے تجاوز کر جاتی تو اس کو چھانٹ لیتے۔

(۲۵۹۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ جَابِرٌ :لاَ نَأْخُذُ مِنْ طُولِهَا إلاَّ فِي حَجٍّ ، أَوْ عُمْرَةٍ.

(۲۵۹۹۸) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم داڑھی کی لمبائی کو سوائے حج یا عمرے کے نہیں چھانٹتے تھے۔

(۲۵۹۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مَا جَازَ الْقُبْضَةَ.

(۲۵۹۹۹) حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی داڑھی جب ایک قبضہ سے تجاوز کر جاتی تو وہ اس کو چھانٹ لیتے تھے۔

(۲۶۰۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِينَ فَقَالاَ :لاَ بَأْسَ بِهِ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ طُولِ لِحْيَتِك.

(۲۶۰۰۰) حضرت ابو ھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ دونوں حضرات سے اس بارے میں پوچھا: تو ان دونوں حضرات رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اپنی داڑھی کی لمبائی کو چھانٹ لو۔

(۲۶۰۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يُبَطِّنُونَ لِحَاهُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنْ عَوَارِضِهَا.

(۲۶۰۰۱) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم ٹھوڑی کے نیچے کے بال چھانٹ لیتے تھے اور داڑھی کے کناروں کے بال بھی چھانٹتے تھے۔

(۳۱) مَا قَالُوا فِي التَّحْذِيفِ

بعض لوگوں نے داڑھی برابر کرنے اور اس کے کناروں کے بال چھانٹنے کے بارے میں یوں کہا

(۲۶۰۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَحَذَّفَ كِلْ أَو كِرد يَرْكُوش.

(۲۶۰۰۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے داڑھی کے کناروں کو کاٹنے اور برابر کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۳۲) مَا يُؤْمَرُ بِهِ الرَّجُلُ مِنْ إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ وَالأَخْذِ مِنَ الشَّارِبِ

ان روایات کا بیان جن میں آدمی کو داڑھی بڑھانے اور مونچھ کے چھانٹنے کا حکم دیا گیا

(۲۶۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحَى. (بخاری ۵۸۹۳۔ مسلم ۲۲۲)

(۲۶۰۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کاٹنے میں مبالغہ کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

(۲۶۰۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ. (ترمذی ۲۷۶۱)

(۲۶۰۰۴) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی مونچھ کو نہ چھانٹے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۶۰۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ الْحَاطِبِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ.

(۲۶۰۰۵) حضرت عثمان حاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو مونچھیں کاٹنے میں مبالغہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۶۰۰۶) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ قَدْ جَزَّ شَارِبَهُ كَأَنَّهُ قَدْ حَلَقَهُ.

(۲۶۰۰۶) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تحقیق انہوں نے اپنی مونچھ کو کاٹا اور بالکل مونڈ دیا۔

(۲۶۰۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يُحْفِيَانِ شَوَارِبَهُمَا.

(۲۶۰۰۷) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات اپنی مونچھوں کو مبالغہ کے ساتھ کاٹتے تھے۔

(۲۶۰۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ يُحْفِي شَارِبَهُ.

(۲۶۰۰۸) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو مونچھ کاٹنے میں مبالغہ کرتے

ہوئے دیکھا۔

(۲٦٠٠٩) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَرَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ ، وَابْنَ عُمَرَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَأَبَا أُسَيْدَ يُنْهِكُونَ شَوَارِبَهُمَا أَخَا الْحَلْقِ.

(۲٦٠٠٩) حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ اور جندب ابو سید رضی اللہ عنہ کو دیکھا یہ سب حضرات اپنی مونچھوں کو بالکل سرے سے کٹوا دیتے سر منڈھوانے کی طرح۔

(۲٦٠١٠) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : أُمِرْنَا أَنْ نَبْشُرَ الشَّوَارِبَ بَشْرًا.

(۲٦٠١٠) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی مونچھیں کٹوا دیں یہاں تک کہ جلد بالکل واضح نظر آئے۔

(۲٦٠١١) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : مَا السُّنَّةُ فِي قص الشَّارِبِ ؟ قَالَ : يُقَصُّ حَتَّى يَبْدُوَ الإِطَارُ وَيُقْطَعُ فَضْلُ الشَّارِبَيْنِ.

(۲٦٠١١) حضرت عبد العزیز بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز سے پوچھا گیا: مونچھ کے کاٹنے میں سنت طریقہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اتنی کاٹو کہ لمبائی ظاہر ہو جائے اور مگر جو ہونٹوں سے زائد ہو اس کو کاٹ لو۔

(۲٦٠١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَعْتَرِضُ شَارِبَهُ فَيَجُزُّهُ كَمَا يَجُزُّ الْغَنَمَ.

(۲٦٠١٢) حضرت میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھوں کو چوڑائی میں نکالتے اور پھر ان کو کاٹ دیتے جیسے بکری کے بال کاٹے جاتے ہیں۔

(۲٦٠١٣) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَبْدِ المجيد بْنِ سُهَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عبد الله بن عُتْبَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجُوسِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قد حَلَقَ لِحْيَتَهُ ، وَأَطَالَ شَارِبَهُ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا فِي دِينِنَا، قَالَ : فِي دِينِنَا أَنْ نَجُزَّ الشَّارِبَ، وَأَنْ نُعْفِيَ اللِّحْيَةَ. (مسلم ۲۲۲۔ احمد ۲/ ۳٦٦)

(۲٦٠١٣) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مجوس میں سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اس نے اپنی داڑھی کو حلق کروایا ہوا تھا اور مونچھوں کو لمبا کیا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: ہمارے دین میں ایسا ہی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن ہمارے دین میں طریقہ یہ ہے کہ ہم مونچھ کو کاٹ دیں اور

داڑھی کو بڑھائیں۔

(٢٦٠١٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَخْذُ الشَّارِبِ مِنَ الدِّينِ. (ترمذی ۲۷۶۰۔ احمد ۱/ ۳۰۱)

(۲۶۰۱۴) حضرت عکرمہ ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مونچھ کا چھانٹنا دین میں سے ہے۔

(٢٦٠١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ مِنْ شَارِبِهِ ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ ، خَلِيلُ اللهِ ، يَقُصُّ شَارِبَهُ ، أَوْ مِنْ شَارِبِهِ.

(۲۶۰۱۵) حضرت عکرمہ ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھ یا فرمایا اپنی مونچھوں کو کاٹ لیتے تھے۔

(٢٦٠١٦) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نُوَفِّيَ السِّبَالَ ، وَنَأْخُذَ مِنَ الشَّوَارِبِ. (ابوداؤد ۴۱۹۸۔ احمد ۵/ ۲۶۵)

(۲۶۰۱۶) حضرت ابو الزبیر ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم داڑھی کے اگلے حصہ کے بالوں کو بڑھائیں اور مونچھوں کو چھانٹیں۔

(٢٦٠١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنِ ابن الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ.

(بخاری ۶۲۸۷۔ مسلم ۱۶۶۳)

(۲۶۰۱۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھوں کا کاٹنا اور داڑھی کا بڑھانا فطرت میں سے ہے۔

(٢٣) فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ وَيَجْعَلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى

اس آدمی کا بیان جو اس طریقہ سے بیٹھے کہ اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ لے

(٢٦٠١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِد ، قَدْ وَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۱۸) حضرت عباد کے چچا حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

(٢٦٠١٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلَ عَلَى عُمَرَ أَوْ رُئِي مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۱۹) حضرت عبداللہ بن مالک ؒ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر ؓ کے پاس آئے یا آپ ؓ کو چت لیٹے ہوئے دیکھا گیا اس حال میں کہ آپ ؓ اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

(۲۶۰۲۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَّهُ رَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ جَالِسًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۲۰) حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن حارث ؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید ؓ کو دیکھا اس حال میں کہ وہ اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ کر بیٹھے ہوئے تھے۔

(۲۶۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضْطَجِعُ فَيَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۲۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ لیٹ جاتے پھر اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ لیتے۔

(۲۶۰۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعٍ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَلْقِي عَلَى قَفَاهُ وَيَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا ، وَيَفْعَلُهُ وَهُوَ جَالِسٌ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۶۰۲۲) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ گدی پر چیت لیٹ جاتے اور اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ لیتے اور وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، اور وہ اس حال میں بیٹھتے بھی تھے اور اس طرح بیٹھنے میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۶۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :إِنَّمَا يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ أَهْلُ الْكِتَابِ ، وَقَالَ عَامِرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ :لاَ بَأْسَ به.

(۲۶۰۲۳) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: بے شک اہل کتاب اس طرح بیٹھنے سے منع کرتے تھے اور حضرت عامر اور حضرت محمد بن علی ؒ نے فرمایا: کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۶۰۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ الغَسِيل ، قَالَ :حدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو ، أَنَّ بِلاَلاً فَعَلَهُ :وَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۲۴) حضرت عمرو بن ابی عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال ؓ نے ایسا کیا کہ اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ لیا۔

(۲۶۰۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانَا يَفْعَلاَنِهِ. (بخاری ۴۷۵۔ ابو داؤد ۴۸۳۴)

(۲۶۰۲۵) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ اور حضرت عثمان ؓ دونوں حضرات اس طریقہ سے بیٹھتے تھے۔

(۲۶۰۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ:رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ

فِی الْأَرَاکِ مُسْتَلْقِیًا وَاضِعًا إِحْدَی رِجْلَیْهِ عَلَی الْأُخْرَی وَهُوَ یَقُولُ: ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِینَ﴾.

(۲۶۰۲۶) حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رحمہ اللہ کے چچا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پیلو کے درخت کے نیچے گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنی ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھے ہوئے تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ (اے ہمارے رب ہمیں ظالم قوم کے لیے فتنہ نہ بنا)۔

(۲۶۰۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ - یَعْنِی ابْنَ مُسْلِمٍ - قَالَ : رَأَیْتُ أَنَسًا وَاضِعًا إِحْدَی رِجْلَیْهِ عَلَی الْأُخْرَی .

(۲۶۰۲۷) حضرت عمران بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس حال میں کہ انہوں نے اپنی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھا ہوا تھا۔

(۲۶۰۲۸) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْحَکَمِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا مِجْلَزٍ عَنِ الرَّجُلِ یَجْلِسُ ، وَیَضَعُ إِحْدَی رِجْلَیْهِ عَلَی الْأُخْرَی فَقَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ ، إِنَّمَا هُوَ شَیْءٌ کَرِهَتْهُ الْیَهُودُ ، قَالُوا : إِنَّهُ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِی سِتَّةِ أَیَّامٍ ، ثُمَّ اسْتَوَی یَوْمَ السَّبْتِ فَجَلَسَ تِلْکَ الْجِلْسَةَ.

(۲۶۰۲۸) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا: جو بیٹھ کر اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ لے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ بے شک یہ تو ایسی چیز ہے جس کو یہود مکروہ سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر وہ ساتویں دن مستوی ہوا اور اس انداز میں بیٹھ گیا۔

(۲۶۰۲۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ أَبِی هِلَالٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، أَنَّ هَارُونَ بْنَ رِئَابٍ ، قَالَ لَهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَی سَرِیرِهِ وَاضِعًا إِحْدَی رِجْلَیْهِ عَلَی الْأُخْرَی : یُکْرَهُ هَذَا یَا أَبَا بَکْرٍ ؟ قَالَ : لَا.

(۲۶۰۲۹) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ہارون ابن رئاب رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا اس حال میں کہ وہ اپنی ایک ٹانگ کو دوسرے پر رکھے ہوئے تھے؟ اے ابوبکر! کیا تم اس کو مکروہ سمجھتے ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں۔

(۲۶۰۳۰) حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِی الرَّبِیعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، قَالَ : حَدَّثَنِی أَبِی ، قَالَ : رَأَیْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِیَّةِ وَاضِعًا إِحْدَی رِجْلَیْهِ عَلَی الْأُخْرَی.

(۲۶۰۳۰) حضرت ربیع بن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت منذر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ کو ایک ٹانگ دوسری پر رکھے ہوئے دیکھا۔

(۲۶۰۳۱) حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ إِسْرَائِیلَ ، قَالَ : قِیلَ لَهُ : أَرَأَیْت الشَّعْبِیَّ یَضَعُ إِحْدَی رِجْلَیْهِ عَلَی الْأُخْرَی ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۶۰۳۱) حضرت حمید بن عبد الرحمٰن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اسرائیل ؒ سے پوچھا گیا! کیا آپ ؒ نے حضرت شعبی ؒ کو ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے دیکھا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: جی ہاں۔

(٢٤) من كره أن يضع إحدى رِجليهِ على الأُخرى

جنہوں نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے کو مکروہ سمجھا ہے

(٢٦٠٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أبى إِسْمَاعِيلَ رَاشِدٍ ، قَالَ : اسْتَلْقَيْت فَرَفَعْت إِحْدَى رِجْلَيْ عَلَى رُكْبَتِي ، فَرَمَانِي سَعِيدٌ بِحَصَيَاتٍ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَنْهَى عَنْ هَذَا.

(۲۶۰۳۲) حضرت اسماعیل بن ابو اسماعیل راشد ؒ فرماتے ہیں کہ میں چت لیٹا پھر میں نے اپنی ٹانگ کو اپنے گھٹنے پر بلند کرلیا۔ اس پر حضرت سعید ؒ نے مجھے چند چھوٹی کنکریاں ماریں، پھر فرمایا: حضرت ابن عباس ؓ اس طرح لیٹنے سے منع فرماتے تھے۔

(٢٦٠٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَضْطَجِعَ وَيَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۳۳) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ لیٹ جائیں اور اپنی ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھ لیں۔

(٢٦٠٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيل ، عَنْ وَاصِلٍ ، أَنَّ جَرِيرًا جَلَسَ وَوَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ : ضَعْهَا ، فَإِن هَذَا لاَ يَصْلُحُ لِبَشَرٍ.

(۲۶۰۳۴) حضرت واصل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر ؒ بیٹھ گئے اور پھر اپنی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھ لیا، اس پر حضرت کعب ؓ نے ان سے فرمایا: اس کو نیچے رکھو، بے شک کسی انسان کے لیے یوں بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔

(٢٦٠٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ ، أَنَّ كَعْبًا ، قَالَ لَهُ : ضَعْهَا ، فَإِنَّ هَذَا لاَ يَصْلُحُ لِبَشَرٍ.

(۲۶۰۳۵) حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؓ نے ان سے ارشاد فرمایا: اس کو نیچے رکھو، بے شک کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔

(٢٦٠٣٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : رَآنِي مُحَمَّدٌ وَقَدْ وَضَعْت رِجْلِي هَكَذَا وَوَضَعَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى ، قَالَ : فَقَالَ : ارْفَعْهَا ، قَدْ تَوَاطَؤُوا عَلَى الْكَرَاهِيَةِ لَهَا ، قَالَ : فَذَكَرْت لِلْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَتِ الْيَهُودُ يَكْرَهُونَهُ فَخَالَفَهُمُ الْمُسْلِمُونَ.

(۲۶۰۳۶) حضرت حبیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ نے مجھے دیکھا کہ میں نے اپنی ٹانگ اس طرح رکھی ہوئی تھی کہ اپنا

دایاں پاؤں اپنی بائیں ران پر رکھا ہوا تھا، آپ ریٹیلیہ نے فرمایا: اس کو ہٹاؤ۔ تحقیق تمام صحابہ ریٰخنٹیم نے اس کے مکروہ ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت حسن ریٹیلیہ کے سامنے ذکر کی، آپ ریٹیلیہ نے فرمایا: یہود اس کو مکروہ سمجھتے تھے اور مسلمانوں نے تو ان کی مخالفت کی۔

(٢٦٠٣٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فَيَضَعَ عَقِبَهُ عَلَى فَخِذِهِ وقال :هُوَ التَّوَرُّكُ.

(۲۶۰۳۷) حضرت مغیرہ ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیلیہ مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے گھٹنے کو اپنی ران پر رکھے اور فرمایا: یہ تو سرین پر بیٹھنا ہوا۔

(٢٦٠٣٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ نَهَى عَنْهُ.

(۲۶۰۳۸) حضرت لیث ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریٹیلیہ اس طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔

(٢٦٠٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّرَبُّعَ وَقَالَ :جِلْسَةُ مَمْلَكَةٍ.

(۲۶۰۳۹) حضرت لیث ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس گوٹ مار کر بیٹھنے کو ناپسند سمجھتے تھے اور فرماتے: یہ شاہانہ انداز ہے۔

(٢٥) مَا يُؤمر بِهِ الرّجل فِي مجلِسِهِ

کسی آدمی کو مجلس میں جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے

(٢٦٠٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَامِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ الْعَبَّاسُ لاِبْنِهِ عَبْدِ اللهِ بن عباس :يَا بُنَيَّ ، إِنِّي أَرَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يُقَرِّبُكَ ، وَيَسْتَشِيرُكَ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْلُو بِكَ ، فَاحْفَظْ عَنِّي ثَلاَثًا :اتَّقِ اللَّهَ لاَ يُجَرِّبَنَّ عَلَيْكَ كِذْبَةً ، وَلاَ تُفْشِيَنَّ لَهُ سِرًّا ، وَلاَ تَغتَابَنَّ عِنْدَهُ أَحَدًا ، قَالَ :فَقُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ :يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ خَيْرٌ مِنْ أَلْفٍ ، قَالَ :وَمِنْ عَشَرَةِ آلاَفٍ.

(۲۶۰۴۰) حضرت عامر ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ریٰخنٹو نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عباس ریٰخنٹو نے مجھ سے کہا: اے میرے بیٹے! میں امیر المؤمنین کو دیکھتا ہوں کہ وہ تجھے اپنے قریب کرتے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ تجھ سے بھی مشورہ طلب کرتے ہیں اور تیرے ساتھ خلوت کرتے ہیں پس تو میری طرف سے تین باتیں محفوظ کر لے۔ تم بچو اس بات سے کہ وہ تم پر جھوٹ کو آزمائیں اور تم ہرگز کبھی بھی ان کے راز کو فاش مت کرنا اور ان کے سامنے کبھی کسی کی غیبت مت کرنا۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس ریٰخنٹو سے عرض کیا کہ ان میں سے ہر ایک ایک ہزار سے بہتر ہے۔ آپ ریٰخنٹو نے فرمایا: بلکہ دس ہزار سے بہتر ہے۔

(٢٦.٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تَعْتَرِضْ فِيمَا لاَ يَعْنِيك ، وَاعْتَزِلْ عَدُوَّك ، وَاحْتَفِظْ مِنْ خَلِيلِك إِلاَّ الأَمِينَ ، فَإِنَّ الأَمِينَ لاَ يُعَادِلُهُ شَيْءٌ ، لاَ تَصْحَبِ الْفَاجِرَ فَيُعَلِّمُك مِنْ فُجُورِهِ ، وَلاَ تُفْشِ إِلَيْهِ بِسِرِّك ، وَاسْتَشِرْ فِي أَمْرِك الَّذِينَ يَخْشَوْنَ اللَّهَ.

(۲۶۰۴۱) حضرت محمد بن شھاب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کام کے پیچھے مت پڑو جو تمہیں فائدہ نہ پہنچائے اور اپنے دشمن سے بچو اور اپنے دوست سے بچو سوائے امانت دار شخص کے۔ اس لیے کہ قوم میں سے امانت دار شخص کی برابری کوئی چیز نہیں کر سکتی اور بدکار کی صحبت اختیار مت کرو۔ اس لیے کہ وہ اپنی بدکاری میں سے تمہیں بھی سکھلا دے گا اور اس کے سامنے اپنے کسی راز کو فاش مت کرو اور اپنے معاملہ میں ان لوگوں سے مشورہ مانگو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

(٢٦.٤٢) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : لاَ تُحَدِّثْ بِالْحَدِيثِ مَنْ لاَ يَعْرِفُهُ ، فَإِنَّ مَنْ لاَ يَعْرِفُهُ يَضُرُّهُ ، وَلاَ يَنْفَعُهُ.

(۲۶۰۴۲) حضرت ایوب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ ریشید نے ارشاد فرمایا: تم اس شخص کو اپنی بات مت بتاؤ، جو اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ اس لیے کہ جو اس معاملہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا وہ نقصان پہنچائے گا، اور کم از کم کوئی فائدہ بھی نہیں پہنچائے گا۔

(٢٦.٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَمَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ، ثُمَّ بَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ وَجَلَسَ فِي جِدَارٍ ، أَوْ فِي ظِلٍّ حَتَّى أَتَيْته فَأَبْلَغْته حَاجَتَهُ ، فَلَمَّا أَتَيْتُ أُمَّ سُلَيْمٍ ، قَالَتْ : مَا حَبَسَك الْيَوْمَ ؟ قُلْتُ : بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ ، قَالَتْ : مَا هِيَ ؟ قُلْتُ : إِنَّهَا سِرٌّ ، قَالَتْ : فَاحْفَظْ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَمَا حَدَّثْت بِهَا أَحَدًا قَطُّ. (بخاری ۱۱۳۹۔ مسلم ۱۴۵)

(۲۶۰۴۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لیے بھیج دیا اور دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے یہاں تک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کام کے بارے میں بتلایا۔ پھر جب میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: آج کس بات نے تمہیں روکے رکھا؟ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام بھیج دیا تھا۔ انہوں نے پوچھا: کیا کام تھا؟ میں نے کہا: بے شک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کی حفاظت کرو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کسی کو بھی اس کے بارے میں نہیں بتلایا۔

(۳۶) فِي الرّجلِ يأخذ عنِ الرّجلِ الشّيء مَنْ قَالَ يرِيهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی سے کوئی چیز لے تو اس کو چاہیے کہ وہ اسے دکھا دے

(۲۶۰۴۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَ : الْمُسْلِمُ مِرْآةُ أَخِيهِ ، فَإِذَا أَخَذَ عَنْهُ شَيْئًا فَلْيُرِهِ.

(۲۶۰۴۴) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہبیرہ یحییٰ بن عباد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مسلمان اپنے بھائی کا آئینہ ہے جب وہ اس سے کوئی چیز لے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کو بھی دکھلا دے۔

(۲۶۰۴۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ غَالِبٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ او سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الرَّجُلِ يَأْخُذُ عَنِ الرَّجُلِ الشَّيْءَ فَيَقُولُ : لاَ يَكُنْ بِكَ السُّوءُ ، أَوْ صُرِفَ عَنْكَ السُّوءَ ، قَالَ : فَقَالَ : يَقُولُ : لاَ يَكُنْ بِكَ السُّوءُ فَإِنَّهُ إِلاَّ يَكُنْ بِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَكُونَ بِهِ ثُمَّ يُصْرَفُ.

(۲۶۰۴۵) حضرت حسن رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی دوسرے سے کوئی چیز لے اور اسے کہے کہ تیرے پاس کوئی برائی نہ رہے یا برائی تجھ سے دور کر دی جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کہے کہ وہ تیرے پاس برائی نہ رہے۔

(۲۶۰۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ عَنْ أَخِيهِ شَيْئًا فَلْيُرِهِ إِيَّاه.

(۲۶۰۴۶) حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی سے کوئی چیز لے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو بھی دکھلا دے۔

(۲۶۰۴۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَحَدُكُمْ مِرْآةُ أَخِيهِ ، فَإِذَا رَأَى أَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ.

(بخاری ۲۳۹۔ ابوداؤد ۴۸۸۲)

(۲۶۰۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے، پس جب وہ کوئی تکلیف دہ چیز دیکھے تو اس کو اس سے دور کر دے۔

(۳۷) ما قالوا فِي النّهيِ عن الوقِيعةِ فِي الرّجلِ والغِيبةِ

کسی آدمی کو برا بھلا کہنے اور اس کی غیبت سے رکنے کا بیان

(۲۶۰۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ

وَبَيْنَ سَعْدٍ كَلَامٌ ، قَالَ : فَتَنَاوَلَ رَجُلٌ خَالِدًا عِنْدَ سَعْدٍ ، قَالَ : فَقَالَ : سَعْدٌ : مَهْ ، فَإِنَّ مَا بَيْنَنَا لَمْ يَبْلُغْ دِينَنَا.

(۲۶۰۴۸) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوئی، تو ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہنے لگا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رک جاؤ، بے شک جو لڑائی ہمارے درمیان ہے وہ ہمارے دین تک نہیں پہنچتی!

(٢٦٠٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا يَمْنَعُكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَخْرِقُ أَعْرَاضَ النَّاسِ أن لاَ تغيّروا عَلَيْهِ؟ قَالُوا : نَتَّقِي لِسَانَهُ، قَالَ: ذَاكَ أَدْنَى أَنْ تَكُونُوا شُهَدَاءَ.

(۲۶۰۴۹) حضرت زید بن صوحان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کس چیز نے روک دیا کہ جب تم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ لوگوں کی عزتیں خراب کر رہا ہے اور تمہیں اس پر غیرت تک نہیں آئی، لوگوں نے عرض کیا: ہم تو اس کی زبان سے بچتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو اور بھی گھٹیا بات ہے کہ تم گواہ بن رہے ہو۔

(٢٦٠٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مَرَّ عَلَى بَغْلٍ مَيِّتٍ فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : إِنْ يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ مِنْ هَذَا حَتَّى يَمْلأَ بَطْنَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ.

(۲۶۰۵۰) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک مردار خچر کے پاس سے گزرے تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک اس کو کھائے یہاں تک کہ اس کا پیٹ بھر جائے یہ بہت بہتر ہے اس بات سے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا گوشت کھائے۔

(٢٦٠٥١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ : مَا الْغِيبَةُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ ، قَالَ : أَفَرَأَيْت إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : إِنْ كَانَ فِي أَخِيك مَا تَقُولُ ، فَقَدِ اغْتَبْته ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ ، فَقَدْ بَهَتَّهُ. (مسلم ۲۰۰۱۔ ابو داؤد ۴۸۴۱)

(۲۶۰۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! غیبت کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تو اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو، آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی کیا رائے ہے اس بارے میں کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اگر وہ بات میرے بھائی میں موجود ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جو بات کرتے ہو اگر وہ تمہارے بھائی میں موجود ہے تو تحقیق تم نے اس کی غیبت بیان کی اور جو بات تم کرتے ہو اگر وہ تمہارے بھائی میں موجود نہیں ہے تو تحقیق تم نے اس پر بہتان باندھا ہے۔

(٢٦٠٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنٍ لأَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّ رَجُلاً وَقَعَ فِي رَجُلٍ فَرَدَّ عَنْهُ آخَرُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ كَانَ لَهُ

حِجَابًا مِنَ النَّارِ. (ترمذی ۱۹۳۱۔ احمد ۶/ ۴۵۰)

(۲۶۰۵۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کی غیبت بیان کی تو دوسرے آدمی نے اس کو روک دیا۔ اس پر حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائے گی۔

(۲۶۰۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ :وَقَعَ رَجُلٌ فِي رَجُلٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ آخَرُ فَقَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ :لَقَدْ غَبَطْتُكَ ، إِنَّهُ مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ ، وَقَاهُ اللَّهُ ، قَالَ مِسْعَرٌ :نَفْحَ ، أَوْ لَفْحَ النَّارِ.

(۲۶۰۵۳) حضرت عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کی غیبت بیان کی تو دوسرے آدمی نے اس کی بات واپس لوٹا دی۔ اس پر حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تحقیق مجھے تجھ پر رشک ہے۔ اس لیے کہ جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم کی ہوا کے جھونکے سے یا جہنم کی جلا دینے والی آگ سے محفوظ فرمائیں گے۔

(۲۶۰۵٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِذَا قُلْتَ مَا فِي الرَّجُلِ فَلَمْ تُزَكِّهِ.

(۲۶۰۵۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے وہ بات بیان کی جو آدمی میں موجود ہو تو تم نے اس کی پاکی بیان نہیں کی۔

(۲۶۰۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ الأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا وَكَذَا ؟ فَقَالَ :عِبَادَ اللهِ ، وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ إِلاَّ مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِيهِ شَيْئًا فَذَلِكَ الَّذِي حَرَجٌ.

(۲۶۰۵۵) حضرت زیاد بن علاقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حاضر تھا کہ بدوؤں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کہ اس طرح اور اس طرح کرنے میں ہم پر گناہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ کے بندو! اللہ نے گناہ ہٹا دیا ہے مگر جو کوئی شخص اپنے بھائی کی غیبت کرتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ گناہ گار رہوا۔

(۲۶۰۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ :لَوْ رَأَيْتَ أَقْطَعَ فَذَكَرْته فَقُلْت الأَقْطَعُ كَانَتْ غِيبَةً ، قَالَ :فَذَكَرْته لأَبِي إِسْحَاقَ فَقَالَ :صَدَقَ.

(۲۶۰۵٦) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر تو کسی ہاتھ کٹے کو دیکھے پھر تو نے اس کا یوں ذکر فرمایا: کہ ہاتھ کٹا تو یہ بھی غیبت ہوگی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابو اسحاق کے سامنے ذکر کی، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا۔

(۲۶۰۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ :لَوْ رَأَيْت رَجُلاً يَرْضَعُ شَاةً فِي الطَّرِيقِ فَسَخِرْت مِنْهُ خِفْت أَنْ لاَ أَمُوتَ حَتَّى أَرْضَعَهَا.

(۲۶۰۵۷) حضرت عبداللہ بن بکر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی آدمی کو دیکھوں کہ وہ راستہ میں بکری کا دودھ پی رہا ہے اور پھر اس کا مذاق بناؤں، تو مجھے خوف ہے کہ مجھے موت نہیں آئے گی یہاں تک کہ میں بھی راستہ میں بکری کا دودھ پیوں۔

(٢٦٠٥٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَسَنٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :إِذَا قُلْتَ مَا هُوَ فِيهِ ، وَهُوَ لاَ يَسْمَعُ ، فَقَدِ اغْتَبْته ، وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ ، فَقَدْ بَهَتَّهُ.

(۲۶۰۵۸) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بھائی کے بارے میں وہ بات کرتے ہو جو اس میں موجود ہے اور وہ اس کو نہیں سن رہا تو تحقیق تم نے اس کی غیبت کی، اور جب تم نے وہ بات کی جو اس میں موجود نہیں تو تحقیق تم نے اس پر بہتان باندھا۔

(٢٦٠٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوْ سَخِرْت مِنْ كَلْبٍ لَخَشِيت أَنْ أَكُونَ كَلْبًا.

(۲۶۰۵۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کتے کا مذاق اڑاؤں تو مجھے خوف ہے کہ میں بھی کتا نہ بن جاؤں گا۔

(٢٦٠٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الْبَلاَءُ مُوَكَّلٌ بِالْقَوْلِ.

(۲۶۰۶۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: مصیبتیں تو باتوں کی وجہ سے مسلط ہوتی ہیں۔

(٢٦٠٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ:إِذَا قُلْتَ مَا فِيهِ، فَقَدِ اغْتَبْته ، وَإِنْ قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ ، فَقَدْ بَهَتَّه.

(۲۶۰۶۱) حضرت ابوالضحیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے ایسی بات کہی جو اس شخص میں موجود تھی تو تحقیق تم نے اس کی غیبت بیان کی اور جب تم نے ایسی بات کہی جو اس شخص میں موجود نہیں تھی تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔

(٢٦٠٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ إِبْرَاهِيمَ وَنَحْنُ نُرِيد الْمَسْجِدَ ، قَالَ :فَذَكَرْت رَجُلاً فَاغْتَبْته ، قَالَ فَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ :ارْجِعْ فَتَوَضَّأْ ، كَانُوا يَعُدُّونَ هَذَا هُجْرًا.

(۲۶۰۶۲) حضرت ابن عجلان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت ابراہیم ؒ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا اور ہم دونوں کا مسجد جانے کا ارادہ تھا اتنے میں میں نے ایک آدمی کا ذکر کیا اور اس کی غیبت کی تو حضرت ابراہیم ؒ نے مجھ سے فرمایا: واپس جاؤ اور وضو کرو، صحابہ ؓ اس کو فحش گوئی شمار کرتے تھے۔

(۲۸) فِي الرَّجلِ يمتشِط بِالمشطِ العاجِ ويدّهن بِالعاجِ

اس آدمی کا بیان جو ہاتھی کے دانت کی بنی ہوئی کنگھی سے بال کنگھی کرے، اور ہاتھی کے دانت کی بنی ہوئی شیشی میں سے تیل لگائے

(٢٦.٦٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ مُشْطٌ مِنْ عِظَامِ الْفِيلِ وَمَدْهَنٌ مِنْ عِظَامِ الْفِيلِ.

(۲۶۰۶۳) حضرت ھشام بن عروہ ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ریٹیلیہ کے پاس ہاتھی کی ہڈیوں کی کنگھی تھی اور ہاتھی کی ہڈیوں سے بنی ہوئی تیل کی شیشی تھی۔

(٢٦.٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبِي يَدَّهِنُ فِي مَدْهَنٍ مِنْ عِظَامِ الْفِيلِ.

(۲۶۰۶۴) حضرت ھشام ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت عروہ ریٹیلیہ کو دیکھا کہ وہ ہاتھی کی ہڈی سے بنی ہوئی تیل کی شیشی میں سے تیل لگاتے تھے۔

(٢٦.٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَدْهَنٌ مِنْ عَاجٍ يَدَّهِنُ فِيهِ.

(۲۶۰۶۵) حضرت ھشام ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ریٹیلیہ کے پاس ہاتھی کی ہڈی سے بنی ہوئی تیل کی شیشی تھی جس میں سے وہ تیل لگاتے تھے۔

(٢٦.٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ سُرِّيَّةٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَتْ :أَتَيْته بِمَدْهَنٍ مِنْ عَاجٍ ، أَوْ مُشْطٍ مِنْ عَاجٍ فَكَرِهَهُ وَقَالَ :هُوَ مَيْتَةٌ.

(۲۶۰۶۶) حضرت اسماعیل بن امیہ ریٹیلیہ اپنی والدہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ریٹیلیہ کی راز دان نے بتلایا کہ میں اُن کے پاس ہاتھی کے دانت کی بنی ہوئی تیل کی شیشی لے کر گئی یا کنگھی تو آپ ریٹیلیہ نے اس کو ناپسند کیا اور فرمایا یہ تو مردار ہے۔

(٢٦.٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْعَاجَ.

(۲۶۰۶۷) حضرت ابن جریج ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریٹیلیہ نے ہاتھی کے دانت کو ناپسند فرمایا۔

(٢٦.٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْعَاجَ.

(۲۶۰۶۸) حضرت لیث ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ریٹیلیہ نے ہاتھی کے دانت کو ناپسند فرمایا۔

(٢٦.٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْعَاجَ كُلَّهُ ، وَأَنْ يُتَّخَذَ مِنْهُ مِشْطًا.

(۲۶۰۶۹) حضرت لیث ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ریٹیلیہ نے ہاتھی کے دانت کو بہر صورت ناپسند فرمایا، اور اس بات کو بھی کہ اس کی کنگھی بنائی جائے۔

(۲۹) فِی الدّهنِ کلّ یومٍ

روزانہ تیل لگانے کا بیان

(۲۶۰۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إلاَّ غِبًّا. (ابوداؤد ۴۱۵۶۔ ترمذی ۱۷۵۶)

(۲۶۰۷۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنگھی کرنے کو منع فرماتے تھے مگر گاہے گاہے۔

(۲۶۰۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بْنِ أَسْمَاءَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ رُبَّمَا ادَّهَنَ فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ.

(۲۶۰۷۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ کبھی کبھار دن میں دو مرتبہ تیل لگایا کرتے تھے۔

(۲۶۰۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيد ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إلاَّ غِبًّا.

(۲۶۰۷۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنگھی کرنے کو منع فرماتے تھے مگر گاہے گاہے۔

(۲۶۰۷۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :التَّرَجُّلُ غِبًّا.

(۲۶۰۷۳) حضرت مغیرہ بن حارث ؒ فرماتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: کنگھی کبھی کبھار کیا کرو۔

(۲۶۰۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّرَجُّلَ كُلَّ يَوْمٍ.

(۲۶۰۷۴) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ نے ارشاد فرمایا: صحابہ ؓ روزانہ کنگھی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۰) فِی الثّلاثۃِ یتسارّ اثنانِ دون الآخرِ

ان تین کا بیان جن میں سے دو سرگوشی کریں تیسرے کو چھوڑ کر

(۲۶۰۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالاَ :حدَّثَنَا عُبَيد اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا كَانَ ثَلاَثَةٌ فَلاَ يَتَسَارَّ اثْنَانِ دُونَ الآخَرِ ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ :يَتَنَاج.

(مسلم ۱۷۱۷۔ احمد ۲/ ۱۴۱)

(۲۶۰۷۵) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تین افراد ہوں تو ان میں دو تیسرے کے علاوہ سرگوشی ہرگز مت کریں اور حضرت ابن نمیر ؒ نے یتناج کا لفظ نقل فرمایا بمعنی سرگوشی کرنا۔

(۲۶۰۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا كنا ثَلاَثَةً أَنْ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ حَتَّى يَخْتَلِطَ بِالنَّاسِ.

(مسلم ۱۷۱۸۔ بخاری ۶۲۹۰)

(۲۶۰۷۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ جب تین افراد ہوں تو ان میں سے دو تیسرے کے علاوہ سرگوشی نہ کریں اس وجہ سے وہ اس کو غمگین کریں گے یہاں تک کہ وہ لوگوں میں مل جائے۔

(۲٦۰۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَحْوَص ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إذَا كَانَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ فلا يَنْتَجِي اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَسُوئُهُ.

(۲۶۰۷۷) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جب تین افراد کا گروہ ہو تو دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں، پس بے شک یہ بات اس کو تکلیف میں مبتلا کر دے گی۔

(۲٦۰۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يُنَاجِي رَجُلاً ، فَأَدْخَلْت رَأْسِي بَيْنَهُمَا فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ صَدْرِي وَقَالَ :إذَا رَأَيْت اثْنَيْنِ يَتَنَاجَيَانِ فَلاَ تَدْخُلْ بَيْنَهُمَا إلاَّ بِإِذْنِهِمَا.

(۲۶۰۷۸) حضرت سعید بن ابی سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کسی آدمی سے سرگوشی کر رہے تھے میں نے بھی اپنا سر ان دونوں کے درمیان داخل کر دیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے میرے سینہ پر مارا اور فرمایا: جب تم دو آدمیوں کو سرگوشی کرتے ہوئے دیکھو تو ان دونوں کے درمیان مت گھسو مگر ان کی اجازت سے۔

(۲٦۰۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إذَا كَانَ الْقَوْمُ أَرْبَعَةً فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبَيْهِمَا. (ابوداؤد ۴۸۱۸)

(۲۶۰۷۹) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب چار افراد ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے کہ دو افراد اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر سرگوشی کریں۔

(۳۱) ما نهي عنه الرّجل مِن إظهارِ السّلاحِ فِي المسجدِ وتعاطِي السّيفِ مسلولًا

آدمی کو مسجد میں اسلحہ ظاہر کرنے اور سونتی ہوئی تلوار کے لینے سے روکا گیا

(۲٦۰۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ :مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا.

(۲۶۰۸۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں تیر لے کر گزرا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اس کے پھل کو اپنے سے چمٹا لو۔

(٢٦٠٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ بِنَبْلٍ فَلْيُمْسِكْ بِنِصَالِهَا.

(۲۶۰۸۱) حضرت ابو بردہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں تیر لے کر گزرے تو اس کو چاہیے کہ اس کے پھل کو اپنے سے چمٹالے۔

(٢٦٠٨٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قَوْمًا يَتَعَاطَوْنَ سَيْفًا مَشْهُورًا فَقَالَ : لَعَنَ اللَّهُ هَؤُلاَءِ ، فَقُلْت للحسن : إِنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : لاَ ، بَلْ فِي رَحْبَةٍ مِنْ رِحَابِ الْمَسْجِدِ. (احمد ۵/ ۴۱۔ حاکم ۲۹۰)

(۲۶۰۸۲) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو دیکھا کہ وہ سونتی ہوئی تلوار لے رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان پر اللہ لعنت کرے۔ راوی کہتے ہیں! میں نے حضرت حسن ؒ سے پوچھا: کیا وہ مسجد میں تھے؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں، بلکہ مسجد کے صحنوں میں سے ایک صحن میں تھے۔

(٢٦٠٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: مَلْعُونٌ مَنْ نَاوَلَ أَخَاهُ السَّيْفَ مَسْلُولاً فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۶۰۸۳) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے وہ شخص جو مسجد میں اپنے بھائی کو سونتی ہوئی تلوار پکڑائے۔

(٢٦٠٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، أَنَّهُ كَرِهَ سَلَّ السَّيْفِ فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۶۰۸۴) حضرت اسلم المنقری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابزی ؒ مسجد میں تلوار سونت لینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٠٨٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نَاوَلَ أَخَاهُ السَّيْفَ فَلْيَغْمِدْهُ.

(۲۶۰۸۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی سے تلوار پکڑے تو اس کو چاہیے کہ وہ تلوار نیام میں کر لے۔

(٢٦٠٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولاً. (ترمذی ۲۱۶۳۔ ابوداؤد ۲۵۸۱)

(۲۶۰۸۶) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سونتی ہوئی تلوار لینے سے منع فرمایا۔

(٢٦٠٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنْ يَتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولاً ، وَمَرَّ بِقَوْمٍ يَتَعَاطَوْنَ سَيْفًا مَسْلُولاً فَقَالَ : أَلَمْ أَنْهَكُمْ عن هَذَا ؟ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا. (احمد ۳/ ۳۶۱)

(۲۶۰۸۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سونتی ہوئی تلوار لینے سے منع فرمایا اور آپ ﷺ لوگوں کے پاس سے گزرے جو سونتی ہوئی تلوار لے رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں ایسا کرنے سے منع نہیں کیا تھا؟ اللہ لعنت کرے اس شخص پر جو یہ کرے۔

(۳۲) ما كُرِه من قِيامِ الرّجلِ لِلرّجلِ مِن مجلِسِهِ

کسی آدمی کا دوسرے آدمی کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ جانے کی کراہت کا بیان

(۲۶۰۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَقُمْ رَجُلٌ لِرَجُلٍ ، وَلَكِنْ لِيُوسِعْ لَهُ.

(۲۶۰۸۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کے لیے کھڑا نہ ہو البتہ اسے چاہیے کہ وہ اس کے لیے کشادگی پیدا کر دے۔

(۲۶۰۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ، ثُمَّ يَجْلِسَ فِيهِ ، قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ الرَّجُلُ عن مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ. (مسلم ۱۷۱۴۔ احمد ۲/ ۸۹)

(۲۶۰۸۹) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس کی جگہ میں بیٹھ جائے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابن عمر ؓ کے لیے جب کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو جاتا تو آپ ؓ اس جگہ نہیں بیٹھتے تھے۔

(۲۶۰۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُقِيمَنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ عَنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَقْعُدَ فِيهِ ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا.

(مسلم ۱۷۱۴۔ احمد ۲/ ۱۶)

(۲۶۰۹۰) حضرت ابن نمیر ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی! دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس کی جگہ میں بیٹھ جائے، البتہ تم لوگ کشادگی اور وسعت پیدا کرو۔

(۲۶۰۹۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مَوْلًى لأَبِي مُوسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، أَنَّهُ دُعِيَ إِلَى شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى إِذَا قَامَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ عَنْ مَجْلِسِهِ أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ ، وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لاَ يَكْسُو. (ابوداؤد ۴۸۲۷۔ احمد ۵/ ۴۴)

(۲۶۰۹۱) حضرت سعید بن ابی الحسن ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ ولیٹھیز کو گواہی کے لیے بلایا گیا تو ایک آدمی ان کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تو آپ ولیٹھ نے اس سے فرمایا، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس بات سے کہ جب ایک آدمی دوسرے آدمی کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا ہو جائے تو وہ شخص اس کی جگہ بیٹھ جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی اپنا ہاتھ پھیرے اس شخص کے کپڑے کے ساتھ جس کو اس نے پہنا نہیں ہے۔

(۲۶۰۹۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا فُلَيْحٌ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَقُومُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ عَنْ مَجْلِسِهِ ، وَلَكِنِ افْسَحُوا يَفْسَحَ اللَّهُ لَكُمْ. (احمد ۲/ ۳۳۸)

(۲۶۰۹۲) حضرت ابو ہریرہ ولیٹھ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا نہ ہو البتہ تم کشادگی کرو اللہ تمہارے لیے کشادگی فرمائیں گے۔

(۲۶۰۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ لِلرَّجُلِ لِيَجْلِسَ فِيهِ.

(۲۶۰۹۳) حضرت ابوالبختری ولیٹھیز کہ اس بات کو مکروہ سمجھا جاتا کہ ایک آدمی کسی آدمی کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا ہو جائے تاکہ وہ اس کی جگہ میں بیٹھ جائے۔

(۲۳) فِي الرّجلِ يقومر لِلرّجلِ إذا رآه

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کو دیکھ کر کھڑا ہو جائے

(۲۶۰۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِي الْعَدَبَّسِ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا ، فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ : لاَ تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. (ابوداؤد ۵۱۸۷۔ ابن ماجہ ۳۸۳۶)

(۲۶۰۹۴) حضرت ابوامامہ ولیٹھ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے (اس حال میں کہ) لاٹھی کو سہارا لگائے ہوئے تھے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکرام میں کھڑے ہو گئے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عجمیوں کی طرح کھڑے مت ہوا کرو۔ وہ لوگ اس طرح ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہیں۔

(۲۶۰۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : دَخَلَ مُعَاوِيَةُ بَيْتًا فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ ،

وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ وَلَمْ يَقُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لابْنِ عَامِرٍ : اجْلِسْ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (ترمذی ۲۷۵۵۔ ابوداؤد ۵۱۸۶)

(۲۶۰۹۵) حضرت ابومجلز ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ ایک گھر میں داخل ہوئے جس میں حضرت عبداللہ بن عامر ؓ اور حضرت عبد اللہ بن زبیر ؓ موجود تھے، حضرت عبد اللہ بن عامر ؓ، تو کھڑے ہو گئے اور حضرت عبد اللہ بن زبیر ؓ کھڑے نہیں ہوئے۔ اس پر حضرت معاویہ ؓ نے حضرت عبد اللہ بن عامر ؓ سے فرمایا: بیٹھ جاؤ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ آدمی اس کے لیے کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٢٦٠٩٦) عَفَّان ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَا كَانَ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ.

(ترمذی ۲۷۵۴)

(۲۶۰۹۶) حضرت حمید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی محبوب شخص نہیں تھا اور جب وہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھتے تھے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے اس لیے کہ وہ لوگ اس وجہ سے آپ ﷺ کی ناپسندیدگی کو جانتے تھے۔

(٣٤) الوِسادة تطرح لِلرّجلِ

آدمی کے لیے تکیہ لگانے کا بیان

(٢٦٠٩٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ طَارِقٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ الشَّعْبِيِّ ، فَجَاءَ جَرِيرُ بْنُ يَزِيدَ ، فَدَعَا لَهُ الشَّعْبِيُّ بِوِسَادَةٍ فَقُلْنَا لَهُ : يَا أَبَا عَمْرٍو نَحْنُ عِنْدَكَ أَشْيَاخٌ ، دَعَوْتَ لِهَذَا الْغُلَامِ بِوِسَادَةٍ ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ.

(۲۶۰۹۷) حضرت طارق ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت شعبی ؒ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جریر بن یزید تشریف لائے تو حضرت شعبی ؒ نے ان کے لیے تکیہ منگوایا، تو ہم نے آپ ؒ سے کہا: اے ابوعمرو! ہم آپ کے پاس بڑے لوگ ہیں او ر آپ ؒ اس بچے کے لئے تکیہ منگوار ہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس پاس قوم کا معزز شخص آئے تو تم اس کا اکرام کرو۔

(٢٦٠٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ. (ابوداؤد ۵۱۱)

(۲۶۰۹۸) حضرت شعبی رایتیلی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس قوم کا معزز شخص آئے تو تم اس کا اکرام کرو۔

(۲۶۰۹۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :طَرَحَ أَبُو قِلاَبَةَ لِرَجُلٍ وِسَادَةً فَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ :إِنَّهُ كَانَ يُقَالُ :لاَ تَرُدَّ عَلَى أَخِيك كَرَامَتَهُ.

(۲۶۰۹۹) حضرت عاصم رایتیلی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ رایتیلی نے ایک آدمی کے لیے تکیہ لگوایا اور فرمایا، یایوں کہا جاتا تھا کہ تم اپنے بھائی پر اس کے اکرام کو ردمت کرو۔

(۲۶۱۰۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دَخَلَ عَلِيٌّ وَرَجُلٌ ، فَطَرَحَ لَهُمَا وِسَادَتَيْنِ ، فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَجْلِسِ الآخَرُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لاَ يَرُدُّ الْكَرَامَةَ إِلاَّ حِمَارٌ.

(۲۶۱۰۰) حضرت جعفر رایتیلی کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ایک آدمی ان کے پاس تشریف لائے تو ان دونوں کے لیے تکیے لگوائے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ تو بیٹھ گئے اور دوسرا آدمی نہیں بیٹھا، اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ اکرام واپس نہیں کرتا مگر گدھا۔

(۳۵) مَنْ قَالَ خذ الحكم مِمّن سمِعته

جو شخص یوں کہے: تم کسی بات کی سمجھ اسی سے حاصل کرو جس سے تم نے اس بات کو سنا

(۲۶۱۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :خُذِ الْحُكْمَ مِمَّنْ سَمِعْته ، فَإِنَّمَا هُوَ مِثْلُ الرَّمْيَةِ مِنْ غَيْرِ رَامٍ.

(۲۶۱۰۱) حضرت عکرمہ رایتیلی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم کسی بات کی سمجھ اسی سے حاصل کرو جس سے تم نے بات کو سنا، اس لیے کہ اس کی مثال اس تیر کی ہے جو کسی اور نے چلایا ہو۔

(۳۶) فِي الرّجلِ من يؤمر أن يجالِس ويداخِل

اس آدمی کا بیان جس کو مجلس اختیار کرنے اور دخل دینے کا حکم دیا گیا ہو

(۲۶۱۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الأَقْمَرِ ، أَنَّ أَبَا جُحَيْفَةَ كَانَ يَقُولُ : جَالِسُوا الْكُبَرَاءَ ، وَخَالِطُوا الْحُكَمَاءَ ، وَسَائِلُوا الْعُلَمَاءَ.

(۲۶۱۰۲) حضرت علی بن اقمر رایتیلی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوجحیفہ رایتیلی ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ تم بڑے لوگوں کی مجلس اختیار کرو، اور عقل مندوں سے ملا کرو، اور علماء سے سوال کیا کرو۔

(٢٦١٠٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، أَنَّ جَدَّهُ وَهُوَ عُمَيْرُ بْنُ حَبِيبٍ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ :يَا بَنِيَّ ، إِيَّاكُمْ وَمُجَالَسَةَ السُّفَهَاءِ ، فَإِنَّ مُجَالَسَتَهُمْ دَاءٌ ، إِنَّهُ مَنْ يَحْلُمُ ، عَنِ السَّفِيهِ يُسَرَّ بِحِلْمِهِ ، وَمَنْ يُحبه يَنْدَمُ ، وَمَنْ لاَ يَقَرُّ بِقَلِيلِ مَا يَجِيءُ بِهِ السَّفِيهُ يَقَرُّ بِالْكَثِيرِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَلْيُوَطِّنْ نَفْسَهُ عَلَى الصَّبْرِ عَلَى الأَذَى ، فَإِنَّهُ مَنْ يَصْبِرُ لاَ يَجِدُ لِلأَذَى مَسًّا.

(۲۶۱۰۳) حضرت ابو جعفر الخطمی ریشی فرماتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت عمیر بن حبیب ریشی نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی: کہ اے میرے بیٹے! تم بیوقوفوں کی صحبت اختیار کرنے سے بچو پس بے شک ان کی صحبت تو بیماری ہے، اور جو شخص بیوقوف سے درگزر کرتا ہے تو اس کی درگزر کی وجہ سے اس کو خوشی ملتی ہے اور جو بیوقوف سے محبت کرتا ہے تو وہ شرمندہ ہوتا ہے، اور جو شخص بیوقوف کی تھوڑی بات سے بھی آنکھ ٹھنڈی نہیں کرتا تو اس کی آنکھ کثرت سے ٹھنڈی ہوتی ہے، اور تم میں کوئی ارادہ کرے نیکی کے حکم کرنے کا اور برائی سے روکنے کا تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو تکلیف پر صبر کرنے کا عادی بنادے۔ اس لیے کہ جو شخص صبر کرتا ہے تو اس کو تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

(٢٦١٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :إِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ مَمْشَاهُ وَمَدْخَلَهُ ، قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ :قَاتَلَ اللَّهُ الشَّاعِرَ حَيْثُ يَقُولُ :

عَنِ الْمَرْءِ لاَ تَسْأَلْ وابصر قَرِينَهُ ... وَكُلُّ قَرِينٍ بِالْمُقَارَنِ مُهْتَدِي

(۲۶۱۰۴) حضرت ابو قلابہ ریشی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی کا چلنا اور اس کی مجلس کا تعلق اس کی سمجھ داری سے ہے۔

ابو قلابہ ریشی نے نصیحت کے انداز میں فرمایا: اللہ شاعر کو ہلاک کرے کہ اس نے یوں کہا:

آدمی کے بارے میں کسی سے مت پوچھ بلکہ اس کے ساتھیوں کو دیکھ......

ہر ساتھی اپنے ساتھیوں کے ذریعہ ہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے......

(٢٦١٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عن أبي إسحاق، عَنْ مُرَّةَ، أَوْ هُبَيْرَةَ، قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللهِ:اعْتَبِرُوا النَّاسَ بِأَخْدَانِهِمْ.

(۲۶۱۰۵) حضرت مرہ ریشی یا حضرت ابن ھبیرہ ریشی فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے دوستوں کے ذریعے ان کا اعتبار کرو۔

(٣٧) مَنْ قَالَ إذا دخلت على قومٍ فاجلِس حيث يجلِسونك

جو شخص یوں کہے: جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ تو وہ جس جگہ تمہیں بٹھائیں تم بیٹھ جاؤ

(٢٦١٠٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَيْمُونٍ الْجُهَنِيِّ أَبِي مَنْصُورا ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ :إِذَا دَخَلَ

أَحَدُكُمْ بَيْتًا فَأَيْنَمَا أَجْلَسُوهُ فَلْيَجْلِسْ ، هُمْ أَعْلَمُ بِعَوْرَةِ بَيْتِهِمْ.

(۲٦١٠٦) حضرت ابومنصور میمون الجہنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی کسی کے گھر میں داخل ہو تو وہ لوگ جہاں اس کو بٹھائیں تو اس کو چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے اس لیے کہ وہ لوگ اپنے گھر کے پردہ کے متعلق زیادہ جانتے ہیں۔

(۳۸) الرّجل يمشِي وهو مختصِرٌ

جو آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر چلے

(۲٦١٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ شُرَيْحًا يَمْشِي مُخْتَصِرًا.

(۲٦١٠٧) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر چل رہے تھے۔

(۲٦١٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : إِنَّمَا يُكْرَهُ الاخْتِصَارُ فِي الصَّلاَةِ لأَنَّ إِبْلِيسَ أُهْبِطَ مُخْتَصِرًا.

(۲٦١٠٨) حضرت خالد حذاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حمید بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے۔ اس لیے کہ ابلیس کو زمین پر اتارا گیا تھا اس حال میں کہ اس نے اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

(۳۹) مَنْ قَالَ إذا حدّث الرّجل بِالحدِيثِ فقال اكتم عليّ ، فهو أمانةٌ

جو شخص یوں کہے: کہ جب کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کو کوئی بات بیان کرے اور کہے میری بات کو چھپانا تو یہ امانت ہے

(۲٦١٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِحَدِيثٍ وَقَالَ : اكْتُمْ عَلَيَّ ، فَهِيَ أَمَانَةٌ.

(۲٦١٠٩) حضرت حکم بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی آدمی دوسرے آدمی کو کوئی بات بیان کر کے یوں کہے کہ میری بات کو چھپانا تو یہ بات امانت ہوگی۔

(۲٦١١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ.

(۲٦١١٠) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲٦١١١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِالْحَدِيثِ ، ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ. (ابو داؤد ۴۸۳۵۔ ترمذی ۱۹۵۹)

(۲۶۱۱۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی دوسرے آدمی کو کوئی بات بیان کرے پھر وہ ادھر ادھر دیکھے تو یہ امانت ہوگی۔

(۴۰) ما جاء فِي الْكَذِبِ

ان روایات کا بیان جو جھوٹ کے بارے میں آئی ہیں

(۲۶۱۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا ، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ ، فَإِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ ، وَالْبِرُّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا. (مسلم ۱۰۵۔ ابو داؤد ۴۹۵۰)

(۲۶۱۱۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جھوٹ سے بچو پس بے شک جھوٹ فسق کی طرف لے جاتا ہے اور فسق جہنم کی طرف لے جاتا ہے، اور بے شک ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کو اپنا لیتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے اور تم پر سچ بولنا لازم ہے، پس بے شک سچ نیکی کی طرف راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے اور بے شک کوئی آدمی سچ بولتا ہے اور سچ کو اپنا لیتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے۔

(۲۶۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى مَا يَكُونُ لِلْفُجُورِ فِي قَلْبِهِ مَوْضِعُ إِبْرَةٍ يَسْتَقِرُّ فِيهِ ، وَإِنَّهُ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى مَا يَكُونُ لِلصِّدْقِ فِي قَلْبِهِ مَوْضِعُ إِبْرَةٍ يَسْتَقِرُّ فِيهِ.

(۲۶۱۱۳) حضرت مرہ بن شراحیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک کوئی آدمی سچ بولتا ہے اور سچ کو اپنا لیتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں سوئی کے ناکہ کے برابر جگہ میں فسق ہوتا ہے تو یہ سچ اس میں بھی اپنی جگہ بنا لیتا ہے اور بے شک کوئی آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کو اپنا لیتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں سوئی کے ناکہ کے برابر نیکی ہوتی ہے تو یہ جھوٹ اس میں بھی اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔

(۲۶۱۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، وَعَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لاَ يَصْلُحُ الْكَذِبُ فِي جِدٍّ ، وَلاَ هَزْلٍ ، ثُمَّ تَلاَ عَبْدُ اللهِ ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾. (دارمی ۲۷۱۵)

(۲۶۱۱۴) حضرت ابراہیم ؒ، حضرت ابو معمر ؒ اور حضرت ابو البختری یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: سنجیدگی اور مذاق میں جھوٹ بولنا درست نہیں ہے، پھر حضرت عبداللہ ؒ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ): اللہ سے ڈرو اور ہو جاؤ سچے لوگوں کے ساتھ۔

(۲۶۱۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مُجَانِبُ الإِيمَانِ.

(۲۶۱۱۵) حضرت حسین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر ؓ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جھوٹ سے بچو پس بے شک یہ ایمان کو دور کرنے والا ہے۔

(۲۶۱۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْمُؤْمِنُ يُطْوَى عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا غَيْرِ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ.

(۲۶۱۱۶) حضرت عبد الرحمن بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: مومن تمام خصلتوں کا عادی بن سکتا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

(۲۶۱۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : الْمُؤْمِنُ يُطْبَعُ عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا غَيْرِ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ. (بزار ۱۱۳۹۔ ابو یعلی ۷۰۷)

(۲۶۱۱۷) حضرت مصعب بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؓ نے ارشاد فرمایا: مومن تمام خصلتوں کا عادی بن سکتا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

(۲۶۱۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ عَامِرٍ ، أَنَّ الْمُنَافِقَ الَّذِي إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، فَقَالَ عَامِرٌ : لاَ أَدْرِي مَا تَقُولُونَ ؟ إِنْ كَانَ كَذَّابًا ، فَهُوَ مُنَافِقٌ.

(۲۶۱۱۸) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ کے پاس ذکر کیا گیا کہ بے شک منافق جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اس پر حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں جانتا کہ تم لوگ کیا کہہ رہے ہو اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ منافق ہے۔

(۲۶۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تَبْلُغُ حَقِيقَةَ الإِيمَانِ حَتَّى تَدَعَ الْكَذِبَ فِي الْمِزَاحِ.

(۲۶۱۱۹) حضرت میمون بن شبیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ تم ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ تم مزاح میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔

(۲۶۱۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَوْنٌ ، قَالَ : ذُكِرَ الْكَذِبُ عِنْدَ مُحَمَّدٍ فِي الْحَرْبِ ، أَنَّهُ لاَ بَأْسَ بِهِ ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ : لاَ أَعْلَمُ الْكَذِبَ إِلاَّ حَرَامًا.

(۲۶۱۲۰) حضرت عون ؒ فرماتے ہیں کہ امام محمد ؒ کے پاس سے ذکر کیا گیا کہ جنگ میں جھوٹ بولنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس پر حضرت محمد ؒ نے فرمایا: میں تو جھوٹ کے بارے میں اتنا جانتا ہوں کہ وہ حرام ہے۔

(۲۶۱۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : حُدِّثْت عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُطْوَى الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا غَيْرِ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ. (احمد ۵/ ۲۵۲)

(۲۶۱۲۱) حضرت ابو امامہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن تمام خصلتوں کا عادی بن سکتا ہے سوا۔ خیانت اور جھوٹ کے۔

(۲۶۱۲۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ اللَّيْثِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ مَوَالِي عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بن رَبِيعة العدوى حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، أَنَّهُ قَالَ : دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ : هَا تَعَالَ أُعْطِيك ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَمَا أَرَدْت أَنْ تُعْطِيَهُ ؟ قَالَتْ : تَمْر ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَا إنَّك لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْك كِذْبَةٌ.

(ابو داؤد ۴۹۵۲۔ احمد ۳/ ۴۴۷)

(۲۶۱۲۲) حضرت عبد اللہ بن عامر ؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگیں، یہاں آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کو کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کھجور کا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تم اس کو کوئی چیز نہیں دیتی تو تم پر جھوٹ وبال لکھ دیا جاتا۔

(۴۱) ما ذكر مِن علامةِ النِّفاقِ

ان روایات کا بیان جو نفاق کی نشانیوں کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۶۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ ، فَهُوَ مُنَافِقٌ خَالِصٌ ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ. (مسلم ۱۰۶۔ ابو داؤد ۴۶۵۵)

(۲۶۱۲۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی پائی جائیں تو وہ شخص خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک عادت ہو تو اس میں نفاق کی ایک عادت ہے یہاں تک کہ وہ اس کو بھی چھوڑ دے وہ یہ ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب معاہدہ

کرے تو دھوکہ دے اور جب جھگڑا کرے تو گالم گلوچ پر اتر آئے۔

(۲۶۱۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : اعْتَبِرُوا الْمُنَافِقَ بِثَلاَثٍ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ. (نسائی ۱۱۷۵۴)

(۲۶۱۲۴) حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: تم منافق میں تین باتوں کا اعتبار کرو۔ جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب معاملہ کرے تو دھوکہ دے۔

(۲۶۱۲۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ صُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ: قَالَ : وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴾ (التوبة: ۷۵ تا ۷۷)

(۲۶۱۲۵) حضرت صبیح بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جس میں بھی پائی جائیں تو وہ منافق ہوگا۔ جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: ''اور انہیں میں وہ لوگ بھی ہیں جنھوں نے اللہ سے یہ عہد کیا تھا کہ اگر وہ اپنے فضل سے ہمیں نوازے گا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور یقیناً نیک لوگوں میں شامل ہو جائیں گیں لیکن جب اللہ نے ان کو اپنے فضل سے نوازا تو اس میں بخل کرنے لگے اور منہ موڑ کر چل دیئے۔ نتیجہ یہ کہ اللہ نے سزا کے طور پر نفاق ان کے دلوں میں اس دن تک کے لئے جما دیا جس دن وہ اللہ سے جا کر ملیں گے، کیونکہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی اور کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔''

(۲۶۱۲۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ ، فَهُوَ مُنَافِقٌ : الَّذِي إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ.

(بخاری ۳۳۔ ترمذی ۲۶۳۱)

(۲۶۱۲۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی پائی جائیں تو وہ منافق ہوگا۔ وہ یہ ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرے۔

(۲۶۱۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ ، فَهُوَ مُنَافِقٌ ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ.

(۲۶۱۲۷) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی پائی جائیں تو وہ منافق ہوگا اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور کہے کہ بے شک میں مسلمان ہوں، وہ یہ ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

(۲۶۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يُرَى ، أَنَّهُ كَذِبٌ ، فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبَيْنِ.

(ترمذی ۲۶۶۲۔ احمد ۴/ ۲۵۲)

(۲۶۱۲۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف سے کوئی حدیث بیان کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے، تو وہ دو میں سے ایک جھوٹا ہے۔

(۲۶۱۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يُرَى ، أَنَّهُ كَذِبٌ ، فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبَيْنِ.

(ابن ماجه ۳۹۔ احمد ۲۰)

(۲۶۱۲۹) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف سے کوئی حدیث بیان کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے، تو وہ دو میں سے ایک جھوٹا ہے۔

(۲۶۱۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَمُرَةَ. (ابن ماجه ۳۸)

(۲۶۱۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۴۲) من كره لِلرّجلِ أن يحدِّث بكلِّ ما سمِع

اس بات کا بیان کہ آدمی کے لیے ہر سنی ہوئی بات کا بیان کرنا مکروہ ہے

(۲۶۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي خُبَيْبٌ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. (مسلم ۵۔ ابوداؤد ۴۹۵۳)

(۲۶۱۳۱) حضرت حفص بن عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کردے۔

(۲۶۱۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :حَسْبُ امْرِءٍ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.

(۲۶۱۳۲) حضرت ابو عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو آگے بیان کردے۔

(۲۶۱۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَص ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : بحسْبِ امْرِءٍ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.

(۲۶۱۳۳) حضرت ابو الاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کردے۔

(٤٣) ما قالوا فِي الحِلمِ وما ذكِر فِيهِ

بردباری کا بیان اور اس بارے میں جو احادیث ذکر کی گئیں

(۲۶۱۳٤) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : قَالَ شُرَيْحٌ : الْحِلْمُ كَنْزٌ مُوَفَّرٌ.

(۲۶۱۳۴) حضرت شعبہ ؒ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: بردباری بہت بڑا خزانہ ہے۔

(۲۶۱۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَان بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ : قَالَ الشَّعْبِيُّ : زَيْنَ الْعِلْمَ حِلْمُ أَهْلِهِ.

(۲۶۱۳۵) حضرت عاصم احول ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: علم کی زینت اس کے علم کی بردباری سے ہے۔

(۲۶۱۳٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ مُعَاوِيَةُ : لاَ حِلْمَ إِلاَّ التَّجَارِب.

(۲۶۱۳۶) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: بردباری نہیں حاصل ہوتی مگر تجربوں سے۔

(۲۶۱۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : مَا جُعِلَ الْعِلْمُ ، أَوَ مَا حُمِلَ الْعِلْمُ فِي مِثْلِ جِرَابِ حِلْمٍ.

(۲۶۱۳۷) حضرت سلمہ بن وھرام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے ارشاد فرمایا: علم برے حلم کی مانند نہیں اٹھایا جا سکتا۔

(۲۶۱۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ بُرْدًا ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : مَا جُمِعَ شَيْءٌ إِلَى شَيْءٍ أَزْيَنَ مِنْ عِلْمٍ إِلَى حِلْمٍ.

(۲۶۱۳۸) حضرت برد ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز کسی چیز میں جمع ہو کر مزین نہیں ہوئی جتنا علم حلم کے ساتھ جمع ہو کر مزین ہوتا ہے۔

(۲۶۱۳۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا عَرْعَرَةُ بْنُ الْبِرِنْدِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ الأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ: إِنِّي لَسْتُ بِحَلِيمٍ ، وَلَكِنِّي أَتَحَالَمُ.

(۲۶۱۳۹) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس ؒ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں بردبار نہیں ہوں، لیکن میں تکلف سے بردباری ظاہر کرتا ہوں۔

(٤٤) مَنْ قَالَ لاَ يحدّث بالحدِيثِ إلا من يريده

جو یوں کہے: کہ حدیث بیان نہ کی جائے مگر اس شخص کو جو اس کا طالب ہو

(٢٦١٤٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عبد اللهِ، قَالَ: لاَ تَنْشُرْ بَزَّكَ إلاَّ عِنْدَ مَنْ يبغيه. (احمد ٣٦٠)

(۲۶۱۴۰) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے خزانے کو مت پھیلایا کرو مگر اس شخص کے سامنے جو اس کو تلاش کرے۔

(٢٦١٤١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الأَعْمَش، عَنْ مُسْلِم، عَن مَسْروق قَالَ: لاَ تَنْشُرْ بَزَّكَ إلاَّ عِنْدَ مَنْ يُرِيدُهُ.

(۲۶۱۴۱) حضرت مسلم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ نے ارشاد فرمایا: تو اپنے علم کے خزانے کو مت پھیلا مگر اس شخص کے سامنے جو اس کا طالب ہو۔

(٢٦١٤٢) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : لاَ تُحَدِّثْ بِالْحَدِيثِ إلاَّ مَنْ يَعْرِفُهُ ، فَإِنَّ مَنْ لاَ يَعْرِفُهُ يَضُرُّهُ ، وَلاَ يَنْفَعُهُ.

(۲۶۱۴۲) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ ؒ نے ارشاد فرمایا: تو حدیث بیان مت کر مگر اس شخص کو جو اس کے مرتبہ کو پہچانتا ہو، پس بے شک جو اس کے مرتبہ کو نہیں پہچانتا یہ بات اس کو نقصان پہنچائے گی اس کو نفع نہیں پہنچائے گی۔

(٢٦١٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: لاَ أَنْشُرُ بَزِّي عِنْدَ مَنْ لاَ يُرِيدُهُ.

(۲۶۱۴۳) حضرت عمار الدھنی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: میں اپنا خزانہ نہیں پھیلاتا مگر اس شخص کے سامنے جو اس کا طالب ہو۔

(٢٦١٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : لاَ تَنْشُرْ سِلْعَتَكَ إلاَّ عِنْدَ مَنْ يُرِيدُهَا.

(۲۶۱۴۴) حضرت ابن معقل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: تو اپنے سامان کو مت پھیلا مگر اس شخص کے سامنے جو اس کا طالب ہو۔

(٤٥) فِي الاكتِحالِ بِالإِثْمِدِ

اثمد سرمہ لگانے کا بیان

(٢٦١٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ أَكْحَالِكُمُ الإِثْمِدُ ، يَجْلُو الْبَصَرَ ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

(۲۶۱۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے سرموں میں سب سے بہترین اثمد ہے، جو بینائی کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

(۲۶۱۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَشُدُّ الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

(۲۶۱۴۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ سونے کے وقت اثمد سرمہ کو لازم پکڑلو اس لیے کہ وہ بینائی تیز کرتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے۔

(۴۶) فِي الْكحلِ، وكم فِي كل عينٍ ومن أمر بِهِ؟

سرمہ لگانے کا بیان اور ہر آنکھ میں کتنی مرتبہ لگایا جائے اور جس نے اس کا حکم دیا

(۲۶۱۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ ثَلاَثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ.

(۲۶۱۴۷) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

(۲۶۱۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ اثْنَتَيْنِ فِي ذِهِ ، وَاثْنَتَيْنِ فِي ذِهِ ، وَوَاحِدَةً بَيْنَهُمَا.

(۲۶۱۴۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین اس آنکھ میں دو مرتبہ اور اس آنکھ میں دو مرتبہ سرمہ لگاتے تھے اور ایک مرتبہ ان دونوں کے درمیان میں لگاتے تھے۔

(۲۶۱۴۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ بِالإِثْمِدِ ، يَكْتَحِلُ الْيُمْنَى ثَلاَثَةَ مَرَاوِدَ وَالْيُسْرَى مِرْوَدَيْنِ.

(۲۶۱۴۹) حضرت عمران بن ابی انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اثمد سرمہ آنکھوں میں لگاتے تھے۔ تین سلائیاں دائیں آنکھ میں اور دو سلائیاں بائیں آنکھ میں لگاتے تھے۔

(۲۶۱۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلاَثَةً فِي كُلِّ عَيْنٍ.

(۲۶۱۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ہر آنکھ میں تین سلائیاں لگاتے تھے۔

(۲۶۱۵۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَارِثِيُّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْكُحْلِ : أَمَّا

أَنَا فَإِنِّي أَكْتَحِلُ ثَلَاثًا هَاهُنَا ، وَثَلَاثًا هَاهُنَا ، وَوَاحِدَةً بَيْنَهُمَا فَذَكَرت ذلك لمحمد فَقَالَ : أَمَّا أنا فَإِنِّي أَكْتَحِلُ ثَلَاثًا هَاهُنَا واثنتين هَاهُنَا وَوَاحِدَةً بَيْنَهُمَا.

(۲۶۱۵۱) حضرت ابن عون ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ نے سرمہ لگانے کے بارے میں ارشاد فرمایا: بہر حال میں تو اس آنکھ میں تین سلائیاں لگاتا ہوں اور تین اس آنکھ میں اور ایک ان دونوں کے درمیان میں، راوی کہتے ہیں، میں نے یہ حضرت محمد ولیٹیو کے سامنے ذکر کیا تو آپ ولیٹیو نے فرمایا: میں تو اس آنکھ میں تین سلائیاں اور اس آنکھ میں دو سلائیاں لگاتا ہوں اور ایک سلائی ان دونوں کے درمیان میں۔

(۲۶۱۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ. (ابو داؤد ۳۶۔ احمد ۲/ ۳۵۱)

(۲۶۱۵۲) حضرت ابو المغیرہ ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سرمہ لگائے تو اس کو چاہیے کہ وہ طاق عدد اختیار کرے۔

(۴۷) فِي الرَّجلِ يأخذ للرّجل بركابِهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے لیے لگام کو پکڑ لے

(۲۶۱۵۳) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ سَدِيرٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ ، فَلَمَّا أَرَدْت أَنْ أَرْكَبَ أَخَذَ بِالرِّكَابِ وَقَالَ :مَا عَلَيْكَ أَنْ أُوْجَرَ ، وَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

(۲۶۱۵۳) حضرت سدیر ولیٹیو فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو جعفر ولیٹیو کے پاس تھا جب میں نے سواری پر سوار ہونے کا ارادہ کیا تو آپ ولیٹیو نے لگام کو پکڑ لیا، اور فرمایا: تجھے پسند نہیں کہ مجھے اجر ملے، اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۶۱۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : دَعَا عُمَرُ زَيْدَ بْنَ صُوحَانَ ، فَضَفَنَهُ عَلَى الرَّحْلِ كَمَا تَضْفِنُونَ أَنْتُمْ أُمَرَائِكُمْ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ :افْعَلُوا بِزَيْدٍ وَأَصْحَابِهِ مِثْلَ هَذَا.

(۲۶۱۵۴) حضرت عامر ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن صوحان ولیٹیو کو بلایا پھر ان کو سواری پر سوار کیا جیسا کہ تم لوگ اپنے امراء کو سوار کرتے ہو، پھر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم لوگ زید اور اس کے اصحاب سے ایسا معاملہ کرو۔

(۲۶۱۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :رُبَّمَا أَمْسَكَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ ، أَوِ ابْنُ عُمَرَ بِالرِّكَابِ.

(۲۶۱۵۵) حضرت مجاہد ولیٹیو فرماتے ہیں کہ کبھی کبھار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ میری سواری کی لگام پکڑ

لیتے تھے۔

(٢٦١٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ غُلاَمًا أَعْوَرَ آخِذًا لِعَلْقَمَةَ بِالرِّكَابِ ، أَحْسَبُهُ ، قَالَ : يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۲۶۱۵۶) حضرت ابوقیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ کانے بچے تھے اور حضرت علقمہ رحمہ اللہ کی سواری کی لگام کو پکڑے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے، جمعہ کے دن کا کہا۔

(٢٦١٥٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صُبَيْحٍ الْحَنَفِيُّ ، وَذَهَبَ لِيَرْكَبَ فَأَخَذَ رَجُلٌ بِرِكَابِهِ فَقَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ مُطَرِّفًا كَانَ يَقُولُ : مَا كُنْت لأَمْنَعَ أَخًا لِي يُرِيدُ كَرَامَتِي أَنْ يُكْرِمَنِي.

(۲۶۱۵۷) حضرت مہدی بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن صبیح حنفی رحمہ اللہ گئے تاکہ وہ اپنی سواری پر سوار ہوں تو ایک آدمی نے لگام کو پکڑ لیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مطرف رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے کسی بھی بھائی کو منع نہیں کروں گا جو میرے اکرام کرنے کا ارادہ کرنا چاہے وہ میرا اکرام کرلے۔

(٢٦١٥٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ ، قَالَ : أَرَدْت يَوْمًا أَنْ أَرْكَبَ حِمَارًا ، فَجَاءَ شُعَيْبٌ يَمْسِكُ بِالرِّكَابِ ، فَسَأَلْت الْحَسَنَ فَقَالَ : اقْبَلْ كَرَامَةَ أَخِيك.

(۲۶۱۵۸) حضرت غالب قطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن گدھے پر سوار ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت شعیب رحمہ اللہ آئے اور انہوں نے لگام کو پکڑ لیا۔ میں نے اس بارے میں حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے بھائی کے اکرام کو قبول کرلے۔

(٤٨) فِي تعلِيمِ النّجومِ ما قالوا فِيها

علم نجوم کی تعلیم کا بیان بعض لوگوں نے اس بارے میں کیا فرمایا؟

(٢٦١٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ ، زَادَ مَا زَادَ. (ابوداؤد ٣٩٠٠۔ ابن ماجه ٣٧٢٦)

(۲۶۱۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ستاروں کا علم سیکھا تو اس نے جادوگری کا ایک شعبہ سیکھ لیا، جتنا وہ بڑھے گا جادوگری بھی بڑھ جائے گی۔

(٢٦١٦٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَعَلَّمَ مِنَ النُّجُومِ وَالْقَمَرِ مَا يَهْتَدِي بِهِ.

(۲۶۱۶۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے علم نجوم اور چاند کا علم سیکھنے میں

جواس کے ذریعہ راستہ معلوم کرے۔

(۲٦١٦١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يَنْظُرُونَ فِي النُّجُومِ وَفِي حُرُوفِ أَبِي جَادٍ ، قَالَ :أَرَى أُولَئِكَ قَوْمًا لاَ خَلاَقَ لَهُمْ.

(۲۶۱۶۱) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: وہ لوگ ستاروں اور حروف ابجد میں غور وفکر کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

(۲٦١٦٢) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :تَعَلَّمُوا مِنْ هَذِهِ النُّجُومِ مَا تَهْتَدُونَ بِهِ فِي ظُلْمَةِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ، ثُمَّ أَمْسِكُوا.

(۲۶۱۶۲) حضرت ابونضرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: تم لوگ ان ستاروں کا علم سیکھو اور اس کے ذریعہ سمندر اور زمین کے اندھیروں میں راستہ معلوم کیا کرو پھر تم رک جاؤ۔

(٤٩) مَنْ كَانَ يعلّمهم ويضربهم على اللّحنِ
اس شخص کا بیان جو تعلیم سکھلائے اور غلطی کرنے پر مارے

(۲٦١٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى اللَّحْنِ.

(۲۶۱۶۳) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو غلطی کرنے پر مارتے تھے۔

(۲٦١٦٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى :أَمَّا بَعْدُ فَتَفَقَّهُوا فِي السُّنَّةِ وَتَفَقَّهُوا فِي الْعَرَبِيَّةِ.

(۲۶۱۶۴) حضرت عمر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رحمہ اللہ کو خط لکھا اور فرمایا: حمد وصلوۃ کے بعد، تم لوگ سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو، اور عربی زبان میں بھی سمجھ بوجھ پیدا کرو۔

(۲٦١٦٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد لاِبْنِهِ : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَغِيظَ عَدُوَّهُ فَلاَ يَرْفَعَ الْعَصَا ، عَنْ وَلَدِهِ.

(۲۶۱۶۵) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد نے اپنے بیٹے سے ارشادفرمایا: جو شخص اپنے دشمن کو غصہ دلانا چاہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے بچوں سے لاٹھی مت اٹھائے۔

(۲٦١٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ :أَكْرِمْ وَلَدَكَ وَأَحْسِنْ أَدَبَهُ.

(۲۶۱۶۶) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: صحابہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنے بچے کی عزت کرو اور

اس کو اچھا ادب سکھلاؤ۔

(۲٦١٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ النَّحْوِ، قَالَ: لَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ بَغْيٌ.

(۲٦١٦٧) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام محمد رحمہ اللہ سے اس بارے میں پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اگر اس میں کوئی سرکشی نہ ہو۔

(٥٠) من كره أن يقول لاَ بِحمدِ اللهِ

جو شخص یوں کہنے کو مکروہ سمجھے، نہیں اللہ کا شکر

(۲٦١٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، أَنَّهُ كَرِهَ لَا بِحَمْدِ اللهِ.

(۲٦١٦٨) حضرت زیاد بن فیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ یوں کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے، نہیں، اللہ کا شکر ہے۔

(۲٦١٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لَا بِحَمْدِ اللهِ وَلَكِنْ قُولُوا: نَعَمْ بِحَمْدِ اللَّهِ.

(۲٦١٦٩) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم مکروہ سمجھتے تھے یوں کہنے کو...... نہیں، اللہ کا شکر ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ یوں کہا کرو۔ جی ہاں! اللہ کا شکر ہے۔

(۲٦١٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لَا بِحَمْدِ اللهِ وَلَكِنْ يَقُولُ: لَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ.

(۲٦١٧٠) امام اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: کہ کہا جاتا تھا کہ آدمی کا یوں کہنا مکروہ ہے۔ کہ نہیں، اللہ کا شکر کیسا تھا، بلکہ یوں کہا کرو نہیں، اللہ ہی کا شکر ہے۔

(٥١) ما يؤمر بِهِ الرّجل إذا احتجم، أو أخذ مِن شعرِهِ، أو قلّم أظفاره، أو قلع ضِرسَهُ

جب کوئی آدمی بال کٹوائے یا پچھنے لگوائے یا اپنے ناخون کاٹے یا اپنی داڑھ کو اکھیڑ دے تو اس کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے

(۲٦١٧١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ هِشَامٍ، أَنَّ مُحَمَّدًا كَانَ إِذَا قَلَّمَ أَظْفَارَهُ دَفَنَهَا.

(۲٦١٧١) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام محمد رحمہ اللہ جب اپنے ناخن کاٹتے تو ان کو دفن فرما دیتے۔

(۲٦١٧٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ شَهِيدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ فَجَلَسْتُ ثُمَّ أَذِنَ لِي، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: لَقَدِ اسْتَأْذَنْتَ عَلَيَّ

وَإِنِّي لأَدْفِنُ بَعْضَ وَلَدِي ، قَالَ :وَكَانَ بَعْضُ نِسَائِهِ أَسْقَطَتْ فَدَفَنَهُ.

(۲۶۱۷۲) حضرت معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت چاہی، پس میں بیٹھ گیا، پھر تھوڑی دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اجازت دی تو میں ان کے پاس داخل ہو گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تحقیق تم نے اجازت طلب کی تھی اور میں اس وقت اپنے ایک بچے کو دفن کر رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کی عورت کا حمل ساقط ہو گیا تھا تو انہوں نے اس بچے کو دفن کر دیا۔

(۲٦۱۷۳) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ أَمَرَ حَجَّامًا يَحْجُمُهُ أَنْ يُفْرِغَ مَحْجَمَةَ دَمٍ لِكَلْبٍ يَلَغُهَا.

(۲۶۱۷۳) حضرت یزید بن عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے پچھنے لگانے والے کو پچھنے لگانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ پچھنوں کا خون کتے کو ڈال دینا وہ اس کو چاٹ لے گا۔

(۲٦۱۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِدَفْنِ الشَّعْرِ وَالظُّفْرِ وَالدَّمِ. (بخاری ۲۰۹۴۔ بزار ۲۹۶۸)

(۲۶۱۷۴) قبیلہ بنو ہاشم کے ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بال، ناخن اور خون کو دفن کرنے کا حکم دیا۔

(۲٦۱۷٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَلَّمَ أَظْفَارَهُ دَفَنَهَا ، أَوْ أَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ.

(۲۶۱۷۵) حضرت ابراہیم بن مہاجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے ناخن کاٹتے تو ان کو دفن فرما دیتے، یا ان کو دفن کرنے کا حکم دیتے۔

(۲٦۱۷٦) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْفِنُ شَعْرَهُ بِمِنًى.

(۲۶۱۷۶) حضرت افلح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بالوں کو منی میں دفن فرما دیا۔

(۲٦۱۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ يَوْمَ جُمُعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ، فَدَعَا بِمِقَصٍ فَقَلَّمَ أَظْفَارَهُ فَجَمَعَهَا ، قَالَ مَهْدِيٌّ :فَأَنْبَأَنَا هِشَامٌ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهَا أَنْ تُدْفَنَ.

(۲۶۱۷۷) حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جمعہ کے دن عصر کے بعد حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قینچی منگوائی پھر اپنے ناخن کاٹے اور جمع کیے۔ مہدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ھشام رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو دفنانے کا حکم دیا۔

(۵۳) فِي الرَّجلِ يجلِس إلى الرَّجلِ قبل أن يستأذِنه

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی کے پاس اجازت لینے سے قبل ہی بیٹھ جائے

(٢٦١٧٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، فَسَلَّمْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِنَّكَ جَلَسْتَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْقِيَامَ.

(۲۶۱۷۸) حضرت ابو بردہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں داخل ہوا تو حضرت عبد اللہ بن سلام ؒ بیٹھے ہوئے تھے، تو میں نے سلام کیا پھر میں بیٹھ گیا۔ اس پر آپ ؓ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم بیٹھ گئے اور ہمارا تو اٹھنے کا ارادہ ہے۔

(٢٦١٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : حدَّثَنِي رَجُلٌ ، أَنَّ رَجُلاً جَلَسَ إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ لَهُ : جَلَسْتَ إِلَيْنَا عَلَى حِينِ قِيَامٍ مِنَّا ، أَفَتَأْذَنُ.

(۲۶۱۷۹) حضرت اشعث ؒ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت حسن ؒ کے پاس بیٹھ گیا، تو آپ ؒ نے اس سے کہا: تم ہمارے اٹھنے کے وقت ہمارے پاس بیٹھ گئے ہو، تمہاری طرف سے اجازت ہے! اٹھنے کی؟

(٢٦١٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : إِذَا جَلَسَ إِلَيْكَ رَجُلٌ مُتَعَمِّدًا فَلاَ تَقُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنَهُ.

(۲۶۱۸۰) حضرت عمران ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز ؒ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص قصداً تمہارے پاس بیٹھے تو تم اس سے اجازت لینے سے پہلے مت اُٹھو۔

(٢٦١٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۲۶۱۸۱) حضرت ابراہیم ؒ سے مذکورہ ارشاد اسی سند سے منقول ہے۔

(٢٦١٨٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : مَا جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَامَ حَتَّى يَقُومَ.

(۲۶۱۸۲) حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس نہیں بیٹھا یہاں تک کہ وہ کھڑا ہوتا تو آپ ﷺ کھڑے ہوتے۔

(٢٦١٨٣) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ أَنْ يَقُومَ ، وَلاَ يَسْتَأْذِنَهُ.

(۲۶۱۸۳) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ جب کوئی آدمی کسی آدمی کے پاس بیٹھے تو وہ بغیر اجازت کے کھڑا ہو جائے۔

(٢٦١٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : قَعَدْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ ، قَالَ :

أَتَأْذَنُونَ ؟ إِنَّكُمْ جَلَسْتُمْ إِلَيَّ.

(۲۶۱۸۴) حضرت موسیٰ بن نافع ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر ولیٹیلیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب آپ ولیٹیلیہ نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: تم لوگ میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو، کیا تمہاری اجازت ہے؟

(۵۲) فِي الاستِئذانِ

اجازت مانگنے کا بیان

(۲۶۱۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ :حدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ :أَلِجُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ :اخْرُجْ إِلَى هَذَا فَعَلِّمْهُ الاسْتِئْذَانَ وَقُلْ لَهُ :قُلِ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ ؟ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ. (بخاری ۱۰۸۴۔ ابو داؤد ۵۱۳۳)

(۲۶۱۸۵) حضرت ربعی ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ بنو عامر کے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے نبی کریم مَلِّفْظَةَ سے اجازت طلب کی اس حال میں کہ آپ مَلِّفْظَةَ گھر میں تھے، اس شخص نے کہا: کیا میں آ جاؤں؟ نبی کریم مَلِّفْظَةَ نے اپنے خادم سے کہا: اس کے پاس جاؤ اور اس کو اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھلاؤ۔ اس کو کہو کہ یوں کہے: السلام علیکم، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ اس آدمی نے یہ سن لیا اور کہا: السلام علیکم: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ پس نبی کریم مَلِّفْظَةَ نے اسے داخل ہونے کی اجازت دے دی اور وہ داخل ہو گیا۔

(۲۶۱۸۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ سَمِعَ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ :حَدَّثَتْنِي رَيْحَانَةُ ، أَنَّ أَهْلَهَا أَرْسَلُوهَا إِلَى عُمَرَ ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ بِغَيْرِ إِذْنٍ ، فَعَلَّمَهَا فَقَالَ لَهَا :اخْرُجِي فَسَلِّمِي ، فَإِذَا رُدَّ عَلَيْكِ فَاسْتَأْذِنِي.

(۲۶۱۸۶) حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: کہ میرے گھر والوں نے مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، تو میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس بغیر اجازت کے داخل ہو گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اجازت کا طریقہ سکھلایا اور فرمایا: باہر جاؤ پھر سلام کرو اور جب تمہیں سلام کا جواب دیا جائے تو پھر اجازت مانگو۔

(۲۶۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي سَوْرَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :قُلْنا يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا السَّلاَمُ فَمَا الاسْتِئْنَاسُ ، قَالَ :يَتَكَلَّمُ الرَّجُلُ بِتَسْبِيحَةٍ وَتَكْبِيرَةٍ وَتَحْمِيدَةٍ ، وَيَتَنَحْنَحُ ، وَيُؤْذِنُ أَهْلَ الْبَيْتِ. (ابن ماجه ۳۷۰۷)

(۲۶۱۸۷) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول مَلِّفْظَةَ! یہ تو سلام کرنا ہے پس

اجازت کیسے طلب کی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ کہہ لے اور کھنکھار لے اور گھر والوں کو اجازت دے۔

(۲۶۱۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ أَبُو زُكَيْرٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَقُولُ : بَعَثَنِي أَبِي إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ : أَلِجُ ؟ فَقَالَ : لاَ تَقُلْ هَكَذَا ، وَلَكِنْ قُلْ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَإِذَا قِيلَ وَعَلَيْكُمْ ، فَادْخُلْ.

(۲۶۱۸۸) حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو میں نے ان کو کہا: کیا میں آجاؤں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس طرح مت کہو اور یوں کہو: السلام علیکم: جب تمہیں کہہ دیا جائے، وعلیکم السلام، تو تم داخل ہو جاؤ۔

(۲۶۱۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ لِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلاَنِ : مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ ، وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ ، فَكُنْت إِذَا أَتَيْته وَهُوَ يُصَلِّي يَتَنَحْنَحُ لِي.

(۲۶۱۸۹) حضرت عبداللہ بن نجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ کے پاس میں دو مرتبہ جاتا تھا۔ ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات میں، پس میں جب آپ ﷺ کے پاس آتا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے، تو آپ ﷺ میرے لیے کھنکھار دیتے۔

(۲۶۱۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْت عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَهُوَ يُصَلِّي بِالظَّلاَمِ فَفَتَحَ لِي.

(۲۶۱۹۰) حضرت یزید بن ابی زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے اجازت مانگی اس حال میں کہ وہ اندھیرے میں نماز پڑھ رہے تھے، تو آپ رحمہ اللہ نے میرے لیے دروازہ کھول دیا۔

(٥٤) فِي الرَّجلِ يردّ السّلام على الرّجلِ كيف يردّ عليهِ

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی کے سلام کا جواب دے تو وہ کس طرح جواب دے؟

(۲۶۱۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ حُمَيضَةَ ، قَالَ : رَدِفْت أَبَا بَكْرٍ فَكُنَّا نَمُرُّ بِالْقَوْمِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْنَا أَكْثَرَ مِمَّا نُسَلِّمُ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : مَا زَالَ النَّاسُ غَالِبِينَ لَنَا مُنْذُ الْيَوْمِ.

(۲۶۱۹۱) حضرت زُہرہ بن حمیضہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگوں پر ہمارا گزر ہوا تو ہم نے ان پر سلام کیا، تو انہوں نے ہمارے سلام کا جواب خوب بڑھا کر دیا۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ آج کے

دن تو لوگ ثواب میں ہم پر غالب آ رہے ہیں۔

(٢٦١٩٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : كُنْتُ رِدْفَ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَ ، مِثْلَهُ ، ثُمَّ قَالَ :لَقَدْ فَضَلَنَا النَّاسُ الْيَوْمَ بِخَيْرٍ كَثِيرٍ.

(۲۶۱۹۲) حضرت زید بن وہب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت ابوبکر کے پیچھے سواری پر سوار تھا، پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی، اور فرمایا: کہ لوگ آج ثواب میں ہم سے آگے بڑھ گئے۔

(٢٦١٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، فَقَالَ :وَعَلَيْكُمْ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، فَقَالَ :وَعَلَيْكُمْ ، فَقَالَ :أَلاَ تَرُدُّ عَلَيَّ لِمَا أَقُولُ لَكَ؟ قَالَ :أَلَيْسَ قَدْ فَعَلْتُ ؟.

(۲۶۱۹۳) حضرت ابوالبختری ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی ؓ کے پاس آیا، اور کہا: اے امیر المؤمنین: السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ ؓ نے فرمایا: وعلیکم، وہ آدمی سمجھا کہ آپ ؓ نے سنا نہیں۔ اس نے پھر کہا: اے امیر المؤمنین! السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ ؓ نے فرمایا: وعلیکم، اس آدمی نے کہا: آپ ؓ مجھے ویسے جواب کیوں نہیں دے رہے جیسا کہ میں نے آپ ؓ کو کہا؟ آپ ؓ نے فرمایا: کیا میں نے ایسا نہیں کیا؟

(٢٦١٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :حدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ، فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ :وَعَلَيْكَ السَّلاَمُ. (بخاری ۶۲۵۱۔ ترمذی ۲۶۹۲)

(۲۶۱۹۴) حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے، اس آدمی نے نماز پڑھی پھر آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیک السلام، تجھ پر بھی سلام ہو۔

(٢٦١٩٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، قَالَ :قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ مِنَ الشَّامِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَفِيهِ عُثْمَانُ فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَقَالَ : وَعَلَيْكُمُ السَّلاَمُ ، كَيْفَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ ؟ قَالَ :بِخَيْرٍ ، كَيْفَ أَنْتَ يَا عُثْمَانُ ؟. قَالَ :بِخَيرٍ.

(۲۶۱۹۵) حضرت مالک بن اوس بن حدثان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر ؓ شام سے واپس آئے اور مسجد میں داخل ہو گئے۔ اس حال میں کہ حضرت عثمان ؓ بھی مسجد میں تھے۔ آپ ؓ نے فرمایا: السلام علیکم، انہوں نے جواب دیا: وعلیکم السلام، اے ابوذر، کیسے ہو تم؟ انہوں نے فرمایا: خیریت سے ہوں، تم کیسے ہو؟ اے عثمان! آپ ؓ نے جواب میں کہا، میں بھی خیریت سے ہوں۔

(۲۶۱۹۶) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، فَقَالَ : سَلْمَانُ : حَسْبُكَ حَسْبُكَ ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيهِ الَّذِي قَالَ ، ثُمَّ زَادَ أُخْرَى ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : أَتَعْرِفُنِي يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا رُوحِي فَقَدْ عَرَفَ رُوحَكَ.

(۲۶۱۹۶) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حضرت سلمان رحمہ اللہ نے کہا: کافی ہے کافی ہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ویسے ہی اس کو جواب دیا جیسا کہ اس شخص نے سلام کیا تھا، پھر چند اور کلمات کا اضافہ فرمایا: اس پر اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابو عبداللہ! کیا آپ رضی اللہ عنہ مجھے جانتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری روح تمہاری روح کو جانتی ہے۔

(۲۶۱۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ السَّلاَمَ كَمَا يُقَالُ لَهُ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۱۹۷) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ویسے ہی سلام کا جواب دیتے تھے جیسے ان کو سلام کہا جاتا تھا، مثلاً السلام علیکم۔

(۲۶۱۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : أَوْصَانِي أَبِي ، قَالَ: إِذَا سُلِّمَ عَلَيْكَ ، فَلاَ تَقُلْ : وَعَلَيْكَ ، قُلْ : وَعَلَيْكُمْ ، فَإِنَّ مَعَهُ مَلاَئِكَةٌ.

(۲۶۱۹۸) حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے وصیت فرمائی کہ جب تمہیں سلام کیا جائے تو جواب میں وعلیک مت کہہ۔ بلکہ وعلیکم۔ کہو۔ اس لیے کہ اس شخص کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

(۲۶۱۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّحَّالِ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ إِذَا رَدَّ السَّلاَمَ يَقُولُ : وَعَلَيْكُمْ يَعْنِي يَنْوِي الرَّدَّ عَلَى مَا سُلِّمَ عَلَيْهِ.

(۲۶۱۹۹) حضرت عبدالرحمن الرحال فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ جب سلام کا جواب دیتے تو یوں کہتے: وعلیکم اور سلام کرنے والے پر جواب کی نیت کر لیتے۔

(۲۶۲۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ شُرَيْحًا إِذَا رَدَّ قَالَ : وَعَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۰۰) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ جب سلام کا جواب دیتے تو یوں کہتے: وعلیکم: یعنی تم پر بھی ہو۔

(۲۶۲۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيد بن وَهب ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ قَالَ : وَعَلَيْكُمُ السَّلاَمُ وَرَحْمَة الله وَبَرَكَاتُه وَمَغْفِرَته.

(۲۶۲۰۱) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ کو جب سلام کیا جاتا تو آپ رحمہ اللہ یوں جواب دیتے۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔

(٢٦٢٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا رَدَّ الرَّجُلُ فَلْيَقُلْ: وَعَلَيْكُمْ - يَعْنِي مَعَهُ الْمَلاَئِكَةُ.

(۲۶۲۰۲) حضرت اعمش ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی سلام کا جواب دے تو اس کو چاہیے کہ وہ جمع کا صیغہ استعمال کرے اور یوں کہے وعلیکم، اس لیے کہ آدمی کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

(٢٦٢٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، وَابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَدَّ ، قَالَ : وَعَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۲۶۲۰۳) حضرت اسماعیل ریشید اور حضرت ابن عون ریشید یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید جب سلام کا جواب دیتے تو یوں کہتے ، وعلیکم ورحمۃ اللہ۔

(٢٦٢٠٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا رَدَّ ، قَالَ : وَعَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۰۴) حضرت ابن عون ریشید فرماتے ہیں کہ امام محمد ریشید جب سلام کا جواب دیتے تو یوں کہتے : وعلیکم۔

(٥٥) فِي الرَّجلِ يبلِّغ الرّجل السّلام ما يقول له

اس آدمی کا بیان جو کسی دوسرے آدمی کو سلام پہنچائے تو اس کو یوں کہا جائے

(٢٦٢٠٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ غَالِبٍ ، قَالَ : إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ جَدِّي ، قَالَ : بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلاَمَ ، فَأَتَيْته فَقُلْت : إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ ، فَقَالَ : وَعَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلاَمُ. (ابوداؤد ۵۱۸۹۔ احمد ۵/ ۳۶۶)

(۲۶۲۰۵) حضرت غالب ریشید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت حسن بصری ریشید کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میرے والد نے میرے دادا سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ میرے والد نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا: کہ آپ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ ﷺ کو میرا سلام کہنا، پس میں آپ ﷺ کے پاس آیا میں نے کہا کہ میرے والد آپ ﷺ کو سلام کہہ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علیک وعلی ابیک السلام۔ تجھ پر اور تیرے والد پر سلام ہو۔

(٢٦٢٠٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ بَنِي أَخِيكَ يُقْرِئُونَكَ السَّلاَمَ ، ثُمَّ أَهْلَ الْمَسْجِدِ ، قَالَ : وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ.

(۲۶۲۰۶) حضرت محمد بن ابو الخالد ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی سے عرض کیا: آپ ریشید کے بھتیجوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کہا ہے پھر مسجد والوں نے بھی۔ آپ ریشید نے جواب دیا۔ وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ۔

(٢٦٢٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ : إِذَا لَقِيت عُمَرَ ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا ، فَأَقْرِئْهُ السَّلاَمَ ، قَالَ : فَلَقِيته فَأَقْرَأْته فَقَالَ : عَلَيْهِ ، أَوْ وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۲۶۲۰۷) حضرت اسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملو تو ان کو سلام کہنا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب میں آپ رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان کو سلام کہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یوں جواب دیا۔ وعلیہ یا یوں جواب دیا، وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

(۲۶۲۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهَا :إنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلاَمَ ، فَقَالَتْ :وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(بخاری ۶۲۵۳۔ ترمذی ۲۶۹۳)

(۲۶۲۰۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: بے شک جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے یوں جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

(۲۶۲۰۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ مُحَمَّدٌ إذَا قِيلَ لَهُ إنَّ فُلاَنًا يُقْرِئُك السَّلاَمَ ، قَالَ :وَعَلَيْك وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ.

(۲۶۲۰۹) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ جب امام ؒ سے کہا جاتا کہ فلاں شخص نے آپ ؒ کو سلام کہا ہے تو آپ ؒ یوں جواب دیتے، وعلیک وعلیہ السلام۔

(۵۶) مَنْ كَانَ يكره إذا سلّم أن يقول السّلام عليك ، حتّى يقول عليكم

جو شخص مکروہ سمجھے سلام کے جواب میں السلام علیک کہنے کو، یہاں تک کہ علیکم کہا جائے

(۲۶۲۱۰) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الجلدِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَوْصَانِي أَبِي ، قَالَ :إذَا لَقِيت رَجُلاً فَلاَ تَقُلْ :السَّلاَمُ عَلَيْك ، قُلْ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۱۰) حضرت معاویہ بن قرہ ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے وصیت فرمائی کہ جب تم کسی آدمی سے ملاقات کرو تو اسے السلام علیک مت کہو، یوں کہو السلام علیکم۔

(۲۶۲۱۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْك يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :مِنْ بَيْنِ هَؤُلاَءِ أَجْمَعِينَ.

(۲۶۲۱۱) حضرت میمون بن مہران ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یوں سلام کیا۔ اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! السلام علیک۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سب کے درمیان صرف مجھے؟!

(۲۶۲۱۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ ، قَالَ :دَخَلَ ابْنُ سِيرِينَ عَلَى ابْنِ هُبَيْرَةَ فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَقَالَ :ابْنُ هُبَيْرَةَ مَا

هَذَا السَّلاَمُ؟ فَقَالَ: هَكَذَا كَانَ يُسَلَّمُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی ۲۶۸۹۔ ابوداؤد ۵۱۵۳)

(۲۶۲۱۲) حضرت خالد بن ابی الصلت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ حضرت ابن ھبیرہ رحمہ اللہ کے پاس تشریف لائے اور کہا: السلام علیکم، اس پر حضرت ابن ھبیرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ سلام کا کون سا طریقہ ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا جاتا تھا۔

(۲۶۲۱۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، قَالَ: قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ مِنَ الشَّامِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَفِيهِ عُثْمَانُ، فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۱۳) حضرت مالک بن اوس بن حدثان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ شام سے تشریف لائے تو مسجد میں داخل ہوئے، مسجد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: السلام علیکم۔

(۲۶۲۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَن، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ عمر إِلَى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَى رَسُولِ اللهِ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(بخاری ۱۰۸۵۔ احمد ۱/ ۳۲۵)

(۲۶۲۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے دروازے پر تشریف لائے اور فرمایا: رسول اللہ پر سلام ہو، السلام علیکم۔

(۲۶۲۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ حَسَنٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، قَالَ: كَانَ يُسَلَّمُ عَلَى عُمَرَ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَعْنِي عَلَى مَنْ عِنْدَهُ.

(۲۶۲۱۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجالد رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں سلام کرتے تھے۔ اے امیر المؤمنین! السلام علیک، السلام علیکم، یعنی ان لوگوں پر بھی جو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ہیں۔

(۲۶۲۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ السَّلاَمُ عَلَيْكَ حَتَّى يَقُولَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۱۶) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام محمد رحمہ اللہ یوں کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے: السلام علیک، یہاں تک کہ یوں کہا جائے۔ السلام علیکم۔

(۲۶۲۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ، وَإِنْ كَانَ وَحْدَهُ فَلْيَقُلِ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ - يَعْنِي مَعَهُ الْمَلاَئِكَةُ.

(۲۶۲۱۷) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی کسی آدمی کو سلام کرے اگرچہ وہ اکیلا بھی ہو تو اس کو یوں کہے: السلام علیکم، کیونکہ اس کے ساتھ ملائکہ بھی ہوتے ہیں۔

(۲۶۲۱۸) أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، قَالَ: سَلَّمْت عَلَى رَجُلٍ يَمْشِي مَعَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ فَقُلْت: السَّلاَمُ عَلَيْك، فَقَالَ لِي مُسْلِمٌ: مَهْ، فَقُلْت: إنِّي عَرَفْته، فَقَالَ: وَإِنْ إِذَا سَلَّمْت فَقُلْ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، فَإِنَّ مَعَهُ حَفَظَةً.

(۲۶۲۱۸) حضرت عبدالمومن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو سلام کیا جو حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ کے ساتھ چل رہا تھا۔ میں نے یوں کہا: السلام علیک، اس پر حضرت مسلم نے مجھ سے فرمایا: رک جاؤ۔ میں نے کہا: میں اس کو جانتا ہوں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگرچہ پہچانتے ہو۔ جب تم سلام کرو تو یوں کہا کرو: السلام علیکم، اس لیے کہ اس شخص کے ساتھ نگران فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

(۵۷) فِي الرَّجُلِ يقول أقرِء فلانًا السَّلام

اس آدمی کا بیان جو یوں کہے: کہ فلاں آدمی کو سلام کہہ دینا

(۲۶۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ أَبِي غِفَارٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَلْمَانَ، فَقَالَ: إنَّ فُلاَنًا يُقْرِئُك السَّلاَمَ، فَقَالَ: مُذْ كَمْ؟ فَذَكَرَ أَيَّامًا فَقَالَ: أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَكَانَتْ أَمَانَةً تُؤَدِّيهَا.

(۲۶۲۱۹) حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سلمان رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: بے شک فلاں آدمی نے آپ کو سلام کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے دن پہلے؟ اس نے دن ذکر کیے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو یہ امانت تھی جس کا ادا کرنا تمہارے لیے ضروری تھا۔

(۲۶۲۲۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنٍ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: أَقْرِءْ فُلاَنًا السَّلاَمَ، قَالُوا: هِيَ أَمَانَةٌ إلاَّ أَنْ يَنْسَى.

(۲۶۲۲۰) حضرت عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے ایک آدمی کے بارے میں کہا کہ فلاں کو سلام کہہ دینا اور فرمایا: یہ امانت ہے مگر یہ کہ وہ شخص بھول جائے۔

(۲۶۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: قُلْتُ لأَبِي مِجْلَزٍ: قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ: أَقْرِءْ فُلاَنًا السَّلاَمَ، وَلاَ حَرَجَ، قَالَ: هِيَ أَمَانَةٌ، وَإِذَا قَالَ: أَبْلِغْ عَنْك، كَانَ فِي سَعَةٍ.

(۲۶۲۲۱) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومجلز رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ایک آدمی کا دوسرے آدمی کو یوں کہنا: کہ فلاں کو سلام کہہ دینا اور کوئی حرج نہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ امانت ہوگی اور جب یوں کہے۔ میں تمہاری طرف سے سلام پہنچا دوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں گنجائش ہوگی۔

(۵۸) مَنْ كَانَ يكره أن يقول عليك السَّلام

جو شخص علیک السلام کہنے کو مکروہ سمجھے

(۲۶۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ أَبِي غِفَارٍ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ، قَالَ:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ :عَلَيْكَ السَّلاَمُ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :لاَ تَقُلْ :عَلَيْكَ السَّلاَمُ ، فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلاَمُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى.

(۲۶۲۲۲) حضرت ابو جری الہجیمی فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور میں نے یوں کہا: علیک السلام، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: علیک السلام، مت کہو۔ اس لیے کہ علیک السلام تو مردوں کا سلام ہے۔

(۲۶۲۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :عَلَيْكَ السَّلاَمُ يَا نبى اللهِ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :تِيكَ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى.

(۲۶۲۲۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ پر یوں سلام کیا: علیک السلام یا نبی اللہ ﷺ، تو نبی کریم ﷺ نے اس کو ناپسند کیا اور ارشاد فرمایا: یہ تو مردوں کا سلام ہے۔

(۲۶۲۲٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ :عَلَيْكُمُ السَّلاَمُ ، إِنَّمَا قَالَ : ﴿وَسَلاَمٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ﴾.

(۲۶۲۲۴) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس یوں سلام کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ علیکم السلام، فرماتے: بے شک یوں کہے، سلام علی المرسلین۔

(۵۹) الرّجل يسلّم على الرّجلِ كلّما لقِيه

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی سے جب بھی ملتا ہے تو سلام کرتا ہے

(۲۶۲۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا فِي أَرْضِ الرُّومِ ، فَبَالَتْ دَابَّتِي ، فَقَامَتْ فَبَالَتْ ، فَلَحِقْتُهُ فَقَالَ :أَلاَ سَلَّمْتَ ؟ فَقُلْتُ :إِنَّمَا فَارَقْتُكَ الآنَ ، قَالَ : وَإِنْ فَارَقْتَنِي ، كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَايَرُونَ فَتَفَرَّقُ بَيْنَهُمُ الشَّجَرَةُ فَيَلْتَقُونَ فَيُسَلِّمُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۶۲۲۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن ابی زکریا کے ساتھ روم کے علاقہ میں سفر کر رہا تھا کہ میری سواری کے جانور کو پیشاب آیا تو اس جانور نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا، پھر میں دوبارہ آپ کے ساتھ جا ملا۔ آپ نے فرمایا: تم نے سلام کیوں نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا: میں ابھی تو آپ سے جدا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ ابھی تم مجھ سے جدا ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سفر کر رہے ہوتے تھے کہ ان کے درمیان درخت جدائی کر دیتے تھے جب وہ دوبارہ اکٹھے ہوتے تو ان میں سے بعض بعض کو سلام کرتے تھے۔

(۲۶۲۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَايَرَانِ فَتَفَرَّقُ بَيْنَهُمَا الشَّجَرَةُ فَيَلْتَقِيَانِ فَيُسَلِّمُ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ.

(۲۶۲۲۶) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ ؓ میں سے دو آدمی اکٹھے سفر کر رہے تھے کہ ان کے درمیان کوئی درخت تفریق کر دیتا پھر جب وہ دوبارہ ملتے تو ان میں سے ایک دوسرے پر سلام کرتا تھا۔

(٢٦٢٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَشْكِيَانِ بُطُونَهُمَا فَيَجِيئَانِ فَيُسَلِّمَانِ.

(۲۶۲۲۷) حضرت عمرو بن مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری ؒ اور حضرت سعید بن جبیر ؒ، دونوں کو پیٹ کی تکلیف ہو رہی تھی، یہ دونوں واپس آتے، اور دوبارہ ایک دوسرے کو سلام کرتے۔

(٢٦٢٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : كَانَ لاَ يُفَارِقُنِي إِلاَّ عَلَى سَلاَمٍ ، أَجِيءُ ، ثُمَّ أَذْهَبُ فَيُسَلِّمُ عَلَيَّ ، ثُمَّ أَجِيءُ ، ثُمَّ أَذْهَبُ فَيُسَلِّمُ عَلَيَّ.

(۲۶۲۲۸) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ مجھ سے جدا نہیں ہوتے مگر سلام کر کے، میں آتا پھر میں جاتا تو وہ مجھے سلام کرتے، پھر میں آتا پھر میں جاتا تو وہ مجھے سلام کرتے۔

(٢٦٢٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ لَيُفَارِقُ صَاحِبَهُ ، مَا يَحُولُ بَيْنَهُ إِلاَّ شَجَرَةٌ ، ثُم يَلْقَاهُ فَيُسَلِّمُ عَلَيه.

(۲۶۲۲۹) حضرت عوّام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی ؒ نے ارشاد فرمایا: اگر مسلمانوں کا ایک آدمی اپنے ساتھی سے جدا ہو جائے اور ان دونوں کے درمیان ایک درخت حائل ہو اور پھر وہ دوبارہ ملیں تو یہ اپنے ساتھی کو سلام کرے۔

(٦٠) فِي الْمُصَافَحَةِ عِنْدَ السَّلاَمِ ، مَن رَخَّصَ فِيهَا

جن لوگوں نے سلام کے وقت مصافحہ کرنے کی رخصت دی ہے

(٢٦٢٣٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : تَذَاكَرُوا الْمُصَافَحَةَ فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ حُمَيْدٍ : دَخَلْتُ عَلَى سَلْمَانَ مَعَ خَالِي عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، فَلَمَّا رَآهُ صَافَحَهُ سَلْمَانُ.

(۲۶۲۳۰) حضرت سماک ؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے درمیان مصافحہ پر بات چیت ہو رہی تھی کہ حضرت نعمان بن حمید ؒ نے فرمایا: کہ میں اپنے ماموں حضرت عباد بن شرحبیل کے ساتھ حضرت سلمان ؓ پر داخل ہوا جب آپ نے ان کو دیکھا تو حضرت سلمان ؓ نے ان سے مصافحہ کیا۔

(٢٦٢٣١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلاَّ غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا.

(ابوداؤد ۵۱۷۰۔ ابن ماجہ ۳۷۰۳)

(۲۶۲۳۱) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو مسلمان آپس میں ملاقات نہیں کرتے، پھر وہ مصافحہ کرتے ہیں، مگر یہ کہ ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

(٢٦٢٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُصَافِحُ بَعْضُنَا بَعْضًا ؟ قَالَ : نَعَمْ. (ترمذی ۲۷۲۸۔ احمد ۳/ ۱۹۸)

(۲۶۲۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم میں سے بعض بعض سے مصافحہ کرلیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(٢٦٢٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَانَ يُصَافِحُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. (بخاری ۶۲۶۳۔ ترمذی ۲۷۲۹)

(۲۶۲۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے تھے۔

(٢٦٢٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ غَالِبٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : إِنَّ ابْنَ سِيرِينَ كَانَ يَكْرَهُ الْمُصَافَحَةَ ، قَالَ : فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَصَافَحُونَ ، وَإِذَا قَدِمَ أَحَدُهُمْ مِنْ سَفَرٍ عَانَقَ صَاحِبَهُ.

(۲۶۲۳۴) حضرت غالب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کیا کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ مصافحہ کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ اس پر امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرتے تھے اور جب ان میں سے کوئی سفر سے واپس آتا تو وہ اپنے ساتھی سے گلے ملتا تھا۔

(٢٦٢٣٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَوْنٍ ، عَنِ الْمُصَافَحَةِ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ لاَ يَفْعَلُهُ بِنَا ، وَلاَ نَفْعَلُهُ بِهِ ، وَكَانَ إِذَا مَدَّ رَجُلٌ يَدَهُ ، لَمْ يَمْنَعْ يَدَهُ مِنْ أَحَدٍ.

(۲۶۲۳۵) حضرت معاذ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عون رحمہ اللہ سے مصافحہ کے متعلق پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: امام محمد رحمہ اللہ ہمارے ساتھ نہیں کرتے تھے اور نہ ہم ان سے کرتے تھے اور جب کوئی آدمی اپنا ہاتھ بڑھا دیتا تو وہ کسی سے اپنا ہاتھ روکتے بھی نہیں تھے۔

(٢٦٢٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : إِنَّ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْمُصَافَحَةَ.

(۲۶۲۳۶) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن الاسود رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک مصافحہ کرنا سلام کو مکمل کرتا ہے۔

(٢٦٢٣٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : إِنَّ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْمُصَافَحَةَ.

(۲۶۲۳۷) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک مصافحہ کرنا سلام کو مکمل کرتا ہے۔

(٢٦٢٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بن أَيُّوبَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ

أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَمَامُ تَحِيَّتِكُمُ الْمُصَافَحَةُ. (ترمذی ۲۷۳۱)

(۲۶۲۳۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اکمل سلام مصافحہ ہے۔

(٦١) فِي مصافحةِ المشرك

مشرک سے مصافحہ کرنے کا بیان

(٢٦٢٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْعَسْقَلاَنِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى ابْنَ مُحَيْرِيزٍ يُصَافِحُ نَصْرَانِيًّا فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ.

(۲۶۲۳۹) حضرت ابوعبد اللہ العسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے حضرت ابن محیریز رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ رحمہ اللہ نے دمشق کی مسجد میں ایک نصرانی سے ہاتھ ملایا۔

(٢٦٢٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَافِحَ الْمُسْلِمُ الْيَهُودِيَّ ، وَالنَّصْرَانِيَّ.

(۲۶۲۴۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ مسلمان کے کسی یہودی یا نصرانی سے ہاتھ ملانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٢٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ تُصَافِحُوهُمْ ، فَمَنْ صَافَحَهُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ.

(۲۶۲۴۱) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک مشرکین تو نجس ہیں ان سے مصافحہ مت کرو، جس شخص نے ان سے مصافحہ کر لیا تو اس کو چاہیے کہ وہ وضو کر لے۔

(٢٦٢٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَأَلْته عَنْ مُصَافَحَةِ الْمَجُوسِيِّ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۶۲۴۲) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مجوسی سے مصافحہ کرنے کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے اس کو مکروہ سمجھا۔

(٦٢) فِي المعانقةِ عِندما يلتقِي الرّجلانِ

دو آدمیوں کا ملاقات کرتے وقت گلے ملنے کا بیان

(٢٦٢٤٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ ، وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. (ابوداؤد ۵۱۷۸۔ حاکم ۶۲۴)

(۲۶۲۴۳) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چمٹا لیا اوران کی دونوں آنکھوں کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لیا۔

(۲۶۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عُتْبَةَ بن أَبِى عُثْمَانَ ، أَنَّ عُمَرَ اعْتَنَقَ حُذَيْفَةَ.

(۲۶۲۴۴) حضرت عتبہ بن ابی عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کیا۔

(۲٦٢٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِى بَلْجٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ وَالأَسْوَدَ بْنَ هلال الْتَقَيَا وَاعْتَنَقَ كُلٌّ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ.

(۲۶۲۴۵) حضرت ابو بلج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ اور حضرت اسود بن ھلال رحمہ اللہ کو ملتے ہوئے دیکھا۔ ان دونوں نے آپس میں معانقہ فرمایا۔

(۲٦٢٤٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا مِجْلَزٍ وَخَالِدًا الأَثْبَجَ الْتَقَيَا ، فَاعْتَنَقَ كُلٌّ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ.

(۲۶۲۴۶) حضرت عباد بن عباد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ اور حضرت خالد اثبج رحمہ اللہ کو دیکھا کہ جب دونوں ملے تو انہوں نے ایک دوسرے سے معانقہ کیا۔

(۲٦٢٤٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ.

(۲۶۲۴۷) حضرت ایاس بن دغفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو نضرہ رحمہ اللہ کو دیکھا آپ رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے رخسار کا بوسہ لیا۔

(۲٦٢٤٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ ، قَالَتْ : كَانَ أَصْحَابُ صِلَةَ بْنِ أَشْيَمَ إِذَا دَخَلُوا عَلَيْهِ يَلْتَزِم بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(۲۶۲۴۸) حضرت معاذۃ العدویہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کے اصحاب جب آپ رحمہ اللہ کے پاس آتے تھے تو ان میں سے بعض بعض سے گلے ملتے تھے۔

(٦٣) ما قالوا فِي الرّجلِ يسلّم عليهِ وهو يبول

جن لوگوں نے یوں کہا: اس شخص کے بارے میں جس کو پیشاب کرتے ہوئے سلام کیا گیا ہو

(۲٦٢٤٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ ، أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ.

(ابو داؤد ۱۸۔ ابن ماجہ ۳۵۰)

(۲۶۲۴۹) حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو گئے۔

(٢٦٢٥٠) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ. (مسلم ۱۱۵۔ ترمذی ۹۰)

(۲۶۲۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سلام کا جواب نہیں دیا۔

(٦٤) ما قالوا فِي إفشاءِ السّلامِ

سلام پھیلانے کا بیان

(٢٦٢٥١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الأَلْهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُفْشِيَ السَّلاَمَ. (ابن ماجه ۳۶۹۳۔ طبرانی ۷۵۲۴)

(۲۶۲۵۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سلام کو پھیلائیں۔

(٢٦٢٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ.

(۲۶۲۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا مسلمان پر حق ہے جب بھی اس سے ملے تو اس کو سلام کرے۔

(٢٦٢٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اعْبُدُوا الرَّحْمَان ، وَأَفْشُوا السَّلاَمَ. (بخاری ۹۸۱۔ ابن ماجه ۳۶۹۴)

(۲۶۲۵۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم رحمٰن کی عبادت کرو اور سلام کو پھیلاؤ۔

(٢٦٢٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهُ ، وَقِيلَ :قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لأَنْظُرَ ، فَلَمَّا تَبَيَّنْت وَجْهَهُ ، عَرَفْت أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعْته يَتَكَلَّمُ بِهِ أَنْ قَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَفْشُوا السَّلاَمَ.

(۲۶۲۵۴) حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے اور کہا جا رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تا کہ میں

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو دیکھوں۔ جب میں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا چمکتا ہوا چہرہ دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ بے شک یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے اور سب سے پہلی بات جو میں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنی وہ یہ تھی کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ۔

(٢٦٢٥٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِفْشَاءِ السَّلَامِ.

(۲۶۲۵۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں سلام کو پھیلانے کا حکم دیا۔

(٢٦٢٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا ، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا ، أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ . (مسلم ۹۳۔ ترمذی ۲۶۸۸)

(۲۶۲۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم لوگ جنت میں داخل نہ ہو گے، یہاں تک کہ تم ایمان لے آؤ اور تم ایمان نہیں لاؤ گے، یہاں تک کہ تم آپس میں محبت کرنے لگو، کیا میں تمہاری ایک معاملہ پر راہنمائی نہ کروں کہ جب تم یہ کام کرو گے تو تم آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ تم سلام کرنے کو رواج دو۔

(٢٦٢٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا ، وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا ، فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ :لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :هِيَ لِمَنْ قَالَ طَيِّبَ الْكَلَامِ ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ ، وَأَفْشَى السَّلَامَ ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. (ترمذی ۱۲۳۔ ابویعلی ۴۳۴)

(۲۶۲۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں بالا خانے ہیں جن کا ظاہر ان کے باطن سے دکھائی دیتا ہے اور ان کا باطن ان کے ظاہر سے دکھائی دیتا ہے۔ اس پر ایک دیہاتی کھڑا ہو کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! یہ بالا خانے کس کے لیے ہوں گے؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ اس شخص کے لیے ہوں گے جو پاکیزہ کلام کرے اور کھانا کھلائے، اور سلام کو پھیلائے، اور رات کے وقت نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔

(٢٦٢٥٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ يَعِيش بن الْوَلِيدِ ، عَنْ مَوْلًى لِلزُّبَيْرِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ. (احمد ۱۶۴۔ بیہقی ۲۳۲)

(۲۶۲۵۸) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کسی معاملہ پر خبردار نہ کروں کہ جب تم

وہ کام کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے درمیان سلام کو رواج دو۔

(٢٦٢٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِنَّ السَّلاَمَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ فَأَفْشُوهُ.

(۲۶۲۵۹) حضرت زید بن وھب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے تو اس کو پھیلاؤ۔

(٢٦٢٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنْ كُنْت لأَخْرُجُ إِلَى السُّوقِ وَمَا لِي حَاجَةٌ إِلاَّ أَنْ أُسَلِّمَ وَيُسَلَّمَ عَلَيَّ.

(۲۶۲۶۰) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس بازار کی طرف جاتا تھا حالانکہ میری کوئی ضرورت نہیں ہوئی تھی، مگر صرف اس وجہ سے کہ میں سلام کروں اور مجھے سلام کا جواب دیا جائے۔

(٢٦٢٦١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَبْخَلَ النَّاسِ الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۶۱) حضرت ابو عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں میں بخیل ترین وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔

(٦٥) فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَبْدَؤُونَ بِالسَّلاَمِ

ان ذمیوں کا بیان جو سلام میں پہل کریں

(٢٦٢٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ : السَّلاَمُ عَلَيْك.

(۲۶۲۶۲) حضرت کریب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اہل کتاب میں سے ایک آدمی کو خط لکھا: تو اس میں اس کو سلام لکھا: السلام علیک۔

(٢٦٢٦٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كَتَبْت إِلَى الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فِي الْحَاجَةِ فَابْدَأْهُ بِالسَّلاَمِ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ : اكْتُبِ السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى.

(۲۶۲۶۳) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی یہودی اور نصرانی کو کسی ضرورت کے بارے میں خط لکھے تو اس کو چاہیے کہ یہ سلام میں پہل کرے اور حضرت مجاہد ؒ نے فرمایا: یوں سلام لکھیں، و السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى.

(٢٦٢٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَأَلَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ

عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْتِدَاءِ أَهْلِ الذِّمَّةِ بِالسَّلاَمِ فَقَالَ :تَرُدُّ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ تَبْتَدِئُهُمْ ، فَقُلْتُ :فَكَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ ؟ فَقَالَ :مَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَبْتَدِئَهُمْ ، قُلْتُ :لِمَ ؟ قَالَ :لِقَوْلِ اللهِ ﴿فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلاَمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ﴾.

(۲۶۲۶۴) حضرت عون بن عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن کعب ؒ نے حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ سے ذمیوں کو سلام کرنے میں پہل کرنے کے بارے میں پوچھا؟ آپ ؒ نے فرمایا: ان کو سلام کا جواب دیا جائے گا اور تم ان پر سلام میں پہل نہ کرو۔ میں نے پوچھا: آپ ؒ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم بھی ان پر سلام میں پہل کرو۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ آپ ؒ نے فرمایا: اللہ رب العزت کے اس قول کی وجہ سے۔ ترجمہ: تم ان سے درگزر کرو اور یوں کہو: سلام، پس عنقریب وہ جان لیں گے۔

(۲٦۲٦٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الأَلْهَانِيِّ وَشُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَمُرُّ بِمُسْلِمٍ ، وَلاَ يَهُودِيٍّ ، وَلاَ نَصْرَانِيٍّ إِلاَّ بَدَأَهُ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۶۵) حضرت محمد بن زیاد الالھانی ؒ اور حضرت شرحبیل بن مسلم ؒ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابو امامہ ؓ کسی مسلمان، یہودی اور نصرانی کے پاس سے نہیں گزرتے تھے مگر یہ کہ آپ ؓ سلام میں پہل کرتے تھے۔

(۲٦۲٦٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ وَأَبَا الدَّرْدَاءِ وَفَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ كَانُوا يَبْدَؤُونَ أَهْلَ الشِّرْكِ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۶۶) حضرت ابن عجلان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ، حضرت ابو الدرداء ؓ اور حضرت فضالہ بن عبید ؓ یہ سب حضرات مشرکین سے سلام کرنے میں پہل کرتے تھے۔

(۲٦۲٦۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي عِيسَى ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ مِنْ رَأْسِ التَّوَاضُعِ أَنْ تَبْدَأَ بِالسَّلاَمِ مَنْ لَقِيتَ.

(۲۶۲۶۷) حضرت ابو عیسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: یقیناً عاجزی کی بنیاد کی یہ بات ہے کہ جب تم کسی سے ملو تو سلام میں ابتداء کرو۔

(۲٦۲٦۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :كَتَبَ أَبُو بُرْدَةَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ ، فَقِيلَ لَهُ :لِمَ قُلْتَ لَهُ ؟ فَقَالَ :إِنَّهُ بَدَأَنِي بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۶۸) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ ؒ نے ایک ذمی کی طرف خط لکھا اور اس کو سلام کہا، ان سے اس بارے میں پوچھا گیا: کہ آپ ؒ نے اسے سلام کیوں کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا: بے شک اس نے سلام میں ابتداء کی تھی۔

(٦٦) فِي الَّذِي يبدأ بالسّلام

اس شخص کا بیان جو سلام میں پہل کرے

(٢٦٢٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ عَطِيَّةَ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ يَقُولُ :مَا عَلَى وجه الأَرْضِ رَجُلٌ يَبْدَأُ آخَرَ بِالسَّلَامِ إِلَّا كَانَ ذَلِكَ صَدَقَةً عَلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۲۶۲۶۹) حضرت عطیہ ؒ جو حضرت عبداللہ بن مطرف بن الشخیر ؒ کے کاتب ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مطرف بن الشخیر ؒ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نہیں ہے زمین پر کوئی شخص جو سلام میں پہل کرے مگر یہ قیامت کے دن اس شخص کے لیے صدقہ بن جائے گا۔

(٢٦٢٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَرَّ بِالْقَوْمِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَرَدُّوا عَلَيْهِ كَانَ لَهُ فَضْلُ دَرَجَةٍ عَلَيْهِمْ لأَنَّهُ أَذْكَرَهُمُ السَّلَامَ.

(۲۶۲۷۰) حضرت زید بن وھب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم پر گزرا اور اس نے ان کو سلام کیا پھر ان لوگوں نے اس کو سلام کا جواب دیا تو اس شخص کو ان لوگوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہوگی اس لیے کہ اس نے ان کو سلام یاد دلایا ہے۔

(٢٦٢٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الْبَادِءُ بِالسَّلَامِ يُرْبِي عَلَى صَاحِبِهِ فِي الأَجْرِ.

(۲۶۲۷۱) حضرت ابو عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا اپنے ساتھی سے اجر میں بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

(٢٦٢٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :مَا الْتَقَى رَجُلَانِ قَطُّ إِلَّا كَانَ أَوْلَاهُمَا بِاللَّهِ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

(۲۶۲۷۲) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: کبھی بھی دو مسلمان آپس میں ملاقات نہیں کرتے مگر ان دونوں میں اللہ کے قریب وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

(٦٧) فِي ردِّ السّلامِ على أهلِ الذِّمّةِ

ذمیوں کو سلام کا جواب دینے کا بیان

(٢٦٢٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا :السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ، فَقَالَ :وَعَلَيْكُمْ. (مسلم ۱۱۔ احمد ۲۲۹)

(۲۶۲۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس یہود کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے یوں کہا: السام علیک۔ تم پر موت طاری ہو۔ اے ابوالقاسم! آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں پر بھی ہو۔

(۲۶۲۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا :وَعَلَيْكُمْ. (مسلم ۱۷۰۵۔ ابوداؤد ۵۱۶۵)

(۲۶۲۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل کتاب میں سے تمہیں کوئی سلام کرے تو تم یوں جواب دو۔ وعلیکم۔

(۲۶۲۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي رَاكِبٌ غَدًا إِلَى يَهُودَ فَلاَ تَبْدَؤُوهُمْ بِالسَّلاَمِ ، فَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا :وَعَلَيْكُمْ. (ابن ماجه ۳۶۹۹۔ احمد ۴/ ۱۴۴)

(۲۶۲۷۵) حضرت ابوعبدالرحمٰن الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک کل میں یہود کے پاس جاؤں گا، تو تم لوگ سلام میں پہل مت کرنا اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو تم یوں کہنا۔ وعلیکم۔

(۲۶۲۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا لَقُوكُمْ وَقَالُوا :السَّامُ عَلَيْكُمْ ، فَقُولُوا لَهُمْ :وَعَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہودی جب بھی تم سے ملیں اور السام علیکم کہیں تو تم یوں جواب دو۔ وعلیکم۔

(۲۶۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ زَادَوَيْهِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :نُهِينَا ، أَوْ أُمِرْنَا أَنْ لاَ نَزِيدَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَلَى وَعَلَيْكُمْ. (احمد ۳/ ۱۱۳)

(۲۶۲۷۷) حضرت حمید بن زادویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں منع کیا گیا یا ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اہل کتاب کو سلام کا جواب دینے میں علیکم پر کچھ بھی اضافہ نہ کریں۔

(۲۶۲۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا غَادُونَ إِلَى يَهُودَ فَلاَ تَبْدَؤُوهُمْ بِالسَّلاَمِ ، فَإِنْ سَلَّمُوا فَقُولُوا :وَعَلَيْكُمْ. (مسنده ۶۶۸)

(۲۶۲۷۸) حضرت ابوبصرہ الغفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ہم کل یہود کے پاس جائیں گے تو تم لوگ ان سے سلام میں پہل مت کرنا، پس اگر وہ تمہیں سلام کریں تو یوں جواب دینا۔ وعلیکم۔

(٢٦٢٧٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَلْقِ اللهِ فَرُدُّوا عَلَيْهِمْ ، وَإِنْ كَانَ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا ، أَوْ مَجُوسِيًّا.

(۲۶۲۷۹) حضرت عکرمہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی مخلوق میں سے جو کوئی بھی تم کو سلام کرے تو تم اس کو سلام کا جواب دو اگر چہ وہ یہودی ہو یا نصرانی ہو یا مجوسی ہو۔

(٢٦٢٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مَعْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْ وَعَلَيْكَ.

(۲۶۲۸۰) حضرت معن ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: جب اہل کتاب میں سے کوئی آدمی تمہیں سلام کرے تو تم اس کو یوں جواب دو۔ وعلیک۔

(٢٦٢٨١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ يَهُودِيٌّ ، أَوْ نَصْرَانِيٌّ فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۸۱) حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی یہودی یا نصرانی تمہیں سلام کرے تو تم یوں جواب دو۔ وعلیکم۔

(٢٦٢٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ ، قَالَ : عَلاَكَ السَّلاَمُ.

(۲۶۲۸۲) حضرت سلمہ بن وھرام ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس ریشید کو جب کوئی یہودی اور عیسائی سلام کرتا تو آپ ریشید یوں جواب دیتے، علاک السلام (ترجمہ:) تجھ پر سلام بلند ہو۔

(٦٨) فِي الرَّجلِ يقولُ للرجل حيّاك اللّه ، من كرِهه حتّى يقول بِالسّلامِ

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی کو حَیَّاکَ اللہ کہے اور جنہوں نے اس کو مکروہ سمجھا یہاں تک کہ وہ سلام کر لے

(٢٦٢٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : إِذَا قُلْتَ حَيَّاكَ اللَّهُ ، فَقُلْ : بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۸۳) حضرت عاصم ریشید اور حضرت حماد ریشید دونوں حضرات بالترتیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ریشید اور حضرت ابراہیم ریشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب تو یوں کہے حَیَّاکَ اللہ۔ اللہ تجھے زندہ رکھے۔ تو تم اس کے ساتھ سلام بھی کرو۔

(٢٦٢٨٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ ، قَالَ : كَانَ الحسن يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ حَيَّاكَ اللَّهُ إِلاَّ أَنْ يَقُولَ : بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۸۴) حضرت عبد الحمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ یوں کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے: حَیَّاكَ اللّٰہُ۔ مگر یہ کہ وہ سلام بھی کہے۔

(۲۶۲۸۵) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : جَائَنَا مَیْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ حَیَّاكَ اللّٰهُ فَقَالَ : لاَ تَقُلْ هَكَذَا ، هَذِهِ تَحِیَّةُ الشَّبَابِ ، وَلَكِنْ قُلْ : حَیَّاكُمَ اللّٰهُ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۸۵) حضرت محمد بن سوقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی نے ان سے یوں کہا: حَیَّاكَ اللّٰہُ۔ اللہ آپ کو زندہ رکھے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایسے مت کہو۔ یہ تو نوجوانوں کا سلام ہے۔ لیکن یوں کہو۔ حَیَّاكُمَ اللّٰہُ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : كَانُوا یَسْتَحِبُّونَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ حَیَّاكَ اللّٰهُ أَنْ یَقُولَ : بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۸۶) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم پسند کرتے تھے کہ جب ایک آدمی کسی آدمی کو یوں کہے، حَیَّاكَ اللّٰہُ۔ تو وہ سلام بھی ساتھ کہے۔

(۶۹) فِی الرَّجُلِ یُسَلِّمُ عَلَی الرَّجُلِ وَیُشِیرُ بِیَدِهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کو سلام کرے تو اپنے ہاتھ سے اشارہ بھی کرے

(۲۶۲۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِی عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی رَبَاحٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ ، أَوْ قَالَ : كَانَ یُكْرَهُ السَّلاَمُ بِالْیَدِ وَلَمْ یَرَ بِالرَّأْسِ بَأْسًا.

(۲۶۲۸۷) حضرت علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور سر سے اشارہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۷۰) فِی السَّلاَمِ عَلَی الصِّبْیَانِ

بچوں کو سلام کرنے کا بیان

(۲۶۲۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَیْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صِبْیَانٌ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا. (بخاری ۶۲۴۷۔ ابوداؤد ۵۱۶۱)

(۲۶۲۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بچوں کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔

(۲۶۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ حُبَیْبِ بْنِ حُجْرٍ القیسی ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَرَّ عَلَیْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ فَقَالَ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا صِبْيَانُ. (احمد ۳/ ۱۸۳۔ دار قطنی ۷ ۶۲)

(۲۶۲۸۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اس حال میں کہ ہم بچے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بچو! السلام علیکم۔

(۲۶۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى الصِّبْيَانِ.

(۲۶۲۹۰) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ بچوں کو سلام کیا کرتے تھے۔

(۲۶۲۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَمُرُّ عَلَى الصِّبْيَانِ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ.

(۲۶۲۹۱) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ جب بچوں پر گزرتے تھے تو آپ رحمہ اللہ انہیں سلام کرتے تھے۔

(۲۶۲۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَفْصٌ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :كَانَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ يَمُرُّ عَلَيْنَا وَنَحْنُ صِبْيَانٌ فَيُسَلِّمُ عَلَيْنَا.

(۲۶۲۹۲) حضرت حنش بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ ہم بچوں کے پاس سے گزرتے تھے تو ہم پر سلام کرتے تھے۔

(۲۶۲۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أُبَيّ بن عَبْدِاللهِ قَالَ :كَانَ إِبرَاهِيم يَمُرُّ عَلَيْنَا وَنَحْنُ صِبْيَانٌ فَيُسَلِّمُ عَلَيْنَا.

(۲۶۲۹۳) حضرت اُبی بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ جب ہم بچوں کے پاس سے گزرتے تھے تو آپ رحمہ اللہ ہمیں سلام کرتے تھے۔

(۲۶۲۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ مُحَمَّدٌ يُسَلِّمُ عَلَى الصِّبْيَانِ ، وَلاَ يُسْمِعُهُمْ.

(۲۶۲۹۴) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ بچوں پر سلام کرتے تھے اور ان کو سناتے نہیں تھے۔

(۷۱) فِي السَّلاَمِ على النِّساءِ

عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

(۲۶۲۹۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرٍ يَقُولُ :أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ ، قَالَتْ : مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. (ترمذی ۲۶۹۷۔ ابو داؤد ۵۱۶۲)

(۲۶۲۹۵) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہم عورتوں پر گزرے تو آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا۔

(۲۶۲۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ طَارِقٍ التَّيْمِيِّ ، عَنْ جَرِيرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ. (احمد ۴/ ۳۶۳۔ ابو یعلی ۷۵۰۶)

(۲۶۲۹۶) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عورتوں کے پاس سے گزرے اور آپ ﷺ نے ان پر سلام کیا۔

(۲۶۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلَى امْرَأَةٍ فِي ظلة فَسَلَّمَ عَلَيْهَا.

(۲۶۲۹۷) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک عورت پر گزرے جو سایہ میں بیٹھی ہوئی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سلام کیا۔

(۲۶۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ بِشرِ بن حَرب قَالَ :رَأَيت ابن عُمَر مَرَّ عَلَى امْرَأَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا

(۲۶۲۹۸) حضرت بشر بن حرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک عورت کے پاس سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سلام کیا۔

(۲۶۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابن ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ عُمَرَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ.

(۲۶۲۹۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں پر سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا۔

(۲۶۳۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زُرْزُر ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ السَّلاَمِ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ :إِنْ كُنَّ شَوَابَّ فَلاَ.

(۲۶۳۰۰) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے عورتوں کو سلام کرنے کے بارے میں پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ عورتیں جوان ہوں تو پھر نہ کرو۔

(۲۶۳۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ :أُسَلِّمُ عَلَى الْمَرْأَةِ ؟ قَالَ :لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا

(۲۶۳۰۱) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے پوچھا: کہ کیا عورت کو سلام کیا جا سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۲۶۳۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى أَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْأَةِ إِلاَّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا فِي بَيْتِهَا فَيُسَلِّمَ عَلَيْهَا.

(۲۶۳۰۲) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ عورتوں کو سلام کرنے کی رائے نہیں رکھتے تھے، مگر یہ کہ وہ اس عورت کے گھر میں داخل ہو تو اس کو سلام کر سکتا ہے۔

(۲۶۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قُرَيْرٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ :أُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ ؟ قَالَ :الْحَقْ بِأَهْلِك.

(۲۶۳۰۳) حضرت عبد العزیز قریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حسن رحمہ اللہ کے پاس آیا، اور پوچھا: کیا عورتوں کو سلام کیا جا سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تو اپنے گھر والی کے ساتھ مل جا کر۔

(۲۶۳۰۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ عن عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

(۲۶۳۰۴) حضرت عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ عورتوں اور بچوں کو سلام کیا کرتے تھے۔

(۲۶۳۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ جُلُوسٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ.

(۲۶۳۰۵) حضرت عمرو بن عثمان ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ ویشید کو دیکھا کہ آپ ویشید بیٹھی ہوئی عورتوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔

(۲۶۳۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ، وَحَمَّادًا، عَنِ السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ فَكَرِهَهُ حماد عَلَى الشَّابَّةِ وَالْعَجُوزِ، وَقَالَ الْحَكَمُ: كَانَ شُرَيْحٌ يُسَلِّمُ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ، قُلْتُ: النِّسَاءُ؟ قَالَ: عَلَى كُلِّ أَحَدٍ.

(۲۶۳۰۶) حضرت شعبہ ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ویشید اور حضرت حماد ویشید دونوں سے عورتوں کو سلام کرنے کے متعلق سوال کیا؟ تو حضرت حماد ویشید نے بوڑھی اور جوان عورتوں پر سلام کرنے کو مکروہ سمجھا اور حضرت حکم ویشید نے فرمایا: حضرت شریح ویشید ہر ایک کو سلام کیا کرتے تھے، میں نے پوچھا: عورتوں کو بھی؟ آپ ویشید نے فرمایا: ہر ایک کو سلام کرتے تھے۔

(۷۲) من كره أن يقول زعموا

جو شخص یوں کہنے کو مکروہ سمجھے: زعموا. انہوں نے گمان کیا

(۲۶۳۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ، أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ: مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمُوا؟، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ: زَعَمُوا. (احمد ۵/ ۴۰۱- طحاوی ۱۸۵)

(۲۶۳۰۷) حضرت ابی قلابہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مسعود ویشید نے حضرت ابو عبداللہ سے پوچھا یا حضرت ابو عبداللہ نے حضرت ابو مسعود سے پوچھا: کہ تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ زعموا کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کی بدترین سواری یہ ہے کہ وہ کہے لوگ یہ سمجھتے ہیں۔

(۲۶۳۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ كَرِهَ زَعَمُوا.

(۲۶۳۰۸) حضرت منصور ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ "زعموا" کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۶۳۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ كَرِهَ زَعَمُوا، ثُمَّ قَرَأَ سُفْيَانُ ﴿زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾.

(۲۶۳۰۹) حضرت عبدربہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویشید لفظ "زعموا" کے استعمال کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے، پھر حضرت سفیان ویشید نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ زعم الذين كفروا.

(۲۶۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: زَعَمُوا زَامِلَةُ الْكَذِبِ.

(۲۶۳۱۰) حضرت اعمش ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ویشید نے لفظ "زعموا" کے بارے میں فرمایا کہ یہ جھوٹ کے تابع ہے۔

(٢٦٣١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَيس ، عن أَبِي يَحيَى ، عن مُجَاهِد ، عن ابن عَون قَال :زَعَمُوا زَامِلَةُ الْكَذِبِ ، فَلاَ تكُونَنَّ لِلْكَذِبِ زَامِلَة.

(۲۶۳۱۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عون رحمہ اللہ نے لفظ "زعموا" کے بارے میں فرمایا: یہ جھوٹ کے تابع ہے۔ اور تم ہرگز جھوٹ کے تابع مت بنو۔

(٢٦٣١٢) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِءٍ ، قَالَ :قَالَ لِي أَبِي :يَا بُنَيَّ ، هَبْ لِي من الْحَدِيثِ زَعَمُوا وَسَوْفَ.

(۲۶۳۱۲) حضرت یحییٰ بن ھانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے کہا: اے میرے بیٹے: اپنے کلام میں دولفظوں کو استعمال کرنے سے بچو۔ اور وہ یہ ہیں۔ "زعموا" اور "سوف"۔

(٢٦٣١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، قَالَ :قَالَ لِي شُرَيْحٌ :إِنَّ زَعَمُوا كُنْيَةُ الْكَذِبِ.

(۲۶۳۱۳) حضرت یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: بے شک "زعموا" جھوٹ کی کنیت ہے۔

(٧٣) من رخّص فِي زعموا

جن لوگوں نے لفظ "زعموا" کے استعمال میں رخصت دی

(٢٦٣١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا قِلاَبَةَ فَقَالَ :زَعَمُوا.

(۲۶۳۱۴) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ سے سوال کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: "زعموا"۔

(٢٦٣١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :زَعَمُوا وَاللَّهِ.

(۲۶۳۱۵) حضرت قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو بار ہا یوں فرماتے ہوئے سنا: "زعموا واللّٰہ"۔

(٢٦٣١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ :أُنْهِيَ ، عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، فَقَالَ : زَعَمُوا ذَلِكَ ، قَالَ :قُلْتُ :أَنْتَ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :زَعَمُوا ذَلِكَ.

(۲۶۳۱۶) حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا گھڑوں میں بنی ہوئی نبیذ سے منع کیا گیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں نے یوں کہا اور لفظ "زعموا" کا استعمال فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں نے یوں کہا ہے۔ اور لفظ "زعموا" کا آپ نے استعمال فرمایا۔

(٢٦٣١٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ :زَعَمُوا.

(۲۶۳۱۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا؟ تو آپ رحمہ اللہ فرماتے: ان لوگوں نے یوں کہا: اور لفظ "زعموا" کا استعمال فرماتے۔

(۲٦۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الرَّجُلِ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، قَالَ :زَعَمُوا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ بِالأَرْضِ.

(۲۶۳۱۸) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو سواری پر وتر پڑھ لے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ یوں کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ زمین پر وتر پڑھتے تھے اور آپ رحمہ اللہ نے لفظ "زعموا" کا استعمال فرمایا۔

(۷٤) فِي الرَّجلِ يقال له كيف أصبحت

اس آدمی کا بیان جس سے یوں پوچھا جائے۔ تو نے کیسے صبح کی؟

(۲٦۳۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ أبي عَمْرَة ، قَالَ : قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ أَصْبَحْت ؟ قَالَ :بِخَيْرٍ مِنْ قَوْمٍ لَمْ يَشْهَدُوا جِنَازَةً وَلَمْ يَعُودُوا مَرِيضًا.

(طبرانی ۷۳۲۹)

(۲۶۳۱۹) حضرت ابو عمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے کس حالت میں صبح کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیریت کے ساتھ اس قوم میں جو جنازے میں حاضر نہیں ہوتے اور نہ ہی مریض کی عیادت کرتے ہیں۔

(۲٦۳۲۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قُلْتُ: كَيْفَ أَصْبَحْت يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :بِخَيْرٍ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا وَلَمْ يَعُدْ سَقِيمًا.

(۲۶۳۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے کس حالت میں صبح کی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیر کے ساتھ اس آدمی سے بہتر جس نے صبح نہیں کی روزے دار کی حالت میں اور نہ کسی بیمار کی عیادت کی۔

(۲٦۳۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ : كَيْفَ أَصْبَحْت ؟ قَالَتْ :بِنِعْمَةٍ مِنَ اللهِ.

(۲۶۳۲۱) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: آپ نے کس حال میں صبح کی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی نعمتوں کے ساتھ۔

(۲٦۳۲۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :مَرَرْت بِعَامِرٍ الشَّعْبِيِّ وَهُوَ جَالِسٌ بِفِنَائِهِ فَقُلْت : كَيْفَ أَنْتَ؟ فَقَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ إِذَا قِيلَ لَهُ : كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ :بِنِعْمَةٍ وَمَدَّ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ إِلَى السَّمَاءِ.

(۲۶۳۲۲) حضرت ابن عون ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عامر شعبی ولیٹھیڈ کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ وہ اپنے گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے، تو میں نے پوچھا: آپ کیسے ہیں؟ آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: جب حضرت شریح ولیٹھیڈ سے پوچھا جاتا کہ آپ ولیٹھیڈ کیسے ہیں؟ تو وہ فرماتے: اس کی نعمتوں میں ہوں، اپنی شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

(٢٦٣٢٣) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي بَكْرٌ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لأَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِي : كَيْفَ أَنْتُمْ ؟ قَالَ :بَيْنَ نِعْمَتَيْنِ :بَيْنَ ذَنْبٍ مَسْتُورٍ ، وَثَنَاءٍ لاَ يَعْلَمُ بِهِ أَحَدٌ مِنْ هَؤُلاَءِ النَّاسِ ، وَاللَّهِ مَا بَلَغْتهُ ، وَلاَ أَنَا بِذَلِكَ.

(۲۶۳۲۳) حضرت بکیر ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو تمیمہ الجیمی ولیٹھیڈ سے پوچھا: آپ کیسے ہیں؟ آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: دو نعمتوں کے درمیان ہوں: ایک تو چھپے ہوئے گناہوں کے درمیان ہوں اور ایسی تعریف کے درمیان ہوں کہ ان لوگوں میں سے کوئی بھی اس کو نہیں جانتا اور اللہ کی قسم میں بھی اس تک نہیں پہنچا اور نہ میں اس قابل ہوں۔

(٢٦٣٢٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ إبْرَاهِيمَ وَسُلِّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ :وَعَلَيْكُمْ ، فقيل له :كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ :بِنِعْمَةٍ مِنَ اللهِ.

(۲۶۳۲۴) حضرت مغیرہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ کو سلام کیا جاتا تو آپ ولیٹھیڈ یوں جواب دیتے وعلیکم اور جب ان سے پوچھا جاتا: آپ کیسے ہیں؟ تو آپ ولیٹھیڈ جواب دیتے اللہ کی نعمت میں ہوں۔

(٢٦٣٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ لَهُ : كَيْفَ أَصْبَحْت يَا أَبَا عَمْرٍو ؟ فَقَالَ :بِنِعْمَةٍ ، قُلْتُ :مِمَّنْ ؟ قَالَ :مِنَ اللهِ.

(۲۶۳۲۵) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے امام شعبی ولیٹھیڈ سے پوچھا: اے ابو عمرو! آپ ولیٹھیڈ نے کس حالت میں صبح کی؟ آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: نعمتوں میں۔ میں نے پوچھا: کس کی نعمت میں؟ آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: اللہ کی نعمتوں میں۔

(٢٦٣٢٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :كَانَ عَلِيٌّ إذَا سُئِلَ وَهُوَ مَرِيضٌ ، كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ :بِشَرٍّ :وَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ :﴿وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً﴾.

(۲۶۳۲۶) حضرت مغیرہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب بیماری کی حالت میں پوچھا جاتا کہ آپ رضی اللہ عنہ کیسے ہیں؟ آپ ولیٹھیڈ فرماتے بہت بری حالت میں اور یہ آیت تلاوت فرماتے۔ ترجمہ: اور ہم تمہیں آزمائیں گے خیر اور شر کے ساتھ۔

(٢٦٣٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :لَقِيَ رَجُلٌ عِكْرِمَةَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ : كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ :أَنَا بِشَرٍّ يَدَاي مُتَشَقِّقَتَانِ وَأَنَا كَذَا وَأَنَا وَكَذَا، قَالَ:وَكَانَ يَتَأَوَّلُ هَذِهِ الآيَةَ:﴿وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ﴾.

(۲۶۳۲۷) حضرت ایوب ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ حضرت عکرمہ ولیٹھیڈ سے مدینہ میں ملا، اور پوچھا: آپ ولیٹھیڈ کیسے ہیں؟ آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: بری حالت میں ہوں، میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے ہیں اور میں اس طرح اور اس طرح

ہوں۔راوی فرماتے ہیں کہ آپ ؒ اس آیت کی تاویل کرتے تھے۔﴿وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ﴾.

(٢٦٣٢٨) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيّ كَانَ إِذَا قِيلَ لَهُ : كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ :بِخَيْرٍ نَحْمَدُ اللَّهَ ، قَالَ عَطَاءٌ :فَذَكَرْت ذَلِكَ لأَبِي الْبُخْتَرِيِّ فَقَالَ :أَنَّى أَخَذَهَا ؟ ثَلاَثًا.

(۲۶۳۲۸) حضرت عطاء بن مبارک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمن سلمی ؒ سے جب پوچھا جاتا: کہ آپ کیسے ہیں؟ تو آپ ؒ فرماتے خیریت کے ساتھ اور ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو البختری ؒ کے سامنے یہ ذکر کیا تو آپ ؒ نے تین مرتبہ فرمایا: انہوں نے یہ طریقہ کہاں سے لیا؟

(٢٦٣٢٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :لَقِيَ رَجُلٌ مُحَمَّدًا فَقَالَ : كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ :بِشَرٍّ ، أَجُوعُ فَلاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَشْبَعَ ، وَأَعْطَشُ فَلاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرْوَى.

(۲۶۳۲۹) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی امام محمد ؒ سے ملا اور پوچھا: آپ ؒ کیسے ہیں؟ آپ ؒ نے فرمایا: بہت بری حالت میں ہوں۔ مجھے بھوک لگتی ہے اور میں اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ میں سیر ہوسکوں اور مجھے پیاس لگتی ہے اور میں طاقت نہیں رکھتا کہ میں پیاس بجھالوں۔

(٧٣) باب من كره أن يوطأ عقبه

جوشخص اپنے پیچھے چلنے کو ناپسند سمجھے

(٢٦٣٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ تُوطَأَ أَعْقَابُهُمْ.

(دارمی ۵۲۴)

(۲۶۳۳۰) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: صحابہ ؓ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ ان کے پیچھے چلا جائے۔

(٢٦٣٣١) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَا رُئِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ ، وَلاَ يَطَأُ عَقِبَيْهِ رَجُلاَنِ.

(ابو داؤد ۳۷۶۴۔ احمد ۲/ ۱۶۵)

(۲۶۳۳۱) حضرت عبداللہ بن عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا گیا کہ آپ ﷺ نے ٹیک لگا کر کھانا کھایا ہو اور نہ ہی کبھی آپ ﷺ کے پیچھے دو آدمی چلے۔

(٢٦٣٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ، أَنَّ عَمَّارًا دَعَا عَلَى

رَجُلٍ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ كَاذِبًا فَابْسُطْ لَهُ الدُّنْيَا وَاجْعَلْهُ مَوْطأً الْعَقِبَيْنِ.

(۲۶۳۳۲) حضرت حارث بن سوید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو یوں بددعا دی۔ اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو تو اس کے لیے دنیا کو کشادہ کر دے اور اس کو ایسا بنا دے کہ اس کے پیچھے پیچھے لوگ چلیں۔

(۷٤) فِي الرَّجلِ يدخل منزله ما يقول

اس آدمی کا بیان جو گھر میں داخل ہو تو وہ یوں کہے

(۲٦٣٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: انْطَلَقَ سَلْمَانُ، وَأَبِي حَتَّى أَتَيَا دَارَ سَلْمَانَ، وَدَخَلَ سَلْمَانُ الدَّارَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ أَذِنَ لأَبِي قُرَّةَ.

(۲۶۳۳۳) حضرت عمرو بن ابی قرۃ الکندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور میرے والد چلے یہاں تک کہ یہ دونوں حضرت سلمان رحمہ اللہ کے گھر پہنچے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا: السلام علیکم، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابو قرہ کو داخل ہونے کی اجازت دی۔

(۲٦٣٣٤) حَدَّثَنَا ابن فُضَيْلٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً.

(۲۶۳۳۴) حضرت عبد الملک فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو یوں کہو: السلام علیکم: ترجمہ: سلام نیک دعا ہے اللہ کے یہاں سے برکت والی ستھری۔

(۲٦٣٣٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۳۳۵) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک الغفاری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو یوں کہہ، السلام علیکم۔

(۲٦٣٣٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي الْعَالِيَةِ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ، وَقَالَ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمْهُ.

(۲۶۳۳۶) حضرت ابو خلدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا تو آپ رحمہ اللہ نے سلام کیا حالانکہ گھر میں کوئی نہیں تھا اور کچھ کلمات پڑھے جن کو میں سمجھ نہیں سکا۔

(۲٦٣٣٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرنا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ﴾ قَالَ: كَانَ أَهْلُونَا يُعَلِّمُونَا أَنْ نُسَلِّمَ، وَكَانَ أَحَدُنَا إِذَا جَاءَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَيَدْخُلُ فُلَانٌ؟.

(۲۶۳۳۷) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ امام محمد ؒ نے اللہ رب العزت کے اس قول: ﴿وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ﴾ ترجمہ: اورتم میں سے وہ لوگ جو بلوغ کو پہنچ چکے ہیں۔
اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ ہمارے گھر والے ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم سلام کریں اور جب ہم میں کوئی آتا تو وہ یوں کہتا۔ السلام علیکم۔ کیا فلاں داخل ہو جائے؟۔

(۲۶۳۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَعْقِلٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا ، قَالَ :بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَالسَّلاَمُ عَلَى نَبِيِّ اللهِ ، اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ﴿وَأَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْك سُلْطَانًا نَصِيرًا﴾ وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْك رَحْمَةً ، إِنَّك أَنْتَ الْوَهَّابُ ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ فَوْقِي أَنْ أُخْتَطَفَ ، وَمِنْ تَحْتِ رِجْلِي أَنْ يُخْسَفَ بِي ، وَعَنْ يَمِينِي ، وَعَنْ شِمَالِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۲۶۳۳۸) حضرت عبد الکریم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ جب گھر میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہتے۔
ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہیں۔ اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر اللہ کی مدد سے، اور اللہ کے نبی ﷺ پر سلام ہو، اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور تو مجھے سچائی کی جگہ میں داخل فرما اور مجھے سچائی کی جگہ نکال اور خالص کر دے میرے لیے اپنی جناب سے واضح مدد اور اپنی طرف سے مجھے رحمت عطا فرما، بے شک تو بہت عطا فرمانے والا ہے۔ اے اللہ! تو اوپر سے میری حفاظت فرما اس بات سے کہ میں اُچک لیا جاؤں، اور میری دونوں ٹانگوں کے نیچے سے بھی میری حفاظت فرما اس بات سے کہ میں اس میں دھنس جاؤں، اور میرے دائیں اور بائیں سے بھی حفاظت فرما شیطان مردود سے۔

(۲۶۳۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا دَخَلَ دَارَهُ اسْتَأْنَسَ وَتَكَلَّمَ ، ثُمَّ رَفَعَ صَوْتَهُ.

(۲۶۳۳۹) حضرت ابو عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو مانوس ہوتے اور بات کرتے پھر اپنی آواز کو بلند کرتے۔

(۷۷) فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصرانِيِّ يدعى له

یہودی اور نصرانی کے لیے یوں دعا کی جائے گی

(۲۶۳۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ يَهُودِيًّا حَلَبَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً فَقَالَ : اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ ، فَاسْوَدَّ شَعْرُهُ. (ابوداؤد ۴۹۲)

(۲۶۳۴۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اونٹنی کا دودھ دھویا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یوں دعا دی: اے اللہ! تو اس کو خوبصورت بنا دے، پس اس کے بال سیاہ ہوگئے۔

(٢٦٣٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَقُولَ لِلْيَهُودِيِّ هَدَاكَ اللهُ.

(۲۶۳۴۱) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم یہودی کو یوں کہو: ھداک اللہ۔ اللہ تمہیں ہدایت دے۔

(٢٦٣٤٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَاءَ يَهُودِيٌّ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ادْعُ اللَّهَ لِي ، فَقَالَ : كَثَّرَ اللَّهُ مَالَكَ وَوَلَدَكَ وَأَصَحَّ جِسْمَكَ وَأَطَالَ عُمُرَكَ.

(۲۶۳۴۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے میرے حق میں دعا فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تیرے حال اور تیری اولاد کو بڑھا دے اور تیرے جسم کو صحت مند کر دے اور تیری عمر کو لمبا کر دے۔

(٢٦٣٤٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لَوْ قَالَ لِي فِرْعَوْنُ بَارَكَ اللَّهُ فِيك لَقُلْت وَفِيك.

(۲۶۳۴۳) حضرت ابو سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر فرعون بھی مجھے کہے: بارك الله فيك : اللہ تجھ میں برکت دے تو میں بھی کہوں گا اور تجھ میں بھی۔

(٧٨) فِي الرَّجلِ يستأذِن ولا يسلِّم

اس آدمی کا بیان جو اجازت طلب کرے اور سلام نہ کرے

(٢٦٣٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ ، وَلاَ يُسَلِّمُ آذَنُ لَهُ ؟ قَالَ : أَكْرَهُ أَنْ آذَنَ لَهُ وَالنَّاسُ يَفْعَلُونَهُ.

(۲۶۳۴۴) حضرت ابو الزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا: جو مجھ سے اجازت تو طلب کرے اور سلام نہ کرے کیا میں اسے اجازت دے دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں اس کو اجازت دوں اور لوگ تو ایسے ہی کرتے ہیں۔

(٢٦٣٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تَأْذَنُوا حَتَّى تُؤْذِنُوا بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۳۴۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اجازت نہ دو، یہاں تک کہ سلام کے ذریعہ تم سے اجازت مانگی جائے۔

(۲٦٣٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِذَا دُعِيت ، فَهُوَ إِذْنُك ، فَسَلِّمْ ، ثُمَّ ادْخُلْ.

(۲۶۳۴۶) حضرت ابوالاحوص ولیٹیل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: جب تجھے بلایا گیا ہوتو یہ تیرے لیے اجازت ہے، پس سلام کر پھر داخل ہو جا۔

(۲٦٣٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ : أَأَدْخُلُ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ ، ثُمَّ قَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ ، فَقَالَ : ادْخُلْ ، ثُمَّ قَالَ : لَوْ أَقَمْت إِلَى اللَّيْلِ تَقُولُ أَأَدْخُلُ ، مَا أَذِنْت لَكَ حَتَّى تَبْدَأَ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۳۴۷) حضرت ابن بریدہ ولیٹیل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی سے اجازت مانگی اس حال میں کہ وہ دروازے پر کھڑے ہوئے تھے۔ اس شخص نے تین مرتبہ کہا۔ کیا میں داخل ہو جاؤں؟ آپ رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے مگر اس کو اجازت نہیں دی۔ پھر اس نے ان سے یوں پوچھا: السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: داخل ہو جاؤ۔ پھر فرمایا: اگر تم پوری رات بھی کھڑے ہو کر کہتے رہتے کہ کیا میں داخل ہو جاؤں؟ تو میں تمہیں اجازت نہ دیتا یہاں تک کہ تم سلام سے ابتداء کرتے۔

(۲٦٣٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صَالِحٍ الْقُدَادِي ، قَالَ : بَعَثَنِي أَهْلِي إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِهَدِيَّةٍ ، فَانْتَهَيْت إِلَى الْبَابِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ : أَأَدْخُلُ ؟ فَسَكَتَ ثَلاَثًا ، قَالَ : قُلْ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، قَالَ : فَدَخَلْت فَقَالَ : لَمْ أَرَكَ تَهْتَدِي إِلَى السُّنَّةِ فَعَلَّمْتُك.

(۲۶۳۴۸) حضرت صالح القدادی ولیٹیل فرماتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے حضرت سعید بن جبیر ولیٹیل کے پاس ہدیہ دے کر بھیجا، میں ان کے دروازے پر پہنچا اس حال میں کہ وہ وضوفرما رہے تھے۔ میں نے کہا: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ پس وہ تین دفعہ خاموش رہے۔ فرمایا: یوں کہو: السلام علیکم۔ راوی کہتے ہیں، پھر میں داخل ہو گیا تو آپ ولیٹیل نے فرمایا: میں نے تمہیں سنت کے راستہ پر چلتے ہوئے نہیں دیکھا لہٰذا میں نے تمہیں سنت سکھا دی۔

(۲٦٣٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْت : أَنَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَنَا. (بخاری ۶۲۵۰۔ مسلم ۳۸)

(۲۶۳۴۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں میں! میں میں کیا ہوتا ہے۔

(۷۹) فِي الرّجلِ يقال له ادخل بسلامٍ

اس آدمی کا بیان جس کو یوں کہا جائے کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ

(۲٦٣٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَأْذَنَ فَقِيلَ لَهُ :ادْخُلْ بِسَلاَمٍ ، رَجَعَ ، قَالَ :لاَ أَدْرِي أَدْخُلُ بِسَلاَمٍ ، أَوْ بِغَيْرِ سَلاَمٍ.

(۲٦٣٥٠) حضرت ابومجلز ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اجازت طلب کرتے اوران کو یوں کہہ دیا جاتا، کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، تو آپ ویشیئ واپس لوٹ جاتے اور فرماتے میں نہیں جانتا کہ میں سلامتی کے ساتھ ہوں گا یا بغیر سلامتی کے؟

(۲٦٣٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الجَراحِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ ، قَالَ :قَالَتِ امْرَأَتِي :ائْتِنِي بِأَبِي هُرَيْرَةَ حَتَّى أَسْتَفْتِيَهُ ، عَنْ بَعْضِ شأني ، فَأَتَيْته ، فَجَاءَ مَعِي ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَابِ ، قَالَ:ادْخُلِ الدَّارَ ، فَدَخَلْت فَقُلْت :هَذَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ جَاءَ فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ ، فَقُلْنَا :ادْخُلْ بِسَلاَمٍ ، فَعَادَ فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ ، فَقُلْنَا :ادْخُلْ بِسَلاَمٍ ، قَالَ :قُولُوا :ادْخُلْ ، فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ ؟ فَقُلْنَا لَهُ : ادْخُلْ ، فَدَخَلَ.

(۲٦٣٥١) حضرت ابوالجراح ویشیئ فرماتے ہیں کہ اہل حجاز میں سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ میری بیوی نے مجھے کہا: تم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس لے آؤ یہاں تک کہ میں ان سے اپنے متعلق فتویٰ پوچھ لوں، پس میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ میرے ساتھ آ گئے، جب ہم دروازے پر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھر میں داخل ہو جاؤ، تو میں داخل ہو گیا اور میں نے کہا: یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: السلام علیکم: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ ہم نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا: السلام علیکم، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ ہم نے پھر کہا: آپ رضی اللہ عنہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ یوں کہو کہ داخل ہو جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: السلام علیکم، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ ہم نے ان سے کہا: داخل ہو جائیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ داخل ہو گئے۔

(۸۰) فِي الرّجلِ يدخل البيت ليس فِيهِ أحدٌ

اس آدمی کا بیان جو ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی نہ ہو

(۲٦٣٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :إِذَا دَخَلْت بَيْتًا لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَقُلْ :السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

(۲٦٣٥٢) حضرت عمرو ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ویشیئ نے ارشاد فرمایا: جب تم ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی نہ ہو تو تم یوں کہو: (السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ) سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

(٢٦٣٥٣) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي الْبَيْتِ ، أَوْ فِي الْمَسْجِدِ لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ ، قَالَ : يَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

(۲۶۳۵۳) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے اس آدمی کے بارے میں جو کسی گھر یا مسجد میں داخل ہو اور وہاں کوئی نہ ہو یوں ارشاد فرمایا: کہ وہ شخص یوں کہے۔ (السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ)۔

(٢٦٣٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قُلِ : السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

(۲۶۳۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تم یہ کہو: ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔

(٢٦٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ مَاهَانَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً﴾ قَالَ : تَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا.

(۲۶۳۵۵) حضرت ابو سنان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ماھان ؒ نے اللہ رب العزت کے اس قول: ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً﴾ کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا: کہ وہ آدمی یوں سلام کرے: (السَّلاَمُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا) ہم پر ہمارے رب کی طرف سے سلامتی ہو۔

(٢٦٣٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: تَقُولُ: السَّلاَمُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

(۲۶۳۵۶) حضرت عبد الکریم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ یوں فرماتے تھے: السَّلاَمُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

(٢٦٣٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ بَيْتًا ، لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ ، فَقُلْ بِسْمِ اللهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا ، وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

(۲۶۳۵۷) حضرت عبد الکریم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی گھر میں داخل ہو جہاں کوئی بھی نہ ہو تو تم یوں کہو: ''اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔''

(٢٦٣٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَحَدٌ فَقُلْ : السَّلاَمُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا.

(۲۶۳۵۸) حضرت عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: جب گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہا کرو۔ السلام علینا من ربنا. ہم پر ہمارے رب کی طرف سے سلامتی ہو۔

(٨١) فِي الرَّجُلِ يكتب بِسمِ اللهِ لِفلانٍ

اس آدمی کا بیان جو یوں خط لکھے: اللہ کے نام کے ساتھ فلاں شخص کے لیے

(٢٦٣٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ رَجُلاً كَتَبَ لاِبْنِ عُمَرَ : بِسْمِ اللهِ لِفُلاَنٍ،

فَقَالَ :ابْنُ عُمَرَ :مَهْ ، إِنَّ اسْمَ اللهِ هُوَ لَهُ وَحْدَهُ.

(۲۶۳۵۹) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو خط میں یوں لکھا: اللہ کے نام کے ساتھ فلاں شخص کے لیے، اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رک جاؤ۔ یقیناً اللہ کا نام صرف اسی کے لیے خاص ہے۔

(٢٦٣٦٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ أَوَّلَ الرِّسَالَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِفُلاَنٍ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُكْتَبَ فِي أول والعُنْوان.

(۲۶۳۶۰) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ خط کے شروع میں یوں لکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لفلان. اور اُس کو پتہ کے شروع میں لکھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٦٣٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ: أَكْتُبْ إِلَى فُلاَنٍ، وَلاَ أَكْتُبْ لِفُلاَنٍ.

(۲۶۳۶۱) حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت بکر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: یوں لکھا کرو۔ (الی فلان) فلاں آدمی کی طرف، یوں مت لکھا کرو۔ لفلان. یعنی فلاں آدمی کے لیے۔

(٢٦٣٦٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلمان ، عَنْ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَكْتُبَ :بِسْمِ اللهِ لِفُلاَنٍ.

(۲۶۳۶۲) حضرت دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ بسم اللہ لفلان لکھنے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

(٢٦٣٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ.

(۲۶۳۶۳) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(٨٢) فِي الرَّجلِ يكتب إلى الرَّجلِ كيف يكتب ؟

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کو خط لکھنا چاہتا ہے تو وہ کیسے خط لکھے

(٢٦٣٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ :إِذَا كَتَبَ كَتَبَ :السَّلاَمُ عَلَيْك فِيمَا أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِى لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ وَهُوَ لِلْحَمْدِ أَهْلٌ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : ﴿لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾.

(۲۶۳۶۴) حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ جب خط لکھتے تو یوں لکھتے: السلام علیك. ترجمہ: اس میں میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور وہی حمد کا اہل ہے۔ اس کی ذات بابرکت اور بلند ہے۔ اس ہی کا ملک اور اس ہی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(۸۳) فِی الرّجلِ یکتب أمّا بعد

اس آدمی کا بیان جو خط میں ''امابعد'' لکھے

(۲۶۳۶۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ نُعَيْمَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ صَحِيفَةً فَإِذَا فِيهَا مِنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَلاَمٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَكَتَبَ إِلَيْهِمَا مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلاَمٌ عَلَيْكُمَا أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۶۵) حضرت محمد بن سوقہ ریشیڈ فرماتے ہیں کہ میں حضرت نعیم بن ابی ھند ریشیڈ کے پاس آیا تو آپ ریشیڈ نے مجھے ایک صحیفہ نکال کر دکھایا اس میں یوں لکھا ہوا تھا۔ ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل کی جانب سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف۔ آپ پر سلامتی ہو۔ امابعد: حمد وصلوۃ کے بعد اور پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو خط کا جواب لکھا تو وہ یوں تھا۔ عمر بن خطاب کی جانب سے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی طرف، تم دونوں پر سلام ہو، امابعد۔

(۲۶۳۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ : أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۶۶) امام شعبی ریشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا تو اس میں لکھا: امابعد۔

(۲۶۳۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ قَرَأَ كِتَابَ عُثْمَانَ ، أَوْ مَنْ قُرِىءَ عَلَيْهِ : أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۶۷) حضرت ابوقلابہ ریشیڈ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا یا اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یوں لکھا تھا، امابعد۔

(۲۶۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : قَرَأْتُ رَسَائِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا انْقَضَتْ قِصَّةٌ ، قَالَ : أَمَّا بَعْدُ. (بخاری ۷۔ مسلم ۱۳۹۳)

(۲۶۳۶۸) حضرت عبدہ بن سلیمان ریشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ھشام بن عروہ ریشیڈ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط پڑھے جب بھی کوئی بات ختم ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ''امابعد''

(۲۶۳۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ : قَالَ زِيَادٌ : إِنَّ فَصْلَ الْخِطَابِ الَّذِي أُعْطِيَ دَاوُد أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۶۹) حضرت عامر ریشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت زیاد ریشیڈ نے ارشاد فرمایا: بے شک حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ فصل خطاب عطا کیا گیا تھا ''امابعد''۔

(۲۶۳۷۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّهُ كَتَبَ فِي رِسَالَةٍ أَمَّا بَعْدُ ، ثُمَّ قَالَ : كَانَ فِي رَسَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۰) حضرت جعفر بن برقان ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ویلیٹیز نے خط میں یوں لکھا ''امابعد'' پھر ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ کے خطوط میں بھی یوں لکھا ہوتا تھا ''امابعد''۔

(۲۶۳۷۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَرَأَيْته يَكْتُبُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۱) حضرت زید بن اسلم ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے ان کو دیکھا کہ وہ خط لکھ رہے تھے اور یوں لکھا کہ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : قَرَأْت فِي رَسَائِلَ مِنْ رَسَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا انْقَضَى أَمْرٌ ، قَالَ : أَمَّا بَعْدُ. (بخاری ۱۱۲۱)

(۲۶۳۷۲) حضرت ابو اسامہ ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت ہشام نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے خطوط میں سے کچھ خطوط پڑھے جب بھی کوئی بات مکمل ہوتی تو آپ ﷺ فرماتے: ''امابعد''۔

(۲۶۳۷۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ ، عَنْ سَمُرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ. (ابن حبان ۲۸۵۶۔ ابن خزیمۃ ۱۳۹۷)

(۲۶۳۷۳) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ''امابعد''۔

(۲۶۳۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ. (بخاری ۹۲۵۔ مسلم ۱۴۶۳)

(۲۶۳۷۴) حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ''امابعد''۔

(۲۶۳۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ. (بخاری ۲۱۴۱۔ مسلم ۲۱۳۷)

(۲۶۳۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بات کی اور فرمایا: امابعد۔

(۲۶۳۷۶) حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ الزَّعْفَرَانِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ. (مسلم ۵۹۲۔ احمد ۳/ ۳۱۰)

(۲۶۳۷۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا ''امابعد''۔

(۲۶۳۷۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنِ

الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخٍ لِعَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَمَّا بَعْدُ.

(ابن ماجه ۲۱۱۸۔ حاکم ۳)

(۲۶۳۷۷) حضرت طفیل بن سخبرہ رضی اللہ عنہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی ہیں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَقَالَ :أَمَّا بَعْدُ. (مسلم ۱۸۷۴۔ ابوداؤد ۴۹۳۴)

(۲۶۳۷۸) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطبہ دیا اور فرمایا: أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ وَهُوَ أَمِيرٌ بِمِصْرَ :أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۹) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جو کہ مصر کے امیر تھے اور اس میں لکھا: أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى سَلْمَانَ :أَمَّا بَعْدُ . وَكَتَبَ سَلْمَانُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۰) حضرت عبداللہ بن ھبیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا ''اما بعد'' اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا ''أَمَّا بَعْدُ''۔

(۲۶۳۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى :أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۱) حضرت سعید بن ابی بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط میں یوں لکھا: أَمَّا بَعْدُ۔

(۲۶۳۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ :خَطَبَنَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ :أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۲) حضرت عبداللہ بن عکیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: أَمَّا بَعْدُ۔

(۲۶۳۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ دِلاَفٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمِّ أَبِيهِ بِلاَلِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ :أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۳) حضرت بلال بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا: أَمَّا بَعْدُ۔

(۲۶۳۸۴) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الَّذِي

كَانَ يُدْعَى ابْنَ عَبْدِ الْقَيْسِ :أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۴) امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عامر بن عبداللہ کو جو حضرت ابن عبد القیس کے نام سے پکارے جاتے تھے کو خط میں یوں لکھا۔ أَمَّا بَعْدُ۔

(٨٤) فِي السَّلامِ على أهلِ الذِّمّةِ، ومن قَالَ للصّحبة حقٌّ

ذمیوں پر سلام کرنے کا بیان اور جو یوں کہے کہ ہم نشینی کا بھی کچھ حق ہے

(٢٦٣٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: أَقْبَلْت مَعَ عَبْدِاللهِ مِنَ السَّيْلَحين فَصَحِبَهُ دَهَاقِينَ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، فَلَمَّا دَخَلُوا الْكُوفَةَ أَخَذُوا فِي طَرِيقٍ غَيْرِ طَرِيقِهِمْ ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَرَآهُمْ قَدْ عَدَلُوا ، فَأَتْبَعَهُمُ السَّلاَمَ ، فَقُلْت :أَتُسَلِّمُ عَلَى هَؤُلاَءِ الْكُفَّارِ ، فَقَالَ :نَعَمْ إِنَّهُم صَحِبُونِي وَلِلصُّحْبَةِ حَقٌّ.

(۲۶۳۸۵) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ سَیْلَحین مقام سے آ رہا تھا، کہ مقام حیرہ کے کچھ تاجر بھی آپ کے ساتھ ہو لیے، جب یہ لوگ کوفہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرا راستہ پکڑ لیا تو آپ رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا کہ وہ راستہ سے ہٹ گئے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا، میں نے پوچھا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے ان کافروں کو سلام کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ان لوگوں نے میرا ساتھ اختیار کیا اور ساتھی کا بھی کچھ حق ہے۔

(٢٦٣٨٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :مَا زَادَهُمْ عَبْدُ اللهِ عَنِ الإِشَارَةِ.

(۲۶۳۸۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو اشارے سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔

(٢٦٣٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَارِقِيِّ ، فَمَرَّ عَلَيْنَا يَهُودِيٌّ ، أَوْ نَصْرَانِيٌّ عَلَيْهِ كَارَةٌ مِنْ طَعَامٍ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَلِيٌّ ، فَقَالَ شُعَيْبٌ :فَقُلْت :إِنَّهُ يَهُودِيٌّ، أَوْ نَصْرَانِيٌّ ، فَقَرَأَ عَلِيٌّ آخِرَ سُورَةِ الزُّخْرُفِ ﴿وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَؤُلاَءِ قَوْمٌ لاَ يُؤْمِنُونَ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلاَمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ﴾.

(۲۶۳۸۷) حضرت شعیب بن حبحاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی بن عبداللہ البارقی رحمہ اللہ کے ساتھ تھا کہ ہمارے پاس سے ایک یہودی یا نصرانی گزرا جس کے پاس کھانے کا بوجھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو سلام کیا۔ اس پر حضرت شعیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے فرمایا: یہ تو یہودی یا نصرانی ہے! تو حضرت علی رحمہ اللہ نے سورۃ زخرف کے آخری حصہ کی تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: قسم ہے

رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب یہ لوگ ہیں کہ یقین نہیں لاتے، سو تو منہ پھیر لے ان کی طرف سے اور کہہ سلام ہے۔ اب آخر کو وہ معلوم کرلیں گے۔

(٢٦٣٨٨) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَعْمَر ، قَالَ :بَلَغَنِي ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ مَرَّ عَلَى يَهُودِيٍّ فَسَلَّمَ ، فَقِيلَ لَهُ :إِنَّهُ يَهُودِيٌّ ، فَقَالَ :يَا يَهُودِيُّ ، رُدَّ عَلَيَّ سَلاَمِي ، وَأَدْعُو لَكَ ، قَالَ :قَدْ رَدَدْته ، قَالَ :اللَّهُمَّ كَثِّرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ.

(۲۶۳۸۸) حضرت معمر ریشید فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی کہ حضرت ابو ہریرہ رٹائٹو ایک یہودی کے پاس سے گزرے اور اس کو سلام کیا۔ آپ رٹائٹو کو بتلایا گیا: یہ تو یہودی ہے! آپ رٹائٹو نے فرمایا: اے یہودی مجھے میرا سلام لوٹا دو اور میں تمہارے لیے دُعا کرتا ہوں۔ اس یہودی نے کہا کہ تحقیق میں نے اس کو لوٹا دیا۔ آپ رٹائٹو نے یوں دعا فرمائی۔ اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو بڑھا دے۔

(٨٥) فِي الرَّاكِبِ يسلّم على الماشِي

سوار کا پیدل چلنے والے کو سلام کرنے کا بیان

(٢٦٣٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ ، فَإِذَا الْتَقَيَا بَدَأَ خيرهما.

(۲۶۳۸۹) حضرت عاصم ریشید فرماتے ہیں کہ امام محمد ریشید نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے گا، اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے گا اور جب دو شخص ایک ہی حالت میں ملیں تو ان میں سے بہتر ہی سلام میں پہل کرے گا۔

(٢٦٣٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَالشَّعْبِيُّ فَلَقِينَا رَجُلاً رَاكِبًا ، فَبَدَأَهُ الشَّعْبِيُّ بِالسَّلاَمِ فَقُلْت :أَتَبْدَؤُهُ وَنَحْنُ رَاجِلاَنِ وَهُوَ رَاكِبٌ ؟ فَقَالَ :لَقَدْ رَأَيْت شُرَيْحًا يُسَلِّمُ عَلَى الرَّاكِبِ.

(۲۶۳۹۰) حضرت حصین ریشید فرماتے ہیں کہ میں اور امام شعبی ریشید ایک سوار آدمی سے ملے تو امام شعبی ریشید نے سلام میں پہل کی، میں نے عرض کیا۔ آپ ریشید سلام میں پہل کر رہے ہیں حالانکہ ہم دونوں پیدل ہیں اور وہ سوار ہے؟ آپ ریشید نے فرمایا: میں نے حضرت شریح ریشید کو دیکھا تھا کہ آپ ریشید نے سوار کو سلام کیا۔

(٢٦٣٩١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالاَ :يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ على الْكَبِيرِ ، وَالْقَائِمُ عَلَى الْقَاعِدِ ، وَيُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ، وَالْقَلِيلُونَ عَلَى الْكَثِيرِينَ.

(۲۶۳۹۱) حضرت برد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ریشید اور حضرت سلیمان بن موسیٰ ریشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے گا، اور کھڑا شخص بیٹھے ہوئے کو سلام کرے گا، اور سوار شخص پیدل چلنے والے کو سلام کرے گا، اور تھوڑے لوگ

زیادہ لوگوں کو سلام کریں گے۔

(۸٦) فِي اتِّخاذِ كاتِبٍ نصرانِيّ

کسی نصرانی کو کاتب بنانے کا بیان

(٢٦٣٩٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي الزِّنْبَاعِ ، عَنْ أَبِي الدِّهْقَانَةِ ، قَالَ :قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ :إِنَّ هَاهُنَا غُلاَمًا مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، لَمْ يُرَ قَطُّ أَحْفَظُ مِنْهُ ، وَلاَ أَكْتَبُ مِنْهُ ، فَإِنْ رَأَيْت أَنْ تَتَّخِذَهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْك، إِذَا كَانَتْ لَكَ الْحَاجَةُ شَهِدَك، قَالَ:فَقَالَ عُمَرُ:قَدِ اتَّخَذْت إِذًا بِطَانَةً مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۲٦۳۹۲) حضرت ابو الدھقانہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ سے کہا گیا: بے شک یہاں اہل حیرہ کا ایک لڑکا ہے۔ اس سے زیادہ مضبوط حافظہ والا اور اس سے اچھا کوئی بھی کاتب نہیں دیکھا گیا۔ اگر آپ ؓ کی رائے ہو تو آپ ؓ اس کو اپنے امور کے لیے کاتب رکھ لیں؟ جب بھی آپ ؓ کو ضرورت ہوگی وہ آپ ؓ کے پاس حاضر ہو جائے گا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تحقیق اس صورت میں تو میں مومنین کے علاوہ کسی اور کو ہم نشین بنانے والا ہوں گا۔

(٢٦٣٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَ لِعَبْدِ اللهِ كَاتِبٌ نَصْرَانِيٌّ.

(۲٦۳۹۳) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کا کاتب نصرانی تھا۔

(٢٦٣٩٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِيَاضٍ الأَشْعَرِيِّ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ لَهُ كَاتِبٌ نَصْرَانِيٌّ.

(۲٦۳۹۴) حضرت عیاض اشعری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ ؓ کا کاتب نصرانی تھا۔

(۸۷) مَنْ كَانَ له كاتِبٌ ورخّص فِي اتّخاذِهِ

جس شخص کا کوئی کاتب ہو اور جس نے کاتب رکھ لینے میں رخصت دی

(٢٦٣٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ :جَاءَنَا كِتَابُ أَبِي بَكْرٍ وَنَحْنُ بِالْقَادِسِيَّةِ ، وَكَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الأَرْقَمِ.

(۲٦۳۹۵) حضرت شقیق ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت ابو بکر ؓ کا خط آیا۔ اس حال میں کہ ہم قادسیہ میں تھے تو حضرت عبد اللہ بن ارقم نے اس کا جواب لکھا۔

(٢٦٣٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ.

(۲٦۳۹٦) حضرت حسن بن محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن ابو رافع ؒ جو حضرت علی ؓ کے کاتب ہیں انہوں نے آپ ؓ کو خبر دی۔

(٢٦٣٩٧) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ لَهُ: قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْمَعِ الْقُرْآنَ فَاكْتُبْهُ.

(بخاری ۴۶۷۹۔ ترمذی ۳۱۰۳)

(۲۶۳۹۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا: کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی بھی لکھا کرتے تھے، پس تم ہی قرآن کو جمع کرو، تو میں نے قرآن لکھا۔

(٢٦٣٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ كَاتِبٍ لِعَلِيٍّ.

(۲۶۳۹۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب سے روایت نقل فرمائی۔

(٢٦٣٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَرَّادٌ كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

(۲۶۳۹۹) حضرت مسیب بن رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت وراد رحمہ اللہ نے حدیث بیان کی جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔

(٢٦٤٠٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ بَجَالَةَ ، قَالَ : كُنت كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ.

(۲۶۴۰۰) بجالہ کہتے ہیں کہ میں جزی بن معاویہ کا کاتب تھا۔

(٢٦٤٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، كَاتِبٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مُطَرِّفٍ.

(۲۶۴۰۱) حضرت حاتم بن ابی مغیرہ رحمہ اللہ حضرت عطیہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کرتے ہیں جو حضرت عبد اللہ بن مطرف رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔

(٨٨) مَنْ كَانَ إذا كتب بدأ بِنفسِهِ

جب کوئی شخص خط لکھے تو اپنی ذات سے ابتدا کرے

(٢٦٤٠٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ الْعَلاَءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِنَفْسِهِ. (ابو داؤد ۵۰۹۲۔ حاکم ۶۳۶)

(۲۶۴۰۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات سے ابتدا کی۔

(٢٦٤٠٣) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو مُوسَى : مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ.

(۲۶۴۰۳) امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رحمہ اللہ نے یوں خط لکھا! عبد اللہ بن قیس کی جانب سے عامر بن عبد اللہ کی طرف۔

(٢٦٤٠٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ :مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ جَعْفَرٌ :قَالَ مَيْمُونٌ :إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ يُعَظِّمُ بِهِ الأَعَاجِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

(۲۶۴۰۴) حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے یوں لکھا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی جانب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف۔ فرماتے ہیں کہ حضرت میمون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ ایسی چیز ہے کہ عجمی اس کے ذریعہ ایک دوسرے کو فضیلت دیتے ہیں۔

(٢٦٤٠٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، قَالَ :قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ :أَوَ حَرَجٌ عَلَيَّ أَلاَ أَبْدَأَ بِهِ فِي الْكِتَابِ ، فَإِنَّهُ لاَ يُبْدَأُ إِلاَّ بِأَمِينٍ وَيَبْدَأُ الرَّجُلُ بِأَبِيهِ.

(۲۶۴۰۵) حضرت کہمس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا: کیا مجھ پر حرج ہے اس بات میں کہ میں خط میں اس طرح ابتدا نہ کروں؟! اس لیے کہ وہ خط کی ابتدا نہیں کرتے تھے مگر امانت دار سے اور آدمی تو اپنے والد سے ابتدا کرتا ہے۔

(٢٦٤٠٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى شُعْبَةَ بِبَغْدَادَ فَبَدَأْتُ بِاسْمِهِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ يَنْهَانِي وَيَذْكُرُ أَنَّ الْحَكَمَ كَانَ يَكْرَهُهُ.

(۲۶۴۰۶) حضرت معاذ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے بغداد میں حضرت شعبہ کو خط لکھا اور اپنے نام سے ابتدا کی، تو آپ رحمہ اللہ نے مجھے خط لکھ کر ایسا کرنے سے منع فرمایا اور ذکر کیا کہ حضرت حکم رحمہ اللہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٨٩) فِي الرَّجلِ يكتب إلى الرَّجلِ فيبدأ بِهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کی طرف خط لکھے اور اسی کے نام سے خط کی ابتدا کرے

(٢٦٤٠٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ شَيْخٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَبَدَأَ بِمُعَاوِيَةَ.

(۲۶۴۰۷) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ نے کسی شیخ سے نقل کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام سے ابتدا کی۔

(٢٦٤٠٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُكْتَبُ إِلَيْهِ فَيُبْدَأُ بِهِ ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۶۴۰۸) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو جب خط لکھا جاتا تھا تو آپ رحمہ اللہ کے نام ہی سے ابتدا کی جاتی تھی اور آپ رحمہ اللہ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(۲۶٤۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَتْ لابْنِ عُمَرَ حَاجَةٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ ، فَأَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَيْهِ فَقَالُوا : لَوْ بَدَأْت بِهِ ، فَلَمْ يَزَالُوا بِهِ حَتَّى كَتَبَ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِلَى مُعَاوِيَةَ.

(۲۶۴۰۹) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ کو حضرت معاویہ ؓ سے کوئی کام تھا، تو آپ نے ان کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، لوگوں نے کہا: اگر آپ ؓ ان کے نام سے خط لکھیں تو اچھا ہوگا اور ان لوگوں نے مسلسل یہی بات کہی یہاں تک کہ آپ ؓ نے لکھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حضرت معاویہ ؓ کی طرف۔

(۲٦٤۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ كِتَابًا مِنَ الْحَسَنِ إِلَى صَالِحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَكَتَبَ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنَ الْحَسَنِ إِلَى صَالِحٍ ، فَقَالَ : الرَّجُلُ : يَا أَبَا سَعِيدٍ ، لَوْ بَدَأْت بِهِ ، فَبَدَأَ بِهِ.

(۲۶۴۱۰) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حسن کی جانب سے صالح بن عبد الرحمٰن کی طرف خط لکھا تو اس نے یوں لکھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسن کی جانب سے صالح کی طرف، تو ایک آدمی نے کہا: اے ابو سعید ؒ اگر آپ ؒ اس کے نام سے ابتدا کرتے تو اچھا ہوتا، تو آپ ؒ نے اس شخص کے نام سے ابتدا کی۔

(۲٦٤۱۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْمَكِّيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ وَالنَّخَعِيِّ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا أَنْ يَكْتُبَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَيَبْدَأُ بِهِ.

(۲۶۴۱۱) حضرت اسماعیل مکی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ اور حضرت نخعی ؒ یہ دونوں حضرات اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ ایک آدمی کسی آدمی کو خط لکھے تو اس کے نام سے خط کی ابتدا کرے۔

(۲٦٤۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَبْدَأَ بِغَيْرِكَ إِذَا كَتَبْت إِلَيْهِ.

(۲۶۴۱۲) حضرت ابو فزارہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم جس کی طرف خط لکھ رہے ہو اس کے نام سے خط کی ابتدا کرو۔

(۹۰) فِي تَغْيِيرِ الأَسْمَاءِ

ناموں کے بدلنے کا بیان

(۲٦٤۱۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ ، فَقِيلَ لَهَا : تُزَكِّي نَفْسَهَا ، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ.

(مسلم ۱۷۔ احمد ۲/ ۴۳۰)

(۲۶۴۱۳) حضرت ابو رافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت زینب ؓ کا نام برّہ تھا۔ ان کو

کہا گیا کہ تم نے اپنے نفس کی پاکیزگی بیان کی! پس رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

(٢٦٤١٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةَ.(مسلم ۱۵۔ ابو داؤد ۴۹۱۳)

(۲۶۴۱۴) حضرت نافع ویشیو فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ کی ایک بیٹی تھی جس کا نام عاصیہ تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

(٢٦٤١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانَ اسْمُ أَبِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَزِيزًا ، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ. (احمد ۴/ ۱۷۸۔ ابن حبان ۵۸۲۸)

(۲۶۴۱۵) حضرت خیثمہ ویشیو فرماتے ہیں کہ میرے والد کا نام زمانہ جاہلیت میں عزیز تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا۔

(٢٦٤١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الاِسْمَ الْقَبِيحَ حَوَّلَهُ إِلَى مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ. (ترمذی ۲۸۳۹)

(۲۶۴۱۶) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی بُرا نام سنتے تو آپ ﷺ اس نام کو اچھے نام سے تبدیل فرما دیتے۔

(٢٦٤١٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ اسْمُ جُوَيْرِيَةَ بَرَّةَ ، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا.

(احمد ۱/ ۳۱۶)

(۲۶۴۱۷) حضرت کریب ویشیو فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جویریہ رضی اللہ کا نام برہ تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام تبدیل فرما دیا۔

(٢٦٤١٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً كَانَ اسْمُهُ الْحُبَابَ ، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ وَقَالَ:الْحُبَابُ شَيْطَانٌ ، وَكَانَ اسْمُ رَجُلٍ الْمُضْطَجِعَ فَسَمَّاهُ الْمُنْبَعِثَ.

(ابن سعد ۵۴۱)

(۲۶۴۱۸) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کا نام حباب تھا پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور فرمایا: حباب تو شیطان ہے۔ حضرت عروہ رضی اللہ نے فرمایا: ایک آدمی کا نام مضطجع تھا پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام منبعث رکھا۔

(٢٦٤١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لَمْ يُدْرِكِ الإِسْلاَمَ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُ مُطِيعٍ ، وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصِيَ ، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا. (مسلم ۱۴۰۔ احمد ۳/ ۴۱۲)

(۲۶۴۱۹) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ قریش کے گناہ گاروں اور نافرمانوں میں سے سوائے حضرت مطیع کے کسی نے اسلام کو نہیں قبول کیا اور ان کا نام عاصی تھا پس رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام مطیع رکھا۔

(۲٦٤٢٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَيَّاةِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ اسْمِي عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ ، فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ. (ترمذی ۳۲۵٦۔ حاکم ۴۱۳)

(۲۶۴۲۰) حضرت عبداللہ بن سلام ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میرا نام عبداللہ بن سلام نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبداللہ بن سلام رکھا۔

(۲٦٤٢١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ هَانِءِ بْنِ شُرَيْحٍ ، قَالَ : وَفَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِهِ فَسَمِعَهُمْ يُسَمُّونَ رَجُلاً عَبْدَ الْحَجَرِ ، فَقَالَ لَهُ : مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ : عَبْدُ الْحَجَرِ ، فَقَالَ لَهُ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا أَنْتَ عَبْدُ اللهِ.

(۲۶۴۲۱) حضرت ھانی بن شریح ؒ فرماتے ہیں کہ ایک قوم وفد لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئی پس آپ ﷺ نے سنا کہ ان لوگوں نے ایک آدمی کو عبد الحجر کے نام سے پکارا، آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: عبد الحجر، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: بے شک تم تو عبداللہ (اللہ کے بندے) ہو۔

(۹۱) ما يكره مِن الأسماءِ

مکروہ ناموں کا بیان

(۲٦٤٢٢) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقُلْتُ : مَسْرُوقُ بْنُ الأَجْدَعِ ، فَقَالَ عُمَرُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الأَجْدَعُ شَيْطَانٌ. (ابوداؤد ۴۹۱۸۔ بزار ۳۱۸)

(۲۶۴۲۲) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب ؓ سے ملا تو آپ ؓ نے پوچھا! تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: کہ مسروق بن اجدع ہوں۔ اس پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا کہ اجدع تو شیطان ہے۔

(۲٦٤٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَرِهَ عَبْدُ رَبِّهِ.

(۲۶۴۲۳) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرات ابن عمر ؓ نے عبد ربہ نام رکھنے کو ناپسند کیا۔

(۲٦٤٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَيْسٍ الأسدى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ عَبْدُ رَبِّهِ.

(۲۶۴۲۴) حضرت عبد الکریم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے عبد ربہ نام کو ناپسند کیا۔

(۲٦٤٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَرِهَ اللَّهُ مَالِكًا.

(۲۶۴۲۵) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ نے مالک نام رکھنے کو ناپسند فرمایا۔

(۲٦٤٢٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ : أَفْلَحَ وَنَافِعًا وَرَبَاحًا وَيَسَارًا. (مسلم ۱۶۸۵۔ ابوداؤد ۴۹۲۰)

(۲۶۴۲۶) حضرت سمرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے چار نام رکھنے سے منع فرمایا: وہ نام یہ ہیں۔ افلح، نافع، رباح، اور یسار۔

(۲٦٤٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي عَسَيت إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْهَى أُمَّتِي أَنْ يُسَمُّوا نَافِعًا وَأَفْلَحَ وَبَرَكَةً ، قَالَ الأَعْمَشُ : لاَ أَدْرِي ذَكَرَ رَافِعًا أَمْ لاَ ، لأَنَّ الرَّجُلَ إِذَا جَاءَ يَقُولُ : أَثَمَّ بَرَكَةٌ ، فَيَقُولُونَ : لاَ. (بخاری ۸۳۳۔ ابوداؤد ۴۹۲۱)

(۲۶۴۲۷) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں عنقریب اپنی امت کو ان ناموں کے رکھنے سے منع کروں گا۔ نافع، افلح، اور برکۃ۔ حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ راوی نے رافع نام ذکر کیا یا نہیں۔ اس لیے کہ جب کوئی آدمی آکر پوچھتا: کیا برکۃ یہاں ہے؟ تو گھر والے کہتے ہیں: نہیں۔

(۲٦٤٢٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : تَفْعَلُونَ شَرًّا مِنْ ذَلِكَ ، تُسَمُّونَ أَوْلاَدَكُمْ أَسْمَاءَ الأَنْبِيَاءِ ، ثُمَّ تَلْعَنُونَهُمْ.

(۲۶۴۲۸) حضرت ابو خلدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ؒ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ بہت برا کرتے ہو! کہ اپنے بچوں کے نام انبیاء کے نام پر رکھتے ہو پھر ان کو لعن طعن کرتے ہو۔

(۹۲) ما يستحبّ مِن الأسماءِ

پسندیدہ ناموں کا بیان

(۲٦٤٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: أَحَبُّ الأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَبْدُاللهِ، وَعَبْدُالرَّحْمَنِ.

(۲۶۴۲۹) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک پسندیدہ ترین نام یہ ہیں۔ عبد اللہ اور عبد الرحمٰن۔

(۲٦٤٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : أَحَبُّ الأَسْمَاءِ إِليه أَسْمَاءُ الأَنْبِيَاءِ.

(۲۶۴۳۰) حضرت داؤد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت کے نزدیک پسندیدہ

نام انبیاء کے نام ہیں۔

(۲٦٤٣١) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَحَبُّ الأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَن. (مسلم ۱٦٨٢۔ ابوداؤد ۴۹۱۰)

(۲٦۴۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت کے نزدیک پسندیدہ ترین نام یہ ہیں۔ عبد اللہ اور عبد الرحمن۔

(۹۳) من رخّص أن يكنّى بأبي القاسم

جن لوگوں نے ابوالقاسم کنیت رکھنے کی اجازت دی

(۲٦٤٣۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ كَانَ يُكَنَّى أَبَا الْقَاسِمِ.

(۲٦۴۳۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ کو ابوالقاسم کنیت سے پکارا جاتا تھا۔

(۲٦٤٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الأَشْعَثِ وَكَانَ ابْنَ أُخْتِ عَائِشَةَ وَكَانَ يُكَنَّى أَبَا الْقَاسِمِ.

(۲٦۴۳۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت محمد بن اشعث رحمہ اللہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے ان کو ابوالقاسم کنیت سے پکارا جاتا تھا۔

(۲٦٤٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ وُلِدَ لِي غُلاَمٌ بَعْدَكَ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ. (ابوداؤد ۴۹۲۸)

(۲٦۴۳۴) حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میرے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو کیا میں اس کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اور اس کی کنیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت پر رکھ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(۹۴) في إطفاءِ النّارِ عند المبيتِ

سونے کے وقت آگ بجھانے کا بیان

(۲٦٤٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ. (بخاری ۲۲۹۳۔ مسلم ۱۵۹٦)

(۲۶۴۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ کو جلتا ہوا مت چھوڑو۔

(٢٦٤٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ ، فَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ فَقَالَ : إِنَّمَا هَذِهِ النَّارُ عَدُوٌّ لَكُمْ ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ. (بخاری ۶۲۹۴۔ مسلم ۱۵۹۶)

(۲۶۴۳۶) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں ایک گھر جل گیا تو نبی کریم ﷺ کو ان گھر والوں کی حالت بیان کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک آگ تمہاری دشمن ہے، پس جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دو۔

(٢٦٤٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَانَا ، فَأَمَرَنَا أَنْ نُطْفِءَ سُرُجَنَا. (بخاری ۶۲۹۶۔ مسلم ۱۵۹۴)

(۲۶۴۳۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کچھ حکم ارشاد فرمایے اور چند باتوں سے منع فرمایا: آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے چراغوں کو بجھا دیا کریں۔

(٢٦٤٣٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ نَدَعَ السُّرَاجَ حَتَّى نُصْبِحَ.

(۲۶۴۳۸) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ چراغ کو صبح تک جلتا ہوا چھوڑ دینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٤٣٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ لنا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ : لاَ تُوقِدُوا نَارًا بِلَيْلٍ ، ثُمَّ قَالَ : أَوْقِدُوا وأطفئوا فَإِنَّهُ لَنْ يُدْرِكَ قَوْمٌ مُدَّكُمْ ، وَلاَ صَاعَكُمْ. (نسائی ۸۸۵۵۔ احمد ۳/ ۲۶)

(۲۶۴۳۹) حضرت ابو سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: تم رات کے وقت آگ مت جلاؤ، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم جلاؤ اور آگ بجھا دو۔ کیونکہ کوئی قوم تمہارے مد اور تمہارے صاع کو نہیں پا سکے گی۔

(٢٦٤٤٠) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا. (بخاری ۱۲۲۲۔ ابو داؤد ۵۲۰۵)

(۲۶۴۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سونے لگو تو آگ کو بجھا دو۔

(٩٥) باب كنسِ الدّارِ ونظافتِها والطّريقِ

گھر اور راستہ کو جھاڑو لگانے اور صاف کرنے کا بیان

(٢٦٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ،

قَالَتْ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَأْمُرُ بِدَارِهِ فَتُكْنَسُ حَتَّى لَوِ الْتَمَسْتَ فِيهَا تِبْنَةً ، أَوْ قَصَبَةً مَا قَدَرْتَ عَلَيْهَا.

(۲۶۴۴۱) حضرت ابوزیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ام ولد باندی نے فرمایا: کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ گھر کے بارے میں حکم دیتے تھے پس گھر میں جھاڑو دی جاتی، یہاں تک کہ تم گھر میں بھوسہ یا لکڑی کا ٹکڑا بھی تلاش کرنا چاہتے تو تم اس کی قدرت نہ رکھتے!

(۲٦٤٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ ، قَالَتْ : كَانَ الرَّبِيعُ يَأْمُرُ بِالدَّارِ تُنَظَّفُ كُلَّ يَوْمٍ.

(۲۶۴۴۲) حضرت سریۃ الربیع رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت ربیع رحمہ اللہ روزانہ گھر کو صاف کرنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲٦٤٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ الأَشْعَرِيُّ الْبَصْرَةَ ، قَالَ لَهُمْ : فيما تقولون إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ لأُعَلِّمَكُمْ سُنَّتَكُمْ وَأُنَظِّفَ لَكُمْ طُرُقَكُمْ.

(۲۶۴۴۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بصرہ تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے فرمایا: بے شک امیر المؤمنین نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ میں تمہیں تمہارے طریقے سکھاؤں اور میں تمہارے راستوں کو صاف کروں۔

(۹٦) فِي الجمعِ بين كنيةِ النّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واسمِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اور نام کو جمع کرنے کا بیان

(۲٦٤٤٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَمُّوا بِاسْمِي ، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي. (بخاری ۳۵۳۹۔ مسلم ۱۶۸۴)

(۲۶۴۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: تم میرے نام پر نام رکھ لو اور میری کنیت اختیار مت کرو۔

(۲٦٤٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَمَّوْا بِاسْمِي ، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي. (احمد ۳۱۳۔ ابویعلی ۱۹۱۸)

(۲۶۴۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے نام پر اپنے نام رکھ لو اور میری کنیت اختیار مت کرو۔

(۲٦٤٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ ، فَنَادَى رَجُلٌ آخَرَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَمَّوْا بِاسْمِي ، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي.

(بخاری ۲۱۲۰۔ مسلم ۱۶۸۲)

(۲۶۴۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو یوں پکارا۔ اے ابوالقاسم، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے، وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو مراد نہیں لیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے نام پر اپنے نام کو رکھ لو اور میری کنیت کو اختیار مت کرو۔

(۲٦٤٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوا بِاسْمِي ، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي ، فَإِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ. (بخاری ٦١٨٧۔ مسلم ١٦٨٣)

(۲۶۴۴۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے نام پر اپنے نام رکھ لو اور میری کنیت اختیار مت کرو۔ اس لیے کہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے میں تمہارے درمیان تقسیم کروں گا۔

(۲٦٤٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَجْمَعُوا بَيْنَ اسْمِي وَكُنْيَتِي. (احمد ٥/ ٣٦٤۔ ابن سعد ١٠٧)

(۲۶۴۴۸) حضرت عبد الرحمن بن ابی عمرہ رحمہ اللہ کے چچا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے نام اور میری کنیت کو جمع مت کرو۔

(۲٦٤٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ : وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ ، قَالَ : فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ ، قَالَ : فَقُلْنَا : لاَ نُكَنِّيهِ أَبَا الْقَاسِمِ وَلاَ نُنْعِمُهُ عَيْنًا ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ : أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ. (بخاری ٦١٨٦۔ مسلم ١٦٨٤)

(۲۶۴۴۹) حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم میں سے ایک آدمی کے بیٹا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ اس پر ہم نے کہا! کہ ہم تجھے ابوالقاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور اس کے ذریعہ سے ہم تیری آنکھ کو ٹھنڈک نہیں پہنچائیں گے، پس وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

(۲٦٤٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : أَكَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُكَنَّى الرَّجُلُ بِأَبِي الْقَاسِمِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنِ اسْمُهُ مُحَمَّدًا ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۶۴۵۰) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آدمی کی کنیت ابوالقاسم رکھنا مکروہ ہے اگرچہ اس کا نام محمد نہ ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں!۔

(۲٦٤٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ ، قَالَ : كُنَّا نَطُوفُ وَمَعَنَا مِقْسَمٌ فَجَعَلَ طَاوُوسٌ يُحَدِّثُهُ وَيَقُولُ إِيهًا فَقُلْنَا : أَبُو الْقَاسِمِ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ لاَ أُكَنِّيهِ بِهَا.

(۲۶۴۵۱) حضرت سلیمان احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ طواف کر رہے تھے اس حال میں کہ حضرت مقسم ہمارے ساتھ تھے،

اورحضرت طاؤس باتیں کررہے تھے۔انہوں نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ، ہم نے کہا: ابوالقاسم: تو حضرت طاؤس نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس کنیت کو نہیں رکھتا۔

(۹۷) فِي لعنِ البهيمةِ

جانور کو برا بھلا کہنے کا بیان

(٢٦٤٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ ، فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا ، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ ، قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ : فَكَأَنِّي أَرَاهَا تَجُولُ فِي السُّوقِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ. (مسلم ۲۰۰۴۔ ابوداؤد ۲۵۵۴)

(۲۶۴۵۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور انصار کی ایک عورت اونٹنی پر تھی کہ اس اونٹنی نے تنگ کیا تو اس عورت نے اونٹنی کو لعنت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ اس پر ہے وہ لے لو اور اس کو چھوڑ دو، بے شک یہ تو ملعونہ ہے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ بازاروں میں چکر لگا رہی ہے اور کوئی بھی اس کو خریدنے کے لیے نہیں دیکھ رہا۔

(٢٦٤٥٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، أَنَّ جَارِيَةً بَيْنَمَا هِيَ عَلَى بَعِيرٍ ، أَوْ رَاحِلَةٍ عَلَيْهَا مَتَاعٌ لِلْقَوْمِ بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَتَضَايَقَ بِهَا الْجَبَلُ ، فَأَتَى عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا أَبْصَرَتْهُ جَعَلَتْ تَقُولُ : حل اللَّهُمَّ الْعَنْهُ حَلَّ اللَّهُمَّ الْعَنْهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَاحِبُ الرَّاحِلَةِ ؟ لاَ يَصْحَبْنَا بَعِيرٌ ، أَوْ رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنَ اللهِ ، أَوْ كَمَا قَالَ.

(مسلم ۲۰۰۵۔ احمد ۴/ ۴۱۹)

(۲۶۴۵۳) حضرت ابو برزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان ایک باندی تھی جو اونٹ یا کسی سواری پر سوار تھی اور اس اونٹ پر چند لوگوں کا سامان تھا جو دو پہاڑوں کے درمیان سے گزر رہا تھا، پس پہاڑ نے اس کا راستہ تنگ کر دیا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے۔ جب عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اس نے اونٹ کو کہنا شروع کر دیا، چل چل۔ اے اللہ! اس پر لعنت فرما، چل چل۔ اے اللہ! اس پر لعنت فرما۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سواری کا مالک کون ہے؟ ہمارے ساتھ وہ اونٹ یا سواری نہیں چلے گی جس پر اللہ کی لعنت ہو یا جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(٢٦٤٥٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ لَعَنَ رَجُلٌ مِنْهُمْ بَعِيرَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعَنْ بَعِيرَهُ ؟ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: أَخِّرْهُ عَنَّا، فَقَدْ أُجِبْتَ. (احمد ۲/ ۴۲۸)

(۲۶۴۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں سے چند لوگوں کے درمیان سفر کر رہے تھے، کہ ان میں سے ایک آدمی نے اپنے اونٹ کو لعنت کی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس نے اپنے اونٹ کو لعنت کی؟ اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ہمارے سے دور کر دو۔ تحقیق تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے۔

(۲٦٤٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شِمْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قُرِّبَ إِلَيْهَا بَعِيرًا لِتَرْكَبَهُ، فَالْتَوَى عَلَيْهَا فَلَعَنَتْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَرْكَبِيهِ فَإِنَّكِ لَعَنْتِيهِ.

(احمد ۶/ ۲۵۷۔ ابو یعلی ۴۷۱۶)

(۲۶۴۵۵) حضرت یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب ایک اونٹ کیا گیا تا کہ آپ اس پر سوار ہو جائیں پس اس اونٹ نے آپ پر سوار ہونا دشوار کر دیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے اس پر لعنت کی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار مت ہو کیونکہ تم نے اس کو لعنت کی ہے۔

(۲٦٤٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ يَسِيرُ فِي أَصْحَابِهِ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ يَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهُ مِنَ الْقَوْمِ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ، فَلاَ أَدْرِي بِمَا الْتَوَى عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: مَنْ هَذَا اللاَّعِنُ؟ قَالُوا: فُلاَنٌ، قَالَ: تَخَلَّفْ عَنَّا أَنْتَ وَبَعِيرُكَ، لاَ تَصْحَبْنَا رَاحِلَةٌ مَلْعُونَةٌ.

(۲۶۴۵۶) حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں میں سفر کر رہے تھے کہ لوگوں میں ایک شخص جو اپنے اونٹ پر سفر کر رہا تھا اور قوم میں سے جو چاہتا اس کو سامان رکھ دیتا، میں نہیں جانتا کہ اس پر کیا دشواری آئی کہ اس نے اونٹ کو لعنت کی، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ لعنت کرنے والا کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اور تیرا اونٹ ہم سے دور ہو جائیں ہم کسی ملعون سواری کو اپنے ساتھ نہیں رکھیں گے۔

(۹۸) مَنْ كَانَ يستحِبّ إذا جلس أن يجلِس مستقبل القِبلةِ

جو شخص اس بات کو مستحب سمجھتا ہو کہ وہ جب بھی بیٹھے تو قبلہ رخ ہو کر بیٹھے

(۲٦٤٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرَفًا، وَأَشْرَفُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةَ، وَقَالَ: مَا رَأَيْتُ سُفْيَانَ يَجْلِسُ إِلاَّ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ.

(۲۶۴۵۷) حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک ہر چیز کے لیے عزت و بزرگی ہے۔ معزز ترین مجلس وہ ہیں جن میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھا جاتا ہے اور آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حضرت سفیان رحمہ اللہ کو قبلہ رخ کے سوا بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲۶۴۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا نَامَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرُبَّمَا اسْتَلْقَى.

(۲۶۴۵۸) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام محمد رحمہ اللہ جب سوتے تو قبلہ رخ ہو کر سوتے اور کبھی کبھی چت ہو کر بھی لیٹ جاتے۔

(۲۶۴۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ جَلَسَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ.

(۲۶۴۵۹) حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔

(۲۶۴۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ الشُّعَيْثِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ: أَفْضَلُ الْمَجَالِسِ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ.

(۲۶۴۶۰) حضرت محمد بن عبداللہ شعیثی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مجلسوں میں افضل ترین مجلس وہ ہے جس میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھا جائے۔

(۲۶۴۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ سَيِّدٌ، وَسَيِّدُ الْمَجَالِسِ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ.

(۲۶۴۶۱) حضرت ثور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہر چیز کا کوئی سردار ہوتا ہے مجلسوں کی سردار وہ مجلس ہے جس میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھا جائے۔

(۹۹) فِي فَضْلِ الْعَقْلِ عَلَى غَيْرِهِ

عقل والے کی غیر عاقل پر فضیلت کا بیان

(۲۶۴۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ بَعْدَ الإِسْلاَمِ أَفْضَلَ مِنْ عَقْلٍ صَالِحٍ يُرْزَقُهُ.

(۲۶۴۶۲) حضرت جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العلاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کسی بندہ کو اسلام کے بعد نیک عقل سے بڑھ کر افضل کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔ جس کے ذریعہ وہ رزق حاصل کرتا ہو۔

(۲۶۴۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : حَسْبُ الرَّجُلِ دِينُهُ وَمُرُوءَتُهُ: خُلُقُهُ ، وَأَصْلُهُ : عَقْلُهُ.

(۲۶۴۶۳) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی خاندانی شرافت اس کا دین ہے اور اس کی مروت اس کے اخلاق ہیں اور اس کا منبع اس کی عقل ہے۔

(۲۶۴۶۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بِنَحْوِهِ.

(۲۶۴۶۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۶۴۶۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : ﴿فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا﴾ قَالَ : عَقْلاً.

(۲۶۴۶۵) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ آیت ﴿فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا﴾ میں عقل مراد ہے۔

(٢٦٤٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : حَسْبُ الْمَرْءِ دِينُهُ وَمُرُوئَتُهُ ، خُلُقُهُ ، وَأَصْلُهُ : عَقْلُهُ.

(۲۶۴۶۶) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی خاندانی شرافت اس کا دین ہے اور اس کی مروت اس کے اخلاق ہیں، اور اس کا منبع اس کی عقل ہے۔

(٢٦٤٦٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿قَسَمٌ لِذِى حِجْرٍ﴾ قَالَ : لذى النُّهَى وَالْعَقْلِ.

(۲۶۴۶۷) حضرت قابوس کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿قَسَمٌ لِذِى حِجْرٍ﴾ ترجمہ: قسم عقل مندوں کے لیے، کے بارے میں ارشاد فرمایا: دانش منداور عقل والے مراد ہیں۔

(٢٦٤٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ : ﴿قَسَمٌ لِذِى حِجْرٍ﴾ قَالَ : لِذِى لُبٍّ وَلِذِى عَقْلٍ.

(۲۶۴۶۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے اس قول: ﴿قَسَمٌ لِذِى حِجْرٍ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ دانش منداور عقل مند لوگ مراد ہیں۔

(٢٦٤٦٩) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ هِلَالِ بن خَبَّاب ، عَنْ مُجَاهِد : ﴿قَسَمٌ لِذِى حِجْرٍ﴾ قَالَ : لِذِى عَقْلٍ.

(۲۶۴۶۹) حضرت ھلال بن خباب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿قَسَمٌ لِذِى حِجْرٍ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ عقل مند لوگ مراد ہیں۔

(٢٦٤٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفيان ، عن الأَغَر ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿قَسَمٌ لِذِى حِجْرٍ﴾ : لِذِى لُبٍّ.

(۲۶۴۷۰) حضرت ابونصر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿قَسَمٌ لِذِى حِجْرٍ﴾ کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا: کہ دانش مند لوگ مراد ہیں۔

(٢٦٤٧١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿قَسَمٌ لِذِى حِجْرٍ﴾ قَالَ : لِذِى عَقْلٍ.

(۲۶۴۷۱) حضرت جویبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿قَسَمٌ لِذِى حِجْرٍ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ عقل مند لوگ مراد ہیں۔

(۱۰۰) فِي نتفِ الشَّيبِ

سفید بال اکھیڑنے کا بیان

(۲٦٤٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ :هُوَ نُورُ الْمُؤْمِنِ.

(ترمذی ۲۸۲۱۔ ابن ماجہ ۳۷۲۱)

(۲٦٤٧٢) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع کیا اور فرمایا: یہ مومن کا نور ہے۔

(۲٦٤٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنْ يُوسُفَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، أَنَّ حَجَّامًا أَخَذَ مِنْ شَارِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى شَيْبَةً فِي لِحْيَتِهِ ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ :مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الإِسْلاَمِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ترمذی ۱٦۳۵۔ ابن سعد ۴۳۳)

(۲٦٤٧٣) حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حجام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مونچھ کو چھانٹا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی میں ایک سفید بال دیکھا تو اس کو کاٹنا چاہا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو تو قیامت کے دن اس کے لیے ایک نور ہوگا۔

(۲٦٤٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ نَتْفَ الشَّيْبِ. (مسلم ۱۰۴)

(۲٦٤٧٤) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سفید بالوں کے اکھیڑنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲٦٤٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :عُذِّبَ رَجُلٌ فِي نَتْفِ الشَّيْبِ.

(۲٦٤٧٥) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سفید بال اکھیڑنے کی وجہ سے آدمی کو عذاب دیا جائے گا۔

(۲٦٤٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :لاَ تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲٦٤٧٦) حضرت حمید اعرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ تم سفید بالوں کو مت اکھیڑو۔ بے شک یہ قیامت کے دن نور ہوگا۔

(۲٦٤٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ نَتْفَ الشَّيْبِ وَلَمْ يَرَ بِقَصِّهِ بَأْسًا.

(۲۶۴۷۷) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے سفید بال اکھیڑنے کو مکروہ قرار دیا اور اس کو کاٹنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(۱۰۱) فِي القعودِ بين الظِّلِّ والشّمسِ

سائے اور سورج کے درمیان میں بیٹھنے کا بیان

(۲٦٤٧٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ :الْقُعُودُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۴۷۸) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ سائے اور سورج کے درمیان میں بیٹھنا شیطان کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

(۲٦٤٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْعُدَ الرَّجُلُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ. (بخاری ۱۱۷۴۔ عبدالرزاق ۱۹۸۰۰)

(۲۶۴۷۹) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی سائے اور سورج کے درمیان میں بیٹھے۔

(۲٦٤٨۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :حرْفُ الظِّلِّ مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ. (ابوداؤد ۴۸۷۸۔ احمد ۲/ ۳۸۳)

(۲۶۴۸۰) حضرت زیاد جو بنو مخزوم کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سائے کا کنارہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

(۲٦٤٨۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ نُفَيْعٍ الْجَمَّالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:حرْفُ الظِّلِّ مَقِيلُ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۴۸۱) حضرت نفیع الجمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سایہ کا کناری شیطان کے قیلولہ کرنے کی جگہ ہے۔

(۲٦٤٨۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدُّ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ مَقَاعِدُ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۴۸۲) حضرت ابو عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ سورج اور سایہ کا کنارہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہیں ہیں۔

(۲٦٤٨۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي الَّذِي يَقْعُدُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ:قَالَ ذَاكَ مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۴۸۳) حضرت خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ؒ نے اس شخص کے بارے میں جو سورج اور سائے کے درمیان بیٹھے ہوں ارشاد فرمایا کہ وہ تو شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

(۲٦٤٨٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ بَيْنَ الشَّمْسِ وَالظِّلِّ. (ابن ماجه ۳۷۲۲۔ حاکم ۲۷۲)

(۲۶۴۸۴) حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سایہ اور سورج کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا۔

(۱۰۲) فِي الَّذِي يستمِع حدِيث القومِ

اس شخص کا بیان جو لوگوں کی بات غور سے سنتا ہے

(۲٦٤٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ : مَنِ اسْتَمَعَ حَدِيثَ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي الرَّصَاصَ. (بخاری ۷۰۴۲۔ ابو داؤد ۴۹۸۵)

(۲۶۴۸۵) حضرت عمران بن حدیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی قوم کی بات کو غور سے سنے اور وہ اس کو ناپسند کریں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔

(۱۰۳) فِي طولِ الوقوفِ على الدّابّةِ

جانور کو دیر تک کھڑا رکھنے کا بیان

(۲٦٤٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ الدَّوَابِّ كَرَاسِيَ لأَحَادِيثِكُمْ ، فَرُبَّ رَاكِبِ مَرْكُوبَةٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْهُ وَأَطْوَعُ لِلَّهِ وَأَكْثَرُ ذِكْرًا. (احمد ۳/ ۴۴۰۔ دارمی ۲٦٦٨)

(۲۶۴۸۶) حضرت عطاء بن دینار ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے جانوروں کی پشتوں کو اپنی باتوں کے لیے کرسیاں مت بناؤ۔ اس لیے کہ بہت سی سواریاں سوار سے بہتر ہوتی ہیں کہ وہ اللہ کی فرمانبردار بہت زیادہ ذکر کرنے والی ہوتی ہیں۔

(۲٦٤٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ كَرِهَ الْوُقُوفَ عَلَى الدَّابَّةِ.

(۲۶۴۸۷) حضرت ابراہیم تیمی ؒ فرماتے ہیں کہ عمر ؓ نے جانور کو زیادہ دیر تک کھڑا رکھنے کو مکروہ قرار دیا۔

(۲٦٤٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كَامِلٍ، عَن حَبِيب قَالَ: كَانَ يَكره طُول الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ وَأَنْ تُضْرَبَ وَهِيَ محسنة.

(۲۶۴۸۸) حضرت کامل ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب ویٹھیلا سواری کو زیادہ دیر تک کھڑا رکھنے کو اور اس کو مارنے کو مکروہ سمجھتے تھے حالانکہ وہ احسان کرنے والی ہوتی ہے۔

(۲٦٤٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ وَطَلْحَةَ مُتَوَافِقَيْنِ عَلَى دَارِ سَعْدِ بْنِ طَلْحَةَ.

(۲۶۴۸۹) حضرت موسیٰ جہنی ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی ویٹھیلا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ دونوں حضرت سعد بن طلحہ کے گھر کھڑے ہوئے تھے۔

(۱۰٤) فِي الاِسْتِئْذَانِ كَمْ يَسْتَأْذِنُ مَرَّةً

اجازت طلب کرنے کا بیان۔ کتنی مرتبہ اجازت طلب کی جائے گی؟

(۲٦٤٩٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ، قَالَ: فَانْصَرَفَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ: مَا رَدَّكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ الاِسْتِئْذَانَ الَّذِي أَمَرَنَا بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، فَإِنْ أُذِنَ لَنَا دَخَلْنَا، وَإِنْ لَمْ يُؤْذَنْ لَنَا رَجَعْنَا، قَالَ: لِتَأْتِيَنَّ عَلَى هَذَا بِبَيِّنَةٍ، أَوْ لَأَفْعَلَنَّ وَأَفْعَلَنَّ، فَأَتَى مَجْلِسَ قَوْمِهِ فَنَاشَدَهُمْ، فَشَهِدُوا لَهُ، فَخَلَّى عَنْهُ.

(بخاری ۲۰۶۲۔ مسلم ۳۵)

(۲۶۴۹۰) حضرت ابوسعید ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ویٹھیلا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت طلب کی پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت نہیں دی تو آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو قاصد بھیج کر بلایا اور پوچھا؟ کس چیز نے تمہیں واپس لوٹایا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تین مرتبہ اجازت طلب کی جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ اگر ہمیں اجازت مل جائے تو ہم داخل ہوں اور اگر اجازت نہ ملے تو ہم واپس لوٹ آئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس بات پر کوئی گواہی لاؤ۔ ورنہ میں ایسا اور ایسا کروں گا، (میں تمہیں سزا دوں گا) تو وہ لوگوں کی ایک مجلس میں آئے اور لوگوں کو قسم دے کر اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے ان کے حق میں گواہی دی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو چھوڑ دیا۔

(۲٦٤٩١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: الأُولَى إذن، وَالثَّانِيَةُ مُؤَامَرَةٌ، وَالثَّالِثَةُ عَزْمَةٌ، إِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا وَإِمَّا أَنْ يَرُدُّوا.

(۲۶۴۹۱) حضرت حسن بصری ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پہلی مرتبہ اجازت ہوتی ہے، اور دوسری مرتبہ مشورہ ہوتا ہے اور تیسری مرتبہ پختہ عزم ہوتا ہے یا تو وہ اجازت دیں یا وہ لوٹا دیں۔

(۲٦٤٩٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: الاِسْتِئْذَانُ ثَلاَثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلاَّ فَارْجِعْ.

(۲۶۴۹۲) حضرت ھشام ویٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویٹھیلا نے ارشاد فرمایا: اجازت تین بار طلب کی جاتی ہے اگر تمہیں

اجازت دے دی جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔

(۱۰۵) فِي القومِ يستأذِن مِنهم رجلٌ هل يجزئهم ؟

ان لوگوں کا بیان جن میں ایک آدمی اجازت مانگے تو کیا سب کے لیے یہ کافی ہے؟

(٢٦٤٩٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقَوْمِ يَسْتَأْذِنُونَ ، قَالَ : قَالَ : إِنْ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَنَدْخُلُ ، أَجْزَأَ ذَلِكَ عَنْهُمْ.

(۲۶۴۹۳) حضرت ھشام ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ان لوگوں کے بارے میں جو اجازت طلب کرنا چاہتے ہیں یوں ارشاد فرمایا: اگر ان میں سے ایک آدمی بھی یوں کہہ دے، السلام علیکم۔ کیا ہم داخل ہو جائیں؟ تو یہ سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(٢٦٤٩٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى أَبِي رَزِينٍ وَنَحْنُ ذُو عَدَدٍ ، فَكَانَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنَّا يُسَلِّمُ وَيَسْتَأْذِنُ ، فَقَالَ : إِنَّهُ إِذَا أُذِنَ لأَوَّلِكُمْ أُذِنَ لآخِرِكُمْ.

(۲۶۴۹۴) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو رزین ریشید کی خدمت میں آئے اس حال میں کہ ہم کافی تعداد میں تھے اور ہم میں سے ہر ایک شخص سلام کر رہا تھا اور اجازت طلب کر رہا تھا۔ اس پر آپ ریشید نے فرمایا: بے شک جب تم میں پہلے کو اجازت دے دی گئی تو باقی سب کو اجازت دے دی گئی۔

(۱۰٦) فِي تشمِيتِ العاطِسِ ، مَنْ قَالَ لاَ يشمّت حتّى يحمد الله

چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہہ کر دعا دینے کا بیان۔ اور جو شخص یوں کہتا ہے کہ یرحمک اللہ نہیں کہا جائے گا یہاں تک کہ چھینکنے والا الحمد للہ کہے

(٢٦٤٩٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : عَطَسَ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ ، أَوْ سَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الآخَرَ ، فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَطَسَ عِنْدَكَ رَجُلاَنِ فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا وَلَمْ تُشَمِّتِ الآخَرَ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ ، وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ.

(بخاری ٦٢٢١۔ مسلم ٢٢٩٢)

(۲۶۴۹۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو تو یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی اور دوسرے کو یرحمک اللہ نہیں کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی۔ ان میں سے ایک کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی اور دوسرے کو یرحمک

اللہ نہیں کہا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے الحمد للہ کہا تھا اور اس نے الحمد للہ نہیں کہا۔

(٢٦٤٩٦) حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : دَخَلْت عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بِنْتِ الْفَضْلِ فَعَطَسْت فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا ؟ فَرَجَعْت إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتهَا ، فَلَمَّا جَائَهَا ، قَالَتْ : عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا ، قَالَ : إنَّ ابْنَك عَطَسَ وَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَمْ أُشَمِّتْهُ ، وَعَطَسَتْ هذه وَحَمِدَتِ اللَّهَ فَشَمَّتُّهَا ، وَسَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتُوهُ ، وَإِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلاَ تُشَمِّتُوهُ. (بخاری ۹۴۱۔ مسلم ۲۲۹۲)

(۲۶۴۹۶) حضرت ابو بردہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ ؓ کے پاس آیا اس حال میں کہ آپ ؓ بنت فضل کے گھر میں تھے، پس مجھے چھینک آئی تو آپ ؓ نے مجھے یرحمک اللہ نہیں کہا اور بنت فضل کو چھینک آئی تو آپ ؓ نے اس کو یرحمک اللہ کہا۔ میں اپنی والدہ کے پاس واپس آیا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا جب وہ آپ ؓ کی خدمت میں آئیں تو کہا: بے شک میرے بیٹے کو آپ ؓ کے پاس چھینک آئی تو آپ ؓ نے اس کو تو یرحمک اللہ نہیں کہا، اور اس لڑکی کو چھینک آئی تو آپ ؓ نے اس کو یرحمک اللہ کہا۔ آپ ؓ نے فرمایا: تیرے بیٹے کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ نہیں کہا تو میں نے بھی اسے یرحمک اللہ نہیں کہا، اور اس لڑکی کو چھینک آئی تو اس نے الحمد للہ کہا تو میں نے بھی اسے یرحمک اللہ کے ذریعہ جواب دیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو تم اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دو اور جب وہ الحمد للہ نہ کہے تو تم بھی یرحمک اللہ مت کہو۔

(٢٦٤٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إذَا حَمِدَ اللَّهَ.

(مسلم ۱۷۰۴)

(۲۶۴۹۷) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا مسلمان پر حق ہے: کہ چھینکنے والا جب الحمد للہ کہے تو اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دے۔

(٢٦٤٩٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي مُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَحَمِدَ اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَرْحَمُك اللَّهُ ، ثُمَّ عَطَسَ آخَرُ فَسَكَتَ ، فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَطَسَ هَذَا فَقُلْت لَهُ : رَحِمَك اللَّهُ ، وَعَطَسْت فَلَمْ تَقُلْ لِي شَيْئًا ؟ فَقَالَ : إنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَأَنْتَ سَكَتَّ. (بخاری ۹۳۰)

(۲۶۴۹۸) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی کو چھینک آئی اس نے الحمد للہ کہا تو نبی کریم ﷺ نے کہا یرحمک اللہ، پھر دوسرے کو چھینک آئی تو آپ ﷺ خاموش رہے اور آپ ﷺ نے اسے

کچھ نہیں فرمایا: اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے اس کو یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی اور مجھے چھینک آئی تو آپ ﷺ نے مجھے کچھ دعا نہیں دی! آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تو خاموش رہا۔

(۲٦٤٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ غَالِبٍ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِينَ لَا يُشَمِّتَانِ الْعَاطِسَ حَتَّى يَحْمَدَ اللَّهَ.

(۲٦٤٩٩) حضرت غالب ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ﷫ اور حضرت ابن سیرین ﷫ یہ دونوں حضرات چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہہ کر دعا نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ وہ الحمد للہ کہہ لیتا۔

(۲٦٥٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : عَطَسَ رجل عِنْدَ الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ : قُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، فَلَمَا قَالَ شَمَّتَهُ.

(۲٦٥٠٠) حضرت عبید اللہ ﷫ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو حضرت قاسم ﷫ کے پاس چھینک آئی، تو حضرت قاسم ﷫ نے اس سے فرمایا: الحمد للہ کہو، جب اس نے کہا تو آپ ﷫ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی۔

(۱۰۷) كم يشمّت ؟

کتنی مرتبہ یرحمک اللہ کہا جائے گا؟

(۲٦٥٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَجُلاً عَطَسَ عِنْدَهُ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ : إِنَّكَ مَضْنُوكٌ.

(۲٦٥٠١) حضرت نعمان بن سالم ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷜ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی تو آپ ﷜ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی، پھر اسے دوبارہ چھینک آئی تو آپ ﷜ نے پھر یرحمک اللہ کہا، پھر اسے تیسری بار چھینک آئی تو آپ ﷜ نے فرمایا: بے شک تو زکام میں مبتلا ہے۔

(۲٦٥٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : شَمِّتِ الْعَاطِسَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ ثَلاَثًا ، فَإِنْ زَادَ ، فَهُوَ رِيحٌ.

(۲٦٥٠٢) حضرت حارث ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷜ نے ارشاد فرمایا: تم چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہو جب وہ تمہارے سامنے تین مرتبہ چھینکے اگر وہ زیادہ چھینکتا ہے تو یہ بیماری ہے۔

(۲٦٥٠٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، أَنَّ رَجُلاً عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ ، فَقَالَ : هُوَ مَزْكُومٌ. (مسلم ۲۲۹۲۔ ابوداؤد ۴۹۹۸)

(۲٦٥٠٣) حضرت ایاس بن سلمہ ﷫ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سلمہ بن اکوع ﷜ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی کو نبی

کریم ﷺ کے پاس چھینک آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یرحمک اللہ، پھر دوسری مرتبہ اسے پھر چھینک آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو زکام میں مبتلا ہے۔

(٢٦٥٠٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ذُوَيْبٍ ، قَالَ : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ الثَّالِثَةَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فِي الرَّابِعَةِ فَقَالَ لَهُ :ابْنُ الزُّبَيْرِ :إِنَّكَ مَضْنُوكٌ فَامْتَخِطْ.

(۲۶۵۰۴) حضرت مصعب بن عبد الرحمٰن بن ذویب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس چھینک آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی۔ اسے پھر چھینک آئی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ یرحمک اللہ کہہ کر دُعا دی اسے تیسری مرتبہ پھر چھینک آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی، پھر جب چوتھی مرتبہ اسے چھینک آئی تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: بے شک تم تو زکام میں مبتلا ہو تم اپنی ناک صاف کرو۔

(٢٦٥٠٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَشَمِّتُوهُ ، فَإِنْ زَادَ فَلاَ تُشَمِّتُوهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ دَاءٌ يَخْرُجُ مِنْ رَأْسِهِ.

(۲۶۵۰۵) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو تین مرتبہ چھینک آئے تو تم اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دو، اور اگر زیادہ مرتبہ آئے تو اسے یرحمک اللہ مت کہو کیونکہ یہ تو بیماری ہے جو اس کے سر سے نکلتی ہے۔

(٢٦٥٠٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ رَجُلاً عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ لَهُ :النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكَ مَضْنُوكٌ فَامْتَخِطْ.

(۲۶۵۰۶) حضرت محمد بن جعفر بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک آئی تو آپ ﷺ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی پھر اسے چھینک آئی تو آپ ﷺ نے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی، اسے پھر چھینک آئی تو آپ ﷺ نے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی، پھر جب چوتھی مرتبہ اسے چھینک آئی تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم تو زکام میں مبتلا ہو، جاؤ جا کر اپنی ناک صاف کرو۔

(٢٦٥٠٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ مِرَارًا ، قَالَ :شَمِّتْهُ مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۲۶۵۰۷) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جسے بار بار چھینک آ رہی ہو یوں ارشاد فرمایا: کہ تم اسے ایک مرتبہ ہی یرحمک اللہ کہہ دو۔

(٢٦٥٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ يُجْزِئُهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۲۶۵۰۸) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کو ایک مرتبہ یرحمک اللہ کہہ دینا کافی ہے۔

(۱۰۸) فِي الإِذنِ علی أهلِ الذِّمّةِ

ذمیوں سے اجازت لینے کا بیان

(۲٦٥٠٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْمُنَبِّهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَاجُ إِلَى الدُّخُولِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ مَطَرٍ ، أَوْ بَرْدٍ ، أَيَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِمْ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۶۵۰۹) حضرت ابوالمنذ رطِیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری ریٹیلیہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا: جو ٹھنڈ یا بارش کی وجہ سے ذمیوں کے پاس جانے کا محتاج ہے، کیا وہ ان سے اجازت طلب کرے؟ آپ ریٹیلیہ نے فرمایا: جی ہاں!۔

(۲٦٥١٠) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ :كَيْفَ أَسْتَأْذِنُ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ :إِنْ شِئْتَ قُلْتَ :السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَلِجُ ؟.

(۲۶۵۱۰) حضرت ابن عون ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد ریٹیلیہ سے پوچھا کہ میں اہل کتاب سے کیسے اجازت مانگوں؟ آپ ریٹیلیہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یوں کہو: ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلام ہو، کیا میں داخل ہو جاؤں؟

(۲٦٥١١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَن حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ:إذَا دَخَلْت بَيْتًا فِيهِ الْمُشْرِكُونَ فَقُلْ: السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، يَحْسَبُونَ أَنَّك قَدْ سَلَّمْت عَلَيْهِمْ، وَقَدْ صَرَفْت السَّلاَمَ عَنهُمْ.

(۲۶۵۱۱) حضرت حصین ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک غفاری ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں مشرکین موجود ہوں تو تم یوں کہو: السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ۔ ترجمہ: ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو، وہ سمجھیں گے کہ تم نے ان کو سلام کیا حالانکہ تم نے اُن سے سلام کو پھیر دیا ہے۔

(۲٦٥١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ.

(۲۶۵۱۲) حضرت ابراہیم ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن یزید ریٹیلیہ ذمیوں پر داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرتے تھے۔

(۲٦٥١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لاَ تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ إلاَّ بِإِذْنٍ.

(۲۶۵۱۳) حضرت ابو سنان ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: تم اہل کتاب پر بھی بغیر جازت کے داخل مت ہو۔

(۲٦٥١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :أندر آيم.

(۲۶۵۱۴) حضرت ابراہیم ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود ریٹیلیہ فرماتے تھے کہ کیا میں اندر آ جاؤں؟

(۱۰۹) ما یکرہ أن یقول العاطِس خلف عطسَتِهِ

جو مکروہ سمجھے کہ چھینکنے والا اپنی چھینک کے بعد یوں کہے

(۲۶۵۱۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْمُنَبِّهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ : أَشْهَبُ ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَشْهَبُ اسْمُ شَيْطَانٍ ، وَضَعَهُ إِبْلِيسُ بَيْنَ الْعَطْسَةِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لِيُذْكَرَ.

(۲۶۵۱۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چھینک آئی تو اس نے کہا: اشھب. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اشھب شیطان کا نام ہے، جو اس نے چھینک اور الحمد للہ کے درمیان رکھا ہے تا کہ اس کا ذکر ہو جائے۔

(۲۶۵۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ : أَشْهَبُ ، إِذَا عَطَسَ.

(۲۶۵۱۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے کہ جب چھینک آئے تو یوں کہا جائے: اشھب.

(۱۱۰) الرّجل یعطِس وحدہ ما یقول ؟

اس شخص کا بیان جو اکیلا چھینکے تو وہ کیا کہے؟

(۲۶۵۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا عَطَسَ وَهُوَ وَحْدَهُ فَلْيَقُلِ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ يَقُولُ : يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ ، فَإِنَّهُ يُشَمِّتُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ خَلْقِ اللهِ.

(۲۶۵۱۷) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو چھینک آئے اس حال میں کہ وہ تنہا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ یوں کہے: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. پھر یوں کہے: يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ. اس سے کہ اللہ کی مخلوق میں سے جس نے اس کی چھینک کو سنا ہوگا تو اس نے یرحمک اللہ کہہ کر اس کو دعا دی ہوگی۔

(۲۶۵۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : إِذَا عَطَسْتَ وَأَنْتَ وَحْدَكَ فَرُدَّ عَلَى مَنْ مَعَكَ يَعْنِي مِنَ الْمَلاَئِكَةِ.

(۲۶۵۱۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تجھے چھینک آئے اور تو تنہا ہو، تو تو جواب دے ان کو جو تیرے ساتھ ہیں یعنی ملائکہ کو۔

(۱۱۱) ما یقول إذا عطس وما یقال لہ

جب چھینک آئے تو یوں کہے اور اس کو یوں کہا جائے گا

(۲۶۵۱۹) حَدَّثَنَا علی بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ، وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ. (ترمذی ۲۷۴۱۔ احمد ۵/ ۱۲۲)

(۲۶۵۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو چھینک آئے تو وہ یوں کہے: الحمد للہ اور چاہیے کہ اس کے ارد گرد والے لوگ اسے جواب میں یوں کہیں: رحمك الله اور ان کو یوں جواب دیا جائے گا: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(۲۶۵۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ مَنْ عِنْدَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(بخاری ۹۳۴۔ حاکم ۲۶۶)

(۲۶۵۲۰) حضرت ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو چھینک آئے تو وہ یوں کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰه۔ اور جو لوگ اس کے پاس ہیں وہ جواب میں یوں کہیں: يَرْحَمُكَ اللّٰه. اور چاہیے کہ ان کو جواب میں یوں کہا جائے: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ أَصْحَاب عَبد الله إِذَا عَطَسَ الرَّجُل، فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ قَالُوا: يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاك، وَيَقُول هُو: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۱) امام اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے کسی آدمی کو چھینک آتی تو وہ یوں کہتا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ وہ لوگ یوں جواب دیتے۔ يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَإِيَّاك اور پھر وہ شخص جواب میں یوں کہتا: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا شَمَّتَ الْعَاطِسَ، قَالَ: يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ، فَإِذَا عَطَسَ هُوَ فَشُمِّتَ، قَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا وَإِيَّاكُمْ.

(۲۶۵۲۲) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی چھینکنے والے کو يَرْحَمُكَ اللّٰه کہتے تو وہ جواب میں یوں کہتا: يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ ۔ اور جب آپ رضی اللہ عنہ کو چھینک آتی اور آپ رضی اللہ عنہ کو يَرْحَمُكَ اللّٰه کہہ کر دعا دی جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ یوں فرماتے: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا وَإِيَّاكُمْ.

(۲۶۵۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا عَطَسَ فَشُمِّتَ، قَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو چھینک آنے کے بعد یرحمك الله کہہ کر دعا دی جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ جواب میں یوں فرماتے۔ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(٢٦٥٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ إِذَا شَمَّتُوا الْعَاطِسَ ، قَالُوا : يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۴) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: صحابہ جب چھینکنے والے کو دعا دیتے تو یوں کہتے: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(٢٦٥٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا شَمَّتَّ الْعَاطِسَ فَقُلْ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، وَيَقُولُ هُوَ : يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(۲۶۵۲۵) حضرت حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی چھینکنے والے کو دعا دے تو یوں کہے: يَرْحَمُكَ اللَّهُ۔ اور وہ جواب میں یوں کہے: يَهْدِيكُمَ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(٢٦٥٢٦) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَاجِشُونُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا رَدَّ فَلْيَقُلْ : يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(بخاری ۶۲۲۴۔ احمد ۲/ ۳۵۳)

(۲۶۵۲۶) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب چھینک والا جواب دے تو یوں کہے: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(٢٦٥٢٧) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَن طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَيَحْيَى وَعِيسَى بْنَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ يقولون إذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقِيلَ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، قَالَ : يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(۲۶۵۲۷) حضرت طلحہ بن یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ بن زبیر، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ بن ابی طلحہ، حضرت ابراہیم بن محمد بن طلحہ ؒ ان سب حضرات کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے یوں کہا جائے گا: يَرْحَمُكَ اللهُ۔ اور وہ جواب میں یوں کہے: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(١١٣) الرّخصة فِي الشِّعرِ

شعر کہنے میں رخصت کا بیان

(٢٦٥٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَن مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ ، عَن أُبَيٍّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً.

(۲۶۵۲۸) حضرت اُبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔

(٢٦٥٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةٌ.

(۲۶۵۲۹) حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔

(٢٦٥٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا.

(۲۶۵۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ یقیناً بعض شعر فائدہ مند ہوتے ہیں۔

(٢٦٥٣١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَامُ بْنُ الْمِصَكِّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا.

(۲۶۵۳۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض شعر فائدہ مند ہوتے ہیں۔

(٢٦٥٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا.

(۲۶۵۳۲) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض شعر فائدہ مند ہوتے ہیں۔

(٢٦٥٣٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ الشَّرِيدِ ، أَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ سَمِعَ أَحَدُهُمَا الشَّرِيدَ يَقُولُ : أَرْدَفَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَقَالَ : هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ: هِيهِ ، فَأَنْشَدْتُه بَيْتًا فَقَالَ : هِيهِ ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ : هِيهِ هِيهِ حَتَّى أَنْشَدْتُه مِئَةً.

(۲۶۵۳۳) حضرت ابن شرید رحمہ اللہ یا حضرت یعقوب بن عاصم رحمہ اللہ ان دونوں میں سے ایک فرماتے ہیں کہ حضرت شرید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سواری پر مجھے اپنے پیچھے بٹھایا۔ اور فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابی صلت کے شعر کے کچھ اشعار یاد ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: سناؤ تو میں نے آپ ﷺ کو ایک شعر سنا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ، مسلسل آپ ﷺ کہتے رہے۔ اور سناؤ اور سناؤ! یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کو سو اشعار سنا دیئے۔

(٢٦٥٣٤) حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا.

(۲۶۵۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض اشعار پر حکمت ہوتے ہیں اور یقیناً بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔

(٢٦٥٣٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَنْشَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِئَةَ قَافِيَةٍ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ يَقُولُ بَيْنَ كُلِّ قَافِيَةٍ : هِيهِ ، وَقَالَ : إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ.

(۲۶۵۳۵) حضرت شرید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں سے سو قافیہ سنائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قافیہ کے درمیان فرماتے۔اور سناؤ۔اور فرمایا: قریب تھا کہ وہ اسلام لے آتا۔

(۲۶۵۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَ أُمَيَّةَ بْنَ أَبِي الصَّلْتِ فِي شَيْءٍ مِنْ شِعْرِهِ ، أَوْ قَالَ فِي بَيْتَيْنِ مِنْ شِعْرِهِ، فَقَالَ :

زُحَلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِينِه وَالنَّسْرُ لِلأُخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ

قَالَ :فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَدَقَ.

وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ كُلَّ آخِرِ لَيْلَةٍ حَمْرَاءَ يُصْبِحُ لَوْنُهَا يَتَوَرَّدُ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَدَقَ.

(۲۶۵۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں سے ایک یا دو اشعار کی تصدیق کی۔اس نے یوں شعر کہا: ''زحل اور ثور اس کے دائیں پاؤں کے نیچے ہے اور نسر اس کے بائیں پاؤں کے نیچے ہے۔اور لیث اس کی تاک میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔دوسرا شعر یہ ہے: سورج رات کے آخری حصے میں اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ وہ سرخ ہوتا ہے اور اس کا رنگ گلابی ہونے لگتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔

(۲۶۵۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ مِنَ الأَشْعَارِ وَيَأْتِيك بِالأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدْ.

(۲۶۵۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شعر کو پڑھا کرتے تھے۔(ترجمہ) زمانہ تیرے پاس ایسی خبریں لائے گا جو تجھے پہلے حاصل نہیں ہوں گی۔

(۲۶۵۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ ، قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ ، ثُمَّ تَمَثَّلَ أَوَّلَهُ وَتَرَكَ آخِرَهُ : أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللَّهَ بَاطِلٌ.

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ.

(۲۶۵۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سچی ترین بات جو کسی شاعر نے کہی وہ لبید کی بات ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شعر کا پہلا مصرعہ پڑھا اور اس کا دوسرا مصرعہ چھوڑ دیا۔مصرعہ یہ ہے (ترجمہ) اللہ کے سوا ہر چیز باطل اور فانی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت اسلام لے آتا۔

(۲۶۵۳۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ ، قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ. وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ يُسْلِمَ.

(۲۶۵۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً سچی ترین بات جو کسی شاعر نے کہی وہ لبید کا یہ مصرعہ ہے (ترجمہ) اللہ کے سوا ہر چیز باطل اور فانی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت اسلام لے آتا۔

(٢٦٥٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي حيان ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ أَنْشَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَاتًا فَقَالَ :

شَهِدْتُ بِإِذْنِ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الَّذِي فَوْقَ السَّمَاوَاتِ مِنْ عَلُ
وَأَنَّ أَبَا يَحْيَى وَيَحْيَى كِلَاهُمَا لَهُ عَمَلٌ فِي دِينِهِ مُتَقَبَّلُ
وَأَنَّ أَخَا الْأَحْقَافِ إِذَا قَامَ فِيهِمُ يَقُولُ بِذَاتِ اللهِ فِيهِمْ وَيَعْدِلُ

(۲۶۵۴۰) حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو یہ اشعار سنائے۔ (ترجمہ) میں اللہ کے حکم سے گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس اللہ کے رسول ہیں جو آسمانوں کے اوپر ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور ان کے والد (حضرت زکریا علیہ السلام) دونوں کا عمل اس دین میں قابلِ قبول ہے۔ اسی طرح حضرت ہود علیہ السلام کا عمل بھی جب وہ لوگوں میں کھڑے ہو کر انہیں دین کی دعوت دیا کرتے تھے۔

(٢٦٥٤١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ فِي قُرَيْشٍ ، قَالَ : كَيْفَ تَصْنَعُ بِنَسَبِي فِيهِمْ ؟ قَالَ : أَسُلُّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

(۲۶۵۴۱) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے قریش کے بارے میں اشعار کہنے کی اجازت مانگی، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کیسے کر سکتے ہو حالانکہ میرا نسب بھی اُن ہی میں سے ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ میں آپ ﷺ کو ان میں سے ایسے نکال لوں گا جیسا کہ آٹے سے بال کو نکال لیا جاتا ہے۔

(٢٦٥٤٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ حَسَّانُ فَقِيلَ لَهَا : إِنَّهُ قَدْ أَعَانَ عَلَيْكِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ ، فَقَالَتْ : مَهْلاً ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ فِي شِعْرِهِ بِرُوحِ الْقُدُسِ.

(۲۶۵۴۲) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: بے شک انہوں نے تو آپ رضی اللہ عنہا کے خلاف مدد کی اور ایسا اور ایسا کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: چھوڑو، یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے حسان کی شعر کہنے میں روح القدس یعنی حضرت جبرائیل کے ذریعے مدد فرمائی۔

(٢٦٥٤٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اهْجُ

الْمُشْرِكِينَ ، فَإِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَكَ.

(۲۶۵۴۳) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی ہجو بیان کرو۔ یقیناً روح القدس حضرت جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

(٢٦٥٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَهْجُوَ أَبَا سُفْيَانَ ، قَالَ : فَكَيْفَ بِقَرَابَتِي ؟ قَالَ : وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ سَلَّ الشَّعْرِ مِنَ الْعَجِينِ.

(۲۶۵۴۴) حضرت عروہ بن زبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ابوسفیان کی ہجو کرنے کے بارے میں پوچھا: آپ ﷺ نے فرمایا: کیسے کرو گے وہ تو میرے قریبی رشتہ دار ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو معزز بنایا۔ میں آپ ﷺ کو ایسے کھینچ لوں گا جیسے آٹے میں سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔

(٢٦٥٤٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ : اهْجُ الْمُشْرِكِينَ ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ.

(۲۶۵۴۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو بیان کرو۔ بے شک حضرت جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

(٢٦٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، قَالَ : كُنَّا نُجَالِسُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَاشَدُونَ الأَشْعَارَ وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۶۵۴۶) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو خالد والبی ؒ نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے تو وہ لوگ اشعار پڑھا کرتے تھے اور جاہلیت کے واقعات یاد کرتے تھے۔

(٢٦٥٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عن أسامة ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَتْ لِعَبْدِ اللهِ بن رواحة جَارِيَةٌ ، فَكَانَ يُكَاتِمُ امْرَأَتَهُ غَشَيَانَهَا ، قَالَ : فَوَقَعَ عَلَيْهَا ذَاتَ يَوْمٍ ، فَجَاءَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاتَّهَمَتْهُ أَنْ يَكُونَ وَقَعَ عَلَيْهَا ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ فَقَالَتْ له : اقْرَأْ إِذًا الْقُرْآنَ ، فَقَالَ :

شَهِدْتُ بِإِذْنِ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا ... رَسُولُ الَّذِي فَوْقَ السَّمَاوَاتِ مِنْ عَلُ
وَأَنَّ أَبَا يَحْيَى وَيَحْيَى كِلاَهُمَا ... لَهُ عَمَلٌ فِي دِينِهِ مُتَقَبَّلُ

فَقَالَتْ : أَولَى لكَ.

(۲۶۵۴۷) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی ایک باندی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اُس سے جماع کرنے کو اپنی بیوی سے چھپاتے تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے جماع کیا اور جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ پر الزام لگایا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس باندی سے جماع کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے آپ سے کہا: اگر

ایسی بات ہے تو قرآن پڑھو: آپ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھ دیئے۔ (ترجمہ) میں اللہ کے حکم سے گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس اللہ کے رسول ہیں جو آسمانوں کے اوپر ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور ان کے والد دونوں کا عمل اس دین میں قابلِ قبول ہے۔ اس نے کہا: تم سچے ہو۔

(٢٦٥٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَن خَيْثَمَةَ ، قَالَ أَتَى عُمَرَ شَاعِرٌ فَقَالَ : أُنْشِدُك ، فَاسْتَنْشَدَهُ ، فَجَعَلَ هُوَ يُنْشِدُهُ ، فَذَكَرَ مُحَمَّدًا فَقَالَ : غَفَرَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ بِمَا صَبَرَ ، قَالَ : يَقُولُ عُمَرُ : قَدْ فَعَلَ ، ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ جَمِيعًا وَعُمَرَ ، فَقَالَ : مَا شَاءَ اللَّهُ.

(٢٦٥٤٨) حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شاعر آیا اور کہنے لگا: کیا آپ رضی اللہ عنہ کو شعر سناؤں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے شعر سنانے کا کہا: تو وہ شعر سنا رہا تھا کہ اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور کہا: اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بلند فرمائے آپ نے تکالیف پر بہت صبر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا پھر اس نے یہ مصرعہ پڑھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اللہ نے چاہا۔

(٢٦٥٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : تَمَثَّلَ الْبَرَاءُ بَيْتًا مِنْ شِعْرٍ فَقُلْت : تُمَثِّلُ أَخِي بِبَيْتٍ مِنْ شِعْرٍ لاَ تَدْرِي لَعَلَّهُ آخِرُ شَيْءٍ تَكَلَّمْت بِهِ ، قَالَ : لاَ أَمُوتُ عَلَى فِرَاشِي ، لَقَدْ قَتَلْت مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ مِئَةً إلاَّ رَجُلاً.

(٢٦٥٤٩) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ ایک شعر گنگنا رہے تھے، میں نے ان سے کہا کہ آپ شعر گنگنا رہے ہیں، اگر آپ کو اس حالت میں موت آگئی تو کیا ہوگا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے بستر پر نہیں مروں گا۔ میں نے ننانوے مشرکوں اور منافقوں کو قتل کیا ہے۔

(٢٦٥٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّهُمْ لاَ يَذْكُرُونَ إلاَّ الشِّعْرَ حَتَّى يَتَفَرَّقُوا.

(٢٦٥٥٠) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو خالد والبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔ بعض اوقات وہ اپنی مجالس میں صرف اشعار کا ہی تذکرہ کیا کرتے تھے۔

(٢٦٥٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ شَاعِرًا ، وَكَانَ عُمَرُ شَاعِرًا ، وَكَانَ عَلِيٌّ شَاعِرًا.

(٢٦٥٥١) امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ شاعر تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ شاعر تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شاعر تھے۔

(٢٦٥٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَامِرٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ ، أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ فِي نَفَرٍ مِنْ غَطَفَانَ فَذَكَرُوا الشِّعْرَ فَقَالَ عُمَرُ : أَيُّ شُعَرَائِكُمْ أَشْعَرُ ؟ فَقَالُوا : أَنْتَ أَعْلَمُ يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : مَنِ الَّذِى يَقُولُ :

أَتَيْتُكَ عَارِيًا خَلِقًا ثِيَابِى عَلَى خَوْفٍ تُظَنُّ بِى الظُّنُونُ
فَأَلْفَيْتُ الأَمَانَةَ لَمْ تَخُنْهَا كَذَلِكَ كَانَ نُوحٌ لاَ يَخُونُ

قُلْنا النَّابِغَةُ , ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : مَنِ الَّذِى يَقُولُ :

حَلَفْتُ فَلَمْ أَتْرُكْ لِنَفْسِكَ رِيبَةً وَلَيْسَ وَرَاءَ اللهِ لِلْمَرْءِ مَذْهَبُ

ثُمَّ قَالَ : مَنِ الَّذِى يَقُولُ :

إلاَّ سُلَيْمَانَ إذْ قَالَ الإِلَهُ لَهُ قُمْ فِى الْبَرِيَّةِ فَازْجُرْهَا عَلَى الْفَنَدِ

قُلْنَا : النَّابِغَةُ ، قَالَ : هَذَا أَشْعَرُ شُعَرَائِكُمْ.

(۲۶۵۵۲) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ربعی بن حراش ؒ نے ارشاد فرمایا: میں غطفان کے لشکر میں حضرت عمر ؓ کے پاس آیا تو وہ لوگ شعروں کا تذکرہ کر رہے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تمہارے شعراء میں سب سے بڑا شاعر کون سا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: امیر المؤمنین! آپ ؓ زیادہ جانتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: یہ شعر کس نے کہا؟ (ترجمہ) میں تیرے پاس اس حال میں آیا کہ میں ننگے پاؤں تھا اور میرے کپڑے پرانے تھے۔ بہت سے اندیشوں نے مجھے گھیرا ہوا تھا۔ میں اپنی امانت کو اس حال میں پایا کہ تو نے اس میں خیانت نہ کی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام بھی خیانت نہ کیا کرتے تھے۔

ہم لوگوں نے جواب دیا: نابغہ نے، آپ ؓ پھر ایسے ہی فرمایا اور پوچھا: یہ شعر کس نے کہا؟ (ترجمہ) میں قسم کھاتا ہوں تا کہ تیرے دل میں کوئی شک باقی نہ رہے۔ اور اللہ کے سوا تو آدمی کا کوئی مذہب نہیں ہے۔

پھر آپ ؓ نے فرمایا: یہ شعر کس نے کہا؟ (ترجمہ) سوائے سلیمان کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا لوگوں میں کھڑے ہو جاؤ اور انہیں دنیا کے فانی ہونے کا درس دو۔

ہم نے جواب دیا: نابغہ نے۔ آپ ؓ نے فرمایا: یہ تمہارے شعراء میں سب سے بڑا شاعر ہے۔

(٢٦٥٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِى الضُّحَى ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَنْشَدَ مَعْدِى كَرِبَ فَأَنْشَدَهُ ، وَقَالَ : مَا اسْتَنْشَدْتُ فِى الإِسْلاَمِ أَحَدًا قَبْلَكَ.

(۲۶۵۵۳) حضرت ابوالضحیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر ؓ نے معدی کرب ؓ سے شعر سنانے کا مطالبہ کیا، اور فرمایا: میں نے اسلام لانے کے بعد تجھ سے پہلے کسی سے بھی شعر سنانے کا مطالبہ نہیں کیا۔

(٢٦٥٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : رُبَّمَا قَالَ الشَّاعِرُ الْكَلِمَةَ الْحِكَمِيَّةَ.

(۲۶۵۵۴) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر ؓ نے ارشاد فرمایا: کبھی کبھار شاعر پر حکمت بات

کہہ دیتا ہے۔

(٢٦٥٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :

اشْدُدْ حَيَازِيمَكَ لِلْمَوْتِ فَإِنَّ الْمَوْتَ لَاقِيكَا

وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْمَوْتِ إِذَا حَلَّ بِوَادِيكَا

(۲۶۵۵۵) حضرت ھانی ویشیۂ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سُنا: (ترجمہ) تو اپنے سینہ کو موت کے لیے تیار کر لے...... اس لیے کہ موت تجھ سے ملاقات کرنے والی ہے اور تو ہرگز موت سے نہ ڈر...... جب موت تیری وادی میں اتر آئے۔

(٢٦٥٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لِلْمُرَادِيِّ :

أُرِيدُ حَيَاتَهُ وَيُرِيدُ قَتْلِي عَذِيرَكَ مِنْ خَلِيلِكَ مِنْ مُرَادِ

(۲۶۵۵۶) حضرت ابن سیرین ویشیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب نے عبد الرحمٰن بن ملجم مرادی سے یوں کہا: (ترجمہ) میں اس کی زندگی کا ارادہ کرتا ہوں اور وہ میرے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تم قبیلہ مراد میں سے کسی ایسے دوست کو لاؤ جو تمہارا عذر تسلیم کرے۔

(٢٦٥٥٧) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، قَالَ :بَنَى عَلِيٌّ سِجْنًا فَسَمَّاهُ نَافِعًا ، ثُمَّ بَدَا لَهُ فَكَسَّرَهُ وَبَنَى أَحْصَنَ مِنْهُ ، ثُمَّ قَالَ بَيْتَ شِعْرٍ :

أَلَمْ تَرَوْنِي كَيِّسًا مُكَيَّسًا بَنَيْتُ بَعْدَ نَافِعٍ مُخَيَّسًا

(۲۶۵۵۷) حضرت مجمع ویشیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جیل بنائی اور اس کا نام نافع رکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ کے ذہن میں کوئی خیال آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے توڑ کر اس سے بھی مضبوط جیل بنائی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ شعر کہا: (ترجمہ) کیا میں تمہیں صاحب عقل اور معروف عقلمند نہیں لگتا۔ میں نے نافع جیل کے بعد مخیس جیل بنا دی۔

(٢٦٥٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنْ يَسْتَنْطِقَ الشُّعَرَاءَ عِنْدَهُ.

(۲۶۵۵۸) امام شعبی ویشیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ وہ شعراء کو اپنے پاس بلا کر ان سے شعر سنیں۔

(٢٦٥٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ مُنْطَلِقُونَ إِلَى عَرَفَاتٍ ، فَكُنْتُ أُنْشِدُهُ الشِّعْرَ ، وَيَفْتَحُهُ عَلَيَّ.

(۲۶۵۵۹) حضرت عبد الملک بن ابی بشیر ویشیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ویشیۂ نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا اور ہم لوگ عرفات کے میدان کی طرف جا رہے تھے۔ اور میں شعر پڑھ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ میری غلطیاں درست

فرمارہے تھے۔

(۲٦٥٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ إِلَى الْكُوفَةِ ، فَكَانَ لاَ يَأْتِي عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلاَّ أَنْشَدَنَا فِيهِ الشِّعْرَ.

(۲٦٥٦٠) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مطرف بن عبد اللہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت عمران بن حصین ؓ کے ساتھ کوفہ کی جانب نکلا۔ پس ان پر کوئی دن نہیں گزرتا تھا مگر یہ کہ وہ ہمیں شعر سناتے تھے۔

(۲٦٥٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ ، قَالَ : كَانَ آخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسْنَا فِيهِ مَعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مَجْلِسًا تَنَاشَدْنَا فِيهِ الشِّعْرَ.

(۲٦٥٦١) امام محمد بن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کثیر بن افلح ؒ نے ارشاد فرمایا: سب سے آخری مجلس جس میں ہم حضرت زید بن ثابت ؓ کے ساتھ بیٹھے تھے وہ مجلس تھی جس میں ہم نے اشعار پڑھے تھے۔

(۲٦٥٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبِيئَةٌ فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَاشْتَكَى بِلاَلٌ ، قَالَتْ : فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ تعني إِذَا أَفَاقَ يَقُولُ :

كُلُّ امْرِءٍ مُصْبَحٌ فِي أَهْلِهِ ... وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

قَالَتْ : وَكَانَ بِلاَلٌ إِذَا أَفَاقَ يَقُولُ :

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

وهَلْ أَرِدَنَّ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ ... وَهَلْ يَبْدُوَنَّ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

(۲٦٥٦٢) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ مدینہ آئے اس حال میں کہ مدینہ وباء زدہ جگہ تھی، پس حضرت ابو بکر ؓ اور حضرت بلال ؓ بیمار ہو گئے۔ جب حضرت ابو بکر ؓ صحت مند ہوئے تو آپ ؓ یہ شعر پڑھتے تھے: (ترجمہ) ہر آدمی اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اس حال میں کہ موت اس کی جوتی کے تسمہ سے بھی قریب ہوتی ہے۔ اور جب حضرت بلال ؓ صحت مند ہوئے تو وہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ (ترجمہ) کاش اے میرے شعر: میں رات گزاروں مکہ کی وادی میں اس حال میں کہ میرے اردگرد اذخر اور ثمامہ کی گھاس ہو۔ اور کیا میں کسی دن مجنہ کے پانی کی جگہ اتروں گا اور کیا میرے سامنے شامہ اور طفیل چشمے ظاہر ہوں گے۔

(۲٦٥٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ تَتَمَثَّلُ هَذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ مِنْ قَوْلِ لَبِيدٍ:

ذَهَبَ الَّذِينَ يُعَاشُ فِي أَكْنَافِهِمْ ... وَبَقِيتُ فِي خَلَفٍ كَجِلْدِ الأَجْرَبِ

يَتَأَكَّلُونَ مَشِيحَةً وَخِيَانَةً ... وَيُعَابُ قَائِلُهُمْ وَإِنْ لَمْ يَشْغَبْ

(۲٦٥٦٣) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ لبید کے اشعار میں سے اکثر ان دو مصرعوں کو پڑھا کرتی تھیں۔

(ترجمہ) وہ لوگ چلے گئے جن کی حفاظت میں زندگی گزاری جاتی تھی۔ اور میں باقی رہ گئی پیچھے خارش زدہ اونٹ کی کھال کی طرح۔ اور لوگ چغلیاں اور خیانت کرتے ہیں۔ اور کہنے والے کو عیب لگایا جاتا ہے اگرچہ وہ فساد نہ پھیلاتا ہو۔

(٢٦٥٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ عُمَرُ يَتَمَثَّلُ بِهَذَا الْبَيْتِ :

إِلَيْك تَعْدُو قَلِقًا وَضِينُهَا

مُعْتَرِضًا فِي بَطْنِهَا جَنِينُهَا.

مُخَالِفًا دِينَ النَّصَارَى دِينُهَا.

(۲۶۵۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شعر کو پڑھا کرتے تھے۔ (ترجمہ) وہ تیرے پاس پریشان ہو کر اس حال میں بھاگتی ہوئے آئے گی کہ اس کے پیٹ کا بچہ تکلیف اٹھائے گا۔ اس کا دین نصاریٰ کے دین کے مخالف ہوگا۔

(٢٦٥٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بَعْدَ مَا كُفَّ بَصَرُهُ ، فَقِيلَ لَهَا ، أَتُدْخِلِينَ عَلَيْك هَذَا الَّذِى قَالَ اللَّهُ : ﴿وَالَّذِى تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ قَالَتْ : أَوَلَيْسَ فِي عَذَابٍ عَظِيمٍ ، قَدْ كُفَّ بَصَرُهُ ، قَالَ : فَأَنْشَدَهَا بَيْتًا ، قَالَهُ لابْنَتِهِ :

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ : لَكِنَّ أَنْتَ لَسْت كَذَلِكَ.

(۲۶۵۶۵) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی بینائی چلے جانے کے بعد آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا کہ آپ کے پاس وہ شخص آیا ہے جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے یوں فرمایا: کہ جس نے اٹھایا اس کا بڑا بوجھ اس کے لیے بڑا عذاب ہے؟! آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا وہ بڑے عذاب میں نہیں ہے کہ تحقیق اس کی بینائی چلی گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں شعر سنایا جو اپنی بیٹی کے لیے کہا تھا۔ (ترجمہ) وہ پاکدامن ہیں، بےعیب ہیں، کسی برے کام کا انہوں نے ارتکاب نہیں کیا۔ وہ پاکدامن عورتوں کے عزت پر انگلی نہیں اٹھاتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لیکن تم ایسے نہیں ہو۔

(٢٦٥٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَنْشَدَ شِعْرًا فِي الْمَسْجِدِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ.

(۲۶۵۶۶) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے مسجد میں شعر پڑھے اس حال میں کہ مؤذن اقامت کہہ رہا تھا۔

(٢٦٥٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَعْلَمَ بِشِعْرٍ ، وَلاَ فَرِيضَةٍ ، وَلاَ أَعْلَمَ بِفِقْهٍ مِنْ عَائِشَةَ.

(۲۶۵۶۷) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو اشعار، فرائض اور فقہ کو جاننے والا نہیں دیکھا۔

(۲۶۵۶۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :(الْقَانِعُ) السَّائِلُ ، ثُمَّ أَنْشَدَ بيت شَمَّاخٍ وَقَالَ : لَمَالُ الْمَرْءِ يُصْلِحُهُ فيغنى ... مَفَاقِرُهُ أَعَفُّ مِنَ الْقَنُوعِ.

(۲۶۵۶۸) حضرت فرات رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ قرآن مجید میں القانع سے مراد سوال کرنے والا ہے۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے شماخ کا یہ شعر پڑھا۔ (ترجمہ) آدمی کا مال درستی پیدا کرتا ہے اور اس کے فقر کو مالداری سے بدل کر اسے سوال کرنے والوں کے مقابلے میں عفیف بنا دیتا ہے۔

(۲۶۵۶۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ عَامِرٍ ﴿فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾ قَالَ :بِالأَرْضِ ، ثُمَّ أَنْشَدَ بيتا لأُمَيَّةَ :

فأتانا بلَحْمٍ بسَاهِرَةٍ وَبَحْرٍ

(۲۶۵۶۹) حضرت بیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے قرآن کی آیت: ﴿فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: ساھرۃ سے مراد زمین ہے۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے امیہ کے شعر کا یہ مصرعہ پڑھا۔ (ترجمہ) وہ ہمارے پاس زمین اور سمندر کے گوشت کے ساتھ آیا۔

(۲۶۵۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :مَا سَمِعت الْحَسَنَ يَتَمَثَّلُ بِبَيْتٍ مِنْ شِعْرٍ قَطُّ إلاَّ هَذَا الْبَيْتَ :

لَيْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَيْتٍ ... إِنَّمَا الْمَيْتُ مَيِّتُ الأَحْيَاءِ

ثُمَّ قَالَ :صَدَقَ وَاللَّهِ ، إِنَّهُ لَيَكُونُ حَيًّا وَهُوَ مَيِّتُ الْقَلْبِ.

(۲۶۵۷۰) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو کسی شعر کے مصرعہ کو بطور تمثیل پڑھتے ہوئے نہیں سنا سوائے اس شعر کے: (ترجمہ) اصل مردہ وہ نہیں جو مر گیا اور آرام پا گیا اصل مردہ تو وہ ہے جو زندگی میں مردہ ہے۔

پھر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! شاعر نے سچ کہا: بے شک وہ زندہ ہے اس حال میں کہ دل مردار ہے۔

(۲۶۵۷۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ :تَرَكْتهَا يَعْنِي عَائِشَةَ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ بِثَلاَثِ سِنِينَ ، وَمَا رَأَيْت أَحَدًا أَعْلَمَ بِكِتَابِ اللهِ ، وَلاَ بِسُنَّةٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ بِشِعْرٍ ، وَلاَ فَرِيضَةٍ مِنْهَا.

(۲۶۵۷۱) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کی وفات سے تین سال قبل چھوڑا۔ اور میں نے کسی کو بھی آپ رضی اللہ عنہا سے زیادہ قرآن مجید، رسول اللہ کی سنت، اشعار اور فرائض کا جاننے والے کو نہیں دیکھا۔

(۲۶۵۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ :الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ مَالِكٍ الْيَرْبُوعِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :كَانَ

ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَن شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَنْشَدَ أَشْعَارًا مِنْ أَشْعَارِهِمْ.

(۲۶۵۷۲) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید میں سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اہل عرب کے اشعار میں سے کوئی شعر پڑھتے۔

(۲۶۵۷۳) حَدَّثَنَا حُسَين بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : مَرَّ عَامِرٌ بِرَجُلَيْنِ عِنْدَ مَجْمَعِ طَرِيقَيْنِ وَهُمَا يَغْتَابَانه وَيَقَعَانِ فِيهِ فَقَالَ :

هَنِيئًا مَرِيئًا غَيْرَ دَاءٍ مُخَامِرٍ لِعَزَّةَ مِنْ أَعْرَاضِنَا مَا اسْتَحَلَّتِ

(۲۶۵۷۳) حضرت ابن ابجر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ کا گزر دو آدمیوں کے قریب سے ہوا جو دو راستوں کے چننے کی جگہ کے پاس تھے۔ اور وہ دونوں آپ ؒ کی غیبت کر رہے تھے اور آپ ؒ میں عیب نکال رہے تھے۔ اس پر آپ ؒ نے یہ شعر پڑھا: (ترجمہ) بالکل ٹھیک ہیں، خوشحال ہیں اور کسی بیماری کا شکار بھی نہیں، پھر بھی وہ ہماری عزتوں کو اچھالتے ہیں۔

(۲۶۵۷٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَن يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْبَرَّادِ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمَ الْغَاوُونَ﴾ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَبْكُونَ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الآيَةَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّا شُعَرَاءُ ، فَقَالَ : اقْرَؤُوا مَا بَعْدَهَا : ﴿إِلاَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ أَنْتُمْ ﴿وَانْتَصَرُوا﴾ أَنْتُم.

(۲۶۵۷۴) حضرت یزید بن عبد اللہ بن قسیط ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالحسن برّاد ؒ نے ارشاد فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اور رہے شعراء تو ان کے پیچھے بہکے ہوئے لوگ چلتے ہیں۔'' تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ ؒ، حضرت کعب بن مالک ؒ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، یہ تینوں حضرات روتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ رب العزت نے یہ آیت اتاری اس حال میں کہ وہ جانتے ہیں کہ ہم لوگ شاعر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے بعد والی آیت بھی پڑھو: مگر وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے۔ تم لوگ ہو۔ ترجمہ: وہ لوگ کامیاب ہوئے۔ یہ بھی تم لوگ ہو۔

(۲۶۵۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن سَلَمَةَ ، عَن عِكْرِمَةَ : ﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمَ الْغَاوُونَ﴾ قَالَ : عُصَاةُ الْجِنِّ.

(۲۶۵۷۵) حضرت سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ؒ نے قرآن مجید کی آیت ﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمَ الْغَاوُونَ﴾ کے متعلق یوں ارشاد فرمایا کہ اس سے نافرمان جن مراد ہیں۔

(۲۶۵۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْنِي الْمَسْجِدَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَقُولُ :

أَفْلَحَ مَنْ يُعَالِجُ الْمَسَاجِدَا.

وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
قَدْ أَفْلَحَ مَنْ يُعَالِجُ الْمَسَاجِدَا.
يَتْلُو الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدَا.
وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
وَيَتْلُو الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدَا.
وَهُمْ يَبْنُونَ الْمَسْجِدَ.

(۲۶۵۷۶) حضرت ابو جعفر خطمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی تعمیر کرانے میں مصروف تھے اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

(ترجمہ) کامیاب ہوگیا جس نے مسجد بنانے کی محنت کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق فلاح پا گیا جس نے مسجد بنانے کی کوشش کی۔

انہوں نے یہ مصرعہ پڑھا۔

(ترجمہ) وہ قرآن پڑھتا ہے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ قرآن کی تلاوت کرتا ہے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر۔

اس موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم مسجد کی تعمیر کر رہے تھے۔

(۲۶۵۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ حَارِثَةَ بْنَ بَدْرٍ التَّيْمِيَّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، قَالَ :

أَلَا أَبْلِغَنْ هَمْدَانَ إِمَّا لَقِيتَهَا سَلَامًا فَلَا يَسْلَمْ عَدُوٌّ يَعِيبُهَا
لَعَمْرُ يَمِينًا إِنَّ هَمْدَانَ تَتَّقِي الإِلَهَ وَيَقْضِي بِالْكِتَابِ خَطِيبُهَا

وقال :

فَشَيَّبَ رَأْسِي وَاسْتَخَفَّ حلومَنَا رُعُودُ الْمَنَايَا حَوْلَهَا وَبُرُوقُهَا
وَإِنَّا لَتَسْتَحْلِي الْمَنَايَا نُفُوسُنَا وَنَتْرُكُ أُخْرَى مَرَّةً مَا نَذُوقُهَا

قَالَ عَامِرٌ :فَحُدِّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، فَقَالَ :كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذِهِ الأَبْيَاتِ مِنْ هَمْدَانَ.

(۲۶۵۷۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن بدر تیمی رحمہ اللہ جو کہ بصری ہیں انہوں نے یہ شعر پڑھا: (ترجمہ) جب تم ہمدان سے ملاقات کرو تو انہیں ہماری طرف سے سلام دینا اور پیغام دینا کہ ہمدان کو عیب دار کرنے والا دشمن سالم نہیں رہ سکتا۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہمدان والے اللہ سے ڈرتے ہیں اور ان کا خطیب کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ کرتا ہے۔

اور یہ شعر پڑھا: (ترجمہ) میرے سر کے بال سفید ہوگئے اور ہماری عقلوں کو موت کی کڑک اور چمک نے ہلکا کر دیا۔

ہمارے دل موت کو میٹھا سمجھتے ہیں اور زندگی کو کڑوا۔

حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بات حضرت عبداللہ بن جعفر رحمہ اللہ کو بیان کی گئی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم لوگ ہمدان سے زیادہ ان اشعار کے حقدار تھے۔

(٢٦٥٧٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَر بْنُ شُعَيْبٍ ، أَخو عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :لَمَّا رَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مِنْ صِفِّينَ ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :

شَبَّتِ الْحَرْبُ فَأَعْدَدْت لَهَا ... مُفْرَعَ الْحَارِكِ ملوىَّ الثبج

يَصِلُ الشَّدَّ بِشَدٍّ فَإِذَا ... ونت الْخَيْلُ مِنَ الشد مَعَجْ

جُرْشُعٌ أَعْظَمُهُ جُفْرَتُهُ ... فَإِذَا ابْتَلَّ مِنَ الْمَاءِ حدج

قَالَ :وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :

لَوْ شَهِدَت جَمَلٌ مَقَامِي وَمَشْهَدِي ... بِصِفِّينَ يَوْمًا شَابَ مِنْهَا الذَّوَائِبُ

غَدَاةَ أَتَى أَهْلُ الْعِرَاقِ كَأَنَّهُمْ ... سَحَابُ رَبِيعٍ رفَّعته الْجَنَائِبُ

وَجِئْنَاهُمْ بِرَدَّى كَأَنَّ صُفُوفَنَا ... مِنَ الْبَحْرِ مَدٌّ مَوْجِهِ مُتَرَاكِبُ

وَدَارَتْ رَحَانَا وَاسْتَدَارَتْ رَحَاهُمْ ... سَرَاةَ النَّهَار مَا تُوَلّى الْمَنَاكِبُ

إذَا قُلْتَ قَدْ وَلَّوْا سِرَاعًا بَدَتْ لَنَا ... كَتَائِبُ مِنْهُمْ فَارْجَحَنَّتْ كَتَائِبُ

فَقَالُوا لَنَا إنَّا نَرَى أَنْ تُبَايِعُوا ... عَلِيًّا فَقُلْنَا بَلْ نَرَى أَنْ تُضَارَبُوا

(۲۶۵۷۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے صفین جنگ سے اپنے ہاتھ کھڑے کر لیے تو حضرت عمرو بن العاص رحمہ اللہ نے یہ اشعار کہے: (ترجمہ) جب جنگ نے زور پکڑا تو میں نے اس کے لیے اپنے کندھوں اور سینے کو تیار کر لیا۔ جب تیز چلنے کی وجہ سے گھوڑے سست پڑ جائیں گے تو سختی کا مقابلہ سختی سے ہوگا۔ میرا گھوڑا چوڑے سینے والا اور بڑے پیٹ والا ہے۔ اس کا قد درمیانہ ہے اور جب وہ کسی دیکھتا ہے یا آواز سنتا ہے تو اپنے کان کھڑے کر لیتا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے: (ترجمہ) اگر جمل نامی عورت صفین میں میری بہادری کو دیکھ لیتا تو اس کے بال سفید ہو جاتے۔ جب عراق والے اس طرح حملہ آور ہوئے جیسے گھٹا چھاتی ہے۔ ہم اپنے دشمنوں کو نیست و نابود کرنے کے لیے اس طرح آئے ہیں کہ ہمارے لشکر سمندر کی موجوں کی طرح ہیں۔ دن کے روشن ہونے پر ہمارے اور ان کے درمیان جب جنگ تیز ہوئی تو نہ کسی نے پیٹھ پھیری نہ کوئی فرار ہوا۔ جب کوئی کہے کہ وہ تیزی سے پیٹھ پھیر گئے تو اتنی دیر میں ان کے مزید لشکر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لو، ہم کہتے ہیں کہ ہم جنگ کریں گے۔ (محمد عوامہ کی تحقیق کے مطابق ان اشعار کی نسبت ان جلیل القدر صحابہ کی طرف درست نہیں۔ انہوں نے اپنے اس موقف کو بہت سے دلائل سے ثابت کیا

ہے۔ دیکھیے۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۳ صفحہ ۳۰۴)

(٢٦٥٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَمْزَةَ أَبِي عِمَارَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ :مَالَكَ وَلِلشِّعْرِ ؟ قَالَ :وَهَلْ يَسْتَطِيعُ الْمَصْدُورُ إِلاَّ أَنْ يَنْفُثَ.

(۲۶۵۷۹) حضرت حمزہ ابو عمارہ ویلی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے فرمایا: تمہیں شعر سے کیا تعلق؟ انہوں نے کہا جو چیز سینے میں ہوا سے نکالے بغیر گزارہ نہیں۔

(٢٦٥٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كنت إِذَا لَقِيت عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَكَأَنَّمَا أُفَجِّرُ بِهِ بَحْرًا.

(۲۶۵۸۰) امام زہری ویلی فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے ملاقات کی گویا میں نے کسی سمندر میں انقلاب پیدا کر دیا ہو۔

(٢٦٥٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَحَزِّقِين ، وَلاَ مُتَمَاوِتِينَ ، وَكَانُوا يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ فِي مَجَالِسِهِمْ ، وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ ، فَإِذَا أُرِيدَ أَحَدُهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ دِينِهِ دَارَتْ حَمَالِيقُ عَيْنَيْهِ كَأَنَّهُ مَجْنُونٌ.

(۲۶۵۸۱) حضرت ابو سلمہ ویلی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم بخل کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی عبادت کی ادائیگیوں میں کمزوری دکھانے والے تھے۔ وہ اپنی مجلسوں میں اشعار پڑھا کرتے تھے، اور زمانہ جاہلیت کے واقعات ذکر کرتے تھے۔ اور جب ان میں سے کسی کے دین کو نشانہ بنانے کا ارادہ کیا جاتا تو ان کے پپوٹوں کا اندرونی حصہ ایسے گھومتا تھا گویا کہ وہ شخص مجنون ہو۔

(٢٦٥٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالَ :سَمعته يقُول كَانَ الفَرَزْدَق مِن أَشْعَرِ النَّاس.

(۲۶۵۸۲) حضرت محمد بن فضیل ویلی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شبرمہ ویلی نے ارشاد فرمایا: فرزدق سب سے بڑا شاعر تھا۔

(٢٦٥٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ السَّعْدِي ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَتَمَثَّلُ هَذَا الْبَيْتَ :

يَسُرُّ الْفَتَى مَا كَانَ قَدَّمَ مِنْ تُقًى   إِذَا عَرَفَ الدَّاءَ الَّذِي هُوَ قَاتِلُهُ.

(۲۶۵۸۳) حضرت ابو سفیان سعدی ویلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری ویلی کو کسی شاعر کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا: (ترجمہ) جب آدمی مہلک بیماری کی پہچان حاصل کر لے گا تو اسے اپنے تقویٰ اور پرہیز گاری پر خوشی ہوگی۔

(٢٦٥٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَرَاثَ الْخَبَرَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ طَرَفَةَ :وَيَأْتِيك بِالأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدْ.

(۲۶۵۸۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بات پہنچنے میں تاخیر ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طرفہ بن عبد کا یہ شعر پڑھتے: اور زمانہ تمہارے پاس وہ خبریں لائے گا جو تمہیں حاصل نہیں ہیں۔

(٢٦٥٨٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ أُجَالِسُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي فِي الْمَسْجِدِ فَيَتَنَاشَدُونَ الأَشْعَارَ، وَيَذْكُرُونَ حَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۶۵۸۵) حضرت عبدالرحمٰن کے والد فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا وہ لوگ اشعار پڑھتے تھے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں ذکر کرتے۔

(٢٦٥٨٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجْلِسُ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي، وَكَانُوا يَتَذَاكَرُونَ الشِّعْرَ وَحَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْهَاهُمْ، وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ.

(۲۶۵۸۶) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے تھے۔ اور ہم میں ہر کوئی مجلس کے آخری حصہ تک بیٹھتا تھا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم شعر پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کے واقعات کا ذکر کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو منع نہیں کرتے اور کبھی کبھار مسکرا دیتے۔

(٢٦٥٨٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فِي سَفَرٍ، فَمَا كَانَ يَوْمٌ إِلَّا يُنْشِدُ فِيهِ شِعْرًا.

(۲۶۵۸۷) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں حضرت عمران بن حصین رحمہ اللہ کے ساتھ تھا۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے شعر نہ پڑھا ہو۔

(٢٦٥٨٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ مُحَمَّدًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَالرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يُصَلِّيَ: أَيَتَوَضَّأُ مَنْ يُنْشِدُ الشِّعْرَ؟ وَيُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: وَأَنْشَدَهُ أَبْيَاتًا مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ ذَلِكَ الرَّقِيقِ، ثُمَّ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ.

(۲۶۵۸۸) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے جو نماز پڑھنے کا ارادہ کر رہا تھا اس نے حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیے اس حال میں کہ آپ رحمہ اللہ مسجد میں تھے کیا شعر پڑھنے والا دوبارہ وضو کرے گا؟ اور مسجد میں شعر پڑھا جا سکتا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ان فصیح اشعار کو پڑھا پھر آپ رحمہ اللہ نے نماز شروع کر دی۔

(٢٦٥٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي مَدَحْتُ اللَّهَ مِدْحَةً وَمَدَحْتُكَ أُخْرَى، قَالَ: هَاتِ، وَابْدَأْ بِمِدْحَةِ اللَّهِ.

(۲۶۵۸۹) حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یقیناً میں نے اللہ کی مدح وتعریف میں بھی اشعار کہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: سناؤ، اور جو تم نے اللہ کی مدح بیان کی ہے اس سے ابتدا کرو۔

(۲۶۵۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثنا دَيْلَمُ بْنُ غَزْوَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :حَضَرْتُ حَرْبًا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ :

يَا نَفْسُ أَلاَ أَرَاك تَكْرَهِينَ الْجَنَّةَ أَحْلِفُ بِاَللَّهِ لَتَنْزِلَنَّهْ طائعة أو لَتكرهنَّه

(۲۶۵۹۰) حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جنگ میں حاضر تھا کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے نفس! میں دیکھ رہا ہوں کہ تجھے جنت میں جانا پسند نہیں۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تجھے جنت میں جانا ہوگا خواہ خوش ہو کر جا یا ناخوش ہو کر۔

(۲۶۵۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تَمَثَّلْت بِهَذَا الْبَيْتِ ، وَأَبُو بَكْرٍ يَقْضِي :

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :ذَاكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۶۵۹۱) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اس حال میں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فیصلہ فرما رہے تھے اور میں یہ شعر پڑھ رہی تھی۔ (ترجمہ) وہ سفید چہرے والا جس کی ذات کے وسیلہ سے بادل مانگے جاتے ہیں۔ وہ یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کی عزت وآبرو ہیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو رسول اللہ ﷺ ہیں۔

(۲۶۵۹۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَن مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا مِنَ الشِّعْرِ إلاَّ قَدْ قِيلَ له إلاَّ هَذَا :

هَذَا الْحِمَالُ لاَ حِمَالُ خَيْبَرْ هَذَا أَبَرّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ

(۲۶۵۹۲) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کوئی شعر نہیں کہا سوائے اس شعر کے: (ترجمہ) یہ بوجھ خیبر کے بوجھ کی طرح نہیں ہے۔ یہ ہمارے رب کی طرف سے پاکیزہ اور برکت والا ہے۔ (یہ شعر آپ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت کہا تھا)

(۲۶۵۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ الصَّدْرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَقُولُ :

اللَّهُمَّ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا

إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

(۲۶۵۹۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ خندق کے دن دیکھا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر بالوں کی ایک لکیر تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے ان اشعار کو بطور رجز پڑھ رہے تھے۔ اور فرمارہے تھے۔

اے اللہ! اگر آپ کا فضل نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔

اور نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہم نماز پڑھتے۔

پس تو ہم پر رحمت وسکینہ نازل فرما

اور دشمن سے ملاقات ہونے کی صورت میں ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

یقیناً ان لوگوں نے ہم پر سرکشی کی۔

اور اگر وہ ہمارے خلاف فتنہ پیدا کریں گے تو ہم قبول نہیں کریں گے۔

(۲۶۵۹٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُبُرَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، قَالَ : وَالْعَبَّاسُ ، وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذَانِ بِلِجَامِ بَغْلَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ :

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

(۲۶۵۹۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین کے دن پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگے۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ: میں نبی ہوں، اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

(۲۶۵۹٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَارٍ فَنُكِبَ فَقَالَ :

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دُمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ .

(۲۶۵۹۵) حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی غزوہ میں چوٹ لگ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تو محض ایک انگلی ہے جس سے خود بہہ رہا ہے اور تجھے اللہ کے راستے میں چوٹ آئی ہے۔

(۲۶۵۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :

إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

(۲۶۵۹۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

(٢٦٥٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الْمُعَلَّى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ (دَارَسْتَ) وَيَقُولُ :دَارِسٌ كَطَعْمِ الصَّابِ وَالْعَلْقَمِ.

(۲۶۵۹۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کو یوں پڑھتے تھے: ﴿ دارست ﴾۔ اور اس شعر سے استشہاد فرماتے: (ترجمہ) دارس صاب اور علقم کے ذائقہ کی طرف کڑوا ہے۔

(٢٦٥٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الزَّنِيمُ :اللَّئِيمُ الْمُلْزَقُ ، ثُمَّ أَنْشَدَ هَذَا الْبَيْتَ :

زَنِيمٌ تَدَاعَاهُ الرِّجَالُ زِيَادَةً كَمَا زِيدَ فِي عَرْضِ الأَدِيمِ الأَكَارِعُ

(۲۶۵۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں مستعمل لفظ زنیم سے مراد کمینہ ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا۔ (ترجمہ) کمینے آدمی کی کمینگی کو لوگ اس طرح بڑھا کر بیان کرتے ہیں جیسے چمڑے کو کشادہ کیا جاتا ہے۔

(٢٦٥٩٩) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ عِبَادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أُنْشِدُكَ ؟ قَالَ : لاَ ، فَأَنْشَدَهُ فِي الرَّابِعَةِ مَدْحَةً لَهُ فَقَالَ :إِنْ كَانَ أَحَدٌ مِنَ الشُّعَرَاءِ يُحْسِنُ ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ.

(۲۶۵۹۹) حضرت عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنولیث کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر سناؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: نہیں: پھر چوتھی مرتبہ اجازت ملنے کی صورت میں انہوں نے مدحیہ اشعار سنائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شاعر نیکی کرتا ہے تو تو نے نیکی کی ہے۔

(٢٦٦٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا كُنْتُ أَدْرِي مَا قَوْلُهُ :﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ﴾ حَتَّى سَمِعْتُ بِنْتَ ذِي يَزَنٍ تَقُولُ :تَعَالَى أُفَاتِحْكَ.

(۲۶۶۰۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ رب العزت کے قول: ﴿ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ﴾ کے بارے میں نہیں جانتا تھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ یہاں تک کہ میں نے بنت ذی یزن کو کہتے ہوئے سنا: آؤ میں تمہارا فیصلہ کروں۔

(٢٦٦٠١) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ اسْتَنْشَدَ أَبْيَاتَ خَالِدٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

(۲۶۶۰۱) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے اشعار پڑھوائے۔

(٢٦٦٠٢) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَحْمِلُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُخْرِجَهُمْ مِنَ

الأَبْوَابِ وَيَقُولُ :لَوْ كَانَ قِرْنِي وَاحِدًا كَفَيْته ؛

ويقول:

وَلَسْنَا عَلَى الْأَعْقَابِ تَدْمَى كُلُومُنَا وَلَكِنْ عَلَى أَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّما

(۲۶۶۰۲) حضرت ھشام بن عروہ ویٹھی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے مخالفین پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ ان کو دروازوں سے باہر نکال دیا۔ اور آپ ویٹھی نے یہ رجز پڑھا: (ترجمہ) اگر مجھے اپنے جیسا ایک اور مل جاتا تو میرے لیے کافی ہوتا۔

اور یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ (ترجمہ) ہم وہ لوگ نہیں ہیں جن کی کمروں سے خون ٹپکتا ہے، ہمارا خون تو ہمارے پیروں پر گرتا ہے۔

(٢٦٦٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ كَانُوا يُقَاتِلُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَيَصِيحُونَ بِهِ :يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ ، فَقَالَ :ابْنُ الزُّبَيْرِ :

وتِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنك عَارُهَا

فَقَالَتْ أَسْمَاءُ :عَيَّرُوك بِهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَتْ :فَهُوَ وَاللَّهِ حَقٌّ.

(۲۶۶۰۳) حضرت ھشام بن عروہ ویٹھی فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ویٹھی نے ارشاد فرمایا: کہ شام والے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے قتال کر رہے تھے اور چیخ چیخ کر پکار رہے تھے: اے ذات نطاقین کے بیٹے (دو پٹکے باندھنے والی عورت کے بیٹے)۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ترجمہ) یہ وہ بیماری ہے جس کا عار تجھ سے ظاہر ہو رہا ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کیا وہ لوگ اس سے تجھے عار دلاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ حق ہے۔

(٢٦٦٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن رَجُلٍ ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

(۲۶۶۰۴) حضرت سفیان ویٹھی کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیت اللہ کے طواف کے دوران شعر پڑھ رہے تھے۔

(٢٦٦٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن دَاوُد ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لاَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى يَصْحَبَهَا ثَلاَثُ مِئَةِ مَلَكٍ وَسَبْعُونَ مَلَكًا ، أَمَا سَمِعْت أُمَيَّةَ بْنَ أَبِي الصَّلْتِ يَقُولُ :

لَيْسَتْ بِطَالِعَةٍ لَنَا فِي رِسْلِهَا إِلاَّ مُعَذَّبَةً وَإِلاَّ تُجْلَدُ

(۲۶۶۰۵) حضرت داؤد ویٹھی فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ویٹھی نے ارشاد فرمایا: سورج طلوع نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کے ساتھ تین سو ستر فرشتے ہوتے ہیں۔ کیا تم نے امیہ بن ابی صلت کو کہتے ہوئے نہیں سنا:

یہ سورج ہم پر اپنی خوشی سے طلوع نہیں ہوتا بلکہ اسے عذاب دیا جاتا ہے اور اسے کوڑے مارے جاتے ہیں۔

(۱۱۳) من كره أن يكتب أمام الشّعر بسم اللهِ الرّحمان الرّحيمِ

جو شخص شعر کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کو مکروہ سمجھے

(۲٦٦۰٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَكْتُبَ أَمَامَ الشِّعْرِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

(۲٦٦۰٦) حضرت مجالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ شعر کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۱٤) من كره الشّعر وأن يعيه في جوفهِ

(۲٦٦۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا حَتَّى يَرِيهِ ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا ، إِلاَّ أَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ : جوف.

(۲٦٦۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں سے کسی کے پیٹ کا پیپ سے پر ہو کر خراب ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پر ہو۔ حضرت حفص رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے لفظ جوف کا ذکر نہیں کیا۔

(۲٦٦۰۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالعرج إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوِ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا. (بخاری ۳۵۸۸۔ مسلم ۱۷٦۹)

(۲٦٦۰۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وادیٔ عرج میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شاعر نے اپنا کلام پیش کرنا شروع کر دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شیطان کو پکڑو یا یوں فرمایا کہ اس شیطان کو روکو۔ اس لیے کہ تم میں سے کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے بھرا ہوا ہو۔

(۲٦٦۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَنْ يَمْتَلِءَ الرَّجُلُ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا. (بخاری ٦١٥٤۔ احمد ۲/ ۹٦)

(۲٦٦۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی کا پیٹ پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پُر ہو۔

(۲٦٦۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَان ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لأَنْ يَمْتَلِءَ

جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا.

(۲۶۶۱۰) حضرت ابوالزعراء ریٹیا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی کے پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پُر ہو۔

(۲۶۶۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا.

(۲۶۶۱۱) حضرت ابراہیم ریٹیا فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پُر ہو۔

(۲۶۶۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا.

(۲۶۶۱۲) حضرت ابوصالح ریٹیا فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ پیپ سے پُر ہو۔

(۲۶۶۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَر :لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا.

(۲۶۶۱۳) حضرت عمرو بن حریث ریٹیا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پُر ہو۔

(۲۶۶۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ تَمَثَّلَ مَرَّةً بِبَيْتِ شِعْرٍ فَسَكَتَ عَنْ آخِرِهِ وَقَالَ :إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ فِي صَحِيفَتِي بَيْتُ شِعْرٍ.

(۲۶۶۱۴) حضرت ابوالضحیٰ ریٹیا فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ریٹیا نے ایک مرتبہ کسی شعر کا ایک مصرعہ پڑھا اور دوسرا مصرعہ پڑھنے سے خاموش ہو گئے، اور فرمایا: کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میرے نامہ اعمال میں شعر کا ایک مصرعہ بھی لکھا جائے۔

(۲۶۶۱۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو نَوْفَلِ بْنُ أَبِي عَقْرَب ، قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ :هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَسَامَعُ عَنْدَهُ الشِّعْرُ ، قَالَتْ :كَانَ أَبْغَضَ الْحَدِيثِ إِلَيْهِ. (ابو داؤد ۷۷-۱۴۔ احمد ۱۳۴)

(۲۶۶۱۵) حضرت ابونوفل بن ابوعقرب ریٹیا فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے ہاں اشعار سنائے جاتے تھے؟ آپ ریٹیا نے جواب دیا: آپ ﷺ کے نزدیک سب سے مبغوض ترین بات شعر کہنا تھی۔

(۲۶۶۱۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ مِنَ الشِّعْرِ مَا ضَاهَى الْقُرْآنَ.

(۲۶۶۱۶) حضرت عوام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس شعر کو انتہائی ناپسند کرتے تھے جو قرآن مجید کے مشابہ ہو۔

(۲۶۶۱۷) حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا. (مسلم ۱۷۶۹۔ احمد ۱/ ۱۷۵)

(۲۶۶۱۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں سے کسی کا پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پُر ہو۔

(۱۱۵) من كره المعاريض ومن كان يحب ذلك

جو توریہ کو مکروہ سمجھتا ہے اور جو اس کو پسند کرتا ہے

(۲۶۶۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ شَهِيدٍ يَذْكُرُ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِمَا أَعْلَمُ مِنْ مَعَارِيضِ الْقَوْلِ مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي ، أَوَلَا يَحْسَبُونَ أَنِّي أَوَدُّ أَنَّ لِي مِثل أَهلِي وَمالِي وَدِدتُ أَنَّ لِي مِثل أَهلِي وَمالِي ، ثُمَّ مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي .

(۲۶۶۱۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کلام کا جو ہیر پھیر میں جانتا ہوں مجھے پسند نہیں کہ میرے لیے اس جتنا مال اور عیال ہوں مجھے پسند نہیں اور لوگ یہ گمان نہیں کرتے کہ میں خواہش کرتا ہوں کہ میرے لیے میرے اہل اور عیال کے مثل ہو اور میں خواہش کرتا ہوں کہ میرے لیے میرے اہل اور مال کے مثل ہو پھر میرے اہل اور مال کا مثل ہو۔

(۲۶۶۱۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّ فِي الْمَعَارِيضِ مَا يَكُفُّ ، أَوْ يَعِفُّ الرَّجُلَ عَنِ الْكَذِبِ.

(۲۶۶۱۹) حضرت ابو عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ توریہ آدمی کو جھوٹ سے بچاتا ہے یا یوں فرمایا: کہ جھوٹ کی شرمندگی سے بچاتا ہے۔

(۲۶۶۲۰) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : إِنَّ فِي الْمَعَارِيضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ. (ابن عدی ۴۹۔ بیہقی ۱۹۹)

(۲۶۶۲۰) حضرت مطرف بن شخیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ توریہ کے ذریعہ جھوٹ سے بچا جا سکتا ہے۔

(۲۶۶۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : مَا أُحِبُّ لِي بِالْمَعَارِيضِ كَذَا وَكَذَا.

(۲۶۶۲۱) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میرے لیے توریہ کے عوض اتنا اور اتنا مال ہو۔

(٢٦٦٢٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ لَهُمْ كَلاَمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِهِ يَدْرَؤُونَ بِهِ عَنْ أَنْفُسِهِمْ مَخَافَةَ الْكَذِبِ.

(۲۶۶۲۲) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ ؓ ایسا کلام کرتے تھے کہ اس کلام کے ذریعے خود سے جھوٹ کے خدشہ کو دور کرتے تھے۔

(٢٦٦٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ :مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِنَصِيبِي مِنَ الْمَعَارِيضِ مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي ، وَلَعَلَّكُمْ تَرَوْنَ أَنِّي لاَ أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي، وَوَدِدْتُ أَنَّ لِي مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي.

(۲۶۶۲۳) حمید بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں خواہش نہیں ہے کہ میرے لیے کلام کے ہیر پھیر میں میرے مال اور میرے اہل کے مثل ہو۔ تمہارا خیال ہے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میرے لیے میرے اہل اور میرے مال کے مثل ہو اور میری خواہش ہے کہ میرے لیے میرے اہل اور میرے مال کے مثل ہو۔

(١١٦) ما يكره أن يقول الرّجل لأخيهِ

کسی کا اپنے بھائی کے لیے ان الفاظ کا استعمال کرنا مکروہ ہے

(٢٦٦٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لاَ تَقُلْ لِصَاحِبِكَ يَا حِمَارُ ، يَا كَلْبُ ، يَا خِنْزِيرُ ، فَيَقُولَ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :أَتَرَانِي خُلِقْتُ كَلْبًا ، أَوْ حِمَارًا ، أَوْ خِنْزِيرًا ؟.

(۲۶۶۲۴) حضرت علاء بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ تم اپنے ساتھی کو یوں مت کہو۔ اے گدھے، اے کتے، اے خنزیر، پس وہ قیامت کے دن تمہیں یوں کہے گا۔ تمہارا میرے بارے میں کیا خیال ہے کیا مجھے کتا یا گدھا یا خنزیر پیدا کیا گیا تھا؟

(٢٦٦٢٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :اسْتَسْقَى مُوسَى لِقَوْمِهِ فَقَالَ :اشْرَبُوا يَا حَمِيرُ ، قَالَ : فَقَالَ اللَّهُ لَهُ :لاَ تُسَمِّ عِبَادِي حَمِيرًا.

(۲۶۶۲۵) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا پھر ان سے کہا: اے گدھو! پیو اس پر اللہ رب العزت نے ان سے فرمایا: میرے بندوں کو گدھے کے نام سے مت پکارو۔

(٢٦٦٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ :إذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ :يَا حِمَارُ

يَا كَلْبُ يَا خِنْزِيرُ ، قَالَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :أَتَرَانِي خَلَقْتُهُ كَلْبًا ، أَوْ حِمَارًا ، أَوْ خِنْزِيرًا ؟.

(۲۶۶۲۶) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کوئی شخص کسی کو یوں کہتا: اے گدھے، اے کتے، اے خنزیر، تو صحابہ رضی اللہ عنہم اس شخص کو کہا کرتے تھے۔ کہ اللہ قیامت کے دن تمہیں یوں فرمائیں گے: کہ تمہارا میرے بارے میں کیا خیال ہے کہ میں نے اس کو کتا یا گدھا یا خنزیر پیدا کیا تھا؟

(۲۶۶۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَن دَاوُد بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَن بَكْرِ بْنِ عَبْدِالْمُزَنِيّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِرَجُلٍ كَلَّمَ صَاحِبَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ :أَمَّا أَنْتَ فَحِمَارٌ ، وَأَمَّا صَاحِبُكَ فَلاَ جُمُعَةَ لَهُ.

(۲۶۶۲۷) حضرت علقمہ بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن جمعہ کے خطبہ کے دوران ایک شخص دوسرے سے باتیں کر رہا تھا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ تم گدھے ہو اور تمہارے اس ساتھی کا جمعہ نہیں ہوا۔

(۱۱۷) ما يكره للرّجل أن ينتمي إليهِ وليس كذلك

آدمی کے لیے مکروہ ہے کہ وہ خود کو کسی کی طرف منسوب کرے حالانکہ ایسی بات نہ ہو

(۲۶۶۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَن سَعْدٍ ، وَأَبِي بَكْرَةَ ، كِلاَهُمَا يَقُولُ :سَمِعَتْه أُذُنَايَ ، وَوَعَاهُ قَلْبِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنِ ادَّعَى إلَى غَيْرِ أَبِيهِ ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ. (مسلم ۱۱۵۔ ابن ماجه ۲۶۱۰)

(۲۶۶۲۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہمارے کانوں نے سنا اور ہمارے دل نے اس بات کو محفوظ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس شخص پر حرام ہے۔

(۲۶۶۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، رَفَعَهُ ، قَالَ :مَنِ ادَّعَى إلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَلَنْ يَرِيحَ رِيحَ الْجَنَّةِ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ أَرَادَ أَنْ يَدَّعِيَهُ ، قَالَ لِمُعَاوِيَةَ :إِنَّمَا أَنَا سَهْمٌ مِنْ كِنَانَتِكَ ، فَاقْذِفْنِي حَيْثُ شِئْتَ. (ابن ماجه ۲۶۱۱۔ احمد ۱۷۱)

(۲۶۶۲۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً حدیث بیان فرمائی کہ جو شخص کسی کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے، وہ ہرگز جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ جب نعیم بن ابی امیہ نے یہ معاملہ دیکھا اس حال میں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ارادہ تھا کہ وہ اس کو غیر باپ کی طرف منسوب کریں تو اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک میں تو آپ کے ترکش کا ایک تیر ہوں آپ جہاں چاہیں مجھے پھینک دیں۔

(۲۶۶۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

(مسلم ۱۱۴۶۔ ابو داؤد ۵۰۷۳)

(۲۶۶۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص اپنے آقا کے علاوہ کسی سے تعلق رکھے تو اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

(۲۶۶۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، وَإِنَّ رَاحِلَتَهُ لَتَقْصَعُ بِجَرَّتِهَا ، وَإِنَّ لُعَابَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَقَالَ :مَنِ ادَّعَى إلَى غَيْرِ أَبِيهِ ، أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ ، وَلاَ عَدْلٌ ، أَوْ قَالَ :عَدْلٌ ، وَلاَ صَرْفٌ.

(۲۶۶۳۱) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر تھے اور سواری کا جانور جگالی کر رہا تھا اور اس کی رال اس کے کندھوں کے درمیان بہہ رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی کو غیر باپ کی طرف منسوب کر لے، یا جو شخص اپنے آقا کے علاوہ کسی سے تعلق جوڑے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور اس کی کوئی فرض عبادت اور نفلی عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

(۲۶۶۳۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْته يَقُولُ :مَنْ تَوَلَّى مَوْلًى بِغَيْرِ إذْنِهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ.

(۲۶۶۳۲) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہ بنتا ہوں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی کو آقا بنائے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

(۲۶۶۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :كَفَرَ بِاللَّهِ مَنِ ادَّعَى نَسَبًا لاَ يُعْلَمُ ، وَتَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ ، وَإِنْ دَقَّ. (دارمی ۲۸۶۳۔ احمد ۲۱۵)

(۲۶۶۳۳) حضرت ابو معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنے نسب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان کی طرف منسوب ہونے والے نے کفر کیا۔

(۲۶۶۳۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنِ ادَّعَى إلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَانْتَمَى إلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ التَّابِعَةُ إلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (ترمذی ۲۱۲۰۔ ابو داؤد ۲۸۶۲)

(۲۶۶۳۴) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی کو غیر باپ کی طرف منسوب کرائے اور جو خود کو اپنے آقا کے علاوہ کسی سے منسوب کرے تو اس پر قیامت کے دن تک مسلسل اللہ کی

لعنت ہو۔

(٢٦٦٣٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ ، أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. (احمد ۱/ ۳۲۸۔ ابو یعلی ۲۵۴۰)

(۲۶۶۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی غیر باپ کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو اپنے آقا کے علاوہ کسی سے تعلق جوڑے تو اس پر اللہ کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

(١١٨) ما جاء فِي طلبِ العِلمِ وتعلِيمِهِ

ان روایات کا بیان جو علم سیکھنے اور سکھانے کے بارے میں آتی ہیں

(٢٦٦٣٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ :أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي :مَا جَاءَ بِكَ ؟ فَقُلْتُ :ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ ، قَالَ :فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ.

(۲۶۶۳۶) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے حضرت صفوان بن عسال مرادی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا: کس لیے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا علم حاصل کرنے کے لیے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ ملائکہ اپنے پروں کو طالب علم کے لیے بچھاتے ہیں۔

(٢٦٦٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مُعَلِّمُ الْخَيْرِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحُوتُ فِي الْبَحْرِ. (دارمی ۳۴۳۔ عبدالبر ۱۸۰)

(۲۶۶۳۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خیر کی بات سکھلانے والے کے لیے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے حتی کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔

(٢٦٦٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا يَسْلُكُ رَجُلٌ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهَا الْعِلْمَ إِلاَّ سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ. (ابوداؤد ۳۶۳۸۔ دارمی ۳۴۵)

(۲۶۶۳۸) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ کوئی آدمی کسی راستہ پر نہیں چلتا کہ اس میں علم تلاش کرے مگر یہ کہ اللہ رب العزت اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔

(٢٦٦٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلاَئِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ ، وَمِلاَكُ دِينِكُمُ الْوَرَعُ. (حاکم ۹۲۔ بزار ۲۹۶۹)

(۲۶۶۳۹) حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر

ہے۔اور تمہارے دین کی بنیاد تقویٰ ہے۔

(٢٦٦٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ الأَحْنَفِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا. (دارمی ٢٥٠)

(۲۶۶۴۰) حضرت احنف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو قبل ازیں کہ تمہیں سردار بنایا جائے۔

(٢٦٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا ، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إلَى الْجَنَّةِ.

(مسلم ۲۰۷۴۔ ابو داؤد ۳۶۳۸)

(۲۶۶۴۱) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی راستہ پر چلے تاکہ علم حاصل کرے، اللہ رب العزت اس کے لیے جنت کے راستہ کو آسان فرما دیتے ہیں۔

(٢٦٦٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْهُومَانِ لاَ يَشْبَعَانِ :طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا. (دارمی ٣٣٤)

(۲۶۶۴۲) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ دو حریص ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے: علم کا خواہش منداور دنیا کا خواہش مند۔

(٢٦٦٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :تَعَلَّمُوا ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِي مَتَى يُخْتَل إلَيْهِ.

(۲۶۶۴۳) حضرت شقیق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو اس لیے کہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کب اس کا محتاج ہو جائے!

(٢٦٦٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :اغْدُ عَالِمًا ، أَوْ مُتَعَلِّمًا ، وَلاَ تَغْدُ بَيْنَ ذَلِكَ.

(۲۶۶۴۴) حضرت ابو عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: تو صبح کر عالم بن کر یا سیکھنے والا بن کر، اس کے علاوہ تو تیسرا بن کر صبح مت کر۔

(٢٦٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : تَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ ، فَإِنَّ الْعَالِمَ وَالْمُتَعَلِّمَ فِي الأَجْرِ سَوَاءٌ.

(۲۶۶۴۵) حضرت سالم بن ابو الجعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء ؓ نے ارشاد فرمایا: علم سیکھو قبل ازیں کہ علم اٹھا لیا جائے۔ بے شک جاننے والا اور سیکھنے والا دونوں اجر میں برابر ہیں۔

(٢٦٦٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مُعَلِّمُ الْعِلْمِ وَمُتَعَلِّمُهُ فِي الأَجْرِ سَوَاءٌ.

(٢٦٦٤٦) حضرت سالم ویلیجہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: علم کا سکھلانے والا اور سیکھنے والا دونوں اجر میں برابر ہیں۔

(٢٦٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ الرَّجُلَ لاَ يُولَدُ عَالِمًا ، وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ.

(٢٦٦٤٧) حضرت ابوالاحوص ویلیجہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ بے شک کوئی بھی آدمی عالم بن کر پیدا نہیں ہوتا بے شک علم تو سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

(٢٦٦٤٨) حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ.

(٢٦٦٤٨) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(١١٩) فِي الرَّجُلِ يطلب العِلمَ يرِيد بِهِ النّاس ويحدّث بِهِ

اس آدمی کا بیان جو علم سیکھتا ہے، لوگوں کو دکھلانے اور بیان کرنے کے لیے

(٢٦٦٤٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا التيمي ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنْ عَائِذِ اللهِ ، قَالَ : الَّذِي يَتَتَبَّعُ الأَحَادِيثَ لِيُحَدِّثَ بِهَا لاَ يَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ.

(٢٦٦٤٩) حضرت سیار ویلیجہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائذ اللہ ویلیجہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص احادیث اس لیے تلاش کرتا ہے تا کہ وہ لوگوں کو بیان کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

(٢٦٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ: مَنْ طَلَبَ الْحَدِيثَ ليجاري بِهِ السُّفَهَاءَ، أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ ، أَوْ لِيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ ، فَهُوَ فِي النَّارِ. (دارمی ٣٧٤)

(٢٦٦٥٠) حضرت برد ویلیجہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ویلیجہ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص علم حدیث حاصل کرتا ہے اس نیت سے کہ وہ اس کے ذریعہ بیوقوفوں سے جھگڑا کرے یا اس کے ذریعہ علماء پر فخر کرے یا اس کے ذریعہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو وہ شخص جہنم میں ہوگا۔

(٢٦٦٥١) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ، عَنْ أَبِي طِوَالَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ لاَ يَتَعَلَّمُهُ إِلاَّ لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - يَعْنِي رِيحَهَا.

(ابوداؤد ٣٦٥٦- ابن ماجه ٢٥٢)

(۲۶۶۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اُس علم کو جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جاتی ہے، اس غرض سے سیکھا کہ وہ اس کے ذریعہ دنیا کی متاع حاصل کرے تو قیامت کے دن اسے جنت کی خوشبو بھی میسر نہیں ہوگی۔

(۱۲۰) فِي الرِّحلةِ فِي طلبِ العِلمِ

علم کی طلب میں سفر کرنے کا بیان

(۲۶۶۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَن مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَا عَلِمْت أَحَدًا مِنَ النَّاسِ كَانَ أَطْلَبَ لِلْعِلْمِ فِي أُفُقٍ مِنَ الآفَاقِ مِنْ مَسْرُوقٍ.

(۲۶۶۵۲) حضرت مجالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں لوگوں میں سے کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے علم طلب کرنے کے لئے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے زیادہ دنیا میں سفر کیا ہو۔

(۲۶۶۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن سُفْيَانَ، عَن رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ، أَنَّ مَسْرُوقًا رَحَلَ فِي حَرْفٍ، وَأَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَحَلَ فِي حَرْفٍ.

(۲۶۶۵۳) حضرت سفیان رحمہ اللہ کسی شخص سے جس کا انہوں نے نام بیان نہیں کیا، نقل کرتے ہیں کہ طلب علم کے لئے حضرت مسروق رحمہ اللہ ایک کنارے میں روانہ ہوئے اور حضرت ابو سعید رحمہ اللہ دوسرے کنارے میں روانہ ہوئے۔

(۲۶۶۵٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي :أَعْطَيْتُكَهُ بِغَيْرِ شَيْءٍ ، وَإِنْ كَانَ الرَّاكِبُ لَيَرْكَبُ إِلَى الْمَدِينَةِ فِيمَا دُونَهُ. (بخاری ۵۰۸۳۔ مسلم ۲۴۱)

(۲۶۶۵۴) حضرت صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ہمیں ایک حدیث بیان کی پھر ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں یہ حدیث بغیر کسی چیز کے عطا کردی، وگرنہ ایک سوار اس سے بھی کم کے لیے مدینہ تک کا سفر کرتا تھا۔

(۲۶۶۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن رَجُلٍ ، قَالَ :قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَحَادِيثُ أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ ، وَإِنْ كَانَ الرَّاكِبُ لَيَرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۲۶۶۵۵) حضرت عبدہ بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بیان کیا کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: کہ بہت سی احادیث ہم نے تمہیں بغیر کسی چیز کے عطا کردی ہیں وگرنہ ایک سوار مدینہ تک اس سے بھی کم کے لیے سفر کرتا تھا۔

(۲۶۶۵٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَن قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ :خَرَجْت إِلَى الْمَدِينَةِ أَطْلُبُ الْعِلْمَ وَالشَّرَفَ.

(۲۶۶۵۶) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں مدینہ کی طرف نکلا تا کہ میں علم اور اعزاز طلب کروں۔

(۱۳۱) تذاکر الحدیث

حدیث کا مذاکرہ کرنے کا بیان

(۲۶۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إيَاسٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :تَحَدَّثُوا ، فَإِنَّ الْحَدِيثَ يَهِيجُ الْحَدِيثَ.

(۲۶۶۵۷) حضرت ابونضرہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید ولیٹیلا نے ارشادفرمایا: آپس میں حدیث بیان کیا کرو، اس لیے کہ حدیث ہی حدیث کو ابھارتی ہے۔

(۲۶۶۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :تَزَاوَرُوا وَتَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّكُمْ إِنْ لاَ تفعَلُوا يَدْرُسْ.

(۲۶۶۵۸) حضرت عبداللہ بن بریدہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: باہم ملاقات کیا کرو۔ اور حدیث کا مذاکرہ کیا کرو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو حدیث مٹ جائے گی۔

(۲۶۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَن شَيْخٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ ، فَإِنَّ إِحْيَائَهُ ذِكْرُهُ. (دارمی ۶۱۹)

(۲۶۶۵۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حدیث کا مذاکرہ کیا کرو، بیشک اس کا مذاکرہ کرنا اس کو زندہ رکھنا ہے۔

(۲۶۶۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي صِبْيَانَ الْكُتَّابِ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُ كَيْ لاَ يَنْسَى.

(۲۶۶۶۰) حضرت اعمش ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت اسماعیل بن رجاء ولیٹیلا لکھنے والے بچوں کے پاس تشریف لاتے تھے اور ان کے سامنے اپنی حدیثیں پیش کرتے تاکہ آپ ولیٹیلا ان کو بھول نہ جائیں۔

(۲۶۶۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَمِعْتُ إبْرَاهِيمَ يَقُولُ :إذَا سَمِعْت حَدِيثًا فَحَدِّثْ بِهِ حِينَ تَسْمَعُهُ ، وَلَوْ أَنْ تُحَدِّثَ بِهِ مَنْ لاَ يَشْتَهِيهِ ، فَإِنَّهُ يَكُونُ كَالْكِتَابِ فِي صَدْرِك.

(۲۶۶۶۱) حضرت عیسیٰ بن میتب ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ولیٹیلا کو یوں فرماتے ہوئے سُنا کہ جب تم کوئی حدیث سنو تو تم اس کو بیان کردیا کرو جب بھی تم نے اس کو سنا ہو، اور اگر ایسا معاملہ ہو کہ تم نے اسے ایسے شخص کے سامنے بیان کردیا جو اس کا خواہش مند نہیں ہے تو یہ تمہارے سینہ میں کتاب کی طرح محفوظ ہو جائے گی۔

(۲۶۶۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَن يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :إحْيَاءُ الْحَدِيثِ مُذَاكَرَتُهُ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ :كَمْ مِنْ حَدِيثٍ قَدْ أَحْيَيْته فِي صَدْرِي.

(۲۶۶۶۲) حضرت یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ علم حدیث کی بقا مذاکرہ کرنے میں ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن شداد ؒ نے ان سے فرمایا: کہ کتنی احادیث ایسی ہیں جو تم نے میرے سینہ میں باقی رکھی ہیں۔

(۲٦٦٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ، وَإِضَاعَتُهُ أَنْ تُحَدِّثَ بِهِ غَيْرَ أَهْلِهِ. (دارمی ٦۲۴)

(۲٦٦٦۳) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کی آفت بھولنا ہے، اور علم کا ضائع کرنا یہ ہے کہ اس کو نااہل کے سامنے بیان کیا جائے۔

(۲٦٦٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ.

(۲٦٦٦۴) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: علم کی آفت بھولنا ہے۔

(۱۳۲) فِي اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ وما جاء فِيهِ

چوسر کھیلنے کا بیان اور اس بارے میں جو روایات منقول ہیں

(۲٦٦٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(مالك ۹۵۸۔ احمد ۴/ ۳۹۴)

(۲٦٦٦۵) حضرت ابوموسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

(۲٦٦٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ.

(بخاری ۱۲۷۱۔ مسلم ۱۷۷۰)

(۲٦٦٦٦) حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے چوسر کھیلی گویا کہ اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔

(۲٦٦٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. (احمد ۵/ ۳۵۲)

(۲٦٦٦۷) حضرت سلیمان بن بریدہ ؒ سے رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲٦٦٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

سُئِلَ عَنِ اللَّعِبِ بِالْكَعْبَيْنِ فَقَالَ : إِنَّهَا مَيْسِرُ الأَعَاجِمِ ، قَالَ : وَكَانَ قَتَادَةُ يَكْرَهُ اللَّعِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَكْرَهَ اللَّعِبَ بِالْعَصَا. (احمد ۱/ ۴۴۶۔ بیھقی ۲۱۵)

(۲۶۶۶۸) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے نرد کے مہروں کے ساتھ کھیلنے کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ تو عجمیوں کا جوا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ ہر چیز کے ساتھ کھیلنے کو مکروہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ لاٹھی کے ساتھ کھیلنے کو بھی۔

(۲۶۶۶۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَجَرِيرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الضَّرْبِ بِالْكِعَابِ.

(۲۶۶۶۹) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چوسر کے مہروں کے ساتھ کھیلنے سے منع فرمایا۔

(۲۶۶۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَلْعَبُ بِالْكَعْبَيْنِ ، وَلاَ يُقَامِرُ كَمَثَلِ الْمُدَّهِنِ بِشَحْمِهِ ، وَلاَ يَأْكُلُ لَحْمَهُ.

(۲۶۶۷۰) حضرت ابو ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ مثال اس شخص کی جو چوسر کے دو مہروں سے کھیلتا ہے اور جوا نہیں لگاتا اس شخص کی سی ہے جو خنزیر کی چربی کا تیل تو لگاتا ہو اور اس کا گوشت نہ کھاتا ہو۔

(۲۶۶۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمر قَالَ : لأَنْ أَضَعَ يَدِي فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْعَبَ بِالنَّرْدِ.

(۲۶۶۷۱) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ میں اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت میں ڈالوں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں چوسر کھیلوں۔

(۲۶۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بُرْدِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّرْدَشِيرِ ، قَالَتْ : قَبَّحَ اللَّهُ النَّرْدَشِيرَ وَقَبَّحَ مَنْ لَعِبَ بِهَا.

(۲۶۶۷۲) حضرت برد بن معمر بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے چوسر کے متعلق سوال کیا؟ آپ ؓ نے فرمایا: اللہ نے چوسر کو بھلائی سے دور کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے کھیلنے والے کو بھی بھلائی سے دور کیا۔

(۲۶۶۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْعَثِ النَّخَعِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : لأَنْ يَتَلَطَّخَ الرَّجُلُ بِدَمِ خِنْزِيرٍ حَتَّى يَسْتَوْسِعَ مِنه خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَلْعَبَ بِالْكِعَابِ.

(۲۶۶۷۳) حضرت ابو اشعث نخعی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی خنزیر کے خون میں آلودہ ہو جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ چوسر کھیلے۔

(۲۶۶۷۴) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : النَّرْدُ ، أَوِ الشِّطْرَنْجُ مِنَ الْمَيْسِرِ.

(۲۶۶۷۴) حضرت جعفر ﷫ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷜ نے ارشاد فرمایا: کہ چوسر اور شطرنج جوا ہیں۔

(۲۶۶۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ إِذَا وَجَدَ نَرْدًا فِي بَيْتٍ كَسَّرَهَا وَضَرَبَ مَنْ لَعِبَ بِهَا.

(۲۶۶۷۵) حضرت نافع ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ﷜ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کسی کے گھر میں چوسر کے مہرے پائے جاتے تو اس گھر کو توڑ دیا جاتا تھا اور جو شخص یہ کھیلتا تو اس کو مارا جاتا تھا۔

(۲۶۶۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ سُفْيَانُ : عَنْ عَبْدِ اللهِ ، وَقَصَّرَ بِهِ مِسْعَرٌ : إِيَّاكُمْ وَهَذِهِ الْكِعَابَ الْمَوْسُومَةَ الَّتِي تُزْجَرُ زَجْرًا ، فَإِنَّهَا مِنَ الْمَيْسِرِ.

(۲۶۶۷۶) حضرت مسعر ﷫ حضرت عبدالملک بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوالاحوص ﷫ نے ارشاد فرمایا: جبکہ حضرت سفیان ﷫ حضرت عبدالملک بن عمیر سے اور وہ حضرت ابوالاحوص ﷫ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ نے ارشاد فرمایا: کہ تم ان نشان لگے مہروں سے بچو جن سے تمہیں ڈانٹا جاتا ہے، اس لیے کہ یہ جوا ہے۔

(۲۶۶۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زيد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ سَمِعَهُ مِنْهُ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(۲۶۶۷۷) حضرت ابوموسیٰ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے چوسر کھیلی تحقیق اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

(۲۶۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ قِمَارًا ، كَانَ كَآكِلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ ، وَمَنْ لَعِبَ بِهَا غَيْرِ قِمَارٍ كَانَ كَالْمُدَّهِنِ بِوَدَكِ الْخِنْزِيرِ.

(۲۶۶۷۸) حضرت ابوایوب ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو ﷜ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے چوسر کھیلی جوئے کے لیے گویا وہ خنزیر کا گوشت کھانے والے کی طرح ہے اور جو یہ کھیلے بغیر جوئے کے، گویا وہ خنزیر کی چربی کا تیل لگانے والے کی طرح ہے۔

(۲۶۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا معمر ، عَنْ بَسَّامٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ فَكَرِهَهُ.

(۲۶۶۷۹) حضرت بسام ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر ﷫ سے چوسر کے متعلق پوچھا؟ تو آپ ﷫ نے اسے مکروہ کہا۔

(۲۶۶۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلاَءِ، قَالَ: سَمِعْتُ صَلْتًا الدَّهَّان مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لأَنْ أَطْلِي بِجِوَاءِ قِدْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَطْلِي بِخَلُوقٍ، وَلأَنْ أُقَلِّبَ جَمْرَتَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُقَلِّبَ كَعْبَيْنِ.

(۲۶۶۸۰) حضرت صلت الدھان ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷜ نے ارشاد فرمایا: میں ہانڈی کے نیچے رکھے جانے والے

چمڑے کوملوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں زعفران سے بنی ہوئی خوشبو ملوں۔ اور میں آگ کے دو انگاروں کو الٹ پلٹ کروں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ ...ں چوسر کے مہروں کو الٹ پلٹ کروں۔

(٢٦٦٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَن فُضَيْلِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَرَّ بِهِمْ وَهُمْ يَلْعَبُونَ بِالنَّرْدِشِيرِ عَقَلَهُمْ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ.

(۲۶۶۸۱) حضرت مسلم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کا گزر چند لوگوں پر ہوا اس حال میں کہ وہ چوسر کھیل رہے تھے۔ آپ ؓ نے ان کو نصف النہار تک سزا دی۔

(۱۲۳) فِي اللَّعِبِ بِالشِّطرنجِ

شطرنج کھیلنے کا بیان

(٢٦٦٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، عَن مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ ، قَالَ : مَرَّ عَلِيٌّ عَلَى قَوْمٍ يَلْعَبُونَ بِالشِّطْرَنْجِ ، فَقَالَ : ﴿مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ﴾.

(۲۶۶۸۲) حضرت میسرہ نہدی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کا چند لوگوں پر گزر ہوا جو شطرنج کھیل رہے تھے۔ آپ ؓ نے فرمایا: یہ کیسی مورتیاں ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو؟!

(٢٦٦٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَن بَسَّامٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ اللَّعِبَ بِالشِّطْرَنْجِ.

(۲۶۶۸۳) حضرت بسام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر ؒ نے شطرنج کھیلنے کو مکروہ سمجھا۔

(٢٦٦٨٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ فِي الشِّطْرَنْجِ ، قَالَ : كَانُوا يُنْزِلُونَ النَّاظِرَ إِلَيْهَا كَالنَّاظِرِ إِلَى لَحْمِ الْخِنْزِيرِ ، وَالَّذِي يُقَلِّبُهَا كَالَّذِي يُقَلِّبُ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ.

(۲۶۶۸۴) حضرت ابن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے شطرنج کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ صحابہ ؓ اس کی طرف دیکھنے والے کو خنزیر کا گوشت دیکھنے والے کے مرتبہ میں رکھتے تھے۔ اور جو شخص اس کے پانسوں کو پلٹتا تھا اس کو خنزیر کا گوشت پلٹنے والے کے درجہ میں رکھتے تھے۔

(۱۲٤) فِي اللَّعِبِ بأربعة عشر

چودہ گوٹ کھیلنے کا بیان

(٢٦٦٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ مُجَمِّعٍ ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عن سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى بَنِيهِ عَنِ اللَّعِبِ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَشَدَّ النَّهْيِ.

(۲۶۶۸۵) حضرت عبید ولیٹھیڈ جو حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ نے اپنے بیٹوں کو بہت سختی سے چودہ گوٹ کھیلنے سے منع فرمایا۔

(۲۶۶۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَنْهَى عَنِ اللَّعِبِ بِالشُّهَارْدَةِ.

(۲۶۶۸٦) حضرت نافع ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ چودہ گوٹ کھیلنے سے منع فرماتے تھے۔

(۲۶۶۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ يَلْعَبُونَ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ فَكَسَّرَهَا عَلَى رَأْسِ أَحَدِهِمْ.

(۲۶۶۸۷) حضرت نافع ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ کا گزر چند لوگوں پر ہوا جو چودہ گوٹ کھیل رہے تھے۔ آپ رضی اللہ نے اس کو ان میں سے کسی کے سر پر مار کر توڑ دیا۔

(۲۶۶۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنْ أُمِّ قُثَمٍ قَالَتْ :دَخَلَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَنَحْنُ نَلْعَبُ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ فَقُلْنَا :نَحْنُ صِيَامٌ نَتَلَهَّى بِهِ ، قَالَ :أَفَلاَ أَشْتَرِي لَكُمْ بِدِرْهَمٍ جَوْزًا تَلْهُونَ بِهِ وَتَدَعُونَهَا ، قَالَ :فَاشْتَرَى لَنَا بِدِرْهَمٍ جَوْزًا.

(۲۶۶۸۸) حضرت عبدالکریم بن ابی امیہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت اُم قثم نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ ہم پر داخل ہوئے اس حال میں کہ ہم چودہ گوٹ کھیل رہے تھے؟ آپ رضی اللہ نے پوچھا: یہ کیا کر رہے ہو؟! ہم نے کہا: کہ ہم روزے سے ہیں تو اس کے ساتھ ہم اپنا دل بہلا رہے ہیں! آپ رضی اللہ نے فرمایا: کیا میں تمہارے لیے ایک درھم کے اخروٹ نہ خرید لوں تم اس کے ساتھ دل بھی بہلانا اور تم اس کی دعوت بھی کرنا؟ راوی فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ نے پھر ہمارے لیے ایک درہم کے اخروٹ خریدے۔

(۲۶۶۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يُلاَعِبُ أَهْلَهُ بِالشُّهَارْدَةِ.

(۲۶۶۸۹) حضرت ابو جعفر ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین ولیٹھیڈ اپنی گھر والی کے ساتھ چودہ گوٹ کھیلتے تھے۔

(۲۶۶۹۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى جَارِيَتَيْنِ لَهُ تَلْعَبَانِ بِالشُّهَارْدَةِ فَضَرَبَهُمَا بِهَا حَتَّى تَكَسَّرَتْ.

(۲۶۶۹۰) حضرت نافع ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ اپنی دو باندیوں پر داخل ہوئے اس حال میں کہ وہ چودہ گوٹ کھیل رہی تھیں۔ آپ رضی اللہ نے اسی سے ان دونوں کو مارا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گئی۔

(۲۶۶۹۱) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ ، قَالَ :كَانَ سَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ يَنْهَى بَنِيهِ أَنْ يَلْعَبُوا بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ ، وَيَقُولُ :إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ فِيهَا وَيَفْجُرُونَ.

(۲۶۶۹۱) حضرت یزید بن ابی عبید ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ اپنے بیٹوں کو چودہ گوٹ کھیلنے سے منع کرتے تھے

اورفرماتے کہ یہ لوگ اس میں جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹی قسمیں اٹھاتے ہیں۔

(٢٦٦٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ اللَّعِبَ بِالشُّهَارْدَةِ.

(۲۶۶۹۲) حضرت اسماعیل بن عبد الملک ویشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ویشیلہ چودہ گوٹ کھیلنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(١٢٥) فِي لِعِبِ الصِّبيانِ بِالجوزِ

بچوں کے اخروٹ سے کھیلنے کا بیان

(٢٦٦٩٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ الْقِمَارَ وَيَقُولُ : إِنَّهُ مِنَ الْمَيْسِرِ حَتَّى لَعِبِ الصِّبْيَانِ بِالْجَوْزِ وَالْكِعَابِ.

(۲۶۶۹۳) حضرت لیث ویشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ویشیلہ سٹے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے ہیں کہ یہ بھی جوا ہے۔ یہاں تک کہ آپ ویشیلہ بچوں کے اخروٹ اور چوسر کے مہروں سے کھیلنے کو بھی مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٦٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ يَوْمَ الْعِيدِ بِالْمِرْبَدِ وَهُمْ يَتَقَامَرُونَ بِالْجَوْزِ ، فَقَالَ : يَا غِلْمَانُ ، لاَ تُقَامِرُوا ، فَإِنَّ الْقِمَارَ مِنَ الْمَيْسِرِ.

(۲۶۶۹۴) حضرت حماد بن نجیح ویشیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین ویشیلہ کو دیکھا کہ وہ عید کے دن دو لڑکوں کے پاس سے گزرے تھے جو اونٹوں کے باڑے کے پاس اخروٹ میں سٹہ بازی لگا رہے تھے۔ آپ ویشیلہ نے فرمایا: اے بچو! سٹہ مت لگاؤ۔ اس لیے کہ سٹہ بازی بھی جوا ہے۔

(٢٦٦٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ فِيهِ خَطَرٌ ، فَهُوَ مِنَ الْمَيْسِرِ.

(۲۶۶۹۵) حضرت عاصم ویشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین ویشیلہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ بازی جس میں خطرہ ہو وہ جوا ہے۔

(٢٦٦٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوس ، أَوِ اثْنَيْنِ مِنْهُمْ ، قَالاَ : كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْقِمَارِ ، فَهُوَ مِنَ الْمَيْسِرِ حَتَّى لَعِبِ الصِّبْيَانِ بِالْجَوْزِ.

(۲۶۶۹۶) حضرت لیث ویشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشیلہ اور حضرت مجاہد ویشیلہ اور حضرت طاؤس ویشیلہ یا ان میں سے دو حضرات نے فرمایا: کہ سٹہ بازی کی ہر قسم جوا ہے یہاں تک کہ بچوں کا اخروٹ کے ساتھ کھیلنا بھی جوا ہے۔

(١٢٦) فِي السّلامِ على أصحابِ النّردِ

چوسر کھیلنے والوں کو سلام کرنے کا بیان

(٢٦٦٩٧) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، قَالَ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ إِذَا مَرَّ عَلَى أَصْحَابِ

النَّرْدِ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْهِمْ.

(۲۶۶۹۷) حضرت اسلم منقری ویشیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ویشیلیز جب چوسر کھیلنے والوں پر گزرتے تو آپ ویشیلیز انہیں سلام نہیں کرتے تھے۔

(۲۶۶۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ يَلْعَبُونَ بِالنَّرْدِ فَسَلَّمَ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ : رُدُّوا عَلَيَّ سَلاَمِي.

(۲۶۶۹۸) حضرت یزید بن ابوزیاد ویشیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت زیاد بن حدیر ویشیلیز کا گزر چند لوگوں پر ہوا جو چوسر کھیل رہے تھے آپ ویشیلیز نے لاعلمی میں انہیں سلام کر دیا۔ پھر آپ ویشیلیز دوبارہ واپس آئے اور فرمایا: مجھے میرا اسلام واپس لوٹا دو۔

(۱۳۷) مَنْ كَانَ يتمطّر فِي أوّلِ مطرةٍ

جو شخص پہلی بارش میں بھیگتا ہو

(۲۶۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُمِّ غُرَابٍ ، عَنْ بُنَانَةَ ، أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يَتَمَطَّرُ فِي أَوَّلِ مَطْرَةٍ.

(۲۶۶۹۹) حضرت بنانہ ویشیلیز فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان ویشیلیز پہلی بارش میں نہاتے تھے۔

(۲۶۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَتَمَطَّرُ ، يُخْرِجُ ثِيَابَهُ حَتَّى يُخْرِجَ سَرْجَهُ فِي أَوَّلِ مَطْرَةٍ.

(۲۶۷۰۰) حضرت ابن ابی ملیکہ ویشیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بارش میں نہاتے تھے، اپنے کپڑے نکلواتے، یہاں تک کہ اپنی زین بھی پہلی بارش میں نکلواتے تھے۔

(۲۶۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَمَطَّرُ فِي أَوَّلِ مَطْرَةٍ.

(۲۶۷۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی بارش میں نہایا کرتے تھے۔

(۲۶۷۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سعد بْنِ رَزِينٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رای الْمَطَرَ خَلَعَ ثِيَابَهُ وَجَلَسَ ، وَيَقُولُ : حديثُ عَهْدٍ بِالْعَرْشِ.

(۲۶۷۰۲) حضرت سعد بن رزین ویشیلیز اپنے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بارش دیکھتے تو اپنے کپڑے اتار دیتے اور بیٹھ جاتے اور فرماتے: یہ عرش سے پہلی بات ہے۔

(۲۶۷۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَنَسٌ ، قَالَ : أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ ، قَالَ : فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَرَ

ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ،لِمَ صَنَعْتَ هَذَا ؟ قَالَ :لأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ.

(ابو داؤد ۵۰۵۹۔ مسلم ۶۱۵)

(۲۶۷۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بارش شروع ہوگئی۔ آپ نے اپنے جسم مبارک کو بارش میں بھیگنے دیا اور فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو ہے۔

(۱۲۸) فِي إتيانِ القُصّاصِ ومجالستِهِم ومن فعله

قصہ گو لوگوں کے پاس آنا اور ان کی مجلس اختیار کرنے کا بیان، اور جو شخص ایسا کرتا ہو اس کا بیان

(٢٦٧٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا أَخْبَرَهُ ، قَالَ :إِنَّا لَقُعُودٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا وَيُذَكِّرُنَا. (ابن ماجه ٣٩٢٩۔ احمد ٨)

(۲۶۷۰۴) حضرت عمرو بن اوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت اوس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قصہ بیان فرما رہے تھے اور ہمیں وعظ و نصیحت فرما رہے تھے۔

(٢٦٧٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ :لاَ تُجَالِسُوا مِنَ الْقُصَّاصِ إِلاَّ أَبَا الأَحْوَصِ.

(۲۶۷۰۵) حضرت مالک بن مغول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ تم لوگ حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ کے سوا کسی بھی قصہ گو کی مجلس اختیار مت کرو۔

(٢٦٧٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : ذَكَرُوا عِنْدَ الشَّعْبِيِّ الْجُلُوسَ مَعَ الْقُصَّاصِ كَعَدْلِ عِتْقِ رَقَبَةٍ ، فَقَالَ :لأَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَجْلِسَ مَعَ الْقُصَّاصِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.

(۲۶۷۰۶) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چند لوگوں نے امام شعبی رحمہ اللہ سے یہ بات ذکر کی کہ قصہ گو کے پاس بیٹھنا غلام آزاد کرنے کے برابر ہے! اس پر آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک غلام آزاد کروں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں چار مہینہ تک قصہ گو کے ساتھ ہم مجلس ہوں۔

(٢٦٧٠٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ يُذَكِّرُ فِي مَنْزِلِ أَبِي وَائِلٍ ، فَجَعَلَ أَبُو وَائِلٍ يَنْتَفِضُ كَمَا يَنْتَفِضُ الطَّيْرُ.

(۲۶۷۰۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کے گھر وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ اور حضرت ابو وائل رحمہ اللہ ایسے کانپتے تھے جیسا کہ پرندے کانپتے ہیں۔

(۲۶۷۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُصُّ ، وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُصُّ.

(۲۶۷۰۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ قصہ سناتے تھے اور حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قصہ سناتے تھے۔

(۲۶۷۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ سَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَفْخَرُ عَلَى النَّاسِ بِأَرْبَعَةٍ : بِفَقِيهِنَا وَبِقَاصِّنَا وَبِمُؤَذِّنِنَا وَبِقَارِئِنَا ، فَفَقِيهُنَا ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَمُؤَذِّنُنَا أَبُو مَحْذُورَةَ ، وَقَاصُّنَا عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَقَارِئُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ.

(۲۶۷۰۹) حضرت داؤد بن شابور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگوں پر چار اشخاص کے ذریعہ فخر کرتے تھے۔ فقیہ کے ذریعہ، قصہ گو کے ذریعہ، مؤذن کے ذریعہ اور قرآن پڑھنے والے کے ذریعہ، اور ہمارے فقیہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ اور ہمارے مؤذن حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ تھے اور ہمارے قصہ گو حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ تھے اور ہمارے قرآن پڑھنے والے حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۶۷۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُصُّ ، وَكَانَ يُوَافِقُ قَوْلُهُ فِعْلَهُ.

(۲۶۷۱۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یزید بن شجرہ رحمہ اللہ وعظ و نصیحت فرماتے تھے اور آپ کا قول آپ کے فعل کے موافق ہوتا تھا۔

(۲۶۷۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ كُرْدُوسٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُصُّ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لأَنْ أَجْلِسَ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَجْلِسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ ، يَعْنِي الْقَصَصَ. (احمد ۳/ ۴۷۴)

(۲۶۷۱۱) حضرت عبد الملک بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کردوس رحمہ اللہ قصہ گوئی کے ذریعہ وعظ و نصیحت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میں قصہ گو کی مجلس میں بیٹھوں یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں چار غلام آزاد کروں۔

(۲۶۷۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ يَقُصُّ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنهما.

(۲۶۷۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قصہ گوئی کے ذریعہ وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔

(۲۶۷۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُصُّ.

(۲۶۷۱۳) حضرت عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۲۹) من کرہ القصص وضرب فِیہِ

جو شخص قصہ سنانے کو مکروہ سمجھتا ہے اور ایسا کرنے کی صورت میں مارے

(۲۶۷۱٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَمْ يُقَصَّ زَمَانَ أَبِي بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرَ ، إِنَّمَا كَانَ الْقَصَصُ زَمَنَ الْفِتْنَةِ.

(۲۶۷۱۴) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قصہ گوئی نہیں کی جاتی تھی یہ تو فتنے کے زمانے میں شروع ہوئے۔

(۲۶۷۱٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ: كَتَبَ عَامِلٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَيْهِ ، أَنَّ هَاهُنَا قَوْمًا يَجْتَمِعُونَ فَيَدْعُونَ لِلْمُسْلِمِينَ وَلِلأَمِيرِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ :أَقْبِلْ وَأَقْبِلْ بِهِمْ مَعَك ، فَأَقْبَلَ ، وَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ :أَعِدَّ لِي سَوْطًا ، فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى عُمَرَ أَقْبَلَ عَلَى أَمِيرِهِمْ ضَرْبًا بِالسَّوْطِ ، فَقَالَ :يَا أمير المؤمنين ، إِنَّا لَسْنَا أُولَئِكَ الَّذِينَ يَعْنِي أُولَئِكَ قَوْمٌ يَأْتُونَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ.

(۲۶۷۱۵) حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے کسی گورنر نے آپ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ بے شک یہاں چند لوگ ہیں جو جمع ہوتے ہیں اور مسلمانوں اور امیر کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خط کا جواب لکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ بھی آئیں اور اپنے ساتھ ان لوگوں کو بھی میرے پاس لائیں، پس وہ آ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دربان سے کہا: میرے لیے کوڑا تیار کرو۔ پس جب وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے امیر کو ایک کوڑا مارا۔ اس پر اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک ہم وہ لوگ نہیں ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ سمجھ رہے ہیں، یہ تو وہ لوگ ہیں جو مشرق کی جانب سے آئے ہیں۔

(۲۶۷۱٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّ عَلِيًّا رَأَى رَجُلاً يَقُصُّ ، فقَالَ :عَلِمْت النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ ؟ قَالَ :لاَ قَالَ :هَلَكْت وَأَهْلَكْت.

(۲۶۷۱۶) حضرت ابوعبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو وعظ و نصیحت کر رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تجھے ناسخ اور منسوخ معلوم ہیں؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو خود بھی ہلاک ہوا اور تو نے دوسروں کو بھی ہلاک کر دیا۔

(۲۶۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَان ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالَ: رَآنِي أَبِي وَأَنَا عِنْدَ قَاصٍّ ، فَلَمَّا رَجَعت أَخَذَ الْهِرَاوَةَ ، قَالَ :قَرْنٌ قَدْ طَالَعَ الْعَمَالِقَةَ.

(۲۶۷۱۷) حضرت عبداللہ بن خباب ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے دیکھا کہ میں قصہ گو کے پاس ہوں۔ جب میں واپس لوٹا تو انہوں نے لاٹھی پکڑی اور فرمایا: یہ سینگ ہے جو عمالقہ کے ساتھ طلوع ہوا۔

(۲٦٧١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ، قَالَ: إِنَّمَا حَمَلَنِي عَلَى مَجْلِسِي هَذَا أَنِّي رُؤِيت كَأَنِّي أُقَسِّمُ رَيْحَانًا ، فَذَكَرْت ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ : إِنَّ الرَّيْحَانَ لَهُ مَنْظَرٌ وَطَعْمُهُ مُرٌّ.

(۲۶۷۱۸) حضرت ابراہیم تیمی ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس مجلس کے قائم کرنے پر اس بات نے اُبھارا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں لوگوں کے درمیان ریحان تقسیم کر رہا ہوں۔ پھر میں نے یہ خواب حضرت ابراہیم نخعی ؒ کے سامنے ذکر کیا، تو آپ ؒ نے فرمایا: بے شک ریحان ہوتا خوبصورت ہے مگر اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔

(۲٦٧١٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ حُرَيْثٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَجَاءَ رَجُلٌ قَاصٌّ وَجَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : قُمْ مِنْ مَجْلِسِنَا ، فَأَبَى أَنْ يَقُومَ ، فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى صَاحِبِ الشُّرَطِ : أَقِمِ الْقَاصَّ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَأَقَامَهُ.

(۲۶۷۱۹) حضرت عقبہ بن حریث ؒ فرماتے ہیں کہ ایک قصہ گو شخص آیا اور حضرت ابن عمر ؓ کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: ہماری مجلس سے اُٹھ جا۔ تو اس نے کھڑے ہونے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابن عمر ؓ نے کوتوال کی طرف پیغام بھیجا کہ اس قصہ گو کو اٹھاؤ۔ تو اس نے کسی کو بھیج کر اس کو اٹھوا دیا۔

(۲٦٧٢٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : أَلَا تَقُصُّ عَلَيْنَا ؟ قَالَ : إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ آمُرَكُمْ بِمَا لَا أَفْعَلُ.

(۲۶۷۲۰) حضرت ابو وائل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ سے پوچھا گیا: کہ آپ ؒ ہمیں وعظ و نصیحت کیوں نہیں فرماتے؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں تمہیں اس بات کا حکم دوں جو میں خود نہیں کرتا۔

(۲٦٧٢١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ خَبَّابٍ ، قَالَ : رَأَى ابْنَهُ عِنْدَ قَاصٍّ ، فَلَمَّا رَجَعَ اتَّزَرَ وَأَخَذَ السَّوْطَ وَقَالَ : أَمَعَ الْعَمَالِقَةِ ، هَذَا قَرْنٌ قَدْ طَلَعَ.

(۲۶۷۲۱) حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب ؓ نے اپنے بیٹے کو ایک قصہ گو کے پاس دیکھا جب وہ یہ گناہ کر کے لوٹا تو آپ ؓ نے کوڑا پکڑا اور فرمایا: کیا عمالقہ کے ساتھ ہو؟! یہ شیطان کا سینگ بھی طلوع ہو گیا!

(۲٦٧٢٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : دَخَلَ قَاصٌّ فَجَلَسَ قَرِيبًا مِنَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ : قُمْ ، فَأَبَى أَنْ يَقُومَ ، فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبِ الشُّرَطِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ شُرْطِيًّا فَقَامَ.

(۲۶۷۲۲) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی قصہ گو شخص آیا اور حضرت ابن عمر ؓ کے قریب بیٹھ گیا۔ آپ ؓ نے اس سے فرمایا: اٹھ جاؤ تو اس نے اٹھنے سے انکار کر دیا۔ آپ ؓ نے کوتوال کی طرف قاصد بھیجا۔ تو اس نے سپاہی کو بھیج کر اسے اٹھا دیا۔

(٢٦٧٢٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : بَلَغَ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلاً يَقُصُّ بِالْبَصْرَةِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : ﴿الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ : فَعَرَفَ الرَّجُلُ فَتَرَكَهُ.

(۲۶۷۲۳) حضرت ابن سیرین رطیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ کو یہ خبر پہنچی کہ ایک آدمی بصرہ میں قصہ گوئی کے ذریعہ وعظ و نصیحت کرتا ہے۔ پس آپ رضی اللہ نے اس کو خط لکھا: الر، یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم نے قرآن کو عربی میں نازل کیا تاکہ تم سمجھ لو۔ ہم تم پر بہترین واقعات بیان کرتے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں، کہ وہ شخص سمجھ گیا اور اس نے قصہ گوئی چھوڑ دی۔

(٢٦٧٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أُكَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : مَا أَحَدٌ مِمَّنْ يَذْكُرُ أَرْجَى فِي نَفْسِي أَنْ يَسْلَمَ مِنْهُ يَعْنِي إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ ، وَلَوَدِدْتُ ، أَنَّهُ يَسْلَمُ مِنْهُ كَفَافًا لاَ عَلَيْهِ ، وَلاَ لَهُ.

(۲۶۷۲۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وعظ و نصیحت کرنے والا اگر برابری کا رتبہ بھی پالے تو غنیمت ہے یعنی نہ کچھ اس کے حق میں ہو اور نہ خلاف۔

(٢٦٧٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ - جَارٍ لِسَلَمَةَ - قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَوْ قَالَ لَهَا رَجُلٌ : آتِيَ الْقَاصَّ يَدْعُو لِي ، فَقَالَتْ : لأَنْ تَدْعُوَ لِنَفْسِكَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَدْعُوَ لَكَ الْقَاصُّ.

(۲۶۷۲۵) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ فرماتے ہیں جو حضرت سلمہ رضی اللہ کے پڑوسی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: یا آپ رضی اللہ عنہا سے کسی شخص نے پوچھا: کیا میں قصہ گو کے پاس اس لیے آ سکتا ہوں تاکہ وہ میرے لیے دعا کرے؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا: تم خود اپنے لیے دعا کرو یہ بہتر ہے اس سے کہ تمہارے لیے قصہ گو دعا کرے۔

(٢٦٧٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ قَاصٌّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ ، وَلاَ زَمَنِ عُمَرَ ، وَلاَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ. (ابن ماجه ٣٧٥٤- ابن حبان ٦٢٦١)

(۲۶۷۲۶) حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی قصہ گو نہیں تھا نہ ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ کے زمانے میں نہ حضرت عمر رضی اللہ کے زمانے میں اور نہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ کے زمانے میں۔

(٢٦٧٢٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْكَلاَعِيُّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، أَنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ بَعَثَتْهُ إِلَى نَوْفَلِ بْنِ فُلاَنٍ وَقَاصٍّ مَعَهُ ، يَقُصَّانِ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَتْ : قُلْ لَهُمَا : لِيَتَّقِيَا اللَّهَ وَتَكُنْ مَوْعِظَتُهُمَا لِلنَّاسِ لأَنْفُسِهِمَا.

(۲۶۷۲۷) حضرت جبیر بن کثیر حضرمی رطیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے ان کو نوفل بن فلاں کی طرف بھیجا جو کسی خطیب کے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر وعظ و نصیحت فرما رہے تھے۔ آپ رضی اللہ نے فرمایا: ان دونوں سے کہو کہ تم دونوں اللہ سے ڈرو۔ اور چاہیے کہ تمہارا لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا اپنی ذات کے لیے ہو جائے۔

(۲۶۷۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ لاَ يَزَالُ يَقُصُّ فَقَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ :انْشُرْ سِلْعَتَكَ عَلَى مَنْ يُرِيدُهَا.

(۲۶۷۲۸) حضرت عبید بن حسن ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن معقل ویشیلا نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی ہمیشہ وعظ ونصیحت کرتا رہتا تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ نے اس سے فرمایا: تم اپنا سامان اس کے سامنے پھیلاؤ جو اس کا ارادہ رکھتا ہو۔

(۱۳۰) فِي الرَّجلِ يقبِّل يد الرَّجلِ عند السَّلامِ

اس آدمی کا بیان جو سلام کے وقت آدمی کے ہاتھ کا بوسہ لیتا ہو

(۲۶۷۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابوداؤد ۵۲۶۰۔ احمد ۲۳)

(۲۶۷۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کا بوسہ لیا۔

(۲۶۷۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

(۲۶۷۳۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۶۷۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَغُنْدَرٌ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ ، أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْيَهُودِ قَبَّلُوا يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَيْهِ.

(ترمذی ۲۷۳۳۔ احمد ۴/ ۲۳۹)

(۲۶۷۳۱) حضرت عبداللہ بن سلمہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ یہود کے کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کا بوسہ لیا۔

(۲۶۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَبَّلَ يَدَ عُمَرَ ، قَالَ تَمِيمٌ :وَالْقُبْلَةُ سُنَّةٌ. (بیہقی ۱۰۱)

(۲۶۷۳۲) حضرت زیاد بن فیاض ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم بن سلمہ ویشیلا نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ اور حضرت تمیم ویشیلا نے فرمایا: کہ بوسہ لینا سنت ہے۔

(۲۶۷۳۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ:قَبَّلَ خَيْثَمَةُ يَدِي، قَالَ مَالِكٌ:وَقَبَّلَ طَلْحَةُ يَدِي.

(۲۶۷۳۳) حضرت مالک ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ ویشیلا نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت خیثمہ ویشیلا نے میرے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ اور حضرت مالک ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ ویشیلا نے میرے ہاتھ کا بوسہ لیا۔

(۱۳۱) فِي الرّجلِ يصغّر اسم الرّجلِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کا نام حقارت سے لے

(۲۶۷۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ : ذَيَّا.

(۲۶۷۳۴) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ آدمی کے ذیّی کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۶۷۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سُعَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ: يَا هَنَاهُ ، فَنَهَاهُ.

(۲۶۷۳۵) حضرت ابو سعاد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن محمد ابن حنفیہ ؒ نے کسی آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا: ''اوئے''۔ تو آپ ؒ نے اسے منع فرمایا۔

(۲۶۷۳٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَرِهَ كُلَّ شَيْءٍ يَكُونُ آخِرُهُ : وَيْهِ.

(۲۶۷۳۶) حضرت حفص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسٰی بن مسیّب ؒ ہر اس چیز کو ناپسند سمجھتے تھے جس کے آخر میں لفظ ویہ آتا ہو۔

(۱۳۲) التّقنّع وما ذكر فيهِ

کپڑا لپیٹنے کا بیان اور اس بارے میں جو روایات ذکر کی گئیں

(۲۶۷۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، قَالَ : قَالَ لُقْمَانُ لابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ : يَا بُنَيَّ ، إِيَّاكَ وَالتَّقَنُّعَ فَإِنَّهُ مَخْوَفَةٌ بِاللَّيْلِ مَذَلَّةٌ ، أَوْ مَذَمَّةٌ بِالنَّهَارِ.

(۲۶۷۳۷) حضرت قاسم بن مخیمرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اس حال میں کہ آپؑ اسے وعظ و نصیحت کر رہے تھے: اے میرے بیٹے! سر پر کپڑا لپیٹنے سے بچو، اس لیے کہ یہ رات میں خوف کا باعث اور دن میں ذلالت یا مذمت کا باعث بنتا ہے۔

(۲۶۷۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ خَلِيفَةَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ طَاوُوسًا عَلَيْهِ مُقَنَّعَةٌ مِثْلُ مُقَنَّعَةِ الرُّهْبَانِ.

(۲۶۷۳۸) حضرت عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس ؒ کو دیکھا انہوں نے راہبوں کی طرح سر پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا راہبوں کی طرح۔

(۲۶۷۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ، قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يُصَلِّي مُقَنَّعًا رَأْسَهُ.

(عبدالرزاق ۱۹۸۴۰۔ بزار ۲۸۸٦)

(۲۶۷۳۹) حضرت ابو العلاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی ؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے سر پر کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھا رہے تھے۔

(۱۳۳) فِي الرَّجلِ يبيت وفِي يدِهِ غمرٌ

اس آدمی کا بیان جو رات گزارے اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی چکناہٹ لگی ہو

(۲۶۷٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَن عُبَيْدِ اللهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلاَ يَلُومَنَّ إلاَّ نَفْسَهُ.

(۲۶۷۴۰) حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی چکناہٹ کی بو ہو پھر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو وہ ہرگز ملامت نہ کرے مگر اپنے ہی نفس کو۔

(۲۶۷٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن وَاصِلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ الدَّسَمَ.

(۲۶۷۴۱) حضرت واصل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ یقیناً شیطان چکنائی میں موجود ہوتا ہے۔

(۲۶۷٤۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَن سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلاَ يَلُومَنَّ إلاَّ نَفْسَهُ.

(ابو داؤد ۳۸۴۸۔ ترمذی ۱۸۵۹)

(۲۶۷۴۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حال میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی چکناہٹ کی بو ہو اس نے اسے دھویا نہ ہو پھر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو وہ ہرگز ملامت نہ کرے مگر اپنے ہی نفس کو۔

(۱۳٤) فِي مخالطةِ النّاسِ ومخالقتِهِم

لوگوں سے مل جُل کر رہنے اور خوش اخلاقی کا برتاؤ کرنے کا بیان

(۲۶۷٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَن مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ صَعْصَعَةُ لاِبْنِ أَخِيهِ :إنِّي كُنْت أَحَبَّ إلَى أَبِيك مِنْك فَأَنْتَ أَحَبُّ إلَيَّ مِن ابْنِي ، إذَا لَقِيت الْمُؤْمِنَ فَخَالِطْهُ ، وَإِذَا لَقِيت الْفَاجِرَ فَخَالِقْهُ.

(۲۶۷۴۳) حضرت میمون بن ابو شبیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت صعصعہ ؒ نے اپنے بھتیجے سے فرمایا: بے شک میں تیرے باپ کے نزدیک تجھ سے زیادہ پسندیدہ ہوں۔ اور تو میرے نزدیک میرے بیٹے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ جب تو کسی مومن سے ملے تو اس کے ساتھ مل جل کر رہ اور جب تو کسی بدکار سے ملے تو اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آ۔

(۲۶۷٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، عَن رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمُؤْمِنُ الَّذِى يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِى لَا يُخَالِطُ النَّاسَ ، وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ. (ترمذی ۲۵۰۷۔ احمد ۲/ ۴۳)

(۲۶۷۴۴) حضرت یحیٰی بن وثاب رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جولوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اوران کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے یہ افضل ہے اس شخص سے جونہ لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور نہ ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔

(٢٦٧٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِى ثَابِتٍ عن عبد الله بن باه ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ :خَالِطُوا النَّاسَ وَزَايِلُوهُمْ وَصَافِحُوهُمْ وَدِينَكُمْ فَلَا تَكْلِمُونَهُ. (طبرانی ۹۷۵۷)

(۲۶۷۴۵) حضرت عبداللہ بن باہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ ملواوران سے جدا ہو جاؤ۔ اوران سے مصافحہ کرواور تمہارا دین تم اس کے متعلق ان سے بات چیت نہ کرو۔

(۱۳۵) فِي هيبةِ الحديثِ عن رسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے رعب کا بیان

(٢٦٧٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنِى مُسْلِمٌ الْبَطِينُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيه ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُون ، قَالَ :مَا أَخْطَأَنِى ابْنُ مَسْعُودٍ خَمِيسًا إلاَّ آتِيته فِيهِ ، قَالَ:فَمَا سَمِعْته يَقُولُ لِشَيْءٍ قَطُّ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ عَشِيَّةٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :فَنَكَّسَ ، قَالَ :فَنَظَرْت إلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ مُنحَلَّةٌ أَزْرَارُ قَمِيصِهِ ، قَدَ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ، قَالَ :أَوْ دُونَ ذَلِكَ ، أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ ، أَوْ شَبِيهًا بِذَلِكَ. (احمد ۱/ ۴۵۲۔ دارمی ۲۷۰)

(۲۶۷۴۶) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ہر جمعرات کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا کرتا تھا۔ میں نے کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ کو کسی معاملہ میں یوں فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:“ پس ایک شام کو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ کی حالت بدل گئی میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے ہیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی رگیں پھول گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ یا تو اس سے کم فرمایا یا اس سے زیادہ یا اس کے قریب یا اس جیسا ارشاد فرمایا۔

(٢٦٧٤٧) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَفَرَغَ مِنْهُ ، قَالَ :أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(دارمی ۲۷۶۔ احمد ۲۰۵)

(۲۶۷۴۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کر کے فارغ ہوتے تو فرماتے کہ ''یا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔''

(۲٦۷٤۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : حدَّثَ بِحَدِيثٍ فَقِيلَ لَهُ : أَتَرْفَعُ هَذَا ؟ فَقَالَ : دُونَهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا إِنْ كَانَ خَطَأٌ فِي ذَلِكَ ، أَوْ زِيَادَةٌ ، أَوْ نُقْصَانٌ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْنَا.

(۲۶۷۴۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ آپ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ رحمہ اللہ یہ حدیث مرفوعاً بیان فرما رہے ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے کم بیان کرنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس لیے کہ اگر اس میں کوئی غلطی ہو یا کچھ زیادتی یا کمی ہو تو یہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۲٦۷٤۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قُلْنَا لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ : حَدِّثْنَا ، قَالَ : كَبِرْنَا وَنَسِينَا ، وَالْحَدِيثُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدٌ. (ابن ماجه ۲۵۔ احمد ۳۷۰)

(۲۶۷۴۹) حضرت ابن ابو لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ ہمیں حدیث بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا: کہ ہم بوڑھے ہو گئے اور ہم بھول گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنا تو بہت سخت معاملہ ہے۔

(۲٦۷۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَمَا سَمِعْته يُحَدِّثُ حَدِيثًا حَتَّى رَجَعْنَا.

(۲۶۷۵۰) حضرت سائب بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ کی طرف نکلا، پس میں نے انہیں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا یہاں تک کہ ہم واپس لوٹ آئے۔

(۲٦۷۵۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا تَوْبَةُ الْعَنْبَرِيُّ ، قَالَ : قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ : أَرَأَيْت الْحَسَنَ حِينَ يَقُولُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ جَلَسْت إِلَى ابْنِ عُمَرَ ، فَمَا سَمِعْته يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ حَدِيثًا ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِضَبٍّ فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي ، وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكُلُوهُ. (بخاری ۷۲۶۷۔ مسلم ۱۵۴۳)

(۲۶۷۵۱) حضرت توبہ عنبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہاری حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے بارے میں کیا رائے ہے جب وہ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!'' حالانکہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا ہوں میں نے انہیں کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا، سوائے ایک حدیث کے جو آپ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لائی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ میرا کھانا نہیں ہے، رہے تم تو تم اسے کھالو۔

(۲٦۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جَلَسْت إِلَى ابْنِ عُمَرَ سَنَةً فَمَا سَمِعْته يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ. (ابن ماجه ۲۶۔ احمد ۲/ ۱۵۷)

(۲۶۷۵۲) حضرت عبداللہ بن ابو السفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک سال تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا، میں نے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔

(۲٦٧٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ لاِبْنِ مَسْعُودٍ وَلأَبِي الدَّرْدَاءِ وَلأَبِي مَسْعُودٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو :أَحْسَبُ مَا هَذَا الْحَدِيثُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :وَأَحْسَبُهُ حَبَسَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَتَّى أُصِيبَ.

(۲۶۷۵۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ،حضرت ابو الدرداء اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ ،عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے۔آپ نے اپنی شہادت تک ان حضرات کو مدینے میں ہی رکھا تھا۔

(۱۳٦) ما كره مِن اطِّلاعِ الرّجلِ على الرّجلِ

آدمی کا دوسرے آدمی پر جھانکنے کی کراہت کا بیان

(۲٦٧٥٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ :اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ :لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ : إِنَّمَا الاِسْتِئْذَانُ مِنَ الْبَصَرِ . (بخاری ۶۲۴۱۔ مسلم ۱۶۹۸)

(۲۶۷۵۴) حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں سوراخ سے جھانکا،اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کنگھی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر کھجلا رہے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں یہ کنگھی تیری آنکھ میں مار دیتا۔اس لیے کہ اجازت تو آنکھ کی وجہ سے ہی مانگی جاتی ہے۔

(۲٦٧٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَرَكَةَ بْنِ يَعْلَى التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي سُوَيْدٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ :كُنَّا بِبَابِ ابْنِ عُمَرَ نَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ ، فَحَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ ، فَرَآنِي فَقَالَ :أَيُّكُمُ اطَّلَعَ فِي دَارِي ؟ قَالَ قُلْتُ :أَنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ ، حَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَنَظَرْتُ ، قَالَ :وَيْحَكَ لَكَ أَنْ تَطَّلِعَ فِي دَارِي!.

(۲۶۷۵۵) حضرت ابو سوید عبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر ان سے اجازت طلب کر رہے تھے کہ میری نگاہ پڑگئی اور انہوں نے مجھے دیکھ لیا اور فرمایا تم میں سے کس نے میرے گھر میں جھانکا؟ میں نے عرض کیا: میں نے اللہ آپ کو درست رکھے ..... کہ اچانک میری نظر پڑگئی تو میں نے دیکھ لیا۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہلاکت ہو! تو نے کیوں میرے گھر میں جھانکا؟!

(۲٦٧٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنِ الْهُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، أَنَّ سَعْدًا اسْتَأْذَنَ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا جُعِلَ الاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ. (ابو داؤد ۵۱۳۱۔ طبرانی ۵۳۸۶) .

(۲۶۷۵۶) حضرت ھذیل بن شرحبیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنا سر داخل کر کے نبی کریم ﷺ سے اجازت مانگی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اجازت طلب کرنا تو نظر کی وجہ سے مقرر کیا گیا ہے۔

(٢٦٧٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَبَقَهُ بَصَرُهُ إِلَى الْبُيُوتِ ، فَقَدْ دَمَرَ يَعْنِي دَخَلَ.

(۲۶۷۵۷) حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے پہلے ہی گھر میں جھانک کر دیکھ لیا تو گویا کہ وہ داخل ہوگیا۔

(٢٦٧٥٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ ، فَقَالَ له النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَكَذَا ، عَنك هَكَذَا ، فَإِنَّمَا الاِسْتِئْذَانُ مِنَ النَّظَرِ.

(۲۶۷۵۸) حضرت ھزیل ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور نبی کریم ﷺ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت طلب کرنے لگا۔ وہ بالکل دروازے پر کھڑا ہوا تھا اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے یہاں آ جاؤ۔ اس لیے کہ اجازت تو آنکھ کی وجہ سے مانگی جاتی ہے۔

(٢٦٧٥٩) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَنَّ أَحَدًا اطَّلَعَ عَلَى نَاسٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَؤُوا عَيْنَهُ.

(بخاری ۶۸۸۸۔ مسلم ۱۶۹۹)

(۲۶۷۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے کچھ لوگوں پر جھانکے تو ان کے لیے حلال ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔

(٢٦٧٦٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ ، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ خَلَلِ الْبَابِ ، فَسَدَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عليه بِمِشْقَصٍ ، فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ. (بخاری ۶۲۴۲۔ مسلم ۱۶۹۹)

(۲۶۷۶۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں تھے کہ کسی آدمی نے دروازے کے شگاف سے جھانکا۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر نیزے کا پھل پھینک دیا تو وہ آدمی پیچھے ہٹ گیا۔

(٢٦٧٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ ، قَالَ :اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى حُذَيْفَةَ

فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ :قَدْ أَدْخَلْت رَأْسَك فَأَدْخِلْ إِسْتَك.

(۲۶۷۶۱) حضرت مسلم بن نذیر ؒ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اپنا سر داخل کر کے اجازت مانگی۔ اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تو نے اپنا سر داخل کر ہی لیا ہے تو اپنی سرین بھی داخل کر لے!!

(۱۳۷) فِي تعمّدِ الكذِبِ على النّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وما جاء فِيهِ

جان بوجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کا بیان اور اس بارے میں جو روایات ذکر کی گئیں

(۲٦٧٦٢) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَن سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۲۸۸۸۔ ترمذی ۲۶۵۹)

(۲۶۷۶۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲٦٧٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۱۰۸۔ مسلم ۱۰)

(۲۶۷۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲٦٧٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ حَدِيثِ ابْنِ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ. (بزار ۶۲۱)

(۲۶۷۶۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲٦٧٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَن حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(بخاری ۳۴۶۱۔ ترمذی ۲۶۶۹)

(۲۶۷۶۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲٦٧٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ :يَا أَبَتِي ، مَالِي لاَ أَسْمَعُك تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَسْمَعُ ابْنَ مَسْعُودٍ

وَفُلاَنًا وَفُلاَنًا ؟ فَقَالَ : أما إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ مُنْذُ أَسْلَمْت ، وَلَكِنِّي سَمِعْت مِنْهُ كَلِمَةً : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۱۰۷۔ ابوداؤد ۳۶۴۳)

(۲۶۷۶۶) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابا جان! میں نے کبھی آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا جیسا کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور فلاں، فلاں کو بیان کرتے ہوئے سنتا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جب سے اسلام لایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات سنی کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(۲۶۷۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ عُرْفُطَةَ ذَكَرَ الْمُخْتَارَ فَقَالَ : كَذَّابٌ ، وَسَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ. (احمد ۵/ ۲۹۲۔ ابویعلی ۶۸۳۳)

(۲۶۷۶۷) حضرت مسلم رحمہ اللہ جو حضرت خالد بن عرفطہ رحمہ اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن عرفطہ رحمہ اللہ نے مختار کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ تو کذاب (جھوٹا) ہے۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(۲۶۷۶۸) حَدَّثَنَا يَحيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ : إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيثِ عَلَيَّ ، فَمَنْ قَالَ فَلْيَقُلْ حَقًّا ، أَوْ صِدْقًا ، وَمَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (احمد ۵/ ۲۹۷۔ دارمی ۲۳۷)

(۲۶۷۶۸) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر پر یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ کثرت سے میری حدیث بیان کرنے سے بچو۔ اور جو بیان کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ حق یا سچ بیان کرے، جو شخص میری طرف وہ بات منسوب کرتا ہے جو میں نے نہیں کہی، تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(۲۶۷۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيَّ يُبْنَى لَهُ بَيْتٌ فِي النَّارِ.

(احمد ۲/ ۲۲۔ طبرانی ۱۳۱۵۴)

(۲۶۷۶۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف جھوٹ کی نسبت کرتا ہے تو اس کے لیے جہنم میں ایک گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔

(۲۶۷۷۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَخْطُبُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَكْذِبُوا عَلَيَّ ، فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجَ النَّارَ. (بخاری ۱۰۶۔ مسلم ۱۲۳)

(۲۶۷۷۰) حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ میرے خلاف جھوٹ مت گھڑو بے شک جو شخص مجھ پر جھوٹ گھڑے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(٢٦٧٧١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ ، أَحْسَبُهُ قَالَ : مُتَعَمِّدًا ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . (مسلم ۲۲۹۸۔ احمد ۳/ ۴۴)

(۲۶۷۷۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے...... راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ یوں بھی کہا...... جان بوجھ کر تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(٢٦٧٧٢) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . (ابن ماجه ۳۷)

(۲۶۷۷۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی منسوب کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(٢٦٧٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِىء ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . (بخاری ۱۱۰۔ مسلم ۱۰)

(۲۶۷۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی۔ تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(٢٦٧٧٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَدْ رَأَيْتُمُونِي وَسَمِعْتُمْ مِنِّي وَسَتُسْأَلُونَ عَنِّي ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . (احمد ۵/ ۴۱۲)

(۲۶۷۷۴) حضرت مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: تحقیق تم نے مجھے دیکھا اور میری باتوں کو سنا، عنقریب تم سے میری باتوں کی بابت سوال کیا جائے گا پس جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(٢٦٧٧٥) قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ هُشَيْمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . (ابن ماجه ۳۳۔ دارمی ۲۳۱)

(۲۶۷۷۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٢٦٧٧٦) حدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ، وَرُبَّمَا قَالَ : فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ مُتَعَمِّدًا.

(نسائی ۵۹۱۴۔ احمد ۳/ ۱۱۶)

(۲۶۷۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کو منسوب کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنالے اور کبھی یوں بھی فرمایا: کہ اس کو چاہیے کہ وہ جان بوجھ کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٢٦٧٧٧) حَدَّثَنَا سُوَيْد بْنُ عَمْرو ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(ترمذی ۲۹۵۱۔ احمد ۱/ ۲۹۳)

(۲۶۷۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کو منسوب کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٢٦٧٧٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ أَحَدِكُمْ ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۱۲۹۱۔ مسلم ۱۵)

(۲۶۷۷۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میرے خلاف جھوٹ گھڑنا کسی ایک کے خلاف جھوٹ گھڑنے کی طرح نہیں ہے، پس جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٢٦٧٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ : وَجَدْت فِي كِتَابِ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ : عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَحمُود بن لَبِيد ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (احمد ۱/ ۷۰۔ بزار ۳۸۴)

(۲۶۷۷۹) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٢٦٧٨٠) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(احمد ۴/ ۳۶۶۔ طبرانی ۵۰۱۷)

(۲۶۷۸۰) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۱۳۸) فِي الرَّجلِ يُسأَلُ أنت أكبر أم فلانٌ ؟ ما يقول ؟

اس شخص کا بیان جس سے سوال کیا جائے کہ تم بڑے ہو یا فلاں؟ تو وہ جواب میں کیا کہے؟

(۲۶۷۸۱) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ: قِيلَ لِلْعَبَّاسِ :أَنْتَ أَكْبَرُ ، أَوْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي وَوُلِدْتُ أَنَا قَبْلَهُ.

(حاکم ۳۲۰)

(۲۶۷۸۱) حضرت ابورزین عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ بڑے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں۔ اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پیدا ہوا۔

(۲۶۷۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قِيلَ لأَبِي وَائِلٍ :أَيُّكُمَا أَكْبَرُ ؟ أَنْتَ أَكْبَرُ ، أَوِ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ ؟ قَالَ :أَنَا أَكْبَرُ مِنْهُ سِنًّا وَهُوَ أَكْبَرُ مِنِّي عَقْلاً.

(۲۶۷۸۲) حضرت سفیان رحمہ اللہ کے والد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابووائل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: تم دونوں میں سے کون بڑا ہے۔ آپ رحمہ اللہ بڑے ہیں یا حضرت ربیع بن خثیم؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ان سے عمر میں بڑا ہوں اور وہ مجھ سے عقل و دانش کے اعتبار سے بڑے ہیں۔

(۲۶۷۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۲۶۷۸۳) حضرت ابووائل کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۱۳۹) فِي الرَّجلِ يمدح الرَّجل

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کی تعریف کرے

(۲۶۷۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثُوَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ. (مسلم ۲۲۹۷۔ احمد ۶/ ۵)

(۲۶۷۸۴) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے چہروں پر مٹی ڈال دیں۔

(۲٦۷۸۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَّ رَجُلاً جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ ، فَعَمَدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، قَالَ : وَكَانَ رَجُلاً ضَخْمًا ، قَالَ : فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْحَصَى ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : مَا شَأْنُك ؟ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ. (مسلم ۲۲۹۷۔ احمد ٦/ ۵)

(۲٦۷۸۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ہمام بن حارث رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کر رہا تھا، تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سہارا لے کر اپنے گھٹنوں کے بل دوزانوں ہو کر بیٹھے، وہ ایک فربہ آدمی تھے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے تعریف کرنے والے کے منہ کی طرف کنکریاں پھینکنا شروع کر دیں۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ کو کیا ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔

(۲٦۷۸٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَن مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ. (احمد ۴/ ۹۸۔ طبرانی ۸۱۵)

(۲٦۷۸٦) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ ایک دوسرے کی تعریف کرنے سے بچو اس لیے کہ یہ ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

(۲٦۷۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ له عُمَرُ : عَقَرْتَ الرَّجُلَ عَقَرَكَ اللَّهُ ، تُثْنِي عَلَيْهِ فِي وَجْهِهِ فِي دِينِهِ.

(۲٦۷۸۷) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص داخل ہوا، اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کہا، پھر لوگوں میں سے ایک آدمی نے اس کے منہ پر اس کی تعریف کی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: تو نے اس آدمی کو ہلاک کر دیا، اللہ تجھے ہلاک کرے، تو اس کے سامنے اس کے دین کی تعریف کر رہا ہے؟

(۲٦۷۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَن زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : الْمَدِيحُ الذَّبْحُ. (بخاری ۳۳٦)

(۲٦۷۸۸) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تعریف کرنا ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

(۲٦۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيَطْلُبْهَا طَلَبًا يَسِيرًا ، وَلاَ يَأْتِي الرَّجُلَ فَيُثْنِيَ عَلَيْهِ فِي وَجْهِهِ فَيَقْطَعَ ظَهْرَهُ فَلاَ يَمْنَعُهُ شَيْئًا.

(۲۶۷۸۹) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ضرورت کی درخواست کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ وہ ہلکی سی درخواست کرے۔ ایسا نہ کرے کہ وہ ایک آدمی کے پاس آئے اور اس کے چہرے پر تو اس کی تعریف کرے اور اس کی پیٹھ پیچھے اسے نظر انداز کرے، اس لیے کہ وہ آدمی اس سے کوئی چیز بھی نہیں روک سکتا۔

(٢٦٧٩٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَن خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلاً عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ : النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَيْحَك ، قَطَعْت عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ، ثُمَّ قَالَ :إِنْ كَانَ أَحَدكم مَادِحًا أَخَاهُ لاَ مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ لَهُ :أَحْسَبُ ، وَلاَ أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا. (مسلم ٢٢٩٦- ابن ماجه ٣٧٤٤)

(۲۶۷۹۰) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی شخص کی تعریف کی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تعریف کرنے والے کو کئی مرتبہ کہا کہ ہلاکت ہو تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرتا، تو کوئی حرج نہیں اس کو چاہیے کہ وہ یوں کہے: میرا خیال ہے اور میں اللہ کے مقابلہ میں کسی کو پاک وصاف نہیں بتاتا۔

(٢٦٧٩١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ :قُلْتُ لغنيم :أَيُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَمْدَحَ أَخَاهُ وَهُوَ شَاهِدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ ، فَقُلْت :وَإِنْ كَانَ غَائِبًا ؟ قَالَ :كَانَ يُقَالُ :لاَ تَمْدَحْ أَخَاك.

(۲۶۷۹۱) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت غنیم رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آدمی کے لیے مکروہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کی موجودگی میں اس کی تعریف بیان کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے پوچھا: اگر وہ شخص موجود نہ ہو تو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یوں کہا جاتا تھا کہ تم اپنے بھائی کی مدح مت کرو۔

(٢٦٧٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَن سُفْيَانَ، عَن لَيْثٍ، عَن طَاوُس، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:لاَ أُزَكِّي بعد النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا.

(۲۶۷۹۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو پاک و صاف نہیں گردانتا۔

(٢٦٧٩٣) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَمْدَحُ رَجُلاً عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ ، فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يَحْثُو التُّرَابَ نَحْوَ وَجْهِهِ بِأَصَابِعِهِ ، وَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَادِحِينَ فَاحْثُوا فِي أَفْوَاهِهِمُ التُّرَابَ ؟.

(احمد ٢/ ٩٤- ابن حبان ٥٧٧٠)

(۲۶۷۹۳) حضرت عطاء بن ابو رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسی آدمی کی تعریف بیان کر رہا تھا

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں کے ذریعہ اس کے چہرے پر مٹی ڈالنا شروع کر دی، اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔

(۲۶۷۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى عُثْمَانَ فِي وَجْهِهِ فَأَخَذَ الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ تُرَابًا فَحَثَاهُ فِي وَجْهِهِ ، وَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا لَقِيتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ. (مسلم ۲۲۹۷۔ ابوداؤد ۴۷۷۱)

(۲۶۷۹۴) حضرت ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے منہ پر ان کی تعریف کی، اس پر حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے مٹی اُٹھائی اور اس کے منہ میں ڈال دی۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب تم تعریف کرنے والوں سے ملو تو ان کے چہروں میں مٹی ڈالنا۔

(۲۶۷۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ فَأَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فِي وَجْهِهِ حِينَ أَدْبَرَ فَقَالَ عمر : عَقَرْتَ الرَّجُلَ ، عَقَرَكَ اللَّهُ.

(۲۶۷۹۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے والد حضرت یزید بن شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے دوسرے شخص کی اس کے منہ پر تعریف کی۔ جب وہ لوٹ گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے آدمی کو ہلاک کر دیا اللہ تجھے بھی ہلاک کرے۔

(۱٤٠) فِي الْمَشُورَةِ مَن أَمَرَ بِهَا

جس نے مشورہ کرنے کا حکم دیا

(۲۶۷۹٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَنْ يَهْلَكَ امْرُؤٌ بَعْدَ مَشُورَةٍ.

(۲۶۷۹۶) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی ہرگز مشورہ کرنے کے بعد ہلاک نہیں ہوگا۔

(۲۶۷۹۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد لابْنِهِ : يَا بُنَيَّ ، لاَ تَقْطَعْ أَمْرًا حَتَّى تُؤَامِرَ مُرْشِدًا ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ لَمْ تَحْزَنْ عَلَيْهِ.

(۲۶۷۹۷) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا: اے میرے بیٹے! کسی معاملہ کو شروع مت کرنا یہاں تک کہ کسی رہنما سے مشورہ کر لینا، جب تم ایسا کرو گے تو کبھی اس معاملہ میں غمگین نہیں ہو گے۔

(۲۶۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: مَا أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُشَاوَرَةِ

إلَّا لِمَا يَعْلَمَ فِيهَا مِنَ الْفَضْلِ ، ثُمَّ تَلاَ ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الأَمْرِ﴾.

(۲۶۷۹۸) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے اپنے نبی کو مشورے کا حکم نہیں دیا مگر اس وجہ سے کہ اللہ اس کی فضیلت کو جانتے تھے۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے معاملہ کے بارے میں مشورہ کریں۔

(۲۶۷۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي شَيْءٍ فَانْظُرْ كَيْفَ صَنَعَ فِيهِ عُمَرُ فَإِنَّهُ كَانَ لاَ يَصْنَعُ شَيْئًا حَتَّى يَسْأَلَ وَيُشَاوِرَ.

(۲۶۷۹۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ کسی چیز کے بارے میں اختلاف کریں تو تم دیکھو کہ اس معاملہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کیا۔ اس لیے کہ آپ رضی اللہ عنہ کوئی کام نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ اس کے بارے میں پوچھ لیتے اور مشورہ کر لیتے۔

(۲۶۸۰۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ :مَا تَشَاوَرَ قَوْمٌ إلاَّ هُدُوا لأَرْشَدِ أَمْرِهِمْ.

(۲۶۸۰۰) حضرت ایاس بن دغفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی قوم نے باہم مشورہ نہیں کیا مگر یہ کہ ان کو اس مسئلہ کی بہترین صورت سجھا دی گئی۔

(۱۴۱) ما ذكر فِي طلبِ الحوائِجِ

ان روایات کا بیان جو ضروریات طلب کرنے کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۶۸۰۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو مُصْعَبٍ الأَنْصَارِيُّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اطْلُبُوا الْحَوَائِجَ إلَى حِسَانِ الْوُجُوهِ.

(۲۶۸۰۱) حضرت ابو مصعب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بہترین لوگوں سے ضروریات کو طلب کرو۔

(۲۶۸۰۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَن طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ابْتَغُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ. (ابن ابی الدنیا ۵۳)

(۲۶۸۰۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بھلائی بہترین لوگوں کے پاس تلاش کرو۔

(۲۶۸۰۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوا الْمَعْرُوفَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ. (طبرانی ۹۸۳)

(۲۶۸۰۳) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بھلائی بہترین لوگوں کے پاس تلاش کرو۔

(۱۴۲) الرّجل یخرج أحسن حدیثہ
اس آدمی کا بیان جو حدیث کو صحیح سندوں سے بیان کرے

(۲۶۸۰٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ قَالَ: کَانُوا یَکْرَهُونَ إِذَا اجْتَمَعُوا أَنْ یُخْرِجَ الرَّجُلُ أَحْسَنَ حَدِیثِهِ.

(۲۶۸۰۴) حضرت ابن عون ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلۂ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مکروہ سمجھتے تھے کہ جب وہ جمع ہوں تو ایک آدمی اپنی بہترین بات کو بیان کرے۔

(۱۴۳) فِی الکلام بِالفارِسیّۃِ من کرِهه
جو شخص فارسی زبان میں کلام کرنے کو مکروہ سمجھے

(۲۶۸۰۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ أَبِی هِلاَلٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ ، قَالَ عُمَرُ : مَا تَعَلَّمَ الرَّجُلُ الْفَارِسِیَّةَ إلاَّ خَبثَ ، وَلاَ خَبثَ إلاَّ نَقَصَتْ مُرُوئَتُهُ.

(۲۶۸۰۵) حضرت ابن بریدہ ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی نے فارسی نہیں سیکھی مگر یہ کہ وہ خبیث ہو گیا اور کوئی خبیث نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کی مروت میں کمی آ جاتی ہے۔

(۲۶۸۰٦) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : لاَ تَعَلَّمُوا رَطَانَةَ الأَعَاجِمِ ، وَلاَ تَدْخُلُوا عَلَیْهِمْ کَنَائِسَهُمْ ، فَإِنَّ السَّخَطَةَ تَنْزِلُ عَلَیْهِمْ.

(۲۶۸۰٦) حضرت ثور ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹیلۂ نے ارشاد فرمایا: کہ تم لوگ عجمیوں کی زبان مت سیکھو اور ان کی عبادت گاہوں میں داخل مت ہو، اس لیے کہ ان پر اللہ کی ناراضگی اترتی ہے۔

(۲۶۸۰۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ أَبِی هِنْدٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ سَمِعَ قَوْمًا یَتَکَلَّمُونَ بِالْفَارِسِیَّةِ فَقَالَ : مَا بَالُ الْمَجُوسِیَّةِ بَعْدَ الْحَنِیفِیَّةِ.

(۲۶۸۰۷) حضرت داؤد بن ابی ھند ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سعد بن ابو وقاص ولیٹیلۂ نے چند لوگوں کو فارسی زبان میں بات کرتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ مسلمان ہونے کے بعد مجوسی ہو گئے۔

(۱۴۴) من رخّص فِی الفارِسیّۃِ
جس نے فارسی میں بات کرنے کی رخصت دی

(۲۶۸۰۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ أَبِی خَلْدَةَ قَالَ : کَلَّمَنِی أَبُو الْعَالِیَةِ بِالْفَارِسِیَّةِ.

(۲۶۸۰۸) حضرت ابو خلدہ ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ولیٹیلۂ نے مجھ سے فارسی میں بات کی۔

(۲۶۸۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا بِمَكَّةَ يَقُولُ : أَشْرَفَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ هَذَا الْبَابِ عَلَى هَذَا السُّوقِ فَقَالَ : يَا بَنِي فَرُّوخَ ، سحت وداست.

(۲۶۸۰۹) حضرت نہاس بن قہم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے کسی شیخ نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس دروازے سے اس بازار میں تشریف لائے اور فرمایا: اے بنو فروخ! سحت وداست۔

(۲۶۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِتَمْرٍ مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَتَنَاوَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً فَلاَكَهَا فِي فِيهِ ، فَقَالَ لَهُ : النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كِخْ كِخْ ، لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(۲۶۸۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کی کھجوریں لائی گئیں تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور لے لی اور منہ میں چبانے لگے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کخ کخ۔ نکالو نکالو۔ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۲۶۸۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنِ الْجُبْنِ فَقَالَ : يَا جَارِيَةُ ، اذْهَبِي بِهَذَا الدِّرْهَمِ فَاشْتَرِي بِهِ ينيرا ، فَاشْتَرَتْ بِهِ ينيرا ، ثُمَّ جَاءَتْ بِهِ يَعْنِي الْجُبْنَ.

(۲۶۸۱۱) حضرت منذر ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے پنیر مانگا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے باندی یہ درہم لے جاؤ اور اس کا پنیر خرید لاؤ، پس وہ اس درہم کا پنیر خرید کر لے آئی۔

(۱۴۵) ما قالوا فِي الرَّجلِ يكتنِي قبل أن يولد له، وما جاء فِيهِ

اس آدمی کا بیان جو لڑکا پیدا ہونے سے پہلے ہی کنیت اختیار کر لے اور اس بارے میں جو روایات منقول ہیں

(۲۶۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قِيلَ لَهُ : أَيَكْتَنِي الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ ؟ قَالَ : كَانَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَنُوا قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُمْ.

(۲۶۸۱۲) حضرت برد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کہ آدمی بچہ پیدا ہونے سے پہلے کنیت اختیار کر سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اولاد ہونے سے پہلے ہی اپنی کنیت اختیار کر لیتے تھے۔

(۲۶۸۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : كَنَّانِي عَبْدُ اللهِ بِأَبِي شِبْلٍ ، وَكَانَ عَلْقَمَةُ لاَ يُولَدُ لَهُ.

(۲۶۸۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میری کنیت

ابوشبل رکھی، حالانکہ حضرت علقمہ ؒ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

(٢٦٨١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ : كَنَّانِي عُرْوَةُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِي.

(۲۶۸۱۴) حضرت ابوعوانہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت هلال بن ابی حمید ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عروہ ؒ نے میرے ہاں بچہ پیدا ہونے سے پہلے ہی میری کنیت رکھ دی۔

(٢٦٨١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مَوْلًى لِلزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كُلُّ أَزْوَاجِكَ قَدْ كَنَّيْته غَيْرِي ، قَالَ : فَأَنْتِ أُمُّ عَبْدِ اللهِ. (بخاری ۸۵۱۔ ابوداؤد ۴۹۳۱)

(۲۶۸۱۵) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے سوا آپ ﷺ نے اپنی تمام بیبیوں کی کنیت رکھی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ام عبداللہ ہو۔

(٢٦٨١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِصُهَيْبٍ : مَا لَكَ تَكْتَنِي بِأَبِي يَحْيَى وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ ؟ قَالَ : كَنَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي يَحْيَى. (ابن ماجہ ۳۷۳۸۔ احمد ۱۲)

(۲۶۸۱۶) حضرت حمزہ بن صہیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت صہیب ؓ سے فرمایا: کہ تم نے اپنی کنیت ابو یحییٰ کیوں رکھی ہے، حالانکہ تمہارا تو کوئی لڑکا نہیں ہے؟ آپ ؓ نے جواب دیا: کہ رسول اللہ ﷺ نے میری کنیت ابو یحییٰ رکھی تھی۔

(٢٦٨١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا ، فَكَانَ يَقُولُ لأَخٍ لِي صَغِيرٍ : يَا أَبَا عُمَيْرٍ ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ ؟.

(۲۶۸۱۷) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے اور میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے تھے کہ اے ابوعمیر چڑیا کا کیا ہوا۔

(٢٦٨١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَكْتَنِيَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ.

(۲۶۸۱۸) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ آدمی کا بچہ پیدا ہونے سے قبل ہی کنیت اختیار کر لینا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٤٦) ما يستحبّ مِن الكلام

کلام کی پسندیدہ چیزوں کا بیان

(٢٦٨١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، أَوْ جَابِرًا قَالَ : كَانَ فِي كَلاَمِ رَسُولِ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيلٌ ، أَوْ تَرْسِيلٌ. (ابو داؤد ۴۸۰۵)

(۲۶۸۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یا حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات میں سے کوئی ایک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں خوش الحانی یا وضاحت ہوتی تھی۔

(۲۶۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الإِنْبِعَاقُ فِي الْكَلاَمِ مِنْ شَقَاشِقِ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۸۲۰) حضرت عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: زیادہ فصیح کلام شیطان کے منہ کے جھاگ کی طرح ہے۔

(۲۶۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ : كَانَ كَلاَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلاَمًا فَصْلاً ، يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ.

(ابو داؤد ۴۸۰۶۔ ترمذی ۳۶۳۹)

(۲۶۸۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ایسا واضح ہوتا تھا ہر سننے والا اس کو سمجھ جاتا تھا۔

(۲۶۸۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ نَافِعٌ : أُرَاهُ رَفَعَهُ - قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا. (ابو داؤد ۴۹۶۶۔ ترمذی ۲۸۵۳)

(۲۶۸۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت آدمیوں میں سے اس آدمی سے دشمنی رکھتے ہیں جو زبان ہلا ہلا کر فصیح کلام کرتا ہے گائیوں کے زبان سے چارہ ہلانے کی طرح۔

(۲۶۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فَتَكَلَّمَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَزْبَدَ شِدْقَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَلَّمُوا ، وَإِيَّاكُمْ وَشَقَاشِقَ الْكَلاَمِ ، فَإِنَّ شَقَاشِقَ الْكَلاَمِ مِنْ شَقَائِقِ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۸۲۳) حضرت عبدالملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کلام کیا یہاں تک کہ اس نے اپنے منہ سے جھاگ نکالا، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سیکھو اور منہ پھاڑ کر کلام کرنے سے بچو، اس لیے کہ منہ پھاڑ کر کلام کرنا شیطان کے منہ سے نکلنے والے جھاگ کی طرح ہے۔

(۱۴۷) من كره أن يسمع المبتلى التّعويذ

مصیبت میں مبتلا شخص کو اعوذ باللہ سنانا مکروہ ہے

(۲۶۸۲۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسْمِعَ الْمُبْتَلَى التَّعوِيذَ مِنَ الْبَلاَءِ.

(۲۶۸۲۴) حضرت ابو جعفر نے مصیبت میں مبتلا شخص کو اعوذ باللہ سنانا مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱۴۸) ما لاَ ینبغِی لِلرّجلِ أن یدعو بِہِ

آدمی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ یوں دعا کرے

(۲۶۸۲۵) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْکَرِیمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : کَانَ یَکْرَهُ أَنْ یَقُولَ اللَّهُمَّ لاَ تَبْتَلِنِی إلاَّ بِالَّتِی هِیَ أَحْسَنُ وَیَقُولُ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَی : (وَنَبْلُوکُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً).

(۲۶۸۲۵) حضرت عبد الکریم ولیٹھیا فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ولیٹھیا یوں دعا کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے، اے اللہ! تو مجھے آزمائش میں مت ڈال مگر اس چیز کے ساتھ جو بہت بہترین ہو، اور فرماتے کہ اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ: ترجمہ: اور ہم تمہیں آزمائیں گے شر اور بھلائی کے ساتھ۔

(۱۴۹) فِی إحراقِ الکتبِ ومحوِها

خطوط کو جلانے اور ان کو مٹا دینے کا بیان

(۲۶۸۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِیهِ ، أَنَّهُ کَانَ إذَا اجْتَمَعَتْ عِنْدَهُ الرَّسَائِلُ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ.

(۲۶۸۲۶) حضرت ابن طاؤس ولیٹھیا فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ولیٹھیا کے پاس جب بہت زیادہ خطوط جمع ہو جاتے تو آپ ولیٹھیا ان کو جلانے کا حکم دیتے اور ان کو جلا دیا جاتا۔

(۲۶۸۲۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَیْسٍ ، أَنَّ عَبِیدَةَ أَوْصَی أَنْ تُمْحَی کُتُبُهُ.

(۲۶۸۲۷) حضرت نعمان بن قیس ولیٹھیا فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ ولیٹھیا نے وصیت فرمائی کی ان کے خطوط کو مٹا دیا جائے۔

(۲۶۸۲۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ کَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ : کَانَ إذَا جَائَهُ الْکِتَابُ مَحَا مَا کَانَ فِیهِ مِنْ ذِکْرِ اللهِ ، ثُمَّ أَلْقَاهُ.

(۲۶۸۲۸) حضرت عبد اللہ بن مسلم بن یسار ولیٹھیا فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار ولیٹھیا کے پاس جب خط آتا تو آپ ولیٹھیا اللہ کے ذکر کو اس میں سے مٹا دیتے پھر اس کو پھینک دیتے۔

(۲۶۸۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ : أُتِیَ عَبْدُ اللهِ بِصَحِیفَةٍ فِیهَا حَدِیثٌ ، فَأَتَی بِمَاءٍ فَمَحَاهَا ، ثُمَّ غَسَلَهَا ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ.

(۲۶۸۲۹) حضرت اسود بن ہلال ولیٹھیا فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک صحیفہ لایا گیا جس میں کچھ

حدیثیں تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا، پہلے اسے مٹایا پھر اسے دھو دیا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسے جلانے کا حکم دیا تو اسے جلا دیا گیا۔

(۱۵۰) فِي الرَّجلِ يجِد الكِتاب يقرؤه أم لاَ ؟

اس آدمی کا بیان جو خط پائے کیا وہ اس کو پڑھ لے یا نہ پڑھے؟

(٢٦٨٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :قُلْتُ لِعَبِيدَةَ :وَجَدْت كِتَابًا أَقْرَؤُهُ ؟ قَالَ :لاَ.

(ابو داؤد ۱۴۸۰)

(۲۶۸۳۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ مجھے ایک خط ملا ہے کیا میں اس کو پڑھ لوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں۔

(١٥١) كِتاب الحدِيثِ في الكرارِيسِ

کاپیوں میں حدیث لکھنے کا بیان

(٢٦٨٣١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيِّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ الْحَدِيثُ فِي الْكَرَارِيسِ.

(۲۶۸۳۱) حضرت ولید بن ثعلبہ طائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ کاپیوں میں حدیث لکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٨٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مُؤَذِّنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : لاَ تَتَّخِذُوا لِلْحَدِيثِ كَرَارِيسَ كَكَرَارِيسِ الْمُصْحَفِ.

(۲۶۸۳۲) حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ جو حضرت ضحاک رحمہ اللہ کے مؤذن ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ تم حدیث کے لیے مصحف کی کاپیوں کی طرح کاپیاں مت بناؤ۔

(٢٦٨٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْكَرَارِيسَ.

(۲۶۸۳۳) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے کاپیوں میں حدیث لکھنے کو مکروہ سمجھا۔

(٢٦٨٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَتِيكِ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۶۸۳۴) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے کاپیوں میں حدیث لکھنے کو مکروہ سمجھا۔

(١٥٢) ما ينهى الرّجل أن يسبّه

آدمی کو ان چیزوں کو گالی دینے سے منع کیا گیا ہے

(٢٦٨٣٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ :

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا اللَّيْلَ، وَلَا النَّهَارَ، وَلَا الشَّمْسَ، وَلَا الْقَمَرَ، وَلَا الرِّيحَ، فَإِنَّهَا تُبْعَثُ عَذَابًا عَلَى قَوْمٍ، وَرَحْمَةً عَلَى آخَرِينَ. (ابویعلی ۲۱۹۱)

(۲۶۸۳۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم گالی مت دو رات کو نہ ہی دن کو، نہ سورج کو نہ چاند کو اور نہ ہی ہوا کو۔ اس لیے کہ انہیں ایک قوم پر عذاب بنا کر بھیجا گیا اور دوسری قوم پر رحمت بنا کر بھیجا گیا۔

(۲۶۸۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الزُّرَقِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رُوحِ اللهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ، وَلَكِنْ سَلُوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا. (ابوداؤد ۵۰۵۶۔ احمد ۲۶۸)

(۲۶۸۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم ہوا کو برا بھلا مت کہو، اس لیے کہ یہ اللہ کی مہربانی ہے، رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی، لیکن تم اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔

(۲۶۸۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَيْرٍ، فَهَبَّتْ رِيحٌ، فَكَشَفَتْ عَنْ رَجُلٍ قَطِيفَةً كَانَتْ عَلَيْهِ، فَلَعَنَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَعَنْتَهَا؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَشَفَتْ قَطِيفَتِي، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتَهَا فَسَلِ اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، وَلَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ. (ابوداؤد ۴۸۷۲۔ ترمذی ۱۹۷۸)

(۲۶۸۳۷) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ ہوا چل پڑی اور ایک آدمی کی چادر اس وجہ سے کھل گئی تو اس نے ہوا کو لعن طعن کی، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تم نے ہوا کو لعنت کی ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری چادر کھل گئی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ہوا دیکھو تو اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو، اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو، اور اس کو لعنت مت کرو اس لیے کہ یہ تو اللہ کی طرف سے مامور ہے۔

(۱۵۳) ما يكره لِلرَّجلِ أن يتّبع أو يجتمع عليهِ

مکروہ ہے آدمی کے لیے کہ اس کے پیچھے چلا جائے یا اس کے پاس جمع ہوا جائے

(۲۶۸۳۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْهَيْثَمِ قَالَ: رَأَى عَاصِمُ بْنُ ضَمْرَةَ قَوْمًا يَتَّبِعُونَ رَجُلاً فَقَالَ: إِنَّهَا فِتْنَةٌ لِلْمَتْبُوعِ مَذَلَّةٌ لِلتَّابِعِ.

(۲۶۸۳۸) حضرت ہیثم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عاصم رحمہ اللہ نے چند لوگوں کو دیکھا جو کسی آدمی کے پیچھے چل رہے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک یہ فتنہ ہے اس شخص کے لیے جس کے پیچھے چلا جا رہا ہے اور ذلت ہے پیچھے چلنے والوں کے لیے۔

(۲۶۸۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْعَوَّامِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: تَبِعَ ابْنَ مَسْعُودٍ نَاسٌ فَجَعَلُوا

يَمْشُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ :أَلَكُمْ حَاجَةٌ ؟ قَالُوا :لاَ ، قَالَ :ارْجِعُوا فَإِنَّهَا ذِلَّةٌ لِلتَّابِعِ فِتْنَةٌ لِلْمَتْبُوعِ.

(۲۶۸۳۹) حضرت حبیب بن ابی ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت ابن مسعود ؓ کے پیچھے آئے اور آپ ؓ کے پیچھے چلنے لگے، آپ ؓ نے پوچھا: کیا تم لوگوں کو کوئی کام ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ ؓ نے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ، اس لیے کہ یہ پیچھے آنے والے کے لیے ذلت ہے اور جس کے پیچھے چلا جا رہا ہے اس کے لئے فتنہ ہے۔

(۲۶۸٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ :أَتَيْنَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ لِنَتَحَدَّثَ عِنْدَهُ ، فَلَمَّا قَامَ قُمْنَا نَمْشِي مَعَهُ ، فَلَحِقَهُ عُمَرُ فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اعْلَمْ مَا تَصْنَعُ ؟ قَالَ :إِنَّمَا تَرَى فِتْنَةً لِلْمَتْبُوعِ ذِلَّةً لِلتَّابِعِ.

(۲۶۸۴۰) حضرت سلیم بن حنظلہ ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت اُبی بن کعب ؓ کے پاس آئے تا کہ ہم ان کے پاس گفتگو کریں۔ جب آپ ؓ اٹھ گئے تو ہم بھی اٹھ کر ان کے ساتھ چلنے لگے۔ پس حضرت عمر ؓ ان سے ملے اور ان پر درّہ اٹھایا۔ آپ ؓ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! جان لیں آپ جو کر رہے ہیں! انہوں نے فرمایا: بے شک یہ جو تم دیکھ رہے ہو یہ متبوع کے لیے فتنہ ہے اور تابع کے لیے ذلت ہے۔

(۲۶۸٤۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ :لَمْ يَكُنِ ابن سِيرِين يَتْرُكُ أَحَدًا يَمْشِي مَعَهُ.

(۲۶۸۴۱) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ کسی کو نہیں چھوڑتے تھے کہ وہ ان کے ساتھ چل سکے۔

(۲۶۸٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : كَانَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِذَا جَلَسَ إِلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعَةٍ قَامَ.

(۲۶۸۴۲) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ؒ کے پاس جب چار سے زیادہ لوگ بیٹھ جاتے تو آپ ؒ کھڑے ہو جاتے۔

(١٥٤) ما ينبغِي لِلرّجلِ أن يتعلّمه ويعلّمه ولده

آدمی کے لیے مناسب ہے کہ وہ خود سیکھے اور اپنے بچہ کو سکھلائے

(۲۶۸٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ :يَا بَنِيَّ ، تَعَلَّمُوا الرَّمْيَ فَإِنَّهُ خَيْرُ لَعِبِكُمْ.

(۲۶۸۴۳) حضرت مصعب بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؓ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! تیر اندازی سیکھو، اس لیے کہ یہ تمہارا بہترین کھیل ہے۔

(۲۶۸٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ سَالِمٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِنَا فَقَالَ :ارْمُوا ، فَإِنَّ الرَّمْيَ عُدَّةٌ وَجَلاَدَةٌ.

(۲۶۸۴۴) حضرت رافع بن سالم فزاری ویٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: کہ تیراندازی کرو، اس لیے کہ تیراندازی دشمن کے خلاف تیاری اور ہمت واستقلال ہے۔

(٢٦٨٤٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ : قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ : إِذَا عَلَّمْتُ وَلَدِي الْقُرْآنَ وَأَحْجَجْتُهُ وَزَوَّجْته ، فَقَدْ قَضَيْتُ حَقَّهُ ، وَبَقِيَ حَقِّي عَلَيْهِ.

(۲۶۸۴۵) حضرت ابو بردہ ویٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن عاصی ویٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: کہ جب میں نے اپنے بچہ کو قرآن سکھلا دیا اور میں نے اس کو حج کروادیا اور اس کا نکاح کروادیا تو میں نے اس کا حق ادا کردیا اور اس پر میرا حق باقی رہ گیا۔

(٢٦٨٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لاَ تَحْضُرُ الْمَلاَئِكَةُ شَيْئًا مِنْ لَهْوِكُمْ غَيْرَ الرِّهَانِ وَالرَّمْيِ ، نِعْمَ مُنْتَهَى الْمُؤْمِنِ الْقَوْسُ وَالنَّبْلُ.

(۲۶۸۴۶) حضرت لیث ویٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: کہ فرشتے تمہارے کھیلوں میں حاضر نہیں ہوتے سوائے دوڑ اور تیراندازی کے۔ مومن کا بہترین کھیل تیر اور کمان کے ساتھ ہے۔

(١٥٥) مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ كَانَتْ نِعْمَةً يَكْفُرُهَا

جو شخص تیراندازی سیکھے پھر اسے چھوڑ دے تو اس نے نعمت کی ناشکری کی

(٢٦٨٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى أُنَاسٍ من أسلم يَرْمُونَ فَقَالَ : خُذُوا وَأَنَا مَعَ ابْنِ الأَدْرَعِ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، نَأْخُذُ وَأَنْتَ مَعَ بَعْضِنَا دُونَ بَعْضٍ ، فَقَالَ : خُذُوا وَأَنَا مَعَكُمْ يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ.

(بخاری ۲۸۹۹۔ احمد ۴/ ۵۰)

(۲۶۸۴۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ اسلم کے چند لوگوں پر سے گزر ہوا جو تیراندازی کر رہے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پکڑو اور میں ابن الادرع کے ساتھ ہوں۔ اس پر ان لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیسے قابو کریں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے بعض کو چھوڑ کر بعض کے ساتھ ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو اسماعیل! تم پکڑو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

(٢٦٨٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابن أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاسٍ مِنْ أَسْلَمَ وَهُمْ يَتَنَاضَلُونَ فَقَالَ: ارْمُوا يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، ارْمُوا وَأَنَا مَعَ ابْنِ الأَدْرَعِ، فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ: مَا لَكُمْ لاَ تَرْمُونَ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَرْمِي وَقَدْ قُلْتَ: أَنَا مَعَ ابْنِ الأَدْرَعِ ، وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ حِزْبَكَ لاَ يُغْلَبُ؟ قَالَ: ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ. (مسند ۲۲۹)

(۲۶۸۴۸) حضرت ابن ابو حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر قبیلہ اسلم کے چند لوگوں کے پاس سے ہوا اس حال میں کہ وہ لوگ باہم تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو اسماعیل! تیر اندازی کرو، بے شک تمہارا باپ بھی تیر انداز تھا۔ اور تم تیر چلاؤ اور میں ابن الادرع کے ساتھ ہوں، تو لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو روک لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم نہیں چلا رہے؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیسے تیر چلائیں؟ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ابن الادرع کے ساتھ ہیں، اور تحقیق ہم جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تیر چلاؤ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

(٢٦٨٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الأَدْرَعِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَمَعْدَدُوا وَاخْشَوْشِنُوا وَانْتَضِلُوا وَامْشُوا حُفَاةً.

(طبرانی ۸۴)

(۲۶۸۴۹) قبیلہ اسلم کے ایک شخص جن کا نام ابن الادرع رضی اللہ عنہ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ معد کا طرز زندگی اختیار کرو، اور موٹا اور کھردرا (کپڑا) پہنو اور باہم تیر اندازی کا مقابلہ کرو اور ننگے پیر چلا کرو۔

(٢٦٨٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَن يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَزْرَقِ ، عَن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إنَّ اللَّهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الثَّلاَثَةَ الْجَنَّةَ :صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ ، وَالرَّامِيَ بِهِ ، وَالْمُمِدَّ بِهِ ، وَقَالَ :ارْمُوا وَارْكَبُوا، وَإِنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا ، وَكُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إلاَّ رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ ، وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ، وَمُلاَعَبَتَهُ أَهْلَهُ ، فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ.

(۲۶۸۵۰) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین لوگوں کو جنت میں داخل کریں گے، تیر کے بنانے والے کو جس نے ثواب کی نیت سے اس کو بنایا۔ اور اس کے چلانے والے کو اور تیر کے پکڑانے والے کو، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیر اندازی کرو اور سواری کرو۔ اور تمہارا تیر اندازی کرنا میرے نزدیک تمہارے سوار ہونے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور وہ تمام کھیل جو مسلمان بندہ کھیلتا ہے وہ باطل ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنے کمان کے ذریعہ تیر چلاتا ہو، یا اپنے گھوڑے کو سدھاتا ہو یا اپنی بیوی کے ساتھ تفریح کرتا ہو، بے شک یہ تمام چیزیں حق میں سے ہیں۔

(٢٦٨٥١) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلاَّمٍ الدِّمَشْقِيُّ ، عَن خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ إلاَّ أَنَّهُ قَالَ : وَمُنَبِّلَهُ. (ابوداؤد ۲۵۰۵۔ احمد ۴/ ۱۴۶)

(۲۶۸۵۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔ مگر یہ کہ اس سند میں منبلہ

کے الفاظ بھی ہیں۔

(۲٦۸٥۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّونَ بَيْنَ الأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوا رُهْبَانًا.

(۲۶۸۵۲) امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال بن سعد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا اس حال میں کہ وہ لوگ اپنے مقاصد کے بارے میں بہت سخت تھے۔ اور ان میں سے بعض بعض کے ساتھ مذاق کرتے تھے اور جب رات ہوتی، تو وہ سب کے سب عبادت گزار بن جاتے۔

(۲٦۸٥۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ حُذَيْفَةَ يَشْتَدُّ بَيْنَ الْهَدَفَيْنِ.

(۲۶۸۵۳) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ دو نشانوں کے درمیان حملہ کرتے تھے۔

(۲٦۸٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَدَبَّسِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : أَخِيفُوا الْهَوَامَّ قَبْلَ أَنْ تُخِيفَكُمْ ، وَانْتَضِلُوا وَتَمَعْدَدُوا وَاخْشَوْشِنُوا وَاجْعَلُوا الرَّأْسَ رَأْسَيْنِ ، وَفَرِّقُوا عَنِ الْمَنِيَّةِ ، وَلاَ تُلِثُّوا بِدَارِ مُعْجِزَةٍ ، وَأَخِيفُوا الْحَيَّاتِ قَبْلَ أَنْ تُخِيفَكُمْ وَأَصْلِحُوا مَثَاوِيَكُمْ.

(۲۶۸۵۴) حضرت ابو العدبس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تم حشرات کو ڈراؤ قبل از یں کہ وہ تمہیں خوف زدہ کریں اور تم باہم تیراندازی کا مقابلہ کیا کرو، اور قبیلہ معد کی طرز زندگی اختیار کرو اور موٹا، کھردرا کپڑا پہنو، اور اپنے مال کو ہلاک ہونے سے بچاؤ، اور تم ایسی جگہ اقامت اختیار مت کرو جہاں تمہارا رزق تنگ ہو اور تم سانپوں کو ڈراؤ قبل از یں کہ وہ تمہیں خوف زدہ کریں اور اپنے گھر والوں کو درست رکھو۔

(١٥٦) ما يستحبّ لِلرّجلِ أن يوجد رِيحه مِنه

آدمی کے لیے مستحب ہے کہ اس سے ایسی خوشبو پائی جائے

(۲٦۸٥٥) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ عَرَفَ جِيرَانُ الطَّرِيقِ ، أَنَّهُ قَدْ مَرَّ مِنْ طِيبِ رِيحِهِ.

(۲۶۸۵۵) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتے تو راستہ کے پڑوسی آپ رضی اللہ عنہ کی مہکتی خوشبو سے پہچان لیتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گزرے ہیں۔

(۲٦۸٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَتَطَيَّبُ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ.

(۲۶۸۵۶) حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسی خوشبو لگاتے تھے جس میں مشک کی آمیزش ہوتی تھی۔

(٢٦٨٥٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ مَوْلَى لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا قَتَادَةَ وَأَبَا أُسَيْدَ السَّاعِدِيَّ يَمُرُّونَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي الْكُتَّابِ فَنَجِدُ مِنْهُمْ رِيحَ الْعَبِيرِ وَهُوَ الْخَلُوقُ.

(۲۶۸۵۷) حضرت عثمان بن عبید اللہ ولیٹیلا جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو اُسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، یہ حضرات ہم پر سے گزرتے تھے اس حال میں کہ ہم مکتب میں ہوتے تھے تو ہم ان سے عبیر کی خوشبو سونگھتے تھے جو زعفران ملی خوشبو ہے۔

(٢٦٨٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ بِرِيحِ الطِّيبِ إِذَا أَقْبَلَ. (عبدالرزاق ۷۹۳۴- ابن سعد ۳۹۸)

(۲۶۸۵۸) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت پاکیزہ خوشبو آتی تھی۔

(٢٦٨٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ :كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُعْرَفُ بِرِيحِ الطِّيبِ.

(۲۶۸۵۹) حضرت طلحہ بن مصرف ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بہت پاکیزہ خوشبو آتی تھی۔

(٢٦٨٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِينَاءَ ، عَنْ نُفَيْعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ مِنْ أَطْيَبِ النَّاسِ رِيحًا ، وَأَنْقَاهُمْ ثَوْبًا أَبْيَضَ.

(۲۶۸۶۰) حضرت نُفیع ولیٹیلا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پاکیزہ خوشبو والے اور سب سے صاف سفید کپڑوں والے تھے۔

(٢٦٨٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَسْحَقُ الْمِسْكَ ، ثُمَّ جَعَلَهُ عَلَى يَافُوخِهِ.

(۲۶۸۶۱) امام شعبی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ مشک کو کوٹ کر اس کا سفوف بناتے پھر اس کو اپنے سر کے اوپر کے حصہ میں ڈال لیتے۔

(۱۵۷) من كره للمرأة أن تطيب إذا خرجت

جو عورت کے گھر سے نکلتے وقت خوشبو لگانے کو مکروہ سمجھتے ہیں

(٢٦٨٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ ، فَمَرَّ بِالنِّسَاءِ ، فَوَجَدَ رِيحَ رَأْسِ امْرَأَةٍ فَقَالَ :مَنْ صَاحِبَةُ هَذَا ؟ أَمَا لَوْ عَرَفْتُهَا لَفَعَلْتُ وَفَعَلْتُ ، إِنَّمَا تَطَيَّبُ الْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا، فَإِذَا خَرَجَتْ لَبِسَتْ أُطَيْمِرَهَا ، أَوْ أُطَيْمِرَ خَادِمِهَا ، فَتَحَدَّثَ النِّسَاءُ ، أَنَّهَا قَامَتْ عَنْ حَدَثٍ.

(۲۶۸۶۲) حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عید کے دن نکلے، آپ رضی اللہ عنہ کا گزر عورتوں کے پاس سے ہوا، تو آپ رضی اللہ عنہ کو کسی عورت کے سر سے خوشبو محسوس ہوئی، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ خوشبو والی عورت کون ہے؟ اگر میں نے اس کو پہچان لیا تو میں اس کو ایسی اور ایسی سزا دوں گا، اس لیے کہ عورت صرف اپنے خاوند کے لیے خوشبو لگا سکتی ہے۔ اور جب وہ نکلے تو اپنے کوئی بوسیدہ یا اپنی خادمہ کے بوسیدہ کپڑے پہن لے، اس پر عورتوں نے بتایا کہ یہ عورت حدث کی وجہ سے اٹھی ہے۔

(٢٦٨٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَن غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ ، ثُمَّ خَرَجَتْ لِتُوجَدَ رِيحُهَا فَهِيَ فَاعِلَة ، وَكُل عَين فَاعِلَة.

(۲۶۸۶۳) حضرت غنیم بن قیس ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کوئی عورت خوشبو لگائے، پھر وہ نکلے تا کہ اس کی خوشبو پھیلے، پس یہ عورت زنا کرنے والی ہے اور ہر آنکھ زنا کرنے والی ہوگی۔

(٢٦٨٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ لِيُوجَدَ رِيحُهَا ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلاَةٌ حَتَّى تَغْتَسِلَ اغْتِسَالَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ. (ابوداؤد ۴۱۷۱۔ احمد ۲/ ۲۴۶)

(۲۶۸۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی عورت خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف نکلے تا کہ اس کی خوشبو محسوس کی جائے، تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ جنابت کے غسل کی طرح غسل کر لے۔

(٢٦٨٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَن يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَن بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَن زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ :قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا خَرَجَتْ إِحْدَاكُنَّ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلاَ تَمَسَّ طِيبًا. (مسلم ۳۲۸۔ احمد ۶/ ۳۶۳)

(۲۶۸۶۵) حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی عورت مسجد کی طرف نکلے تو اس کو چاہیے کہ وہ خوشبو مت لگائے۔

(٢٦٨٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بن أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ،

أَنَّهُ وَجَدَ مِنِ امْرَأَتِهِ رِيحَ مِجْمَرٍ وَهِيَ بِمَكَّةَ ، فَأَقْسَمَ عَلَيْهَا أَلَا تَخْرُجَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ.

(۲۶۸۶۶) حضرت ابو عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے عود کی خوشبو محسوس کی اس حال میں کہ وہ مکہ میں تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قسم دی کہ وہ اس رات نہیں نکلے گی۔

(۲۶۸۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ :نَزَلَ بِي حَمَوِيٌّ فَمَسِسْتُ طِيبًا ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ حَفْصَةُ :إِنَّمَا الطِّيبُ لِلْفِرَاشِ.

(۲۶۸۶۷) حضرت عثمان بن عبداللہ بن سراقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے ارشاد فرمایا: کہ میرے دیور نے میرے پاس قیام کیا تو میں نے خوشبو لگائی پھر میں نکلی، تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے میری طرف قاصد کے ذریعے پیغام بھیجا کہ بے شک خوشبو تو خاوند کے لیے لگائی جاتی ہے۔

(۲۶۸۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ امْرَأَتَهُ اسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَهَا ، فَأَذِنَ لَهَا فَوَجَدَ بِهَا رِيحُ دُخْنة فحبسها ، وَقَالَ :إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَإِنَّمَا طِيبُهَا شَنَارٌ فِيهِ نَارٌ.

(۲۶۸۶۸) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ان کی بیوی نے اپنے گھر والوں کے پاس جانے کی اجازت مانگی تو آپ رحمہ اللہ نے اسے اجازت دے دی۔ پھر آپ رحمہ اللہ کو اس سے دھونی کی خوشبو محسوس ہوئی تو آپ رحمہ اللہ نے اس کو روک دیا اور فرمایا: بے شک عورت جب خوشبو لگائے پھر گھر سے نکلے، تو اس کی خوشبو میں ایسا فتنہ ہے جس میں آگ ہے۔

(۲۶۸۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ :زَارَتْ أَسْمَاءُ أُخْتَهَا عَائِشَةَ ، وَالزُّبَيْرُ غَائِبٌ ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ رِيحَ طِيبٍ فَقَالَ :مَا عَلَى امْرَأَةٍ أَنْ لاَ تَطَيَّبَ وَزَوْجُهَا غَائِبٌ. (طبرانی ۲۸۰)

(۲۶۸۶۹) حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اپنی بہن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کے لیے آئیں اس حال میں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ موجود نہیں تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکیزہ خوشبو محسوس کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کے لیے درست نہیں ہے کہ وہ خوشبو لگائے جبکہ اس کا خاوند موجود نہ ہو۔

(۱۵۸) فِي تنحِيةِ الأذى عنِ الطّرِيقِ

راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینے کا بیان

(۲۶۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الإِيمَانُ سِتُّونَ ، أَوْ سَبْعُونَ ، أَوْ بِضْعَةٌ وَاحِدُ الْعَدَدَيْنِ: أَعْلاَهَا شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ. (بخاری ۹۔ مسلم ۶۳)

(۲۶۸۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّالِلْہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کے ساٹھ یا ستر یا کچھ زائد شعبے ہیں۔ ان دونوں میں سے ایک عدد ارشاد فرمایا...... ان میں سے بلند ترین لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے اور سب سے آسان تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹانا ہے، اور حیاء بھی ایمان کا حصہ ہے۔

(۲۶۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَنْتَفِعُ بِهِ ، قَالَ : نَحِّ الأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ. (مسلم ۲۰۲۱۔ ابن ماجه ۳۶۸۱)

(۲۶۸۷۱) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صَلَّالِلْہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ! میری کسی ایسے عمل پر راہنمائی فرما دیجئے جس پر عمل کرنے سے مجھے فائدہ ہو، آپ صَلَّالِلْہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: کہ مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاؤ۔

(۲۶۸۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ عَادَ مَرِيضًا ، أَوْ أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ ، أَوْ مَازَ أَذًى عَنْ طَرِيقٍ فَحَسَنَةٌ بِعَشْرَةِ أَمْثَالِهَا.

(۲۶۸۷۲) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّالِلْہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مریض کی عیادت کرے یا اپنے گھر والوں پر مال خرچ کرے یا راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دے تو ایک نیکی کا بدلہ دس کے برابر ہوگا۔

(۲۶۸۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ : خَرَجَ رَجُلٌ مَعَ مُعَاذٍ ، فَجَعَلَ لاَ يَرَى أَذًى فِي طَرِيقٍ إِلاَّ نَحَّاهُ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الرَّجُلُ جَعَلَ لاَ يَمُرُّ بِشَيْءٍ إِلاَّ نَحَّاهُ ، فَقَالَ لَهُ : مَا حَمَلَكَ عَلَى هَذَا ؟ قَالَ : الَّذِي رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ ، قَالَ : أَصَبْتَ ، أَوْ أَحْسَنْتَ ، إِنَّهُ مَنْ أَمَاطَ أَذًى ، عَنْ طَرِيقٍ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ ، وَمَنْ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(۲۶۸۷۳) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا، وہ شخص راستہ میں کوئی بھی تکلیف دہ چیز دیکھتا تو اسے ہٹا دیتا، جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو دیکھا کہ یہ جو بھی تکلیف دہ چیز دیکھتا ہے تو اس کو راستہ سے ہٹا دیتا ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کس بات نے تجھے اس فعل پر اُبھارا؟ اس نے کہا: کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تحقیق تو نے ٹھیک کیا یا یوں فرمایا: کہ تو نے اچھا کام کیا۔ اس لیے کہ جو شخص راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹاتا ہے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۶۸۷٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هِلاَلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَتْ شَجَرَةٌ عَلَى طَرِيقِ النَّاسِ ، فَكَانَتْ تُؤْذِيهِمْ ، فَعَزَلَهَا رَجُلٌ ، عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَلَقَدْ رَأَيْته يَتَقَلَّبُ فِي ظِلِّهَا فِي الْجَنَّةِ. (احمد ۱۵۴۔ ابو یعلی ۳۰۴۸)

(۲۶۸۷۴) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں کے راستہ میں ایک درخت تھا جو لوگوں کی

تکلیف کا باعث تھا، پس کسی آدمی نے راستہ سے اسے ہٹا دیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ تحقیق میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں اس درخت کے سایہ کے نیچے گھوم رہا تھا۔

(٢٦٨٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَانَ عَلَى طَرِيقٍ غُصْنُ شَجَرَةٍ يُؤْذِي النَّاسَ ، فَأَمَاطَهَا رَجُلٌ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ. (ابن ماجه ٣٦٨٢)

(۲۶۸۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک راستہ میں درخت کی ٹہنی تھی جو لوگوں کی تکلیف کا باعث بنتی تھی، پس کسی آدمی نے اسے ہٹا دیا تو اس وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

(٢٦٨٧٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَن يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَن يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا، حَسَنِهَا وَسَيِّئِهَا ، فَرَأَيْت فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الأَذَى يُنَحَّى عَنِ الطَّرِيقِ ، وَرَأَيْت فِي سَيِّءِ أَعْمَالِهَا النُّخَامَةَ فِي الْمَسْجِدِ لاَ تُدْفَنُ. (مسلم ٣٩٠- احمد ٥/ ١٨٠)

(۲۶۸۷۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں سے یہ دیکھا کہ وہ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹاتا تھا اور میں نے ان کے برے اعمال میں دیکھا کہ وہ مسجد میں تھوک کر اس پر مٹی نہ ڈالتا تھا۔

(١٥٩) فِي التَّحَشُّشِ على الطَّرِيقِ

راستہ پر قضائے حاجت کرنے کا بیان

(٢٦٨٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بن قَيْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ : اتَّقُوا هَذِي الْمُلاَعِنَ ، ثُمَّ قَالَ إِسْمَاعِيلُ : يَعْنِي التَّحَشُّشَ عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيقِ.

(۲۶۸۷۷) حضرت اسماعیل بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ان ملعون جگہوں سے بچو۔ پھر حضرت اسماعیل رحمہ اللہ نے فرمایا یعنی راستہ کے درمیان قضائے حاجت کرنے سے۔

(٢٦٨٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمُلاَعن ، قَالُوا : وَمَا الْمُلاَعِنُ ؟ قَالَ : قَارِعَةُ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ وَتَحْتَ الشَّجَرَةِ يَسْتَظِلُّ تَحْتَهَا الرَّاكِبُ.

(مسلم ٢٢٦- ابو داؤد ٢٦)

(۲۶۸۷۸) حضرت عون بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تم ان ملعون جگہوں سے بچو۔ تو لوگوں نے پوچھا: ملعون جگہیں کیا ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ راستہ کے درمیان بیٹھنے اور اس درخت کے نیچے بیٹھنے سے جن کے

نیچے سوار سایہ حاصل کرتے ہیں۔

(۲۶۸۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْزِلُوا عَلَى جَوَادِّ الطَّرِيقِ، وَلَا تَقْضُوا عَلَيْهَا الْحَاجَاتِ.

(۲۶۸۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم راستے کے درمیان میں قیام کرنے سے بچو اور نہ ہی ان جگہوں پر قضائے حاجت کرو۔

(۱۶۰) التَّطَيُّب بِالْمِسْكِ

مشک خوشبو لگانے کا بیان

(۲۶۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْمِسْكَ فَقَالَ: هُوَ أَطْيَبُ طِيبِكُمْ. (مسلم ۱۷۶۶)

(۲۶۸۸۰) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ تمہاری خوشبوؤں میں پاکیزہ ترین خوشبو ہے۔

(۲۶۸۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَطْيَب طيبكم: الْمِسْكُ.

(۲۶۸۸۱) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہاری خوشبوؤں میں پاکیزہ ترین خوشبو مشک ہے۔

(۲۶۸۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ الْمِسْكَ فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ.

(۲۶۸۸۲) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو مشک خوشبو لیتے اور اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لیتے۔

(۲۶۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَسْحَقُ الْمِسْكَ، ثُمَّ يَجْعَلُهُ عَلَى يَافُوخِهِ.

(۲۶۸۸۳) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ مشک کو پیس کر اس کا سفوف بناتے پھر اسے اپنے سر کے اوپر والے حصہ میں ڈال لیتے۔

(۲۶۸۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْمِسْكِ لِلْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.

(۲۶۸۸۴) حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ زندہ اور مردہ کے مشک لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱٦۱) من كره المسك

جو مشک لگانے کو مکروہ سمجھتے

(۲٦۸۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : الْمِسْكُ مَيْتَةٌ وَدَمٌ.

(۲٦۸۸۵) حضرت ابن ابی روّاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ مشک تو مردار اور خون ہے۔

(۲٦۸۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجْعَلَ الْمِسْكُ فِي الْمُصْحَفِ.

(۲٦۸۸٦) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے قرآن مجید کے نسخہ میں مشک لگانے کو مکروہ سمجھا۔

(۲٦۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمِسْكَ لِلْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.

(۲٦۸۸۷) حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ زندہ اور مردہ کے مشک لگانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱٦۲) فِي المبيتِ على السّطحِ

چھت پر رات گزارنے کا بیان

(۲٦۸۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ : جَاءَ أَبُو أَيُّوبَ ، فَأَرَادَ أَنْ يَبِيتَ عَلَى سَطْحٍ لَنَا أَجْلَحَ ، قَالَ : كِدْتُ أَنْ أَبِيتَ اللَّيْلَةَ لَا ذِمَّةَ لِي.

(۲٦۸۸۸) حضرت علی بن عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ ہماری بغیر دیوار کی چھت پر رات گزاریں، فرمایا کہ قریب ہے کہ میں رات گزاروں اس حال میں کہ میری کوئی ذمہ داری نہیں۔

(۲٦۸۸۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ فَوْقَ السَّطْحِ لَيْسَ عَلَيْهِ حَائِطٌ ، فَقَالَ مُجَاهِدٌ : إِنَّمَا قِيلَ ذَاكَ لِمَنْ سَقَطَ فَمَاتَ.

(۲٦۸۸۹) حضرت علاء بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جو بغیر دیوار والی چھت پر سو جائے؟ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ تو اس شخص کو کہا جاتا ہے جو گرتا ہے تو مر جاتا ہے۔

(۱٦۳) فِي الرّجلِ يصِلُ مَنْ كَانَ أبوه يصِلُ

اس آدمی کا بیان جو اس شخص سے صلہ رحمی کرے جس سے اس کا والد صلہ رحمی کرتا ہے

(۲٦۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقْطَعْ مَنْ كَانَ يَصِلُ أَبَاكَ ، يُطْفَأْ بِذَلِكَ نُورُكَ ، إِنَّ وِدَّكَ وِدُّ أَبِيكَ. (مسلم ۱۱۔ ابو داؤد ۵۱۰۰)

(۲۶۸۹۰) حضرت ابن ابی حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قطع رحمی مت کرو اس سے جس سے تمہارے والد صلہ رحمی کرتے تھے، اس سے تمہارا نور بجھ جائے گا اس لیے کہ تمہارا تعلق دار تمہارے والد کا تعلق دار ہے۔

(۲٦۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنتَرَةَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :صِلْ مَنْ كَانَ أَبُوك يُوَاصِلُ ، فَإِنَّ صِلَةً لِلْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ أَنْ تَصِلَ مَنْ كَانَ يُوَاصِلُ.

(۲۶۸۹۱) حضرت عون بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ اس کے ساتھ صلح رحمی کرو جس کے ساتھ تمہارے والد صلہ رحمی کرتے تھے اس لیے کہ قبر میں موجود میت سے صلح رحمی یہی ہے کہ تم اس شخص سے صلہ رحمی کرو جس سے یہ صلہ رحمی کرتا تھا۔

(۲٦۸۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَن ثَابِتٍ ، عَن بِلاَلٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :إن مِنْ صِلَةِ الرَّجُلِ أَبَاهُ أَنْ يَصِلَ إخْوَانَهُ الَّذِينَ كَانَ يَصِلُهُمْ ، قَالَ حَمَّادٌ :أَحْسَبُهُ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قِيلَ لِحَمَّادٍ :بِلاَلُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۶۸۹۲) حضرت بلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ بے شک آدمی کی اپنے والد سے صلہ رحمی یہ ہے کہ وہ اس کے بھائیوں سے صلہ رحمی کرے جن سے وہ خود صلہ رحمی کرتا تھا۔

حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا بلال بن ابو بردہ رحمہ اللہ مراد ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲٦۸۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ :أَحْبِبْ حَبِيبَكَ وَحَبِيبَ أَبِيك.

(۲۶۸۹۳) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ تورات میں یوں لکھا ہے کہ تم اپنے محبوب اور اپنے والد کے محبوب سے محبت کرو۔

(١٦٤) فِي تَتْرِيبِ الْكِتَابِ

لکھے ہوئے پر مٹی چھڑکنے کا بیان

(۲٦۸۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو عَقِيلٍ قَالَ :حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ :تَرِّبُوا صُحُفَكُمْ أَنْجَحُ لَهَا.

(۲۶۸۹۴) حضرت سلمہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صحیفوں پر مٹی چھڑک لیا کرو، یہ اس کے مقصد میں کامیابی ہے۔

(۲٦۸۹٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ،

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَرِّبُوا صُحُفَكُمْ أَنْجَحُ لَهَا وَالتُّرَابُ مُبَارَكٌ.

(ترمذی ۲۷۱۳۔ ابن ماجہ ۳۷۷۴)

(۲۶۸۹۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم اپنے صحیفوں پر مٹی چھڑک لیا کرو، یہ اس کے مقصد میں کامیابی ہے، اور مٹی بابرکت چیز ہے۔

(۲۶۸۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرِّبُوا صُحُفَكُمْ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ.

(۲۶۸۹۶) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صحیفوں پر مٹی چھڑک لیا کرو، یہ بہت برکت کا باعث ہے۔

(۱۶۵) فِي رَدِّ جوابِ الْكِتَابِ

خط کا جواب دینے کا بیان

(۲۶۸۹۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنِّي لَأَرَى لِجَوَابِ الْكِتَابِ عَلَيَّ حَقًّا كَرَدِّ السَّلَامِ. (ابن عدی ۱۷۶)

(۲۶۸۹۷) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ خط کا جواب دینا مجھ پر سلام کے جواب دینے کی طرح لازم ہے۔

(۱۶۶) فِي رُكُوبِ ثلاثةٍ على دابّةٍ

ایک سواری پر تین لوگوں کے سوار ہونے کا بیان

(۲۶۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا كُنْتُ أُبَالِي لَوْ كُنْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ عَلَى دَابَّةٍ بَعْدَ أَنْ تُطِيقَنَا.

(۲۶۸۹۸) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں پروا نہیں کرتا کہ میں کسی سواری پر دس کا دسواں ہوں اس بات کے بعد کہ وہ ہمیں اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو۔

(۲۶۸۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّاهُ غُلَامَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ. (عبدالرزاق ۱۹۴۸۲)

(۲۶۸۹۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو عبد المطلب کے دو لڑکے ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے

ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو پیچھے سوار کرلیا۔

(٢٦٩٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ لابْنِ الزُّبَيْرِ : أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ ، وَابْنُ عَبَّاسٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ.

(مسلم ۱۸۸۵۔ احمد ۱/ ۲۰۳)

(۲۶۹۰۰) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تمہیں یاد ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے، تمہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ملے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو سوار کرلیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

(٢٦٩٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ:حدَّثَنَا مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ قَالَ:حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا ، قَالَ: فَتُلُقِّيَ بِي ، وَبِالْحَسَنِ، أَوْ بِالْحُسَيْنِ ، قَالَ :فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَالآخَرَ خَلْفَهُ ، حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ. (ابوداؤد ۲۵۵۹۔ احمد ۲۰۳)

(۲۶۹۰۱) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس آتے اور ہم سے ملاقات ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ملتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کرلیتے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو جاتے۔

(٢٦٩٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سُفْيَانَ الْعَطَّارِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ مُرْتَدِفًا خَلْفَ رَجُلٍ ، قَالَ :وَكَانَ يَقُولُ : صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِمُقَدَّمِهَا.

(۲۶۹۰۲) حضرت سفیان بن عطار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ سواری پر کسی آدمی کے پیچھے بیٹھے ہوتے تھے اور فرما رہے تھے کہ سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔

(١٦٧) من كره ركوب ثلاثةٍ على الدّابّةِ

جو سواری پر تین لوگوں کے سوار ہونے کو مکروہ سمجھے

(٢٦٩٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَرْكَبَ ثَلاَثَةٌ عَلَى دَابَّةٍ.

(۲۶۹۰۳) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ ایک سواری پر تین آدمیوں کے سوار ہونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٩٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :أَيُّمَا ثَلاَثَةٍ رَكِبُوا عَلَى دَابَّةٍ فَأَحَدُهُمْ مَلْعُونٌ.

(۲۶۹۰۴) حضرت اجلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی تین آدمی ایک سواری پر سوار ہوئے تو ان میں سے ایک ملعون ہوگا۔

(٢٦٩٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ : رَآنِي أَبِي رِدْفَ ثَالِثٍ فَقَالَ : مَلْعُونٌ.

(۲۶۹۰۵) حضرت ابن بریدہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے دیکھا کہ میں سوار کے پیچھے تیسرا سوار تھا تو آپ نے فرمایا: ملعون شخص۔

(٢٦٩٠٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : خَرَجْتُ إِلَى الْحِيرَةِ أَنْظُرُ إِلَى الْفِيلِ ، فَرَأَيْتُ الْحَارِثَ الأَعْوَرَ رَاكِبًا وَخَلْفَهُ رِدْفٌ ، قَالَ : فَقَالَ : لَوْ صَلُحَ ثَلاَثَةٌ حَمَلْنَاكَ.

(۲۶۹۰۶) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عامر نے ارشاد فرمایا: کہ میں حیرہ مقام کی طرف نکلا تا کہ میں ہاتھی دیکھوں، پس میں نے حضرت حارث اعور کو سوار دیکھا اس حالت میں کہ ان کے پیچھے کوئی سوار تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر یہ سواری تیسرے کی صلاحیت رکھتی تو ہم آپ کو بھی سوار کر لیتے۔

(٢٦٩٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حسن ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ مَعَهُ إِذْ مَرَّ ثَلاَثَةٌ عَلَى حِمَارٍ ، فَقَالَ لِلآخِرِ مِنْهُمْ : انْزِلْ لَعَنَكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : تَلْعَنُ هَذَا الإِنْسَانَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْ هَذَا : أَنْ يَرْكَبَ الثَّلاَثَةُ عَلَى الدَّابَّةِ. (طبرانی ۷۸۲)

(۲۶۹۰۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت مہاجر بن قنفذ نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک گدھے پر سوار تین لوگ گزرے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کو کہا: اتر جا اللہ تجھ پر لعنت کرے، اس لعنت کرنے والے کو کہا گیا کہ تو انسان کو لعنت کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ایک جانور پر تین لوگ سوار ہوں۔

(٢٦٩٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ : رَأَى ثَلاَثَةً عَلَى بَغْلٍ فَقَالَ لِيَنْزِلْ أَحَدُكُمْ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الثَّالِثَ. (ابو داؤد ۲۹۹)

(۲۶۹۰۸) حضرت ابو العنبس فرماتے ہیں کہ حضرت زاذان نے ایک خچر پر تین لوگوں کو سوار دیکھا آپ نے فرمایا: کہ چاہیے کہ تم میں سے ایک اتر جائے، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے تیسرے سوار پر لعنت فرمائی ہے۔

(١٦٨) مَنْ كَانَ لاَ يدعُ أحدًا مِن أهلِهِ ينام بعد الفجرِ حتّى تطلع الشّمس

جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کو نہیں چھوڑتا کہ وہ فجر کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک سو جائیں

(٢٦٩٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ لَمْ يَدَعْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِهِ صَغِيرًا ، وَلاَ كَبِيرًا يُطِرق حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۲۶۹۰۹) حضرت طارق بن شہاب ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنے گھر میں کسی چھوٹے اور بڑے کو سونے کے لیے نہیں چھوڑتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔

(۲۶۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ شَمَّاسٍ ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ : كُنْتُ أَخْرُجُ إِلَى جَبَّانَةٍ مِنْ هَذِهِ الْجَبَابِينِ أَنْصِبُ بِفَخٍّ لِي ، فَخَرَجْت ثَلاَثَ غَدَوَاتٍ أَرَى رَجُلاً بَعْدَ الْفَجْرِ جَالِسًا فِي مَكَان ، قُلْتُ : يَا عَبْدَ اللهِ ، مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : أَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ ، قَالَ : قُلْتُ : أَيُّ شَيْءٍ تَصْنَعُ هَاهُنَا ؟ قَالَ : أَنْظُرُ إِلَى الشَّمْسِ مِنْ أَيْنَ تَطْلُعُ ؟.

(۲۶۹۱۰) حضرت مہاجر بن شماس کے چچا فرماتے ہیں کہ میں تین دن تک فجر کے بعد ایک بلند جگہ ایک آدمی کو بیٹھا دیکھتا رہا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے تم کون ہو؟ انہوں نے کہا میں حذیفہ بن یمان ہوں۔ میں نے کہا کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ سورج کہاں سے طلوع ہوتا ہے؟

(۲۶۹۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : مَرَرْت عَلَى بِلاَلٍ وَهُوَ بِالشَّامِ جَالِسٌ غُدْوَةً ، فَقُلْت : مَا يُجلسك يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَنْتَظِرُ طُلُوعَ الشَّمْسِ.

(۲۶۹۱۱) حضرت مدرک بن عوف ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میرا گزر حضرت بلال رضی اللہ پر ہوا اس حال میں کہ وہ شام میں تھے اور صبح کے وقت بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: اے ابو عبداللہ! کس چیز نے آپ رضی اللہ کو یہاں بٹھایا ہوا ہے؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا: میں سورج کے طلوع ہونے کا انتظار کر رہا ہوں۔

(۲۶۹۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلاَّهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۲۶۹۱۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔

(۲۶۹۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : عَجَبًا لأَصْحَاب عَبْدِ اللهِ ، إِنَّهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْ حَيْثُ تَطْلُعُ ، أَوَلاَ يَعْلَمُونَ أَنَّ الْفَجْرَ إِذَا طَلَعَ مِنْ مَوْضِعٍ طَلَعَتْ مِنْهُ الشَّمْسُ.

(۲۶۹۱۳) حضرت سلمہ ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبداللہ کے اصحاب پر تعجب ہے! کہ وہ سورج کی طرف غور سے دیکھتے ہیں جب وہ طلوع ہوتا ہے۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ صبح جس جگہ سے طلوع ہوتی ہے اسی جگہ سے سورج بھی طلوع ہوتا ہے۔

(۲۶۹۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، ثُمَّ الْقَسْرِيِّ قَالَ : اسْتَأْذَنْت عَلَى حُذَيْفَةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْت : فَإِذَا رَسُولُهُ قَدْ لَحِقَنِي فَقَالَ : مَا رَدَّكَ ؟ قُلْتُ :

ظَنَنْتُ أَنَّكَ نَائِمٌ ؟ قَالَ :مَا كُنْتُ لأَنَامَ حَتَّى أَنْظُرَ مِنْ أَيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ قَالَ :فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ :قَدْ فَعَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۶۹۱۴) حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی قسری ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ ؓ سے تین مرتبہ اجازت چاہی، انہوں نے اجازت نہیں دی تو میں واپس لوٹ گیا، اتنے میں آپ ؓ کا قاصد مجھے ملا۔ اس نے پوچھا: کہ کس چیز نے آپ کو واپس لوٹا دیا؟ میں نے عرض کیا: کہ میں سمجھا کہ آپ ؓ سو رہے ہیں۔ آپ ؓ نے فرمایا: میں سوتا نہیں ہوں یہاں تک کہ میں دیکھ لوں کہ سورج کہاں سے طلوع ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث امام محمد ؒ سے بیان کی۔ تو آپ ؒ نے فرمایا: کہ محمد ﷺ کے بہت سے صحابہ ؓ نے یہ عمل کیا ہے۔

(١٦٩) فِي الرَّجلِ يبيت فِي البيتِ وحده

اس آدمی کا بیان جو تنہا گھر میں رات گزارے

(٢٦٩١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ :لاَ تَبِتْ فِي بَيْتٍ وَحْدَك ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ أَشَدُّ مَا يَكُونُ وَلَعًا.

(۲۶۹۱۵) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ تم گھر میں تنہا رات مت گزارو۔ اس لیے کہ شیطان سب سے زیادہ انسان کو اس وقت اکساتا ہے جب وہ اکیلا رات گزارتا ہے۔

(٢٦٩١٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ ، أَوْ يَبِيتَ فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ. (ابوداؤد ۲۱۱۔ احمد ۹۱)

(۲۶۹۱۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آدمی کو تنہا سفر کرنے سے یا تنہا رات گزارنے سے منع فرمایا۔

(٢٦٩١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَاصِمِ بن مُحَمَّد ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ أَحَدُكُمْ بِاللَّيْلِ. (بخاری ۲۹۹۸۔ ترمذی ۱۶۷۳)

(۲۶۹۱۷) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں کوئی جان لیتا جو تنہائی میں نقصان ہے تو تم میں کوئی رات میں سفر نہ کرتا۔

(١٧٠) مَنْ كَانَ يسِرّ حدِيثه مِن أهلِهِ

جو شخص اپنی بات گھر والوں سے چھپاتا ہو

(٢٦٩١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : كَانَ أَبِي لاَ يَأْتَمِن

عَلَى حَدِيثِهِ أَهْلَهُ ، كَانَ يَخْلُو هُوَ وَأَصْحَابُهُ فِي غُرْفَةٍ يَتَحَدَّثُونَ.

(۲۶۹۱۸) حضرت محمد بن عبداللہ بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد اپنی باتوں کے سلسلہ میں گھر والوں پر اعتماد نہیں کرتے تھے۔ اور وہ اور ان کے دوست کمرے میں تنہا بیٹھ کر باتیں کرتے تھے۔

(۱۷۱) مَا قَالُوا فِي الطِّيَرَةِ

بدفالی کا بیان

(۲۶۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ، وَمَا مِنَّا إِلاَّ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.

(ابو داؤد ۳۹۰۵۔ ابن ماجہ ۳۵۳۸)

(۲۶۹۱۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدفالی شرک ہے۔ بدفالی شرک ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی حادثہ پیش آ ہی جاتا ہے۔ لیکن اللہ توکل کرنے کی وجہ سے اس کو رفع فرما دیتے ہیں۔

(۲۶۹۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطِّيَرَةِ فَقَالَ : أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ ، وَلاَ تَرُدُّ مُسْلِمًا ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ ذَلِكَ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ : اللَّهُمَّ لاَ يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ ، وَلاَ يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلاَّ أَنْتَ ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِكَ.

(ابو داؤد ۳۹۱۴۔ بیہقی ۱۳۹)

(۲۶۹۲۰) حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدفالی کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں اچھی تو نیک فال ہے اور یہ مسلمان سے کوئی چیز نہیں ہٹا سکتی اور جب تم میں کوئی ایسی بات دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ یہ دعا پڑھ لے۔ ترجمہ: اے اللہ! تیرے سوا کوئی بھی اچھائی کو پہنچا نہیں سکتا اور نہ کوئی برائی کو دور کر سکتا ہے۔ اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف تیری مدد سے ہے۔

(۲۶۹۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جُنَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ عَدْوَى ، وَلاَ طِيَرَةَ ، وَلاَ هَامَةَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، الْبَعِيرُ يَكُونُ بِهِ الْجَرَبُ فَتَجْرَبُ بِهِ الإِبِلُ ؟ قَالَ : ذَلِكَ الْقَدَرُ ، فَمَنْ أَجْرَبَ الأَوَّلَ ؟. (بخاری ۵۷۱۷۔ مسلم ۱۷۴۲)

(۲۶۹۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں، اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک بدوی شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کسی ایک اونٹ کو خارش لگی ہو تو وہ تمام اونٹوں کو خارش لگا دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی تقدیر ہے ورنہ پہلے کو کس نے خارش لگائی؟

(٢٦٩٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ عَدْوَى لاَ طِيَرَةَ ، وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ. (احمد ٢٢٩)

(۲۶۹۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں، اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں۔

(٢٦٩٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ الْمُضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ :قُلْتُ لأَبِي هُرَيْرَةَ :أَسَمِعْت مِنْ نَبِيِّك شَيْئًا فَحَدِّثْنِيهِ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ عَدْوَى ، وَلاَ طِيَرَةَ ، وَلاَ هَامَةَ ، وَخَيْرُ الطِّيَرَةِ الْفَأْلُ ، وَالْعَيْنُ حَقٌّ. (بخاری ٥٧٤٠۔ احمد ٢/ ٤٨٧)

(۲۶۹۲۳) حضرت مضارب بن حزن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی: آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے تو بیان کیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں، ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں اور بہترین فال تو نیک شگونی ہے اور نظر لگنا برحق ہے۔

(٢٦٩٢٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْفَأْلَ الْحَسَنَ وَيَكْرَهُ الطِّيَرَةَ. (ابن ماجه ٣٥٣٦۔ ابن حبان ٦١٢١)

(۲۶۹۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال کو پسند کرتے تھے۔ اور بدفالی کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٦٩٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ عَدْوَى ، وَلاَ طِيَرَةَ ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ. (بخاری ٥٧٥٦۔ ابن ماجه ٣٥٣٧)

(۲۶۹۲۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں اور میں نیک فال کو پسند کرتا ہوں۔

(٢٦٩٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ تَضُر الطِّيَرَةُ إِلاَّ مَنْ تَطَيَّرَ.

(۲۶۹۲۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بدفالی نقصان نہیں پہنچاتی مگر اس شخص کو جو بدفالی مراد لیتا ہے۔

(٢٦٩٢٧) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ :حَدَّثَنَا الْفُرَاتُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : خَرَجَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي سَفَرٍ ، قَالَ :فَأَقْبَلَتِ الظِّبَاءُ نَحْوَهُ حَتَّى إِذَا دَنَتْ مِنْهُ رَجَعَتْ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَيُّهَا الأَمِيرُ ، ارْجِعْ ، فَقَالَ لَهُ :سَعْدٌ :أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّهَا تَطَيَّرْت ؟ أَمِنْ قُرُونِهَا حِينَ أَقْبَلَتْ أَمْ مِنْ أَدْبَارِهَا حِينَ أَدْبَرَتْ ؟ ، ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ عِنْدَ ذَلِكَ :إِنَّ الطِّيَرَةَ لَشُعْبَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۶۹۲۷) حضرت زیاد بن ابی مریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کسی سفر میں تشریف لے گئے۔ پس ایک

ہرن آپ رضی اللہ عنہ کی طرف آئی یہاں تک کہ جب وہ آپ رضی اللہ عنہ کے قریب ہوئی تو واپس لوٹ گئی۔ اس پر کسی شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ جائیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: مجھے بتلاؤ تم نے کس چیز سے بدشگونی لی؟ کیا اس کے آنے سے جب وہ میری طرف آئی؟ یا اس کے پلٹ جانے سے کہ جب وہ پلٹ کر چلی گئی؟ پھر اس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: یقیناً بدفالی شرک کی شاخ ہے۔

(۲۶۹۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَرْزُوقٍ أَبِي بُكَيْرٍ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لُزِقَ بِمَجْذُومٍ فَقُلْتُ لَهُ : تَلْزَقُ بِمَجْذُومٍ ؟ قَالَ : فَأَمْضِ ، وَقَالَ : لَعَلَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَمِنْكَ.

(۲۶۹۲۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جذام میں مبتلا شخص سے چمٹ گئے۔ میں نے ان سے پوچھا: کہ آپ رضی اللہ عنہ جذام میں مبتلا شخص سے چمٹ گئے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانے دو ہو سکتا ہے وہ مجھ سے اور تم سے بہتر ہو۔

(۲۶۹۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا. (ابوداؤد ۸۲۸۔ طیالسی ۱۶۳۴)

(۲۶۹۲۹) حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدفالی کو اپنی جگہ برقرار رکھو۔ (وہ نفع ونقصان نہیں پہنچاتی)۔

(۲۶۹۳۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَ : سَأَلْتُ أُمَّ سَعِيدٍ سُرِّيَّةَ عَلِيٍّ : هَلْ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَطَيَّرَانِ ؟ قَالَتْ : كَانَا يَحُسَّانِ وَيَمْضِيَانِ.

(۲۶۹۳۰) حضرت سلیمان بن قاسم رحمہ اللہ کی والدہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سعید رحمہا اللہ جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خادمہ رضی اللہ عنہا ہیں ان سے سوال کیا کہ کیا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات بدشگونی لیتے تھے؟ آپ رحمہا اللہ نے فرمایا: وہ دونوں حضرات اس کو محسوس کرتے تھے اور پھر بھی اپنا کام جاری رکھتے تھے۔

(۲۶۹۳۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ حَيَّانَ ، عَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ. (ابوداؤد ۳۹۰۲۔ احمد ۳/ ۴۷۷)

(۲۶۹۳۱) حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پرندوں کی آوازوں سے شگون لینا، بدفالی اور پیشین گوئی کے لیے کنکریاں پھینکنا شیطان کا طریقہ ہے۔

(۲۶۹۳۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ ، فَهُوَ مُنَافِقٌ : مَنْ تَكَهَّنَ ، أَوِ اسْتَقْسَمَ ، أَوْ رَجَعَتْهُ طِيَرَةٌ مِنْ سَفَرٍ.

(۲۶۹۳۲) حضرت رجاء بن حیوہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں جس شخص میں بھی پائی جائیں تو وہ منافق ہوگا: جو کاہنوں جیسی بات کرے یا جوئے کے تیروں کے ذریعہ تقسیم چاہے یا بدفالی لیتے ہوئے سفر

سے لوٹ آئے۔

(۲۶۹۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا غُولَ ، وَلَا صَفَرَ. (مسلم ۱۷۴۵۔ احمد ۳/ ۲۹۳)

(۲۶۹۳۳) حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غول (جنوں کا شکل بدل کر راستہ سے گمراہ کر دینا) کی کوئی حقیقت نہیں اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں۔

(۱۷۴) من رخّص فِي الطِّيرةِ

جس نے بدفالی میں رخصت دی

(۲۶۹۳٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَهُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ.

(۲۶۹۳۴) حضرت شرید رضی اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف کے وفد میں کوئی شخص جذام میں مبتلا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف قاصد بھیج کر پیغام بھجوایا کہ ہم نے تجھ سے بیعت لے لی، تم واپس لوٹ جاؤ۔

(۲۶۹۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَا تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْذُومِينَ.

(۲۶۹۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کوڑھ میں مبتلا لوگوں کو مسلسل مت دیکھو۔

(۲۶۹۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا بِمَكَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الأَسَدِ.

(۲۶۹۳٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جذام زدہ شخص سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

(۲۶۹۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى مَجْذُومٍ فَخَمَّرَ أَنْفَهُ فَقِيلَ لَهُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَيْسَ قُلْتَ :لَا عَدْوَى ، وَلَا طِيَرَةَ ؟ قَالَ :بَلَى.

(۲۶۹۳۷) حضرت ولید بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جذام زدہ شخص پر گزرے تو آپ ﷺ نے اپنی ناک کو ڈھانک لیا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے نہیں فرمایا تھا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں؟! آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں۔

(۲۶۹۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُورِدُ الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ. (مسلم ۱۰۴۔ ابن ماجه ۳۵۴۱)

(۲۶۹۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیمار کو تندرست کے پاس مت لاؤ۔

(۲٦۹۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :قَالَ كَعْبٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو :هَلْ تَطَيَّرُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَمَا تَقُولُ ؟ قَالَ :أَقُولُ اللَّهُمَّ لَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ ، وَلَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ ، وَلَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ قَالَ :أَنْتَ أَفْقَهُ الْعَرَبِ.

(۲۶۹۳۹) حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا بدشگونی ہوتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے پوچھا: پھر آپ رضی اللہ عنہ کیا دعا پڑھتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یہ دعا کرتا ہوں۔ ترجمہ: اے اللہ! کوئی بدفالی نہیں سوائے تیری بدفالی کے۔ اور کوئی خیر نہیں سوائے تیری خیر کے۔ اور تیرے سوا ہمارا کوئی پروردگار نہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عرب کے سب سے بڑے فقیہ ہو۔

(۲٦۹٤۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَتَّقِيَ الْمَجْذُومَ.

(۲۶۹۴۰) حضرت خالد حذاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ پسند کرتے تھے کہ جذام زدہ شخص سے بچا جائے۔

(۱۷۳) مَنْ كَانَ يستحِبّ أن يسأل ويقول سلوني

جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس سے پوچھا جائے اور یوں کہتا ہے کہ مجھ سے سوال کرو

(۲٦۹٤۱) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :مَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُونَنَا أَفَلَسْتُمْ ؟.

(۲۶۹۴۱) حضرت سعید بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم سوال نہیں کرتے؟ کیا تم طالب علم نہیں ہو؟

(۲٦۹٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :مَا سَأَلَنِي رَجُلٌ عَنْ مَسْأَلَةٍ إِلَّا عَرَفْتُ ، فَقِيهٌ هُوَ ، أَوْ غَيْرُ فَقِيهٍ.

(۲۶۹۴۲) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے کسی بھی شخص نے سوال نہیں کیا مگر میں نے پہچان لیا کہ وہ فقیہ ہے یا غیر فقیہ۔

(۲٦۹٤۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :مَا أَحَدٌ يَسْأَلُنِي ؟.

(۲۶۹۴۳) حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی مجھ سے پوچھنے والا نہیں؟

(۲٦۹٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ لَنَا عُرْوَةُ :ائْتُونِي فَتَلَقَّوْا مِنِّي.

(۲۶۹۴۴) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ہمیں ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ اور مجھ سے علم حاصل کرو۔

(٢٦٩٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : كَانَ عُرْوَةُ يَتَأَلَّفُ النَّاسَ عَلَى حَدِيثِهِ.

(۲۶۹۴۵) امام زہری ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ویشیلا لوگوں کو اپنی باتوں سے مانوس کرتے تھے۔

(٢٦٩٤٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ أَشْيَاءَ مَا أَحَدٌ يَسْأَلُنِي عنها.

(۲۶۹۴۶) حضرت عبداللہ بن سائب ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت زاذان ویشیلا نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے چند اشیاء کے بارے میں پوچھا کہ کسی نے مجھ سے ان کے متعلق سوال نہیں کیا۔

(٢٦٩٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ خَالِدِ بن عَرْعَرَة ، قَالَ : أَتَيْتُ الرَّحْبَةَ فَإِذَا أَنَا بِنَفَرٍ جُلُوسٍ قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثِينَ ، أَوْ أَرْبَعِينَ رَجُلاً فَقَعَدْتُ مَعَهُمْ ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ ، فَمَا رَأَيْته أَنْكَرَ أَحَدًا مِنَ الْقَوْمِ غَيْرِي فَقَالَ : أَلاَ رَجُلٌ يَسْأَلُنِي فَيَنْتَفِعُ وَيَنْتَفِعُ جُلَسَاؤُهُ.

(۲۶۹۴۷) حضرت خالد بن عرعرہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ میں کسی کشادہ میدان میں گیا تو میں نے وہاں تیس یا چالیس کے قریب آدمیوں کو بیٹھا ہوا پایا، تو میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ انہوں نے لوگوں میں سے کسی کو میرے سوا نہ پہچانا ہو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھ سے سوال کر کے فائدہ اٹھائے اور اس کے ہمنشین بھی فائدہ اٹھائیں۔

(٢٦٩٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : نُرَاه عَنْ سَعيد بن الْمُسَيّب لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَلُونِي إلاَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۲۶۹۴۸) حضرت سعید بن المسیب ویشیلا فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے سوا کوئی بھی نہیں تھا، جو یوں کہتا ہو کہ مجھ سے سوال کرو۔

(١٧٤) من كره النّظر فِي كتب أهل الكِتاب

جو اہل کتاب کی کتابوں کو دیکھنے کو مکروہ سمجھے

(٢٦٩٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ الْكُتُبِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أَصَبْتُ كِتَابًا حَسَنًا مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ ، قَالَ : فَغَضِبَ ، وَقَالَ : أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً ، لاَ تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ ، أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَوْ كَانَ مُوسَى كان حَيًّا الْيَوم مَا وَسِعَهُ إِلاَّ أَنْ يَتَّبِعَنِي.

(۲۶۹۴۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس اہل کتاب کی کتاب کا کوئی صفحہ لائے اور فرمایا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اہل کتاب کی ایک بہت اچھی کتاب ملی ہے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ غضبناک ہو گئے اور فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم اس بارے میں ابھی حیرت زدہ ہو؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ تحقیق میں تمہارے پاس واضح اور روشن دین لے کر آیا ہوں۔ تم اہل کتاب سے کسی بھی چیز کے متعلق سوال مت کرو کہ وہ تمہیں حق بات بتلائیں گے اور تم اس کو جھٹلا دو گے، یا وہ تمہیں باطل بات بتلائیں گے اور تم اس کی تصدیق کر دو گے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر آج حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کے لیے میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔

(٢٦٩٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَجِيءُ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَيُحَدِّثُونَهُمْ فَيَسْتَحْسِنُونَ، أَوْ قَالَ: يَسْتَحِبُّونَ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لاَ تُصَدِّقُوهُمْ، وَلاَ تُكَذِّبُوهُمْ قُولُوا: ﴿آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۲۶۹۵۰) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہودی مسلمانوں کے پاس آتے تھے اور ان کو اپنی کتابوں سے باتیں بتلایا کرتے جو مسلمانوں کو اچھی لگتی تھیں۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر فرمائی۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نہ ان کی تصدیق کرو اور نہ ہی ان کو جھٹلاؤ۔ تم یوں کہہ دیا کرو۔ ہم ایمان لائے اللہ پر، اور اس چیز پر جو اس نے ہماری طرف نازل کی اور اس چیز پر جو اس نے تمہاری طرف نازل کی۔ آیت کے آخر تک۔

(٢٦٩٥١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللَّهِ تَقْرَؤُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ. (بخاری ٢٦٨٥)

(۲۶۹۵۱) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے متعلق پوچھتے ہو حالانکہ تمہارے پاس خود کتاب اللہ موجود ہے، جو تمام کتابوں میں اللہ کے عہد کے زیادہ قریب ہے، تم محض اس لیے قرآن پڑھتے ہو کہ دھوکہ نہ دے دیا جائے۔

(٢٦٩٥٢) حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لاَ تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ فَتُكَذِّبُوا بِحَقٍّ، أَوْ تُصَدِّقُوا بِبَاطِلٍ، فَإِنَّهُمْ لَنْ يَهْدُوكُمْ وَيُضِلُّونَ أَنْفُسَهُمْ، وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلاَّ فِي قَلْبِهِ تَالِيَةٌ تَدْعُوهُ إِلَى دِينِهِ كَتَالِيَةِ الْمَالِ.

(۲۶۹۵۲) حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اہل کتاب سے کسی بھی چیز کے متعلق مت پوچھا کرو کہ تم حق بات کو جھٹلا دو گے یا غلط بات کی تصدیق کر دو گے۔ بے شک وہ تمہیں ہرگز سیدھی راہ نہیں دکھائیں گے۔ انہوں نے تو خود کو غلط راہ پر ڈالا ہوا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے دل میں خواہش ہے جو اسے اس کے دین کی طرف

بلاتی ہے مال کی خواہش کی طرح۔

(۱۷۵) من رخّص فِي كِتابِ العِلمِ
جس نے علم لکھنے کی رخصت دی

(۲۶۹۵۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :رَأَيْتُ جَابِرًا يَكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ سَابِطٍ فِي أَلْوَاحٍ.

(۲۶۹۵۳) حضرت ربیع بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ حضرت ابن سابط رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تختیوں میں لکھ رہے تھے۔

(۲۶۹۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ : كُنْتُ سَيِّءَ الْحِفْظِ ، فَرَخَّصَ لِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي الْكِتَابِ.

(۲۶۹۵۴) حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن حرملہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں کمزور حافظہ کا مالک تھا۔ تو حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے لکھنے کی رخصت دے دی۔

(۲۶۹۵۵) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمِّهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ :قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ. (دارمی ۴۹۷)

(۲۶۹۵۵) حضرت عبدالملک بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ کے چچا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: علم کو لکھ کر محفوظ کرو۔

(۲۶۹۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ:قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ.

(۲۶۹۵۶) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: علم کو لکھ کر محفوظ کرو۔

(۲۶۹۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُرِيدُ حِفْظَهُ ، فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ عَن ذَلِكَ وقَالُوا :تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ قَالَ :فَأَمْسَكْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ فَقَالَ :اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ :مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلاَّ حَقٌّ.

(دارمی ۴۸۴۔ احمد ۲/ ۱۹۲)

(۲۶۹۵۷) حضرت یوسف بن ماھک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنی ہوئی ہر حدیث لکھ لیا کرتا تھا تاکہ میں اس کو یاد رکھوں۔ قریش نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا۔ اور کہنے لگے، کہ تم رسول

اللہ ﷺ کی ہر فرمودہ بات لکھ لیتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کبھی خوشی کی حالت میں ہوتے ہیں اور کبھی غصہ کی حالت میں! آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں لکھنے سے رک گیا اور میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کی۔ تو آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: لکھ لیا کرو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس زبان سے صرف حق بات نکلتی ہے۔

(٢٦٩٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْنٍ قَالَ :أَخْرَجَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ كِتَابًا وَحَلَفَ لِي أَنَّهُ خَطُّ أَبِيهِ بِيَدِهِ.

(۲۶۹۵۸) حضرت معن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے میرے سامنے ایک کتاب نکالی، اور قسم اٹھا کر فرمایا کہ یہ میرے والد کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔

(٢٦٩٥٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِكِتَابِ الأَطْرَافِ.

(۲۶۹۵۹) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کناروں پر لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٦٩٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي كِبْران قَالَ :سَمِعت الضَحَاك يَقُول إِذَا سَمِعت شَيئًا فَاكتبه وَلَو فِي حائط.

(۲۶۹۶۰) حضرت ابو کبران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم کوئی بات سنو تو اسے لکھ لیا کرو اگرچہ دیوار پر ہی لکھو۔

(٢٦٩٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ قَالَ :أَمْلَى عَلَيَّ الضَّحَّاكُ مَنَاسِكَ الْحَجِّ.

(۲۶۹۶۱) حضرت حسین بن عقیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے مجھے حج کے مناسک کی املاء کروائی۔

(٢٦٩٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ : كُنْتُ أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، فَلَمَّا أَرَدْت أَنْ أُفَارِقَهُ أَتَيْته بِكِتَابِي فَقُلْت هَذَا سَمِعْته مِنْك ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۶۹۶۲) حضرت بشیر بن نھیک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو بھی حدیث سنتا تھا اسے لکھ لیا کرتا تھا۔ جب میں نے ان سے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو میں اپنی لکھی ہوئی کاپی لایا اور میں نے عرض کیا: یہ وہ روایات ہیں جو میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے سنی ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں!۔

(٢٦٩٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : كُنْتُ أَلْقَى عَبِيْدَةَ بِالأَطْرَافِ فَأَسْأَلُهُ.

(۲۶۹۶۳) حضرت یحییٰ بن عتیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے عبیدہ کو اطراف لکھوا دیے ہیں تم ان سے پوچھ لو۔

(٢٦٩٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكُونُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَيَسْمَعُ

مِنْهُ الْحَدِيثَ فَيَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ ، فَإِذَا نَزَلَ نَسَخَهُ.

(۲۶۹۶۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، میں ان سے جو حدیث بھی سنتا اس کو پالان کے اگلے حصہ میں لکھ لیتا، جب میں اترا تو میں نے اسے کاپی میں نقل کر لیا۔

(۲۶۹۶۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ :الْكِتَابُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ النِّسْيَانِ.

(۲۶۹۶۵) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ لکھنا میرے نزدیک بھولنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۲۶۹۶۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ :يَعِيبُونَ عَلَيْنَا الْكِتَابَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :﴿عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ﴾.

(۲۶۹۶۶) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ملیح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ ہمارے لکھنے پر عیب لگاتے ہیں حالانکہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: ترجمہ: اس کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں ہے۔

(۲۶۹۶۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ شَيْئًا كَتَبَهُ.

(۲۶۹۶۷) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رحمہ اللہ جب بھی کوئی حدیث سنتے تو اسے لکھ لیتے۔

(۲۶۹۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُهُمْ عِنْدَ الْبَرَاءِ يَكْتُبُونَ عَلَى أَكُفِّهِمْ بِالْقَصَبِ.

(۲۶۹۶۸) حضرت عبد اللہ بن حنش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں پر قلموں کے ساتھ لکھ رہے تھے۔

(۱۷۶) مَنْ كَانَ يكره كِتَابَ العِلْمِ

جو علم لکھنے کو مکروہ سمجھتا ہو

(۲۶۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ يَقُولُ : أَعْزِمُ عَلَى كُلِّ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ كِتَابٌ إِلاَّ رَجَعَ فَمَحَاهُ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ حَيْثُ تَتَبَّعُوا أَحَادِيثَ عُلَمَائِهِمْ وَتَرَكُوا كِتَابَ رَبِّهِمْ.

(۲۶۹۶۹) حضرت عبد اللہ بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پختہ ارادہ کرلے ہر وہ شخص جس کے پاس کوئی لکھی ہوئی کتاب ہو کہ وہ لوٹ کر اسے مٹا دے گا۔ اس لیے کہ پہلے لوگ ہلاک ہوئے اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے علماء کی باتوں کو تو تلاش کیا اور اپنے رب کی کتاب کو چھوڑ دیا۔

(۲۶۹۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن كَهْمَسٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ :قُلْنَا لأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ :لَوِ اكْتَتَبْنَا الْحَدِيثَ ؟

فَقَالَ :لَا نُكْتِبُكُمْ ، خُذُوا عَنَّا كَمَا أَخَذْنَا عَنْ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۶۹۷۰) حضرت ابونضرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ اجازت دیں تو ہم حدیث لکھ لیا کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تمہیں نہیں لکھوائیں گے، تم ہم سے حدیث حاصل کرو، جیسے ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث حاصل کی تھی۔

(٢٦٩٧١) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَكْرَهُ كِتَابَ الْعِلْمِ.

(۲۶۹۷۱) حضرت سلیمان بن اسود محاربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ علم کے لکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٩٧٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَكْتُبُ إِلَى عُمَّالِهِ : لاَ تُخَلِّدُنَّ عَلَيَّ كِتَابًا.

(۲۶۹۷۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گورنروں کو خط لکھتے تھے کہ ہمیشہ مجھے خط نہ لکھتے رہا کرو۔

(٢٦٩٧٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ لِي عَبِيدَةُ : لاَ تُخَلِّدُنَّ عَلَيَّ كِتَابًا.

(۲۶۹۷۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ رحمہ اللہ نے مجھے ارشاد فرمایا: کہ تم ہمیشہ مجھے خط مت لکھا کرو۔

(٢٦٩٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ : كَتَبْت عَنْ أَبِي كِتَابًا كَبِيرًا فَقَالَ : ائْتِنِي بِكُتُبِكَ ، فَأَتَيْته بِهَا فَغَسَلَهَا.

(۲۶۹۷۴) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے بہت بڑی کتاب لکھی۔ انہوں نے فرمایا: اپنی کتابیں میرے پاس لاؤ۔ میں ان کے پاس لے آیا تو انہوں نے ان کو دھو دیا۔

(٢٦٩٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : إِنَّمَا ضَلَّتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ بِكُتُبٍ وَرِثُوهَا عَنْ آبَائِهِمْ.

(۲۶۹۷۵) حضرت حکم بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ بنو اسرائیل ان کتابوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے جو انہیں اپنے آباؤ اجداد سے ورثہ میں ملی تھیں۔

(٢٦٩٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ مَرْوَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَقَوْمًا يَكْتُبُونَ وَهُوَ لاَ يَدْرِي، فَأَعْلَمُوهُ فَقَالَ : أَتَدْرُونَ لَعَلَّ كُلَّ شَيْءٍ حَدَّثْتُكُمْ لَيْسَ كَمَا حَدَّثْتُكُمْ.

(۲۶۹۷۶) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مروان نے حضرت زید بن ثابت رحمہ اللہ کو بلایا اس حال میں کہ لوگ لکھ رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نہیں جانتے تھے۔ پس لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتلایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید کہ وہ حدیثیں جو میں نے تمہیں بیان کیں وہ ایسی نہ ہوں جیسے میں نے تمہیں بیان کی ہیں۔

(٢٦٩٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ: أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِصَحِيفَةٍ

فِيهَا حَدِيثٌ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَحَاهَا ، ثُمَّ غَسَلَهَا ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ ، ثُمَّ قَالَ :أُذَكِّرُ بِاللَّهِ رَجُلاً يَعْلَمُهَا عِنْدَ أَحَدٍ إِلاَّ أَعْلَمَنِي بِهِ ، وَاللَّهِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّهَا بِدِيرِ هِنْد لأَنْتَعَلْتُ إِلَيْهَا ، بِهَذَا هَلَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَكُمْ حَتَّى نَبَذُوا كِتَابَ اللهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ.

(۲۶۹۷۷) حضرت اسود بن ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک صحیفہ لایا گیا جس میں لکھی ہوئی تحریر تھی۔ انہوں نے پانی منگوا کر اسے صاف کیا اور پھر جلانے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا کہ جس شخص کے بارے میں تمہیں علم ہو کہ اس کے پاس حدیث لکھی ہوئی ہے تو مجھے ضرور بتاؤ۔ خدا کی قسم! اگر مجھے پتہ چلے کہ دیر ہند میں کوئی لکھی ہوئی حدیث ہے کہ میں پیدل جا کر اس کو مٹاؤں گا پہلی امتیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا تھا۔

(۲۶۹۷۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُلَّ الْكِتَابِ أَكْرَهُ ، قَالَ :أُرَاهُ يَعْنِي مَا كَانَ فِيهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ ، قُلْتُ لِمُعْتَمِرٍ :يَعْنِي الْخَاتَمَ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۶۹۷۸) حضرت عبداللہ بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت مسلم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں ہر طرح کے لکھنے کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ یوں فرمایا: جس کتابت میں اللہ کا ذکر لکھا جائے اس کو بھی۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معتمر رحمہ اللہ سے پوچھا: مہر کو بھی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!

(۲۶۹۷۹) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَكْتُبُ الْحَدِيثَ.

(۲۶۹۷۹) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم حدیث نہیں لکھتے تھے۔

(۲۶۹۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ : كُنَّا نَخْتَلِفُ فِي أَشْيَاءَ فَكَتَبْتُهَا فِي كِتَابٍ ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهَا ابْنَ عُمَرَ أَسْأَلُهُ عنها خَفِيًّا ، فَلَوْ عَلِمَ بِهَا كَانَتِ الْفَيْصَلُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ.

(۲۶۹۸۰) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ کچھ مسائل میں اختلاف کر رہے تھے، تو میں نے ان کو ایک کاپی میں لکھ لیا۔ پھر میں اس کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ ان سے ان مسائل کے بارے میں سوال کیا اس تحریر کر چھپاتے ہوئے کہ اگر انہیں اس بارے میں پتہ چل جاتا تو یہ میرے اور ان کے درمیان جدائی کا سبب بن جاتا۔

(۲۶۹۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :قَالَ عَبِيدَةُ :لاَ تُخَلِّدُنَّ عَلَيَّ كِتَابًا.

(۲۶۹۸۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ تم ہمیشہ مجھے مت لکھتے رہا کرو۔

(۲۶۹۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَن هَارُونَ بْنِ عَنتَرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ رَخَّصَ لَهُ أَنْ يَكْتُبَ وَلَمْ يَكُدْ.

(۲۶۹۸۲) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھنے کی رخصت دی اور منع نہیں فرمایا۔

(۱۷۷) فِي الرَّجلِ يكتم العِلم

اس آدمی کا بیان جو علم کو چھپائے

(۲٦٩٨٣) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ رَجُلٍ حَفِظَ عِلْمًا فَسُئِلَ عَنهُ فَكَتَمَهُ إِلاَّ جِيءَ به يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَجَّمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ. (ابوداؤد ٣٦٥٠۔ ابن حبان ٩٥)

(۲۶۹۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی آدمی نے علم کو محفوظ کیا، پھر اس بارے میں اس سے پوچھا گیا اور اس نے علم کو چھپا لیا تو قیامت کے دن اس شخص کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اسے آگ کی لگام ڈالی ہوئی ہوگی۔

(۲٦٩٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَنْ كَتَمَ عِلْمًا عِندَهُ أَلْجَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ. (احمد ٤٩٩)

(۲۶۹۸۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے علم کو چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو آگ کی لگام پہنائیں گے۔

(۱۷۸) مَنْ كَانَ يحِبّ أن يجيء بالحدِيثِ كما سمِع ، ومن رخّص فِي ذلِك

جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ کیسے ہی حدیث کو بیان کرے جیسے اس نے سنی، اور جو اس بارے میں رخصت کے قائل ہیں

(۲٦٩٨٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ : كَانَ مِمَّنْ يَتَّبِعُ أَنْ يُحَدِّثَ بِالْحَدِيثِ كَمَا سَمِعَ : محمد بْنُ سِيرِينَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَرَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ ، وَكَانَ مِمَّنْ لاَ يَتَّبِعُ ذَلِكَ : الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ وَالشَّعْبِيُّ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : إِنَّ فُلاَنًا لاَ يَتَّبِعُ أَنْ يُحَدِّثَ بِالْحَدِيثِ كَمَا سَمِعَ ، فَقَالَ : أَمَّا أَنَّهُ لَوِ اتَّبَعَهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ.

(۲۶۹۸۵) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ، حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ اور حضرت رجاء بن حیوہ رحمہ اللہ ان لوگوں میں سے تھے جو اس بات کی کوشش کرتے تھے کہ وہ حدیث کو ویسے ہی بیان کریں جیسے انہوں نے سنی۔ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ، حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ ان لوگوں میں سے تھے جو اس بات کی کوشش نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے عرض کیا: بے شک فلاں شخص اس بات کی کوشش نہیں کرتا

کہ وہ حدیث کو ویسے ہی بیان کرے جیسے اس نے سنا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرلے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔

(۲۶۹۸۶) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَتَّبِعُ اللَّحْنَ فِي الْحَدِيثِ كَيْ يَجِيءُ بِهِ كَمَا سَمِعَ.

(۲۶۹۸۶) حضرت عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو معمر رحمہ اللہ حدیث میں ہونے والی غلطی کے بعد صحیح الفاظ کو دہرا لیتے تھے تاکہ ویسے ہی بیان کرسکیں جیسے انہوں نے سنی۔

(۲۶۹۸۷) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِتَقْدِيمِ الْحَدِيثِ وَتَأْخِيرِهِ ، وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَتَكَلَّفُهُ كَمَا سَمِعَه.

(۲۶۹۸۷) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات حدیث کو مقدم اور مؤخر کردینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس بات میں تکلیف کرتے تھے کہ حدیث کو جیسے سنا ویسے بیان کریں۔

(۲۶۹۸۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: كُنَّا نُرِيدُ نَافِعًا عَلَى إِقَامَةِ اللَّحْنِ فِي الْحَدِيثِ فَيَأْبَى.

(۲۶۹۸۸) حضرت اسماعیل بن امیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت نافع رحمہ اللہ کے پاس حدیث میں غلطی پر ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو آپ رحمہ اللہ نے انکار کردیا۔

(۲۶۹۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ :قلْت لأَبِي الضُّحَى :الْمُصَوِّرُونَ ، قَالَ :الْمُصَوِّرِينَ.

(۲۶۹۸۹) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ سے پوچھا: المصورون الفاظ ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: المصورین ہیں۔

(۲۶۹۹۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :قُلْتُ لَهُ :أَسْمَعُ اللَّحْنَ فِي الْحَدِيثِ ؟ قَالَ :أَقِمْهُ.

(۲۶۹۹۰) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر رحمہ اللہ سے پوچھا: میں حدیث میں غلطی کو سنوں تو کیا کروں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو درست کرو۔

(۱۷۹) الرّجل يجعل فِي يدِهِ الخيط يستذكر بِهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے ہاتھ میں دھاگہ باندھتا ہے تاکہ اس کے ذریعے یاددہانی حاصل کرے

(۲۶۹۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي يَدِهِ الْخَيْطَ يَسْتَذْكِرُ بِهِ الرَّجُلُ فِي الشَّيْءِ.

(۲۶۹۹۱) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے ہاتھ میں

دھاگہ باندھے تا کہ اس کے ذریعے آدمی کسی کام کی یاددہانی کرے۔

(٢٦٩٩٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُرْبَطَ الْخَيْطُ فِي الْخَاتَمِ يَسْتَذْكِرُ بِهِ الْحَاجَةَ.

(۲۶۹۹۲) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے انگوٹھی میں دھاگہ باندھنے کو مکروہ سمجھا کہ اس کے ذریعہ کسی کام کی یاددہانی ہو جائے۔

(١٨٠) من كرِه الدّفّ

جو دف بجانے کو مکروہ سمجھے

(٢٦٩٩٣) ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ صَوْتَ دُفٍّ فَقَالَ : إنَّ الْمَلاَئِكَةَ لاَ يَدْخُلُونَ بَيْتًا فِيهِ دُفٌّ.

(۲۶۹۹۳) حضرت مغراء عبدی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے دف کی آواز سنی تو فرمایا: بے شک ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں دف ہو۔

(٢٦٩٩٤) يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ لِي خَيْثَمَةُ : أَمَا سَمِعْت سُوَيْدًا يَقُولُ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ دُفٌّ.

(۲۶۹۹۴) حضرت عمران بن مسلم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خیثمہ ؒ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے حضرت سوید ؒ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ: ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں دف ہو؟!

(٢٦٩٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَسْتَقْبِلُونَ الْجَوَارِيَ فِي الأَزِقَّةِ مَعَهُنَّ الدُّفُوف فَيُشَقِّقُونَهَا.

(۲۶۹۹۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے اصحاب گلیوں میں ان بچیوں کے پاس آتے تھے جن کے پاس دف ہوتی تھی اور یہ اس کو توڑ دیتے تھے۔

(١٨١) فِي الخِتانةِ من فعلها

ختنہ کرنے کا بیان اور جس نے ختنہ کیا

(٢٦٩٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ إبْرَاهِيمَ اخْتُتِنَ بِالْقَدُّومِ وَهُوَ ابْنُ مِئَة وَعِشْرِينَ سَنَةً ، ثُمَّ عَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ، ثَمَانِينَ سَنَةً. (بخاری ۳۳۵۶۔ مسلم ۱۸۳۹)

(۲۶۹۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قدوم مقام پر ایک سو بیس سال کی عمر میں ختنہ کیا، پھر آپ علیہ السلام اس کے بعد اسّی سال تک زندہ رہے۔

(۲۶۹۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ أَوَّلَ النَّاسِ أَضَافَ الضَّيْفَ ، وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ وَقَلَّمَ أَظْفَارَهُ وَاسْتَحَدَّ ، وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتُتِنَ ، وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ : يَا رَبِّ ، مَا هَذَا ؟ قَالَ : الْوَقَارُ ، قَالَ : رَبِّ زِدْنِي وَقَارًا. (مالک ۴- ابن عدی ۱۵۱۱)

(۲۶۹۹۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے مہمان کی ضیافت کی اور سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے مونچھ کاٹی، اور اپنے ناخنوں کو کاٹا، اور شرمگاہ کے بال صاف کیے، اور پہلے شخص تھے جنہوں نے ختنہ کیا، اور پہلے شخص تھے جنہوں نے سفید بال دیکھے۔ تو کہنے لگے: اے میرے پروردگار! یہ کیا چیز ہے؟ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: یہ عزت و وقار ہے۔ آپ علیہ السلام نے عرض کیا! پروردگار! میرے وقار میں اضافہ فرما۔

(۲۶۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْخِتَانُ سُنَّةٌ لِلرِّجَالِ مَكْرُمَةٌ لِلنِّسَاءِ. (طبرانی ۷۱۱۲- احمد ۷۵)

(۲۶۹۹۸) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ختنہ کرنا آدمیوں کے لیے سنت ہے اور عورتوں کے لیے عزت کی چیز ہے۔

(۲۶۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ فَذَكَرَ الْخِتَانَ.

(۲۶۹۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ختنہ کا بھی ذکر فرمایا۔

(۲۷۰۰۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : الْخِتَانُ من السُّنَّةِ.

(ابن حبان ۳۵۴- بزار ۹۹۰)

(۲۷۰۰۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: کہ ختنہ کرنا سنت ہے۔

(۱۸۲) فِي الأَخْذِ بِالرُّخَصِ

رخصتوں پر عمل کرنے کا بیان

(۲۷۰۰۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُقْبَلَ رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ. (طبرانی ۱۰۰۳)

(۲۷۰۰۱) حضرت عمرو بن شرحبیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت رخصتوں کے قبول کیے جانے کو پسند فرماتے ہیں جیسے عزیمتوں پر عمل کرنے کو پسند کرتے ہیں۔

(۲۷۰۰۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ.

(۲۷۰۰۲) حضرت علقمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت رخصتوں پر عمل کیے جانے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیمتوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى مَيَاسِرُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ. (احمد ۱۰۸۔ ابن حبان ۲۷۴۲)

(۲۷۰۰۳) حضرت تمیم بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت آسانیوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیمتوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :ذَكَرْته لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّحَّالِ قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى مَيَاسِرُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ.

(۲۷۰۰۴) حضرت سفیان ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن رحال ؒ کے سامنے ذکر کیا کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت آسانیوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیمتوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُقْبَلَ رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى فَرِيضَتُهُ.

(۲۷۰۰۵) حضرت محمد بن منکدر ؓ فرماتے ہیں ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت رخصتوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے فرائض کے انجام دینے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ.

(۲۷۰۰۶) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت رخصتوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیمتوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى مَيَاسِرُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُطَاعَ فِي عَزَائِمِهِ.

(۲۷۰۰۷) حضرت عوام ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی ریشید نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت آسانیوں پر عمل کرنے کو ایسے ہی محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیمتوں کی پیروی کیے جانے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن نَضْرَ بْنِ عَرَبِي ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا تَنَازَعَكَ أَمْرَانِ ، فَاحْمِلِ الْمُسْلِمِينَ عَلَى أَيْسَرِهِمَا.

(۲۷۰۰۸) حضرت نضر بن عربی ریشید فرماتے ہیں: کہ حضرت عطاء ریشید نے ارشاد فرمایا: جب دو معاملے تجھ سے جھگڑا کریں تو ان میں سے آسان کا بار تو مسلمانوں پر ڈال دے۔

(۲۷۰۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَن هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ :مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الآخَرِ إِلاَّ أَخَذَ الَّذِي هُوَ أَيْسَرُ. (مسلم ۱۸۱۴۔ احمد ۳۱)

(۲۷۰۰۹) حضرت عروہ بن زبیر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دو کاموں میں اختیار دیا گیا درانحالیکہ ان میں سے ایک دوسرے سے آسان ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے آسان کام کا انتخاب فرماتے۔

(۲۷۰۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَن لَيْثٍ ، عَن طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَسِّرُوا ، وَلاَ تُعَسِّرُوا.

(۲۷۰۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسانی پیدا کرو اور مشکل پیدا مت کرو۔

(۲۷۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ هُوَ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ :يَسِّرَا ، وَلاَ تُعَسِّرَا. (بخاری ۳۰۳۸۔ مسلم ۱۳۵۹)

(۲۷۰۱۱) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن والوں کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم دونوں آسانی پیدا کرنا اور مشکل پیدا مت کرنا۔

(۱۸۳) مَنْ قَالَ ابن أختِ القومِ مِنهم

جو یوں کہے: قوم کا بھانجا انہیں میں سے ہوتا ہے

(۲۷۰۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَن زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنهم. (احمد ۳۹۶۔ بزار ۱۵۸۲)

(۲۷۰۱۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قوم کا بھانجا انہیں سے ہوتا ہے۔

(۲۷۰۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ. (بخاری ۳۵۲۸۔ مسلم ۷۳۵)

(۲۷۰۱۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قوم کا بھانجا انہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۷۰۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ : سَمِعْتَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ : ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالَ : نَعَمْ. (نسائی ۲۳۹۳۔ احمد ۲۲۲)

(۲۷۰۱۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا قوم کا بھانجا اُنہی میں سے شمار ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔

(۲۷۰۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَقَالَ : هَلْ فِيكُمْ مِنْ غَيْرِكُمْ ؟ قَالُوا : لاَ إِلاَّ ابْنُ أُخْتِنَا وَحَلِيفُنَا وَمَوْلاَنَا ، فَقَالَ : ابْنُ أُخْتِكُمْ مِنْكُمْ ، وَحَلِيفُكُمْ مِنْكُمْ ، وَمَوْلاَكُمْ مِنْكُمْ. (بخاری ۷۵۔ احمد ۳۴۰)

(۲۷۰۱۵) حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ قریش کو جمع کیا اور پوچھا: کیا تم میں کوئی غیر تو موجود نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں، سوائے ہمارے بھانجوں، ہمارے حلیفوں اور ہمارے غلاموں کے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھانجے تم ہی میں سے ہیں، تمہارے حلیف تم ہی میں سے ہیں، اور تمہارے غلام بھی تم ہی میں سے ہیں۔

(۱۸٤) فِي الرُّخصةِ فِي حدِيثِ بنِي إسرائِيل

اسرائیلی روایات بیان کرنے کی رخصت کے بارے میں

(۲۷۰۱٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَدِّثُوا عَن بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَلاَ حَرَجَ. (ابوداؤد ۳۶۵۴۔ احمد ۵۰۲)

(۲۷۰۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسرائیلی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۷۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَحَدَّثُوا عَن بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِنَّهُ كَانَتْ فِيهِمْ أَعَاجِيبُ.

(۲۷۰۱۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسرائیلی روایات آپس میں بیان کرو کیونکہ اس میں عجیب وغریب باتیں ہوتی ہیں۔

(۲۷۰۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَدِّثُوا عَن بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَلاَ حَرَجَ.

(۲۷۰۱۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسرائیلی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٧٠١٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَلاَ حَرَجَ. (احمد ٣٩)

(٢٧٠١٩) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو اسرائیل کی طرف سے روایات بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٨٥) ما ذكِر فِي التّخنِيثِ

ان روایات کا بیان جو مخنث بنانے کے بارے میں ذکر کی گئیں

(٢٧٠٢٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَخَنِّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ ، وَالْمُتَرَجِّلاَتِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ :قُلْتُ لِعِكْرِمَةَ :مَا الْمُتَرَجِّلاَتُ ؟ قَالَ :الْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ.

(بخاری ٥٨٨٥۔ ابوداؤد ٤٠٩٤)

(٢٧٠٢٠) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت نے آدمیوں میں سے مخنث بننے والوں پر اور عورتوں میں مرد کی مشابہت اختیار کرنے والیوں پر لعنت کی۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے پوچھا: مترجلات سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں مراد ہیں۔

(٢٧٠٢١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَمَّنْ حَدَّث ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَنِّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِينَ يَتَشَبَّهُونَ بِالنِّسَاءِ ، وَالْمُتَرَجِّلاَتِ مِنَ النِّسَاءِ اللاَّتِي يَتَشَبَّهْنَ بِالرِّجَالِ. (ابوداؤد ٤٠٩٥۔ احمد ١٧١٥)

(٢٧٠٢١) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مخنث مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان مردنما عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں، لعنت فرمائی۔

(٢٧٠٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَمِعَ مُخَنَّثًا وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَخِيهَا :إِنْ يَفْتَحِ اللَّهُ الطَّائِفَ غَدًا دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ.

(مسلم ١٧١٥۔ ابوداؤد ٤٨٩١)

(٢٧٠٢٢) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث کی آواز سنی جو اپنے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے یوں کہہ رہا تھا: اگر اللہ تعالیٰ نے کل کو طائف فتح کیا تو میں تیری راہنمائی کروں گا ایسی عورت پر جو آتی ہے چار پہلوؤں پر اور جاتی ہے آٹھ پہلوؤں پر۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔

(٢٧٠٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

لَا يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ مُخَنَّثٌ.

(۲۷۰۲۳) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جس میں مخنث ہوتا۔

(٢٧٠٢٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ.

(۲۷۰۲۴) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں، لعنت فرمائی۔

(٢٧٠٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لُعِنَ مِنَ الرِّجَالِ الْمُتَشَبِّهُ بِالنِّسَاءِ وَلُعِنَ مِنَ النِّسَاءِ الْمُتَشَبِّهَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ.

(۲۷۰۲۵) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرفوعاً حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں لعنت کی گئی ہے، اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں لعنت کی گئی ہے۔

(٢٧٠٢٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ : الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ، لَيْسَتْ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهَا.

(۲۷۰۲۶) حضرت ابراہیم بن عبد الاعلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں میں سے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والیاں ہم میں سے نہیں اور ہم ان میں سے نہیں۔

(١٨٦) فِي كَفِّ اللِّسَانِ

زبان کو قابو رکھنے کا بیان

(٢٧٠٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

(مسلم ۶۵۔ احمد ۳۷۲)

(۲۷۰۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! افضل ترین مسلمان کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔

(٢٧٠٢٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ ، قَالَ : أَنْ يَسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ يَدِكَ وَلِسَانِكَ. (مسلم ۶۴۔ احمد ۳۶۳۹۱)

(۲۷۰۲۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر سوال کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! افضل ترین اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تمہارے ہاتھ اور تمہاری زبان سے مسلمان محفوظ ہوں۔

(۲۷۰۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ :أَلاَ أَدُلُّك عَلَى أَمْلَكِ ذَلِكَ كُلِّهِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، قَوْلُك أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى أَمْلَكِ ذَلِكَ كُلِّهِ قَالَ :فَأَشَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إلَى لِسَانِهِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَإِنَّا لَنُؤَاخَذُ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ ، قَالَ :ثَكِلَتْك أُمُّك يا مُعَاذُ ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إلاَّ حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ ، قَالَ شُعْبَةُ :وَقَالَ الْحَكَمُ :وَحَدَّثَنِي بِهِ مَيْمُونُ بْنُ أَبِي شَبِيبٍ ، وَسَمِعْته مِنْهُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً. (ترمذی ۲۶۱۶۔ احمد ۲۳۳)

(۲۷۰۲۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان تمام چیزوں کی جڑ نہ بتا دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا کہ میں تمہیں تمام چیزوں کی جڑ نہ بتا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنی زبان سے جو بھی لفظ نکالتے ہیں ان سب پر مؤاخذہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! تمہیں تمہاری ماں گم پائے۔ لوگوں کو جہنم میں پیشانی کے بل گرانے والی چیز اسی زبان کی کھیتیاں ہوں گی۔

(۲۷۰۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ عَنْبَس بْنِ عُقْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ :وَالَّذِي لاَ إلَهَ غَيْرُهُ ، مَا عَلَى الأَرْضِ شَيْءٌ أَحْوَجُ إلَى طُولِ سِجْنٍ مِنْ لِسَانٍ. (ابوداؤد ۱۵۹)

(۲۷۰۳۰) حضرت عنبس بن عقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، زمین پر زبان سے زیادہ کوئی چیز بھی لمبی قید کی محتاج نہیں۔

(۲۷۰۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :دَخَلَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ آخِذٌ بِلِسَانِهِ هَكَذَا ، يَقُولُ :هَا إنَّ ذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ.

(۲۷۰۳۱) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے اس حال میں کہ انہوں نے اپنی زبان کو پکڑا ہوا تھا اور یوں فرما رہے تھے۔ بے شک یہ ہی ہے جس نے مجھے مصیبتوں کے گھاٹ اتارا۔

(۲۷۰۳۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيَّ شَيْءٍ أَتَّقِي ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إلَى لِسَانِهِ. (ترمذی ۲۴۱۰۔ احمد ۳۸۴)

(۲۷۰۳۲) حضرت عبداللہ بن سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں کن چیزوں سے بچوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

(۲۷۰۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :أَحَقُّ مَا طَهَّرَ الْمُسْلِمُ لِسَانَهُ.

(۲۷۰۳۳) حضرت عبد اللہ بن دینار رطیقیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ سب سے زیادہ حقدار چیز جس کو مسلمان پاکیزہ رکھے وہ اس کی زبان ہے۔

(۱۸۷) ما يكره لِلرّجلِ أن يتكلّم بِهِ

آدمی کے لیے مکروہ ہے کہ وہ ایسی بات کرے

(۲۷۰۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ :إنِّي خَبِيثُ النَّفْسِ ، وَلْيَقُلْ ، إنِّي لَقِسُ النَّفْسِ. (بخاری ۶۱۸۰)

(۲۷۰۳۴) حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی یوں مت کہے کہ: میں برے نفس والا یا بد باطن ہوں بلکہ وہ یوں کہے میں معیوب نفس والا ہوں۔

(۲۷۰۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ :خَبُثَتْ نَفْسِي ، وَلْيَقُلْ :لَقِسَتْ نَفْسِي. (بخاری ۶۱۷۹۔ مسلم ۱۶)

(۲۷۰۳۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی یوں مت کہے: میں بد باطن ہوں بلکہ کہے کہ میں معیوب نفس والا ہوں۔

(۲۷۰۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَن سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ :إنِّي كَسْلاَنُ.

(۲۷۰۳۶) حضرت سماک حنفی رطیقیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یوں کہنے کو کہ میں سست ہوں، مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۷۰۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ ، أَنَّ أُخْتًا لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اسْتَشْفَعَتْ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ فَقَالَتْ :إنَّمَا هُوَ بِاللَّهِ وَبِكَ ، فَغَضِبَ فَقَالَ :إنَّمَا هُوَ بِاللَّهِ.

(۲۷۰۳۷) حضرت ابو راشد رطیقیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رطیقیہ کی بہن نے ان سے کسی آدمی کی سفارش کی۔ تو یوں کہا: بے شک وہی ہے اللہ کی قسم اور آپ رطیقیہ کی قسم۔ آپ رطیقیہ کو غصہ آ گیا اور فرمایا بے شک وہی ہے اللہ کی قسم۔

(۲۷۰۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن مُخْتَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ :اللَّهُمَّ تَصَدَّقَ عَلَيَّ ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ :اللَّهُمَّ امْنُنْ عَلَيَّ.

(۲۷۰۳۸) حضرت مختار رطیقیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رطیقیہ کو سنا کہ وہ یوں کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے کہ اے اللہ! تو ہم پر صدقہ فرما۔ لیکن یوں کہا کرتے: اے اللہ! ہم پر احسان فرما۔

(۱۸۸) فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ

اچھی تعریف کرنے کا بیان

(۲۷۰۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: وَاللَّهِ مَا اسْتَقَامَ لِعَبْدٍ ثَنَاءٌ فِي الْأَرْضِ حَتَّى اسْتَقَرَّ لَهُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ.

(۲۷۰۳۹) حضرت ربیع بن زیاد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ دنیا میں کسی بندے کی تعریف مستقل نہیں ہوتی یہاں تک کہ آسمان والوں میں بھی اس کی وہ تعریف قرار پکڑ لیتی ہے۔

(۲۷۰۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ: الْتَقَيْتُ أَنَا وَإِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بِذَاتِ عِرْقٍ فَذَكَرْنَا إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ فَقَالَ إِيَاسٌ: لَوْلَا كَرَامَتُهُ عَلَيَّ لَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: هَلْ تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَلِمَ تَكْرَهُ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ، قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُقَالُ: إِنَّ الثَّنَاءَ مِنَ الْجَزَاءِ.

(۲۷۰۴۰) حضرت عوام بن حوشب ؒ فرماتے ہیں کہ میری اور حضرت ایاس بن معاویہ ؒ کی ذات عرق مقام پر ملاقات ہوئی تو ہم نے حضرت ابراہیم تیمی ؒ کا ذکر کیا۔ حضرت ایاس ؒ فرمانے لگے: اگر ان کی میرے دل میں عزت نہ ہوتی تو میں ضرور ان کی تعریف کرتا میں نے پوچھا: کیا آپ ؒ انہیں جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے پوچھا: پھر آپ ؒ ان کی تعریف کرنے کو برا کیوں سمجھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اس لیے کہ یوں کہا جاتا ہے کہ تعریف کرنا اجرت دینے کے مترادف ہے۔

(۲۷۰۴۱) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَتِ الْمُهَاجِرُونَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا رَأَيْنَا مِثْلَ قَوْمٍ قَدِمْنَا عَلَيْهِمْ أَحْسَنَ بَذْلاً مِنْ كَثِيرٍ، وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً فِي قَلِيلٍ، كَفَوْنَا المؤنة، وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَأ، قَدْ خَشِينَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالأَجْرِ كُلِّهِ، فَقَالَ: لَا، مَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ وَدَعَوْتُمُ اللَّهَ لَهُمْ. (بخاری ۲۱۷۔ ابوداؤد ۴۷۷۹)

(۲۷۰۴۱) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ مہاجرین نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! جس قوم کے پاس ہم آئے ہیں ہم نے ان سے زیادہ اچھا کثرت سے خرچ کرنے والا اور تھوڑا ہونے کے باوجود غمخواری کرنے میں ان سے اچھا کسی کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے ہمارا خرچہ برداشت کیا، اور ہمیں اپنی خوشیوں میں شریک کیا۔ ہمیں ڈر ہے کہ سارے کا سارا اجر یہ لوگ ہی لے جائیں گے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! ایسی بات نہیں۔ بہر حال تم ان کی تعریف مت کرو، اور تم اللہ سے ان کے حق میں دعا کرو۔

(۱۸۹) فِي الْحَدِيثِ لِلنَّاسِ وَالإِقْبَالِ عَلَيْهِمِ

لوگوں کو بیان کرنا اور ان کی توجہ حاصل کرنا

(۲۷۰۴۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ كُرْدُوسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّ لِلْقُلُوبِ

نَشَاطًا وَإِقْبَالاً ، وَإِنَّ لَهَا لَتَوْلِيَةً وَإِدْبَارًا ، فَحَدِّثُوا النَّاسَ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكُمْ.

(۲۷۰۴۲) حضرت کردوس ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک دلوں کے لیے بھی بشاشت اور توجہ بھی ہوتی ہے، اور سستی اور اکتاہٹ بھی ہوتی ہے، تم لوگوں کو وہ بات بیان کرو جس سے وہ تمہاری طرف متوجہ ہوں۔

(۲۷۰۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ ، فَصَعِدَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ فَحَدَّثَهُمْ.

(۲۷۰۴۳) حضرت ابو السلیل ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تشریف لائے تو لوگ ان کے پاس جمع ہوگئے۔ وہ گھر کی چھت پر چڑھے اور انہوں نے لوگوں کو حدیث بیان کی۔

(۲۷۰۴٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ : قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْكُوفَةَ فَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَقُلْنَا : حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَهُوَ يَقُولُ : أَيُّهَا النَّاسُ ، انْصَرِفُوا عَنِّي ، حَتَّى أَلْجَأْنَاهُ إِلَى حَائِطِ الْقَصْرِ فَقَالَ : لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً أَيُّهَا النَّاسُ ، انْصَرِفُوا عَنِّي ، فَانْصَرَفْنَا عَنْهُ. (احمد ۱۸۰)

(۲۷۰۴۴) حضرت ابوطلحہ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ کوفہ تشریف لائے تو ہم لوگ ان کے پاس جمع ہوگئے۔ ہم نے عرض کی کہ آپ رضی اللہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی حدیث بیان کریں۔ آپ رضی اللہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اے لوگو! میرے پاس سے جاؤ، یہاں تک کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی مجبور کردیتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: جو میں جانتا ہوں اگر وہ بات تم جان لیتے تو تم زیادہ روتے اور تھوڑا ہنستے۔ اے لوگو! میرے پاس سے چلے جاؤ تو ہم آپ رضی اللہ کے پاس سے واپس لوٹ آئے۔

(۲۷۰٤٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ : حَدِّثُوا النَّاسَ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكُمْ بِوُجُوهِهِمْ ، فَإِذَا الْتَفَتُوا فَاعْلَمُوا أَنَّ لَهُمْ حَاجَاتٍ. (دارمی ۴۴۹)

(۲۷۰۴۵) حضرت ابو ہلال ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو وہ بات بیان کرو جس سے وہ تمہاری طرف متوجہ ہو جائیں، جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہوں تو جان لو کہ ان کی ضرورتیں بھی ہیں۔

(۲۷۰٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. (مسلم ۲۱۷۲۔ احمد ۴۲۵)

(۲۷۰۴۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اکتا جانے کے اندیشے سے وعظ ونصیحت میں وقفہ فرمایا کرتے تھے۔

(۲۷۰٤٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى مِنْ أَصْحَابِهِ هَشَاشًا يَعْنِي

انْبِسَاطًا ذَكَّرَهُمْ.

(۲۷۰۴۷) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ویشید جب اپنے شاگردوں کو ہشاش بشاش دیکھتے تو ان کو وعظ و نصیحت فرماتے۔

(۲۷۰۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تُبَغِّضُوا اللَّهَ إِلَى عِبَادِهِ ، يَكُونُ أَحَدُكُمْ إِمَامًا فَيُطَوِّلُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ فِيهِ ، وَيَكُونُ أَحَدُكُمْ قَاصًّا فَيُطَوِّلُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ فِيهِ.

(۲۷۰۴۸) حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ عزوجل کو اس کے بندوں کے سامنے مبغوض مت بناؤ۔ تم میں کوئی امام ہوتا ہے تو وہ ان پر نماز اتنی لمبی کر دیتا ہے۔ اور کوئی خطیب ہوتا ہے تو وہ ان پر اپنی بات اتنی طویل کر دیتا ہے۔

(۱۹۰) فِي قَولِ الرَّجلِ لأخِيهِ جزاك الله خيرًا

آدمی کا اپنے بھائی کو یوں کہنا: جزاک اللہ خیراً (اللہ تمہیں بہترین بدلہ عطا کرے)

(۲۷۰۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لأَخِيهِ : جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا ، فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ. (ترمذی ۲۰۳۵)

(۲۷۰۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی اپنے بھائی کو یوں کہے: اللہ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے تو اس نے تعریف میں مبالغہ کیا۔

(۲۷۰۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِي قَوْلِهِ لأَخِيهِ : جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا ، لأَكْثَرَ مِنْهَا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ.

(۲۷۰۵۰) حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں کوئی جان لیتا کہ اس کے اپنے بھائی کو یہ کلمات ...... اللہ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے ...... کہنے میں کیا ثواب ہے تو تم ایک دوسرے سے زیادہ اس کلمہ کو کہتے۔

(۱۹۱) ما يقول الرّجل إذا نام وإذا استيقظ

آدمی جب سوئے اور جب بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے

(۲۷۰۵۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ

مَضْجَعَهُ قَالَ : اللَّهُمَّ إِلَيْك أَسْلَمْت نَفْسِي ، وَإِلَيْك وَجَّهْت وَجْهِي ، وَإِلَيْك فَوَّضْت أَمْرِي ، وَإِلَيْك أَلْجَأْت ظَهْرِي ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْك ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَى مِنْك إِلاَّ إِلَيْك ، آمَنْت بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْت ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْت ، أَوْ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْت. (بخاری ۶۳۱۳۔ ترمذی ۳۳۹۴)

(۲۷۰۵۱) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے سونے کی جگہ پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے: ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے ہی سپرد کی، اور میں نے اپنا چہرہ تیری ہی طرف کر دیا اور میں نے اپنا معاملہ بھی تیرے ہی سپرد کر دیا اور تجھے ہی میں نے اپنا پشت پناہ بنا لیا تیری رحمت کی رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں اور جو کتاب تو نے اتاری ہے میں اس پر ایمان لایا اور جو نبی یا رسول تو نے بھیجا ہے اس پر بھی ایمان لایا۔

(۲۷۰۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَن حُذَيْفَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ. (بخاری ۶۳۱۲۔ ترمذی ۳۴۱۷)

(۲۷۰۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا فرماتے اے اللہ! میں تیرا ہی نام لے کر مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوتے تو یہ دعا فرماتے: اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد جگا دیا اور اسی کی طرف مرنے کے بعد لوٹنا ہے۔

(۲۷۰۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : أَلاَ أُعَلِّمُك كَلِمَاتٍ ، قَالَ كَأَنَّهُ يَرْفَعُهُنَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَخَذْت مَضْجَعَك مِنَ اللَّيْلِ فَقُلْ : اللَّهُمَّ أَسْلَمْت نَفْسِي إِلَيْك ، وَوَجَّهْت وَجْهِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْت أَمْرِي إِلَيْك ، وَأَلْجَأْت ظَهْرِي إِلَيْك ، آمَنْت بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ ، وَنَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ، نَفْسِي خَلَقْتهَا ، لَكَ مَحْيَاهَا وَمَمَاتُهَا ، فَإِنْ كَفَتَّها فَارْحَمْهَا ، وَإِنْ أَخَّرْتهَا فَاحْفَظْهَا بِحِفْظِ الإِيمَانِ.

(۲۷۰۵۳) حضرت سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی شخص آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھا دوں؟ راوی کہتے ہیں گویا کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ کلمات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان فرما رہے تھے کہ جب تو رات کو اپنے بستر پر لیٹے تو یوں کہہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنا لیا۔ میں ایمان لایا تیری نازل کردہ کتاب پر، اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر، میری جان کو تو نے ہی پیدا کیا، تیرے لیے ہی اس کا جینا اور اس کا مرنا ہے۔ اگر تو اس کو موت دے تو اس پر رحم کرنا اور اگر تو اس کی موت کو مؤخر کرے تو اس کی حفاظت کرنا ایمان محفوظ رکھنے کے ساتھ۔

(۲۷۰۵٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

هُرَيْرَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَمْسَيْتُ وَإِذَا أَصْبَحْتُ ، قَالَ : قُلِ اللَّهُمَّ ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ ، قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ. (نسائی ۷۷۱۵۔ دارمی ۲۶۸۹)

(۲۷۰۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی دعا بتلا دیجئے جو میں صبح وشام پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو: اے اللہ! پوشیدہ اور ظاہر باتوں کے جاننے والے، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، ہر چیز کے پروردگار اور بادشاہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، اور شیطان سے اور اس کے شریکوں سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھو جب تم صبح کرو اور جب شام کرو، اور جب اپنے بستر پر لیٹ جاؤ۔

(۲۷۰۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُوسَى يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ، قَالَ شُعْبَةُ : هَذَا ، أَوْ نَحْوَ هَذَا وَإِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ.

(مسلم ۲۰۸۳۔ احمد ۳۰۲)

(۲۷۰۵۵) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے مارنے کے بعد زندہ کیا۔ اور جب آپ سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! میں تیرا نام لے کر زندہ رہتا ہوں اور تیرا نام لے کر ہی مرتا ہوں۔

(۲۷۰۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْزِعْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ ، ثُمَّ لِيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ ، ثُمَّ لِيَقُلْ ، بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ ، فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا ، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ. (بخاری ۷۳۹۳۔ ترمذی ۳۴۰۱)

(۲۷۰۵٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے نیچے کے زائد کپڑے اتار دے، پھر وہ اپنے بستر کو جھاڑے۔ اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے بستر پر کیا چیز تھی۔ پھر اسے چاہیے کہ وہ دائیں کروٹ پر لیٹ جائے، پھر یہ دعا پڑھے: میرے رب تیرا نام لے کر میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرا نام لے کر ہی میں اسے اٹھاؤں گا، پس اگر تو میرے نفس کو موت دے تو اس پر رحم فرمانا۔ اور اگر تو اس کو زندہ چھوڑ دے تو

اس کی حفاظت کرنا ایسی حفاظت جو تو اپنے نیک بندوں کی کرتا ہے۔

(۲۷۰۵۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ :إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ :اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ ، لاَ مَنْجَى ، وَلاَ مَلْجَأَ مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ، فَإِنْ مُتَّ ، مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ.

(بخاری ۲۴۷۔ مسلم ۲۰۸۱)

(۲۷۰۵۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو یہ دعا پڑھو۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنا لیا تیری رحمت کی رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب کے خوف کی وجہ سے اور تیری پکڑ سے بچنے کا تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور کوئی جائے پناہ نہیں اور جو کتاب تو نے اتاری ہے اس پر میں ایمان لایا اور جو نبی تو نے بھیجا ہے اس پر بھی ایمان لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیری موت واقع ہوگئی تو تو فطرت اسلام پر مرا۔

(۲۷۰۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ، لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ الحَمدُ لله ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .

(ابن حبان ۵۵۲۸)

(۲۷۰۵۸) حضرت عبد اللہ بن باباہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بستر پر لیٹتے ہوئے یہ دعا پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف و شکر ہے اور اس کی ذات ہر چیز پر قادر ہے، اللہ پاک ہے تمام عیوب سے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے۔ تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(۲۷۰۵۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ :مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ ؟ قَالَ :جِئْتُ يَا رَسُولَ اللهِ تُعَلِّمُنِي شَيْئًا عِنْدَ مَنَامِي، قَالَ:إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(ابو داؤد ۵۰۱۶۔ دارمی ۳۴۲۷)

(۲۷۰۵۹) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: آئے ہوئے تمہیں کیا چیز لائی؟ میں نے عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! میں آیا ہوں کہ آپ ﷺ مجھے سوتے وقت پڑھنے کے لیے کوئی دعا سکھا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو تم سورۃ الکافرون پڑھو، پھر اس کے ختم کرنے پر سو جاؤ۔ اس لیے کہ یہ سورت شرک سے بری ہونے کا پروانہ ہے۔

(۲۷۰۶۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ ؟ قَالَ : اقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَائَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۷۰۶۰) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی دعا بتلا دیجئے جو میں صبح وشام پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سورۃ الکافرون پڑھا کرو، پھر اس کے ختم ہونے پر سو جایا کرو۔ اس لیے کہ یہ شرک سے بری ہونے کا پروانہ ہے۔

(۲۷۰۶۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِينَ تُدْخِلُ الْمَيِّتَ قَبْرَهُ.

(۲۷۰۶۱) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر پر لیٹ جائے تو یہ دعا پڑھ: اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کے راستہ میں اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر۔ اور جب تو میت کو اس کی قبر میں داخل کرے اس وقت بھی یہ دعا پڑھ لے۔

(۲۷۰۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ سَوَاءٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ : رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

(ابوداؤد ۵۰۰۶۔ احمد ۲۸۸)

(۲۷۰۶۲) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو یہ دعا پڑھتے: میرے پروردگار! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس روز تو اپنے بندوں کو دوبارہ اٹھائے گا۔

(۲۷۰۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ : يَا فُلاَنُ ، إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَوَلَّيْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَى مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ ، فَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا. (بخاری ۷۴۸۸۔ احمد ۲۹۹)

(۲۷۰۶۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی صحابی سے فرمایا: اے فلاں! جب تو اپنے بستر پر

لیٹ جائے تو یہ دعا پڑھ: اے اللہ! میں نے اپنی جان کو تیرے سپرد کر دیا اور میں نے اپنا چہرہ بھی تیری طرف کر دیا اور میں نے تجھے ہی اپنا پشت پناہ بنا لیا۔ تیرے عذاب سے بچنے کے لیے تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور کوئی جائے پناہ نہیں جو کتاب تو نے نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا اور جو نبی تو نے بھیجا ہے میں اس پر ایمان لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس رات کو تیری موت واقع ہوگئی تو تو فطرت اسلام پر مرا، اور اگر تو نے صبح کی تو تو نے خیر کو پا لیا۔

(٢٧٠٦٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الأَفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ : كَيْفَ تَقُولُ حِينَ تُرِيدُ أَنْ تَنَامَ ؟ قَالَ : أَقُولُ بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي قَالَ : قَدْ غُفِرَ لَكَ. (نسائی ١٠٦٠٦۔ احمد ١٧٣)

(٢٧٠٦٤) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک انصاری صحابی سے پوچھا: جب تم سونے کا ارادہ کرتے ہو تو کیا دعا پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں یوں پڑھتا ہوں: تیرا نام لے کر میں نے اپنے پہلو کو رکھا پس تو میری مغفرت فرما دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تیری مغفرت کر دی گئی۔

(٢٧٠٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَأْمُرُونَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ إِذَا أَوَيْنَا إِلَى فِرَاشِنَا أَنْ نُسَبِّحَ ثَلاَثًا وثَلاَثِينَ ، وَنَحْمَدَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ ، وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ.

(٢٧٠٦٥) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہمارے اصحاب رضی اللہ عنہم ہمیں حکم دیتے اس حال میں کہ ہم بچے تھے کہ ہم جب اپنے بستروں پر لیٹ جائیں تو ہم تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔

(١٩٢) مَنْ كَانَ يقول إذا أخذت مضجعك فضع يدك اليمنى تحت خدِّكَ الأيمنِ

جو شخص یوں کہتا ہو: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے داہنے رخسار کے نیچے رکھو

(٢٧٠٦٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الأَيْمَنِ.

(٢٧٠٦٦) ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے داہنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے۔

(٢٧٠٦٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُؤَمِّلِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الأَيْمَنِ.

(بخاری ٦٢٦۔ مسلم ١٣١)

(۲۷۰۶۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعات پڑھ لیتے تو لیٹ جاتے اور اپنا داہنا ہاتھ اپنے داہنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے۔

(۲۷۰۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ تَوَسَّدَ يَمِينَهُ تَحْتَ خَدِّهِ وَيَقُولُ : قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ. (احمد ۲۹۰)

(۲۷۰۶۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ اٹھائے گا۔

(۲۷۰۶۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ ، وَكَانَ يَضَعُ يَمِينَهُ تَحْتَ خَدِّهِ. (ترمذی ۲۵۵۔ احمد ۳۹۴)

(۲۷۰۶۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے تھے۔

(۲۷۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ.

(۲۷۰۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ داہنے پہلو پر لیٹے۔

(۱۹۳) فِي الرَّجلِ ما يقول إذا أصبح

آدمی جب صبح کرے تو وہ کون سی دعا پڑھے

(۲۷۰۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاَصِ ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. (احمد ۴۰۷۔ دارمی ۲۶۸۸)

(۲۷۰۷۱) حضرت عبد الرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ترجمہ: ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر اور کلمہ اخلاص پر، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور ہمارے والد حضرت ابراہیم کی ملت پر جو پکے مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔

(٢٧٠٧٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ ، عَن سَابِقٍ ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ خَادِمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَا مِنْ مُسْلِمٍ ، أَوْ إِنْسَان ، أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمْسِي وَيُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ :رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالإِسْلَامِ دِيناً وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلاَّ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(ابن ماجه ٣٨٧٠)

(٢٧٠٧٢) حضرت ابوسلام رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان یا کوئی انسان یا کوئی بندہ صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات نہیں پڑھتا: ترجمہ! میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہوں۔ مگر یہ کہ اللہ پر اس کا حق ہے کہ قیامت کے دن اللہ اس کو راضی کر دیں گے۔

(٢٧٠٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَن رَجُلٍ مِنَ النَّخْعِ ، عَن سَلْمَانَ قَالَ :مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ شَرِيكَ لَكَ ، أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَإِذَا أَمْسَى مِثْلُ ذَلِكَ ، كَانَ كَفَّارَةً لِمَا أَحْدَثَ بَيْنَهُمَا.

(٢٧٠٧٣) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ قبیلہ نخع کے کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے: ترجمہ: اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ ہم نے صبح کی اور تمام ملک نے اللہ کے لیے صبح کی اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور جو شخص شام کے وقت بھی ایسے ہی پڑھے تو یہ دعا کفارہ بن جائے گی ان گناہوں کے لیے جو ان دونوں کے مابین سرزد ہوئے۔

(٢٧٠٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَن حُصَيْنٍ، عَن تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَأَمْسَى :اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَفْضَلِ عِبَادِكَ الْغَدَاةَ ، أَوِ الْعَشِيَّةَ نَصِيباً مِنْ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ ، أو نُوراً تَهْدِي بِهِ، أو رَحْمَةً تَنْشُرُهَا، أو رِزْقًا تَبْسُطُهُ، أو ضر تَكْشِفُهُ، أو بَلَاءً تَدْفَعُهُ، أو فِتْنَةً تَصْرِفُهَا، أو شَرًّا تَدْفَعُهُ.

(٢٧٠٧٤) حضرت عبداللہ بن سبرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ صبح وشام یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بنادے اپنے افضل ترین بندوں میں سے صبح یا شام کے وقت حصہ دیتے ہوئے اس بھلائی میں سے جس کو تو تقسیم کرے گا یا اس نور میں سے جس کے ذریعہ تو ہدایت دے گا یا اس رحمت میں سے جس کو تو بانٹے گا یا اس رزق میں سے جس کو تو عطا کرے گا یا اس تکلیف سے جس کو تو ہٹا دے گا یا اس مصیبت سے جس کو تو دفع کرے گا یا اس فتنہ سے جس کو تو پھیر دے گا یا اس شر سے جس کو تو دفع کر دے گا۔

(٢٧٠٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَن حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :مَا تَقُولُون إِذَا أَصْبَحْتُمْ وَأَمْسَيْتُمْ مِمَّا تَدْعُونَ بِهِ ؟ قَالَ :تَقُولُ :أَعُوذُ بوجه اللهِ الْكَرِيمِ ، وَبِسْمِ اللهِ الْعَظِيمِ ، وَكَلِمَةِ اللهِ التَّامَّةِ ، مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْعَامَّةِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ أَيْ رَبِّي ، وَشَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ ، وَمِنْ شَرِّ هَذَا

الْيَوْمِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ ، وَشَرِّ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۲۷۰۷۵) حضرت عمرو بن مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ؒ سے پوچھا: جب آپ لوگ صبح و شام کرتے تھے۔تو آپ لوگ کون سی دعا پڑھتے تھے؟ آپ ؒ نے فرمایا: ہم لوگ یہ دعا پڑھتے تھے: ہم اللہ کے معزز چہرے کی اور اللہ کے عظیم نام کی اور اللہ کے مکمل کلمہ کی پناہ لیتے ہیں، موت اور عام چیزوں کے شر سے، اور اے پروردگار جو مخلوق تو نے پیدا کی اس کے شر سے اور جس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے اس کے شر سے، اور اس دن کے شر سے جو اس کے بعد ہے اس کے شر سے، اور دنیا اور آخرت کے شر سے۔

(۲۷۰۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَالَ (فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ) حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الآيَةِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ مِنْ يَوْمِهِ ، وَمَنْ قَالَهَا لَيلاً أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ مِنْ يَوْمِهِ. (ابو داؤد ۵۰۳۷)

(۲۷۰۷٦) حضرت موسیٰ جہنی ؒ کسی شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ آیت پڑھے: ترجمہ: اللہ کی پاکی بیان کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ آیت پڑھ کر فارغ ہو جائے تو وہ پالے گا اس عمل کا ثواب جو اس کا رات کو فوت ہو گیا تھا اور اگر رات میں یہ آیت پڑھے تو وہ پالے گا اس عمل کا ثواب جو اس کا دن میں فوت ہو گیا تھا۔

(۲۷۰۷۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سُهَيْل بن أبي صالح ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ أبي عياش قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ ، وَكُتِبَ لَهُ بها عَشْرُ حَسَنَاتٍ ، وَحُطَّ عَنهُ بِهَا عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَرُفِعَتْ لَهُ بِهَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ ، وَإِذَا أَمْسَى مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ. (ابن ماجه ۳۸٦۷۔ احمد ٦۰)

(۲۷۰۷۷) حضرت ابو عیاش ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے: ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔تو اس شخص کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اور اس کے دس گناہوں کو مٹا دیا جائے گا اور دس درجات بلند کیے جائیں گے اور وہ شیطان سے حفاظت میں رہے گا یہاں تک کہ وہ شام کرلے۔ اور جب وہ شام کو یہ کلمات پڑھے گا تو اسی جیسا ثواب ملے گا یہاں تک کہ وہ صبح کرلے۔

(۱۹۴) فِي التّخلّلِ بِالقصبِ والسِّواكِ بعودِ الرّيحانِ

گنے سے سرکہ بنانے اور ناز بو کی لکڑی سے مسواک کرنے کا بیان

(۲۷۰۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ : لاَ تُخَلِّلُوا بِالْقَصَبِ.

(۲۷۰۷۸) حضرت سعید بن صالح ؒ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ تم لوگ گنے کا سرکہ مت بناؤ۔

(۲۷۰۷۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الغَسَّانِيِّ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السِّوَاكِ بِعُودِ الرَّيْحَانِ وَالرُّمَّانِ ، وَقَالَ يُحَرِّكُ عِرْقَ الْجُذَامِ.

(۲۷۰۷۹) حضرت ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ناز بو اور انار کی لکڑی کو مسواک بنانے سے منع کیا اور فرمایا: یہ کوڑھ کی رگ کو تحریک دیتی ہے۔

(۱۹۵) الجُلُوس فِي المجالِسِ

مجلسوں میں بیٹھنے کا بیان

(۲۷۰۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَجْلِسٍ لِلأَنْصَارِ فَقَالَ : إِنْ أَبَيْتُمْ أَنْ لاَ تَجْلِسُوا فَاهْدُوا السَّبِيلَ ، وَردوا السَّلاَم ، وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ. (ترمذی ۲۷۲۶۔ احمد ۲۸۲)

(۲۷۰۸۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کی ایک مجلس پر سے گزرے تو فرمایا: اگر تم بیٹھنے پر اصرار کرتے ہو تو سیدھا راستہ دکھاؤ (مسافر کو) اور سلام کا جواب دو، اور مظلوم کی مدد کرو۔

(۲۷۰۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَة ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ التَّيِّهَانِ قَالَ : اجْتَمَعَتْ جَمَاعَةٌ مِنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا أَهْلُ سَافِلَةٍ وَأَهْلُ عَالِيَةٍ ، نَجْلِسُ هَذِهِ الْمَجَالِسَ فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ قَالَ : أَعْطُوا الْمَجَالِسَ حَقَّهَا ، قُلْنَا وَمَا حقها : قَالَ : غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ ، وَرُدُّوا السَّلاَمَ ، وَأَرْشِدُوا الأَعْمَى ، وَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ ، وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ. (مسند ۶۸۵)

(۲۷۰۸۱) حضرت مالک بن تیہان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوئی اور ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ شہر کے زیریں اور بالائی حصہ کے لوگ ہیں۔ ہم ان مجلسوں میں بیٹھتے ہیں پس آپ رضی اللہ عنہ اس بارے میں ہمیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجلسوں کو ان کا حق ادا کرو۔ ہم نے پوچھا: ان کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نظروں کو جھکاؤ، سلام کا جواب دو، اور اندھے کو راستہ دکھلاؤ، نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو۔

(٢٧٠٨٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : قَالَ أَبُو طَلْحَةَ : كُنَّا جُلُوسًا بِالأَفْنِيَةِ ، فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجتنبوا مجالس الصُّعُدَاتِ ؟ قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا جَلَسْنَا بِغَيْرِ مَا بَأْسٍ نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ ، قَالَ : فَأَعْطُوا الْمَجَالِسَ حَقَّهَا ، قَالَ : قُلْنَا : وَمَا حَقُّهَا يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : غَضُّ الْبَصَرِ ، وَرَدُّ السَّلاَمِ ، وَحُسْنُ الْكَلاَمِ. (احمد ٣٠۔ ابویعلی ١٤١٧)

(٢٧٠٨٢) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ کشادہ صحن میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس سے گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیوں راستوں میں مجلس لگاتے ہو؟ تم راستوں کی مجلسوں سے بچو، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم بغیر گناہ کے بیٹھتے ہیں۔ صرف آپس میں گفتگو اور بات چیت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر مجلسوں کو ان کا حق دو، ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجلسوں کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر کا جھکانا، سلام کا جواب دینا، اور بہترین کلام کرنا۔

(٢٧٠٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَن مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : مَا جَلَسَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ مَجْلِسًا مُنْذُ تَأَزَّرَ بِإِزَارٍ ، قَالَ : أَخَافُ أَنْ يُظْلَمَ رَجُلٌ فَلاَ انصره ، أَوْ يَفْتَرِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فَأُكَلَّفُ الشَّهَادَةَ عَلَيْهِ ، وَلاَ أَغُضُّ الْبَصَرَ ، وَلاَ أَهْدِي السَّبِيلَ ، أَوْ تَقَعُ الْحَامِلَةُ فَلاَ أَحْمِلُ عَلَيْهَا.

(٢٧٠٨٣) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے جب سے لنگی باندھی ہے، کبھی کسی مجلس میں نہیں بیٹھے اور فرمایا: کہ مجھے خوف ہے کہ کسی شخص پر ظلم کیا جائے اور میں اس کی مدد نہ کرسکوں یا کوئی شخص کسی شخص پر جھوٹ باندھے اور مجھے اس پر گواہی کا مکلّف بنا دیا جائے اور میں نظر کو نہ جھکا سکوں اور مسافر کو راستہ نہ بتا سکوں یا کوئی سوار گر جائے تو میں اس کو سوار نہ کرسکوں۔

(٢٧٠٨٤) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ إِذَا اتَّخَذُوا الْمَجَالِسَ أَنْ يعروها لِلسُّفَهَاءِ.

(٢٧٠٨٤) حضرت عوام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالھذیل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم جب مجالس قائم کرتے ہیں تو وہ بے وقوفوں کو نظر انداز کیے جانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(١٩٦) فِي الرّجلِ يقول لابنِ غيرِهِ يا بنيّ

اس آدمی کا بیان جو غیر کے بیٹے کو کہے: اے میرے بیٹے

(٢٧٠٨٥) حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَجَعَلَ يَقُولُ : يَا ابْنَ أَخِي ، ثُمَّ سَأَلَنِي فَانْتَسَبْتُ لَهُ ، فَعَرَفَ ، أَنَّ أَبِي لَمْ يُدْرِكِ الإِسْلاَمَ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : يَا

بُنَيَّ يَا بُنَيَّ.

(۲۷۰۸۵) حضرت شریک بن غدہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو آپ رضی اللہ عنہ مجھے کہتے تھے: اے میرے بھتیجے! پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا: تو میں نے ان کو اپنا نسب بیان کیا۔ انہوں نے جان لیا کہ میرے والد نے اسلام قبول نہیں کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یوں کہنا شروع کر دیا: اے میرے بیٹے اے میرے بیٹے۔

(۲۷۰۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَن قَيْسٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ ، أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّ ، وَمَا يُصِيبُك مِنْهُ.

(مسلم ۲۱۹۳۔ ابن ماجہ ۴۰۷۳)

(۲۷۰۸۶) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کسی نے بھی رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے آپ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تجھے اس سے کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔

(۲۷۰۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ ، عَن رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، عَن عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِطَعَامٍ فَقَالَ : يَا عُمَرُ يَا بُنَيَّ ، سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيك.

(ابو داؤد ۳۷۷۱۔ احمد ۲۶)

(۲۷۰۸۷) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کھانا لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر، اے میرے بیٹے! اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

(۲۷۰۸۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ : يَا بُنَيَّ. (مسلم ۱۶۹۳۔ ابو داؤد ۴۹۲۵)

(۲۷۰۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے۔

(۲۷۰۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَن عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ ، عَن مَكْحُولٍ الأَزْدِيِّ قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يُحْرِمُ مِنْ سَمَرْقَنْدَ ، أَوْ مِنْ خُرَاسَانَ ، أَوْ مِنَ الْكُوفَةِ فَقَالَ : يَا لَيْتَنَا نَنْفَلِتُ مِنْ وَقْتِنَا يَا بُنَيَّ.

(۲۷۰۸۹) حضرت مکحول ازدی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس کو سمرقند یا خراسان یا کوفہ سے روک دیا گیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کاش ہم نے بھی وقت سے چھٹکارا پا لیا ہوتا۔

(۲۷۰۹۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ : حدَّثَنَا إِيَاسٌ عن قَتَادَةَ ، عَن قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ لَهُ : يَا بُنَيَّ ، لاَ يَسُوئُك اللَّهُ.

(۲۷۰۹۰) حضرت قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تمہارا

برا نہ کرے۔

(۲۷۰۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا بُنَيَّ.

(۲۷۰۹۱) حضرت قابوس رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بیٹے۔

(۲۷۰۹۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ نُعَيْمٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَاصِمًا ، عَنْ قَوْلِ اللهِ : ﴿فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا﴾ قَالَ : ﴿مِنْ تَحْتَهَا﴾ مَفْتُوحَةً ، قُلْتُ : عَمَّنْ تَرْوِي ؟ قَالَ : عَنْ زِرٍّ يَا بُنَيَّ.

(۲۷۰۹۲) حضرت نعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے اللہ رب العزت کے قول ﴿فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا﴾ کے متعلق پوچھا: تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ﴿مِنْ تَحْتَهَا﴾ ہے فتح کے ساتھ۔ میں نے پوچھا: آپ رحمہ اللہ نے کس سے روایت کی؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! حضرت زر رحمہ اللہ سے!

(۲۷۰۹۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو وَائِلٍ يَا بُنَيَّ.

(۲۷۰۹۳) حضرت زبرقان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے لاڈلے بیٹے!

(۱۹۷) من كره أن يقول لابنِ غيرِهِ يا بنيّ

جو شخص کسی دوسرے کے بیٹے کو یوں کہنا مکروہ سمجھے: اے میرے بیٹے!

(۲۷۰۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ : قُلْتُ لابْنِ صَاحِبٍ لِي : يَا بُنَيَّ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ.

(۲۷۰۹۴) حضرت حسن بن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کسی ساتھی کے بیٹے کو کہا: اے میرے بیٹے! تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس کو مکروہ سمجھا۔

(۲۷۰۹٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ شُتَيرِ بن شَكَل أَنَ امْرَأَةً قَالَتْ لَهُ : يَا بُنَيَّ ، فَقَالَ : وَلَدْتِنِي ، قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : فَأَرْضَعْتِنِي ؟ قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : فَلِمَ تَكْذِبِينَ ؟.

(۲۷۰۹۵) حضرت محارب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شُتیر بن شکل رحمہ اللہ کو کسی عورت نے کہا: اے میرے بیٹے! تو آپ رحمہ اللہ نے کہا: کیا تم نے مجھے جنا ہے؟ اس عورت نے کہا: نہیں! آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: کیا تم نے مجھے دودھ پلایا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: پھر تم جھوٹ کیوں بولتی ہو۔

(۱۹۸) ما رخّص فيهِ مِن الكذِبِ

جس جھوٹ کی رخصت دی گئی ہے

(۲۷۰۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ

أُمِّهِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَكْذِبْ مَنْ قَالَ خَيْرًا، أَوْ نَمَى خَيْرًا، أَوْ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ.

(بخاری ۲۶۹۲۔ مسلم ۲۰۱۱)

(۲۷۰۹۶) حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹ نہیں بولا جس نے خیر کی بات کہی یا خیر کو پھیلایا یا دو آدمیوں کے درمیان صلح کروائی۔

(۲۷۰۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ شَهْرٍ، عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَصْلُحُ الْكَذِبُ إِلاَّ فِي ثَلاَثٍ: كذب الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا، أَوْ إِصْلاَحٌ بَيْنَ النَّاسِ، أَوْ كَذِبٌ فِي الْحَرْبِ. (ترمذی ۱۹۳۹۔ احمد ۴۶۱)

(۲۷۰۹۷) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹ بولنا درست نہیں ہے مگر تین جگہوں پر! آدمی کا اپنی بیوی سے جھوٹ بولنا تاکہ وہ اسے خوش کرے یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے یا جنگ میں جھوٹ بولنا۔

(۱۹۹) فِي السّترِ على الرّجلِ وعونِ الرّجلِ لأخِيهِ

آدمی کی پردہ پوشی کرنا اور آدمی کا اپنے بھائی کی مدد کرنے کا بیان

(۲۷۰۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَمَنْ نَفَّسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ. (عبدالرزاق ۱۸۹۳۳۔ احمد ۵۱۴)

(۲۷۰۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی ستر پوشی کرے گا اللہ رب العزت آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائیں گے اور جو شخص اپنے بھائی سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا تو اللہ رب العزت اس سے قیامت کے دن کی تکلیفوں کو دور فرمائیں گے اور اللہ رب العزت اس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو شخص اپنے کسی بھائی کی مدد کرنے میں لگا ہوا ہو۔

(۲۷۰۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ. (ابوداؤد ۴۸۵۴۔ حاکم ۳۷۷)

(۲۷۰۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا، تو اللہ رب العزت قیامت کے دن اس سے آخرت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور فرما دیں گے، اور جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا تو اللہ رب العزت دنیا اور آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائیں گے، اور جو شخص کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا تو اللہ رب العزت دنیا اور آخرت میں اس پر آسانیاں فرمائیں گے اور اللہ اس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو اپنے کسی بھائی کی مدد میں لگا ہوا ہوتا ہے۔

(۲۷۱۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقِيلَ لَهُ :هَذَا فُلاَنٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنِ التَّجَسُّسِ ، وَلَكِنْ إِنْ يَظْهَرَ لَنَا مِنْهُ شَيْءٌ نَأْخُذْهُ بِهِ.

(۲۷۱۰۰) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو پکڑ کر لایا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو بتلایا گیا کہ اس فلاں کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے ہیں! اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً ہمیں تو ہ لگانے سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ہمارے سامنے ظاہر ہو جائے تو پھر ہم اس کا مؤاخذہ کریں گے۔

(۲۷۱۰۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ قَالَ :لاَ يَهْتِكُ اللَّهُ سِتْرَ عَبْدٍ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ.

(۲۷۱۰۱) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ادریس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کی پردہ پوشی نہیں کرتے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہو۔

(۲۷۱۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ :حدَّثَنِي شَيْبَةُ الْخُضْرِي ، أَنَّهُ شَهِدَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لاَ يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلاَّ سَتَرَ الله عَلَيْهِ فِي الآخِرَةِ. (مسلم ۲۰۰۲۔ احمد ۱۴۵)

(۲۷۱۰۲) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت دنیا میں کسی بندے کی ستر پوشی نہیں کرتے مگر آخرت میں اس کی پردہ پوشی کریں گے۔

(۲۷۱۰۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :مَنْ أَطْفَأَ عَنْ مُؤْمِنٍ سيئة فَكَأَنَّمَا أَحْيَا مَوْؤُودَةً .

(۲۷۱۰۳) حضرت عبدالواحد بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مؤمن کی برائی کو دبائے گا تو گویا اس نے زندہ درگور کی ہوئی بچی کو زندہ کیا۔

(۲۰۰) ما يقع حديث الرّجل موقعه من قلبه

آدمی کی بات کا دل میں اتر جانے کا بیان

(۲۷۱۰٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَن سَعِيدٍ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَن أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، أَنَّ أُوَيْسًا الْقَرَنِيَّ كَانَ إِذَا حَدَّثَ وَقَعَ حَدِيثُهُ مِنْ قُلُوبِنَا مَوْقِعًا لَا يَقَعُهُ حَدِيثُ غَيْرِهِ.

(۲۷۱۰۴) حضرت اسیر بن جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ جب بیان فرماتے تو جتنی ان کی بات ہمارے دل میں اثر انداز ہوتی تھی کسی اور کی اتنی اثر انداز نہیں ہوتی۔

(۲۷۱۰٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَن يسار بْنِ سَلَامَةَ، عَن شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فإن حديثه يَقَعُ مِنْ قُلُوبِهِمْ مَوْقِعَهُ مِنْ قَلْبِهِ.

(۲۷۱۰۵) حضرت شہر بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی لوگوں میں بیان کرتا ہے تو اس کی بات ان لوگوں کے دلوں میں اس کی دلی کیفیت کے مطابق ہی اثر انداز ہوتی ہے۔

(۲۰۱) مَنْ قَالَ لَا تسبّ أحدًا ولا تلعنه

جو یوں کہے: تم کسی کو گالی مت دو اور نہ کسی کو لعنت کرو

(۲۷۱۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ أَبِي غَفَّارٍ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ رَسُولُ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، اعْهَدْ إِلَيَّ، قَالَ: لَا تَسُبَّ أَحَدًا، قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ أَحَدًا عَبْدًا، وَلَا حُرًّا، وَلَا شَاةً، وَلَا بَعِيرًا.

(۲۷۱۰٦) حضرت ابو جُری ہجیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور میں نے پوچھا: کیا آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی وصیت فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو گالی مت دو، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں نے کسی کو گالی نہیں دی، نہ غلام کو نہ کسی آزاد کو، نہ کسی بکری اور نہ ہی کسی اونٹ کو۔

(۲۷۱۰۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَن سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَن حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَكْبَرَ الذَّنْبِ عِنْدَ اللهِ أَنْ يَسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ، قَالُوا: وَكَيْفَ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ.

(بخاری ۵۹۷۳۔ ابو داؤد ۵۰۹۸)

(۲۷۱۰۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آدمی کیسے اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ بدلے میں اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ یہ کسی آدمی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ بدلہ میں اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

(۲۷۱۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ من أَرْبَى الرِّبَا تَفَضُّلُ الرَّجُلِ فِي عِرْضِ أَخِيهِ بِالشَّتْمِ ، وَإِنَّ أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَكَيْفَ يَشْتُمُ وَالِدَيْهِ ؟ قَالَ : يَسُبُّ النَّاسَ فَيَسْتَسِبُّ النَّاسُ بِهِمَا. (طبرانی ۸۹۹)

(۲۷۱۰۸) حضرت ابو نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت خراب کرنے میں حد سے گزر جائے اور سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیسے کوئی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگوں کو گالی دیتا ہے تو وہ جواباً اس کے والدین کو گالی دیتے ہیں۔

(۲۷۱۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : مَا رَأَيْت أَبَا وَائِلٍ سَابَّ شَيْئًا قَطُّ إِلاَّ أَنَّهُ ذَكَرَ الْحَجَّاجَ مَرَّةً فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَطْعِمْهُ طَعَامًا مِنْ ضَرِيعٍ لاَ يُسْمِنُ ، وَلاَ يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْك.

(۲۷۱۰۹) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ کو گالی دیتے ہوئے نہیں دیکھا مگر حجاج بن یوسف کا ذکر کرتے ہوئے ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تو اس کو خاردار درخت کا کھانا کھلا دے۔ نہ یہ موٹا ہو اور نہ ہی اس کی بھوک مٹے۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگرچہ وہ تجھے پسند ہو۔

(۲۰۲) ما ذکر فِي الكِبرِ

ان روایات کا بیان جو تکبر کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۷۱۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَن فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ.

(۲۷۱۱۰) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو۔

(۲۷۱۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَقُولُ اللَّهُ : الْعَظَمَةُ إِزَارِي ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي ، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْته فِي النَّارِ.

(۲۷۱۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت فرماتے ہیں: عظمت میری ازار ہے اور کبریائی میری چادر ہے۔ جو شخص ان میں سے جس کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔

(۲۷۱۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ ، وَلاَ يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ. (مسلم ۹۳۔ ابوداؤد ۴۰۸۸)

(۲۷۱۱۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہوگا کوئی ایک جس کے دل میں دانہ کے برابر تکبر ہو اور جہنم میں داخل نہیں ہوگا کوئی ایک جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔

(۲۷۱۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :الْتَقَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ، وَابْنُ عُمَرَ فَانْتَجَيَا بَيْنَهُمَا ، ثُمَّ انْصَرَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى أَصْحَابِهِ فَانْصَرَفَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَبْكِي ، فَقَالُوا لَهُ :مَا يُبْكِيك ؟ قَالَ :أَبْكَانِي الَّذِي زَعَمَ هَذَا ، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ. (احمد ۱۶۴)

(۲۷۱۱۳) حضرت سعید بن حیان تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دونوں کی ملاقات ہوئی تو ان دونوں نے آپس میں سرگوشی کی، پھر ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے اصحاب کی طرف لوٹ گیا۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ لوٹے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ رو رہے تھے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کس چیز نے آپ رضی اللہ عنہ کو رلا دیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رلایا اس شخص نے جو کہتا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جنت میں داخل نہیں ہوگا کوئی ایک جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا۔

(۲۷۱۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَجِيءُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَرًّا مِثْلَ صُوَرِ الرِّجَالِ ، يَعْلُوهُمْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الصَّغَارِ ، قَالَ :ثُمَّ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهُ بُولَسَ ، تَعْلُوهُمْ نَارُ الأَنْيَارِ ، يُسْقَوْنَ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ ، عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ. (ترمذی ۲۴۹۲۔ احمد ۱۷۹)

(۲۷۱۱۴) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متکبرین قیامت کے دن آئیں گے چھوٹی چیونٹیوں کی طرح جن کی شکلیں آدمیوں کی مانند ہوں گی۔ ہر قسم کی ذلت ان پر غالب آ جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس جہنم میں ایک قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا جس کا نام بولس ہے۔ اللہ کی بڑی آگ ان پر چڑھ جائے گی۔ انہیں اہل جہنم کا بچا ہوا پانی پلایا جائے گا۔

(۲۷۱۱٥) ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ،

عَن مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حُيَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَعَظَّمَ وَعَدَا طَوْرَهُ وَهَصَهُ اللَّهُ إِلَى الأَرْضِ ، وَقَالَ :اخْسَأْ أَخْسَأَكَ اللَّهُ ، فَهُوَ فِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ ، وَفِي أَنْفُسِ النَّاسِ صغير حتى لهو أحقر عند الناس من خنزير.

(۲۷۱۱۵) حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: یقیناً جب کوئی مغرور ہو جائے اور اپنی حد سے تجاوز کر لے، تو اللہ رب العزت اس کو زمین پر پٹخ دیتے ہیں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: تو دھتکارتا ہے تو اللہ تجھے دھتکار دیتے ہیں کہ وہ اپنی نظر میں بڑا ہوتا ہے اور لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ لوگوں کے سامنے خنزیر سے بھی زیادہ حقیر ہو جاتا ہے۔

(۲۷۱۱۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :لَا يَدْخُلُ حَظِيرَةَ الْقُدْسِ مُتَكَبِّرٌ.

(۲۷۱۱۶) حضرت نافع بن عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ نے ارشاد فرمایا: تکبر کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۰۳) ما جاء فِي النَّمِيمَةِ

ان روایات کا بیان جو چغل خوری کے بارے میں منقول ہیں

(۲۷۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَن حُذَيْفَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. (بخاری ۶۰۵۶۔ مسلم ۱۶۹)

(۲۷۱۱۷) حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۷۱۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَن وَاصِلٍ ، عَن شَقِيقٍ ، عَن حُذَيْفَةَ قَالَ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ :أنه لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. (مسلم ۱۰۱۔ احمد ۱۶۸)

(۲۷۱۱۸) حضرت شقیق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم حدیث بیان کرتے تھے کہ یقیناً چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۷۱۱۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ :لَمَّا رَفَعَ اللَّهُ مُوسَى نَجِيًّا رَأَى رَجُلاً مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ فَقَالَ :يَا رَبِّ ، مَنْ هَذَا ؟ فَقَالَ :عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي صَالِحٌ ، إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِعَمَلِهِ ، قَالَ :يَا رَبِّ ، أَخْبِرْنِي ، قَالَ :كَانَ لَا يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ.

(۲۷۱۱۹) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون ؒ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو

سرگوشی کے لیے عزت بخشی تو آپ علیہ السلام نے ایک آدمی کو عرش سے چمٹے ہوئے دیکھا۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: اے پروردگار! یہ کون شخص ہے؟ اللہ رب العزت نے فرمایا: میرے نیک بندوں میں سے ایک بندہ ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کے عمل کے متعلق خبر دوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے پروردگار! مجھے خبر دیجئے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: یہ شخص چغل خوری نہیں کرتا تھا۔

(۲۷۱۲۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیدَ قَالَ : کَانَتْ لَنَا جَارِیَۃٌ أَعْجَمِیَّۃٌ ، فَمَرِضَتْ فَجَعَلَتْ تَقُولُ عِنْدَ الْمَوْتِ : ہَذَا فُلاَنٌ تَمَرَّغَ فِی الْحَمْأَۃِ ، فَلَمَّا أَنْ مَاتَتْ سَأَلْنَا عَنِ الرَّجُلِ ، قَالَ : فَقَالَ : مَا کَانَ بِہِ بَأْسٌ إِلاَّ أَنَّہُ کَانَ یَمْشِی بِالنَّمِیمَۃِ۔

(۲۷۱۲۰) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس ایک عجمی باندی تھی وہ بیمار ہوگئی۔ اس نے موت کے وقت یہ کہنا شروع کردیا: یہ فلاں شخص گندی بدبودار مٹی میں پلٹیاں کھا رہا ہے۔ جب وہ مرگئی تو ہم نے اس آدمی کے متعلق پوچھا؟ تو انہوں نے کہا: اس میں کوئی خرابی نہیں تھی سوائے اس بات کے کہ وہ چغل خوری کرتا تھا۔

(۲۰۴) ما جاء فِی المنّانِ

ان روایات کا بیان جو احسان جتانے والے کے بارے میں منقول ہیں

(۲۷۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی زِیَادٍ ، عَنْ مُجَاہِدٍ وَسَالِمِ بْنِ أَبِی الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لاَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنَّانٌ۔

(۲۷۱۲۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۷۱۲۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَائٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ عَاصِمٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لاَ یَدْخُلُ حَظِیرَۃَ الْقُدْسِ مَنَّانٌ۔

(۲۷۱۲۲) حضرت نافع بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۷۱۲۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُدْرِکٍ ، عَنْ أَبِی زُرْعَۃَ ، عَنْ خَرَشَۃَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ أَبِی ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلاَثَۃٌ لاَ یُکَلِّمُہُمُ اللَّہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ، وَلاَ یَنْظُرُ إِلَیْہِمْ ، وَلاَ یُزَکِّیہِمْ وَلَہُمْ عَذَابٌ أَلِیمٌ ، قَالَ : فَقَرَأَہَا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ : خَابُوا وَخَسِرُوا ، مَنْ ہُمْ یَا رَسُولَ اللہِ ؟ قَالَ : الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہُ بِالْحَلِفِ الْکَاذِبِ۔

(مسلم ۱۷۱۔ ابوداؤد ۴۰۸۵۔ احمد ۱۴۸)

(۲۷۱۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ رب العزت قیامت کے دن نہ ان سے بات کریں گے۔ نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیں گے، نہ ان کو پاک صاف کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ راوی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لوگ نامراد وخسارے میں ہوئے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہبند کو لٹکانے والا، احسان جتلانے والا، اور اپنے سامان کو جھوٹی قسم کے ذریعہ فروخت کرنے والا۔

(٢٧١٢٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ ، عَنْ جَابَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ.

(۲۷۱۲۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان جتانے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(٢٠٥) ما جاء فِي الحسدِ

ان روایات کا بیان جو حسد کے بارے میں منقول ہیں

(٢٧١٢٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ :لَمَّا رَفَعَ اللَّهُ مُوسَى نَجِيًّا رَأَى رَجُلاً مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ فَقَالَ :يَا رَبِّ ، مَنْ هَذَا ؟ قَالَ :عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي صَالِحٌ ، إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُك بِعَمَلِهِ، قَالَ :يَا رَبِّ ، أَخْبِرْنِي ، قَالَ :كَانَ لاَ يَحْسُدُ النَّاسَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ.

(۲۷۱۲۵) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سرگوشی کے لیے عزت بخشی، تو آپ علیہ السلام نے ایک آدمی کو عرش سے چمٹا ہوا دیکھا۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: اے پروردگار! یہ کون شخص ہے؟ اللہ رب العزت نے فرمایا: میرے بندوں میں سے نیک بندہ ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کے عمل کے متعلق بتلاؤں؟ آپ علیہ السلام نے عرض کی، اے پروردگار! مجھے بتلایئے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: یہ شخص لوگوں سے حسد نہیں کرتا ان چیزوں میں جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اپنے فضل سے عطا کی تھیں۔

(٢٧١٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الْحَسَدَ لَيَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. (ابن ماجه ۴۲۱۰۔ ابو یعلی ۳۶۴۴)

(۲۷۱۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً حسد نیکیوں کو ایسے ہی کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

(٢٧١٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ ، وَكَادَتِ الْفَاقَةُ أَنْ تَكُونَ كُفْرًا.

(۲۷۱۲۷) حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آ جائے اور قریب ہے کہ فقر وفاقہ کفر کا سبب بن جائے۔

(۲۷۱۲۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، ﴿وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا﴾ قَالَ :الْحَسَدُ.

(۲۷۱۲۸) حضرت ابو رجاء فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری نے اس آیت کے متعلق: ترجمہ: اور نہیں پاتے اپنے دلوں میں کوئی حاجت اس چیز کی جو انہیں دی جائے۔ آپ نے فرمایا: حسد مراد ہے۔

(۲۰۶) فِي الإِسرافِ فِي النَّفقةِ

فضول خرچی کا بیان

(۲۷۱۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَن مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا﴾ قَالَ: لَا يُجِيعُهُمْ، وَلَا يُعَرِّيهِمْ، وَلَا يُنْفِقُ نَفَقَةً يَقُولُ النَّاسُ :إِنَّه أَسْرَفَ فِيهَا.

(۲۷۱۲۹) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اللہ رب العزت کے اس قول کے مطابق:

ترجمہ: اور وہ لوگ جب خرچ ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں اور ہوتا ہے ان کا خرچ کرنا ان دونوں کے درمیان اعتدال سے۔ آپ نے فرمایا: نہ وہ ان کو بھوکا رکھتے ہیں اور نہ ان کو لباس سے محروم کرتے ہیں اور نہ ہی ایسے طور پر خرچ کرتے ہیں کہ لوگ کہنے لگے کہ اس نے اس معاملہ میں فضول خرچی کی۔

(۲۷۱۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾ قَالَ :فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ ، وَلَا تَقْتِيرٍ.

(۲۷۱۳۰) حضرت منہال فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے اللہ رب العزت کے اس قول کے مطابق: ''اور جو خرچ کر دیتے ہو تم کوئی بھی چیز تو وہ اس کی جگہ اور دیتا ہے تم کو اور وہ سب سے بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔''

آپ نے فرمایا: یہ صورت اسراف اور کنجوسی کے علاوہ میں ہے۔

(۲۷۱۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَن يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ أَبِي الْعُبَيْدَيْنِ ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنِ التَّبْذِيرِ فَقَالَ :إِنْفَاقُ الْمَالِ فِي غَيْرِ حَقِّهِ.

(۲۷۱۳۱) حضرت یحییٰ بن جزار فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العبیدین نے حضرت ابن مسعود سے فضول خرچی کے متعلق پوچھا: تو آپ نے فرمایا: مال کو حق کے علاوہ جگہ میں خرچ کرنا فضول خرچی ہے۔

(۲۷۱۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ دَاوُد قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : أَشْتَرِى لامْرَأَتِى فِى السَّنَةِ طِيبًا بِعِشْرِينَ دِرْهَمًا أَسَرَفٌ هَذَا ؟ قَالَ : لَيْسَ هَذَا بِسَرَفٍ.

(۲۷۱۳۲) حضرت داؤد ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری ویشیلیہ سے پوچھا: کہ میں نے سال میں اپنی بیوی کے لیے بیس درہم کی خوشبو خریدی کیا یہ اسراف ہے؟ آپ ویشیلیہ نے فرمایا: یہ اسراف نہیں ہے۔

(۲۷۱۳۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوس ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : الْبَسْ مَا شِئْت وَكُلْ مَا شِئْت مَا أَخْطَأَتْك خِلَّتَانِ : سَرَفٌ ، أَوْ مَخِيلَةٌ.

(۲۷۱۳۳) حضرت طاؤس ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو چاہو پہنو اور جو چاہو کھاؤ۔ لیکن دو عادتوں سے بچنا ایک فضول خرچی اور دوسری فخر۔

(۲۷۱۳٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ ، عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ ، قَالَ : أَنْ يَرْزُقَكَ اللَّهُ رِزْقًا فَتُنْفِقَهُ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْك.

(۲۷۱۳۴) حضرت محمد بن سوقہ ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ویشیلیہ سے کسی آدمی نے مال ضائع کرنے کے متعلق پوچھا؟ آپ ویشیلیہ نے فرمایا: مال ضائع کرنا یہ ہے کہ اللہ رب العزت تجھے رزق عطا کریں اور تم اس کو ان کاموں میں خرچ کرو جو اللہ نے تم پر حرام کیے ہیں۔

(۲۷۱۳٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : أَنْفِقُوا لِخَلْفٍ يَأْتِيكُمْ.

(۲۷۱۳۵) حضرت عوام ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خرچ کرو، اس کا بدل تمہیں مل جائے گا۔

(۲۷۱۳٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ سُكَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِى الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ. (احمد ۱/ ۴۴۷۔ طبرانی ۱۰۱۱۸)

(۲۷۱۳۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میانہ روی کی وہ محتاج نہیں ہوا۔

(۲۷۱۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُوسُفَ ، عَنْ أَبِى السَّرِيَّةِ بن الْحَسَنِ قَالَ : لَيْسَ فِى الطَّعَامِ إِسْرَافٌ.

(۲۷۱۳۷) حضرت یوسف ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو السریہ بن حسن ویشیلیہ نے ارشاد فرمایا: کھانے میں اسراف نہیں ہے۔

(۲۷۱۳۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِى الْعُمَيْسِ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى مُصْعَبٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ : مَا نَفَقَتنا عَلَى أَهْلِينَا ؟ فَقَالَ : مَا أَنْفَقْتُمْ عَلَى أَهْلِيكُمْ فِى غَيْرِ إِسْرَافٍ ، وَلاَ تَقْتِيرٍ ، فَهُوَ فِى سَبِيلِ اللهِ. (بیہقی ۶۵۵۴)

(۲۷۱۳۸) حضرت حسن بصری ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ جو ہم اپنے گھر

والوں پر خرچ کرتے ہیں اس کی کیا حیثیت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مال تم اپنے گھر والوں پر بغیر اسراف اور بغیر کنجوسی کے خرچ کرتے ہو وہ اللہ کے راستہ میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۰۷) ما ذِكر فِي الشّحّ

ان روایات کا بیان جو بخل کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۷۱۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا ، وَبِالْبُخْلِ فَبَخِلُوا ، وَبِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا. (ابوداؤد ۱۶۹۵۔ احمد ۱۹۱)

(۲۷۱۳۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لالچ کرنے سے بچو: کیوں کہ لالچ نے پہلے لوگوں کو قطع رحمی پر ابھارا انہوں نے قطع رحمی کی، بخل پر ابھارا انہوں نے بخل کیا اور بے حیائی پر ابھارا انہوں نے بے حیائی کی۔

(۲۷۱۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اللَّجْلاَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالإِيمَانُ فِي جَوْفِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

(۲۷۱۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخل اور ایمان کسی مسلمان آدمی کے اندر جمع نہیں ہو سکتے۔

(۲۷۱۴۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ.

(ابو داؤد ۲۵۰۳۔ احمد ۳۰۲)

(۲۷۱۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ آدمی میں پائی جانے والی بری عادت: حد سے زیادہ کنجوسی اور دل دہلا دینے والی بزدلی ہے۔

(۲۷۱۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُك كَذَا وَكَذَا فَأَتَيت أَبَا بَكْرٍ فَقُلْت : تَبْخَلُ عَنِي ، قَالَ : وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ ؟ مَا سَأَلْتِنِي مِنْ مَرَّةٍ إِلاَّ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ. (بخاری ۲۵۹۸۔ مسلم ۱۸۰۶)

(۲۷۱۴۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر بحرین کا مال آ گیا تو میں تجھے اتنا اور اتنا مال عطا کروں گا۔ راوی کہتے ہیں۔ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اور میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے بخل کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: کون سی بیماری ہے جو بخل سے زیادہ خطرناک ہے؟ تم نے مجھ سے ایک مرتبہ بھی نہیں مانگا مگر یہ کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ میں

تمہیں عطا کر دوں گا۔

(۲۷۱۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ : خَشِيتُ أَنْ تُصِيبَنِي هَذِهِ الآيَةُ ﴿وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ﴾ الآيَةَ ، مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُعْطِيَ شَيْئًا أُطِيقُ مَنْعَهُ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : ذَاكَ الْبُخْلُ ، وَبِئْسَ الشَّيْءُ الْبُخْلُ.

(۲۷۱۴۳) حضرت اسود بن ھلال ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی خدمت میں آ کر کہنے لگا: مجھے ڈر ہے کہ میں قرآن مجید کی اس آیت ﴿وَمَنْ یُوقَ شُحَّ نَفْسِہِ﴾ کا مصداق نہیں بن پاؤں گا کیونکہ مجھ میں چیزوں کو خرچ کرنے کی طاقت نہیں بلکہ روکنے کی طاقت ہے۔ حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا کہ یہ بخل ہے اور بخل بدترین چیز ہے۔

(۲۷۱۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنِ ابْنِ الأَحْمَسِ قَالَ : قُلْت لأَبِي ذَرٍّ : حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنك تُحَدِّثُه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَقُلْته ، فَذَكَرَ ثَلاَثَةً يَشْنَؤُهُمُ اللَّهُ : الْبَخِيلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُخْتَالُ.

(۲۷۱۴۴) حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ رب العزت کا ان پر غصہ ہوگا: بخیل شخص، احسان جتانے والا اور تکبر کرنے والا۔

(۲۷۱۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ.

(۲۷۱۴۵) حضرت زید بن ارقم ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل کرنے سے۔

(۲۷۱۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْبُخْلِ.

(۲۷۱۴۶) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بخل سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۷۱۴۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۱۴۷) حضرت عمر ؓ سے نبی کریم ﷺ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۷۱۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْبُخْلِ.

(۲۷۱۴۸) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بخل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(۲۷۱۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عن حجاج ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ، وَيُحِبُّ مَعَالِيَ الأَخْلاَقِ وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا.

(عبدالرزاق ۲۰۱۵۰۔ حاکم ۶۲۸)

(۲۷۱۴۹) حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت فیاض ہیں اور فیاضی کو پسند کرتے ہیں اور بلند اخلاق کو پسند کرتے ہیں اور اخلاق کی گراوٹ کو ناپسند کرتے ہیں۔

(۲۷۱۵۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ جَفْنَةٌ تَدُورُ مَعَهُ حَيْثُمَا دَارَ مِنْ نِسَائِهِ، وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مَالاً فَإِنَّهُ لاَ يُصْلِحُ الْفِعَالَ إِلاَّ الْمَالُ.

(۲۷۱۵۰) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک پیالہ ملا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی گھومتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس چکر لگاتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یوں فرماتے تھے: اے اللہ! مجھے مال عطاء فرما: اس لیے کہ کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا جا سکتا مگر مال سے۔

(۲۷۱۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ هَبْ لِي حَمْدًا وَهَبْ لِي مَجْدًا، وَلاَ مَجْدَ إِلاَّ بِفِعَالٍ، وَلاَ فِعَالَ إِلاَّ بِمَالٍ، اللَّهُمَّ لاَ يُصْلِحُنِي الْقَلِيلُ، وَلاَ أَصْلُحُ عَلَيْهِ.

(ابن سعد ۶۱۴۔ حاکم ۲۵۳)

(۲۷۱۵۱) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ دعا فرمایا کرتے تھے: ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے شکر کی توفیق عطا فرما اور عزت و بزرگی عطا فرما اور عزت و بزرگی حاصل نہیں ہوتی مگر کسی کارنامہ کی وجہ سے اور کارنامہ نہیں ہوتا مگر مال کے ذریعہ۔ اے اللہ! تھوڑا مال مجھے نفع نہیں پہنچا سکتا اور نہ میں اس پر مصالحت کرتا ہوں۔

(۲۷۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَدْرَكْت سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَهُوَ يُنَادِي عَلَى أُطُمِهِ: مَنْ أَحَبَّ شَحْمًا، وَلَحْمًا فَلْيَأْتِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، ثُمَّ أَدْرَكْت ابْنَهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَدْعُو بِهِ، وَلَقَدْ كُنْت أَمْشِي فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَأَنَا شَابٌّ فَمَرَّ عَلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مُنْطَلِقًا إِلَى أَرْضِهِ بالغابة، فَقَالَ: يَا فَتَى، انْظُرْ هَلْ تَرَى عَلَى أُطُمِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَحَدًا يُنَادِي، فَنَظَرْت فَقُلْت: لاَ، فَقَالَ: صَدَقْت.

(۲۷۱۵۲) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ اپنے بلند مکان پر یوں ندا لگا رہے تھے: جو شخص چربی اور گوشت کو محبوب رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ جائے۔ راوی فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد میں نے ان کے بیٹے کو یہ ندا لگاتے ہوئے پایا۔ اور میں زمانۂ جوانی میں مدینہ کے راستہ میں چل رہا تھا کہ مجھ پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا جو جنگل میں اپنی زمین کی طرف جا رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جوان! ذرا دیکھو کہ کوئی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بلند گھر میں ندا لگا رہا ہے؟ میں نے دیکھا۔ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔

(۲۷۱۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ارْتَحَلَ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ أَصْحَابٌ ، فَجَعَلَ يَنْحَرُ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا حَتَّى بَلَغَ صِرَارَ.

(۲۷۱۵۳) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ ؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔تو آپ ؒ روزانہ اونٹ ذبح کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ؓ مدینہ کے قریب حرار مقام تک پہنچ گئے۔

(۲۷۱۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَسَمَ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ بَيْنَ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِالرَّجُلِ ، وَالرَّجُلُ بِالرَّجُلَيْنِ ، وَالرَّجُلُ بِالثَّلَاثَةِ حَتَّى ذَكَرَ عَشَرَةً ، قَالَ : وَكَانَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ كل ليلة بِثَمَانِينَ منهم يُعَشِّيهِمْ.

(۲۷۱۵۴) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ جب شام ہو جاتی تو نبی کریم ﷺ اصحابِ صفہ کو صحابہ ؓ کے درمیان تقسیم فرما دیتے۔ پھر ایک صحابی ؓ ایک کو لے جاتے اور ایک صحابی ؓ دو لوگوں کو لے جاتے اور ایک صحابی ؓ تین لوگوں کو لے جاتے۔ یہاں تک کہ آپ ؒ نے دس کا ذکر کیا۔اور فرمایا: حضرت سعد بن عبادہ ؓ ہر رات کو ان میں سے آٹھ لوگوں کو لے کر لوٹتے اور ان کو رات کا کھانا کھلاتے۔

(۲۷۱۵۵) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. (بخاری ۳۲۲۰۔ احمد ۲۳۰)

(۲۷۱۵۵) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ فیاض تھے۔

(۲۷۱۵٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ.

(بخاری ۱۹۰۲۔ مسلم ۱۸۰۳)

(۲۷۱۵۶) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں خیر کے اعتبار سے سب سے زیادہ فیاض تھے۔اور آپ ﷺ کی سخاوت اور زیادہ بڑھ جاتی تھی جب سے حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے۔

(۲۰۸) فِي الجلوسِ إلى الأسطوانةِ

ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھنے کا بیان

(۲۷۱۵۷) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي يَحْيَى الأَنْصَارِيِّ قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَجْلِسُ إِلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۵۷) حضرت سلمہ بن ابو یحییٰ انصاری ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک ؓ کو لکڑی کے ستون سے ٹیک لگا

کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(۲۷۱۵۸) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :رَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَجْلِسُ إِلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۵۸) حضرت مختار بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کو لکڑی کے ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(۲۷۱۵۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ :رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَجْلِسُ إِلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۵۹) حضرت ثابت بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو لکڑی کے ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(۲۷۱۶۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ :رَأَيْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَجْلِسُ إِلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۶۰) حضرت خالد بن ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو لکڑی کے ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(۲۰۹) مَنْ كَانَ لاَ يجلِس إلى سارِيةٍ

جو ستون سے ٹیک لگا کر نہیں بیٹھتے تھے

(۲۷۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ لاَ يَجْلِسُ إِلَى أُسْطُوَانَةٍ.

(۲۷۱۶۱) حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ستون سے ٹیک لگا کر نہیں بیٹھتے تھے۔

(۲۷۱۶۲) حَدَّثَنَا مَعَن ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ :لَمْ أَرَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَجْلِسُ إِلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۶۲) حضرت خالد بن ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲۱۰) فِي الكوكبِ يتبعه الرّجل بصره

ستارے کے پیچھے اپنی نظریں لگانے کا بیان

(۲۷۱۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :نَزَلَ عَلَيْنَا أَبُو قَتَادَةَ الأَنْصَارِيُّ ، فَانْقَضَّ كَوْكَبٌ ، فَأَتْبَعْنَاهُ أَبْصَارَنَا ، فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ. (احمد ۲۹۹۔ حاکم ۲۸۶)

(۲۷۱۶۳) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے مہمان بنے۔ اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹ گیا تو ہم اسے دیکھنے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

(۲۷۱۶۴) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُتْبِعَ الرَّجُلُ بَصَرَهُ الْكَوْكَبَ إِذَا رمي بِهِ.

(۲۷۱۶۴) حضرت اشعث ریٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریٹھیز کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ جب ستارہ کو مارا جائے تو آدمی اس کے پیچھے اپنی نظر دوڑائے۔

(۲۷۱۶۵) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلُ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَاصِمٍ.

(۲۷۱۶۵) حضرت عبداللہ بن حارث ریٹھیز سے بھی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد جو حضرت عاصم ریٹھیز سے نقل کیا، منقول ہے۔

(۲۷۱۶۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الْكَوْكَبَ مُنْقَضًّا قَالَ : اللَّهُمَّ صَوِّبْهُ وَأَصِبْ بِهِ ، وَقِنَا شَرَّ مَا يَتْبَعُ.

(۲۷۱۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ جب ٹوٹتا ہوا ستارہ دیکھتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ! تو اس کو درست فرما اور اس کے ذریعہ درستگی فرما اور ہمیں بچا اس چیز کے شر سے جس کے یہ پیچھے ہے۔

(۲۱۱) من كره أن يقول لِلشَّيء لاَ شيء

جو مکروہ سمجھے کسی چیز کے متعلق یوں کہنا۔ کوئی چیز نہیں

(۲۷۱۶۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : لاَ يَكْذِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَرَّتَيْنِ ، يَقُولُ لِلشَّيْءِ : لاَ شَيْءَ ، لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۲۷۱۶۷) حضرت غیلان بن جریر ریٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت مطرف ریٹھیز نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ہرگز دو مرتبہ جھوٹ مت بولے کہ وہ کسی چیز کے متعلق یوں کہے: کوئی چیز نہیں، وہ کوئی چیز نہیں۔

(۲۱۲) فِيمن يؤخذ منه العِلم

اس شخص کے بارے میں جس سے علم حاصل کیا جاتا ہے

(۲۷۱۶۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَهُ. (دارمی ۴۱۹)

(۲۷۱۶۸) حضرت ابن عون ریٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین ریٹھیز فرمایا کرتے تھے۔ یقیناً یہ علم دین ہے تم غور کرلیا کرو کہ تم اس کو کس سے حاصل کر رہے ہو۔

(۲۱۳) من كره أن يقول ليس فِي البيتِ أحدٌ

جو مکروہ سمجھے یوں کہنے کو: گھر میں کوئی نہیں ہے

(۲۷۱٦۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ يَكْرَه أَنْ يَقُولُ : لَيْسَ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ : لَيْسَ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ.

(۲۷۱۶۹) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ مکروہ سمجھتے تھے یوں کہنے کو کہ گھر میں کوئی نہیں ہے اور فرماتے کہ: یوں کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ گھر میں کوئی شخص بھی موجود نہیں ہے۔

(۲۱٤) فِي إعادةِ الحدِيثِ

حدیث کو دوبارہ دہرانے کا بیان

(۲۷۱۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : أَيُّوبُ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَاتَ يَوْمٍ حَدِيثًا فَقُمْت إلَيْهِ فَقُلْت : أَعِدْهُ ، فَقَالَ : إنِّي مَا كُلَّ سَاعَةٍ أَحْلِبُ فَأَشْرَبُ.

(۲۷۱۷۰) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ہمیں حدیث بیان کی۔ میں نے کھڑے ہو کر آپ ؒ سے عرض کیا: آپ ؒ اس کو دوبارہ دہرادیں۔ آپ ؒ نے فرمایا: میں ہر وقت دودھ دوہ کر پی نہیں سکتا۔

(۲۷۱۷۱) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ : تَرْدَادُ الْحَدِيثِ أَشَدُّ مِنْ نَقْلِ الْحِجَارَةِ.

(۲۷۱۷۱) حضرت عبد الجبار ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن شہاب ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: حدیث کو دہرانا پتھروں کے اٹھانے سے زیادہ سخت ہے۔

(۲۱۵) الرّجل يوضّئ الرّجل أين يقوم مِنه

جو شخص ایک آدمی کو وضو کرواتا ہے تو وہ کس جانب کھڑا ہو؟

(۲۷۱۷۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ، عَنْ عَبَايَةَ قَالَ: وَضَّأْت ابْنَ عُمَرَ فَقُمْت، عَن يَمِينِهِ أُفْرِغُ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَلَمَّا فَرَغَ صَعَّدَ فِيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَخَذْتُ هَذَا الأَدَبَ؟ فَقُلْت: مِنْ جَدِّي رَافِعٍ، قَالَ: قَالَ: هنيئا لك.

(۲۷۱۷۲) حضرت عبایہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ کو وضو کروایا تو میں ان کی دائیں جانب کھڑا ہو گیا اور میں نے ان پر پانی ڈالا۔ جب آپ ؓ فارغ ہوئے تو آپ ؓ نے مجھ پر نظر ڈالی اور فرمایا: تم نے یہ ادب کہاں سے سیکھا؟ میں نے

کہا: اپنے دادا حضرت نافع ریٹھیے سے، انہوں نے فرمایا: تمہیں مبارک ہو۔

(۲۱۶) الرّجل یلقی الرّجل یسأله مِن حیث جاء

جو شخص ایک آدمی سے ملتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ وہ کہاں سے آیا؟

(۲۷۱۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :إِذَا لَقِيتَ أَخَاكَ فَلَا تَسْأَلْهُ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ ؟ وَلَا أَيْنَ تَذْهَبُ ؟ وَلَا تُحِدَّ النَّظَرَ إِلَى أَخِيك.

(۲۷۱۷۳) حضرت لیث ریٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریٹھیے نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بھائی سے ملو تو اس سے مت پوچھو! کہ تم کہاں سے آئے؟ اور نہ یہ پوچھو کہ تم کہا جا رہے ہو؟ اور نہ تم اپنے بھائی کی طرف گھور کر دیکھو۔

(۲۱۷) إسراع المشيِ عند الحائطِ المائِلِ

جھکی ہوئی دیوار کے نزدیک جلدی چلنے کا بیان

(۲۷۱۷٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ :بَلَغَنِي ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ بِهَدَفٍ مَائِلٍ ، أَوْ صَدَفٍ مَائِلٍ فَلْيُسْرِعِ الْمَشْيَ وَلْيَسْأَلِ اللَّهَ الْمُعَافَاةَ.

(۲۷۱۷۴) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ریٹھیے فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی جھکی ہوئی دیوار یا جھکی ہوئی چوٹی کے پاس سے گزرے تو اس کو چاہیے کہ وہ جلدی چلے، اور اللہ رب العزت سے عفو و درگزر کا سوال کرے۔

(۲۱۸) الرّجل یؤاخِي الرّجل، مَنْ قَالَ یسأله عنِ اسمِهِ

جو شخص دوسرے آدمی سے بھلائی کرتا ہے، وہ اس سے اس کا نام پوچھ لے

(۲۷۱۷٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ قَالَ :أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا آخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ ، عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمِمَّنْ هُوَ ، فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ. (ابو نعيم ۱۸۱)

(۲۷۱۷۵) حضرت یزید بن نعامہ ضبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ایک آدمی دوسرے آدمی سے بھلائی کا معاملہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس سے اس کا نام اور اس کے والد کا نام پوچھ لے اور یہ پوچھ لے کہ وہ کس قبیلہ سے ہے؟

اس لیے کہ یہ بات محبت کو زیادہ کرنے والی ہے۔

(۲۷۱۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً فَسَأَلَ عَنْهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ :أَنَا أَعْرِفُ وَجْهَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ تِلْكَ بِمَعْرِفَةٍ.

(۲۷۱۷۶) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسی آدمی کو دیکھا تو اس کے متعلق سوال کیا؟ تو ایک شخص کہنے لگا: میں اس کا چہرہ پہچانتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ پہچاننا تو نہ ہوا۔

(۳۱۹) فِي نفقةِ الرّجلِ على أهلِهِ ونفسِهِ

آدمی کا اپنے گھر والوں اور اپنی ذات پر خرچ کرنے کا بیان

(۲۷۱۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَيَزِيدُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ.

(۲۷۱۷۷) حضرت ابن معقل ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔

(۲۷۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِنَّ مِنَ النَّفَقَةِ الَّتِي تُضَاعَفُ بِسَبْعِمِئَةِ ضِعْفٍ نَفَقَةِ الرَّجُلِ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ.

(۲۷۱۷۸) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ نفقہ جس کا سات سو گنا ثواب ملتا ہے: وہ آدمی کا اپنی ذات پر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا ہے۔

(۲۷۱۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ. (بخاری ۵۵۔ مسلم ۶۹۵)

(۲۷۱۷۹) حضرت ابو مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔

(۲۷۱۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ :حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ ، أَوْ مَازَ أَذًى عَنْ طَرِيقٍ فَهِيَ حَسَنَةٌ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا.

(۲۷۱۸۰) حضرت عیاض بن غطیف ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ کے پاس آئے، آپ ؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے گھر والوں پر خرچ کرے یا راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دے تو یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔

(۲۷۱۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ :قُلْتُ :يَا

رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ ، قَالَ : قُلْتُ : أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَغْلاَهَا ، ثَمَنًا ، قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ أُطِقْ ذَلِكَ ؟ قَالَ : تُعِينُ صَانِعًا ، أَوْ تَصْنَعُ لأَخْرَقَ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ ؟ قَالَ : فَدَعِ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ.

(۲۷۱۸۱) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا عمل افضل ترین ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا، اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا، میں نے پوچھا: کون سا غلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرے اور اس کی قیمت بھی زیادہ ہو۔ میں نے پوچھا: اگر میں اس کی طاقت نہ رکھتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم کسی کام کرنے والے کی مدد کرو یا کسی بیوقوف سے اچھا سلوک کرو۔ میں نے کہا: اگر میں اس کی بھی استطاعت نہ رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو برائی سے بچاؤ، اس لیے کہ یہ ایسا صدقہ ہے جو تم اپنی ذات پر کرتے ہو۔

(۲۷۱۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ ، قَالَ : قِيلَ أَرَأَيْت إِنْ لَمْ يَجِدْ ؟ قَالَ : يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ ، قَالَ : أَرَأَيْت إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ ؟ قَالَ : يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ ، قَالَ : أَرَأَيْت إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ ؟ قَالَ : يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أو الخير ، قَالَ : أَرَأَيْت إِنْ لَمْ يَفْعَلْ ؟ قَالَ : يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ.

(بخاری ۱۴۴۵۔ مسلم ۶۹۹)

(۲۷۱۸۲) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلم پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ راوی کہتے ہیں: پوچھا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے اگر کوئی صدقہ کے لیے کچھ بھی نہ پائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے خود کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ کسی نے پوچھا: اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص کسی ستم رسیدہ حاجت مند کی مدد کر دے۔ کسی نے پوچھا: اگر وہ اس کی طاقت بھی نہ رکھتا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نیکی یا بھلائی کا حکم دے۔ کسی نے پوچھا: اگر وہ اس کی طاقت بھی نہ رکھتا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ برائی سے روک دے پس بے شک یہ بھی صدقہ ہے۔

(۲۲۰) فِي الرَّجلِ ينقطِع شِسعه فيسترجع

اس شخص کا بیان جس کے چپل کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ إنا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہو

(۲۷۱۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن دِينَارٍ التَّمَّارِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَمْشِي مَعَ نَاسٍ مِن أَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَانْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَاسْتَرْجَعَ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، تَسْتَرْجِعُ عَلَى سَيْرٍ ؟ قَالَ : مَا بِي أن لاَ تَكُونَ السُّيُورُ كَثِيرًا وَلَكِنَّهَا مُصِيبَةٌ.

(۲۷۱۸۳) حضرت عون بن عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب میں سے چند لوگوں کے ساتھ چل رہے تھے کہ آپ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ اس پر آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ لوگوں میں سے کسی نے آپ سے کہا: اے ابوعبد الرحمٰن! آپ ایک تسمہ پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے افسوس نہیں کیونکہ تسمہ تو بہت ہیں لیکن یہ مصیبت ہی ہے۔

(۲۷۱۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَلِيفَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ انْقَطَعَ شِسْعُهُ فَاسْتَرْجَعَ ، وَقَالَ : كُلُّ مَا سَائَك ، فَهُوَ مُصِيبَةٌ.

(۲۷۱۸۴) حضرت عبد اللہ بن خلیفہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی۔ اور فرمایا: ہر وہ چیز جو تمہیں بری معلوم ہو وہ مصیبت و تکلیف ہے۔

(۲۷۱۸٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : انْقَطَعَ قُبَالُ نَعْلِ عُمَرَ فَقَالَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَفِي قُبَالِ نَعْلِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، كُلُّ شَيْءٍ أَصَابَ الْمُؤْمِنَ يَكْرَهُهُ ، فَهُوَ مُصِيبَةٌ.

(۲۷۱۸۵) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا، اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! کیا جوتی کا تسمہ ٹوٹنے کی صورت میں بھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ ہر وہ چیز جو مومن کو تکلیف پہنچائے اور وہ اسے برا سمجھے تو یہ مصیبت ہے۔

(۲۳۱) من كره أن يقول لاَ نبيّ بعد النّبيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو یوں کہنے کو مکروہ سمجھے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں

(۲۷۱۸٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ : قُولُوا : خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ، وَلاَ تَقُولُوا : لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ.

(۲۷۱۸۶) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تم یوں کہو کہ خاتم النبیین ہیں۔ یوں مت کہو: آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۲۷۱۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَامِرٌ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ : صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ ، لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ ، قَالَ الْمُغِيرَةُ : حَسْبُك إِذَا قُلْتَ : خَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ ، فَإِنَّا كُنَّا نُحَدَّثُ ، أَنَّ عِيسَى خَارِجٌ ، فَإِنْ هُوَ خَرَجَ ، فَقَدْ كَانَ قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ.

(۲۷۱۸۷) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس یوں درود پڑھا۔ اللہ رحمت بھیجے

محمد ﷺ پر جو خاتم النبیین ﷺ ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے اتنا کہنا کافی ہے کہ خاتم الانبیاء ہیں اس لیے کہ ہم گفتگو کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکلنے والے ہیں۔ پس جب وہ نکل آئیں گے تو وہ آپ ﷺ سے پہلے بھی تھے اور بعد میں بھی ہوئے۔

(۲۲۲) فِي قتلِ النّملِ

چیونٹی کو مارنے کا بیان

(۲۷۱۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عن يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ وَالنَّحْلِ.

(ابوداؤد ۵۲۲۵۔ احمد ۳۳۲)

(۲۷۱۸۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے چیونٹی اور شہد کی مکھی کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۷۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا آذَاكَ النَّمْلُ فَاقْتُلْهُ.

(۲۷۱۸۹) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب چیونٹی تمہیں تکلیف پہنچائے تو تم اسے مار دو۔

(۲۷۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ رَأَى نَمْلاً عَلَى بِسَاطٍ فَقَتَلَهُنَّ.

(۲۷۱۹۰) حضرت خالد بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے بچھونے پر چیونٹیوں کو دیکھا تو انہیں مار دیا۔

(۲۷۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُوس قَالَ: إِنَّا لَنُفَرِّقُ النَّمْلَ بِالْمَاءِ يَعْنِي إِذَا آذَتْنَا.

(۲۷۱۹۱) حضرت سلیمان بن احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہم چیونٹیوں کو پانی کے ذریعہ منتشر کر دیتے ہیں یعنی جب وہ ہمیں تکلیف پہنچاتی ہیں۔

(۲۲۳) المعارضة بِالحدِيثِ

حدیث کی عبارت کا دوسری حدیث سے مقابلہ کرنے کا بیان

(۲۷۱۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي: كَتَبْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: عَارَضْتَ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: لَمْ تَكْتُبْ. (رامهرمزی ۷۱۸)

(۲۷۱۹۲) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے مجھے پوچھا: کیا تو نے لکھا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے پوچھا: کیا تم نے اس کو دوسری حدیث سے ملا کر دیکھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تم نہ لکھو۔

(۲۲۴) فِي الرّجلِ يرفع القصّة لِلرّجلِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کو قصہ بیان کرے

(۲۷۱۹۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ سَوَّارِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَرْفَعَ قِصَّةً لاَ يَعْلَمُ مَا فِيهَا.

(۲۷۱۹۳) حضرت سوار بن عبداللہ ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷫ مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ کوئی ایسا واقعہ بیان کریں جس کے بارے میں وہ نہیں جانتے۔

(۲۲۵) الرّجل يبزق عن يمِينِهِ فِي غيرِ صلاةٍ و كيف يبزق ؟

اس آدمی کا بیان جو نماز کے علاوہ میں دائیں طرف تھوکتا ہو، اور کیسے تھوکا جائے

(۲۷۱۹۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَكْرَهُ أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِهِ فِي غَيْرِ صَلاَةٍ، فَقَالَ له أَبَانُ: عَمَّنْ؟ فَقَالَ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ.

(۲۷۱۹۴) حضرت ابو اسحاق ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز کے علاوہ میں بھی دائیں طرف تھوک پھینکے۔

حضرت ابان ﷫ نے راوی سے پوچھا: آپ ﷫ نے کس سے نقل کیا: انہوں نے فرمایا: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید ﷫ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ سے۔

(۲۷۱۹۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيرِينَ لَهُ بَابٌ عَنْ يَسَارِهِ مَسْدُودٌ، وَكَانَ يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ فَيَبْزُقُ فِيهِ.

(۲۷۱۹۵) حضرت ابن عون ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ﷫ کے بائیں جانب ایک بند دروازہ تھا۔ آپ ﷫ وہاں جا کر اس جگہ تھوکا کرتے تھے۔

(۲۷۱۹۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ مَوْضِعُ بُزَاقِهِ.

(۲۷۱۹۶) حضرت مسعر ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابراہیم ﷫ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی عقلمندی میں ہے کہ وہ کس جگہ تھوکتا ہے۔

(۲۷۱۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ جَالِسًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْزُقَ عَنْ شِمَالِهِ وَكَانَ مَشْغُولاً فَكَرِهَ أَنْ يَبْزُقَ عَنْ يَمِينِهِ.

(۲۷۱۹۷) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قبلہ رخ ہو کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بائیں جانب تھوکنے کا ارادہ کیا تو وہ جگہ بھری ہوئی تھی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے دائیں جانب تھوکنے کو مکروہ سمجھا۔

(۲۷۱۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، أَنَّ مُعَاذًا تَفَلَ ذَاتَ يَوْمٍ ، عَنْ يَمِينِهِ ، ثُمَّ قَالَ :هاه ، مَا صَنَعْت هَذَا مُنْذُ صَحِبْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَالَ :مُنْذُ أَسْلَمْت.

(۲۷۱۹۸) حضرت حمید بن ھلال ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے دائیں جانب تھوک دیا پھر فرمایا: آہ افسوس! جب سے میں نبی کریم ﷺ کی صحبت میں آیا ہوں یا فرمایا: جب سے اسلام لایا ہوں، میں نے ایسا نہیں کیا۔

(۲۷۱۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ :بَزَقَ أَبُو بَكْرٍ أو تَفَلَ عَن يَمِينِهِ فِي مَرْضَةٍ مَرِضَهَا ، فَقَالَ :مَا فَعَلْته إلاَّ مَرَّةً ، أَوْ قَالَ :غَيْرَ هَذِهِ الْمَرَّةِ.

(۲۷۱۹۹) حضرت حمید بن ھلال ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوفات میں دائیں طرف تھوک دیا۔ اور فرمایا: میں نے ایسا کبھی نہیں کیا مگر صرف ایک مرتبہ یا یوں فرمایا: میں نے ایک مرتبہ کے علاوہ ایسا کبھی نہیں کیا۔

(۲۲۶) فِي الرّجلِ يعتذِر إلى الرّجلِ مِن شيءٍ يبلغه عنه

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی کے سامنے اظہار براءت کرتا ہے اس خبر سے جو اس شخص کو اس کے متعلق پہنچی

(۲۷۲۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ :اعْتَذَرْت إلَى إبْرَاهِيمَ مِنْ شَيْءٍ بَلَغَهُ عَنی ، فَقَالَ : لاَ تَعْتَذِرْ ، قَدْ عَذَرْنَاك غَيْرَ مُعْتَذِرٍ.

(۲۷۲۰۰) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ کے سامنے اس خبر سے اظہار براءت کی جو انہیں میرے متعلق پہنچی تھی۔ آپ ؒ نے فرمایا: تم عذر پیش مت کرو، ہم نے تمہارا عذر قبول کر لیا، عذر پیش کرنے سے پہلے ہی۔

(۲۷۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ الطَّائِيِّ قَالَ :أَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْت :أَمَرْتَنِي بِمَا أَمَرْتَنِي بِهِ وَدَخَلْتَ فِيمَا دَخَلْتُ فِيهِ ، فَمَا زَالَ يَعْتَذِرُ إلَيَّ حَتَّى عَذَرْته.

(۲۷۲۰۱) حضرت رافع بن ابورافع طائی ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے جو بھی حکم دیا تھا وہ دے دیا اور میں نے جہاں داخل ہونا تھا میں داخل ہو گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مسلسل عذر پیش کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے ان کا عذر قبول کر لیا۔

(۲۷۲۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ اتَّقُوا، وَقَالَ حَفْصٌ: إِيَّاكُمْ وَالْمَعَاذِرَ ، فَإِنَّ كَثِيرًا مِنْهَا كَذِبٌ.

(۲۷۲۰۲) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: عذر کرنے سے بچو۔ اس لیے کہ اس میں بہت زیادہ جھوٹ ہوتا ہے۔

(۲۷۲۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الأَسَدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ طَارِقٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا شُرَيْحٌ يَعْتَذِرُ.

(۲۷۲۰۳) حضرت طارق ریشید فرماتے ہیں کہ امام شعبی ریشید نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت شریح ریشید ہمارے پاس عذر پیش کرنے کے لیے تشریف لائے۔

(۲۷۲۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ الْحَكَمِ فَرَأَيْنَا أَبَا مَعْشَرٍ فَقَالَ الْحَكَمُ :إِنَّ هَذَا قَدْ بَلَغَهُ عَنِي شَيْءٌ أَنِّي قُلْته ، وَلاَ وَاللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ مَا قُلْته ، قَالَ :فَلَمَّا جَاءَ أَبُو مَعْشَرٍ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْحَكَمُ ، وَقَالَ :قَدْ حَلَفْت لِشُعْبَةَ أَنِّي لَمْ أَقُلِ الَّذِي بَلَغَك عَنِي.

(۲۷۲۰۴) حضرت شعبہ ریشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت حکم ریشید کے ساتھ چل رہا تھا، اتنے میں ہم نے حضرت ابو معشر ریشید کو دیکھا، حضرت حکم ریشید نے فرمایا: بے شک ان کو میرے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ میں نے ان کے متعلق کچھ کہا ہے۔ نہیں! اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔ راوی کہتے ہیں: جب حضرت ابو معشر ریشید آئے تو حضرت حکم ریشید نے ان کے سامنے عذر پیش کیا اور فرمایا: تحقیق میں نے شعبہ کے سامنے قسم اٹھائی ہے کہ جو بات آپ ریشید کو میری طرف سے پہنچی ہے وہ میں نے نہیں کہی۔

(۲۷۲۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ:سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ:أَتَانِي إِبْرَاهِيمُ يَعْتَذِرُ إِلَيَّ مِنْ أَمْرٍ مَا بَلَغَنِي عَنهُ.

(۲۷۲۰۵) امام شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید میرے پاس تشریف لائے اور آپ ریشید نے میرے سامنے اس بات کا عذر پیش کیا جو مجھے ان کی طرف سے پہنچی تھی۔

(۲۲۷) مایکره للرجل أن یکتنی به

آدمی کے لیے اس کنیت کا اختیار کرنا مکروہ ہے

(۲۷۲۰٦) حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بن عَلِي ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً اكْتَنَى بِأَبِي عِيسَى : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ عِيسَى لاَ أَب لَه.

(۲۷۲۰۶) حضرت موسیٰ بن علی ریشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت علی ریشید نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی نے ابو عیسیٰ کنیت اختیار کی تو رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یقیناً عیسیٰ علایتلام کے والد نہیں تھے۔

(۲۷۲۰۷) حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبدِ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنُ حَفْص ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ ابنًا لَه اكْتَنَى بِأَبِي عِيسَى ، وَقَالَ :إِنَّ عِيسَى لَيسَ لَهُ أَب. (عبدالرزاق ۱۹۸۵۷)

(۲۷۲۰۷) حضرت اسلم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے اپنے ایک بیٹے کو مارا جس نے ابو عیسیٰ کنیت اختیار کی اور فرمایا: یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی والد نہیں تھے۔

(۲۲۸) ما ذُكِر فِي الضَّحِكِ و كثرتِهِ

ان روایات کا بیان جو ہنسنے اور کثرت سے ہنسنے کے متعلق ذکر کی گئیں

(۲۷۲۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَن حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَثْرَةُ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ. (بخاری ۲۵۲۔ ابن ماجہ ۴۲۱۷)

(۲۷۲۰۸) حضرت حمید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

(۲۷۲۰۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَن حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَن ثَابِتٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :ضَحِكُ الْمُؤْمِنِ غَفْلَةٌ مِنْ قَلْبِهِ.

(۲۷۲۰۹) حضرت ثابت ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ارشاد فرمایا: مومن کا ہنسنا اس کے دل کے غافل ہونے کی نشانی ہے۔

(۲۷۲۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يَضْحَكُ إِلاَّ تَبَسُّمًا ، وَلا يَلْتَفِتُ إِلاَّ مَعًا.

(۲۷۲۱۰) حضرت عون ریشید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے نہیں تھے مگر مسکرا کر اور متوجہ نہیں ہوتے تھے مگر مکمل طور پر۔

(۲۲۹) ما ذُكِر فِي القَائِلةِ نِصف النّهارِ

ان روایات کا بیان جو آدھے دن کے وقت قیلولہ کرنے کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۷۲۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن زَائِدَةَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن مُجَاهِدٍ قَالَ :بَلَغَ عُمَرَ ، أَنَّ عَامِلاً لَهُ لا يَقِيلُ ، فَكَتَبَ إِلَيهِ عُمَرُ :قِلْ ، فَإِنِّي حُدِّثْتُ أَنَّ الشَّيْطَانَ لا يَقِيلُ ، قَالَ مُجَاهِدٌ :إِنَّ الشَّيَاطِينَ لا يَقِيلُونَ.

(۲۷۲۱۱) حضرت مجاہد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ کو خبر ملی کہ ان کا مقرر کردہ گورنر قیلولہ نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ نے اس کو خط لکھا: قیلولہ کیا کرو، اس لیے کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ بے شک شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔ حضرت مجاہد ریشید نے فرمایا: بے شک شیاطین قیلولہ نہیں کرتے۔

(۲۷۲۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَوَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ :حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَبِی لَیْلَی ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَیْرٍ وَکَانَ بَدْرِیًّا قَالَ : نَوْمُ أَوَّلِ النَّهَارِ خُرْقٌ ، وَأَوْسَطُهُ خُلُقٌ ، وَآخِرُهُ حُمْقٌ.

(۲۷۲۱۲) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ جو بدری صحابی ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا: دن کے ابتدائی حصہ میں سونا بے وقوفی ہے اور دن کے درمیان میں سونا فطرت ہے اور دن کے آخری حصہ میں سونا حماقت ہے۔

(۲۷۲۱۳) حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، أَنَّهُ کَانَ یَکْرَهُ النَّوْمَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَقَالَ : یَخَافُ عَلَی صَاحِبِهِ مِنْهُ الْوَسْوَاسَ.

(۲۷۲۱۳) حضرت عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ﷫ عصر کے بعد سونے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے: ایسا کرنے پر وسوسوں میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

(۲۳۰) فِی الرَّجُلِ ینبطِح علی وجهِهِ

اس آدمی کا بیان جو منہ کے بل اوندھا لیٹتا ہو

(۲۷۲۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مُنْبَطِحٍ عَلَی بَطْنِهِ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ ضَجْعَةٌ لاَ یُحِبُّهَا اللَّهُ.

(ترمذی ۲۷۶۸۔ احمد ۲۸۷)

(۲۷۲۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر کسی آدمی کے پاس سے ہوا جو پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ وہ لیٹنا ہے جسے اللہ پسند نہیں فرماتے۔

(۲۷۲۱٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی قَالَ : حَدَّثَنَا شَیْبَانُ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِی کَثِیرٍ ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، أَنَّ یَعِیشَ بْنَ قَیْسِ بْنِ طِخْفَةَ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِیهِ قَالَ : وَکَانَ أَبِی مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ ، قَالَ : بَیْنَا أَنَا نَائِمٌ عَلَی بَطْنِی مِنَ السَّحَرِ إِذْ دَفَعَنِی رَجُلٌ بِرِجْلِهِ فَقَالَ : هَذِهِ ضَجْعَةٌ یُبْغِضُهَا اللَّهُ ، فَرَفَعْتُ رَأْسِی فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. (ابوداؤد ۵۰۰۱۔ احمد ۴۲۹)

(۲۷۲۱۵) حضرت یعیش بن قیس بن طخفہ ﷫ فرماتے ہیں کہ میرے والد اصحاب صفہ میں سے تھے وہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ میں صبح کے وقت پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک کسی آدمی نے مجھے اپنی ٹانگ ماری اور فرمایا: یہ وہ لیٹنا جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

(۲۳۱) ما قالوا فِیما یستحبّ أن یبدأ بِهِ مِن الکلامِ

مستحب ہے کہ کلام کی ابتدا ایسے کی جائے

(۲۷۲۱٦) حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ کُلَیْبٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ

أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ.

(ترمذی ۱۱۰۶۔ ابو داؤد ۴۸۰۸)

(۲۷۲۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ خطبہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو وہ مفلوج ہاتھ کی مانند ہے۔

(۲۷۲۱۷) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ : كُلُّ حَاجَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ بَتْرَاءُ.

(۲۷۲۱۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو البختری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ ضرورت جس میں کلمہ شہادت نہ ہو تو وہ دم بریدہ ہے۔

(۲۷۲۱۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :سَمِعت حُمَيْدَ بْنَ هِلاَلٍ يقول : كُل خطبة لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ بَتْرَاءُ.

(۲۷۲۱۸) حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حمید بن ھلال رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ خطبہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو تو وہ دم بریدہ ہے۔

(۲۷۲۱۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَن قُرَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُلُّ كَلاَمٍ ذِي بَالٍ لاَ يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ ، فَهُوَ أَقْطَعُ.

(ابو داؤد ۴۸۰۷۔ احمد ۳۵۹)

(۲۷۲۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شاندار کلام جس کی ابتدا الحمد للہ سے نہ کی جائے تو وہ نامکمل ہے۔

(۲۳۲) الغلام يشتدّ خلف الرّجل وهو راكبٌ

جو بچہ آدمی کے پیچھے بھاگ رہا ہو اس حال میں کہ وہ سوار ہو

(۲۷۲۲۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَشْتَدُّ خَلْفَهُ غُلاَمٌ فَقَالَ :احْمِلْهُ فَإِنَّهُ أَخُوك الْمُسْلِمُ ، وَرُوحُهُ مِثْلُ رُوحِك.

(۲۷۲۲۰) حضرت ابو المھزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی کو دیکھا جس کے پیچھے ایک لڑکا بھاگ رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو بھی سوار کر لو۔ بے شک یہ تمہارا مسلمان بھائی ہے اور اس کی روح بھی تمہاری روح کی طرح ہے۔

(۲۷۲۲۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ رَاكِبًا عَلَى بَغْلٍ ، أَوْ بَغْلَةٍ مَعَهُ

غُلَامٌ يَمْشِي جَنْبَتيه.

(۲۷۲۲۱) حضرت یوسف بن مہاجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اس حال میں کہ وہ خچر یا خچرنی پر سوار تھے اور ان کے ساتھ ایک بچہ تھا جو ان کے دائیں بائیں جانب چل رہا تھا۔

(۲۳۳) فِي أدبِ اليَتيمِ

یتیم بچہ کو ادب سکھانے کا بیان

(۲۷۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي شُمَيْسَةُ ، قَالَتْ :سَمِعْت عَائِشَةَ ، وَسُئلت عَنْ أَدَبِ الْيَتِيمِ فَقَالَتْ :إنِّي لأَضْرِبُ أَحَدَهُمْ حَتَّى يَنْبَسِطَ.

(۲۷۲۲۲) حضرت شمیسہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ان سے یتیم بچہ کو ادب سکھانے کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بے شک میں ان میں سے کسی کو اتنا ماروں گی کہ وہ خوش ہو جائے۔

(۲۷۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِمَّ أَضْرِبُ يَتِيمِي ؟ قَالَ :اضْرِبْهُ مِمَّا كُنْت ضَارِبًا مِنْهُ وَلَدَكَ. (طبری ۲۶۰)

(۲۷۲۲۳) حضرت حسن عرنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میں یتیم کو کس حد تک مار سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو اتنا مارو جتنا تم اپنے بچہ کو مارتے ہو۔

(۲۷۲۲٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، أَوْ قَالَ :أَرْسِلَ مَوْلًى لَهُ وَأَنَا مَعَهُ يَسْأَلُهُ :مِمَّ يَضْرِبُ الرَّجُلُ يَتِيمَهُ ؟ قَالَ :مِمَّ يَضْرِبُ الرَّجُلُ وَلَدَهُ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :وَسَأَلَ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۷۲۲۴) حضرت ابو جعفر خطمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا یا یوں فرمایا: کہ انہوں نے اپنے غلام کو بھیجا اور میں ان کے ساتھ تھا کہ آدمی یتیم کو کس حد تک مار سکتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جتنا آدمی اپنے بچہ کو مار سکتا ہے۔ حضرت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ انہوں نے حضرت محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: انہوں نے بھی یہی ارشاد فرمایا۔

(۲۳٤) فِي الرّجلِ يقول ما شاء اللّه وشاء فلانٌ

اس آدمی کا بیان جو یوں کہے: جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا

(۲۷۲۲٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ :قَرَأْت كِتَابًا فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ وَالأَمِيرُ فَقَالَ :مَا شَاءَ الأَمِيرُ بَعْدَ اللهِ.

(۲۷۲۲۵) حضرت ابن عون ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ویشید نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے ایک کتاب پڑھی جس میں یوں لکھا تھا: جو اللہ نے چاہا اور امیر نے، آپ ویشید نے فرمایا: امیر نے اللہ کے بعد چاہا۔

(۲۷۲۲٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَقُولُوا :مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلاَنٌ ، وَلَكِنْ قُولُوا :مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ شَاءَ فُلاَنٌ.

(ابو داؤد ۴۹۴۱۔ احمد ۳۸۴)

(۲۷۲۲٦) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یوں مت کہو: جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا، لیکن یوں کہہ لیا کرو جو اللہ نے چاہا پھر فلاں نے چاہا۔

(۲۷۲۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ بِبَعْضِ الْكَلاَمِ فَقَالَ :مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ ، فَقَالَ :جَعَلْتَنِي وَاللهِ عَدْلاً ، لاَ بَلْ مَا شَاءَ اللَّهُ. (ابن ماجہ ۲۱۱۷۔ احمد ۲۱۴)

(۲۷۲۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اس نے کچھ بات بیان کی اور فرمایا: جو اللہ نے چاہا اور آپ نے چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے اللہ کے برابر کردیا۔ نہیں بلکہ یوں کہو: جو اللہ نے چاہا۔

(۲۳۵) ما يكره أن يظهر مِن جسدِ الرّجلِ

آدمی کے جسم کے جس حصہ کا ظاہر ہونا مکروہ ہے

(۲۷۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ قَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ :إِنَّ الْفَخِذَ مِنَ الْعَوْرَةِ.

(ترمذی ۲۷۹۸۔ ابو داؤد ۴۰۱۰)

(۲۷۲۲۸) حضرت جرہد رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کو دیکھا اس حال میں کہ ان پر چادر تھی اور ان کی ران کھلی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ران ستر کا حصہ ہے۔

(۲۷۲۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :فَخْذُ الرَّجُلِ مِنَ الْعَوْرَةِ.

(۲۷۲۲۹) حضرت منصور ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی ران ستر کا حصہ ہے۔

(۲۷۲۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :الْفَخِذُ مِنَ الْعَوْرَةِ.

(۲۷۲۳۰) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید فرمایا کرتے تھے: ران ستر کا حصہ ہے۔

(۲۷۲۳۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :خُرُوجُ الْفَخِذِ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ الْعَوْرَةِ.

(۲۷۲۳۱) حضرت لیث ویٹھیو فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویٹھیو نے ارشاد فرمایا: مسجد میں ران کا کھلنا ستر کا حصہ ہے۔

(۲۷۲۳۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْفَخِذُ مِنَ الْعَوْرَةِ. (ترمذی ۲۷۹۶۔ احمد ۲۷۵)

(۲۷۲۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ران ستر کا حصہ ہے۔

(۲۳٦) فِيما آخى النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بينه وبينه

ان لوگوں کا بیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا

(۲۷۲۳۳) حَدَّثَنَا جعفر بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ سَلْمَانَ ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ. (بخاری ۱۹۶۸۔ ترمذی ۲۴۱۳)

(۲۷۲۳۳) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ الزُّبَيْرِ وَبَيْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ. (ابن سعد ۱۰۲)

(۲۷۲۳۴) حضرت بشیر بن عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک ویٹھیو فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ قَالَ : قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ زَيْدٍ وحَمْزَةَ .

(۲۷۲۳۵) حضرت ابن ابی لیلیٰ ویٹھیو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳٦) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ وَبَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ. (حاکم ۲۶۸)

(۲۷۲۳۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَالصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ.

(۲۷۲۳۷) حضرت شہر بن حوشب ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عوف بن مالک ؓ اور حضرت صعب بن جثامہ ؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ ، أَنْتَ أَخِي وَصَاحِبِي. (ترمذی ۳۷۲۰۔ احمد ۲۳۰)

(۲۷۲۳۸) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: تم میرے بھائی اور میرے ساتھی ہو۔

(۲۷۲۳۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ. (بخاری ۲۰۴۹۔ احمد ۲۷۱)

(۲۷۲۳۹) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ اور حضرت سعد بن ربیع ؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۳۷) فِي الرَّجُلِ يأخذ مِن مالِ أخِيهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے بھائی کا مال لے لے

(۲۷۲٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ :مَا تَرَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ دِرْهَمِ صَدِيقِهِ.

(۲۷۲۴۰) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ نے ارشاد فرمایا: آدمی نہیں چھوڑتا کہ وہ اپنے دوست کے دراہم لے لیتا ہے۔

(۲۷۲٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :لَقَدْ رَأَيْتنَا وَمَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بِأَحَقَّ بِدِينَارِهِ ، وَلاَ دِرْهَمِهِ مِنْ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ.

(۲۷۲۴۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم نے خود کو دیکھا کہ مسلمان آدمی اپنے درہم اور دینار کا اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ حق دار نہیں تھا۔

(۲۳۸) الرّجل يقول لِلرّجلِ لبّيك

جو آدمی دوسرے شخص کو کہے: لبیک (میں حاضر ہوں)

(۲۷۲٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ :قَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ :يَا أَبَا عَمْرٍو ، فَقَالَ : لَبَّيْكَ ، فَقَالَ لَهُ :عَلْقَمَةُ :لَبَّى يَدَيْك.

(۲۷۲۴۲) حضرت اسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ نے ان کو پکارا۔ اے ابوعمرو؟ آپ ؒ نے کہا: لبیک: میں حاضر

ہوں۔ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ سے کہا: اپنے دونوں ہاتھ حاضر کرو۔

(۲۷۲٤۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَن مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ : كَانَ إِذَا دُعِيَ قَالَ :لَبَّي اللَّهَ ، وَلاَ يَقُولُ :لَبَّيْكَ.

(۲۷۲۴۳) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو پکارا جائے تو وہ یوں کہے: اللہ نے مجھے حاضر کر دیا یوں نہ کہے: میں حاضر ہوں۔

(۳۳۹) فِي الرَّجلِ يقيّد غلامه

جن لوگوں نے یوں کہا اس آدمی کے بارے میں جو اپنے لڑکے کو مقید کر دے

(۲۷۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ :قالُوا لِطَاوُوس فِي عَبْدٍ لَهُ فَقَالَ : مَا لَهُ مَالٌ أكاتبه ، وَلاَ هُوَ صَالِحٌ فَأُزَوِّجُهُ ، وَكَانَ يَكْرَهُ الضَّرْبَ ، وَيَقُولُ :الْقَيْدُ.

(۲۷۲۴۴) حضرت سعد بن یوسف بن یعقوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چند لوگوں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے اپنے کسی غلام کے متعلق عرض کیا: نہ تو اس کے پاس مال ہے کہ میں اس کو مکاتب بنا دوں نہ ہی وہ نیک ہے کہ میں اس کی شادی کر دوں اور وہ شخص مارنے کو ناپسند کرتا تھا: آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو قید کر دو۔

(۲۷۲٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي عُنُقِ غُلاَمِهِ الرَّايَةَ.

(۲۷۲۴۵) حضرت ابراہیم بن طہمان رحمہ اللہ اپنے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بچہ کی گردن میں طوق ڈالنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۷۲٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي عُنُقِ غُلاَمِهِ الْبَرَّايَةَ.

(۲۷۲۴۶) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے بچہ کی گردن میں طوق ڈالے۔

(۲۷۲٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ وَذَكَرَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ :قَيِّدْهَا.

(۲۷۲۴۷) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے فرمایا: جس نے اپنی بیوی کا ذکر کیا تھا کہ تم اسے قید کر دو۔

(۲۷۲٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ. (بخاری ۳۲۲۰۔ احمد ۲۳۰)

(۲۷۲۴۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ اللہ رب العزت سے نفع پہنچانے والے علم کا سوال کرو اور اللہ رب العزت کی پناہ مانگو ایسے علم سے جو نفع نہ پہنچائے۔

(۲٤٠) ما قالوا في كراهية العِرافة

نگران بننے کی کراہت کا بیان

(٢٧٢٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ غَالِبٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نمير ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَوْ جَدِّ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ ، قَالَ : عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلاَمُ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ قَوْمِي يُرِيدُونَ أَنْ يُعَرِّفُونِي ، قَالَ : لاَ بُدَّ مِنْ عَرِيفٍ ، وَالْعَرِيفُ فِي النَّارِ.

(۲۷۲۴۹) حضرت غالب عبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو نمیر کے ایک شخص اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد آپ کو سلام کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر اور تیرے والد پر بھی سلام ہو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری قوم چاہتی ہے کہ وہ مجھے نگران مقرر کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نگران لازمی ہے۔ اور نگران جہنم میں ہوگا۔

(٢٧٢٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي سَعِيد ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ يُسَمِّهِ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ : وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ وَالنُّقَبَاءِ ، وَيْلٌ لِلأُمَنَاءِ ، وَدَّ أَحَدُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ كَانَ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا. (احمد ۵۳۱۔ ابویعلی ۶۱۸۹)

(۲۷۲۵۰) حضرت ابو سعید رحمہ اللہ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں جس کا انہوں نے نام بیان نہیں کیا۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: منتظمین نگرانوں کے لیے ہلاکت ہے اور ان میں کوئی آرزو کرے گا کہ کاش وہ ثریا ستارے سے چمٹ جائے۔

(٢٧٢٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَيْدَةَ قَالَ : لأَنْ أُقْطَعَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَرِيفًا عَلَى عَشْرَةٍ سَنَةً.

(۲۷۲۵۱) حضرت عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب بن حیدہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یہ زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ مجھے دس آدمیوں پر ایک سال کے لیے نگران مقرر کر دیا جائے۔

(٢٧٢٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلُولَ ، أَنَّهُ دَعَاهُ قَوْمُهُ لِيُعَرِّفُوهُ ، وَاخْتَارُوهُ لِذَلِكَ ، فَأَبَى وَامْتَنَعَ ، فَذَهَبَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَشَاوَرَهُ وَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ : لاَ تَعْرِفَنَّ عَلَيْهِمْ فَجَاؤُوا بِالْغُدْوَى فَلَمْ يَزَالُوا حَتَّى أَلْزَمُوهَا إِيَّاهُ ، فَذَهَبَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ قَدْ أُكْرِهَ فَقَالَ : أَوَّلُهَا شُفْعَةٌ وَأَوْسَطُهَا خِيَانَةٌ وَآخِرُهَا عَذَابُ النَّارِ.

(۲۷۲۵۲) حضرت عثمان بن حکیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عثمان رحمہ اللہ جو قبیلہ بنو سلول کے آدمی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ

میری قوم نے مجھے بلایا تاکہ وہ مجھے نگران مقرر کریں اور اس عہدے کے لیے منتخب کریں۔ آپ ولیٹیلیہ نے انکار کر دیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ولیٹیلیہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گئے آپ نے ان سے مشورہ کیا اور ان کی رائے مانگی۔ انہوں نے فرمایا: تم ہرگز ان پر نگران مت بننا، وہ لوگ اگلی صبح پھر آپ ولیٹیلیہ کے پاس آ گئے اور مسلسل اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے آپ ولیٹیلیہ کو اس کے لیے مقرر کر دیا۔ آپ ولیٹیلیہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتلایا کہ مجھے مجبور کر دیا گیا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: اس کی ابتدا تو سفارش ہے اور اس کا درمیان خیانت ہے اور اس کی انتہاء جہنم کا عذاب ہے۔

(٢٧٢٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ غَالِبٍ قَالَ: إِنَّا لَجُلُوسٌ إِذْ رَجُلٌ دَخَلَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ ابْتَدَأَ قَوْمًا بِسَلاَمٍ فَضَلَهُمْ بِعَشْرِ حَسَنَاتٍ، وَقَالَ: بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلاَمَ، وَقُلْ لَهُ هُوَ يَطْلُبُ إِلَيْكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُ الْعِرَافَةَ مِنْ بَعْدِهِ، قَالَ: الْعِرَافَةُ حَقٌّ، الْعِرَافَةُ حَقٌّ، وَلاَ بُدَّ مِنْ عُرَفَاءَ، وَلَكِنَّ الْعَرِيفَ بِمَنْزِلَةٍ قَبِيحَةٍ. (ابو داؤد ۵۱۸۹۔ بزار ۸۰۸)

(۲۷۲۵۳) حضرت غالب ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی داخل ہوا اور کہا کہ میرے دادا فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے سلام میں پہل کرے تو وہ ان سے دس نیکیوں میں بڑھ جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور فرمایا: کہ جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے بعد نگران مقرر فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نگرانی و انتظام برحق ہے۔ نگرانی و انتظام برحق ہے۔ نگران بنانا ضروری ہے، لیکن نگران برے مرتبہ میں ہوگا۔

(٢٧٢٥٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو السَّوَّارِ: وَاللَّهُ لَوَدِدْتُ أَنَّ حَدَقَتِي فِي حِجْرِي مَكَانَ الْعِرَافَةِ.

(۲۷۲۵۴) حضرت حمید بن ھلال ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو السوار ولیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میری آنکھ کی سیاہی، میری آنکھ کے حلقہ میں پھیل جائے نگران بننے کے بجائے۔

(٢٧٢٥٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ: حدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنِ الْمَهْرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ لِي: يَا مَهْرِيُّ، لاَ تَكُنْ جَابِيًا، وَلاَ عَرِيفًا، وَلاَ شُرْطِيًّا.

(۲۷۲۵۵) حضرت مہری ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے مہری! تم مت بنو خراج وصول کرنے والا، نہ ہی نگران اور نہ ہی سپاہی۔

(٢٤١) مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جس نے نگران بننے میں رخصت دی

(٢٧٢٥٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ عَبِيدَةُ عَرِيفَ قَوْمِهِ.

(۲۷۲۵۶) حضرت محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے نگران تھے۔

(۲۷۲۵۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ قُرَّةَ قَالَ : كَانَ أَبُو السَّوَّارِ عَرِيفًا فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ.

(۲۷۲۵۷) حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالسوار رضی اللہ عنہ حجاج کے زمانے میں نگران مقرر تھے۔

(۲۷۲۵۸) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ الْخِلاَفَةَ فَرَضَ الْفَرَائِضَ ، وَدَوَّنَ الدَّوَاوِينَ ، وَعَرَّفَ الْعُرَفَاءَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَعَرَّفَنِي عَلَى أَصْحَابِي.

(۲۷۲۵۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حصے مقرر فرمائے اور دیوان مدون کروائے اور نگران مقرر کیے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے میرے ساتھیوں پر نگران مقرر کیا۔

(۲۷۲۵۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيد بْنَ وَهْب وَكَانَ عَرِيفَ قَوْمِهِ.

(۲۷۲۵۹) حضرت یونس بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن وھب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی قوم کے نگران تھے۔

(۲۷۲۶۰) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بن عَبْدِ العزيز ، عَنْ أَبِيهِ : كَانَ أَبُو السَّوَّارِ عَرِيفَ بَنِي عَدِيٍّ.

(۲۷۲۶۰) حضرت عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالسوار رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو عدی کے نگران تھے۔